آٹھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

مصنّف

عزّ الدّین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمّد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمّد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رح



قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (الحجرات)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (المجادلہ)

ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ

وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر

اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

غلام ربانی عزیز

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲



248.81
ا۔ن۔ا

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

سلسلہ مطبوعات- ۰۳۳

سن اشاعت ۲۰۰۶ء
محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کچھ المِیزان کے بارے میں

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی خدائے علیم وحکیم نے اسے جس بیش قیمت نعمت سے بہرہ ور فرما کر ملائکہ پر برتری اور تفوق عطا فرمایا' وہ نعمت ''علم'' ہے' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ (العلق: ۳-۵)

یعنی پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا' اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا''۔

گویا علم اور انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ علم ایک ایسی قندیل ہے جو گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے انسان کو حقیقت کا نور عطا کرتی ہے۔ علم ایک ایسی گراں قدر دولت ہے جس سے انسان کو نہ صرف معرفت نفس کا حصول ہوتا ہے بلکہ عرفان خداوندی کی کلید بھی یہی دولت ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے حصول علم کو اولین ضرورت قرار دیا اور ماں کی گود سے آغوشِ لحد تک علم کی جستجو کی تاکید فرمائی۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے جہاں سے ملے اسے حاصل کیا جائے'' اور علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین کا دشوار گزار سفر ہی کیوں نہ طے کرنا پڑے'' مزید یہ کہ ''عالم کے قلم کی روشنائی کا مرتبہ آپؐ نے شہید کے خون سے بلند تر قرار دیا''۔

سب سے اوّلین انسان اور پیغمبر خدا جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک جملہ انبیائے کرام اپنی اپنی امتوں کے لیے معلم ومزکی بھی تھے۔ آخر میں پوری نوعِ انسانی کے گل سر سبدؐ، سید البشر ختم نبوت کا تاج سر اقدس پر سجا کر مبعوث ہوئے تو انہیں بھی ''ویعلمهم الكتاب والحكمة و يزكيهم'' کے تحت منصب نبوت کی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ معلم اور مزکی کی شان رفعت سے بھی سرفراز فرمایا گیا۔ پیغمبر آخر واعظم صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت کی ذمہ داری بطریق احسن نبھا کر رفیق الاعلیٰ کی بارگاہ عالیہ میں محو استراحت ہو گئے تو علم وحکمت اور علوم نبوت کی یہ امانت اپنے اصحاب کی مقدس جماعت کے سپرد فرما گئے۔

اصحاب رسولؐ کی بے مثال اور پاکیزہ جماعت نے اس بارِ امانت کو نہ صرف اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا بلکہ اس کی ترویج واشاعت اور اس کے ابلاغ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بلکہ اصحابِ رسول نے دینِ متین کو امت کے آئندہ طبقے تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اس مقدس گروہ سے علوم کی یہ امانت تابعین کرام کو منتقل ہوئی اور انہوں نے بھی اس علمی وراثت کی ترویج و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب تابعین کرام یہ گراں قدر علمی ورثہ تبع تابعین کے سپرد فرما گئے تو تبع تابعین نے بھی اس فریضے سے سبکدوش ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یوں چراغ سے چراغ جلنے کا عمل جاری رہا اور آنحضورؐ کی بعثت سے لے کر

عصرِ حاضر تک کڑیوں سے کڑیاں ملتی گئیں اور زمانے کے بے رحم تھپیڑوں اور ظلم کی منہ زور آندھیوں (چنگیزی و تاتاری یلغاروں) کے باوجود علم و حکمت کے یہ دریا موجزن رہے اور رہتی دنیا تک علم و حکمت کے ان انوار سے جہالت کی یہ تاریک راتیں معرفت و عرفان کے سویروں میں تبدیل ہوتی رہیں گی۔

اسلام جب جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم میں پھیلنا شروع ہوا تو جہاں جہاں بھی اس آفتاب عالم تاب کی کرنیں پہنچیں مسلمان اہل علم اور ارباب حکمت و دانش کی جماعت نے اس کی ترویج و اشاعت کی ذمہ داری خوب خوب نبھائی۔ اسلام چونکہ عالمگیر اور آفاقی دین ہے اور سید المرسلینؐ کی ختم نبوت قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ اس لیے دین حق کی روشن اور پاکیزہ تعلیمات کی تصنیف و تالیف، تدوین و تحقیق اور نشر و اشاعت بھی امت مسلمہ کے باشعور افراد کے ذمہ ہے۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ مسلمان علماء نے اس فریضے سے عہدہ براء ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ علم و فن کی سبھی شاخوں میں انہوں نے علمی کمالات کے ایسے ایسے یکتائے روزگار فن پارے (کتابوں کی صورت میں) امت کو دیے ہیں کہ دنیا کی دیگر قومیں اس میدان میں ان سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتیں۔

برصغیر پاک و ہند میں اس علمی روایت کے سب سے بڑے سرخیل حضرتِ اقدس ''امام شاہ ولی اللہ'' ہیں۔ آپ نے اور آپ کے عالی مرتبت صاحبزادگان نے علوم نبوت کی اس شمع کو اس آب و تاب اور ایسی سج دھج سے روشن کیا کہ آپ کی ذات اور آپ کا خانوادہ اس وراثتِ علمی کا حقیقی وارث و امین قرار پایا۔ پھر انہی قدسی حضرات کی فراہم کردہ علمی اساسات پر اللہ کے کچھ روشن ضمیر اور پاک طینت بندوں نے ''دار العلوم دیوبند'' کی بنیاد رکھی۔ دیوبند کسی مذہبی فرقہ یا گروہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک خالص علمی تحریک تھی جو اسلامی علوم اور اسلامی قدروں کے احیا اور بقاء کے لیے برپا کی گئی۔ دار العلوم دیوبند کے قیام کی سعادت حضرت مولانا ''محمد قاسم نانوتوی'' اور ان کے رفقاء کو حاصل ہوئی جو دار العلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ باقی دینی مدارس اسی دار العلوم دیوبند کا ایک عکس اور اس کی معنوی اولاد ہیں۔

اورنگ زیب عالم گیر کے عہد تک برصغیر میں مسلمانوں کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اورنگ زیب کی شخصیت نے اپنے پختہ کردار کی قوت سے، اپنے عزم، ذہانت اور قربانیوں سے اس زوال کو طویل عرصے تک روکے رکھا۔ زوال اگرچہ مسلمانوں کا مقدر تو بن چکا تھا لیکن یہ اورنگ زیب ہی تھا جس نے کسی حد تک اس زوال و ادبار کو روکنے کی کوشش کی اور اس کی سرعت کو سست رفتاری میں تبدیل کیا۔

اورنگ زیب عالمگیر کے بعد جب مسلمانوں میں ایک ہمہ گیر انتشار ---- تعلیمی انتشار بھی اور تمدنی انتشار بھی شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ایک عظیم الشان شخصیت کو توفیق عطا فرمائی جس کے دل میں اللہ کریم نے غالباً یہ ڈالا کہ مسلمانوں کو تعلیمی اعتبار سے بلند کرنے کے لیے اور مسلمانوں کی تعلیمی اور فکری یک جہتی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی پوری تعلیمی روایت کو از سر نو مجتمع اور منظم کر کے محفوظ کر لیا جائے۔

یہ زمانہ کسی بھی بھرپور یا ہمہ گیر تعلیمی اصلاح کا نہیں تھا، یہ زمانہ کسی تبدیلی و اصلاحی سرگرمی کے فوری آغاز کا نہیں تھا۔ یہ طویل المیعاد منصوبہ اپنے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے شروع کیا۔ اس کے اثرات ایک طویل عرصہ کے بعد سامنے آنے والے تھے۔ اس منصوبہ کی کامیابی کے لیے ضروری تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا قلیل المیعاد منصوبہ بھی شروع کیا جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دور کے علوم و فنون کو از سر نو مدون کر کے ایک نیا نصاب تعلیم وضع کیا جائے اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ جو علوم اب تک تیار ہو چکے ہوں وہ سبھی اس تعلیمی ورثے کے حامل بن جائیں جو برصغیر میں مختلف ذرائع سے آئے ہیں۔ جس میں عرب سے آنے والا ورثہ بھی شامل ہے۔ جس میں علوم حدیث اور علوم نبوت کا ورثہ بھی شامل ہے، جس میں ایران سے آنے والی عقلیات کا ورثہ بھی شامل ہے اور سینٹرل ایشیا اور افغانستان سے آنے والی روایت بھی۔ ان ساری چیزوں کو مولانا نظام الدین سہالوی نے ایک ایسے جامع نصاب کی شکل میں تشکیل دیا جو دو سوا دو صدیوں سے اس پورے خطہ میں مقبول ہے۔ یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ ماضی قریب میں برصغیر میں جتنے بھی دینی قائدین اور اہل علم پیدا ہوئے ہیں ان میں سے 95 فیصد کا تعلق اسی نظام تعلیم سے رہا ہے۔ اس نصاب کی کچھ خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے نظاموں سے منفرد بناتی ہیں، جو حالات کی پیداوار ہیں اور جن سے غالباً ان حالات میں اور اس ماحول میں صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ اس نصاب کی نمایاں چیز اس کی جامعیت ہے۔ تقریباً 56 علوم اور تقریباً 120 بنیادی کتابیں اور متون اس نصاب میں شامل ہیں۔ کتابوں کے انتخاب میں ایک بات انہوں نے خاص طور پر پیش نظر رکھی اور وہ یہ کہ ہر فن کی انتہائی مشکل، انتہائی دقیق حتیٰ کہ چیستان قسم کی کتاب انہوں نے اس نصاب میں رکھی۔ اس مشکل پسندی سے مولانا نظام الدین کا مقصد یہ تھا کہ طلباء کو اتنی مشق کرائی جائے کہ جب وہ اس نصاب کو پڑھ کر فارغ ہوں تو مشکل سے مشکل اور ادق سے ادق کتاب سے استفادہ کرنا ان کے لیے مشکل نہ ہو، چنانچہ وہ اس مقصد میں کامیاب ٹھہرے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ خود درسِ نظامی کے سند یافتہ اور تربیت یافتہ تھے۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ فکری طور پر آدمی جس روایت کا تربیت یافتہ ہوتا ہے، اسی روایت کو اختیار کرنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اسی روایت کو دارالعلوم میں اختیار کیا۔ لیکن بعد میں جب زمانے کے تقاضے بدلنا شروع ہوئے تو انہیں محسوس ہوا کہ خالص درس نظامی کو جوں کا توں اپنانا ٹھیک نہیں، اس لیے اس میں تبدیلیاں لانے کا عمل شروع ہوا اور سب سے پہلی تبدیلی خود مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کی اور یوں یہ تبدیل شدہ درس نظامی کا نصاب دارالعلوم دیوبند میں اختیار کیا گیا۔

دارالعلوم دیوبند سے ہزاروں اکابرین علماء وفضلاء تیار ہوئے اور اس شجر سایہ دار کی برکت سے برصغیر پاک و ہند میں مدارس کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم ہوا اور تادمِ ایں یہ سلسلہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس تعلیمی نظام کے لیے پڑھائی جانے والی کتب کی اشاعت وطباعت بھی وقت کی ایک ناگزیر ضرورت تھی اور یوں کئی ایک مطابع اور تصنیفی وتالیفی ادارے عالم وجود میں آئے۔ برصغیر پاک و ہند میں ان اشاعتی اداروں کا کردار گراں قدر اہمیت رکھتا ہے۔

انہی اداروں کی ایک کڑی ہمارا یہ ادارہ المیزان بھی ہے جو اس جذبے کے ساتھ میدان میں اترا ہے کہ اس علمی روایت کا

استحکام شاندار طور پر برقرار رکھا جائے۔ المیزان کے پیش نظر امت مسلمہ کے علمائے حق اور ارباب تحقیق کی تالیف کردہ امہات الکتب کو عالمی معیار کے مطابق عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ زیور طبع سے آراستہ کرنا ہے۔ اس ادارے سے علوم القرآن، علوم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقہ، اسلامی تاریخ، اسلامی تہذیب وتمدن، اسلامی اخلاق وروایات، اسلامی معاشرت، سائنسی وتکنیکی علوم تذکار وسوانح اور تقابل ادیان جیسے اہم موضوعات پر بیش قدر تالیفات اپنی صوری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ اشاعت کی شکل میں سامنے آرہی ہیں۔ درس نظامی کی جملہ تصانیف بھی اس ادارے سے بڑی عمدگی کے ساتھ بلند معیار طباعت پر شائع ہورہی ہیں۔

علامہ ابن اثیر کی تالیف ''اسد الغابہ'' کی اردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت بھی اسی زریں سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ اصحاب رسول کے حالات وواقعات پر ایک بنیادی تالیف ہے اور گویا ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب سے اصحاب رسول کے حالات وکوائف درج کیے گئے ہیں۔

اس گراں قدر تالیف کے سات حصوں کا ترجمہ لکھنؤ انڈیا کے معروف عالم دین مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اپنے اندر ایک علمی شان رکھتا ہے۔ مولانا لکھنوی کے وقت تک اسد الغابہ کے سات حصے دستیاب تھے جن کا ترجمہ کر کے انہوں نے یہ قیمتی امانت برصغیر کے اردوداں طبقے کے سپرد کردی۔ اسد الغابہ کے سات حصوں کے بعد آخری حصوں کا ترجمہ گرامی قدر جناب پروفیسر غلام ربانی عزیزؔ کے قلم کا تحفہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ پرانے عربی نسخے سے کیا گیا تھا اور زبان بھی بہت پرانی تھی اب المیزان نے مختلف مستند علماء کرام مولانا محمد احمد، مولانا مفتی نور الاسلام حقانی اور حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز سے جدید عربی نسخے (جو کہ بیروت سے شائع ہوا ہے) کے مطابق مکمل کرایا ہے اور زبان کی بھی تسہیل کردی گئی ہے اور ترتیب بھی جدید نسخے کے مطابق ہوگئی ہے۔ المیزان نے پوری کوشش کی ہے کہ اس اہم کتاب کو اس کے شایان شان شائع کیا جائے۔ ہم اس امر میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم علم کی یہ امانت اپنے محترم قارئین کے سپرد کرنے پر ہم ایک خوشگوار مسرت محسوس کررہے ہیں۔

اللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو بھی اور دیگر اشاعتی امور کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور اپنی زندگی کے باقی ایام اسی مقدس مشن کی تکمیل میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العلمین)

محمد شاہد عادل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کچھ اس کتاب کے بارے میں

مقدمہ

طالب الہاشمی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

جس طرح سرور کائنات رحمت عالم خیر الخلائق خاتم الانبیاء والمرسلین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی ذات گرامی تمام کمالات وصفات کی جامع اور انسانیت کی معراج ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سیرت وکردار کے اعتبار سے اتنے ارفع واعلیٰ مرتبے کے حامل ہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد ان سے بہتر کسی انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ یہ وہ نفوس قدسی تھے جنہوں نے خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھیں روشن کیں اور صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے یہ کہتے ہوئے ایمان لائے:

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا. (آل عمران: ۱۱)

''اے پروردگار! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کی اس پکار کو سنا کہ اے لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ ہم ایمان لے آئے (پکارنے والے کی دعوت قبول کر لی)''۔

شرف ایمان کے حصول کے بعد ان مقدس ہستیوں میں سے بیشتر نے منبع رشد وہدایت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست صحبت واستفاضہ کی سعادت حاصل کی اور پھر زہد واتقاء، دیانت وامانت، علم وعمل، صدق وعدالت، صبر واستقامت، شجاعت وشہامت، جانبازی وسرفروشی، استغناء وقناعت، جود وسخا، فقر وعفاف، ایثار ومروت، حلم وتحمل، انکسار وتواضع، خوش خلقی وخدمت خلق اور اخلاص فی الدین کے ایسے نقوش صفحۂ تاریخ پر ثبت کیے کہ ان کی تابانی سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اللہ کے یہ نیک بندے بلاشبہ خاصان خدا تھے ان کے نفس گرم سے آج تک فوز وسعادت کے چراغ روشن ہیں۔

سیاست اور معیشت کے چہرے کو انہوں نے نکھارا۔ تہذیب و تمدن کی زلفوں کو انہوں نے سنوارا۔ جہالت کے اندھیروں اور کفر و شرک کی ظلمتوں میں انہوں نے ہدایت کی شمعیں فروزاں کیں۔ ان میں زندۂ جاوید ہو جانے والے بہت سے ایسے خوش بخت بھی تھے جنہوں نے نورِ ہدایت کو کفر و جہل کی پھونکوں سے بچانے کی خاطر اپنی سوختہ جانوں کی فصیل ابھار دی اور دین حق کی حرمت پر قربان ہو گئے۔ شمع رسالت کے ان پروانوں کی دلسوزی اور جانگدازی کی عجیب شان تھی۔ دینِ حنیف کی تبلیغ واشاعت اور پرچم حق کی سربلندی کے لیے انہوں نے زندگی کے ہر میدان میں وہ بے مثل قربانیاں دیں کہ ان کا اجتماعی اور انفرادی کردار آنے والے قافلۂ انسانیت کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ ان قدسی صفت انسانوں نے رضائے الٰہی کی خاطر جو مصائب و آلام برداشت کیے' ان کا حال پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ صرف اور صرف اپنے دین کے لیے انہوں نے ماں باپ کو چھوڑا' اہل وعیال سے جدائی اختیار کی' قبیلے اور وطن عزیز کو خیر باد کہا' گھر بار لٹایا' فاقے سہے' ہر قسم کی جسمانی اذیتیں برداشت کیں یہاں تک کہ ضرورت پڑنے پر اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی جس دردمندی اور خلوص کے ساتھ خدمت اور حفاظت کی' اس کا اعتراف کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ یہ نفوس قدسی ملت اسلامیہ کے محسنین ہیں اور یہ امت ان کے احسانات کے بارگراں سے تاابد سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اللہ کے ان پاکباز بندوں کی قرآن حکیم میں جگہ جگہ تعریف و تحسین کی گئی ہے اور کھلے لفظوں میں ان کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ الانفال میں ارشاد ہوا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ (الانفال: ۷۴-۷۵)

"جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں"۔

سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ

اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (التوبة: ۱۰۰)

''وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی' نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے' اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے''۔

اسی طرح کئی اور مقامات پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اوصاف و محاسن بیان کیے گئے ہیں' ان کو صبغۃ اللہ کے پاکیزہ نمونے قرار دیا گیا ہے اور ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

آسمان ہدایت کے ان درخشندہ ستاروں یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مشکبار سیرتوں کو منظر عام پر لانے کا فریضہ دوسری صدی ہجری ہی سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل علم اور اہل قلم نے سنبھال رکھا ہے۔ ان میں محدثین کرام' فقہائے عظام' مؤرخین اور سیرت نگار ہر طبقے کے ارباب علم و دانش شامل ہیں۔ سیرت نگاری فی الحقیقت تاریخ نگاری ہی کی ایک شاخ ہے۔ اسلام میں تاریخ نگاری کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس کے بارے میں نامور محقق اور عالم دین علامہ غلام احمد حریری مرحوم (سابق پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) نے یوں دادِ تحقیق دی ہے:

''جہاں تک اسلام میں تاریخ نگاری کے سلسلۂ آغاز کا تعلق ہے اس کی ابتدائی نوعیت یہ تھی کہ صحابۂ کبارؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تفاصیل کو سینوں میں رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے اور اپنی آل اولاد کو بھی ان واقعات کو یاد رکھنے کی تاکید کرتے رہتے۔ نیز حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کی اولاد کو خلفائے راشدین کے زمانے کی فتوحات کی جزئیات تک کو یاد رکھنے کا پورا دھیان تھا۔ پھر تابعین عظامؒ بھی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے فرمان سے حدیثیں مدون ہونے لگیں اور یہ سعادت جن اصحاب کے حصے میں آئی تو انہوں نے کذب و افترا کا سد باب ضروری سمجھا۔ لہٰذا انہوں نے راویوں کے احوال کی چھان بین شروع کی۔ ان کی ثقاہت و عدالت حفظ و ضبط اور اخلاق و کردار کی تحقیق و پڑتال میں لگ گئے چنانچہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ راویوں کے اسمائے گرامی' جائے ولادت' مقام وفات اور ان کے سارے ضروری کوائف کا مہتم بالشان ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ اس کے بعد ان راویوں میں سے جن ارباب علم و فضل نے تاریخ میں تالیفات سپرد قلم کیں تو صرف ان کے حفظ و ضبط اور فضل و کمال کو جانچنے اور جاننے پر اکتفا کیا گیا (یعنی علم تاریخ میں علم حدیث کی نسبت راویوں کے بارے

میں معیار قدرے نرم کر دیا گیا) چنانچہ ان مؤلفین میں سے جو ثقاہت وعدالت سے متصف اور حفظ و ضبط کے خصائص سے بہرہ مند تھے' ان کی تالیفات مقبول ومعروف ہوئیں اور ان کے مشمولات اہل نظر کے اعتماد کے مستحق قرار پائے مثلاً ابن الاثیرؒ' یاقوت رومیؒ' ذہبیؒ' ابن کثیرؒ' ابن حجر عسقلانیؒ' بدر الدین عینیؒ اور ابن خلدونؒ وغیرہ''۔ (مسلمان تاریخ نویس صفحہ ط از پروفیسر سعید اختر)

علامہ حریریؒ نے سطور بالا میں جن فاضل مؤلفین کے نام لیے ہیں ان میں ابن سعد' ابو حنیفہ دینوری' ابن عبد البرؒ۔ ابن مندہؒ اصفہانیؒ' ابو نعیم اصفہانی' خطیب بغدادی' ابن جوزیؒ' ابن خلکان' ابن عساکرؒ' ابن جریر طبریؒ' جلال الدین سیوطیؒ اور متعدد دوسرے مؤرخین اور اہل سیر کے ناموں کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے ان میں سے بعض نے سیر الصحابہ کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور بعض نے اپنی کتابوں میں ان نفوس قدسیہ کا ضمناً ذکر کیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام تالیفات میں علامہ ابن اثیر الجزری کی معرکہ آراء تالیف ''**اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ**'' کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے علاوہ سات ہزار پانچ سو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تذکرے قلمبند کیے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں انہوں نے بڑی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے اور اس کے مشمولات کا ماخذ امہات کتب حدیث کے علاوہ اپنے دور سے پہلے اسماء الرجال پر لکھی جانے والی کتابوں کو بنایا۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس کتاب کو صحت' جامعیت اور تعداد صحابہؓ کے اعتبار سے اس فن کی پہلی تمام کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔

علامہ ابن اثیر الجزری کا شمار ان عظیم ارباب سیر وتاریخ اور علماء حدیث میں ہوتا ہے جو علم وفضل اور تحقیق وثقاہت کے اعتبار سے نہ صرف اپنے بعد آنے والے ارباب سیر وتاریخ کے نزدیک سند تسلیم کیے گئے بلکہ وہ اپنے معاصرین کے نزدیک بھی علم حدیث کے امام' تاریخی تالیفات کے حافظ اور ایک باکمال شخصیت قرار دیے گئے۔ ان کا پورا نام (مع کنیت) عز الدین ابو الحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری تھا۔ وہ ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ھ بمطابق ۲ مئی ۱۱۶۰ء کو جزیرہ ابن عمر (عراق) کے ایک دینی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد اپنے والد اور دو بھائیوں کے ساتھ موصل گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علماء سے حدیث اور دوسرے علوم دینی کی تعلیم پائی۔ پھر بغداد' شام اور بیت المقدس گئے اور وہاں کے علماء سے کسب فیض کیا۔ لوٹ کر موصل آئے اور وہیں مستقل اقامت اختیار کر لی۔ اس وقت وہ حدیث کے متبحر عالم بن چکے تھے اور قدیم وجدید تاریخ پر ان کو غیر معمولی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ علامہ ابن اثیرؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ موصل ہی میں گزرا۔ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط یہ سارا زمانہ انہوں نے تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں گزارا۔ موصل میں ان کا گھر علماء وافاضل عصر کا مرکز بنا رہا۔ ہر جگہ کے علماء و

فضلاء ان کے ہاں آتے اور مہمان ہوتے۔ اسی شہر میں علامہ ابن اثیرؒ نے تقریباً ۷۵ سال کی مثالی زندگی گزارنے کے بعد شعبان ۶۳۰ ہجری (مئی ۱۲۳۳ء) میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

علامہ ابن اثیرؒ کی جلالت علمی کو بڑے بڑے علماء عصر نے خراج تحسین پیش کیا ہے: ابن خلکانؒ اور حافظ ذہبیؒ کے الفاظ میں وہ امام فی حفظ الحدیث اور حافظاً للتواریخ المقدمۃ والمتاخرۃ تھے۔ ابن العماد حنبلیؒ کے نزدیک وہ بے مثل امام، مورخ، ادیب اور نساب تھے۔ علامہ ابن کثیرؒ ان کو علماء کا سردار اور انتہائی قابل احترام شخصیت قرار دیتے ہیں۔ سبط ابن جوزیؒ نے ان کو اپنا معلم اور مرشد کہا ہے۔ ان آراء کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فی الواقع ایک یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔ انہوں نے جو کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ان میں سے چار کتابوں نے بے پناہ شہرت و مقبولیت حاصل کی اور ان کے نام اور کام کو زندۂ جاوید کر دیا۔ ان کتابوں کے مختصر کوائف یہ ہیں:

۱۔ الکامل فی التاریخ:

یہ کتاب بڑی تقطیع کے بارہ اجزا (حصوں یا جلدوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائے عالم سے لے کر ۶۲۸ھ/ ۱۲۳۰ء تک کے حالات و کوائف بڑی تحقیق سے بیان کیے گئے ہیں۔ اگرچہ اس میں معدودے چند ایسی روایات بھی شامل ہوگئی ہیں جو تحقیق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں لیکن بحیثیت مجموعی یہ ایک اونچے درجے کی بے مثل تاریخ ہے۔ ابن خلکانؒ نے اس کو بجا طور پر ''من خیار التاریخ'' کہا ہے۔ مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے اسے تمام کتب تاریخ میں سب سے ممتاز قرار دیا ہے۔ اس کتاب نے یورپ اور ایشیاء میں ہر جگہ اپنی شہرت اور مقبولیت کے جھنڈے گاڑ دیے۔ ابن خلدونؒ نے بھی اپنی تاریخ میں جابجا اس کے حوالے دیے ہیں۔ پاک و ہند کے ارباب علم نے اس کتاب کے اس حصے کو خصوصیت کے ساتھ قابل مطالعہ کہا ہے جو غوری اور غزنوی خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ لیڈن سے ۱۸۵۱ء میں طبع ہوئی۔ دوسری مرتبہ یہ لائپزگ سے ۱۸۷۶ء میں طبع ہوئی۔ اس کے بعد اس کا ایک ایڈیشن بولاق سے طبع ہوا۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں قاہرہ سے منصۂ شہود پر آیا۔

۲۔ اللّباب فی انساب العرب:

یہ کتاب نامور مورخ علامہ تاج الاسلام سمعانیؒ کی شہرۂ آفاق تالیف ''الانساب'' کا خلاصہ ہے۔ اصل کتاب آٹھ جلدوں میں تھی ابن اثیرؒ نے اس کا اختصار تین جلدوں میں کیا۔ ابن

خلکانؒ نے اس اختصار کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابن اثیر نے کئی تسامحات دور کیے' کئی باتوں کا اضافہ کیا اور کئی ابہامات کی وضاحت کی۔ یہ کتاب بھی چھپ چکی ہے۔

۳۔التاریخ الباہر یا تاریخ الدولۃ الاتابکیہ:

یہ کتاب شاہان موصل یا خانوادۂ اتابیگ کی تین سو سالہ تاریخ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ ضمناً اس میں صلیبی جنگوں پر بھی بڑی وضاحت سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے کئی اجزا کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ ترجمہ ۱۸۲۹ء میں پیرس میں چھپ چکا ہے۔

۴۔اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم الشان کتاب کا ذکر پیچھے بھی آ چکا ہے۔ علامہ موصوف کے بعض فاضل پیشروؤں (حافظ ابن عبدالبرؒ۔ ابن مندہؒ۔ ابو موسیٰؒ۔ ابو نعیم اصفہانیؒ اور بعض دوسروں) نے سیر الصحابہؓ کے موضوع پر جو کتابیں لکھیں' انہوں (ابن اثیرؒ) نے ان سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ ان کے بعض بیانات کی تنقیح بھی کی اور ان پر استدراک بھی کیا۔ علاوہ ازیں اپنی تحقیق سے حاصل کی ہوئی بہت سے معلومات کا اضافہ بھی کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ ابن اثیرؒ کی بے مثال کاوش' جستجو اور جانکاہی کی بدولت ہی ممکن ہو سکا کہ اتنی کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے سوانح حیات منظر عام پر آ گئے ورنہ ان میں سے بے شمار مقدس ہستیوں کے حالات کیا نام تک پردۂ خفا میں رہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی تالیف علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ علامہ موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ (اصل) کتاب بھی عربی زبان میں ہے۔ اس میں تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے تذکرے حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔ اس کے سات حصوں کا اردو ترجمہ لکھنؤ (بھارت) کے نامور عالم دین مولانا محمد عبدالشکور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (سابق مدیر اخبار النجم لکھنؤ) نے کیا تھا جو ۱۳۲۲ھ ہجری (۱۹۰۴ء) میں لکھنؤ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ یہ اردو ایڈیشن جلد ہی ختم ہو گیا اور سالہا سال تک نایاب رہا۔ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں مکتبہ نبویہ لاہور نے اسے دوبارہ طبع کیا اب کی بار یہ گیارہ حصوں پر مشتمل تھا۔ آخری چار حصوں کا اردو ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز نے کیا تھا (ان گیارہ حصوں کو پانچ مجلدات میں محدود کر

دیا گیا تھا) اس ایڈیشن کی کتابت، طباعت معیاری نہیں تھی اور اسمائے صحابہؓ کی فہرست میں بھی فاش غلطیاں کی گئی تھیں تاہم شائقین علم نے اس ایڈیشن کو بھی غنیمت سمجھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ نایاب ہو گیا۔ اب کافی عرصہ سے علمی اور دینی حلقے اس عظیم کتاب کے ایک ایسے اردو ایڈیشن کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے جس کی کتابت و طباعت معیاری ہو لیکن ایسا ایڈیشن معرض وجود میں لانے کے لیے کثیر اخراجات، جانگسل محنت اور تگ و دَو کی ضرورت تھی۔ ادارہ **المیزان** تحسین و ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے یہ بارگراں اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور یہ ایڈیشن تین خوبصورت جلدوں کی صورت میں پیش کر دیا۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت طباعت کے علاوہ اس ایڈیشن کی قابل ذکر خوبی یہ بھی ہے کہ اِس میں اُس اضافی مواد کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو بیروت (لبنان) میں چھپنے والے اس کتاب کے تازہ ترین عربی ایڈیشن میں شامل ہے۔ اس طرح اس کی افادیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔ اس ایڈیشن کی باقی خوبیوں کا اندازہ کتاب پڑھ کر ہی کیا جا سکتا ہے ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

راقم الحروف کے نزدیک یہ ایڈیشن علمی اور دینی حلقوں (نیز اسلامیات اور تاریخ کے طلبہ و طالبات) کے لیے ایک گراں بہا تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔

امید ہے کہ ان حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پزیرائی ہوگی۔

اس شاندار کتاب کے اردو ترجمہ کو اس کے شایان شان انداز میں شائع کرنے پر ادارہ **المیزان** مبارکباد کا مستحق ہے۔

احقر العباد

طالب الہاشمی غفرلہٗ

۲ ربیع الاول ۱۴۲۵ ہجری

۲۳ اپریل ۲۰۰۴ء

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ اول

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست مضامین (جلداول)

باب الہمزہ والسین

باب الهمزة والهاء 219

باب الهمزة مع الواو 221

جلد اول ختم

فہرست مضامین (جلد دوم)

باب الثاء والواو 357

حرف الجیم -- باب الجیم والالف 360

باب الجیم مع الباء 375

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ 386

باب الجیم والدال 388

باب الجیم والذال المعجمۃ 389

باب الجیم والراء 390

باب الجیم والزائے والسین 397

باب الجیم والشین المعجمہ 401

باب الجیم والعین المہملہ 400

باب الجیم والفاء 409

باب الجیم واللام 410

باب الجیم والمیم 413

باب الجیم والنون 416

دوسری جلد ختم

فہرست مضامین (جلد سوم)

حرف الراء۔ باب الراء مع الف 729

باب الراء والباء 743

تیسری جلد ختم

فہرست مضامین (جلد چہارم)

باب السین والباء 867

باب السین والنون 985

باب السین والھاء 991

چوتھی جلد ختم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امام عالم حافظ ماہر (علوم) یکتائے (روزگار) یادگار سلف عزالدین علی بن محمد بن عبدالکریم جزری معروف بابن اثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر طرح کی تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں اس (کار خیر) کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور ہر قسم کی تعریف اس اللہ کو جو پاک ہے اس بات سے کہ اس کی نظیر اور مثل ہو وہ بہت پاک ہے حوادث اس کی بارگاہ کے قریب (تک) نہیں جاتے اس نے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اسی سے راضی ہے پس اس نے اس دین کے ساتھ محمدؐ کو بھیجا اور انہیں برگزیدہ کیا اور ان کے لئے اصحاب بنائے پس ان میں سے ہر ایک کو آپ کی صحبت کے لئے اختیار کیا اور منتخب فرمایا اور انہیں ستاروں کے مثل بنایا کہ انسان ان میں سے جس کی پیروی کرے حق کی طرف ہدایت پا جائے اور اسی کا تابع ہو جائے پس اللہ ان پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ایسی رحمت نازل کرے جو ان کے لئے اس کی رضامندی کو واجب کر دے۔

میں اللہ کی تمام نعمتوں پر اس کا شکر کرتا ہوں ایسا شکر جو اس کی نعمتوں کی زیادتی کو مقتضی ہو اور اس کے انعام میں ہمارا حصہ پورا کر دے۔ امابعد (واضح رہے کہ) کوئی علم علم شریعت سے زیادہ بزرگ نہیں کیونکہ اسی کے سبب سے دنیا و آخرت کی بزرگی حاصل ہوتی ہے پس جو شخص اس علم کے ساتھ آراستہ ہوا وہ بیشک بہت نفع دینے والی تجارت اور بلند و باعزت مرتبے پر پہنچ گیا اور جو اس سے خالی ہوا وہ یقیناً نقصان میں رہا۔ اور اس علم میں اصل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول اللہؐ کی سنت ہے مگر کتاب بزرگ تو متواتر ہے اس (کے کلام الٰہی ہونے) پر سب کا اجماع ہے اس کے نقل کرنے والوں کے حالات بیان کرنے کی حاجت نہیں باقی رہی سنت رسول اللہؐ تو البتہ وہ اپنے راویوں کے حالات اور ان کے اخبار کے شرح کی محتاج ہے اور سب سے پہلے اس کے روایت کرنے والے رسول اللہؐ کے اصحاب ہیں اور وہ اپنے زمانے میں نہ لکھے گئے اور نہ یاد کئے گئے جیسا کہ ان کے بعد والوں یعنی علمائے تابعین وغیرہم کے ساتھ اس وقت تک کیا گیا کیونکہ وہ دین کی مدد کی طرف اور کافروں کے جہاد کی طرف متوجہ تھے اس وقت یہی بڑی مہم تھی کیونکہ اسلام کمزور تھا اور اہل اسلام کم تھے پس ان میں سے کسی کو اس کا جہاد اور مجاہدۂ نفس اپنے عبادات میں اس کی معاش کی فکر اور کسی دوسرے کام میں مصروف ہونے سے روک دیتا تھا اور ان میں ایسے لوگ نہ تھے جو کتابت جانتے ہوں مگر تھوڑے آدمی اور اگر وہ اسی زمانے میں محفوظ کر لئے جاتے تو یقیناً وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے جس قدر علما نے ذکر کیا ہے اور اسی وجہ سے ان میں سے بہت لوگوں میں علماء نے اختلاف کیا ہے پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض علماء نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض نے صحابہ میں نہیں رکھا اور صحابہ کا جاننا اور ان کے کاموں کا اور ان کی حالتوں کا اور ان کے نسب کا اور ان کی روش کا معلوم کرنا دین میں ایک بڑا کام ہے اور جس کسی کے پاس قلب (سلیم) ہو یا وہ متوجہ ہو کے سنے اس پر مخفی نہیں ہے کہ وہ صحابہ جو دارالہجرت اور دارایمان (یعنی مدینہ منورہ) میں رہے یعنی مہاجرین وانصار اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی جنہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا اور آپ کا کلام سنا اور آپ کے حالات مشاہدہ کئے اور ان کو اپنے بعد کے مردوں اور عورتوں آزاد اور لونڈی غلاموں کی طرف نقل کیا وہ یاد رکھنے اور محفوظ کرنے کے زیادہ سزاوار

ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے (ہنگامہ محشر میں) امن ہے اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں بدلیل اس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی پاکی بیان فرمائی ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور (نیز ان کا جاننا ضروری ہے) اس وجہ سے کہ وہ حدیثیں جن پر تفصیلی احکام اور حلال وحرام وغیرہ امور دین کے معلوم کرنے کا دارومدار ہے وہ نہیں ثابت ہوتیں مگر بعد اس کے کہ ان کی سندوں کے لوگ اور ان کے راویوں کا علم حاصل ہو اور سب سے پہلے راوی اور سب سے مقدم رسول اللہؐ کے اصحاب ہیں پس جب انسان ان سے ناواقف ہوگا تو ان کے سوا اور رایوں سے سخت ناواقف اور بہت ہی بے خبر ہوگا پس چاہئے کہ صحابہ اور غیر صحابہ تمام رایوں کا علم ان کے نسب اور ان کے حالات سے حاصل کیا جائے تاکہ جو حدیثیں ان میں سے پرہیزگار لوگوں نے روایت کی ہوں ان پر عمل درست ہو اور ان سے حجت قائم ہو کیونکہ مجہول کی روایت صحیح نہیں اور نہ اس کی روایت کی ہوئی حدیث پر عمل جائز ہے اور صحابہ بھی اس بات میں تمام رایوں کے شریک ہیں سوا جرح وتعدیل کے کہ وہ سب عدول ہیں جرح کو ان تک رسائی نہیں اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول نے ان کی پاکی بیان کی ہے اور ان کو عادل کہا ہے اور یہ بات مشہور ہے ہمیں اس کے بیان کی حاجت نہیں اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہماری اس کتاب میں آئیں گی پس ہم یہاں ان کو طول نہیں دیتے اور صحابہ کے ناموں میں بہت سی کتابیں لوگوں نے جمع کی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کے نام نسب مغازی وغیرہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور ان کے مقاصد اس میں مختلف ہیں مگر وہ لوگ کہ جن پر صحابہ کے ناموں کا جمع کرنا ختم ہوگیا ہے حافظ ابوعبداللہ ابن مندہ اصفہانی اور حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی اور امام ابوعمر بن عبدالبر قرطبی ہیں خدا ان سے راضی رہے اور انہیں بہت ثواب دے اور ان کی کوشش کو مشکور کرے اور ان کو بڑا اچھا بدلہ دے اور ان کا مآل کار عمدہ کرے کیونکہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا اس چیز میں جو انہوں نے جمع کی اور اپنی کوشش انہوں نے پوری خرچ کی ہے اور اپنے بعد اپنا ذکر خیر باقی رکھا۔ پس اللہ انہیں بہت بڑا ثواب دے کیونکہ انہوں نے متفرق چیزیں جمع کردیں پس جب میں نے ان کتابوں کو دیکھا تو میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا کہ وہ اپنی تحریر میں ایسے راستے پر چلا ہے جو دوسرے کے رستہ کے خلاف ہو اور ان میں سے بعض لوگوں نے ایسے نام ذکر کئے ہیں جو دوسرے نے نہیں ذکر کئے اور ان لوگوں کے بعد حافظ ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنی کتاب میں وہ باتیں جو علی بن مندہ سے چھوٹ گئی تھیں جمع کیں پس ان کی تصنیف بہت بڑی ہوئی قریب دو ثلث کتاب ابن مندہ کے پس میں نے مناسب سمجھا کہ ان سب کتابوں کو یکجا کردوں اور جو باتیں ان سے رہ گئی ہیں کہ جن کو ابوعلی غسانی نے ابوعمر بن عبدالبر پر استدراک کیا ہے اور نیز وہ باتیں جو دوسرے لوگوں نے ان پر استدراک کی ہیں اور علاوہ ان کے جو ذکر کیا ہے اس پر اضافہ کردوں ہم ان کے ناموں کو شمار کر کے یہاں طول نہیں دیتے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ کو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ نام ہیں جو ابن عبدالبر کے پاس نہیں ہیں اور ابن عبدالبر کے پاس کچھ نام ایسے ہیں جو ان کے لوگوں کے پاس نہیں ہیں پس میں نے ارادہ کیا کہ ان کی چاروں کتابوں کو یکجا کردوں مگر موانع روکتے تھے اور معذوریاں اس سے باز رکھتی تھیں اور اس وقت میں اپنے شہر میں اور اپنے وطن میں تھا اور میرے پاس میری کتابیں تھیں اور میری سماع کے اصول اور میرے منقول عنہ تھے جنہیں میں دیکھا کرتا تھا مگر بوجہ مکروہات اور مشاغل دنیا کے اس کا سامان نہ ہوسکا پھر اتفاق سے میں نے بلاد شامیہ کا سفر کیا بارادہ زیارت بیت المقدس کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے ہمیشہ دارالاسلام رکھے پس جب میں وہاں پہنچا تو بہت سے اکابر محدثین اور وہ لوگ

جو حفظ اور ضبط میں سرگرم تھے میرے پاس مجتمع ہوئے اور منجملہ ان باتوں کے جوانہوں نے کہیں یہ بھی کہا کہ ہم اکثر ان علماء کو جنہوں نے صحابہ کے نام جمع کئے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ نسب میں اور صحابی ہونے میں اور ان مشاہدین جن میں وہ صحابی شریک ہوا ہے اور اس کے علاوہ اور حالات میں اس صحابی کے اختلاف کرتے ہیں اور ہم نہیں جاتے کہ اس میں حق کیا ہے اور انہوں نے (بہت باتیں کہیں غرض کہ انہوں نے) میرا ارادہ اپنے لئے اسمائے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک کتاب کے تالیف کرنے پر برانگیختہ کر دیا کہ اس کتاب میں جو جو نام مجھے ملے ہیں جمع کر دوں اور جس بات میں ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس میں حق ظاہر کر دوں اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اور (یہ بھی انہوں نے درخواست کی کہ) جو کچھ علمائے سابقین نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس میں ہو اور جو ان سے چھوٹ گیا وہ بھی اس میں ہو تو میں نے ان سے اپنی کتابوں اور اپنے اصول کے نہ ملنے کا عذر کیا اور یہ کہ میں ان کتابوں سے بہت دور ہوں اور میں نقل کو انہیں سے جائز سمجھتا ہوں مگر ان لوگوں نے خواہش میں اصرار کیا پس (میرا) عزم اول پھر ابھرا اور جو میں اپنے دل میں سوچا کرتا تھا وہ از سر نو تازہ ہو گیا اور میں اس کو جمع کرنے لگا اور اس کی طرف متوجہ ہونے لگا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قول اور عمل میں صواب کی توفیق دے اور اس (کام) کو خاص اپنی ذات کریم کے لئے کرے اپنے احسان اور کرم سے اور اتفاق سے کچھ لوگوں نے موصل میں مجھ سے کچھ پڑھا تھا اور وہ شام چلے آئے تھے تو میں نے ان کی کتابوں سے کچھ مسند حدیثیں نقل کر لیں اس کے بعد فراغت پا کے میں اپنے وطن لوٹا اور میں نے چاہا کہ سندیں بڑھا دوں اور جو احادیث اس کتاب میں ہیں ان کی سندوں کو ذکر کر دوں مگر میں نے اس کو بہت باعث تکلیف سمجھا اس میں اس بات کی ضرورت تھی کہ جو کچھ میں نے جمع کیا ہے سب کو ردی کر دوں پس مجھے سستی اور آرام طلبی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جن باتوں کی ضرورت ہو ان کو نقل کر دوں کہ ترتیب میں خلل نہ آنے پائے اور اس قدر نہ بڑھ جائے کہ (طول سے) ملال پیدا ہو۔

اور میں کتاب کے ترتیب کی کیفیت بیان کرتا ہوں تا کہ جو شخص اسے دیکھے وہ ہمارے التزام کو اور اس کی کیفیت کو معلوم کر لے اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے پس میں کہتا ہوں کہ میں نے انہیں کتابوں کو یکجا کر دیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور میں نے (ہر کتاب کے) نام پر ایک علامت بنا دی ہے ابن مندہ کی علامت صورت د ہے اور ابو نعیم کی علامت صورت ع اور ابن عبد البر کی علامت صورت ب اور ابو موسیٰ کی علامت صورت س پس اگر (کسی صحابی کا) نام ان سب لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر سب علامتیں بنا دوں گا اور اگر وہ نام بعض ہی لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر انہیں کی علامت بنا دوں گا اور ہر بیان کے آخر میں میں اس شخص کا نام بھی لکھ دوں گا جس نے اس نام کو لکھا ہے اور اگر میں کہوں کہ اس کو تینوں نے لکھا ہے تو میں ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر ابن عبد البر کو مراد لیتا ہوں (اور میں) اس وجہ سے (لکھ دیتا ہوں) کہ علامتیں کبھی کتابت سے رہ جاتی ہیں اور بھول جاتی ہیں اور میں جو یہ کہتا ہوں کہ اس کو فلاں اور فلاں نے لکھا ہے یا تینوں نے لکھا ہے اس سے یہ نہیں مراد لیتا کہ اس بیان میں جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ مضمون سب ان لوگوں نے لکھا ہے کیونکہ اگر میں ان تمام باتوں کو نقل کر دیتا جو ان لوگوں نے لکھی ہیں تو کتاب بہت بڑھ جاتی اس لئے کہ ان لوگوں کا کلام کہیں تو مشترک ہوتا ہے اور کہیں ایک دوسرے کا کلام کئی کئی باتوں میں مخالف ہوتا ہے لہٰذا میں یہ مراد لیتا ہوں کہ انہوں نے اس نام کو لکھا ہے پھر میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا جو کہ ان لوگوں نے بیان کیا بلکہ وہ باتیں بھی بیان کرتا ہوں جو اس کے علاوہ اور اہل علم نے بیان کی ہیں اور جب میں کوئی نام ایسا لکھوں جس پر کسی کی علامت نہ ہو تو وہ

نام ان کی کتابوں میں نہیں ہے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کو دیکھا کہ انہوں نے حدیثیں بہت لکھی ہیں اور ان پر بحث کی ہے اور ان کی علتیں بیان کی ہیں اور صحابی کا نسب بہت نہیں لکھا اور نہ کچھ اس کے اخبار اور حالات اور وہ باتیں لکھی ہیں جس سے اس صحابی کی معرفت حاصل ہو اور میں نے ابوعمر کو دیکھا کہ وہ صحابی کے نسب کو اور اس کے حالات اور اس کے مناقب کو اور تمام ان باتوں کو جن سے اس کی معرفت حاصل ہو بہت لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ صحابی فلاں شخص کے بھتیجے اور فلاں کے چچازاد بھائی ہیں اور فلاں واقعہ ان سے ہوا تھا اور یہی بات تعریف سے مطلوب ہے باقی رہ گیا حدیثوں کا اور ان کی علتوں کا بیان کرنا اور ان کی سندوں کا لکھنا تو یہ بات کتب حدیث کے زیادہ مناسب ہے مگر میں نے ہر ایک کے کلام سے جو عمدہ بات تھی اور اس کی ضرورت تھی بطور اختصار کے نقل کر لی ہے کوئی ایسا بیان جو ان کی کتابوں میں ہو ترک نہیں کیا بلکہ سب کو ذکر کر دیتا ہوں یہاں تک کہ میں اس غلطی کو بھی ذکر کر دیتا ہوں جو اس کے بیان کرنے والے نے لکھی ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا ہے تو جو بات صحیح ہوتی ہے اس کو بیان کر دیتا ہوں ہاں اگر کسی نے ایک ہی بیان کو بعینہٖ مکرر کر دیا ہے تو میں اسے ترک کر دیتا ہوں اور صرف ایک ہی مرتبہ لکھتا ہوں اور یہ کہہ دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے اس بیان کو اپنی کتاب میں دو جگہ لکھا ہے۔

باقی رہی کتاب کی وضع اور ترتیب تو میں نے اس کو اب ت ث پر مرتب کیا ہے اور نام میں پہلے اور دوسرے اور تیسرے حرف تک کا اعتبار کیا ہے اور اسی طرح اخیر نام تک اور ایسا ہی باپ دادا کے نام میں اور ان کے بعد قبیلہ وغیرہ میں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں ابان کو ابراہیم سے پہلے لکھوں گا کیونکہ ابان میں بے کے بعد الف ہے اور ابراہیم میں بے کے بعد رے ہے اور میں ابراہیم بن حارث کو ابراہیم بن خلاد سے پہلے لکھوں گا کیونکہ حارث میں حاء مہملہ ہے اور خلاد میں خاء معجمہ ہے اور میں ابان عبدی کو ابان محاربی سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح میں نے عبد والے ناموں میں کیا ہے کہ عبد کے بعد پہلے حرف کا اعتبار کرتا ہوں اور ایسا ہی کنیتوں میں بھی کہ میں اس نام میں جو بعد ابو کے ہوتا ہے ترتیب کا لحاظ رکھتا ہوں پس میں ابوداؤد کو ابورافع سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح موالی میں بھی کہ اسود مولیٰ زید کو اسود مولیٰ عمر سے پہلے لکھوں گا اور جب کسی صحابی کا ذکر کیا جائے اور اسے باپ کی طرف نسبت نہ دی جائے بلکہ قبیلہ کی طرف منسوب کیا جائے تو میں قبیلہ کو باپ کے درجے میں رکھتا ہوں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں زید انصاری کو زید قریشی سے پہلے لکھوں گا اور میں نے تمام قبائل کے ناموں میں حرفوں کا اعتبار کیا ہے اور علما نے چند صحابہ کے نام ایسے ذکر کئے ہیں کہ انکو کسی چیز کی طرف منسوب نہیں کیا تو میں نے ایسے ناموں کو اس نام کے بیان کے اخیر میں لکھا ہے۔ جس نام سے وہ یاد کئے گئے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ زید غیر منسوب کو میں تمام ان لوگوں کے آخر میں بیان کروں گا جن کا نام زید ہے اور جس نام میں کم حرف ہوتے ہیں اس کو میں اس نام پر مقدم کرتا ہوں جس میں بہت حروف ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ میں حارث کو حارثہ سے پہلے لکھوں گا اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے مردوں اور عورتوں کے آخر میں کچھ صحابہ اور صحابیات کو ذکر کیا ہے جن کے نام معلوم نہیں تو انہوں نے ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کر دیا ہے کہا ہے کہ ابن فلاں اور ان کے قبائل کی طرف منسوب کر دیا ہے اور ان کے بیٹوں کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یوں کہا ہے کہ فلاں اپنے چچا سے اور فلاں اپنے دادا سے اور فلاں اپنے ماموں سے روایت کرتا ہے اور فلاں نے صحابہ میں سے کسی شخص سے روایت کی ہے پس میں نے پہلے ان کی ترتیب اس طرح دی کہ سب سے پہلے ابن فلاں کو ذکر کیا پھر ان کو جو اپنے اب یعنی باپ سے روایت کرتے ہیں کیونکہ بے کے بعد ابن میں نون ہے اور ابیہ میں بے کے بعد یے

ہے پھر میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے جد یعنی دادا سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے خال یعنی ماموں سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے عم یعنی چچا سے روایت کرتے ہیں کیونکہ (جد میں جیم ہے اور) جیم خاء سے پہلے ہے اور جیم اور خاء عین سے پہلے ہیں (جو عم میں ہے) پھر ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہیں پھر ان کا جو کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں پھر ان لوگوں کی میں نے دوسری ترتیب دی کہ جو لوگ ابن فلاں سے روایت کرتے ہیں ان کو میں نے باپ کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابن الادرع کو میں ابن الاسقع پر مقدم کروں گا اور ان دونوں کو ابن ثعلبہ پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیٹوں کے نام پر مرتب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابراہیم عن ابیہ کو اسود عن ابیہ سے پہلے لکھوں گا اور جو لوگ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کو پوتوں کے نام پر میں نے ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ صلت کے دادا کو طلحہ کے دادا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں ان کو ان کے بھانجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ براء کے ماموں کو حارث کے ماموں پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں ان کو بھتیجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ انس کے چچا کو جبر کے چچا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اور ان کے نام نہیں معلوم ان کو میں نے قبیلہ کے نام پر مرتب کیا ہے پس میں ازدی کو خثعمی پر مقدم کروں گا اور ابن مندہ وغیرہ نے چند ایسے لوگوں کو ذکر کیا ہے جن کا کچھ حال معلوم نہیں سوا اس کے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے صحابی ہیں پس میں نے ان کی ترتیب ان لوگوں کے نام پر رکھی ہے جو ان سے روایت کرتے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک جو کسی ایک صحابی (غیر معلوم الاسم) سے روایت کرتے ہیں اس کو میں مقدم کروں گا ثابت بن سمط پر جو کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں اور اگر مجھے ان مقامات میں صحابی کا نام معلوم ہوگا تو میں صحابی کا نام لکھ دوں گا تاکہ وہ اپنے مقام میں تلاش کر کے معلوم کر لیا جائے اور میں نے بعض محدثین کو دیکھا کہ جب وہ کوئی کتاب بہ ترتیب حروف (تہجی) تالیف کرتے ہیں تو ان ناموں کو جن کے شروع پر لا ہے مثلاً لاحق اور لاشر کے انکو حرف لام کے باب سے جدا کر کے دوسرے باب میں رکھتے ہیں اور قبل یے کے ان کو ذکر کرتے ہیں مگر میں نے حرف لام میں رکھا ہے لام مع الالف کے باب میں (ان کا ذکر کیا ہے) یہی صحیح اور انسب ہے اور اسی طرح میں عورتوں کے نام میں بھی کروں گا اور جب کوئی صحابی اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب ہوتا ہے تو میں اس کو اسی نسبت کے ساتھ ذکر کروں گا جیسے شرحبیل بن حسنہ کو میں ان ناموں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں ح ہیں پھر میں ان کے باپ کا نام بھی بیان کروں گا اور جیسے مثال شریک بن سحماء کی کہ سحماء ان کی والدہ ہیں ان کو میں ان لوگوں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں سین ہے بعد اس کے میں ان کے باپ کا نام بھی ذکر کر دوں گا یہ میں نے محض اس لئے کیا کہ سمجھ میں جلد آ جائے اور نام تلاش کرنے میں آسانی ہو اور میں ناموں کو انہیں صورتیں پر ذکر کروں گا جس طرح وہ بولے جاتے ہیں نہ اس کے اصلی حروف پر جیسے احمر کہ میں اس کو ہمزہ میں ذکر کروں گا ح میں نہ ذکر کروں گا اور جیسے اسود کہ میں اس کو بھی ہمزہ میں ذکر کروں گا اور جیسے کہ عمار میں اس کو عم میں ذکر کروں گا اور اس کو عمم میں ذکر نہ کروں گا کیونکہ حرف مشدد دو حرف ہیں پہلا ان میں سے ساکن ہے یہ میں نے محض آسانی کے لئے کیا ہے۔

اور میں نسب (کے بیان کرنے) میں نام کو کنیت پر مقدم کروں گا جس صورت میں کہ نام اور کنیت دونوں ایک ہوں مثال اس کی

یہ ہے کہ میں عبداللہ بن ربیعہ کو عبداللہ بن ابی ربیعہ سے پہلے لکھوں گا اور میں (جب) ان ناموں کا ذکر کروں گا جو لکھنے میں ہم شکل ہیں تو عبارت میں بھی ان کو ضبط کروں گا تا کہ اشتباہ نہ پڑے کیونکہ اکثر لوگ اس میں غلطی کرتے ہیں اگر چہ وہ باب جس کے تحت میں وہ نام داخل ہے اس نام کی توضیح اور تشریح کر دیتا ہے مگر میں اس میں زیادہ آسانی اور وضاحت کر دیتا ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ سلمہ انصار میں بکسر لام ہے اور بہ نسبت اس کے سلمٰی ہے جس کے سین اور لام مفتوح ہیں اور سلیم تو وہ ابن منصور ہیں قبیلہ قیس غیلان سے ہیں۔

اور بیان کے آخر میں ان غیر معروف الفاظ کی شرح بھی کر دوں گا جو بعض صحابہ کی حدیث میں آئیں گے اور میں اس کتاب میں ایک فصل لکھوں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے تمام حوادث کو شامل ہو گی مثل ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ اور بیعت عقبہ کے اور تمام ان حوادث کے کہ جن میں کوئی ایک صحابی بھی شہید ہوا ہے کیونکہ ضرورت اس بات کو چاہتی ہے اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں صحابی قبل اس کے مسلمان ہو گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں تشریف لے جائیں یا آپ وہیں تھے اور فلاں شخص نے حبشہ کی طرف یا مدینہ کی طرف ہجرت کی اور فلاں شخص بدر میں شریک ہوا اور فلاں بیعت عقبہ میں یا بیعت الرضوان میں شریک ہوا اور فلاں صحابی فلاں لڑائی میں شہید ہوئے اس کو میں اسی طرح بیان کر دوں گا کیونکہ سب لوگ اس کو نہیں جانتے اور اس میں زیادہ وضاحت ہے اور میں ایک فصل اور بھی ذکر کروں گا جس میں بغرض اختصار ان کتابوں کی سندیں ہوں گی جن سے میری روائتیں زیادہ تر ماخوذ ہیں تا کہ احادیث میں سندوں کی تکرار نہ کرنا پڑے۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے چند ایسے لوگوں کو بھی ذکر کیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور آپ کو نہیں دیکھا اور نہ ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی جیسے احنف بن قیس وغیرہم اور اس میں شک نہیں کہ احنف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اور اس نے آپ کو دیکھا نہیں اور اس بات کی دلیل کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اس کا آنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کے وفد کے ہمراہ اور وہ شخص ان کے سرداروں میں سے تھا اور یہ قصہ مشہور ہے مگر وہ نبیؐ کے پاس نہیں آیا اور نہ آپ کی صحبت اٹھائی پس میں نہیں جانتا کہ ان تذکرہ نویسوں نے اس کو اور اس کے جیسے دوسروں لوگوں کو کیوں ذکر کیا اگر اس وجہ سے ذکر کیا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے اور مسلمان تھے تو چاہئے تھا کہ جس قدر لوگ آنحضرت کی حیات میں مسلمان ہو گئے اور ان کے نام انہیں ملے تھے سب کو ذکر کر دیتے کیونکہ سنہ ۹ھ اور سنہ ۱۰ ہجری میں بکثرت تمام عرب کے قاصد اپنی قوم کی اسلام کی خبر لے کے رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے پس چاہئے تھا کہ ان سب لوگوں کو ذکر کر دیتے بقیاس ان لوگوں کے جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے اور میں اس کتاب میں ایک فصل کے اندر تمام ان نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں اور ان کو حروف تہجی پر ترتیب دوں گا اور میں صرف اسی قدر نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں تا کہ طول نہ ہو جائے اور میں نے یہ اس وجہ سے کیا کہ بعض اہل علم و دانش نے جو اس کتاب کو دیکھا تو انہوں نے اس کی فرمائش کی لہٰذا میں نے (ایسا) کر دیا اور تا کہ یہ کتاب بھی تمام ان چیزوں کی جامع ہو جائے جن کی ناظر کو ضرورت پڑتی ہے اور وہ کسی دوسری کتاب کا محتاج نہ رہے اور میری اس کتاب میں اگر کوئی شخص خطا یا وہم دیکھے تو وہ سمجھ لے کہ اس کو میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ میں نے اس کو علما اور اہل حفظ و اتقان کے کلام سے نقل کیا ہے اور خطا بہت کم ہو گی بہ نسبت ان فوائد اور صواب کے جو اس کتاب میں ہیں اور میں اللہ سبحانہ سے قول

اور فعل میں صواب کی درخواست کرتا ہوں پس اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کردے اور میرے لئے مغفرت اور عفو گناہ کی اور اس بات کی دعا کرے کہ مجاورت اموات کے وقت یعنی مرجانے کے بعد ہماری بازگشت دار السلام کی طرف اچھی طرح کرے والسلام۔

فصل

اس فصل میں ان بڑی بڑی کتابوں کی سندیں بیان کی جائیں گی جن سے میں نے احادیث وغیرہ اخذ کی ہیں اور ان کا ذکر اس کتاب میں بار بار ہوا ہے تاکہ اسناد (کے ذکر) سے (ہر مقام میں) طول نہ ہونے پائے اور میں اثنائے کتاب میں صرف مصنف کا نام اور اس کے بعد کا مضمون لکھوں گا پس چاہئے کہ یہی سند سمجھی جائے۔

ابو اسحاق ثعلبی کی تفسیر قرآن مجید

ہم سے اس تفسیر کو احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری شیخ صالح رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رئیس مسعود بن حسن القاسم اصبہانی نے اور ابو عبداللہ حسن بن عباس رستمی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے احمد بن خلف شیرازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے تمام کتاب الکشف والبیان فی تفسیر القرآن سنائی۔ میں نے یہ کتاب ابو اسحٰق احمد سے شروع سے سورہ نساء تک سنی ہے باقی رہی سورہ مائدہ سے آخر کتاب تک تو وہ کچھ تو مجھے سماعاً حاصل ہوئی ہے اور کچھ اجازتاً اور اجازہ اور سماع باہم مخلوط ہو گیا ہے لہٰذا میں اس میں یہ کہتا ہوں کہ "اگر سماعاً نہیں ہے تو اجازتاً ہم سے اس کو بیان کیا ہے" اور جب میں یہ کہوں کہ ہم سے احمد نے اپنی اس اسناد سے جو ثعلبی تک بیان کیا تو وہ یہی اسناد (جو اوپر بیان ہوئی)

واحدی کی تفسیر وسیط

ہمیں کتاب وسیط جو قرآن مجید کی تفسیر میں ہے ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ محمد بن حسین بن فرخان سمنانی نے اور عبدالرحمٰن بن ابی الخیر بن سعید میھنی نے اجازت دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن منویہ واحدی نے سنائی اور نیز ابو محمد کہتے تھے کہ ہم سے ابو الفضل احمد بن الخیر بن سعید نے روایت کی ایک شخص ان کے سامنے پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے واحدی نے روایت کی۔ پس جب میں کہوں کہ ہم سے ابو محمد بن سویدہ نے روایت بیان کی تو وہ واحدی تک اسی سند سے ہے۔

صحیح محمد بن اسمٰعیل بخاری

ہمیں پوری جامع صحیح جو امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابو عبداللہ محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نابینا نے سنائی یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابو الوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب سجزی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن عبدالرحمٰن بن محمد داودی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن احمد حموی سرخسی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف فربری نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے سنائی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے ان لوگوں میں سے کسی نے یا

ان سب لوگوں نے اپنی اسناد سے بخاری سے یہ روایت بیان کی اور میں اس کی سند نبی ؐ تک ذکر کروں تو وہ اسی سند سے ہے (جو اوپر بیان ہوئی)

صحیح مسلم بن حجاج

ہم سے پوری صحیح جو ابو الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا کے چچا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد بن محمد ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا۔ اور ابو عبد اللہ محمد بن فضل فراوی نے اجازۃً مجھ سے روایت بیان کی وہ کہتے تھے مجھے جعفر نے اجازت دی تھی اور فراوی کہتے تھے ہمیں ابو الحسین عبد الغافر بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد محمد بن عیسیٰ بن عمرویہ حلووی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے یحییٰ اور ابو یاسر نے اپنی اسناد سے مسلم سے روایت بیان کی تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

مالک بن انس کا موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ

ہم سے موطا کی روایت شیخ ابو الحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوی ماکسینی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر یحییٰ بن سعدون بن تمام ازدی قرطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فقیہ ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن عتاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابو الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ یحییٰ بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ کے چچا عبد اللہ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابو الحرم نے اپنی اسناد سے بواسطہ یحییٰ بن یحییٰ کے مالک سے روایت بیان کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

مالک کا موطا بروایت قعنبی

ہم سے اس موطا کی روایت ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن نصر بن خمیس فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن عبد القادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو عثمان بن محمد بن یوسف علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعقوب اسحاق بن حسن بن میمون بن سعد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی۔

احمد بن حنبل کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم ہبۃ اللہ نے محمد بن عبد الواحد بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسن بن علی بن مذہب واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مالک قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد رضی اللہ عنہ نے تمام حدیثیں سنائی پس

جہاں میں یہ لکھوں کہ ہمیں ابو یاسر نے یا عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ سے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابوداؤد طیالسی کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے پہنچائی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوسعید محمد بن محمد مطرز فقیہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ بن اسحاق اصفہانی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد طیالسی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ابوداؤد طیالسی نے کہا ہے تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

ترمذی کی جامع کبیر

ہمیں اس پوری کتاب کی روایت ابوالفداء اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ موصلی نے اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین نے پہنچائی اور طہارت کے بابوں کو چھوڑ کے باقی کتاب کی روایت ہمیں فقیہ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی نے پہنچائی یہ تینوں شخص کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابوالقاسم بن ابی سہل کروخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعامر محمود بن قاسم بن محمد بن محمد ازدی نے اور ابونصر عبدالعزیز بن محمد بن علی تریاقی نے اور ابوبکر عبدالصمد بن ابوالفضل فورجی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابوالجراح جراحی مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس محبوبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

ابوداؤد سجستانی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن امین صوفی شیخ صالح معروف بابن سکینہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب محمد بن حسن ماوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن احمد تستری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر قاسم بن جعفر ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی محمد بن احمد لؤلؤی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابواحمد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابوعبدالرحمٰن نسائی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نابینا رضی اللہ عنہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمویہ یزدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن حسن دونی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن حسین کسار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن محمد سنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابوالقاسم نے یا (یہ کہوں کہ) یعیش نے اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن تک یا (یہ کہوں کہ) احمد بن شعیب سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابو یعلی موصلی کی مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ مخزومی معروف بالدینی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

مغازی ابن اسحاق

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن نقور نے اجازۃً خبر دی ابوجعفر یہ بھی کہتے تھے کہ ہمیں ابوالحسن علی ابن عساکر بطائحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن حسین بن علی مرزوقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین رضوان بن احمد صیدلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر احمد بن عبدالجبار عطاردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی پس جب میں اس کتاب میں ان اسناد سے لکھوں تو یہ معلوم اسناد ہوں گی۔

ابن ابی عاصم کی احاد ومثانی

ہمیں اس کی روایت ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً پہنچائی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا کے چچا رئیس ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی علی احمد بن عبدالرحمٰن ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عتاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی جو اس کتاب کے مصنف تھے پس جس قدر اس کتاب میں ابن ابی عاصم سے مروی ہے وہ اسی اسناد سے ہے اور اگر کسی اور اسناد سے ہوگی تو میں اس کو ذکر کروں گا۔

محدثین موصل کے طبقات

ہمیں اس کتاب کی روایت ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد ادریس نے اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی جو مصنف کتاب تھے۔

معافی بن عمران کا مسند

ہمیں اس کتاب کی روایت بھی ابومنصور بن مکارم نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں اس کی روایت ابوالقاسم بن صفوان نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن بن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران ازدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس یہ وہ کتابیں ہیں جن سے (ہماری اس کتاب میں) بکثرت نقل ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور کتابیں جو ہیں میں ان کی سند پوری بیان کر دیا کروں گا کیونکہ وہ زیادہ مکرر نہ آئیں گی اور اللہ ہی توفیق کا کارساز ہے۔

فصل

اس فصل میں ہم اس شخص کو بیان کریں گے جس پر صحابیت کا اطلاق کیا جاتا ہے (یعنی یہ کہ صحابی کسے کہتے ہیں پس واضح رہے کہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے اختلاف کیا ہے) امام ابوبکر احمد بن علی حافظ اپنی سند سے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم صحابہ میں اسی شخص کو شمار کرتے ہیں جو ایک سال یا دو سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا ہو اور اس نے ایک جہاد یا دو جہاد آپؐ کے ساتھ کئے ہوں واقدی کہتے ہیں کہ ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ بالغ ہو کے مسلمان ہوا اور دین کی بات کو سمجھ سکتا ہو اور اس نے اسے پسند کیا ہو تو وہ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے گو اس نے صرف ایک ہی گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی ہو مگر آپ کے صحابہ کے کئی طبقے ہیں باعتبار فضائل و مناقب اور قدیم الاسلام ہونے کے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا۔ اور محمد بن اسمعیل بخاری کہتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کی صحبت میں رہا یا اس نے آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے اور قاضی ابوبکر محمد بن طیب کہتے ہیں کہ اہل لغت کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ صحابی مشتق ہے صحبت سے اور وہ صحبت کی کسی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں ہے بلکہ اس کا استعمال ہر اس شخص پر ہوتا ہے جس نے صحبت اٹھائی خواہ کم یا زیادہ اور اسی طرح جس قدر اسم فعل سے مشتق ہوتے ہیں (ان سب کا اطلاق اس فعل کے موصوف پر ہوا کرتا ہے خواہ وہ صفت اسم میں کم ہو یا زیادہ) اس وجہ سے لوگ بولتے ہیں کہ میں فلاں شخص کی صحبت میں ایک سال تک یا ایک مہینے یا ایک دن یا ایک گھڑی رہا پس صحبت کا اطلاق قلیل صحبت اور کثیر صحبت سب پر ہوتا ہے قاضی موصوف کہتے ہیں مگر باوجود اس کے اس امت (مرحومہ) کی (یہ اصطلاح) قرار پا چکی ہے کہ وہ لوگ اس نام کو (یعنی صحابی کے لفظ کو) اسی شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو اور اس کو اسی شخص کے حق میں جائز سمجھتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو نہ اس پر جس نے ایک گھڑی بھر آپ کی ملاقات کی ہو یا آپ کے ساتھ ایک قدم چلا ہو یا آپ سے کوئی حدیث سنی ہو پس اسی وجہ سے ضروری ہوا کہ یہ نام اسی شخص کے لئے بولا جائے جس کی یہ حالت ہو مگر باوجود اس کے پرہیزگار اور امانت دار شخص کی روایت ایسے شخص سے مقبول ہوتی ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی صحبت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) زیادہ نہ ہو اور اس نے آپ سے صرف ایک ہی حدیث سنی ہو اور اگر اس راوی کا یہ کہنا کہ وہ صحابی ہے نہ مانا جائے گا تو اس کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رد کرنا پڑے گی اور امام ابوحامد غزالی نے کہا ہے کہ صحابیت کا نام اسی پر اطلاق پاتا ہے جس نے حضرت کی صحبت اٹھائی ہو پھر باعتبار لغت کے اس نام کے اطلاق کرنے میں صرف ایک گھڑی کی صحبت بھی کافی ہے مگر عرف (اہل حدیث) اس نام کو اس شخص کے ساتھ خاص کرتا ہے جس کی صحبت زیادہ ہو میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ان لوگوں کی

اس[1] شرط (یعنی طول صحبت) کے موافق بھی بہت ہیں کیونکہ رسول اللہؐ جب جنگ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے۔

سوا بچوں اور عورتوں کے اور قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کے آپ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے اپنی عورتوں کو اور بچوں کو قید سے رہا کرایا اور (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو) تمام مکہ اور مدینہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور تمام قبائل عرب جو آپ کے پاس آئے مسلمان تھے پس ان تمام لوگوں کے لئے صحبت ثابت ہے اور بیشک جنگ تبوک میں آپ کے ہمراہ بہت مخلوق تھی کہ ایک دفتر بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حجۃ الوداع میں اور ان سب لوگوں کا صحابی ہونا ثابت ہے حالانکہ صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے صرف اسی قدر (یعنی تقریباً سات آٹھ ہزار) کو ذکر کیا ہے باوجودیکہ ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے صحبت ثابت نہیں ہے اور ایک ہی شخص کو کئی کئی مقام پر ذکر دیتے ہیں مگر یہ لوگ معذور ہیں اس وجہ سے کہ جس صحابی نے روایت نہیں کی اور نہ اس کا ذکر کسی روایت میں آتا ہے اس کے معلوم ہونے کی کیا سبیل ہے۔ اب یہ وقت ان فصول مقدمہ سے ہماری فراغت کا ہے جو کتاب پر مقدم تھیں بعد ان کے ہم اصل مقصود کو شروع کرتے ہیں اور سب سے پہلے ہم اپنے سردار رسول اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور ان کے ذکر مبارک سے کتاب کو مشرف کرنے کے لئے اور اس وجہ سے کہ معرفت صحابی کے اس شخص کی معرفت پر موقوف ہے جس کا وہ صحابی ہے اگرچہ وہ اس سے زیادہ نامور ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لقد ظهرت فما تخفى على احد .الا على احد لا يعرف القمر (بے شک آپ کی ذات مجمع صفات ظاہر ہے اور کسی پر مخفی نہیں ہے، مگر اس شخص پر جو ماہتاب (جیسی روشن چیز) کو نہ جانتا ہو۔) مگر اکثر لوگ آنحضرتؐ کو مجملاً جانتے ہیں بغیر اس کے کہ کچھ آپ کے تفصیلی حالات ان کو معلوم ہوں اور ہم کچھ تھوڑے سے تفصیلی حالات آپ کے بطور اختصار کے بیان کرتے ہیں پس اب ہم کہتے ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق (کی امید) ہے اور وہ ہماری (مدد کے) لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔

---

[1] صحابی کی تعریف میں مصنف نے جو اختلافات ذکر کئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اختلافات ہیں اور مصنف نے اپنی طرز تحریر سے اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ ان مختلف اقوال میں صرف قول اول پسندیدہ ہے یعنی صحابی وہ ہے جو بحالت اسلام رسول اللہؐ سے ملا ہو یہی حافظ ابن حجر نے شرح نخبہ میں اور محدثین نے اور کتابوں میں لکھا ہے شرح نخبہ کی عبارت یہ ہے من لقی النبیؐ مومنا به ومات علی الاسلام ترجمہ صحابی وہ ہے جو نبیؐ سے ملا ہو اس حال میں کہ وہ آپ پر ایمان رکھتا ہو اور اسلام پر مرا ہو۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

آپ کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (کنیت آپ کی) ابوالقاسم (اور آپ) سردار اولاد آدم (ہیں) اللہ آپ پر درود اور سلام بھیجے مگر بعد عدنان کے اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تک آپ کے باپ دادا میں سخت اختلاف ہے شمار میں بھی اور ناموں میں بھی کہ وہ منضبط نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے کوئی غرض حاصل ہوتی ہے لہٰذا ہم نے اسے چھوڑ دیا اور مضر اور ربیعہ یقیناً باتفاق جمیع اہل نسب حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں اور ان کے ماسوا میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے اور رسول اللہ ؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشیہ زہریہ ہیں آمنہ اور عبداللہ دونوں کلاب میں جا کے مل جاتے ہیں (فرق صرف اس قدر ہے کہ کلاب عبداللہ کے پردادا کے دادا ہیں اور آمنہ کے پردادا کے باپ ہیں (عبداللہ اور آمنہ کا نکاح اس طرح پر ہوا کہ) عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو وہب بن عبد مناف کے پاس لے گئے پھر وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کر دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آمنہ اپنے چچا وہب بن عبد مناف کے زیر تربیت تھیں عبدالمطلب ان کے پاس گئے اور ان سے ان کی بیٹی ہالہ بنت وہب کی درخواست اپنے لئے کی اور ان کی بھتیجی آمنہ بنت وہب کی اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے کی اور دونوں کا نکاح ایک ہی مجلس میں ہوا پھر ہالہ سے عبدالمطلب کے ہاں حمزہ پیدا ہوئے۔ ہم سے عبید اللہ بن احمد بن علی بن جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت آمنہ بنت وہب کہتی تھیں کہ جب ان کے شکم (مبارک) میں رسول اللہ ؐ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی آیا اور اس نے کہا کہ اس امت کے سردار تمہارے شکم میں آئے ہیں تم ان کا نام محمد رکھنا پھر جب انہیں وضع حمل ہوا تو انہوں نے آنحضرت کے دادا عبدالمطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اسے (آ کے) دیکھئے چنانچہ جب عبدالمطلب ان کے پاس آئے تو جو (عجائب و غرائب کے قسم سے) انہوں نے دیکھا تھا عبدالمطلب سے بیان کیا اور آنحضرت کے والد عبداللہ کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں جب ان کی وفات ہوئی اس وقت نبی ؐ اٹھارہ مہینے کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ (اس وقت) سات مہینے کے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت عبداللہ کی وفات ان کے ماموں بنی عدی بن نجار کے ہاں مدینہ میں ہوئی تھی ان کے والد عبدالمطلب نے انہیں کھجوریں خریدنے کے لئے مدینہ بھیجا تھا اور یہ بھی بیان گیا ہے کہ عبداللہ کو تجارت کی غرض سے شام بھیجا تھا کہ واپسی پر مدینہ میں بیماری ہو گئے وہیں انہیں موت آ گئی اور ان کی عمر اس وقت پچیس برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور (قبیلہ) بنی عدی (کے لوگوں) کو حضرت عبداللہ کا ماموں اس سبب سے کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کی والدہ سلمٰی بنت زید اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) سلمٰی بنت عمرو بن زید (تھا وہ) قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں اور (جب حضرت عبداللہ مکہ سے مدینہ جا چکے تو) عبدالمطلب نے اپنے بیٹے زبیر بن عبدالمطلب کو بھی ان کے بھائی عبداللہ کے پاس مدینہ بھیج دیا تھا وہ ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے اور حضرت عبداللہ دار النابغہ میں دفن کئے گئے تھے اور عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب ان تینوں بھائیوں کے باپ ماں ایک تھے ماں ان کی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

بن عمران بن مخزوم تھیں اور نبیؐ نے اپنے والد سے ایک لونڈی ام ایمن (نام) اور پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں اور ایک تلوار جونسلاً بعد نسل چلی آتی تھی اور کچھ چاندی میراث میں پائی تھی ام ایمن آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مطلب بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن مخرمہ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہؐ دونوں عام فیل میں پیدا ہوئے تھے ہم دونوں کی پیدائش ایک ہی سال کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ:

رسول اللہؐ کی ولادت دوشنبے کے دن ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسری ربیع الاول کو بعض لوگ کہتے ہیں ۸ ربیع الاول کو سال فیل میں اور آپ کی ولادت نوشیرواں بن قباذ کی بادشاہت کے چالیسویں سال ہوئی تھی اور نوشیرواں کی بادشاہت کل سینتالیس برس آٹھ مہینے رہی اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ مختون اور ناف بدیدہ پیدا ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے باپ دادا کا ذکر اور ان کے نام اور ان کے حالات تاریخ کامل میں پورے طور پر ذکر کئے ہیں لہٰذا ہم یہاں ان کے ذکر سے طول نہیں دیتے کیونکہ ہمیں اجمالی حالات کا ذکر منظور ہے نہ تفصیلی کا اور جب رسول اللہؐ پیدا ہوئے تو لوگوں نے آپ کے لئے دودھ پلانے والیاں تلاش کیں تو (قبیلہ) بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور کی ایک خاتون سے جن کا نام حلیمہ بنت ابی ذویب تھا ان کے باپ کا نام حارث تھا آپ کو دودھ پلوایا گیا حلیمہ کا ذکر ان کے بیان میں اور آنحضرتؐ کی رضاعی بہن شیما کے بیان میں تلاش کر لیا جائے ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حلیمہ کہتی تھیں کہ اللہ ہمیں برابر برکت دکھاتا رہا اور ہم اسے رسول اللہؐ کے سبب سے جانتے تھے یہاں تک کہ آپؐ دو برس کے ہوئے تو ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لے گئے اور ہمیں آپ کے دینے میں بہت بخل تھا بوجہ اس برکت کے جو ہم نے آپ کے سبب سے دیکھی تھی پس جب آپ کی والدہ آپ کو دیکھ چکیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ اگر ہمیں اجازت دیں تو ہم اس سال اور ان کو اپنے یہاں لے جائیں ہمیں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے (ان دنوں مکہ میں وبا بکثرت تھی) چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کو ہمارے ہمراہ رخصت کر دیا پس دو مہینے یا تین مہینہ ہم اپنے گھر میں رہے تھے کہ ایک دن اس حال میں کہ آپ ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے (رضاعی) بھائی کے ہمراہ تھے کہ وہ بھائی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ میرے قریشی بھائی (محمدؐ) کے پاس دو مرد آئے اور ان دونوں نے ان کو لٹا کر ان کا شکم چاک کر دیا تو میں آپ کے رضاعی باپ یعنی شوہر کے ہمراہ آپ کی طرف دوڑتی ہوئی باہر نکلی ہم لوگوں نے آپ کو کھڑا ہوا پایا آپ کے چہرے کا رنگ متغیر تھا آپ کے رضاعی باپ نے آپ کو لپٹا لیا اور پوچھا کہ اے میرے بیٹے تمہارا کیا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ دو مرد سفید پوش آئے اور انہوں نے میرا شکم چاک کر ڈالا اور اس میں سے کوئی چیز نکال ڈالی پھر میرے شکم کو ویسا ہی کر دیا۔ آپ کے رضاعی باپ نے مجھ سے تنہائی میں کہا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے لہٰذا مناسب ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی ایسی بات جس کا ہم خوف رکھتے ہیں ظاہر ہو ہم ان کو ان کے گھر پہنچا دیں حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ پھر ہم نے آپ کو سوار کیا اور مکہ کی طرف چلے جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے واپس کیا تم دونوں تو اس بچے کے بڑے خواہش مند تھے ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ہمارا کام پورا کرا دیا اور ہم وہ حق ادا کر چکے جو ہم پر تھا اور اب ہمیں ان پر حوادث کا خوف ہے لہٰذا ہم واپس لے آئے حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مجھ سے تم اپنا واقعہ سچ سچ بیان کرو چنانچہ ہم نے آپ کی کیفیت ان سے بیان کی۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کیا تم اس بچے پر شیطان کا خوف کرتی ہو

(یہ) ہرگز نہیں (ہوسکتا) اللہ کی قسم جب یہ بچہ میرے شکم میں آیا تو میں نے یہ دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا جس کی وجہ سے (ملک) شام کے محل دکھائی دینے لگے اچھا تم اس بچے کو چھوڑ دو۔ حضرت حلیمہ سے پہلے چند روز ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے بھی آپ کو دودھ پلایا تھا اپنے اس بیٹے کے دودھ سے جس کا نام مسروح تھا اور وہ آپ سے پہلے آپ کے چچا حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلا چکی تھی اور بعد آپ کے ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا اور جب رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ثوبیہ کو کچھ تحفہ از قسم نقد و لباس بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ آپ کی واپسی خیبر کے وقت ۷ھ میں انتقال کر گئیں آپ نے ان کے بیٹے مسروح کا حال پوچھا لوگوں نے بیان کیا کہ وہ ثوبیہ سے بھی پہلے مر چکا ہے آپ نے پوچھا کیا اس نے کوئی عزیز چھوڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ اس کا کوئی عزیز باقی نہیں رہا۔

آپ کی والدہ اور دادا کی وفات اور آپ کے چچا ابوطالب کا آپ کی کفالت کرنا

اور باسناد (سابق) ابن اسحاق سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب رسول اللہؐ کو لے کے آپ کے ماموں یعنی بنی عدی بن نجار کے پاس مدینہ آئیں پھر لوٹتے وقت مقام ابواء میں انہوں نے وفات پائی اور رسول اللہؐ اس وقت چھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات مکے میں ہوئی اور شعب ابی دب میں مدفون ہوئیں مگر قول اول زیادہ صحیح ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور رسول اللہؐ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے ہمراہ رہنے لگے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عباس بن عبداللہ بن معبد نے اپنے بعض لوگوں سے نقل کر کے بیان کیا کہ عبدالمطلب کے لئے کعبے کے سائے میں فرش بچھایا جاتا تھا کہ اس پر ان کے بیٹوں میں سے کوئی نہ بیٹھتا تھا محض ان کی تعظیم کی غرض سے اور رسول اللہؐ جب تشریف لاتے تو اسی پر بیٹھتے پس آپ کے چچا آپ کو ہٹانا چاہتے تو حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو یہیں بیٹھا رہنے دو اور فرماتے کہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے پھر عبدالمطلب کی بھی وفات ہوگئی اور نبیؐ اس وقت آٹھ برس کے تھے اور وفات سے پہلے ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور حضرت عبدالمطلب (دنیا میں) پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے وسمہ سے خضاب کیا اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں رسول اللہؐ کی پرورش کے لئے وصیت کی پس زبیر اور ابوطالب نے باہم قرعہ ڈالا کہ ان میں سے کون رسول اللہ کی کفالت کرے قرعہ ابوطالب کے نام نکلا لہٰذا ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس رکھ لیا اور بعض کا قول ہے کہ قرعہ میں ابوطالب کا نام نہیں نکلا بلکہ انہیں رسول اللہؐ نے زبیر پر ترجیح دی کیونکہ ابوطالب بہ نسبت زبیر کے آپ سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے خاص ابوطالب کو آپ کے لئے وصیت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوطالب نے پہلے آپ کی کفالت نہیں کی بلکہ پہلے زبیر نے آپ کی کفالت کی یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو ان کے بعد ابوطالب نے آپ کی کفالت کی اور یہ غلط ہے اس لئے کہ زبیر عبدالمطلب کے بعد حلف فضول میں حاضر تھے اور رسول اللہؐ کی عمر اس وقت بیس سال سے کچھ اوپر تھی اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم ہوئی تھی اس کا نام حلف فضول ہے۔ رسول اللہؐ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ عبدالمطلب کی وفات کے بعد پانچ برس کے اندر اندر شام تشریف لے گئے تھے پس یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کی تھی بعد اس کے ابوطالب شام گئے اور اپنے ہمراہ رسول اللہؐ کو لے گئے اور آپ کی عمر

اس وقت بارہ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نو برس مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے پھر اسی سفر شام میں بحیرا راہب نے آپ کو دیکھا اور نبوت کی علامتیں معلوم کیں اور یہ لوگ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ قریش کے خاندان سے ایک نبی کے ظاہر ہونے کے امیدوار تھے پس بحیراء نے آپ کے چچا ابو طالب سے پوچھا یہ بچہ تمہارا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیراء نے کہا اس بچے کے باپ کو زندہ ہونا نہ چاہئے ابو طالب نے کہا کہ اصل میں تو یہ میرا بھتیجا ہے بحیرا بے ساختہ کہہ اٹھا کہ میں اس بچے کو وہی نبی سمجھتا ہوں جس کی بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) نے دی تھی کیونکہ ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے لہٰذا تم اس بچے کی حفاظت کرو پھر بحیراء نے یہود شام کی عداوت نبی آخر الزمان کے ساتھ بیان کر کے آپ کو مکہ واپس کر دیا۔

بعد اس کے رسول اللہ ؐ اپنے چچاؤں کے ہمراہ جنگ فجار میں نخلہ والے دن شریک ہوئے اور نخلہ کا دن جنگ فجار کے تمام دنوں میں زیادہ سخت تھا اور فجار ایک جنگ (کا نام) ہے جو (قبیلہ) قریش اور (قبیلہ) قیس کے درمیان میں ہوئی تھی قبیلہ کنانہ قریش کی طرف تھا ہم نے تاریخ کامل میں اس جنگ کا ذکر کیا ہے اور یہ جنگ واقعات عرب میں بہت نامور ہے اور آنحضرت ؐ (خود لڑتے نہ تھے بلکہ) لڑنے والوں کو تیر دیتے جاتے تھے اور ان کے اسباب کی حفاظت فرماتے تھے آپ کی عمر اس وقت بیس سال یا اس کے قریب تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس جنگ کے شمطہ [1] والے دن میں بھی شریک ہوئے تھے اور یہی دن اس جنگ کے دنوں میں زیادہ سخت تھا اور اس دن قریش اور کنانہ کو شکست ہوگئی تھی زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ اس روز شریک نہیں ہوئے اور اگر آپ اس دن شریک ہوتے تو قریش کو شکست نہ ہوتی حالانکہ یہ کوئی بات نہیں ہے اس لئے کہ رسول اللہ ؐ کے صحابہ کو خود احد کے دن شکست ہوگئی تھی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے تھے۔

رسول اللہ ؐ کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور آپ کی اولاد کا ذکر

مصنف [2] کہتا ہے کہ ہمیں یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بڑی شریف اور مالدار خاتون تھیں تجارت میں مردوں سے کام لیتی تھی یا کسی چیز میں ان سے مضاربت [3] کر لیتی تھیں مضاربت میں کچھ حصہ مال کا ان لوگوں کے لئے معین کر دیا کرتی تھیں۔ پس جب انہیں رسول اللہ ؐ کے حالات، راست گفتاری اور نہایت امانت داری اور کریمانہ عادات کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے آنحضرت ؐ کو بلوا بھیجا اور آپ ؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کے ایک غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا ان کا مال لے کے (بغرض تجارت ملک) شام تشریف لے جائیں رسول اللہ ؐ نے ان کی یہ درخواست منظور فرمائی اور ان کا مال لے کے آپ (ملک) شام کی طرف تشریف لے چلے (اثنائے راہ میں) آپ کو ایک راہب نے جس کا نام نسطور تھا آپ کو دیکھا اسے نے میسرہ سے بیان کیا کہ آپ اس امت کے نبی ہیں پھر رسول اللہ ؐ نے جو کچھ چاہا بیچا اور جو چاہا مول لیا بعد اس کے آپ لوٹ چلے پھر جب حضرت خدیجہ کے پاس ان کا مال لے کے مکہ پہنچ گئے اور خدیجہ نے اس مال کو بیچا تو وہ دگنا ہو گیا یا قریب

---

[1] اس جنگ فجار کے ایک دن کا نام شمطہ ہے جس طرح اس کے ایک دوسرے دن کا نام نخلہ ہے۔

[2] یہ عبارت حضرت مصنف کے کسی شاگرد نے بڑھا دی ہے یا خود مصنف نے لکھی ہے روایت کا یہ بھی دستور تھا کہ اپنے آپ کو غائب کے الفاظ سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔

[3] مضاربت اس شرکت کا نام ہے جس میں ایک شریک کا صرف مال ہو دوسرے کی صرف محنت ہو اور نفع میں حسب معاہدہ دونوں حصہ دار ہوں۔

اس کے اور ان سے میسرہ نے راہب کا وہ قول بیان کیا پس انہوں نے رسول اللہؐ سے کہلوا بھیجا کہ مجھے آپ کی خادمہ بننے کی آرزو ہے بوجہ اس قرابت کے جو آپ کو مجھ سے ہے اور بوجہ آپ کی شرافت اور امانت اور حسن خلق اور راست گوئی کے اور یہ کہہ کے انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا پس رسول اللہؐ نے انہیں پیغام نکاح کا دیا اور آپ نے ان سے بارہ اوقیہ[1] چاندی مہر مقرر کر کے نکاح کر لیا اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور ہم نے اس کا ذکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ترجمے میں کیا ہے۔

آپ کی دختری اولاد سب انہیں حضرت خدیجہؓ سے تھی اور نرینہ اولاد میں بھی سوائے حضرت ابراہیم کے سب انہیں سے تھی۔ بیٹیاں (آپ کی یہ ہیں) حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور فرزند (آپ کے یہ ہیں) حضرت قاسم اور رسول اللہؐ کی کنیت (ابوالقاسم انہیں سے ہے اور حضرت طاہر اور حضرت طیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (حضرت کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں) قاسم طاہر عبداللہ اور یہی عبداللہ طیب (کے نام سے بھی مشہور) ہیں کیونکہ یہ اسلام میں پیدا ہوئے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ قاسم اور عبداللہ ہی کا نام طاہر اور طیب ہے حضرت قاسم کی وفات مکہ میں ہوئی آپ کی اولاد میں سب سے پہلے وفات انہی کی ہوئی ان کے بعد حضرت عبداللہ کی ہوئی یہ سب زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے اور میں نے حضرت خدیجہ اور حضرت کی صاحبزادیوں کے بیان میں (رضی اللہ عنہن) اس سے زیادہ ذکر کیا ہے اور جب آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ہے اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی لکھا ہے۔

کعبہ کی تعمیر کا ذکر اور رسول اللہؐ کا حجر اسود کو رکھنا

ابن اسحاق کہتے ہیں (کہ اگلے زمانے میں) کعبہ کی عمارت میں بڑے بڑے پتھر تہہ بہتہ رکھے ہوئے تھے قد آدم سے کچھ بلند تھا پس قریش نے چاہا کہ اسے گرا دیں اور دیواروں کو بلند کریں اور اس کی چھت پلٹ دیں مگر کعبہ کے منہدم کرنے سے وہ ڈرتے تھے لہٰذا اتفاق سے قریش کے کچھ لوگوں نے کعبہ کا خزانہ چرایا تھا اور یہ خزانہ کعبہ کے اندر رہا کرتا تھا لہٰذا ان کے کفارے میں اور بھی ضروری ہوا کہ کعبہ کی عمارت درست کر دیں اور اسی اثناء میں کسی رومی تاجر کی کشتی جدہ میں دریا کنارہ آ گئی اور ٹوٹ گئی۔ ان لوگوں نے اس کشتی کی لکڑیاں لے لیں اور ان کو کعبہ کی چھپت کے لئے تجویز کیا بعد اس کے تمام قریش کعبہ کے منہدم کرنے کے لئے جمع ہوئے اور یہ واقعہ جنگ فجار کے پندرہ برس بعد کا ہے اور رسول اللہؐ اس وقت پینتیس ۳۵ برس کے تھے پس جب سب لوگ اس کے منہدم کرنے پر متفق ہو گئے تو ابو وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم جو سعید بن مسیب بن حزن بن ابی وہب کے دادا تھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک پتھر کعبہ سے اکھاڑا مگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے گروہ قریش تم کعبہ کی تعمیر میں اپنا وہی مال لگانا جو پاک کمائی سے ہو اور اس میں مہر بغی (یعنی زنا کی کمائی کا روپیہ) نہ لگانا نہ سود کا اور نہ ظلم کا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو ولید بن مغیرہ نے کی تھی۔ الغرض (بعد اس ارادہ کے) انہوں نے کعبہ کو منہدم کر دیا اور قریش نے کعبہ کی تعمیر میں حصے تقسیم کر لئے دروازہ تو بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے حصے میں آیا اور رکن اسود یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کا درمیانی مقام بنی مخزوم اور بنی تیم اور دوسرے قبائل قریش کے حصے میں آیا اور کعبہ کی چھت سہم اور جمح کے حصے میں آئی اور حجر اسود کا

---

[1] حضرت مصنف کے خلاف اور محققین نے ساڑھے بارہ اوقیے لکھا ہے جس کے ۹۱ تولہ ایک ماشہ رتی طلا اہوا ہم نے حلم الفقہ صفحہ ۷۷ میں اور ملا محمد معین فرنگی محلی نے کنز الحسنات

جانب بنی عبدالدار اور بنی اسد اور بنی عدی بن کعب کے حصے میں آیا پس ان لوگوں نے (اپنے اپنے حصے کی) تعمیر شروع کی یہاں تک کہ جب عمارت حجر اسود تک پہنچی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو وہی اٹھائے یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم مخالفت کی اور لڑنے کو مستعد ہو گئے اس حالت میں چار پانچ روز تک رہے تو ابوامیہ مخزومی نے کہا کہ اے گروہ قریش تم اپنے درمیان میں اس شخص کو حکم بناؤ جو سب سے پہلے مسجد کے دروازے سے آئے جب وہ اس بات پر متفق ہو گئے اور اس پر راضی ہو گئے تو (اتفاق سے) رسول اللہؐ (سب سے پہلے) تشریف لائے لوگوں نے کہا یہ امین آ گئے ہم ان سے راضی ہیں (جو کچھ یہ فیصلہ کر دیں ہم سب کو منظور ہے) پس جب رسول اللہؐ ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کوئی کپڑا لاؤ چنانچہ وہ ایک کپڑا آپ کے پاس لے آئے پھر رسول اللہؐ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کے اس کپڑے میں رکھ دیا بعد اس کے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہر قبیلہ (کا آدمی) اس کپڑے کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے بعد اس کے تم سب لوگ اس کو اٹھاؤ چنانچہ سب لوگوں نے اس کو اٹھایا یہاں تک کہ جب اس کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو (اٹھا کے) رکھ دیا بعد اس کے اس پر عمارت بنی زمانہ جاہلیت میں بھی یعنی قبل اس کے آپ پر وحی نازل ہو رسول اللہ کا لقب امین تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ کعبہ کی تعمیر کا سبب یہ تھا کہ پانی کے بھاؤ نے نشیب کو بھر دیا تھا اور پانی کعبہ کے اندر آتا تھا اور اس کی دیواروں کو صدمہ پہنچتا تھا لہٰذا قریش نے اس کی تعمیر کی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سب سے پہلے آنے والے کے حکم بنانے کا جس نے مشورہ دیا وہ ابوحذیفہ بن مغیرہ تھے اور یہ فضیلت تمام قریش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ملی اور یہ بھی منجملہ ان کرامات کے تھا جو اللہ نے بعثت سے پہلے آپ کے لئے ظاہر کی تھیں۔

بعثت کا ذکر

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور یہ (یہ وہ زمانہ تھا جب پرویز بن ہرفر بن کسریٰ ملک فارس کا بادشاہ مقرر ہوا) اور ابن مسیّب کا قول ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو تینتالیس برس (کی عمر) میں نبی کیا تھا بعد اس کے دس برس آپ نے مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ میں اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے آپ کو چالیس برس کے سن میں نبی کیا بعد نبوت کے تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکہ میں تین برس تک آپ نے اپنا حال چھپایا چھپ چھپ کے (اللہ کی) عبادت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

واندر عشیر تک الاقربین.

''اور اپنے قریب تر رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی) سے ڈراؤ''۔

پس آپ نے ظاہری طور پر لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا ابوعمر (ابن عبدالبر مصنف کتاب استیعاب) نے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو دوشنبہ کے دن ۸ ربیع الاول کو واقعہ فیل سے اکتالیسویں سال نبی کیا۔

ہمیں ابوجعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن جاریہ ثقفی نے بعض اہل علم جو بڑے حافظہ والے تھے سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب اللہ نے رسول اللہؐ کو سرفراز کرنا چاہا اور آپ کی نبوت کی ابتداء کرنی چاہئے تو جس پتھر پر یا درخت پر آپ کا گذر ہوتا تھا وہ آپ کو سلام

کرتا تھا اور آپ اس کا سلام سنتے تھے پھر رسول اللہ اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے اور دائیں بائیں جانب بھی (کہ کون سلام کرتا ہے) مگر آپ سوا درخت کے اور ان پتھروں کے جو آپ کے آس پاس ہوتے تھے اور کسی کو نہ دیکھتے تھے وہی درخت اور پتھر یہ کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ اور ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد سے محمد بن اسمعیل (یعنی امام بخاری کی کتاب صحیح بخاری) سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں سب سے پہلے وحی جو رسول اللہ پر بھیجی گئی تھی اچھے خواب تھے جو آپ سوتے میں دیکھتے تھے ان خوابوں کی یہ حالت تھی کہ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ مثل سپیدہ صبح کے (صاف صاف) بحالت بیداری ظہور میں آجاتا تھا بعد اس کے آپ کی طبیعت میں خلوت پسندی پیدا کر دی گئی پس آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے وہاں آپ تحنث فرمایا کرتے تھے تحنث کئی رات (لگاتار) عبادت کرنے کو کہتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق (یعنی پیغام نبوت) آ گیا اور آپ غار حرا میں تھے آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیئے آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں حضرت فرماتے ہیں پھر اس نے مجھے لے کے زور سے لپٹایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اس کے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے میں نے کہا کہ میں نے پڑھا ہوا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے لے کر لپٹایا بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ:

﴿ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۝ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۝﴾ [العلق: ۱-۳]

''اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا بزرگ ہے۔''

پس ان آیتوں کو لے کے رسول اللہ اپنے گھر لوٹے اس حالت میں کہ آپ کا دل ہل رہا تھا اور آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے بعد اس کے راوی نے حضرت خدیجہ کا ورقہ بن نوفل (مسیحی محقق) کے پاس جانے کا قصہ بیان کیا اور بسند صحیح حضرت جابر سے مروی ہے کہ سب سے پہلی آیت جو قرآن کی نازل ہوئی وہ **یاایھا المدثر** ہے۔

ہمیں ابو جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ پر جمعہ کے دن رمضان میں اللہ عزوجل کے اس قول سے نزول وحی شروع ہوا:

شھر رمضان الذی انزل فیه القران الی آخر الآیۃ - ''مہینہ رمضان کا جس میں قرآن نازل کیا گیا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے (جو) فرمایا ہے:

وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان - ''اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر فیصلے والے دن نازل کیا تھا جس دن کہ دو جماعتیں ملیں''۔

اس سے مراد بدر کے دن بروز جمعہ سترھویں رمضان کو رسول اللہ اور مشرکین کا اجتماع ہے اور یونس بشر بن ابی حفص کندی دمشقی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے مکحول نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ تم سے دوشنبہ کے دن کا روزہ نہ چھوٹنے پائے اس لئے کہ میں دوشنبہ ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور دوشنبہ ہی کے دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی ہے اور دوشنبہ ہی کے دن میں نے ہجرت کی ہے بعد اس کے جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ کو وضو سکھلایا اور نماز کی دو رکعتیں تعلیم

کیں پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور ان سے بیان فرمایا انہوں نے بھی وضو کیا اور آپ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (اس وقت) نماز چاشت اور نماز عصر (فرض) تھی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ہم ابوبکر اور علی اور زید بن حارثہ کی نسبت بیان کر چکے ہیں کہ یہ سب سے پہلے اسلام [1] لائے اور کچھ لوگوں نے پوشیدہ طور پر آپ کا حکم مانا یہاں تک کہ یہ لوگ بہت ہو گئے اور ان کا حال کھل گیا اور سرداران قریش آپ کی گفتگو کو برا نہ سمجھتے تھے اور جب آپ کا گذر ان کی طرف ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ محمدؐ کے ساتھ آسمان سے باتیں کی جاتی ہیں ان کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپ نے ان کے معبودوں کے معائب ظاہر کئے اور آپ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان کے باپ دادا کفر اور گمراہی پر مر گئے اور وہ دوزخ میں ہیں پس وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ سے بغض رکھنے لگے اور آپ کی ایذا رسانی کرنے لگے۔
اور آپ کے صحابہ جب نماز پڑھنا چاہتے تو جنگلوں میں نکل جاتے اور چھپ کے نماز پڑھتے اور جب قریش نے آپ سے عداوت ظاہر کی تو آپ کے چچا ابوطالب آپ کے پشت پناہ ہوئے اور انہوں نے آپ کی مدد کی اور آپ کی حفاظت کی بعد اس کے رسول اللہؐ کو جب کفار قریش کی طرف سے (زیادہ) اندیشہ ہوا تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں چھپ رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اس وقت سب لوگ باہر نکلے اور قریش نے کمزور مسلمانوں پر حملہ کیا اور انہیں تکلیف دینا شروع کی ہم نے یہ واقعات صحابہ کے تذکروں میں لکھے ہیں مثل بلال اور عمار اور صہیب وغیرہم۔ بعد اس کے مسلمانوں نے حبش کی طرف دو ہجرتیں کیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور قریش نے رسول اللہؐ کو قتل کر دینا چاہا اور یہ کہ ابوطالب ان کے اور آپ کے درمیان میں دخل نہ دیں مگر ابوطالب نے ایسا نہ کیا لہٰذا کفار قریش نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے اور ان لوگوں سے جو ان کے ہمراہ اسلام لائے ہیں بالکل قطع تعلق کر لیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں ان کے ہاتھ خرید فروخت نہ کریں ان سے کلام نہ کریں اور نہ ان کے پاس بیٹھیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات اور رسول اللہؐ کا طائف جانا اور پھر لوٹنا

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ قریش میری ایذا رسانی سے ڈرتے رہے یہاں تک کہ میرے چچا ابوطالب مر گئے اور ابوطالب کی وفات سنہ ۱۰ھ شروع ذیقعدہ یا نصف شوال میں ہوئی اور ان کی عمر اس وقت کچھ اوپر اسی ۸۰ برس کی تھی پھر ان کے تین روز بعد خدیجہؓ کی وفات ہو گئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک مہینے کے بعد اور بعض کا بیان ہے کہ ان دونوں کی وفات میں ڈیڑھ مہینے کا فصل تھا اور بعض کا قول ہے کہ پچاس دن کا فصل تھا اور حضرت خدیجہؓ کو رسول اللہؐ نے حجون میں (جو مکہ کا قبرستان ہے) دفن کیا اس زمانے میں نماز جنازہ (مشروع) نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ابوطالب سے پہلے انتقال فرما چکیں تھیں اور اس وقت عمر ان کی

---

[1] علماء کا اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا بعد اس کے کہ سب نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ وہ شخص انہیں تین میں منحصر ہے بعض محققین نے اس کا تصفیہ اس طرح کیا ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں اور آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ اولیت اسلام باعث فضیلت زیادہ تر اس وجہ سے سمجھی گئی کہ جو شخص سب سے پہلے اسلام لائے گا وہ ایسے نازک وقت میں اوروں کے اسلام کا بھی باعث ہوگا یہ بات صرف حضرت ابوبکر صدیق کی اولیت اسلام سے حاصل ہوئی بہت لوگ ان کی ترغیب سے مسلمان ہوئے۔

۶۵ پینسٹھ برس کی تھی اور ان کی صحبت رسول اللہؐ کے ساتھ بعد اس کے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا ساڑھے چوبیس برس رہی۔
حضرت خدیجہ کی وفات ہجرت سے تین برس اور ساڑھے تین مہینے پہلے ہوئی اور بعض کا لوگوں کا بیان ہے کہ ہجرت سے ایک برس پہلے واللہ اعلم۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات معراج کے بعد ہوئی بعد اس کے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ فرض نماز پڑھ لی۔

جب ابوطالب [1] کا مرض بہت بڑھ گیا تو انہوں نے عبدالمطلب کے تمام بیٹوں کو طلب کیا اور ان سے کہا کہ تم ہمیشہ فائدے میں رہو گے جب تک کہ تم محمدؐ کی بات سنتے رہو گے اور ان کا حکم مانتے رہو گے لہٰذا تم ان کی پیروی کرو اور ان کی تصدیق کرو تم ہدایت پر رہو گے۔ ہم سے عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر حضرت خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال ایک ہی سال میں ہو گیا پس پے در پے رسول اللہؐ پر یہ مصائب پیش آئے اور حضرت خدیجہؓ اسلام کی خدمات کی انجام دہی میں آپ کی سچی وزیر تھیں آپ کو ان کی وجہ سے بہت اطمینان رہتا تھا اور جب تک ان کا انتقال نہیں ہو گیا رسول اللہؐ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

جب حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات ہو گئی تو رسول اللہؐ بعثت سے دسویں سال ۳ شوال کو طائف تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ آپ کے غلام زید بن حارثہ بھی لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے تھے لہٰذا انہیں (قبیلہ) ثقیف (کے لوگوں) نے بہت تکلیف پہنچائی اور حضرت زید نے ان سے بہت ناگوار باتیں سنیں اور ثقیف نے اپنے بے وقوفوں کو حضرت زید پر برانگیختہ کیا اور ہم نے یہ قصہ عداس وغیرہ (کے بیان) میں ذکر کیا ہے۔

جب آپ طائف سے لوٹے تو آپ نے مطعم بن عدی کے پاس آدمی بھیج کر ان سے امان طلب کی چنانچہ انہوں نے آپ کو امان دی پھر آپ کعبہ میں مطعم کے ہمراہ داخل ہوئے اور رسول اللہؐ مطعم کے اس احسان کو مانتے تھے اور طائف سے آپ کی واپسی ۲۳ ذیقعدہ کو ہوئی۔

معراج کا بیان

رسول اللہؐ کو ایک شب مسجد حرام (یعنی کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک [2] سیر کرائی گئی۔
لوگوں نے اس مکان میں اختلاف کیا ہے جہاں سے آپ کو معراج ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کعبہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ (اس وقت) آپ اپنے گھر میں تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ ام ہانی (حضرت علی مرتضیٰؓ کی بہن) کے گھر میں تھے اور جو لوگ ان دونوں قولوں کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ تمام مکہ مسجد [3] ہے اور لوگوں نے اس وقت میں بھی اختلاف کیا ہے

---

[1] جب ابوطالب باوجودیکہ اس قدر آپ کی نصرت اور حمایت میں مصروف تھے اور دوسروں کو آپ کی پیروی کی ترغیب دیتے تھے مگر خود دولت ایمان سے بے بہرہ رہے وائے قسمت!

[2] یہاں تک تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور اس کے آگے آسمانوں وغیرہ پر جانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ بحالت بیداری مع جسم کے معراج ہوئی اور روحانی معراج تو بارہا ہوئی۔

[3] یعنی اللہ نے جو فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام اس میں مسجد حرام سے خاص کعبہ مراد نہیں بلکہ مسجد حرام تمام مکہ کی زمین کو کہتے ہیں۔۱۲

جس میں رسول اللہ ؐ کو معراج ہوئی۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد (شعیب) سے شعیب نے عمرو کے دادا سے روایت کی کہ آپ کو ساتویں ربیع الاول کی شب میں ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوئی اور حضرت ابن عباس اور انس کا بھی یہی قول ہے کہ ہجرت سے ایک برس سے اور سدی کہتے ہیں کہ ہجرت سے چھ مہینے پہلے اور واقدی کا قول ہے کہ آپ کو ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے سترہویں رمضان کو معراج ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رجب[1] میں آپ کو معراج ہوئی۔

ہم سے ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العزواسطی نے اور حسین بن صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہما نے بیان کیا یہ لوگ اپنی اس اسناد سے جو امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے انہیں حاصل ہے بیان کرتے تھے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بواسطہ حضرت انس بن مالک کے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے ان سے اس شب کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں حطیم میں تھا[2] اور کبھی وہ کہتے تھے کہ (حضرت نے فرمایا) میں حجرہ میں لیٹا ہوا تھا کہ یکایک میرے پاس (اللہ کے یہاں سے) ایک آنے والا آیا اس نے (میرا سینہ) چاک کیا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا۔ قتادہ راوی کہتے ہیں میں نے جارود سے پوچھا وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب انہوں نے کہا حلقوم سے زیرناف تک پھر اس نے میرا قلب نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا اور میرا قلب (پہلے) دھویا گیا پھر ایمان سے بھر دیا گیا پھر وہ میرے سینے میں رکھ دیا گیا پھر میرے پاس ایک (سواری کا) جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جارود نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ یہ براق[3] تھا۔

حضرت انس نے کہا کہ ہاں وہ (ایسا تیز رو تھا کہ) اپنا ایک قدم اپنی منتہائے نظر پر رکھتا تھا پس میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل مجھے لے کے چلے یہاں تک کہ میں قریب والے آسمان پر پہنچا جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے انہوں نے کہا محمد صلعم پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے تھے جبرئیل نے کہاں ہاں (یہ سن کے) اس (پوچھنے والے) نے کہا مرحبا بہ فنعم المجی جاء اور اس کے بعد حضرت انس نے آپ کا ساتویں آسمان تک اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کا قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا پھر میرا گذر موسیٰ (پیغمبر علیہ السلام) کی طرف ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا کہ مجھے ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں میں آپ سے پہلے بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں لہٰذا آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جایئے اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں لوٹ گیا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ کے آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں لوٹ کے گیا تو اللہ نے مجھ سے دس اور معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ

---

[1] علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی علامہ عینی نے یہ بھی لکھا ہے کہ لوگوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ یہ معراج حضرت خدیجہ کی حیات میں ہوئی اور "بلاشبہ حضرت خدیجہ نے بعد فرضیت کے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۱۲۔

[2] حطیم کعبہ کی بیرونی دیوار مغربی حصہ میں حجرہ بھی حطیم کی اندرونی حصہ کو کہتے ہیں۔

[3] براق بضم با چونکہ اس کا رنگ چمکدار اور تیز رو ہے مثل برق یعنی بجلی کے ہوتی ہے اس لئے اس کا نام براق ہے ۱۲۔

کے آیا اور ان سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی پس برابر میں اپنے پروردگار اور موسیٰ کے درمیان میں آمدورفت کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے پانچ نمازیں رکھیں موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا آپ اللہ سے تخفیف کی درخواست کیجئے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تخفیف کی درخواست کرتے کرتے شرما گیا۔ لہٰذا اب میں نہ جاؤں گا پس جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری کہتے ہیں کہ علما نے بیان کیا کہ (پہلے) رسول اللہ ؐ پر دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں بعد اس کے مقیم کی نماز پوری چار رکعت کر دی گئی اور مسافر کی نماز اپنی حالت پر باقی رکھی گئی اور یہ (یعنی مقیم کے لئے پوری چار رکعت کا حکم) رسول اللہ ؐ کی ہجرت مدینہ سے ایک مہینہ پہلے ہوا۔

مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان

جب انصار رسول اللہ ؐ سے بیعت کر چکے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے تو آپ نے اپنے صحابہ کو (ہجرت کا) حکم دے دیا اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صرف آپ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ باقی رہ گئے پس آپ اور حضرت ابوبکرؓ (کفار) قریش سے چھپ کر نکل آئے اور جبل ثور کے ایک غار (میں چھپنے) کا ارادہ کیا چنانچہ آپ اس میں تین دن رہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے زیادہ۔ بعد اس کے آپ دونوں مدینہ کی طرف چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ اور ان لوگوں کا رہبر عبداللہ بن اریقط تھا۔ (نبوت کے بعد) آپ کا قیام مکہ میں دس برس رہا اور بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ برس اور بعض کا قول ہے کہ پندرہ برس اور زیادہ تر (لوگوں کا قول) تیرہ برس ہے اور بقول ابن اسحاق رسول اللہ ؐ کی تشریف آوری مدینہ میں بروز دوشنبہ بارھویں ربیع الاول کو ہوئی اور کلبی کا قول ہے کہ آپ پہلی ربیع الاول کو غار سے نکلے اور بارھویں ربیع الاول کو جمعہ کے دن مدینہ میں پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہجرت کے بعد کے واقعات

ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابوالطیب طلحہ بن ابی منصور حسین بن ابی ذر صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن شاذان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو زنیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن ابی عثمان صواف نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اکیس غزوے بنفس نفیس کئے ان میں سے انیس غزوؤں میں میں شریک ہوا اور دو میں شریک نہ تھا۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد بن علی نے بواسطہ اپنے اسناد کے یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے بنفس نفیس چھبیس غزوے کئے اور سب سے پہلا غزوہ جو آپ نے کیا وہ ودّان تھا اسی کا نام ابواء بھی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آخری غزوہ جو رسول اللہ ؐ نے کیا ہے کہ اس کے بعد اللہ نے آپ کو (دنیا سے) اٹھا لیا غزوہ تبوک تھا اور اسی اسناد سے

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے سریہ اور بعوث جب سے آپ مدینہ تشریف لائیں ہیں وفات کے وقت تک بعث اور سریہ ملا کر پینتیس تھے۔

۱ھ میں مدینہ آنے سے ایک مہینے بعد نماز (ظہر عصر عشا) میں چار رکعتیں کر دی گئی اور اس سے پہلے (ان میں میں) دو دو رکعتیں تھی۔ اسی سال میں رسول اللہؐ نے نماز جمعہ پڑھی اور جب آپ قباء سے مدینہ چلے تو آپ نے اثنائے راہ میں قبیلہ بنی سالم کے یہاں جمعہ پڑھا اور یہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا اور آپ نے اس وقت خطبہ بھی پڑھا اور یہ اسلام میں پہلا خطبہ تھا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اپنی مسجد (مقدس) بنائی اور اپنی ازواج کے مکانات تعمیر فرمائے اور مسجد قباء کی تعمیر کی۔

۲ھ میں رمضان میں غزوۂ بدر عظمی ہوا اور اسی سال میں شعبان میں رمضان کا روزہ فرض کیا گیا اور رسول اللہؐ نے صدقہ فطر کا حکم دیا اور اسی سال میں شعبان ہی میں قبلہ بدل دیا گیا بجائے بیت المقدس کے کعبہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (تحویل قبلہ) رجب میں ہوئی اور اسی سال میں عید سے دو دن پہلے صدقہ فطر واجب کیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے مدینہ میں قربانی کی اور آپ لوگوں کو لے کے عید کی نماز پڑھنے گئے اور دو بکریاں اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائیں اور بعض کا قول ہے کہ ایک بکری۔

سنہ ۳ھ میں شوال میں غزوہ احد ہوا اور اسی سال میں اور بعض کا قول ہے کہ ۱۲ ربیع الاول میں شراب حرام کی گئی۔

سنہ ۴ھ میں رسول اللہؐ نے غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف پڑھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسی سال میں (مسافر کے لئے) نماز قصر کا حکم دیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو سنگسار کیا اور قصہ اس کا مشہور ہے اور اسی سال میں تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

۵ھ میں ذیقعدہ میں پردے کی آیت نازل ہوئی اور اسی سال میں مدینہ میں زلزلہ آیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تم کو متنبہ کرتا ہے پس تم متنبہ ہو جاؤ اور اسی سال میں غزوۂ خندق ہوا۔

۶ھ میں غزوۂ بنی مصطلق میں افک [1] والوں نے کہا جو کچھ کہا اور اسی سال میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا تھا کہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل - "اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والا ہے اور وہ زیادہ بے عزت والے کو مدینہ سے نکالے گا مراد اس کی یہ تھی کہ منافق مسلمانوں کو مدینہ سے نکالیں گے"۔

اور اسی سال میں آفتاب میں گرہن پڑا اور رسول اللہؐ نے نماز کسوف پڑھی اور یہی پہلی نماز کسوف ہے جو پڑھی گئی اور اسی سال میں ذیقعدہ میں رسول اللہؐ نے حدیبیہ کا عمرہ کیا اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی۔

اور اسی سال میں لوگوں پر قحط پڑا تو رسول اللہؐ نے پانی برسنے کی دعا کی چنانچہ پانی برسا اور لگاتار برسا پھر آپ سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ (پانی کی کثرت سے) راستے بند ہو گئے مکانات گر گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا- "اے اللہ! ہمارے آس پاس کے مقامات میں پانی برسا خاص ہمارے رہنے کے مقامات پر پانی نہ برسے"۔

چنانچہ ابر مدینہ سے ہٹ گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت [2] کرائی تو ایک عرب کا اونٹ

---

[1] افک کے معنی بہتان حضرت عائشہ صدیقہ پر کچھ منافقوں نے تہمت لگائی اور وہ تہمت بہت آب و تاب سے بیان کی گئی کہ بعض مسلمانوں کو بھی یقین آ گیا پھر ان کی پاکدامنی کی قرآن عظیم نے شہادت دی یہی واقعہ تہمت افک سے مراد ہے ۱۲

[2] [illegible] اونٹوں میں بھی ہوتا ہے اسی کو مسابقت کہتے ہیں۔

رسول اللہ ؐ کی اونٹنی قصوا (نامی) سے سبقت لے گیا اور اس سے پہلے کبھی کوئی اونٹ اس سے سبقت نہ لے گیا تھا۔
یہ بات مسلمانوں پر بہت شاق ہوئی تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے اور اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا اور انہوں نے انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔
۷ھ میں رسول اللہ ؐ نے عمرہ حدیبیہ کی قضا کا عمرہ کیا کیونکہ (حدیبیہ والے سال میں) مشرکین نے آپ کو (عمرہ سے) روک لیا تھا پس اس عمرے میں رسول اللہ ؐ اور تمام مسلمانوں نے اضطباع [۱] کیا اور رمل [۲] کیا اور یہ سب سے پہلا اضطباع اور رمل تھا جو اسلام میں ہوا اسی سال میں جنگ خیبر ہوئی۔
اور اسی سال میں ایک (یہودی) عورت نے جس کا نام زینب تھا وہ سلام بن مشکم کی بی بی تھی رسول اللہ ؐ کو زہر دیا تھا ایک بکری (کے گوشت) میں زہر ملا کے ہدیۃً آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے اسے کھا لیا تھا اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور بادشاہ غسان (نام بنام) اور ہوذہ بن علی کی طرف سفارت بھیجی اور اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے (اپنے لئے) مہر بنوائی اور جو خطوط بادشاہوں کو بھیجے ان پر وہ مہر کی اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا اور اسی سال میں خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کو بھی حرام [۳] کر دیا۔
۸ھ میں رسول اللہ ؐ کا منبر بنایا گیا اور اس پر آپ نے خطبہ پڑھا اور اس سے پہلے آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پس جب آپ اسے چھوڑ کے منبر پر تشریف لائے تو وہ ستون رونے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز سنی پس آپ منبر سے اتر کے اس کے پاس گئے اور اس پر آپ نے اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ چپ ہو گیا اور یہ پہلا منبر تھا جو اسلام میں بنایا گیا اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے مکہ فتح کیا اور طائف کا محاصرہ کیا اور اس پر منجنیق [۴] نصب فرمایا اور یہ پہلا منجنیق تھا جو اسلام میں نصب کیا گیا۔
۹ھ میں رسول اللہ ؐ نے اپنی ازواج سے ایلا کیا یعنی قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جائیں گے اور یہ قصہ مشہور ہے

---

۱ اضطباع چادر کا اس طرح اوڑھنا کہ اس کا ایک سرا اپنے شانہ سے اتار کر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈال دے۔
۲ رمل شانہ ہلا ہلا کر کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلنا
۳ تحقیق یہ ہے کہ متعہ کی تحلیل و تحریم کئی بار ہوئی پہلے جنگ خیبر میں جو ۷ھ ہجری کا واقعہ ہے پھر فتح مکہ میں جو سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے پھر جنگ اوطاس میں کہ وہ بھی سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے اور اس جنگ اوطاس میں تین دن کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا۔ تمام اہل اسلام کا متعہ کی حرمت پر اجماع ہے کیا صحابہ کیا تابعین کیا فقہا کیا محدثین صحابہ میں صرف ابن عباس پہلے بحالت اضطرار متعہ کو جائز سمجھتے تھے مگر جب حضرت علی مرتضیٰ نے اس پر ان کو تہدید کی اور متعہ کی حرمت قطعی ابدی سے ان کو واقف کیا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا ابن عباس کا رجوع کرنا حدیث و فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ (علم الفقہ جلد ششم صفحہ)
۴ منجنیق فلاخن بزرگ صراح ایک رسی ہوتی ہے جس کے سرے پر کچھ باندھ کر اس میں پتھر وغیرہ رکھ کر کاشتکار لوگ چڑیوں سے کھیت کی حفاظت کرتے ہیں اس کو ہمارے یہاں لچھنا کہتے ہیں اسی وضع کا قدیم زمانہ میں لڑائی کا ایک اوزار ہوتا تھا جو قریب قریب توپ کا کام دیتا تھا بڑے بڑے پتھر اس میں رکھ کر پھینک لیے جاتے تھے مکانات وغیرہ اس کے ذریعہ سے آسانی گرا دیئے جاتے تھے ۱۲

اسی سال میں رسول اللہؐ نے مسجد ضرار کو جو مدینہ میں تھیں گروادیا یہ مسجد منافقون نے بنائی تھی اس کا ہدم (ہدم کے معنی گرانا) رسول اللہؐ کے تبوک سے واپس آنے کے بعد ہوا اور اسی سال میں رسول اللہؐ کے پاس ہر طرف سے وفود[1] آئے اور اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الوفود رکھا گیا اور اسی سال شعبان میں رسول اللہؐ نے عویمر عجلانی کے اور ان کی بی بی کے درمیان میں عصر (کی نماز کے) بعد اپنی مسجد میں لعان[2] کرایا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ عویمر تبوک سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے اپنی بی بی کو حاملہ پایا اور اسی سال شوال میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مرگیا اور رسول اللہؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کے بعد کسی منافق کی نماز نہیں پڑھی کیونکہ (اس کے بعد ہی) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی **ولا تصل علی احدمنهم مات ابدا** – ''اور ان میں سے جو کوئی مرجائے اے نبی آپ اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیئے''۔ اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکر کو امیر حج بنایا انہوں نے لوگوں کے ہمراہ حج کیا۔

اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو حکم دیا کہ سورہ براءت مشرکوں کو سنادیں اور ان کا عہد انہیں واپس کردیں اور یہ (اعلان کردیں) کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ[3] ہوکر کعبے کا طواف نہ کرے اور یہی آخری حج تھا جو مشرکین نے کیا۔

سنہ ۱۰ میں آیۃ **یایها الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات** – '' چاہیے کہ تمہاری لونڈی غلام اور وہ بچے تمہارے جو بالغ نہیں ہوئے ہوں (تمہارے پاس آنے کے لئے) تین وقتوں میں تم سے اجازت طلب کریں (جب تم اجازت دو تو آئیں)''۔ نازل ہوئی اس (آیت کے نازل ہونے) سے پہلے وہ لوگ ایسا نہ کرتے تھے اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کیا اور بعض[4] لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا اور رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد سوا اس کے کوئی حج نہیں کیا۔

رسول اللہؐ کا حلیہ شریف اور آپ کے بعض اخلاق

ہمیں حسین بن توحن بن ابویہ بن نعمان بن باوری نے اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن عبدالواحد بن محمد نیلی اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید ہشیم بن کلیب شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی نے بیان وہ کہتے تھے ہم

---

[1] وفود جمع ہے وفد کی۔ وفد کے معنی قاصد۔ یہ لوگ اپنی اپنی قوم کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر دینے اور ضروریات دین کا علم حاصل کرنے آئے تھے۔

[2] جب مرد اپنی عورت کو تہمت لگائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ان دونوں سے خاص طریق پر قسم لے کر تفریق کرادیجائے اسی کو لعان کہتے ہیں زیادہ تفصیل کتب فقہ میں ہیں ۱۲۔

[3] مشرکین عرب برہنہ ہوکر کعبے کا طواف کرنا افضل سمجھتے تھے۔

[4] علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آپ نے صرف حج کیا تھا یا قران کیا تھا یا تمتع۔ محققین اسی طرف ہیں کہ آپ نے قران کیا تھا جیسا کہ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں ہم نے لکھا ہے۔

سے ابوہالہ کے ایک بیٹے نے جو حضرت خدیجہ کا شوہر تھا اس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علیؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے رسول اللہؐ کا حلیہ پوچھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی بات آپ کے حلیہ میں ایسی بیان کریں جس سے مجھے تعلق ہو (یعنی وہ بات مجھ میں ہو) تو انہوں کہا کہ رسول اللہؐ **فخما مفخما**[1] (یعنی حسین و جمیل اور رعب والے تھے چہرے میں جس قدر اعضا ہوتے ہیں سب کامل تھے ان میں نہ بھدا پن تھا اور نہ کمی چہرہ (مبارک آپ کا ایسا چمکتا تھا جیسے شب بدر میں ماہتاب قد آپ کا بہ نسبت میانہ قد کے دراز تھا اور مشذب سے پست تھا (مشذب کے معنی بہت دراز چیز جس میں عرض طول کے مناسب نہ ہو اور اصل میں مشذب چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں جب کہ اس پر سے اس کا پوست اتار لیا جائے کیونکہ بعد پوست اتر جانے کے وہ طول میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کا طول آپ کے عرض کے مناسب تھا) آپ عظیم الہامۃ یعنی سر مبارک آپ کا بالکل گول تھا بال آپ کے رَجِل تھے یعنی گھنگریالے بالوں کے بین بین تھے کہ اگر آپ کا عقیصہ کھلتا تھا تو وہ جدا جدا ہو جاتا تھا ورنہ نہیں (یعنی اگر نہ کھلتا تھا تو بندھا ہوا رہتا تھا بہت پیچ دار بال نہ تھے کہ ان کی بندش دشوار ہوتی ہو عقیصہ بالوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جو سر کے پیچھے ہوتا ہے (یعنی جوڑا) مطلب یہ ہے کہ آپ کے بال بعد اس کے کہ آپ ان کو یکجا کر کے جوڑا بنالیں جب کھلتے تھے تو (بآسانی) جدا جدا ہو جاتے تھے اور ہر بال اپنے مقام پر آجاتا تھا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ بات (یعنی جوڑے کی بندش) اول اسلام میں تھی بعد اس کے آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا تھا آپ کے بال آپ کے کانوں کی لو سے نیچے ہو جاتے تھے جب آپ ان کو بڑھا لیتے تھے ورنہ لو کے برابر) رنگ آپ کا ازہر تھا ازہر کے معنی روشن سپید چمکدار اور ایک دوسری حدیث میں (بجائے ازہر کے) سپید مائل بہ سرخی آیا ہے اور یہ کچھ اختلاف نہیں ہے جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا دھوپ میں رہتا تھا وہ مائل بہ سرخی تھا اور جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا نہ رہتا تھا وہ سپید چمکدار تھا کشادہ پیشانی تھے ازج الحواجب فی غیر قرن تھے (یعنی آپ کی دونوں ابرو لانبی اور گھنی تھیں ملی ہوئی نہ تھیں یعنی درمیان میں ناک کے اوپر ایک نہیں ہوگی تھیں بلکہ آپ ابلج تھے ابلج کے معنی دونوں ابروؤں کے درمیان میں سپیدی (یعنی آپ کی دونوں ابروں کے درمیان میں سپیدی تھی) حواجب کو جمع اس لئے لائے کہ دو اور دو سے زیادہ کا شمار جمع میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **کنا لحکمھم شاھدین** (ہم ان کے حکم کو ملاحظہ کر رہے تھے ہم ضمیر جمع ہے حالانکہ اس سے) مراد داؤد اور سلیمان ہیں اور اس کی مثالیں بہت ہیں دونوں ابروؤں کے درمیان میں ایک رگ تھی کہ غصہ اسے ابھار دیتا تھا یعنی جب کبھی آپ کو غصہ آتا تھا تو وہ رگ خون سے بھر جاتی تھی اور ابھر آتی تھی اقنی العرنین تھے (عرنین کے معنی ناک اور قنا کے معنی ناک کی درازی اور نرمہ بنی کا پتلا ہونا (یعنی آپ کی ناک لانبی تھی اور نرمہ بنی سبک اور پتلا تھا) اس پر ہر وقت ایک نور رہتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھے وہ آپ کو اشم سمجھتا تھا (اشم وہ شخص جس کی ناک پتلی اور بلند ہو مطلب یہ کہ آپ کے ناک کی بلندی حد سے زیادہ نہ تھی ڈاڑھی آپ کی گھنی تھی سہل الخدین تھے یعنی آپ کے رخساروں میں پھولا پن اور بلندی نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے رخسارے لانبے تھے ضلیع الفم تھے یعنی منہ کا دہانہ چوڑا نہ تھا عرب کے لوگ اس کو حسن سمجھتے تھے مفلج الاسنان تھے یعنی دانت آپ کے علیحدہ علیحدہ تھے (ایک کے اوپر ایک نہ تھا) دقیق المسربہ

---

[1] مصنف نے اس مقام پر یہ کیا ہے کہ پہلے پوری حدیث جس میں حلیہ شریف کا بیان ہے لکھ دی ہے اس کے بعد جو الفاظ غریبہ اس حدیث میں آئے ہیں ان کی تفسیر کی ہے ہم نے بخیال آسانی واختصار اس تفسیر کو ہر لفظ کے (اس قسم کے دو خطوں کے درمیان میں نقل کر دیا ہے)۔

تھے مسر۔ یہ وہ بال جو گردن سے ناف تک ہوتے ہیں (یعنی آپ کی گردن سے لے کے ناف تک ایک باریک خط تھا) آپ کی گردن چاندی کی طرح صاف تھی آپ معتدل الخلق تھے یعنی ہر چیز آپ کے بدن کی حسن اور کمال کے مناسب تھی آپ بادن تھے یعنی تمام اعضاء پر گوشت بھرا ہوا تھا متماسک تھے یعنی گوشت آپ کا ڈھیلا نہ تھا آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھا یعنی آپ کا پیٹ ابھرا ہوا نہ تھا آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں کچھ فصل تھا (یعنی سینہ آپ کا چوڑا تھا) کرادیس آپ کی بہت فربہ تھیں کرادیس ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں جیسے گھٹنے اور کہنیاں وغیرہ جو بدن آپ کا لباس میں پوشیدہ رہتا تھا اور کبھی کبھی آپ اس کو کھولتے تھے وہ بہت روشن تھا آپ کے گردن اور ناف کے درمیان بالوں کا ایک خط سا چلا گیا تھا اس کے علاوہ پستانوں پر اور پیٹ پر بال نہ تھے ہاتھوں پر کہنیوں تک اور شانوں پر اور سینے کے اوپر والے حصہ میں بال تھے۔ بہت کشادہ دست تھے کنایہ ہے سخی اور کریم ہونے سے ہتھیلیاں اور تلوے بھرے تھے ہاتھ پیر آپ کے لانبے تھے خمصان الاخمصین تھے اخمص تلوے کے بیچ والے حصے کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ آپ کے تلوے کا درمیانی حصہ زمین سے اٹھا رہتا تھا مسیح القدمین تھے۔

یعنی آپ کے پیروں کی پشت چکنی تھی پانی ان پر نہ ٹھہرتا تھا جب آپ چلتے تھے تو قلعا چلتے تھے قلعا اگر بفتح قاف پڑھا جائے تو مصدر ہوگا اسم فاعل کے معنی میں یعنی آپ اپنے پیر کو زمین سے اٹھا کے چلتے تھے اور بعض اہل لغت نے بضم قاف کہا ہے اور ابو عبید ہروی کا بیان ہے کہ انہوں نے ازہری کے ہاتھ کا لکھا ہوا بفتح قاف وکسر لام دیکھا معنی ہر صورت میں وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے اور (وہ یہ کہ جیسا بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر زمین پر گھسلاتے ہوئے نہ چلتے تھے۔ چلتے وقت آپ قدم بڑھا بڑھا کے رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے (دوڑتے نہ تھے) تیز رو تھے اور باوجودیکہ ہڑ ہڑ کے چلتے تھے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے تھے پھر بھی اوروں سے آگے نکل جاتے تھے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ آہستہ آہستہ چلتے تھے اور آپ کے صحابہ تیزی کے ساتھ چلتے تھے پھر بھی وہ آپ کو نہ پاتے تھے جب آپ چلتے تھے (تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں اور جب آپ (کسی طرف) ملتفت ہوتے تھے پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے نیچی نظر رکھا کرتے تھے آپ کی نظر زمین پر زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آپ کی نظر کے آسمان کی طرف اکثر آپ کا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا۔ آپ اپنے صحابہ کو اپنے آگے چلایا کرتے تھے جو شخص آپ سے ملتا تھا پہلے آپ اسے سلام کرتے تھے۔

ابو سعید کہتے ہیں ہم سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے اور علی بن حجر نے اور ابو جعفر محمد بن حسین نے جو ابو حلیمہ کے بیٹے ہیں بیان کیا ان سب لوگوں کی روایت کا مضمون واحد تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے غفرہ کے مولیٰ عمر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد نے جو حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد میں سے یعنی ان کے پوتے تھے بیان کیا کہ حضرت علیؓ جب رسول اللہؐ کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ رسول اللہ نہ بہت لانبے تھے نہ بہت پستہ قد بلکہ باعتبار سب لوگوں کے آپ کا قد متوسط تھا بال آپ کے نہ زیادہ پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھونگھر والے کچھ سیدھے تھے آپ نہ مطہم تھے نہ مکلثم (مطہم کے معنی بہت فربہ مکلثم کے معنی گول چہرہ والا اور بعض لوگ کہتے ہیں مکلثم اور سہل الخدین کا یہ مطلب ہے کہ آپ کا چہرہ نہ بہت لمبا تھا نہ بہت گول بلکہ بین بین تھا یہی زیادہ عمدہ ہوتا ہے آپ کا چہرہ

گول تھا سپید مائل بہ سرخی آنکھیں آپ کی بڑی بڑی اور پتلی سیاہ تھی ابروئیں آپ کی لانبی اور خوب گھنی تھیں سب ہڈیوں کے جوڑ اور خاص کر شانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک باریک خط سا بالوں کا آپ کے سینہ پر ناف تک تھا آپ کی ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے تھے جب آپ چلتے تھے پیر اٹھا کے چلتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب آپ کسی طرف ملتفت ہوتے تھے تو پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے آپ کا دل سب سے زیادہ جری تھا آپ سب سے زیادہ راست گفتار تھے اور سب سے زیادہ منکسر المزاج اور سب سے زیادہ خلیق تھے باوجود اس کے آپ کے رعب کی یہ کیفیت تھی کہ دفعۃً جو شخص آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو آپ کو پہلے سے جانتا تھا اور آپ سے ملتا تھا وہ آپ کو دوست رکھتا تھا آپ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے میں نے نہ آپ سے پہلے آپ کا مثل دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو الطیب طلحہ بن ابی منصور ابی حسین بن صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو ذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابو الشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن اسمٰعیل ہباری نے اپنی کتاب سے روایت کر کے بیان کیا اور نیز ابو الشیخ کہتے تھے کہ ہم سے اسحاق بن جمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں یعنی عبید بن اسماعیل اور سفیان بن وکیع کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر عجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص نے جو ابو ہالہ کی اولاد میں سے تھے حضرت خدیجہؓ کے شوہر ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں (ہند بن ابی ہالہ) سے نبی ؐ کے گھر میں تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ آپ کا اپنے لئے تشریف لے جانا ماذون تھا (یعنی آپ کو اس کی اجازت تھی) پس جب آپ اپنے مکان تشریف لے جاتے تو اپنے وقت کے تین حصے کر دیتے تھے ایک حصہ اللہ عزوجل (کے کاموں) کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر آپ اپنا حصہ اپنے صحابہ کے درمیان میں تقسیم کر دیتے تھے اس وقت کو آپ عام لوگوں کے حوالے کر دیتے تھے بذریعہ خاص لوگوں کے (یعنی خاص لوگ آپ کے پاس جاتے تھے اور وہ آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے پھر وہ اس فائدے کو عام لوگوں تک پہنچاتے تھے اسی لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ تم میں سے اہل عقل و خرد ہوں وہ میرے قریب رہا کریں) یہ حصہ جو تمام لوگوں کے لئے وقف ہوتا تھا اس میں آپ کی یہ عادت تھی کہ بزرگوں کو بقدر ان کی بزرگی کے ترجیح دیا کرتے تھے پھر ان میں سے بعض لوگوں کو ایک حاجت ہوتی تھی بعض کو دو حاجتیں بعض کو بہت سی حاجتیں پس آپ ان کے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے اور نیز ایسے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے جو ان کی اور تمام امت کی اصلاح کریں از قسم مسائل اور ان باتوں کی تعلیم کے جو ان کو مفید ہوں اور آپ (اکثر) فرمایا کرتے تھے کہ حاضر کو چاہئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے جو شخص خود اپنی حاجت مجھ تک نہ پہنچا سکتا ہو تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دو کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ تک ایسے شخص کی حاجت پہنچا دے جو خود اپنی حاجت اس بادشاہ تک نہ پہنچا سکتا ہو قیامت کے دن اللہ اس کو ثابت قدم رکھے گا آپ کے سامنے اسی قسم کے مسائل مذکور ہوتے تھے اور اس کے سوا اور کسی قسم کے مسائل کے ذکر کو آپ پسند نہ فرماتے تھے آپ کے صحابہ آپ کے پاس بھوکے (یعنی علم اور ہدایت کے خواہش مند ہو کے) آتے تھے اور کھا پی کے (اصل معنی تو اس کے یہی ہیں کہ کھانا کھا پی کے جاتے تھے مگر مفسرین نے

اس کو علم اور خیر کے حاصل کرنے پر حمل کیا ہے کیونکہ ذوق کبھی اس معنی میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذاقها الله لباس الجوع والخوف (اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس دیا) مطلب یہ ہے کہ صحابہ جب آپ کے پاس سے اٹھتے تھے تو علم اور خیر حاصل کر چکے ہوتے تھے) اور آپ کے پاس سے رہنما بن کے نکلتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آنحضرتؐ کے باہر تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی کہ آپ وہاں کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ اپنی زبان نہ کھولتے تھے مگر اس بات میں جو آپ کے یا آپ کے صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور اپنے صحابہ سے الفت کی باتیں کیا کرتے تھے (ان سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے) انہیں متنفر نہ کرتے تھے اور ہر قوم کے باعزت آدمی کی آپ عظمت کرتے تھے اور باعزت ہی آدمی کو اس کی قوم پر حاکم بناتے تھے اور آپ (کبھی کبھی) لوگوں سے (اپنی) حفاظت کرتے تھے اور ان سے اپنی نگہداشت فرماتے تھے نہ اس خیال سے کہ ان میں سے کسی کی شرارت یا کج خلقی سے آپ کنارہ کشی کریں (یعنی ہر قسم کے آدمی سے آپ بے تکلف ملتے تھے) اور اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی تھی اس کی تعریف کر دیتے تھے اور اس کی تائید کر دیتے تھے اور جو بات بری ہوتی تھی اس کی برائیاں بیان کر دیتے تھے اور اس کو کمزور کر دیتے تھے تمام کام آپ کے معتدل ہوتے تھے مختلف نہ ہوتے تھے آپ کبھی سستی نہ کرتے تھے اس خوف سے کہ پھر اور لوگ غافل ہو جائیں گے اور سستی کرنے لگیں گے۔ حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے تھے جو لوگ سب سے اچھے ہوتے تھے وہ آپ کے قریب رہا کرتے تھے سب سے افضل آپ کے نزدیک وہ تھے جو مسلمانوں کی خیر خواہی سب سے زیادہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ آپ کے نزدیک وہ لوگ تھے جو مصائب کے برداشت اور دین کی حمایت سب سے عمدہ کرتے (حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آپ کے بیٹھنے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ بغیر ذکر اللہ عزوجل کے نہ بیٹھتے تھے اور نہ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لئے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے (کہ جب بیٹھیں تو وہیں بیٹھیں جیسا کہ امرا اور متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ ممتاز رکھتے ہیں) اور اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے اور جب آپ کچھ لوگوں کے پاس جاتے تو جہاں جگہ ہوتی تھی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا آپ حکم دیا کرتے تھے اور اپنے تمام ہمنشینوں سے اس کے موافق برتاؤ کرتے ایسا کہ آپ کے ہمنشینوں میں سے کوئی شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول اللہؐ کے ہاں کسی کی عزت ہے جو شخص آپ کے پاس بیٹھتا تھا یا کسی اپنی ضرورت سے آپ کی خدمت میں آتا تو آپ اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود لوٹ جاتا (آپ بمقتضائے خلق کبھی اپنی طرف سے اٹھنے میں سبقت نہ فرماتے تھے) اور جو شخص آپ سے کسی حاجت کا سوال کرتا تو وہ اس حاجت کو لے کے ہی جاتا یا کوئی عمدہ بات سن کے جاتا (یعنی اگر آپ کے پاس نہ ہوتا تو آپ بہت شیریں زباں سے اس پر اپنی معذوری ظاہر فرما دیتے) تمام لوگوں پر آپ کا خلق عام تھا آپ ان کے باپ ہو گئے تھے اور وہ سب آپ کے ہاں برابر حق رکھتے تھے۔ آپ کی مجلس حلم اور حیا اور صبر اور امانت اور سچائی کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ ہوتی تھیں نہ حرام باتیں مذکور ہوتی تھیں نہ وہاں [1] کی لغزشیں کہیں

---

[1] یعنی جو خطائیں اور لوگوں سے ہو جاتی تھیں ان کا چرچا وہاں سے باہر جا کے نہ کیا جاتا تھا اور جس سے وہ خطا صادر ہوئی ہوتی تھی اس کو عار نہ دلایا جاتا تھا بلکہ اس مجلس میں حضرت اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔

باہر بیان کی جاتی تھیں
سب لوگ بحالت اعتدال رہتے تھے باہم ایک دوسرے کو پرہیزگاری کی ترغیب دیتے تھے بہت تواضع سے رہتے تھے وہاں لوگ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹوں کو پیار کرتے تھے اور حاجت مند کو (اپنے اوپر) ترجیح دیتے تھے اور مسافر کی نگہداشت کرتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ حضرت کا اپنے ہم نشینوں کے ساتھ برتاؤ میں کیا حالت تھی میرے اماموں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتے تھے خوش خلق نرم دل تھے۔ بدخلق اور سخت گو نہ تھے بازاروں میں بلند آواز سے بات نہ کرتے تھے۔ فحش کلام نہ کرتے تھے کسی کا عیب نہ بیان کرتے تھے نہ کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرتے تھے جو باتیں آپ کو مرغوب نہ ہوتی تھیں ان سے تغافل کرتے تھے نہ آپ سے کوئی مایوس ہوتا تھا اور نہ آپ (کے دیدار) سے کوئی سیر ہوتا تھا آپ نے اپنی ذات کو تین باتوں سے علیحدہ رکھا تھا۔ جھگڑے سے، بہت کلام کرنے سے اور ان باتوں سے جو فضول ہوں اور لوگوں کے متعلق تین قسم کی باتیں آپ نہ کرتے تھے کسی کی برائی نہ کرتے تھے کسی کو عار نہ دلاتے تھے اور وہی باتیں کرتے تھے جن کے ثواب کی امید ہوتی تھی جب آپ کلام کرتے تھے تو آپ کے صحابہ سر جھکا لیتے تھے (اور اس طرح بے حس و حرکت ہو کے آپ کے کلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے کہ) گویا ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے (کہ سر ہلنے سے وہ اڑ جائے گا) اور جب آپ سکوت کرتے تھے تو وہ لوگ بولتے تھے اور بات کرنے میں آپ کے سامنے باہم نزاع نہ کرتے تھے جب کوئی شخص بات کرنے لگتا تو اور لوگ چپ ہو کے اس کی بات سنتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی بات ختم کر دیتا ان سب کی بات آپ کے سامنے ان میں سے پہلے کی بات (سے موافق) ہوتی تھی (یعنی سب باہم طے کر کے اور کسی ایک بات پر اتفاق کر کے حضرت کے سامنے عرض کرتے تھے تاکہ حضرت کا وقت عزیز ضائع نہ ہو اور آپ کی طبع گرامی اختلافات کو دیکھ کر ملول نہ ہو یہ اکثری بات تھی نہ کلی) اور لوگ جس بات میں ہنستے تھے حضرت بھی اس بات میں ہنستے تھے اور جس بات میں اوروں کو تعجب آتا تھا آپ کو بھی تعجب آتا تھا (یعنی ہر بات میں آپ اپنے اصحاب کی موافقت کرتے تھے مسافر کی سخت کلامی اور اس کے (بے ادبی کے) سوالات پر آپ صبر کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ ایسے لوگوں کو نکال دینا چاہتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ جب تم کسی صاحب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت طلب کر رہا ہے تو اس کی مدد کرو (نہ یہ کہ اس سے سختی کرو) اور آپ اپنی تعریف اس شخص سے پسند فرماتے تھے جو ٹھیک تعریف کرے (مبالغہ بالکل نہ کرے) اور کبھی آپ کسی کی بات نہ کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ حد (شریعت) سے نکل جائے تو آپ اسے منع کر کے کاٹ دیتے تھے یا اٹھ جاتے تھے (حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ رسول اللہ ؐ کے سکوت کی کیا حالت تھی انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ کا سکوت چار وجہ سے ہوتا تھا یا تو بردباری کے سبب سے یا خوف کے سبب سے یا اندازہ کرنے کے سبب سے یا کسی فکر کے باعث سے آپ کا اندازہ کرنا صرف لوگوں کے حالات کے دیکھنے اور سننے میں ہوتا تھا اور آپ کی فکر اس کے متعلق ہوتی تھی کہ کون چیز باقی رہے گی اور کون فنا ہو جائے گی اور آپ کو خوف چار[1] باتوں

---

[1] ان چاروں باتوں میں خوف کی وجہ ظاہر ہے اچھی بات کے کرنے میں خوف اس امر کا ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں پر وہ شاق ہو اور وہ آپ کی اقتدا نہ کرنے کے جرم میں مبتلا ہو جائیں بری بات کے ترک میں بھی یہی خوف ہوتا شاید لوگ اقتدا نہ کر سکیں اور تجویز چونکہ آپ اپنی رائے سے کرتے تھے لہٰذا اس میں یہ بھی خوف ہوتا ہوگا کہ کہیں خلاف مرضی الٰہی نہ ہو کیونکہ اجتہادی خطاؤں سے انبیا معصوم نہیں رکھے گئے۔۱۲

میں ہوتا تھا اچھی بات کے کرنے میں تاکہ لوگ اس پر عمل کریں اور بری بات کے چھوڑ دینے میں تاکہ لوگ اس سے باز آ جائیں اور امت کی اصلاح کے متعلق امور کے تجویز میں اور ان امور کے رائج کرنے میں جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں

آنحضرتؐ کے بعض اخلاق اور معجزات

رسول اللہؐ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ آپ کے دونوں پیروں میں (ورم آ کے) شگاف پڑ گیا تھا اور آپ سب سے زیادہ پرہیز گار تھے اکثر اوقات آپ کو کوئی ایسی چیز نہ ملتی تھی جو آپ کھا لیتے آپ کا فرش چھوہارے کی چھال سے بھرا[1] ہوا تھا اور اکثر آپ کی چادر بالوں کی (بنی ہوئی ہوتی) تھی (یعنی آپ کمل اوڑھا کرتے تھے) اور آپ سب لوگوں سے زیادہ بردبار تھے (خطا کو) معاف کر دینا اور پردہ پوشی کرنا آپ پسند فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ اس کا حکم دیتے تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کے پاس (ایک دن) چھ اشرفیاں تھیں چار تو آپ نے خرچ کر ڈالیں اور دو باقی رہ گئیں ان کی وجہ سے آپ کو نیند نہ آتی تھیں نیند نہ آنے کا سبب میں نے پوچھا تو آپ نے یہی سبب بیان کیا حضرت عائشہؓ (کہتی ہیں میں) نے عرض کیا کہ جب صبح ہو جائے تو آپ انہیں ان کے مستحقین کو دے دیجئے گا آپؐ نے فرمایا کہ صبح (تک زندہ رہنے) کی کون مجھے سے ضمانت کر سکتا ہے پھر آپؐ ہی نے فرمایا کہ اس کی کوئی ضمانت نہیں کر سکتا۔

اور آپ سب سے زیادہ شجاع تھے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ (کی آگ) خوب بھڑکتی تھی تو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ پناہ لیتے تھے آپ ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب رہتے تھے اور باوجود اپنی شرافت اور بلند مرتبہ ہونے کے بہت ہی منکسر تھے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی اور اپنے کام کے لئے جہاں چاہتی تھی آپ کو بے تکلف لے جاتی تھی اور آپ اس کے ہمراہ بے عذر چلے جاتے تھے پھر آپ اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی لوٹتی اور جب آپ کو کوئی شخص پکارتا تو آپ فرماتے کہ میں حاضر ہوں اور آپ اکثر ساکت رہتے تھے ہنسی آپ کی صرف تبسم (کے ساتھ) ہوتی تھی (قہقہہ سے کبھی آپ نہ ہنستے تھے) اور آپ کے صحابہ جب باتیں کرنے لگتے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ (باتوں میں) مصروف ہو جاتے تھے وہ اگر دنیا[2] کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ساتھ دنیا کا ذکر کرنے لگتے تھے اور وہ اگر آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ہمراہ آخرت کا ذکر کرتے اور آپ فحش گو نہ تھے اور برائی کا جواب برائی کے ساتھ نہ دیتے تھے بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ کو جب (کبھی اللہ کی طرف سے) دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تھا تو جو بات ان میں آسان ہوتی تھی اسی کو آپ اختیار[3] فرماتے تھے بشرطیکہ وہ بات گناہ کی یا قطع رحم کی نہ ہوتی (یعنی اس سے کوئی اللہ کی یا مخلوق کی

---

[1] جس طرح ہمارے یہاں فرشوں میں نرمی کے لئے روئی بھر دیتے ہیں اس طرح چھوہارے کی چھال چمڑے کے اندر بھر دیتے تھے۔

[2] یعنی دنیاوی امور کے متعلق بھی آپ ان کی اصلاح و ترقی کی فکر رکھتے تھے اگرچہ دنیاوی ذکر بھی آپ کی زبان وحی ترجمان سے دینی حیثیت حاصل کر کے نکلتا تھا۔

[3] یہ محض امت کے خیال سے یہی مطلب ہے الدین یسر یعنی دین آسان ہے۔

حق تلفی نہ ہوتی ہو) اگر گناہ کی بات ہوتی تھی تو آپ اس سے بہت دور رہتے تھے اور کبھی آپ نے کسی عورت کو یا کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جہاد میں اور حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ؐ کی خدمت کی مگر آپ نے نہ کبھی مجھے کوئی سخت کلمہ کہا نہ مجھے مارا نہ مجھے جھڑکا نہ کبھی آپ مجھ سے ترش رو نہ ہوئے اور جب کبھی آپ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا اور میں نے اس کی تعمیل میں دیر کی تو آپ نے مجھ پر غصہ نہیں کیا اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی غصہ ہوتا تو آپ فرماتے تھے کہ اس پر غصہ نہ کرو کیونکہ اگر قادر ہوتا تو (جلد تعمیل) کر دیتا۔

اور آپ سب سے زیادہ مہربان تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ (اپنے) کپڑے سمیٹ کے جھاڑو دے دیا کرتے تھے اور جوتی ٹانک لیا کرتے تھے اپنے خادم کی طرف سے جب وہ تھک جاتا تھا آٹا پیس دیا کرتے تھے صرف اسی قدر (آپ کے اخلاق کا بیان کر دینا یہاں) کافی ہے اور ہم نے بغرض اختصار ان کی سندیں چھوڑ دیں ہیں۔

اور آپ کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ (تحریر یا تقریر میں) ان کا احاطہ کر لیا جائے منجملہ ان کے آپ کا خبر دینا قریش کے قافلے کی جس شب کو کہ آپ کو معراج ہوئی کہ وہ فلاں وقت میں آ جائے گا اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ نے بدر میں کفار قریش کے قتل ہونے اور ان کے مقامات کی (کہ فلاں فلاں جگہ مقتول ہو گا فلاں فلاں جگہ) خبر دی اور ویسا ہی ہوا۔

اور جب آپ نے منبر بنوایا تو وہ ستون جس کے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے بآواز رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اسے لپٹا لیا تو وہ چپ گیا۔ اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے کئی مرتبہ پانی نے جوش کیا اور آپ کو تھوڑے سے کھانے میں برکت دی گئی یہاں تک اس سے بہت لوگ کھا لیتے تھے اور ایسا آپ نے کئی مرتبہ کیا۔

اور ایک مرتبہ آپ نے ایک درخت کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا چنانچہ وہ آ گیا اور آپ نے اسے پھر اپنی جگہ واپس جانے کا حکم دیا تو واپس چلا گیا اور (ایک مرتبہ) کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھی۔

اور منجملہ ان کے وہ غیب کی باتیں ہیں جن کی آپ نے خبر دی اور وہ بعد آپ کے جیسا آپ نے فرمایا ظہور میں آئیں جیسا کہ آپ نے اپنے دین کے (تمام اطراف عالم میں) پھیلنے کی خبر دی اور فتح (ملک) شام اور (ملک) مصر اور بلاد فارس کی (آپ نے خبر دی) اور خلفا کے شمار کی (آپ نے خبر دی) اور یہ کہ بعد ان (خلفائے راشدین) کے بادشاہت ہو جائے گی۔ خلافت نبوت نہ رہے گی۔

اور آپ کے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ خلیفہ ہوں اور حضرت عثمانؓ کی بابت یہ فرمانا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے اس مصیبت کے بدلے میں جو انہیں پیش آئے گی (چنانچہ وہ مصیبت ان پر واقع ہوئی) اور حضرت عثمانؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ تمہیں ایک لباس (مراد لباس خلافت) پہنانے والا ہے پس اگر لوگ تم سے اس لباس کو اتارنا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم وہ لباس نہ اتارنا۔

اور حضرت علیؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ (ایک دن) تمہارے اس پر یعنی تمہارے سر پر زخم لگایا جائے اور یہ یعنی تمہاری ڈاڑھی (خون سے) رنگین ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور آپ کا اپنی صاحبزادی کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی نسبت فرمانا کہ اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے

گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ (چنانچہ ان کی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں یعنی اہل شام و اہل حجاز کے درمیان میں صلح ہوگئی جبکہ انہوں نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی)

اور آپ کا حضرت عمار کی نسبت فرمانا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اور آپ کا علامتوں کو بیان کر کے مختار اور حجاج وغیرہ بیشمار امور کی طرف اشارہ کرنا۔

اور آپ کی ولادت کے وقت جو معجزات ظاہر ہوئے منجملہ ان کے واقعہ فیل ہے اور یہ ایک اتفاقی[1] بات ہے اور کسریٰ کے محل کا ہل جانا اور اہل کتاب کا آپ کے ظہور سے پہلے آپ کی نبوت کی خبر دینا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کو ہم طول نہیں دیتے کیونکہ اسی قدر کافی ہیں (اور سب سے بڑا اور دائمی معجزہ آپ کا قرآن مجید ہے)

آپ کے لباس اور ہتھیاروں اور آپ کے جانوروں کا ذکر

رسول اللہ ﷺ اپنی ہر چیز کا نام رکھ دیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا اور آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی[2] ٹوپیاں پہنا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک چادر تھی اس کا نام فتح تھا۔

آپ کے پاس کئی تلواریں تھیں منجملہ ان کے ایک تلوار وہ تھی جو آپ نے اپنے والد سے میراث میں پائی تھی اور منجملہ ان کے ذوالفقار اور مخذم اور رسوب اور قضیب (نام نامی تلواریں) تھیں اور آپ کے پاس کئی زرہ تھیں (جن کے نام یہ تھے) ذات الفضول، ذات الوشاح، تیراء، ذات الحواشی، حرنق اور آپ کے پاس دو ٹپکے تھے خوش رنگ چمڑے کے ان میں تین حلقہ چاندی کے تھے (عربی لفظ "مِنْطَقَة" کا ترجمہ ہے۔ عام زبان میں اس کو کمر بند کہا جا سکتا ہے۔ یہ "منطقہ" دو نہ تھے بلکہ ایک تھا۔ محمد احمد) اور آپ کے نیزہ کا نام مثویٰ تھا اور آپ کے حربے کا نام عنزہ تھا اور عنزہ اس چھوٹے نیزہ کو کہتے ہیں جو اس لاٹھی کے مشابہ ہوتا ہے جس کے نیچے لوہے کی نوک دار شام لگی ہو یہ حربہ عید میں آپ ہمراہ کے جایا کرتا تھا اور آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا آپ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے اور آپ کے پاس ایک بڑا حربہ تھا جس کا نام بیضاء تھا اور آپ کے پاس ایک ڈنڈا تھا گز بھر کا لانبا اور آپ کے پاس ایک خمدار لاٹھی تھی جس کا نام عرجون تھا اور آپ کی کمان کا نام کتوم تھا اور آپ کے ترکش کا نام کافور تھا اور آپ کے تیر کا نام موتصلہ تھا اور آپ کی ڈھال کا نام زلوق تھا اور آپ کے خود کا نام ذوالسبوع تھا اور آپ کے پاس کئی گھوڑے تھے (ایک کا نام تھا) مرتجز اور یہ سپید تھا اسے آپ نے ایک اعرابی سے مول لیا تھا اور اسی پر سوار ہو کر آپ خزیمہ بن ثابت کے مقابلہ میں گئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ کوئی اور گھوڑا تھا واللہ اعلم اور (ایک کا نام تھا) ذوالعقال اور (ایک کا نام تھا) سَکْب اور یہ سیاہ رنگ کا تھا (اور ایک کا نام تھا) شحاء اور (ایک کا نام تھا) بحر اور یہ کُمَیْت تھا اور (ایک کا نام تھا) لحیف یہ ربیعہ بن ملاعب الاسنہ نے آپ کو ہدیۃً میں دیا تھا اور (ایک کا نام تھا) لزاز اور یہ مقوقس (شاہ اسکندریہ) نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا اور (ایک کا نام تھا) ظرب اور یہ فروہ جذامی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فروہ نے آپ کو خچر ہدیہ دیا تھا اور آپؐ کے ایک گھوڑے کا نام سبحہ تھا۔ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ اس پر

---

[1] یعنی اس واقعہ کے وقوع پر سب مورخین کا اتفاق ہے اور چونکہ یہ واقعہ از قبیل خرق عادت ہے لہٰذا جس نبی کے وقت میں یا اس کے تعلق والے مقام میں یہ واقعہ ہو اسی کا معجزہ ہے۔

[2] یعنی اونچی دیوار کی ٹوپیاں آپ استعمال نہ فرماتے تھے۔ ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹوپیاں گول ہوتی تھیں۔

گھوڑ دوڑ کی تو وہ آگے نکل گیا اس بات پر آپ خوش ہوئے۔ اور آپ کے پاس ایک خچر تھا اس کا نام دلدل تھا اس کو نبیؐ کے بعد حضرت علیؓ نے لے لیا تھا وہ اس پر سوار ہوا کرتے تھے ان کے بعد حضرت حسنؓ ان کے بعد حضرت حسینؓ ان کے بعد حضرت محمد بن حنفیہ نے اس کو لیا دلدل نے بڑی عمر پائی تھی اور نابینا ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ (کسی کے) مطبخ میں چلا گیا تو کسی نے اس کو تیر[1] مار دیا اور وہ مر گیا

اور آپ کا ایک خچر اور تھا اس کا نام ایلیہ تھا اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور لمبا تھا اس لئے وہ آپ کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا (ایک مرتبہ) آنحضرتؐ سے حضرت علیؓ نے کہا کہ ایسا ہی خچر میں آپ کے لئے تیار کیے دیتا ہوں کیونکہ اس کا باپ گدھا ہے اور اس کی ماں گھوڑی ہے (انہیں دونوں کے جفت کر دینے سے ایسا خچر پیدا ہو سکتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ حضرت جو اس قدر اس سے خوش ہیں تو یہ کوئی نایاب چیز نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ گدھے سے گھوڑی کو جفت کریں اور آپ کے پاس ایک گدھا تھا سبز رنگ کا اس کا نام عفیر تھا اور بعض لوگ کہتے کہ یعفور اور آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا اور ایک دوسری اونٹنی تھی جس کا نام قصواء تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی اونٹنی کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں وہ دو اونٹنی تھی اور آپ کی ایک بکری تھی کہ جس کا نام غوثہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں غیثہ اور ایک بکری اور تھی جس کا نام یمن تھا اور آپ کے پاس دو پیالے تھے ان میں سے ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مضبب تھا اور آپ کے پاس پتھر کی ایک لگن تھی جس کو مخضب کہتے ہیں اس سے وضو کیا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک طشت پیتل کا تھا اور آپ کے پاس ایک آبخورہ تھا جس کا نام صادر تھا اور آپ کے پاس ایک خیمہ تھا جس کا نام زکی تھا اور آپ کے پاس ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا اور ایک مقراض تھی جس کا نام جامع تھا اور آپ کے پاس ایک سوناشوحط (ایک پہاڑی درخت جس کی لکڑی کی کمانیں بنتی تھیں) کا تھا جس کا نام مشوق تھا اور ایک جوتی تھی جس کا نام فراء تھا۔

یہ تمام نام ہیں یا صفات یا بغرض فال نیک نام رکھے گئے تھے (بہر حال ان کے معانی حسب ذیل ہیں قضیب جو تلواروں کے نام میں سے ایک نام ہے بروزن فعیل بمعنی فاعل یعنی جس پر پڑتی تھی اسے کاٹ دیتی تھی اور ذوالفقار تلوار کا نام اس سبب سے رکھا گیا کہ اس کی پشت پر چند نشان بہت خوبصورت تھے اور بتراء زرہ کا نام چھوٹے ہونے کے سبب سے رکھا گیا تھا اور ذات الفضول بھی زرہ کا نام اس کے لمبا ہونے کے سبب مرتجز (گھوڑے کا نام) بوجہ اس کی خوش آوازی کے رکھا گیا اور عقال ایک مرض ہے جو جانوروں کے پیر میں ہوا کرتا ہے اس کا قاف مشدد بھی پڑھا جاتا ہے اور مخفف بھی اور سکب (کی نسبت لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ کس گھوڑے کا نام تھا) بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ گھوڑا تھا جس کو رسول اللہؐ نے فزاری سے خرید اتھا اور سب سے پہلا جہاد آپ کا اس گھوڑے پر جنگ احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فزاری سے جو رسول اللہ نے مول لیا تھا دس اوقیہ کے عوض میں وہ مرتجز تھا اور سکب کے معنی تیز رو اور اسی طرح بحر (کے معنی بھی تیز رو) اور یہ ابوطلحہ انصاری کا گھوڑا تھا (انہوں نے ہدیۃً آپ کو دے دیا تھا) اور

[1] مجھے معلوم نہیں کہ کس نے مارا اور کیوں مارا بظاہر تو یہ فعل بہت برا معلوم ہوتا ہے جو مبارک سواری ایسے مقدس حضرات سے مشرف ہوئی ہو اس کو اس طرح مار ڈالنا عجب سنگدلی بلکہ بے ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے مگر قاتل کا نام اور اصل سبب معلوم ہو تو کچھ کہا جا سکتا ہے غالباً مروانیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہو اس زمانے میں انہیں کا غلبہ تھا واللہ اعلم۔

شحاء اگر صحیح ہے تو اس کے معنی تیز قدم اور لحیف بروزن فعیل بمعنی فاعل (یعنی لپیٹنے والا) وہ اپنی دم سے زمین کو مس کرتا ہوا چلتا تھا بوجہ اس کی درازی کے اور لزاز (مشتق ہے) لز سے اور اس کا نام لزاز بوجہ اس کے جفاکش اور محنتی ہونے کے رکھا گیا اور ظرب گھوڑے کا نام اس کے ظرب یعنی بلند زمین سے مشابہ ہونے کے سبب سے رکھا گیا اس تشبیہ سے اسے بوجہ اس کے کلاں قامت اور فربہ ہونے کے نامزد کیا گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بوجہ اس کے ٹاپ کے سخت ہونے کے مثوی (اسم فاعل ہے) (ماخوذ) ثوی سے (یعنی مجرد اس کا ثوی ہے ورنہ مصدر اس کا اثواء ہے جس کے معنی) ٹھہرا دینا یعنی جسے وہ نیزہ مارا جاتا تھا وہ اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا تھا یعنی مر جاتا تھا اور کتوم نام کمان کا اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس کی آواز پست ہوتی تھی جب اس سے تیر پھینکا جاتا تھا اور کافور انگور کے شگوفہ کے غلاف اور چھوہارے کے شگوفہ کے غلاف کو کہتے ہیں ترکش کا نام کافور اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ تیروں کا غلاف تھا (یعنی تیر اس میں رہتے تھے) اور موتصل لغت قریش کی ہے وہ اس میں واو باقی رکھتے ہیں اور قریش کے علاوہ اور لوگ واو کو حذف کر دیتے ہیں اور متصل کہتے ہیں یعنی وہ تیر اپنے نشانے پر پہنچ جاتا تھا اور ذلوق (ڈھال کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ) ہتھیار اس سے پھسل جاتا تھا اور دلدل کا نام دلدل بوجہ اسکی تیز روی کے رکھا گیا اور عفیر تصغیر ہے اعفر کی اور قاعدہ کے موافق تو اعیفر ہونا چاہئے تھا (عفیر کے معنی سپید) اور عضباء وہ اونٹنی جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اونٹنی جس کے کانوں میں سوراخ کیے گئے ہوں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عضبا وہی اونٹنی ہے جس کو رسول اللہ ؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مول لیا تھا اور آپ نے اسی پر (سوار ہو کر) ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور تھی اور قصواء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان دونوں اونٹنیوں میں یہ صفت نہ تھی بلکہ صرف نام رکھ دیا گیا تھا اور آبخورہ کا نام صادر اس وجہ سے رکھا گیا کہ آدمی اس سے سیراب ہو جاتا تھا۔

آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں ذکر ؐ

نبی ؐ کے دس چچا تھے اور پانچ پھوپھیاں آپ کے چچا ایک زبیر تھے اور (ایک) ابوطالب ان کا نام عبد مناف تھا اور (ایک چچا کا نام) عبدالکعبہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے تھے اور (پھوپھی آپ کی) ام حکیم تھی (جن کا نام) بیضاء (تھا) رسول اللہ ؐ کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام (جڑواں) پیدا ہوئی تھیں۔ ان سے کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس نے نکاح کیا تھا اور ان سے عثمان اور عامر بن کریز کی والدہ اروی پیدا ہوئی تھی اور (ایک پھوپھی آپ کی) عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں جن سے ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی نے نکاح کیا تھا اور ان سے ابوامیہ کے دونوں بیٹے زہیر اور عبداللہ پیدا ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرت ام سلمہ زوجہ نبی ؐ کے باپ کی طرف سے بھائی ہیں اور (ایک پھوپھی آپ کی برہ بنت عبدالمطلب ہیں ان سے عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالاسد پیدا ہوئے عبدالاسد کے بعد ان سے ابورہم بن عبدالعزیٰ جو بھائی ہیں حویطب بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود تے جو قبیلہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے نکاح کیا اور ان سے ابوسبرہ پیدا ہوئے اور (ایک پھوپھی آپ کی) امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں جن سے عمیر بن وہب بن عبد بن قصی نے نکاح کیا اور ان سے طلیب بن عمیر پیدا ہوئے اور ان تمام چچاؤں اور پھوپھیوں کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور یہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے سگے بھائی (اور حضرت ؐ کے سگے چچا) تھے اور (ایک چچا آپ کے) حمزہ بن عبدالمطلب تھے (جو اس لقب سے ملقب تھے) شیر خدا اور شیر

رسول اللہ ؐ اور (ایک چچا آپ کے) مقوم اور (ایک چچا آپ کے) حجل تھے اور حجل کا (اصلی) نام مغیرہ تھا اور (ایک پھوپھی آپ کی) صفیہ جن سے حارث بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا اور حارث کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کیا تو ان سے زبیر اور سائب اور عبدالکعبہ پیدا ہوئے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور ان سب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں اور وہ رسول اللہ ؐ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچا زاد بہن ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عباس بن عبدالمطلب تھے ان کی والدہ نتیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک تھیں جو قبیلہ نمر بن قاسط میں سے تھیں اور ایک چچا آپ کے ضرار بن عبدالمطلب ہیں۔ اور وہ اسلام سے پہلے یکا یک انتقال کر چکے تھے ماں ان کی بھی نتیلہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) حارث بن عبدالمطلب ہیں اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد میں سب سے بڑے یہی تھے اور انہیں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب کی کنیت تھی (یعنی ان کی کنیت ابوالحارث تھی) والدہ ان کی صفیہ بنت جندب بن حجیر بن زباب بن حبیب بن سوأۃ بن عمر بن صعصعہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) قثم بن عبدالمطلب ہیں جو بچپن ہی میں انتقال کر چکے والدہ ان کی بھی صفیہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہیں اور انہیں کی کنیت ابولہب تھی اور یہ بڑے سخی تھے یہ کنیت ان کی رکھی تھی بوجہ ان کی خوبصورتی کے (لہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں یعنی ان کا رنگ نہایت روشن اور سرخ وسپید تھا) اور ان کی والدہ لبنیٰ بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر بن حبشیہ ابن سلول خزاعیہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) غیداق بن عبدالمطلب تھے ان کا (اصلی) نام نوفل ہے اور ان کی والدہ ممنعہ بنت عمرو بن مالک بن مؤمل بن سوید بن سعد بن مشنوء بن عبد بن جبتر تھیں جو قبیلہ خزاعہ کی ایک خاتون تھیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قثم اور غیداق ایک ماں کے بیٹے تھے اور حارث کی ماں کے بیٹے نہ تھے۔ آپ کے چچاؤں میں سے سوا حضرت حمزہ اور عباس کے کوئی اسلام نہیں لایا اور آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ تو بالاتفاق اسلام لائیں اور اروی اور عاتکہ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے ناموں میں ذکر کیا ہے۔

آپ کی بی بیوں اور حرموں کا ذکر ؐ

سب سے پہلی خاتون جن سے رسول اللہ ؐ نے نکاح کیا حضرت خدیجہ ؓ ہیں اور ان کی موجودگی میں آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پھر آپ نے ان کے بعد حضرت سودہ ؓ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ امام زہری کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہ ؓ کے نکاح سے پہلے مکہ میں ان سے نکاح کیا تھا اور مکہ ہی میں آپ نے ان سے خلوت فرمائی اور امام زہری کے علاوہ اور لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے پہلے حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کیا تھا ہاں خلوت آپ نے حضرت سودہ ؓ کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے پہلے فرمائی کیونکہ حضرت عائشہ ؓ (اس وقت) صغیرۃ السن تھیں اور آپ نے حضرت عائشہ ؓ بنت ابی بکر (صدیق) سے مکہ میں نکاح کیا اور مدینہ میں سنہ ۲ ہجر میں ان کے ساتھ خلوت فرمائی اور آپ نے حضرت حفصہ ؓ بنت عمر بن خطاب سے شعبان سنہ ۳ ہجرت میں نکاح کیا اور حضرت زینب ؓ بنت خزیمہ ہلالیہ (جن کا لقب بباعث غریب پروری کے) ام المساکین (تھا) سے سنہ ۳ ہجری میں نکاح کیا وہ آپ کی خدمت میں دو مہینے یا تین مہینے رہیں۔ آپ کی بی بیوں میں سے سوا ان کے اور سوا حضرت خدیجہ ؓ کے آپ سے پہلے کسی کا انتقال نہیں ہوا۔ آپ نے حضرت ام سلمہ ؓ بنت ابی امیہ سے شعبان سنہ ۴ھ میں نکاح کیا اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور آپ نے حضرت زینب ؓ بنت جحش اسدیہ سے سنہ ۵ھ میں نکاح کیا اور آپ نے حضرت ام حبیبہ ؓ بنت ابی سفیان سے سنہ ۶ھ میں

نکاح کیا اور آپ نے ان سے خلوت ۷ ہجری میں کی اور آپ نے حضرت جویرہؓ بنت حارث سے سنہ ۶ ھ میں نکاح کیا ۵ ہجری بھی کہا گیا ہے اور آپؐ نے حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ سے ۷ ہجری میں نکاح کیا' اور حضرت صفیہ بنت حیی سے آپؐ نے ۷ ہجری میں نکاح کیا۔ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے تذکرے میں پوری طرح ذکر کیا ہے۔ یہ وہ بیبیاں ہیں جن کے بارے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا اور آپ ان میں سے نو کو چھوڑ گئے تھے اور یہ وہی بی بیاں ہیں جن کو اللہ سبحانہ اختیار[1] دیا تھا مگر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔

اور وہ عورتیں جن سے رسول اللہؐ نے نکاح کیا اور ان سے صحبت نہیں فرمائی یا صرف آپ نے ان کی درخواست کی اور نکاح نہیں کیا یا بعد نکاح کے کسی نے آپ سے پناہ مانگی اور آپ نے اس کو طلاق دے دی ان عورتوں کے بارے میں اور ان کے طلاق دینے کے اسباب میں بہت سخت اختلاف ہے اور ان کے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ منجملہ ان عورتوں کے عالیہ بنت ظبیان ہے اور اسماء بنت نعمان بن جون اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام امیمہ تھا اور وہ عورت جس نے پناہ مانگی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام امیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں فاطمہ بنت ضحاک اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ اور منجملہ ان عورتوں کے غفاریہ ہیں حضرت نے ان میں سپید داغ دیکھا لہٰذا ان کو طلاق دے دی اور منجملہ ان عورتوں کے ام شریک ہیں کہ انہوں نے اپنی ذات نبیؐ کو ہبہ کی تھی (مگر حضرت نے منظور نہیں فرمایا) اور اسماء بنت صلت سلیمہ تھیں اور لیلیٰ بنت خطیمؓ انصاریہ تھیں اور ان سب کا ذکر ان کے ناموں میں ہوا ہے۔

اور جو رہیں آپ کی حرمیں تو منجملہ ان کے حضرت ماریہ قبطیہ ہیں اور وہ آپ کے فرزند حضرت ابراہیم کی والدہ ہیں اور منجملہ ان کے ریحانہ بنت عمرؓ قرظیہ ہیں۔

آپ کی وفات اور آپ کی عمر کا ذکرؐ

ہم سے حسن بن توحن بن نعمان باوری یمنی نے اور احمد بن عثمان نے بیان کیا ان دونوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمار نے اور قتیبہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن عیینہ ہلالی نے زہری سے نقل کر کے

---

[1] اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے:
يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا.
(الاحزاب: ۲۸)
اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو' کہ اگر تم دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔
وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا. (الاحزاب: ۲۹)
اور اگر تم اللہ اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والیاں ہیں ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

بیان کیا وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا سب سے آخری دیدار جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا (وہ اس طرح پر ہوا کہ) دوشنبے کے دن آپ کے حجرے کا پردہ ہٹایا گیا تو میں نے رسول اللہ ؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ ورق مصحف کے مثل (پیارا پیارا) تھا اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور ابوبکرؓ ان کی امامت کرتے رہے اور (بعد اس کے) آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن کے اخیر میں آپ نے وفات پائی۔

ابوعمر (حافظ ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض جس میں آپ نے وفات پائی چہارشنبہ کے دن ۲۹ صفر سنہ ۱۱ ہجری میں حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوا پھر جب آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اٹھ آئے اور دوشنبہ کے دن بوقت چاشت جس وقت کہ آپ مدینہ تشریف لائے تھے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی (حساب کرنے سے معلوم ہوتا کہ دوشنبہ (پیر) ۱۲ ربیع الاول کو بنتا ہی نہیں۔ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ آپ نے مشہور خطبہ حجۃ الوداع دیا ہے۔ اور اس کے بعد صرف تین چاند بنتے ہیں جن کا ہر شخص باآسانی حساب کرسکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیرۃ النبیؐ از علامہ شبلیؒ جلد اول۔ محمد احمد) اور سہ شنبہ کے دن آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ مدفون ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آپ شب چہارشنبہ کو مدفون ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کا علم نہیں ہوا یہاں تک کہ ہم نے پھاوڑوں کے چلنے کی آواز نصف شب میں سنی شب چہارشنبہ کو اور (سب سے پہلے) آپ کی نماز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے اور آپ کے اہل خانہ نے پڑھی بعد اس کے یہ لوگ ہٹ گئے اور مہاجرین آئے انہوں نے آپ کی نماز پڑھی بعد اس کے انصار آئے پھر صحابیہ عورتیں آئیں پھر غلام آئے سب لوگ یکے بعد دیگرے آپ کی نماز پڑھتے رہے کوئی ان کا امام نہ تھا اور آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور فضل بن عباس اور حضرت عباسؓ اور ان کے غلام صالح نے اور شقران نے اور اوس بن خولی انصاری نے غسل دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (بھی) آپ کو غسل دیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے غسل کا کام کرتے تھے اور حضرت عباسؓ اور فضل اور قثم اور اسامہ اور صالح آپ (کے جسم اقدس) پر پانی ڈالتے جاتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کا جو عضو غسل دینے کے لئے اٹھانا چاہتے تھے وہ خود بخود اٹھ جاتا تھا اور ان لوگوں نے (غسل دیتے وقت) آپ کا لباس نہیں اتارا اور آپ کو تین سپید سحولی [1] کپڑوں میں کفن دیا گیا کفن میں کرتہ نہ تھا اور عمامہ نہ تھا اور آپ کی قبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ اور حضرت فضلؓ اور قثم اور شقران اور اسامہ اور اوس بن خولی اترے اور قثم کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے اخیر میں ختم ہوئی (یعنی وہ سب کے بعد قبر سے باہر آئے) یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ سے منقول ہے اور حضرت مغیرہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی انگشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ڈال دی تھی وہ اس کے لینے کے لئے قبر میں اترے لہٰذا ان کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آخر میں ختم ہوئی حالانکہ یہ صحیح [2] نہیں ہے وہ آپ کے دفن میں بھی شریک نہیں تھے چہ جائیکہ ان کی ملازمت سب سے اخیر میں ختم ہوئی ہو اور حضرت علیؓ سے مغیرہ کے اس قول کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے

[1] سحول ایک مقام ہے یمن میں یعنی وہ کپڑے وہاں کے بنے ہوئے تھے۔

[2] یعنی حضرت مغیرہ کا اس امر کا دعویٰ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

فرمایا کہ وہ جھوٹ[1] کہتے ہیں ہم سب سے اخیر میں قثم کی ملازمت آنحضرتؐ سے ختم ہوئی۔ لوگوں نے آپ کے لئے لحد[2] کھود دی تھی اور شقران نے رسول اللہؐ کے نیچے ایک چادر بچھا دی تھی جس پر آپ بیٹھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر (صدیق) نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نبی کو اللہ نے موت دی وہ وہیں مدفون ہوا جہاں اسکی موت آئی لہٰذا آپ کا بستر اٹھایا گیا اور اسی کے نیچے لوگوں نے قبر کھودی اور حضرت ابوطلحہ نے آپ کی قبر میں کچی اینٹیں رکھ دیں اور انہوں نے آپ کی قبر کو مسطح بنایا اور سب لوگوں نے (دفن کرنے کے بعد) قبر پر پانی چھڑک دیا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مدینے میں داخل ہوئے تو آپ کی تشریف آوری سے مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور آپ کی عمر ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۵ پنسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۰ ساٹھ برس اور پہلا قول صحیح ہے۔

اسی قدر (آپ کا ذکر) کافی ہے اور اگر ہم پورے طور پر آپ کے حالات بیان کرنا چاہیں تو کئی مجلد بنیں اور اسی قدر یاد کرنے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہم اس میں طول نہیں دیتے

حرف الہمزۃ۔ باب الہمزۃ مع الالف

ا۔ حضرت آبی اللحمؓ الغفاری

حضرت آبی اللحمؓ الغفاری۔ یہ قبیلہ غفار کے ہیں قدیم الصحبت ہیں یہ عمیر کے غلام ہیں اوپر سے (یعنی ان کے باپ دادا کے وقت سے یہ غلامی چلی آرہی ہے) ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے باوجود اس کے اس امر پر اتفاق کہ وہ قبیلہ غفار سے ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ آبی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار ہے ان کی اولاد میں سے حویرث بن عبداللہ بن آبی اللحم ہیں کلبی نے حویرث کو آبی اللحم کی اولاد میں قرار دیا اور ہثیم کہتے ہیں کہ ان کا نام خلف بن عبدالملک تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن مالک بن عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار تھا۔

اور ان کو آبی اللحم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور وہ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کا گوشت نہ کھاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بالکل گوشت نہ کھاتے تھے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ خیبر میں شریک ہوئے تھے اور ان سے ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی ہے۔

ہم سے ابواسحاق ابراہیم بن محمد مہران نے اور اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابوجعفر عبیداللہ بن علی بن علی بغدادی نے بیان کیا یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم بن ابی سہل کروخی نے اپنی اسناد سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عمیر مولیٰ آبی اللحم سے انہوں نے حضرت آبی اللحم سے نقل کر کے

---

[1] اگر یہ روایت صحیح مان لی جائے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے مغیرہ کے اس قول کو جھوٹ کہا تو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو مغیرہ کا یہ قول صحیح سند سے پہنچا اور بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو صحابہ کا سچا ہونا ہمارے بیاں دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس وقت تک اس کے خلاف کوئی قطعی دلیل اسی درجہ کی نہ ملے ہم اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتے اس کی پوری بحث مع اور نفیس مباحث کے ترجمہ اسد الغابہ کے مقدمہ میں ہم انشاء اللہ لکھیں گے۔

[2] لحد یعنی قبر کو کہتے ہیں۔

خبر دی کہ حضرت آبی اللحم نے نبی ؐ کو (مقام) احجار زیت میں استسقاء[1] کرتے ہوئے دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔ حضرت آبی اللحم جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کو تینوں (یعنی حافظ ابن مندہ اور حافظ ابونعیم اور امام ابن عبدالبر) نے لکھا ہے

۲۔ حضرت ابانؓ بن سعید

حضرت ابانؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اموی کے فرزند ہیں اور ان کی والدہ ہند بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفیہ بنت مغیرہ جو حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھی حضرت ابان اور رسول اللہؐ عبدمناف میں جا کے ملتے ہیں۔

یہ اپنے دونوں بھائیوں خالد اور عمرو کے بعد اسلام لائے اور جب وہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا (ترجمہ اشعار) کاش[2] (مقام) ظریبہ میں (جو) مردہ (مدفون) ہے وہ دیکھتا۔ ان باتوں کو جو عمرو اور خالد دین میں افترا کر رہے ہیں ان دونوں نے عورتوں کی اطاعت کر لی اس لئے یہ دونوں ہمارے جگری دشمنوں کی مدد کرتے تھے۔

حضرت عمرو نے اس کا یہ جواب۔ (ترجمہ اشعار)

میرا بھائی جس کی میں آبروریزی نہیں کرتا اگرچہ وہ اپنی گفتگو سے باز نہیں آتا جب اس پر اس کے بعض معاملات مشتبہ[3] ہو جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ کاش (وہ) مردہ (جو) ظریبہ میں (مدفون ہے) زندہ ہو جاتا (مگر میں اس سے کہتا ہوں کہ) تو اس مردہ (کے ذکر) کو چھوڑ دے جو اپنی راہ چلا گیا اور اس زندہ کے پاس آ جو قابل اتباع ہے ابان کی مراد مردے سے ان کے والد ابواحیحہ سعید بن عاص بن امیہ ہیں جو ظریبہ میں مدفون ہوئے تھے۔ ظریبہ ایک پہاڑ ہے طائف میں۔

(حافظ) ابوعمر بن عبدالبر کہتے ہیں کہ حضرت ابان حدیبیہ اور خیبر کے درمیان میں اسلام لائے اور غزوہ حدیبیہ ۶ھ میں ہوا تھا اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ میں (حافظ) ابونعیم کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو ایک لشکر میں مدینہ سے بھیجا تھا تو ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد رسول اللہؐ کے پاس لوٹ کے آئے اور رسول اللہؐ اس وقت خیبر ہی میں تھے اور ابن مندہ نے کہا کہ پہلے ابان کے بھائی عمرو اسلام لائے اور ابان بن سعید ان کے بعد اسلام لائے تھے پھر یہ دونوں ہجرت کر کے حبش گئے یہ ابن مندہ کا قول تھا حالانکہ یہ متناقض ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ حبش کی طرف ہجرت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے اور ابان (ان

---

۱ استسقاء پانی برسنے کی دعا مانگنا ۱۲

۲ یہ اشعار اس زمانے کے ہیں جس زمانہ میں حضرت ابانؓ دور از حال کافر تھے وہ اپنے نو مسلم بھائیوں کی ان اشعار میں ہجو کرتے ہیں کہ کاش میرے (باپ جو مر چکے ہیں اور ظریبہ میں مدفون ہیں زندہ ہوتے اور) عمرو اور خالد کی افترا پردازیاں (یعنی کہ وہ ایک ہم جیسے بشر کو نبی کہتے ہیں اور بتوں کی پرستش وغیرہ کی ممانعت خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں دیکھتے (تو ان دونوں کو مزا بتاتے) ۱۲

۳ یعنی جب اسے کوئی بات معلوم نہیں ہوتی اس کی عقل وہاں تک رسائی نہیں کرتی مثلاً آنحضرتؐ کا نبی ہونا اس کی فہم و فراست میں نہیں آتا تو وہ اپنے مردہ باپ کو پکارنے لگتا ہے حالانکہ اس زندہ رہبر یعنی حضرت محمدؐ کی پیروی کرنا چاہئے ۱۲

سابقین میں نہیں ہیں اور انہوں نے) حبش کی طرف ہجرت نہیں کی۔
ابان رسول اللہؐ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے ان کے اسلام کا یہ سبب ہوا کہ وہ (حسب عادت ایک مرتبہ) بغرض تجارت شام گئے تو ان کی ایک راہب (نصرانی درویش) سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس راہب سے رسول اللہؐ کی بابت پوچھا کہا کہ میں ایک قریشی آدمی ہوں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں مجھے اللہ نے رسول کیا ہے جس طرح موسیٰ اور عیسیٰ کو کیا تھا راہب نے پوچھا کہ اس شخص کا نام کیا ہے انہوں نے کہا محمد (ﷺ) راہب نے کہا (کہ ایک نبی پیدا ہونے والے) ہیں میں ان کی علامات وصفات تم سے بیان کرتا ہوں چنانچہ اس نے وہ حالت بیان کی جو نبیؐ کی (تھی) اور آپ کا سن اور نسب بیان کیا ابان نے کہا کہ وہ ایسے ہی ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم وہ عرب پر غالب آجائیں گے پھر تمام دنیا پر غالب آجائیں گے اور اس نے ابان سے کہا کہ اس مرد صالح سے میرا اسلام کہنا چنانچہ جب یہ مکہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے نبیؐ کی کیفیت پوچھی اور آپ کے اور آپ کے صحابہ کی نسبت کوئی ناشائستہ کلمہ جیسے پہلے کہتے تھے نہیں کہا اور یہ واقعہ حدیبیہ سے پہلے کا ہے پھر رسول اللہؐ جب حدیبیہ تشریف لے گئے اور وہاں سے لوٹے تو یہ آپ کے ساتھ ہو گئے اور اسلام لے آئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان ہی نے حضرت عثمانؓ (امیر المومنین) کو امن دیا تھا جب کہ انہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن مکہ بھیجا تھا انہوں نے حضرت عثمانؓ کو اپنا گھوڑا سواری کے لئے دیا اور کہا کہ آپ بے خوف وخطر مکہ میں جہاں چاہیں جائیں۔
ہمیں ابو احمد بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن الولید زبیدی سے نقل کر کے خبر دی کہ عبداللہ بن سعید بن عاص نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو مدینہ سے نجد کی طرف ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا چنانچہ (وہ گئے اور) وہ اور ان کے ساتھی رسول اللہؐ کے پاس خیبر میں لوٹ کے آئے بعد اس کے آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور ان لوگوں کی سواریوں کی نکیل چوہارے کی چھالوں کی تھیں ابان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمیں بھی خیبر کی غنیمت میں حصہ دیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان لوگوں کو نہ دیجئے (ان کا خیبر کی غنیمت میں کیا حق ہے) ابان نے (حضرت ابو ہریرہ سے) کہا کہ اے وبر[1] جو ابھی پہاڑ سے اتر کے آیا ہے تو یہ بات کہتا ہے۔
نبیؐ نے (ابان کو ٹال دیا اور) فرمایا کہ اے ابان بیٹھو مگر رسول اللہؐ نے انہیں (خیبر کی غنیمت میں) حصہ نہیں دیا۔ رسول اللہؐ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تھا جب کہ علاء بن حضرمی کو وہاں سے معزول کر دیا چنانچہ وہاں کے حاکم رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کی وفات ہو گئی اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے چاہا کہ انہیں پھر وہاں واپس کریں مگر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے بعد کسی کا کام نہیں کروں گا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی طرف سے یمن کے بعض اضلاع کی حکومت قبول کر لی تھی واللہ اعلم۔ ان کے والد کی کنیت ابو احیحہ تھی ان کا ایک لڑکا تھا احیحہ جو جنگ فجار میں مقتول ہوا اور (ایک بیٹا ان کا) عاص جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا اسے حضرت علی نے قتل کیا تھا اور (دوسرا بیٹا ان کا) عبیدہ بھی جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا

---

[1] وبر ایک جانور کو کہتے ہیں جو قد قامت میں بلی کے مشابہ ہوتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ تم ایک جنگلی پہاڑی آدمی ہو جو تم ان امور کو کیا سمجھ سکتے ہو اور ایسی باتوں میں تم کیوں مشورہ دیتے ہو۔

اسے حضرت زبیر نے قتل کیا تھا اور پانچ بیٹے ان کے اسلام لائے اور ان پانچوں نے رسول اللہ ؐ کی صحبت اٹھائی اور ان میں سے کسی کی اولاد نہیں سوائے عاص بن سعید کے صرف انہیں سے اولاد ہے اور انہیں عاص کی اولاد میں سے ہیں۔ سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ جن کو حضرت معاویہؓ نے مدینہ کا عامل بنایا تھا اور عنقریب اس کا ذکر انشاء اللہ آئے گا اور یہ سعید والد ہیں عمرو اشدق کے جن کو عبدالملک بن مروان نے قتل کیا تھا اور ابان بھی انہیں لوگوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں توقف کیا تھا کہ دیکھیں بنی ہاشم کیا کر رہے ہیں پھر جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت ابان اور عمرو جو دونوں سعید کے بیٹے ہیں جنگ یرموک میں شہید ہوئے مگر کسی اور مورخ نے اس کی موافقت نہیں کی اور جنگ یرموک ملک شام میں پانچویں رجب سنہ ۱۵ ہجری کو حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوئی تھی اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابان جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور یہی قول ہے مصعب کا اور زبیر کا اور اکثر اہل نسب کا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگ مرج الصفر میں دمشق کے پاس شہید ہوئے۔

واقعہ اجنادین جمادی الاولی سنہ ۱۲ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں ان کی وفات سے کچھ پہلے ہوا تھا اور واقعہ مرج الصفر سنہ ۱۴ھ شروع خلافت حضرت عمرؓ میں ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں پہلے واقعہ مرج الصفر ہوا تھا پھر جنگ یرموک ہوئی اس کے بعد اجنادین ہوئی اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ اوقات باہم ایک دوسرے سے قریب ہیں اور زہری کہتے ہیں کہ ابان بن عاص نے حضرت عثمانؓ کا مصحف زید بن ثابت پر بحکم حضرت عثمانؓ [1] املا کیا تھا اور اسی کی تائید کرتا ہے ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ ان کی وفات سنہ ۲۹ ہجری میں ہوئی۔

حضرت ابان کے حالات میں مروی ہے کہ (ایک روز) انہوں خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے ہیں۔ اس نام کو تینوں نے لکھا ہے۔

۳۔ حضرت ابانؓ العبدی

حضرت ابانؓ العبدی۔ (یعنی قبیلہ عبدالقیس کے) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ ؐ کے پاس آئے تھے اور یہی محمد بن سعد واقدی سے مروی ہے حالانکہ یہ وہم ہے اور اس تذکرہ میں جو اس کے بعد ہے جواب کی بحث آئے گی۔

۴۔ حضرت ابانؓ المحاربی

حضرت ابانؓ المحاربی۔ یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جو قبیلہ عبدالقیس کی طرف سے رسول اللہ ؐ کے پاس آئے تھے ان کو تینوں نے لکھا ہے حکم بن حیان محاربی نے حضرت ابان محاربی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں بھی منجملہ وفود کے تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل کی سپیدی دیکھی جب آپ نے (تکبیر تحریمہ کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ قبلہ کی طرف ان کا رخ کر کے اٹھائے تھے۔

---

[1] املا کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پڑھے تاکہ اور لوگ لکھیں مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابانؓ پڑھتے جاتے تھے اور حضرت زیدؓ لکھتے جاتے تھے۔

میں کہتا ہوں ابونعیم اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے ابان عبدی کو ذکر نہیں کیا اور ان کو صرف ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ ان کا وہم ہے کیونکہ ابان عبدی اور ابان محاربی دونوں ایک ہیں، محارب قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ ہے اور یہ شاخ جن کی طرف منسوب ہے وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصیٰ بن عبدالقیس ہیں پس یہی ابان عبدی بھی ہیں اور محاربی بھی ہیں اور شاید ابن مندہ نے ان کو محاربی (لکھا ہوا) دیکھا تو انہوں نے ان کو محارب بن حصفہ بن قیس غیلان (کے خاندان) سے سمجھا اسی سبب سے انہوں نے دو ابان بنا دیئے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۵۔ حضرت ابجرؓ المزنی

حضرت ابجرؓ المزنی (یعنی قبیلہ مزینہ کے) ان کو ابن مندہ نے اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ ابجر کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خود انہیں کا نام ابجر تھا اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام غالب بن ابجر تھا۔

ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے عبید بن حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا وہ عبداللہ بن بشر سے وہ مزینہ کے کچھ لوگوں سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمارے سردار ابجر یا ابن ابجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال میں صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے فربہ گدھے (ذبح کر کر کے) اپنے گھر والوں کو کھلا دو کیونکہ صرف وہی گدھے حرام ہیں جو غلیظ کھاتے ہوں۔ ایسا ہی ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور غندر نے اس کی مخالفت کی ہے ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبید ابوالحسن سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے سنا کہ بعض اصحاب نبیؐ نے بیان کیا کہ قبیلہ مزینہ کے سردار ابجر نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میرے مال میں اب صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں کچھ نہیں جو اپنے گھر والوں کو کھلاؤں پھر آگے اس کے انہوں نے ویسا ہی بیان کیا اور اس حدیث کو ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کیا ہے تو انہوں نے غالب بن ابجر بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ غالب کے لفظ میں عنقریب آئے گا۔ ان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۶۔ سیدنا وابن سیدنا ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ

(سیدنا وابن سیدنا) ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ۔ ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ ہیں جنہیں مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے رسول اللہؐ کے لئے ہدیۃً بھیجا تھا یہ اور ان کی بہن سیرین (دونوں ہدیہ میں آئی تھیں) سیرین کو رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کے حوالے کر دیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبدالرحمٰن اور حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

حضرت ابراہیم کی ولادت ذی الحجہ سنہ ۸ ہجری میں ہوئی ان کی ولادت سے نبیؐ بہت خوش ہوئے تھے۔ یہ عالیہ [1] میں پیدا ہوئے تھے ان کی قابلہ [2] حضرت سلمٰی زوجہ ابورافع تھیں جو نبیؐ کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھیں (اس خدمت کے صلے میں) آپ نے

---

[1] مدینہ کی آبادی کچھ تو بلندی پر تھی اسی کو عالیہ کہتے ہیں اور کچھ نشیب میں تھی۔

[2] ''قابلہ'' اس عورت کو کہتے ہیں جو بچہ جنانے کا کام کرتی ہو۔ (یعنی جو دایہ ہو)

انہیں ایک غلام دے دیا تھا اور حضرت ابراہیمؑ کا عقیقہ [1] آپ نے ان کی پیدائش کے ساتویں دن کیا تھا اور ان کا نام (بھی ساتویں دن) رکھا تھا ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگوں نے ان کے بال دفن کر دیئے تھے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے عالم تھے) ایسا ہی کہا ہے۔

پھر حضرت ابراہیمؑ کو دودھ پلانے کے لئے آپ نے ام سیف کے حوالہ کر دیا جو مدینہ کے لوہار کی بی بی تھیں جن کا نام ابوسیف تھا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن عبداللہ طبری مخزومی معروف بہ دینی نے اپنی اسناد سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان نے اور ہدبہ بن خالد نے بیان کیا تھا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے (صبح کو اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ آج شب کو میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم (پیغمبر) علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے پھر آپ نے حضرت ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کر دیا وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ اپنے صاحبزادے کو دیکھنے چلے اور ابو سیف کے پاس پہنچے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا اور وہ اپنی بھٹی میں آگ دہکا رہے تھے ان کا مکان دھویں سے بھرا ہوا تھا لہٰذا میں رسول اللہؐ سے آگے آگے چلا گیا (اور میں نے حضرت کے تشریف آوری کی اطلاع کی) تو وہ اپنے کام سے رک گئے پھر رسول اللہؐ نے صاحبزادے کو بلوایا اور انہیں لپٹا لیا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہ آپ نے فرمایا حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں ایک مرتبہ اور حضرت کے ساتھ ابوسیف کے یہاں گیا تو میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ رسول اللہؐ کے آگے قبض روح کی حالت میں تھے ہدبہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ کی آنکھ آنسو بہا رہی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے وہی باتیں کہتے ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی ہے اور شیبان کی حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ (رسول اللہؐ نے فرمایا) اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ جھگڑا ہوا تھا کہ حضرت ابراہیم کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ حضرت ماریہ کو رسول اللہ کی خدمت کے لئے رہنے دیں (ان سے دودھ پلانے کا کام نہ لیں) بوجہ اس کے حضرت کو ان سے محبت تھی پھر ام بردہ آئیں جن کا نام خولہ بنت منذر بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا جو زوجہ تھیں براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی تو انہوں نے رسول اللہؐ سے ان کے دودھ پلانے کے لئے کہا چنانچہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلاتی تھیں اپنے ایک بیٹے کے دودھ سے دودھ پلانے کے لئے قبیلہ بنی مازن بن نجار میں لے جاتی تھیں اور پھر ان کو ان کی والدہ کے پاس (یعنی حضرت ماریہ) کے پاس واپس کر جاتی تھی اور رسول اللہؐ نے ام بردہ کو (اس کے صلے میں) کچھ کھجوروں کے درخت دیئے تھے۔

حضرت ابراہیم کی وفات جس وقت ہوئی وہ اٹھارہ مہینے کے تھے یہ قول واقدی کا ہے اور محمد بن مؤمل مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے رسول اللہؐ نے ان کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو اپنے فرط [2] عثمان بن مظعون کے پاس دفن

---

[1] عقیقہ ساتوں روز کر دینا مسنون ہے اگر ساتوں روز کسی وجہ سے نوبت نہ آئے تو پھر جب چاہے کر دے۔

[2] فرط اس جماعت کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر قافلے کی آسائش کا سامان کر رکھے حضرت عثمانؓ بن مظعون مہاجرین سے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت نے ان کو دفن کر کے فرمایا کہ ہمارا جو عزیز مرے گا ہم ان ہی کے قریب دفن کریں گے۔

کریں گے اور یہ (کہ کے) آپ نے ان کو بقیع میں دفن کیا۔

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک دن) عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور ان کو باغ میں لے گئے تو حضرت ابراہیم اپنی والدہ کی گود میں نزع کی حالت میں تھے پھر آپ نے فرمایا کہا اے ابراہیم ہم تمہیں خدا کی کسی بات سے نہیں بچا سکتے بعد اس کے آپ کی دونوں آنکھیں بھر آئیں اور آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم اگر یہ سچی بات نہ ہوتی اور یہ سچا وعدہ نہ ہوتا کہ ہمارے پچھلے ہمارے اگلوں سے مل جائیں گے (یعنی جو پہلے مرا اور جو پیچھے مرا سب ایک دن مل جائیں گے) تو ہم اس سے بھی زیادہ تمہارا غم کرتے اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے پروردگار ناخوش ہو۔

ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت براءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب ابراہیم کی وفات ہوئی کہ ان کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہے اور جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو اتفاق سے اسی دن آفتاب میں گرہن لگ گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ آفتاب میں انہیں کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے خطبہ[1] پڑھا اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں خدا کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو خدا کے ذکر کی طرف اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کی نماز میں چار تکبیریں کہیں یہی قول جمہور[2] علماء کا ہے اور یہی صحیح ہے۔

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے البھی سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ کی وفات ہوئی تو رسول اللہؐ نے لوگوں کے بیٹھنے کے مقامات[3] میں ان کی نماز پڑھی اور اسی اسناد سے ابوداؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی سے کہا کہ تم سے ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہوں نے عطاء سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن اسحاق عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ واللہ اعلم کیونکہ اکثر علما نے بچوں کے جنازے کی نماز پڑھنے پر اجماع کیا ہے بشرطیکہ (کم از کم) وہ روئیں ہوں[4] اسی پر عمل جاری ہے سلف اور خلف کا۔

---

[1] یہ تھی خیر خواہی امت اور یہ تھی احکام الٰہی کی اطاعت ایسے نازک وقت میں بھی جب آپ کو معلوم ہوا کہ امت میں ایک غلط خیال پھیل رہا ہے فوراً اس کی صلاح کی فکر میں مصروف ہو گئے

[2] حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں چار ہی تکبیریں ہیں ۱۲

[3] یعنی نماز جنازہ کے لئے جو مقام مخصوص کر دیا گیا تھا وہاں نہیں بلکہ جہاں لوگ بیٹھا کرتے تھے وہیں آپ نے ان کی نماز پڑھی۔

[4] مقصود یہ ہے کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو کے مرجائے اس کی نماز ضرور پڑھی جائے گی اب زندہ پیدا ہونے کی علامت سے یہ رکھی گئی ہے کہ پیدا ہونے کے بعد روئے جس طرح سب بچے روتے ہیں بغیر روئے صرف ہاتھ پیر کی حرکت سے اس کی زندگی کا حکم نہ دیا جائے گا ۱۲۔

بیان کیا گیا ہے کہ فضل بن عباس نے حضرت ابراہیم کو غسل دیا وہ اور اسامہ بن زید ان کی قبر میں اترے اور رسول اللہ ؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قبر پر (بعد دفن کرنے کے) پانی چھڑ کا گیا اور ان کی قبر پر (پہچان کے لئے) علامت بنائی گئی وریہ سب سے پہلی قبر ہے جس پر پانی چھڑ کا گیا۔

نبی ؐ سے مروی ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو میں ان کے ماموؤں کو آزاد کر دیتا اور تمام قبطیوں سے جزیہ معاف کر دیتا۔

حضرت انس ؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو یقیناً وہ صدیق اور نبی ہوتے۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیسی بات ہے حضرت نوح کے بیٹے بعض نبی نہیں ہوئے اور اگر یہ کلیہ ہوتا[1] کہ نبی کی اولاد بھی نبی ہو تو یقیناً ہر شخص نبی ہوتا کیونکہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

حضرت ابراہیم کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۔ حضرت ابراہیم ؓ الاشہلی

حضرت ابراہیم ؓ الاشہلی (کنیت ان کی) ابواسمٰعیل قبیلہ اشہل کے ہیں ان کی حدیث اسحاق فروی نے ابوغصن یعنی ثابت سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم اشہلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نبی ؐ بنی سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہم ہے (یعنی ابراہیم اشہلی کوئی صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے لکھا ہے فروہ کی ''ر'' ساکن ہے اور سلمہ کا لام مکسور ہے۔

۸۔ حضرت ابراہیم ؓ بن حارث

حضرت ابراہیم ؓ بن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تیمی قریشی۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے والد مہاجرین میں سے تھے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ؐ نے ایک لشکر میں بھیجا اور ہمیں رسول اللہ ؐ نے حکم دیا کہ ہر شام اور صبح کو ہم یہ پڑھا لیا کریں **افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لاترجعون** چنانچہ ہم اس کو پڑھتے رہے اور مال غنیمت لے کر واپس آئے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۔ حضرت ابراہیم ؓ بن خلاد

حضرت ابراہیم ؓ بن خلاد بن سوید۔ قبیلہ خزرج کے ہیں۔ یہ چھوٹی عمر میں نبی ؐ کے پاس لائے گئے تھے۔

محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے عبداللہ بن ابی لبید سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے انہوں نے ابراہیم بن

---

[1] بیشک یہ کلیہ تو نہیں ہے مگر یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت انس ؓ نے اس کلیہ کی بنا پر کہا تھا ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم کے آثار حرکات وسکنات سے ایسا قیاس کیا ہو یا نبی صلعم سے کوئی ایسی بات سنی ہو جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو۔ جس سے یہ شرط کا ہے۔

خلاد بن سوید اشہلی سے کہ انہوں نے کہا جبریل نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ بکثرت حج اور قربانی کیا کیجئے میں کہتا ہوں کہ حافظ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خزرجی (یعنی قبیلہ خزرج کے) ہیں اور ابن مندہ نے اس حدیث کی اسناد میں ان کو اشہلی قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں متناقض ہیں کیونکہ اشہل جب بولا جاتا ہے تو عبدالاشہل کی طرف منسوب ہوتا ہے جو اس کا ایک مشہور قبیلہ ہے وہ خزرج میں سے نہیں ہے ہاں اگر انہوں نے ان کی نسبت عبدالاشہل بن بن نجار کی طرف مراد لی ہو تو یہ درست ہے کیونکہ نجار خزرج کا ایک قبیلہ ہے مگر جب اشہلی بولا جاتا ہے تو اس سے پہلا ہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم اور صحیح یہی ہے کہ وہ خزرجی ہیں اور ان کا نسب خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں آئے گا۔ اس کو یاد رکھو۔

۱۰۔ حضرت ابراہیمؓ ابورافع

حضرت ابراہیمؓ ابورافع (ان کی کنیت) ابورافع ہے رسول اللہؐ کے غلام تھے۔

ابن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام ابراہیم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ہرمز اور علی بن مدینی اور مصعب کہتے ہیں کہ ان کا نام اسلم تھا علی بن مدینی نے کہا کہ بعض کا بیان ہے کہ انکا نام ہرمز تھا اور بعض کا قول ہے کہ ان کا نام ثابت تھا اور یہ قبطی تھے پہلے حضرت عباس کے غلام تھے انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا۔

یہ مکہ میں (قبل از ہجرت) ام فضل کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ان لوگوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا تھا جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے اور نبیؐ کے اسباب کی حفاظت کرتے رہے جب انہوں نے نبیؐ کو حضرت عباس کے مسلمان ہو جانے کی خوشخبری سنائی تو نبیؐ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان کے ساتھ اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت سلمٰی کا نکاح کر دیا حضرت ابورافع فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ ۳۵ھ میں وفات پائی یہ قول ابن ماکولا کا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی کہا ہے۔

ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالرحمٰن بن ابی رافع سے انہوں نے اپنی پھوپھی سلمٰی سے انہوں نے حضرت ابورافع سے روایت کی کہ (ایک شب کو) رسول اللہؐ اپنی سب بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کے یہاں آپ نے علیحدہ علیحدہ غسل کیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اگر آپ ایک ہی غسل (سب کے بعد) کرتے (تو کچھ حرج تھا) حضرت نے فرمایا کہ یہی زیادہ پسندیدہ اور زیادہ مرغوب ہے کہ ہر بار غسل کر لیا جائے۔

حضرت ابورافع کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں اور یہی صحیح ہے ان کے بیٹے عبیداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے میر منشی تھے۔

ان کا تذکرہ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے اسلم کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی جگہ (یعنی ابراہیم کے نام میں) کیا ہے۔

۱۱۔ حضرت ابراہیمؓ بن عباد

حضرت ابراہیمؓ بن عباد بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس

انصاری اوسی حارثی جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے حارثہ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۱۲۔حضرت ابراہیمؓ عذری

حضرت ابراہیمؓ عذری بن عبدالرحمٰن عذری۔ اس سے معان بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔ اس روایت کو حسن بن عرفہ بن عیاش سے انہوں نے معان سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔

ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں محمد بن عبیداللہ بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں موسیٰ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم کو سلیمان بن داؤد زہرانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے تقیہ بن ولید سے انہوں نے معان بن رفاعہ سے انہوں نے حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا اس علم کو (یعنی علم دین کو) ہر زمانے کے عادل (یعنی پرہیزگار) لوگ حاصل کریں گے اور دغابازوں کی تحریف اور غلط کاروں کی انتساب اور جاہلوں کی تاویل کو شریعت سے دور کرتے رہیں گے اور ولید بن مسلمہ نے معان سے اسی کے مثل روایت کی ہے اور محمد بن سلیمان بن ابی کریمہ نے معان سے انہوں نے ابوعثمان ہندی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے اور تقیہ بن ولید نے بھی مسلمہ بن علی سے انہوں نے ابومحمد سلامی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر یہ سب حدیثیں مضطرب [۱] ہیں۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے (ابوعمر نے نہیں کیا) عیاش میں یا ہے اور اس کے اخیر میں شین معجمہ ہے۔

۱۳۔حضرت ابراہیمؓ زہری

حضرت ابراہیمؓ زہری بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری اور ہم ان کا (پورا) نسب ان کے والد کے تذکرہ میں لکھیں گے ان کی کنیت ابواسحاق ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہیں۔

محمد بن سعد واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو دیکھا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ؐ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے وہ روایت ہے جو ابراہیم بن منذر سے منقول ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے سنہ ۷۵ھ میں وفات پائی اور عمر ان کی اس وقت ۷۶ سال کی تھی اور یہ حضرت عمرؓ بن خطاب سے اور اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے (ابوعمر نے نہیں لکھا) میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ابونعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے صحابی ہونے پر استدلال کیا ہے ابن منذر کے اس قول سے کہ انہوں نے ۷۵ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر اس وقت (۷۶) برس کی تھی۔ اس روایت کے بموجب ان کی ولادت ہجرت سے ایک برس پہلے ثابت

---

[۱] مضطرب ان حدیثوں کو کہتے ہیں جن میں باہم اسناد میں یا متن میں اختلاف ہو مثلاً ایک سند میں کوئی راوی زیادہ ہو دوسری میں کم ہو یا مضمون کی کمی یا زیادتی ہو۱۲۔

ہوتی ہے حالانکہ مفسرین نے اور سیر اور نسب اور اسمائے صحابہ کی کتابوں کے مصنفین نے ذکر کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ جو (ان کی والدہ ہیں) مکہ ہی میں رہیں یہاں تک کہ نبیؐ نے کفار قریش سے سنہ ۷ھ میں مقام حدیبیہ پر صلح کی اس کے بعد یہ ہجرت کر کے آئیں توان کے دونوں بھائی ان کی تلاش میں آئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یاایھا النبی اذا جاء کم المومنات مھاجرات الایۃ (اس آیت میں حضرت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں ان کو پھر کافروں کے پاس واپس نہ کیجئے ۱۲) لہٰذا آپ نے ان کو ان کے دونوں بھائیوں کے حوالے نہیں کیا اور ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا جب وہ غزوۂ موتہ واقع سنہ ۸ ہجری میں شہید ہو گئے تو ام کلثوم سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا حضرت زبیر سے زینب پیدا ہوئیں بعد اس کے حضرت زبیر نے ان کو طلاق دی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا ان سے یہ ابراہیم اور حمید وغیرہ پیدا ہوئے پس اگر یہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے تو آپ کی آخر عمر میں پیدا ہوئے ہوں گے کیونکہ حضرت زید جمادی الاولی سنہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے تھے پھر ان کے بعد حضرت زبیر نے ام کلثوم سے نکاح کیا تھا اور ان سے بھی اولاد پیدا ہوئی اور دو عدتیں بھی ان پر گزریں ایک حضرت زید کی وجہ سے۔ دوسری حضرت زبیر کے سبب سے ان واقعات کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا اور ان سے یہ ابراہیم پیدا ہوئے پس یہ آنحضرتؐ کے اخیر زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۱۴۔ حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ

حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ بن قیس۔ یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری (جن کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کے بیٹے اور ان کے نسب کا بیان انشاءاللہ تعالیٰ ان کے والد کے تذکرے میں آئے گا۔ یہ ابراہیم نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ ہی نے ان کا نام ابراہیم رکھا تھا اور ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ (صحابہؓ کی عادت تھی کہ سب سے پہلے وہ اپنے بچے کو حضور نبوی میں لے جاتے تھے حضرت اس بچے کو گود میں لے کر چھوہارا وغیرہ خود چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے اسی کو تحنیک کہتے ہیں) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی نے اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بخاری سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا میں اسے نبیؐ کے پاس لے گیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک چھوہارے سے اس کی تحنیک فرمائی اور آپ نے برکت کی دعا دی اور مجھے دے دیا یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری کی اولاد میں سے سب سے بڑے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ برید با کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۵۔ حضرت ابراہیمؓ انصاری

حضرت ابراہیمؓ انصاری بن عبید بن رفاعہ انصاری زرقی ابوموسیٰ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ (ان ابراہیم کو صحابی نہیں

کہتے چنانچہ انہوں) نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور بواسطہ اپنی اسناد کے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابراہیم بن عبید بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدری نے کچھ کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی (ابو سعید خدری) نے تمہارے لئے تکلیف اٹھائی اور کھانا تیار کیا لہٰذا تم (اس وقت چل کے) کھالو اور اس روزے کے عوض میں اور روزہ رکھ لینا ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ یہ ابراہیم تابعی ہیں وہ اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں مگر اس سند میں انہوں نے حضرت ابوسعید کو چھوڑ دیا اور دوسری سند میں ابراہیم سے بواسطہ ابوسعید خدری کے مروی ہے کہ انہوں نے کھانا تیار کیا۔

۱۶۔ حضرت ابراہیمؓ ثقفی

حضرت ابراہیمؓ ثقفی طائفی ہیں۔ یزید بن ہرمز نے یحییٰ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ دونوں جوتوں کو متوازی رکھو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عطاء کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں اور ان کی حدیث کی اسناد بھی قوی نہیں ہیں۔ اور ان کی حدیث قابل دلیل نہیں ہے اور میرے نزدیک ان کو صحابہ میں ذکر کرنا درست نہیں ہے۔ اور ان کی حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۔ حضرت ابراہیمؓ بن قیس

حضرت ابراہیمؓ بن قیس بن معدی کرب کندی حضرت اشعث بن قیس کے بھائی نبیؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ چھوٹ گیا ہے۔

۱۸۔ حضرت ابراہیمؓ نجار

حضرت ابراہیمؓ نجار (بڑھئی) جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے منبر بنایا تھا۔ ابونضرہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ ایک چھوہارے کے ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ (اب) لوگ بہت مسلمان ہو گئے ہیں اور اطراف و جوانب سے قاصد آپ کے پاس آتے ہیں پس کاش آپ کوئی ایسی چیز بنوا لیتے جس پر آپ بیٹھا کرتے تو آپ نے ایک شخص کو بلوایا اور پوچھا کیا تم منبر بنا سکتے ہو اس نے کہا جی ہاں تو آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو[1] پھر آپ نے دوسرے شخص کو بلوایا اور اس سے بھی ایسی ہی گفتگو کی پھر تیسرے شخص کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا ابراہیم آپ نے فرمایا کہ تم منبر بناؤ چنانچہ جب وہ بنا کے لائے اور رسول اللہ ؐ اس پر بیٹھے تو وہ ستون رونے لگا جس طرح اونٹنی آواز کرتی ہے پس آپ اتر کے اس پاس گئے اور اسے لپٹا لیا تو وہ چپ ہو گیا اور ایمن نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا منبر ایک عورت کے غلام نے بنایا تھا اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں ہے کہ منبر ایک رومی آدمی نے بنایا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا نام باقوم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں باقول رومی (نے بنایا تھا)

---

[1] شاید حضرت کو بذریعہ وحی منبر بنانے والے کا نام معلوم ہو گیا ہو اس وجہ سے آپ نے نام سنکر فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو ۱۲

جوسعید بن عاص کا غلام تھا۔ ابراہیم نجار کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن نعیم

حضرت ابراہیمؓ بن نعیم نحام عدوی ان کو ابوعبداللہ بن مندہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے بشرطیکہ وہ روایت صحیح ہو اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ امام ابو یوسف سے انہوں نے امام ابوحنیفہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن نحام کا ایک غلام تھا اس کو انہوں نے مدبر[1] کر دیا تھا پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ ڈالا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والے نے (مراد ان کی ابن مندہ) امام ابوحنیفہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن نحام کا ایک غلام تھا انہوں نے اس کو مدبر کیا تھا حالانکہ یہ وہم ہے اور یہ تصحیف ہے۔[2]

یہ غلام ابراہیم بن نعیم بن نحام کا تھا ابن مندہ نے اس کی تصحیف کر دی اور انہوں نے کہا کہ ابراہیم ابن نجام کا غلام تھا کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نعیم بن عبداللہ بن نحام۔ اس کے روایت کرنے والے حسین معلم اور سلمہ بن کہیل وغیرہ ہیں اور منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے اس حدیث کی حضرت جابرؓ سے روایت کی عمرو بن دینار اور محمد بن منکدر اور ابوالزبیر ہیں مگر ان لوگوں میں سے کسی نے بھی ابراہیم بن نحام کا ذکر نہیں کیا۔ ان ابراہیم کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم ہی کا قول صحیح ہے اور بخاری نے ابراہیم بن نعیم نحام نے کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں جنگ ہرہ میں شہید ہوئے ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابراہیم بن نعیم نحام اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور زبیر بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنی صاحبزادی رقیہ کا ابراہیم نحام سے نکاح کر دیا تھا۔ واللہ اعلم

۲۰۔ حضرت ابرہہؓ

حضرت ابرہہؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عباد بن محمد بن محسن نے اپنی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مکفوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ولید بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عامر نے یعقوب قمی سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے سعید سے **الذین اتیناھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون** (جن لوگوں کو ہم نے محمد سے پہلے کتاب دی ہے وہ محمد پر ایمان لاتے ہیں) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت جعفرؓ کو ۷۰ سواروں کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا تھا پھر جب ان لوگوں کو یہ خبر ملی کہ نبیؐ بدر میں کفار پر غالب ہو گئے تو وہ نجاشی کے پاس گئے پھر نجاشی کے اصحاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئے تھے انہوں نے نجاشی سے کہا کہ ہمیں اجازت دیجئے تو ہم اس نبی کے پاس جائیں جن کا ذکر ہم اپنی آسمانی کتاب میں دیکھتے تھے نجاشی نے انہیں

---

[1] مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک کہہ دے کہ میرے بعد تو آزاد ہے ایسے غلام کا شریعت میں یہ حکم ہے کہ مالک کی زندگی بھر غلام رہتا ہے اور بعد مالک کے آزاد ہوتا ہے۔

[2] تصحیف کہتے ہیں حرفوں کے بدل جانے یا کسی لفظ کے چھوٹ جانے کو۔

اجازت دے دی اور آپ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئے اور مقاتل وغیرہ سے منقول ہے کہ یہ چالیس آدمی تھے بتیس ۳۲ تو حضرت جعفرؓ طیار کے ہمراہ حبش سے آئے تھے او آٹھ آدمی شام سے آئے تھے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم یہ ابوموسی نے بیان کیا ہے۔ ابرہہ کا ذکر اور کسی نے نہیں کیا اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ نبیؐ نے اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بچپن میں بحیرا کو دیکھا تھا اور اس کا قصہ مشہور ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے پس اگر ابوموسیٰ نے کوئی اور بحیرا مراد لیا ہے تو ممکن ہے اور اگر انہوں نے وہی مراد لیا ہے تو ان کو ابن مندہ لکھ چکے ہیں پس کوئی وجہ ان پر استدراک[1] کرنے کی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

۲۱۔ حضرت ابزیؓ خزاعی

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی خزاعی کے والد ہیں ان کا تذکرہ محمد بن اسماعیل نے وحدان میں کیا ہے اور ان کے لئے (نبیؐ کی) صحبت اور آپ کا دیدار ثابت نہیں ہے۔ ہاں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے لئے صحبت اور رویت ثابت ہے اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ہشام بن عبداللہ رازی سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک دن لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر آپ نے کچھ مسلمانوں کا ذکر کیا کہ وہ اپنے پڑسیوں کی تعلیم نہیں کرتے اور انہیں علم دین نہیں سکھاتے اور انہیں عقل مند نہیں بناتے اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم نہیں دیتے اور بری باتوں سے انہیں منع نہیں کرتے اور ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے اور ان سے دین کی باتیں نہیں سیکھتے اور عقل نہیں حاصل کرتے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یا تو وہ لوگ اپنے پڑسیوں کو تعلیم کریں علم سکھائیں اور انہیں عقل مند بنائیں اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم دیں اور انہیں بری باتوں سے روکیں اور وہ لوگ اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کریں اور دین کی باتیں سیکھیں اور سمجھ حاصل کریں یا میں ان کے لئے دنیا ہی میں عذاب کی جلدی کروں گا پھر رسول اللہؐ منبر سے اتر آئے اور اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ اس حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں محمد بن ابی سہل سے انہوں نے بکر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ محمد بن ابی سہل ابووہب محمد بن مزاحم ہیں وہی صرف اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ یہاں تک ابن مندہ کا کلام تھا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابزیٰ بھی صحابی ہیں)

مگر ابونعیم نے اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب الوحدان میں ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے ابن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ بخاری نے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں ابوسلمہ ہشام کی روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اس حدیث کو ابن ابزیٰ سے انہوں نبیؐ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ ابن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابووہب محمد بن مزاحم سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن سے

---

[1] چھوٹی ہوئی بات کا بیان کر دینا۔

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے اسی مضمون کو نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ اسحاق بن راہویہ نے بھی اس حدیث کو محمد بن ابی سہل سے جن کا نام محمد بن مزاحم ہے بکیر سے اسی مضمون کی روایت کی ہے حالانکہ اسحاق بن راہویہ نے اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کیا ہے بخلاف اس کے جو ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس میں اسحاق کا تفرد ہے پھر ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابی سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے علقمہ بن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے خطبہ پڑھا پھر پوری حدیث بیان کی پس انہوں نے اس حدیث کو بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے نبی ؐ سے نقل کیا اور ابزیٰ کی نبی ؐ سے نہ کوئی روایت صحیح ہے نہ ملاقات یہ کلام ابونعیم کا تھا۔

بیشک ابونعیم نے جو کچھ کہا بہت اچھا کہا اور بہت ٹھیک کہا اللہ کی رحمت ان پر ہو اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بھی ابزیٰ کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف عبدالرحمٰن کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بھی ابزیٰ کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے واللہ اعلم عبدالرحمٰن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے کیا ہے۔

۲۲۔ حضرت ابیض ؓ بن حمال

حضرت ابیض ؓ بن حمال بن مرثد بن ذی لحیان عامر بن ذی العنبر بن معاذ بن شرحبیل بن معان بن مالک بن زید بن سدد بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن سدد بن زرعہ بن سبا اصغر بن کعب بن اذروح بن سدد ااسی طرح ان کا نسب نسابہ ہمدانی نے بیان کیا ہے اور یہ ابیض ماربی سبائی ہیں۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی اور عبیداللہ ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن یحییٰ بن قیس ماربی نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے ثمامہ بن شراحیل سے انہوں نے سمی بن قیس سے انہوں نے شمیر سے انہوں نے ابیض بن حمال سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے تھے اور آپ سے وہ شور پانی معافی میں مانگا جو مآرب (ایک مقام ہے یمن میں) میں پیدا ہوا تھا چنانچہ آپ نے انہیں معافی میں دے دیا پھر جب لوٹ کر چلے تو ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے انہیں کیا دے دیا آپ نے انہیں ایک چشمہ جاری دے دیا لہٰذا آپ نے وہ معافی ان سے لے لی [1] اور ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ سے پوچھا تھا کہ پیلو کے کون کون سے درخت حمی [2] بنائے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا وہ درخت جہاں اونٹوں کی رسائی نہ ہو۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ واقدی نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ایک شخص کا نام بدل دیا تھا اس کا نام اسود تھا آپ نے اس کا نام ابیض رکھا پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابیض ہیں یا کوئی اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] چونکہ اس معافی میں عامہ خلائق کی حق تلفی تھی اس وجہ سے حضرت ؐ نے واپس لے لی اگر وہ حضرت کی خود مملوک ہوتی تو کبھی واپس نہ لیتے۔

[2] حمی چراگاہ کو کہتے ہیں اس زمانے میں دستور تھا کہ امیر لوگ کچھ حصہ جنگل کا اپنے مواشی کے لئے خاص کر لیتے تھے اس کو حمی کہتے تھے وہاں دوسروں کے مویشی نہ چرنے پاتے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ وہ ابیض جس کا نام نبی ؐ نے بدل کے رکھا تھا یہ نہیں ہے کیونکہ (یہ ابیض بن حمال ہیں اور) ابیض بن حمال سر زمین یمن سے مآرب میں آ کے رہے تھے اور وہ ابیض جن کا نام نبی ؐ نے بدل کے رکھا تھا مصر میں جا کے رہے تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے اور ان دونوں کو بخاری نے دو ترجموں میں (علیحدہ علیحدہ) ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ابیضؓ

حضرت ابیضؓ۔ یہ وہ شخص ہیں جن کا نام اسود تھا نبی ؐ نے ان کا نام ابیض رکھا یہ مصر میں جا کے رہے تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جنکا نام اسود تھا نبی ؐ نے ان کا نام ابیض رکھا اس کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہے اور میں نے ابو سعید بن یونس بن عبدالاعلیٰ سے سناوہ کہتے تھے ان ابیض کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو مصر میں جا کر کے رہے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن۔ ابن شاہین کہتے ہیں ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بذریعہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ کنیت ان کی ابوعزیز ہے اور نام ان کا ابیض بن عبدالرحمٰن بن نعمان بن حارث بن عوف بن کنانہ بن بارق ہے اور یہ نبی ؐ کے پاس گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۔ حضرت ابیضؓ بن ہنی

حضرت ابیضؓ بن ہنی بن معاویہ۔ انہوں نے نبی ؐ کو پایا ہے اور فتح مصر میں شریک ہوئے ہیں ان سے ان کے بیٹے ہبیرہ نے روایت کی ہے اس کو حافظ عبداللہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ابوسعید بن یونس سے نقل کیا ہے ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۔ حضرت ابیضؓ

حضرت ابیضؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو انصار سے سمجھتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے اور عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موسیٰ بن اشعث نے ان سے بیان کیا کہ ولید نے ان سے کہا کہ ہم اور ابیض جو نبی ؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے ایک آدمی کی عیادت کو گئے وہ کہتے ہیں ہم دونوں مسجد میں پہنچے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کے ذریعے سے سرخ اور سپید (یعنی ہر قسم کے لوگوں) کو جمع کر دیا تو ابیض نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ہر مذہب کو تم سے کچھ نہ کچھ حصے ملے گا میں نے کہا کیا (اس کا یہ مطلب ہے کہ) لوگ اسلام سے نکل جائیں گے انہوں نے کہا (ہاں) وہ تمہارے جیسی نماز پڑھیں گے اور تمہاری مجلسوں میں بیٹھیں گے اور تمہاری جماعتوں میں تمہارے ہمراہ رہیں گے مگر ہر مذہب کو ان سے حصہ ملے گا (یعنی جس طرح وہ تمہارے سامنے تمہاری جیسی کہتے ہیں اسی طرح

دوسروں کے سامنے جا کے ان کی جیسی کہیں گے) ان کا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

۲۷۔ حضرت ابی بن امیہ

حضرت ابی بن امیہ شاعر بن حرثان بن اشکر بن سربال الموت اور سربال الموت ان کا نام عبداللہ بن زہرہ بن زنبیہ بن جندع بن لیث کنانی لیثی ہے یہ ابی اور ان کے بھائی کلاب دونوں اسلام لے آئے تھے اور نبی کی طرف ہجرت کی تھی اور اس وقت اس کے باپ امیہ نے ان کے فراق میں یہ شعر کہا ترجمہ شعر جب کبوتری وج[1] (شہر طائف کبوتر وہاں زیادہ ہوتے ہیں) میں روتی ہے اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر تو میں کلاب کو بلاتا ہوں اور (اخیر میں) ان کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے یہ کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۔ حضرت ابی بن ثابت

حضرت ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اوس بن ثابت کے بھائی کنیت ان کی ابوشیخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کی کنیت ابوشیخ ہے واللہ اعلم ابن مندہ نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ جو قبیلہ نبی عدی بن عمرو انصاری سے ہیں کنیت ان کی ابوشداد ہے بدر میں شریک ہوئے تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ حضرت حسان بن ثابت انصاری کے بھائی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابی کا تذکرہ کا بھی اسی طرح کیا ہے حالانکہ ابن اسحاق تک سند صرف اوس کی پہنچتی ہے اور اس بات کی دلیل کہ وہ اوس ہیں (ابی نہیں ہیں) یہ ہے کہ کنیت ان کی ابوشداد بیان کی اور یہ کنیت اوس بن ثابت کی ہے ان کے بیٹے شداد تھے اسی لئے ان کی کنیت ابواشداد رکھی گئی اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض وہمی لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ابی بن ثابت بن منذر کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کی کوئی حدیث روایت کی نہ کچھ ذکر نہ نسب اور یہ کہہ دیا کہ یہ حضرت حسان اور اوس کے بھائی ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے اور انہوں نے اپنی سند ابن اسحاق تک پہنچائی کہ حضرت اوس بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بدر میں اور احد میں شریک ہوئے اور جنگ بئر معونہ میں بماہ صفر ہجرت کے چھتیسویں مہینے شہید ہوئے یہ ابن شاہین کا قول ہے اور اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے صرف یہ کہ ابن مندہ نے جنگ احد میں ان کا شہید ہونا بیان کیا ہے پس اگر ابوموسیٰ نے صرف اس وجہ سے کہ وہ خود ان کا شہید ہونا بئر معونہ میں سمجھتے ہیں اور ابن مندہ نے احد کے دن ان کا شہید ہونا بیان کیا اور ان کو کوئی اور سمجھا ہے تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ وہی ہیں ہاں ابن مندہ سے ان کی نقل میں بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کرنے میں وہم ہو گیا واللہ اعلم اور ہم نے یونس کی سند سے ابن اسحاق سے جو روایت کی ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ حضرت ابی احد میں شہید ہوئے وہ ان کے بھائی حضرت اوس ہیں جو احد میں

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جس وقت کبوتری اپنے انڈوں کے فراق میں روتی ہے تو مجھے اپنے بیٹے کی مفارقت یاد آتی ہے اور میں اسے پکارنے لگتا ہوں۔

شہید ہوئے اور جس قدر وہم ان کی کتاب میں ہیں نہ ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور نہ ابونعیم نے اور نہ جس قدر احوال صحابہ کے ان سے رہ گئے ہیں ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کر دیا ہے اس لیے یہ دوسرے ہیں۔

حرام: حاء اور راء کی زبر کے ساتھ ہے۔ معونہ: میم کی زبر، عین کی پیش جس کے بعد واؤ ساکن اور نون پھر هاء ہے۔

۲۹۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن شریق

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن شریق۔ اور یہ مشہور ہیں اس نام سے اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی کنیت ان کی ابوثعلبہ ہے۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یزید نے بواسطہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اخنس بن شریق کا نام ابی بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج ہے دراصل ان کا نام ابی تھا مگر جب انہوں نے جنگ بدر میں بنی زہرہ کو مکہ لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور انہوں نے ان کے مشورے کو مان لیا اور لوٹ گئے تو یہ چرچا ہونے لگا کہ ابی بن شریق نے ان لوگوں کو لوٹا دیا لہٰذا ان کا نام اخنس رکھ دیا گیا اخنس کے معنی زیادہ لوٹانے والا یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے [1] اور انہیں رسول اللہ ﷺ نے (کچھ دنوں) مولفۃ القلوب [2] کے ساتھ دیا تھا۔ ان کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خلافت میں ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ اخنس بنی زہرہ کے حلیف اور ان میں ذی وجاہت تھے پھر جب قریش (کے کافر) جنگ بدر میں گئے اور بنی زہرہ کو ابوسفیان بن حرب کے متعلق یہ خبر ملی کہ وہ نبی ﷺ سے بچ گئے اور قریش کا ارادہ جنگ بدر میں جانے کا ہے تو اخنس نے بنی زہرہ کو مکے لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور ان سے کہا کہ اللہ نے تمہارے اس قافلے کو جو ابوسفیان کے ساتھ تھا بچا دیا اب تم کو اور کس بات کی ضرورت ہے لہٰذا وہ لوگ لوٹ گئے اور بدر میں ان کا کوئی مقتول نہیں ہوا اسی وقت سے ان کا لقب اخنس رکھا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۰۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عجلان

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عجلان۔ انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث کی روایت کی ہے اور یہ ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی کے بھائی ہیں ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کو ایسا ہی کہتے سنا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۱۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عمارۃ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن عمارۃ انصاری۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اپنے گھر میں دونوں قبلوں [3] کی طرف نماز پڑھی ہے۔ سعید بن عفیر نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن رزین سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے ایوب بن قطن سے

---

[1] زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ چند لوگ باہم ایک دوسرے کی دوستی کی قسم کھالیتے تھے ان لوگوں کو باہم حلیف کہتے تھے۔

[2] کچھ لوگ اس زمانے میں بخوف مسلمان ہو گئے تھے ان کے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی ان کو مولفۃ القلوب کہتے تھے حضرت ﷺ بغرض تالیف ان کو اکثر مال دے دیا کرتے تھے ۱۲۔

[3] یعنی بیت المقدس کی طرف اور بعد بیت المقدس کے منسوخ ہو جانے کے کعبہ کی طرف ۱۲

انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابی بن عمارہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میرے گھر میں رسول اللہ ؐ نے نماز پڑھی تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کروں آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ ایک دن تک آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا اور دو دن آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن تک آپ نے فرمایا ہاں جب تک [1] تمہارا جی چاہے۔ اس حدیث کو عمرو بن ربیع بن طارق نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عبادہ بن نسی کو (درمیان سند میں) نہیں ذکر کیا۔ ابو عمر بن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور بخاری نے تاریخ کبیر میں اس کو نہیں ذکر کیا کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غلطی ہے یہ واقعہ ابو ابی بن ام حرام کا ہے ابن عبلہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے اور ان سے حدیث سنی ہے ابو ابی بن ام حرام کا نام عبداللہ ہے انشاءاللہ وہ اپنے باب میں مذکور ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۔ حضرت ابیؓ بن قشب

حضرت ابیؓ بن قشب۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ (ان کا نام) ابی بن قشب ہے بشرطیکہ صحیح ہو اور انہوں نے ابن جریج کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے جو بواسطہ عطاء کے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی ؐ (ایک مرتبہ) مسجد میں بعد تکبیر ہو جانے کے تشریف لائے اور (اس وقت) ابی بن قشب دو رکعت نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے ان کے شانے پر ہاتھ ٹھوکا اور فرمایا کہ اے ابن قشب کیا تم چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض راویوں سے وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے (حدیث میں) ابی کا نام لیا ہے حالانکہ (حدیث میں صرف) ابن قشب ہے۔

۳۳۔ حضرت ابیؓ بن کعب بن عبد ثور

حضرت ابیؓ بن کعب بن عبد ثور۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے اجازۃً ابو احمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے اپنے راویوں کے ذریعہ سے نقل کیا کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آیا اور ان میں ابی بن کعب بن عبد ثور بھی تھے ان لوگوں نے رسول اللہ ؐ سے بیعت کی اور مسلمان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے اور یہ وفد [2] جن کا ذکر اس ترجمے میں ہے قبیلہ مزینہ کا ہے۔

۳۴۔ حضرت ابیؓ بن کعب بن قیس

حضرت ابیؓ بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جن کا نام یتم اللات ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر انصاری خزرجی معاوی ان کا نام نجار اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بسولے سے اپنا ختنہ کر لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کے منہ پر بسولا مار دیا تھا اور اس کا منہ کٹ گیا تھا لہٰذا ان کو لوگ نجار

---

[1] اس حدیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں مقیم کے لئے ایک شب و روز اور مسافر کے لئے تین شب و روز تک مسح کی اجازت ہے ۱۲

[2] وفد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کسی کی طرف سے قاصد بن کے کہیں جائیں یہ لوگ حضرت ؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آتے تھے اس لئے ان کو وفد کہا جاتا ہے ۱۲

(بڑھئی) کہنے لگے اور معاویہ [1] بن عمرو کی اولاد بنی حدیلہ کے نام سے مشہورہ ہے حدیلہ معاویہ کی ماں ہیں معاویہ کی اولاد سب ان ہی کی طرف منسوب ہے اور یہ حدیلہ مالک بن زید بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کی بیٹی ہیں اور صہلیہ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دادی ہیں یہ صہیلہ اور حضرت ابی کے والد عمرو بن مالک بن نجار میں جاکے مل جاتے ہیں اور یہ صہیلہ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انصاری ام سلیم کے شوہر کی پھوپھی ہیں۔

ان ابی بن کعب کی دو کنیتیں ہیں (ایک) ابوالمنذر یہ کنیت ان کی نبی ؐ نے رکھی تھی (دوسری) ابوالطفیل یہ کنیت ان کی حضرت عمرؓ بن خطاب نے رکھی تھی اس وجہ سے کہ ان کے بیٹے کا نام طفیل تھا۔ یہ بیعت عقبہ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے حضرت عمرؓ (ان کی نسبت) فرمایا کرتے تھے کہ ابی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں ان سے عبادہ بن صامت اور حضرت ابن عباسؓ اور عبداللہ بن خطاب اور ان کے بیٹے طفیل بن ابی نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد نے اور اسماعیل بن عبید نے اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذاء (جوتی سینے والے) نے ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے (ایک مرتبہ) حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں (سورۂ) لم یکن الذین سناؤں ابی نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں تو ابی (فرط مسرت سے) رونے لگے اور عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت ابی سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے ایسا ہی فرمایا عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے حضرت ابی سے پوچھا کہ آپ کیا اس بات سے خوش ہوئے تو حضرت ابی نے جواب دیا کہ میں کیوں خوش نہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل بفضل اللہ و رحمتہ بذلک فلیفر حوا ھو خیر مما یجمعون (اے نبی) کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت سے (میں خوش ہوتا ہوں) اسی پر خوش ہونا چاہئے یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں۔

ترمذی کہتے ہیں اسی سند کے ساتھ ہم سے ابن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے داؤد عطار سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ مہربان میری امت پر ابوبکرؓ ہیں اور خدا کی دین کی بابت سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور حیا میں سب سے زیادہ کامل عثمانؓ ہیں اور حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں اور فرائض (میراث کے مسائل) کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور قرأت کے سب سے زیادہ ماہر ابی بن کعب ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ابوعبیدہ ہیں اس حدیث کو ابوقلابہ نے بھی حضرت انسؓ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں اتنا جملہ زیادہ روایت کیا ہے کہ سب سے عمدہ فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ وہ بالالتزام ابی بن کعب کے ساتھ رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کے مزاج میں کچھ سختی تھی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھ سے نرمی کیا کیجئے خدا آپ پر رحم کرے۔

ہمیں ابومنصور بن سکی معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر

---

[1] یہ وہ معاویہ نہیں ہیں جو ملک شام کے بادشاہ تھے وہ حضرت ابوسفیان کے بیٹے ہیں ۱۲

بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن مثنیٰ نے بیان وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ یعنی محمد بن عبدہ بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی حسن بن قزعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے ثویر بن ابی فاختہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے طفیل سے انہوں نے اپنے والد یعنی حضرت ابی بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا والزمھم کلمة التقویٰ (ترجمہ خدا نے انہیں تقویٰ کی بات لازم کر دی ہے) وہ کہتے تھے حضرت نے نے فرمایا کہ تقویٰ کی بات سے مراد لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔

حسن بن صالح نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ کے اصحاب میں سے (عہدہ) قضا کی زیادہ قابلیت رکھنے والے چھ آدمی تھے (۱) عمر اور (۲) علی اور (۳) عبداللہ (بن مسعود) اور (۴) ابی اور (۵) زید (بن ثابت) اور (۶) ابو موسیٰ (اشعری)

ابو عمر (ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے رسول اللہ صلعم کے لئے لکھا آپ کی مدنیہ میں تشریف آوری کے وقت وہ ابی بن کعب ہیں اور اخیر زمانے میں جن لوگوں نے لکھا ان میں بھی سب سے پہلے یہی ہیں اور درمیان میں اور لوگوں نے بھی لکھا جب ابی بن کعب نہ ہوتے تو زید بن ثابت لکھتے اور قریش میں جس نے سب سے پہلے آپ کے لئے لکھا وہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے بعد اس کے وہ مرتد ہو گیا تھا اور مکے لوٹ گیا تھا اسی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء (ترجمہ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا) اور خطوط کے لکھنے کا کام عبداللہ بن ارقم زہری کے سپرد تھا اور آنحضرت ؐ کے عہد ناموں کی کتابت اور صلح ناموں کی جب آپ صلح کرتے تھے حضرت علیؓ بن ابی طالب کرتے تھے اور جن لوگوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے کتابت کی تھی ان میں سے ابو بکرؓ صدیق ہیں اور عمرؓ بن خطاب اور عثمانؓ بن عفان اور زبیر بن عوام اور خالد اور ابان جو دونوں سعید بن عاص کے بیٹے ہیں اور حنظلہ اسیدی اور علاء بن حضرمی اور خالد بن ولید اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول اور مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اور جہیم بن صلت اور معیقیب بن ابی فاطمہ اور شرحبیل بن حسنہ۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابی کی وفات میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۲۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۰ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہی صحیح ہے کیونکہ زر بن حبیش ان سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ملے تھے۔ ابو عمر (ابن عبدالبر) نے کہا کہ انہوں نے ۱۹ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۲۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۲ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ اور اکثر لوگ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وفات پائی (یہاں تک ابن عبدالبر کا قول تھا مگر صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے بیان کیا)۔

حضرت ابی کے سر اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے اور وہ اپنے بالوں کی سپیدی کو بدلتے نہ تھے (یعنی خضاب نہ لگاتے تھے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۔ حضرت ابی ؓ بن مالک

حضرت ابی ؓ بن مالک حرشی اور بعض لوگ کہتے ہیں عامری یہ ابوعمر (ابن عبدالبر) کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم کہتے ہیں کہ قشیری عامری پس یہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ عامر بن صعصعہ کے قبیلہ سے ہیں اب ان کے بعد اختلاف ہے کیونکہ (اگر ان کو حرشی کہا جائے تو یہ حریش کی اولاد سے ہوں گے اور اگر قشیری کہا جائے تو قشیر کی اولاد سے ہوں گے اور) حریش اور قشیر دونوں بھائی ہیں اور دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن مضر کے بیٹے ہیں۔

یہ ابی بصری ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابی بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو پایا پھر بھی وہ دوزخ میں گیا اس پر اللہ لعنت کرے اور اسی کے مثل غندور علی بن جعد نے اور عاصم بن علی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور اس کو ابوداؤد نے بھی شعبہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابو مالک یا ابن مالک تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری نے اور ہشیم نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس کو حماد نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے مالک قشیری سے روایت کیا ہے اور اس کو اشعث بن سوار نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابو مالک یا عامر بن مالک تھا روایت کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث مالک بن عمرو قشیری کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابی بن مالک کوئی نہیں ہے وہ عمرو بن مالک ہیں (جن کو لوگوں نے ابی بن مالک سمجھا ہے) مگر (امام) بخاری نے ان ابی بن مالک کو اپنی کتاب (تاریخ) کبیر میں ابی کے باب میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کے بارے میں اختلاف بھی ذکر کیا ہے۔

بخاری کے علاوہ اور لوگ بھی ابی بن مالک کو صحیح کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اس کی بحث عمرو بن مالک کے بیان میں آئے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۔ حضرت ابی ؓ بن معاذ

حضرت ابی ؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ یہ اپنے بھائی انس بن معاذ کے ہمراہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور یہ دونوں بیر معونہ میں شہید ہوئے یہ کیفیت ابن شاہین نے واقدی سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الثاء

۳۷۔ حضرت اثال ؓ بن نعمان

حضرت اثال ؓ بن نعمان حنفی [۱] ان کا تذکرہ عبدان بن محمد مروزی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن مرزوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے غالب بن حلبس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبید ایادی نے اپنے والد سے انہوں نے اثال بن نعمان حنفی نے سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اور فرات بن حیان نبی ﷺ کے پاس گئے۔ ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا ہم اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ پھر آپ نے فرات بن حیان کو کچھ زمین بھی معافی میں دی تھی۔ فرات بن حیان کو حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر پہنچ چکا تھا ترجمہ شعر اگر ہم کہیں ادھر ادھر ڈھونڈنے سے فرات بن حیان کو پا جائیں تو وہ رہن ہلاک [۲] ہو جائیں

عبدان نے اس سے زیادہ ذکر نہیں کیا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۔ حضرت اثوب ؓ بن عتبہ

حضرت اثوب ؓ بن عتبہ۔ ان کو ابن قانع نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے احمد بن ابی الحسن کی کتاب کو ان سے پڑھ کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عمر مقری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے نیز احمد کہتے تھے کہ ہمیں زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن بجید نے جابر سے انہوں نے حضرت اثوب بن عتبہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سپید مرغ میرا اور میرے ستر پڑوسیوں کا دوست ہے۔

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

باب الہمزہ مع الجیم و مع الحاء الخاء

۳۹۔ حضرت اجمد ؓ

حضرت اجمد ؓ۔ جیم کے ساتھ۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ احمد بن عجیان ہمدانی نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور حضرت عمر ؓ بن خطاب کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے اور ان کا مقام جیزہ مصر کے نام سے مشہور ہے۔ دار قطنی کہتے تھے مجھے اس کی خبر عبدالواحد بن محمد سلمی نے دی وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید عبدالرحمٰن بن یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی کو کہتے ہوئے سنا مگر مجھے کوئی روایت حضرت اجمد

---

[۱] ایک قبلہ ہے عرب میں اس کی طرف منسوب ہیں ۱۲

[۲] رہن ہلاک کے معنی وہ گم کی ہوئی چیز جو اپنے مالک کے قبضے میں نہ جائے مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قید کر لیں پھر کبھی نہ چھوڑیں ۱۲

کی نہیں ملی۔

۴۰۔ حضرت احبؓ

حضرت احبؓ۔ حاء مہملہ کے ساتھ۔ یہ مالک بن سعد اللہ کے بیٹے ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یہ قول ابن دباغ کا ہے۔

۴۱۔ حضرت احزابؓ بن اسید

حضرت احزابؓ بن اسید (کنیت ان کی) ابورہم سمعی ظہری اور یہ سمائی (کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے) ہیں۔ ان کا نسب سمع بن مالک بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہے۔

ان کا ذکر محمد بن سعد کاتب واقدی نے ان صحابہ میں کیا ہے جو شام میں جا کے رہے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ (صحابی نہیں ہیں) تابعی ہیں اور ابن ابی خیثمہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔

علی بن عیاش نے اور ہشام بن عمار نے معاویہ بن یحییٰ طرابلسی اور معاویہ بن سعید تجیبی سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے حضرت ابورہم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو امیر[1] کی زبان چورائے اور سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو ناحق کسی مرد مسلمان کا مال مارلے اور منجملہ نیکیوں کے بیمار کی عیادت ہے اور پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا دست شفقت اس مریض پر پھیرو اور اس سے پوچھو کہ وہ کیسا ہے اور سب سے بڑی سفارش یہ ہے کہ تم دو آدمیوں کے درمیان میں نکاح کی سفارش کرو یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان میں نکاح کرادو اور انبیاء کے لباس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ پائجامہ سے پہلے کرتہ پہنتے تھے اور مقبولیت دعا کی علامتوں سے ایک یہ ہے کہ چھینک آجائے ابوسعد عبدالکریم بن ابی بکر سمعانی کہتے ہیں کہ ابورہم کا نام احزاب بن اسید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام اسید سمعی ہے۔ یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں) حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں انسے مکحول اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۔ حضرت احمدؓ بن حفص

حضرت احمدؓ بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابوعمرو مخزومی

یہ چچازاد بھائی ہیں خالد بن ولید کے اور ابوجہل بن ہشام کے اور خثیمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کے جو حضرت عمرؓ بن خطاب کی والدہ ہیں۔ (اس رشتے سے یہ حضرت عمرؓ کے چچیرے ماموں ہوئے)

ابوعبدالرحمٰن نسائی نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوہشام مخزومی سے جو بنی مخزوم کے نسب کے بڑے عالم تھے ابوعمرو بن حفص کا نام پوچھا انہوں نے کہا کہ احمد اور ان کی والدہ درہ بنت خزاعی بن حارث بن حویرث ثقفی ہے۔ علی

[1] امیر کی زبان چرانے کا یہ مطلب ہے کہ امیر کی طرف سے لوگوں کو جھوٹا پیغام دے ۱۲

بن رباح نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو جابیہ[1] والے دن خطبے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے مسلمانو) میں تم سے خالد بن ولید کی بابت عذرخواہی کرتا ہوں میں نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ یہ مال صرف مہاجرین کو دیں مگر انہوں نے جاہ اور شرف والے لوگوں کو اور باتونی [2] آدمیوں کو بھی دیا

لہٰذا میں نے انہیں معزول کر دیا اور ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس ابوعمرو بن حفص کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا خدا کی قسم [3] اے عمر تم نے انصاف نہیں کیا تم نے ایک ایسے عامل کو موقوف کر دیا جسے رسول اللہ ؐ نے عامل بنایا تھا اور تم نے ایک ایسی تلوار میان میں کر لی جو رسول اللہ ؐ نے (کافر کشی کے لئے) میان سے نکالی تھی اور تم نے ایک ایسے جھنڈے کو جھکا دیا جسے رسول اللہ ؐ نے بلند کیا تھا اور بے شک تم نے حق قرابت کا لحاظ نہ کیا اور تم نے اپنے چچا کے بیٹے پر حسد کیا حضرت عمرؓ نے (ان سخت و درشت الفاظ کے جواب میں نہایت نرمی سے) فرمایا کہ تم چونکہ خالد کے قریبی رشتہ دار ہو اور ابھی نوجوان ہو اس لئے تم کو اپنے چچا کے بیٹے کی حمایت میں غصہ آ گیا۔

۴۳۔ حضرت احمرؓ بن جزی

حضرت احمرؓ بن جزی بن شہاب بن جزء بن ثعلبہ بن زید بن مالک بن سنان ربعی سدوسی اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ (ان کا نسب یوں ہے) احمر بن جزی بن معاویہ بن سلیمان حارث سدوسی کے مولیٰ۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا جزی میں جیم اور زے کو کسرہ ہے۔

میں کہتا ہوں ان سے صرف حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن راشد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہؐ کے صحابی احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہؐ کے بیٹھنے کے لئے اس قدر جگہ چھوڑ دیا کرتے تھے جس میں آپ کی دونوں کہنیاں دونوں پہلوؤں سے جدا رہیں (یعنی بفراغت بیٹھ سکیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۔ حضرت احمرؓ مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت احمرؓ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے غلام ہیں۔ جبارۃ بن مغلس نے شریک سے انہوں نے عمران نخلی سے انہوں نے

---

[1] جابیہ ایک شہر ہے ملک شام میں اضلاع دمشق سے۔

[2] یہ اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت خالد نے ایک شاعر کو کچھ روپیہ دے دیا تھا۔

[3] حضرت عمر کا حلم اور انکی بردباری اور للّٰہیت قابل آفرین ہے ورنہ کس کی مجال تھی کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے ایسی سخت گفتگو کرتا ساتھ ہی اس کے حضرت ابوعمر کی حق گوئی بھی قابل تعریف ہے۔ اس مقام پر اگر کوئی نافہم یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابوعمر نے قسم کھا کر حضرت عمرؓ کی ناانصافی وغیرہ کو بیان کیا ہے پس اگر حضرت عمرؓ میں یہ باتیں نہ تھیں تو حضرت ابوعمرو کا جھوٹا ہونا اور جھوٹی قسم کھانا لازم آئے گا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابوعمرو نے جو کچھ کہا اپنی سمجھ کے موافق کہا اس وقت ان کی سمجھ میں حضرت عمر کا یہ فعل خلاف انصاف ہوگا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرات خلفائے راشدین نے کس قدر اختیارات نکتہ چینی کے عام طور پر دے رکھے تھے ۱۲

احمد مولیٰ ام سلمہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھا (اس سفر میں) ہم لوگوں کا گذر ایک وادی پر یا (یہ کہا کہ) ایک نہر پر ہوا تو میں لوگوں کو (اپنی پشت پر سوار کر کر کے) پار اتارنے لگا نبیؐ نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نے تو آج کشتی[1] کا کام دیا ہے یہ حدیث جبارہ کی روایت سے مشہور ہے اور دوسرے لوگوں نے شریک سے روایت کر کے اس کی مخالفت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۴۵۔ حضرت احمرؓ بن سلیم

حضرت احمرؓ بن سلیم اور بعض لوگ کہتے ہیں سلیم بن احمر انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان سے یزید بن شخیر نے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۶۔ حضرت احمرؓ بن سواء

حضرت احمرؓ بن سواء بن عدی بن مرہ بن حمران بن عوف بن عمرو بن حارث بن سدوس سدوسی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن محمد بن علی ازدی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے علاء بن منہال نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے حضرت احمر بن سواد سدوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی پرستش کیا کرتے تھے پھر اسے لے کے انہوں نے کنویں میں ڈال دیا بعد اس کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کر لی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور علاء بن منہال کوفی ہیں وہی ان کی حدیثوں کو جمع کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو اسی سند سے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۴۷۔ حضرت احمرؓ ابو عسیب

حضرت احمرؓ (ان کی کنیت) ابو عسیب نبیؐ کے غلام ہیں۔ ان سے عمران جونی اور حازم بن قاسم نے روایت کی ہے۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ یزید بن ہارون نے ابو نصیرہ مسلم بن عبید سے انہوں نے ابو عسیب مولی رسول اللہؐ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کے آئے تو میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام بھیج دیا اور وہ میری امت کے لئے رحمت ہے اور کافروں کے لئے عذاب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۔ حضرت احمرؓ بن قطن

حضرت احمرؓ بن قطن ہمدانی۔ فتح مصر میں شریک تھے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اس کو امیر ابو نصر بن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہے۔

---

[1] یعنی جس طرح کشتی کے ذریعے سے لوگ دریا کے پار اتر جاتے ہیں اسی طرح تمہارے ذریعے سے لوگ پار پہنچ گئے۔

۴۹۔حضرت احمرؓ بن معاویہ

حضرت احمرؓ بن معاویہ بن سلیم بن لائی بن حارث بن صریم بن حارث۔اور حارث کا نام مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔

کنیت ان کی ابوشعبل ہے۔نبیؐ نے ان کے لئے اوران کے بیٹے کے لئے ایک پروانہ امان کا لکھ دیا تھا اور یہ قبیلہ بنی تمیم کے وفد تھے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ابوالفتح ازدی کہتے ہیں ان کا نام مرہ ہے ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے اس کی روایت محمد بن عمر بن حفص بن سکن بن سواء بن شعبل بن احمر بن معاویہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ احمر نبیؐ کے پاس گئے اور وہ نبی تمیم کے وفد تھے تو نبیؐ نے ان کے اور ان کے بیٹے شعبل کے لئے پروانہ لکھ دیا تھا۔ان کی کنیت ابوشعبل (زیادہ مشہور) ہے (آپ نے اس پروانے میں یہ لکھ دیا تھا کہ) یہ تحریر ہے احمر بن معاویہ کے لئے اور شعبل بن احمر کے لئے ان کے مکانات اور مالوں کی حفاظت کے بابت جو شخص ان کو تکلیف دے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے بشرطیکہ یہ سچے ہوں یہ تحریر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہؐ کی مہر تھی۔ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر میں اس حدیث میں ارسال سمجھتا ہوں (یعنی کوئی راوی درمیان سے چھوٹ گیا ہے) اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی کوئی سند سوا اس کے نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۰۔حضرت احمریؓ

حضرت احمریؓ۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے۔ان کا شمار مدینہ والوں میں ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ نے عبداللہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت احمری سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنی بی بی سے (زمانہ حج میں) عمرہ کرانے کا وعدہ کیا تھا مگر میں (اس زمانے میں) جہاد پر چلا گیا (اور اس اثنا میں حج کا زمانہ گذر گیا) تو مجھے اس کا بہت رنج ہوا اور میں نے یہ کیفیت نبیؐ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بی بی سے کہہ دو کہ رمضان میں عمرہ ادا کرلیں کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیا ہے۔

۵۱۔حضرت احنفؓ بن قیس

حضرت احنفؓ بن قیس۔احنف ان کا لقب ہے حنف کے معنی وہ شخص جس کے پیر میں کجی ہو) ان کے پیر میں کچھ کجی تھی۔

ان کا نام ضحاک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام صخر بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔کنیت ان کی ابوبحر، تمیمی سعدی۔انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں اور چونکہ نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اس وجہ سے لوگوں نے ان کا تذکرہ (صحابہ میں) کیا ہے ان کی والدہ قبیلہ باہلہ کی ایک خاتون ہیں۔ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے حسن (بصری) سے انہوں نے حضرت احنف بن قیس نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ میں حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں کعبہ کا

طواف کر رہا تھا کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھ سے) کہا کہ کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں میں نے کہا ہاں (ضرور دو) اس شخص نے کہا کیا تم کو یاد ہے جب مجھے رسول اللہ ؐ نے تمہاری قوم کے پاس بھیجا تھا میں (جب ان لوگوں کے پاس پہنچا تو) اسلام کی خوبیاں ان سے بیان کرنے لگا اور انہیں اسلام کی ترغیب دینے لگا تو تم نے (مجھ سے) کہا تھا کہ بیشک تم اچھی بات کی ترغیب دیتے ہو اور اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور بیشک وہ (یعنی نبی ؐ) بھی اچھی بات کی ترغیب دیتے ہیں یہ خبر نبی ؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ احنف کو بخش دے۔ احنف (یہ روح افزا بشارت سن کے بہت خوش ہوئے اور) اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے نزدیک میرا کوئی عمل اس سے یعنی نبی ؐ کی دعا سے زیادہ قابل امید نہیں ہے۔ حضرت احنف بڑے ذکی اور دانش منداور عقیل تھے بصرہ کے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تھے حضرت عمرؓ نے ان کی عقل مندی اور دین داری اور نیک روی ملاحظہ فرما کر ایک سال تک ان کو روک لیا پھر ان کو (ایک روز) اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے احنف تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اپنے پاس روکا انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین (میں) نہیں جانتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ؐ نے ہمیں عقل مند منافقوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم ان میں سے تو نہیں ہو پھر حضرت عمرؓ نے انہیں ایک خط لکھ دیا حاکم بصرہ کے نام اس میں انہیں یہ لکھ دیا کہ احنف اہل بصرہ کے سردار ہیں اس وقت سے ان کی عزت بڑھتی گئی۔

یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں جو جمل میں لڑائی ہوئی تھی اس سے کنارہ کشی کی اور جنگ صفین [1] میں حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھے۔ معصب بن زبیر جس وقت عراق کے حاکم ہوئے اس وقت تک زندہ رہے کوفہ میں سنہ ۶۷ ہجری میں وفات پائی۔ مصعب بن زبیر جو اپنے بھائی عبداللہ (بن زبیر) کی طرف سے حاکم عراق تھے ان کے جنازہ کے ہمراہ گئے۔ ابوالحسن مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک بیٹا چھوڑا تھا بحر نام اور انہیں کے ساتھ ان کی کنیت تھی (یعنی ابوالبحر) بحر کی جب وفات ہوئی تو ان کی کوئی نرینہ اولاد باقی نہ تھی۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] جنگ صفین اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہؓ میں ہوئی تھی۔ جنگ جمل اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں ہوئی تھی ۱۲

۵۲۔ حضرت احوصؓ بن مسعود

حضرت احوصؓ بن مسعود انصاری۔ محیصہ اور حویصہ فرزندان مسعود انصاری کے بھائی ہیں ان کا نسب ان کے بھائیوں کے بیان میں آئے گا یہ احد میں اور تمام ان غزوات میں جو احد کے بعد ہوئے شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۵۳۔ حضرت احیحہؓ بن امیہ

حضرت احیحہؓ بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی صفوان بن امیہ کے بھائی ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ کے چھوڑے ہوئے ناموں کا ذکر کیا ہے اس میں بیان کیا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ہم کو ان کی روایت نہیں ملی صرف ان کا نام انہوں نے لکھ دیا ہے اور عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر

بن تیم وغیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مولفۃ القلوب کے ناموں میں ان کا بھی نام ہے۔

۵۴۔ حضرت اخرمؓ اسدی

حضرت اخرمؓ اسدی۔ ۔ ے کے ساتھ۔ یہ اسدی ہیں یعنی قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ کا سوار کہتے تھے۔ جس طرح حضرت ابوقتادہ کو کہتے تھے۔ حضرت اخرم ۶ ہجری میں نبیؐ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے جب کہ عبدالرحمٰن بن عینیہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری رسول اللہؐ کے مویشیوں پر شبخون مارا۔ ان کی شہادت کا واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع نے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے جو صحیحین میں منقول ہے۔ اخرم ان کا لقب ہے اور نام ان کا محرز بن نضلہ ہے عنقریب ان کا ذکر محرز کے نام میں پورے طور پر ہو گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت اخرمؓ

حضرت اخرمؓ۔ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں مگر ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث یحییٰ بن یمان عجلی نے قبیلہ تیم اللات کے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ذی قار [1] کے دن فرمایا آج پہلا دن ہے جس میں عرب نے عجم [2] سے اپنے حقوق لے لئے اور میری وجہ سے سب کو مدد ملی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور صرف اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

۵۶۔ حضرت اخرمؓ ہجیمی

حضرت اخرمؓ ہجیمی۔ ان کا شمار صحابہ میں یحییٰ بن یمان کی حدیث کے سبب سے ہے جو انہوں نے عبداللہ تیمی سے نقل کی ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ بن اخرم کے بیان میں آئے گا۔

میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ ہجیمی وہی اخرم ہیں جن کا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے کہ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں کیونکہ راوی ان دونوں سے دونوں تذکروں میں عبداللہ ہیں اور عبداللہ سے یحییٰ اور میں نے ان دونوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ صرف امیر ابو نصر ابن ماکولا کے پیروی کر کے لکھا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ان کا تذکرہ اسی طرح یکے بعد دیگرے کیا ہے۔ بیشک انہوں نے دو شخص علیحدہ علیحدہ سمجھے ہیں۔

۵۷۔ حضرت اخنسؓ بن شریق

حضرت اخنسؓ بن شریق۔ ثقفی ان کا نسب ابی بن شریق کے بیان میں گذر چکا ہے یہ بنی زہرہ کے حلیف [3] ہیں۔

---

[1] ذی قار ایک خاص دن کا نام ہے ۱۲

[2] یعنی عجم والے جو اہل عرب پر ظلم کر رہے تھے اور عرب کو معیل سمجھتے تھے وہ بات اب جاتی رہی۔

[3] حلیف اس شخص کو کہتے ہیں جس سے قسم کی دوستی ہو اہل عرب میں باہم قسم کھا کے دوستی کے عہد کرنے کا دستور تھا ۱۲۔

۵۸۔ حضرت اخنس ؓ بن خباب

حضرت اخنس ؓ بن خباب سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے معن بن یزید کے نام میں کیا ہے۔ ہم نے بھی معن کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔

باب الہمزۃ مع الدال و مع الذال

۵۹۔ حضرت ادرع ؓ اسلمی

حضرت ادرع ؓ اسلمی۔ نبیؐ کی پاسبانی میں رہتے تھے۔ ان سے صرف سعید بن ابی سعید مقبری نے فقط ایک حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے ایک شب کو میں رسول اللہ ؐ کی پاسبانی کے لئے گیا تو کوئی شخص مرگیا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہیں۔ مدینہ میں ان کی وفات ہوئی لوگ جب ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے اور ان کے جنازے کو اٹھایا تو نبی ؐ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی کرو اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔

۶۰۔ حضرت ادرع ؓ ضمری

حضرت ادرع ؓ ضمری۔ کنیت ان کی ابوالجعد ہے اور یہ کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ قاضی ابواحمد نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام صرف علی بن سعید عسکری کی کتاب میں دیکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو ہے۔ چنانچہ ان کا ذکر عمرو کے بیان میں بھی انشاء اللہ ہوگا اور عبیدہ بن سفیان حضرمی سے روایت ہے انہوں نے ابوالجعد ضمری سے روایت کی اور (کہا ہے کہ) ابوالجعد ضمری صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو شخص تین جمعہ بغیر عذر کے ترک کردے اللہ اس کے دل پر مہر کردیتا ہے۔ یہ حدیث محمد بن عمر سے اور عبیدہ سے مشہور ہے اور اس حدیث کو صالح بن کیسان نے عبیدہ بن سفیان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عمرو بن امیہ ضمری سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۱۔ حضرت ادریس ؓ

حضرت ادریس ؓ۔ ان کا تذکرہ ابرہہ کے ساتھ گذر چکا ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جو شام چلے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۔ حضرت ادیم ؓ تغلبی

حضرت ادیم ؓ تغلبی۔ ان سے صبی بن معبد نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام سے انہوں نے علی بن حکیم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی بن معبد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا بعد اس کے میں نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے جن کا نام ادیم تھا پوچھا

تو انہوں نے کہا کہ تم قران کرو یعنی حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھو اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ؐ نے بھی قران کیا تھا۔ اسی حدیث کو جریر نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے (ادیم کی جگہ) ہدیم بن عبداللہ کہا ہے۔ شریک نے بھی اس حدیث کو منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا اور انہوں نے (ادیم یا ہدیم) شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کسی نے اس حدیث میں نبی ؐ کا ذکر نہیں کیا آپ کا ذکر صرف ابن ماکولا نے کیا ہے۔ ہدیم ہا اور دال مہملہ کے ساتھ ہے ابو موسی کہتے ہیں مشہور ہذیم ہے ہا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے اور ان کو ابو نعیم نے اور جن لوگوں نے ابو نعیم کی پیروی کی ہے ثعلبی ثائے مثلثہ اور عین مہملہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ یہ تغلبی ہیں تائے مثناۃ اور غین معجمہ کے ساتھ کیونکہ قبیلہ بنی تغلب کے لوگ عیسائی تھے (اور یہ بھی عیسائی تھے) اور قبیلہ بنی ثعلبہ کے لوگ (عیسائی نہ تھے بلکہ) دین عرب پر تھے (یعنی مشرک تھے) ادیم میں ہمزہ کو پیش اور دال کے زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزے کو زبر اور دال کو زیر۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۶۳۔ حضرت اذینہؓ بن حارث

حضرت اذینہؓ بن حارث بن یعمر۔ ان کا نام شداخ بن عوف بن کعب بن مالک بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ یہ نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں اذینہ عبدی ہیں جو کہ عبدالرحمٰن کے والد ہیں اور ان میں اختلاف ہے۔ اذینہ بن مسلم عبدی۔ عبد قیس سے بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام اذینہ بن حارث بن یعمر ہے پھر ابن عبدالبر نے ان کا نسب کنانہ تک پہنچایا ہے جیسا کہ گذر چکا اور اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو قبیلہ شنّی سے بیان کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔

ابو داؤد طیالسی نے اپنے مسند میں سلام ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے مگر اس قسم کا جانب خلاف اس سے بہتر ہو تو اسے چاہئے کہ اسی بات کو کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔ اس حدیث کو سوا ابو الاحوص یعنی سلام بن سلیم کے اور کسی نے ابو اسحاق سے روایت نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے ان کو عبدی کہا ہے انہیں کا قول صحیح ہے۔ ان کو ابو احمد عسکری نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اذینہ عبدی جن کی کنیت ابو عبدالرحمٰن بن اذینہ ہے حجاج کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے اور یہ حجاج سلمہ بن حارث بن خالد بن عائذ بن سعد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن بہشہ کے بیٹے ہیں۔

اذینہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے۔ انہوں نے جنگ جمل کا زمانہ پایا تھا لہٰذا ان کا تذکرہ اس میں بھی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ابو حاتم کہتے ہیں کہ جو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں وہ مرسل ہیں (یعنی درمیان سے انہوں نے صحابی کا نام چھوڑ دیا ہے) فضل بن دکین نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں ابن دکین بھی کوفی ہیں اور وہ بہ نسبت اور لوگوں کے اپنے شہر کے رہنے والوں سے زیادہ واقف ہیں واللہ اعلم۔

اور شاید جو لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں ان کو شبہ ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے دیکھا کہ ابن اذینہ شاعر کنانی کا تذکرہ مشہور ہے تو

ان لوگوں نے ان کو اس شاعر کا باپ سمجھا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے نسب کے بیان میں ان کو عنبری بھی لکھ دیا ہے نون اور بے اور رے کے ساتھ حالانکہ یہ سب سے زیادہ عجیب ہے ابھی تو وہ ان کو لیثی کہہ چکے تھے قبیلہ کنانہ سے اور اب عنبری کہنے لگے قبیلہ تمیم سے اور بلا شبہ ان لوگوں نے ان کی تصحیف کر دی اور عبدی کو عنبری لکھ دیا ان کا تذکرہ بخاری نے بھی کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اذینہ عبدی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں اور یہ نبی ﷺ سے بھی مرسلاً (یعنی صحابی کو درمیان سے حذف کر کے) روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الراء

۶۴۔ حضرت اربدؓ بن حمیر

حضرت اربدؓ بن حمیر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن حمزہ۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی ان میں اربد بن حمیر بھی تھے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے اربد بن حمزہ نقل کیا ہے اور ابن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جن لوگوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے ان میں اربد بن حمیر بھی ہیں حمیر کے حا کو پیش اور میم کو زبر اور یے کو تشدید ہے اور اخیر میں رے ہے۔ یہ امیر ابو نصر بن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۵۔ حضرت اربدؓ خادم رسول اللہ ﷺ

حضرت اربدؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ اربد رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں ان کا تذکرہ ابوعبداللہ بن مندہ نے (اپنی) تاریخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث اصبغ بن زید نے سعید بن راشد سے انہوں نے (حضرت امام) زید بن علی (شہید) سے انہوں نے حضرت علیؓ (یعنی امام زین العابدین) سے انہوں نے اپنی دادی حضرت فاطمہ الزہرا سے روایت کی ہے اس حدیث میں کچھ ان کا ذکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۔ حضرت اربدؓ بن مخشی

حضرت اربدؓ بن مخشی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سوید بن مخشی ہے۔ یہ صحابی ہیں قبیلہ طے کے۔ ان کا ذکر ابو معشر وغیرہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ سوید کے بیان میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو احمد عسکری نے بھی کیا ہے۔

۶۷۔ حضرت ارطاۃؓ طائی

حضرت ارطاۃؓ طائی۔ قبیلہ طے کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ارطاۃ کے والد تھے نبی ﷺ کے پاس (مقام) ذی الخلصہ کی فتح کی بشارت لے کے آئے تھے اس وقت آپ نے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ قیس بن ربیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن

ابی حازم سے انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے انہیں ذی [1] الخلصہ کے گرادینے کے لئے بھیجا تھا (چنانچہ حسب ارشاد اس کو منہدم کر چکے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا جن کا نام ارطاۃ تھا چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے حضرت کو بشارت دی نبیؐ (اس بشارت کوسن کے) سجدے میں گر گئے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے نمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے انہیں ابوارطاۃ کہا ہے اور اسماعیل کے اکثر شاگردوں نے کہا ہے کہ حضرت جریر نے ایک شخص کو بھیجا جن کا نام حصین بن ربیعہ طائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے حصین کے بیان میں کیا ہے اور انشاء اللہ (ہماری کتاب میں بھی) ان کا تذکرہ حصین کے بیان میں آئے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۶۸۔حضرت ارطاۃؓ بن کعب

حضرت ارطاۃؓ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلامان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن نخع بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مالک بن ادد۔یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں ایک جھنڈا دیا اس جھنڈے کو لے کے یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے پھر اس جھنڈے کو قیس بن کعب نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔

یہ ارطاۃ اور حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ بن شراحیل۔شراحیل میں جاکے مل جاتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اوس بن جہیش کے بیان میں کیا ہے علیحدہ ان کا ذکر نہیں کیا۔

۶۹۔حضرت ارطاۃؓ بن منذر

حضرت ارطاۃؓ بن منذر۔ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ (یہ) ارطاۃ بن منذر سکونی (ہیں) اور یہ صحابی ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے ارطاۃ بن منذر سکونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے ۹۹ مشرکوں کو قتل کیا ہے اور میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ اتنے ہی مشرک اور قتل کر دوں اور کسی ایک مسلمان [2] کا راز فاش کر دوں (یعنی ایک مسلمان کے راز فاش کرنے میں جس قدر گناہ ہے اس کی تلافی مشرکوں کی اس کثیر تعداد کے قتل کرنے کا ثواب نہیں کر سکتا) عبدان نے کہا ہے کہ محمد بن علی بن رافع کہتے ہیں کہ صحیح (ہے کہ ان کا نام) لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے ارطاۃ بن منذر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ابوموسی کہتے ہیں کہ اس شخص کا کہنا ٹھیک ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ اسی کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ہم سے ابوغالب کشودی نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زبدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلاد مشقی نے اور حسین بن اسحاق تستری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی

---

[1] ذوالخلصہ ایک شیوالہ تھا یمن میں اس میں ایک بت تھا جس کا نام خلصہ تھا مشرک اس کی پرستش کیا کرتے تھے اور اس شیوالہ کو وہ لوگ کعبہ یمانیہ کہتے تھے ۱۲ (خیر جاری شرح صحیح بخاری)

[2] مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس واقعہ سے سبق سیکھیں کہ مسلمانوں کی پردہ دری اور ان کی آبروریزی کس قدر گناہ ہے۔

یعنی محفوظ سے انہوں نے ابن عائذ سے نقل کر کے بیان کیا اور ابن عائذ کا نام عبدالرحمٰن بن لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ایک ہمارا پڑوسی شراب پیتا ہے اور بری باتیں کرتا ہے آپ اس کی کیفیت سلطان سے بیان کر دیجئے حضرت لقیط بن ارطاۃ نے جواب دیا کہ میں نے ننانوے کافروں کو قتل کیا ہے اور (اس کے بعد راوی نے) اسی کے مثل بیان کیا (یعنی اس کے آگے انہوں نے کہا کہ میں باوجود اس کے کسی مسلمان کی پردہ دری کو نہیں پسند کرتا) ابوموسی نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ پہلی روایت (جس میں ان کا نام ارطاۃ ظاہر کیا گیا ہے) کی سند کس طرح واقع ہوئی ہے کیونکہ عبدان نے اس روایت کے بعد ہی ہشام بن عمار سے یہ دوسری روایت بھی نقل کی ہے جس میں انہوں نے ان کا نام لقیط بن ارطاۃ بیان کیا ہے شاید ان سے ایک جگہ غلطی ہوگئی ارطاۃ تابعین سے اور تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں اور اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ ارطاۃ شام کے معتبر لوگوں میں سے ہیں کسی صحابی سے بھی ان کی ملاقات نہیں ہوئی چہ جائیکہ نبی ؐ کی ملاقات۔

۷۰۔ حضرت ارقم ؓ بن ابی ارقم

حضرت ارقم ؓ بن ابی ارقم۔ ابی الارقم کا نام عبد مناف بن اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ امیمہ بنت حارث ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام تماضر بنت جذیم ہے قبیلہ بنی سہم سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفیہ بنت حارث بن خالد بن عمیر بن غبشان خزاعیہ ہے۔ حضرت ارقم کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والوں میں ہیں قدیم الاسلام ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ بارہویں تھے (یعنی ان سے پہلے صرف گیارہ آدمی مسلمان ہوئے تھے) اور یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ؐ نے بدر کے مال غنیمت سے ایک تلوار دی تھی۔ انہیں رسول اللہ ؐ نے (ایک مرتبہ) صدقات کی تحصیل کرنے کے لئے بھی مقرر فرمایا تھا۔

یہ وہی شخص ہیں جن کے گھر میں (ہجرت سے پہلے) مکہ میں رسول اللہ ؐ اور مسلمان چھپے تھے جب کہ مشرکوں کا خوف تھا (ان کا گھر کوہ صفا کے نیچے تھا) یہاں تک کہ پورے چالیس آدمی مسلمان ہوگئے ان چالیس کے آخری شخص حضرت عمرؓ بن خطاب تھے پس جب حضرت عمرؓ سے چالیس کی تعداد پوری ہوئی تو آنحضرت ؐ اور سب مسلمان) ان کے گھر سے باہر نکلے۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ابوالارقم یعنی حضرت ارقم کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے بنی مخزوم سے روایت کی حالانکہ یہ غلط ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابوحاتم رازی نے اور ان کے بیٹے نے بھی ایک غلطی کی ہے ان دونوں نے ان ارقم کو عبداللہ بن ارقم کا والد قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن ارقم زہری ہیں کیونکہ ان کا نسب یہ ہے عبداللہ بن ارقم بن عبدیغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ (اور یہ ارقم زہری نہیں ہیں) عبداللہ بن ارقم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال کے سردار تھے۔

یحییٰ بن عمران بن عثمان بن عفان بن ارقم ارقمی اپنے چچا عبداللہ بن عثمان سے اور ان کے گھر والوں سے وہ ان کے دادا عثمان بن ارقم سے وہ حضرت ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ارقم نے (ایک مرتبہ) بیت المقدس جانے کا سامان کیا جب سامان سے فراغت پائی تو نبی ؐ کے حضور میں رخصت ہونے کو آئے آپ نے فرمایا تم کیوں جاتے ہو کوئی ضرورت ہے کوئی تجارت ہے انہوں

نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں نہ کوئی ضرورت ہے نہ تجارت بلکہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوا کعبہ کے عثمان بن ارقم کہتے ہیں پھر حضرت ارقم بیٹھ گئے (اور اپنا ارادہ فسخ کر دیا)

ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبۃ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ہشام بن زیاد سے انہوں نے عثمان بن ارقم بن ابی الارقم مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا (اور وہ نبی ؐ کے اصحاب میں سے تھے) کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاندتا ہوا جاتا ہے اور امام کے نکل آنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان میں تفریق کر دیتا ہے (یعنی ان کو ہٹا کے خود ان کے بیچ میں بیٹھ جاتا ہے) وہ مثل اس شخص کے ہے جو اپنی آنتوں کو آتش جہنم میں کھینچے گا۔

عثمان بن ارقم کہتے ہیں میرے والد حضرت ارقم کی وفات ۵۳ ہجری میں بعمر ۸۳ سال ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ان کی عمر اسی سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ارقم نے وصیت کی تھی کہ ان کے جنازے کی نماز حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائیں اس وقت حضرت سعد (مقام) عقیق میں تھے مروان نے کہا کہ کیا رسول اللہ کا صحابی ایک غیر حاضر شخص کے انتظار میں دفن نہ کیا جائے گا اور (یہ کہہ کے) اس نے چاہا کہ ان کی نماز پڑھا دے مگر عبید اللہ بن ارقم نے مروان کی یہ بات نہیں مانی اور ان کے ساتھ تمام بنی مخزوم اٹھ کھڑے ہوئے اور ان میں باہم گفتگو ہوئی پھر حضرت سعد آ گئے اور انہیں نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات بھی اسی روز ہوئی تھی جس روز ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول صحیح ہے۔ حضرت ارقم جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۔ حضرت ارقمؓ بن جفینہ

حضرت ارقمؓ بن جفینہ تجیبی۔ قبیلہ بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ اور ان کی اولاد کا اہل مصر میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اس کو ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم بن جفینہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے سامنے اپنا کوئی مقدمہ پیش کیا تھا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کو متقدمین میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے مگر ان کا کچھ حال انہوں نے نہیں بیان کیا اور اس کا حوالہ ابو سعد بن عبدالاعلی پر کر دیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے۔ نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ کسی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۷۲۔ حضرت ارقمؓ نخعی

حضرت ارقمؓ نخعی۔ نام ان کا اوس بن جہیش بن یزید نخعی ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی حداد نے اجازۃً ابو احمد عطار کی کتاب سے نقل کر کے بیان کیا اور ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے منذر قابوسی نے بیان کیا وہ

کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابراہیم بن سوید نخعی نے حسن بن حکم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس نخعی سے انہوں نے قیس بن کعب سے روایت کر کے بیان کیا کہ قبیلہ نخع سے ان کے بھائی ارطاۃ بن کعب بن شراحیل اور ارقم جن کا نام اوس بن جہیش بن زید ہے نبی ؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ یہ دونوں اپنے زمانہ میں بڑے حسین اور بہت ہی خوش وضع تھے حضرت نے ان دونوں کو اسلام کی ترغیب دی چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور ان کے حسن وغیرہ سے آپ بہت خوش ہوئے آپ نے (ان سے) پوچھا کہ کیا تم نے اپنے پیچھے اپنا جیسا اور بھی کوئی چھوڑا ہے ان دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنی قوم کے ستر ۷۰ آدمی ایسے چھوڑ آئے ہیں جو ہر بات میں ہمارے شریک ہیں پھر آپ نے ان دونوں کو دعائے خیر دی اور آپ نے حضرت ارطاۃ کو ایک تحریر لکھ دی اور دونوں کو ایک جھنڈا دیا حضرت ارطاۃ اس جھنڈے کو لے کے جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور وہ شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی زید نے اس جھنڈے کو لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی قیس بن کعب نے اس جھنڈے کو لیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ قبیلہ نخع میں برکت دے اور ان لوگوں کے لئے آپ نے دعائے خیر کی تھی۔ ابن عابس کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے زرارہ سے انہوں نے قیس بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ارقم نبی ؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور اس میں انہیں دعا بھی دی تھی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ان لوگوں میں اسی طرح کیا ہے جن کا ذکر ابن مندہ سے چھوٹ گیا ہے۔ ان کا نسب ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر انہوں نے حضرت ارقم کا نام اوس نہیں بتایا انہوں نے یہ کہا ہے کہ بکر یعنی ابن عوف بن نخع کے اولاد کے یہ نام تھے مالک اور شیطان اور مرسوع انہیں کے خاندان سے حضرت ارقم بھی ہیں ان کا نام جہیش بن یزید بن مالک بن عبداللہ بن تسی بن یاسر بن جشم بن مالک بن بکر ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے تھے۔ اسی قول کی تائید کرتی ہے یہ بات کہ ابن مندہ نے جہیش بن اوس نخعی کو بھی ذکر کیا ہے اور عنقریب انشاء اللہ ان کا بھی بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۳۔ حضرت ارمیؓ بن اصحمہ

حضرت ارمیؓ بن اصحمہ نجاشی [۱] بن بحر۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ نام ان کے والد کا نجاشی بن اصحمہ ہے اصحمہ کے معنی عربی میں بخشش' نجاشی بادشاہ (حبش) کا لقب تھا جیسے کسریٰ (شاہ فارس کا لقب تھا) وہ کہتے ہیں کہ امام ابوالقاسم اسماعیل یعنی ابن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے جو ان کے شیخ تھے مغازی میں انہیں راویوں سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۷ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہان روئے زمین کو خط لکھے اور ان کے پاس قاصد بھیجے آپ نے انہیں اللہ (کی اطاعت) کی طرف بلایا کسی نے کہا کہ بادشاہ کسی ایسی تحریر کو جس پر مہر نہ ہو نہیں پڑھتے تو آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا آپ نے وہ مہر تمام خطوط پر کر دی اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی اصحمہ بن بحر کے پاس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خط میں لکھا تھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے یہ اوصاف ہیں [۲] الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اور میں اس بات کی

---

[۱] یہ حضرت نجاشی حبش کے بادشاہ تھے پہلے مذہب عیسوی رکھتے تھے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اور بہت اچھی حالت رہی ۱۲

[۲] ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے بادشاہ پاک سلامت رہنے والا خوف کرنے والا باعزت غالب دبدبہ بڑائی والا ۱۲

شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ خدا کی [1] روح اور اس کے کلمہ ہیں جس کو خدا نے مریم بتول طیبہ حصینہ کے طرف بھیجا تھا اللہ نے انہیں اپنی روح سے پیدا کیا اور انہیں اسی طرح پیدا کیا جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور ان میں روح پھونکی تھی اور (اے بادشاہ) میں تجھے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دیتا ہوں اور میں نے تیرے پاس اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو اور ان کے ہمراہ اور مسلمانوں کو بھیجا ہے پس تو تکبر کو چھوڑ دے اور میری نصیحتیں مان لے اور سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

نجاشی (بادشاہ) نے اس خط کو پڑھا اور اس کا یہ جواب لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبی اور اس کی رحمت وہ خدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی امابعد میرے پاس خط آپ کا پہنچا جس میں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی حالت بیان فرمائی ہے قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ جو کچھ حال عیسیٰ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس سے ایک ثفروق [2] کے برابر بھی زیادہ نہیں ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بے شک ہم نے اس پیغام کو سمجھ لیا جو آپ نے ہمیں بھیجا تھا اور ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے اور ان کے ساتھیوں کو (اپنا) مقرب بنایا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے صادق و مصدوق رسول ہیں اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے چچا کے بیٹے سے بیعت کی اور میں ان کے ہاتھ پر محض اللہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان ہو گیا جو سارے جہان کا پروردگار ہے اور میں نے آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے ارمیٰ بن اصحم کو بھیجا ہے میں صرف اپنی ہی جان پر اختیار رکھتا ہوں یارسول اللہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں حق ہے السلام علیک یارسول اللہ۔

پھر ان کے بیٹے (حضرت ارمیٰ) ساٹھ آدمیوں کے ہمراہ حبش سے چلے دریا میں کشتی پر سوار ہوئے جب بیچ دریا میں کشتی پہنچی تو سب لوگ غرق ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الزاء

۴۷۔ حضرت ازاذمرد رضی اللہ عنہ

حضرت ازاذمرد رضی اللہ عنہ۔ بعد الف کے زاء ہے ہرمز فارسی کے بیٹے ہیں کسریٰ (شاہ فارس) کے مقربین میں سے تھے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں ان کی حدیث عکرمہ بن ابراہیم ازدی نے جریر بن یزید بن جریر بجلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے انہوں نے ازاذمرد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں اس حال میں کہ ہم کسریٰ کے دروازے پر کھڑے ہوئے (اس کی) اجازت کے منتظر تھے اجازت ملنے میں دیر ہوئی اور گرمی سخت تھی اس سے بہت تکلیف ہوئی حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا لا حول ولا قوة الا بالله ماشاء الله كان ومالم يشاء لم يكن (ترجمہ۔ طاقت اور قدرت اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے جو وہ چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا نہیں ہوتا) پھر اس نے (ازاذمرد سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے کیا کہا ازاذمرد نے کہاں ہاں (میں جانتا ہوں) اللہ عزوجل اس کلمہ کہنے والے سے مصیبت کو دور کر دیتا ہے پھر

---

[1] یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی روح اور کلمہ سے مراد اس کا حکم یعنی محض اس کے حکم سے پیدا ہوئے تھے بغیر توسط اسباب ظاہر کے ۱۲

[2] ثفروق چھوہارے کے اوپر کے چھلکے کو کہتے ہیں یعنی آپ کے فرمانے میں ذرا بھی فرق نہیں ۱۲

انہوں نے ایک طویل قصہ بیان کیا کہ ایک جن انکی بیوی کے پاس انہیں کی شکل بن کر آتا تھا وہ ایک مرتبہ ان کو آسمان کی طرف چڑھا لے گیا تا کہ وہاں کی باتیں چھپ کے سنے چنانچہ جب وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو ایک آواز وہاں سے سنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس یہ دونوں گر پڑے پھر ان کو وہ جن ان کے گھر پہنچا آیا اس کے بعد وہ جن پھر جب ان کی بی بی کے پاس آیا تو انہوں نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس وہ جن جلنے لگا یہاں تک کہ خاک ہو گیا۔ اس حدیث کو سلیمان بن ابراہیم بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں قادسیہ میں تھا مجھے ایک فارسی نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھتے سنا تو اس نے کہا کہ میں نے یہی کلام آسمان سے سنا ہے پھر انہوں نے یہی قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور ازاذ مرد کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۔ حضرت ازداز رضی اللہ عنہ

حضرت ازداز۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) یزداد بن عیسی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ اپنی روایت میں صحابی کو درمیان سے چھوڑ دیتے ہیں یہ خود صحابی نہیں ہیں بخاری کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ زکریا بن اسحاق نے عیسی بن ازداذ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ بعد پیشاب کر چکنے کے اپنے جسم خاص [1] کو تین مرتبہ بل دیتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۶۔ حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن حمیضہ

حضرت ازہر بن حمیضہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۷۷۔ حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن عبدعوف

حضرت ازہر بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا اور عبدالرحمٰن بن ازہر کے والد ہیں جن سے ابن شہاب روایت کرتے ہیں۔

ابوالطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے اور محمد بن حنفیہ نے سقایہ [2] کی بابت اختلاف کیا تو طلحہ بن عبیداللہ نے اور عامر بن ربیعہ نے اور ازہر بن عبدعوف نے اس کی شہادت دی کہ سقایہ رسول اللہ ؐ نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس کے سپرد کیا تھا۔ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے قریش کے چار آدمیوں کو بھیجا تھا انہوں نے حرم [3] کے نشانات قائم کیے وہ چار یہ تھے۔ مخرمہ بن نوفل اور ازہر بن عبدعوف اور سعید بن یربوع اور حویطب بن

[1] مقصود اس سے یہ ہوتا تھا کہ پیشاب کا کوئی قطرہ جسم کے خاص میں باقی نہ رہ جائے یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچی واللہ اعلم ۱۲

[2] سقایہ کے معنی پانی پلانا یہاں مراد حاجیوں کو پانی پلانا آنحضرت ؐ نے یہ خدمت حضرت عباس کے متعلق فرمائی تھی چنانچہ اب تک ان کے خاندان میں ہے ۱۲۔

[3] یعنی ہر طرف سے حرم کی حد بندی کر دی حرم کے حدود ہر جانب سے مختلف ہیں ۱۲

عبدالعزیٰ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۸۔حضرت ازہرؓ بن قیس

حضرت ازہرؓ بن قیس۔کنیت ان کی ابوالولید۔ان سے حریز بن عثمان نے روایت کی ہے(کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی یہ ابن عبدالبر کا قول ہے)کہ نبیؐ مغرب کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۹۔حضرت ازہرؓ بن منقر

حضرت ازہرؓ بن منقر۔بصرہ کے اعراب میں سے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے آپ کو سنا آپ الحمدللہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور(نماز ختم ہو جانے پر)دونوں طرف سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ والسین

۸۰۔حضرت اسافؓ بن انمار

حضرت اسافؓ بن انمار اور اساف بن نہیک ان دونوں کا ذکر رافع بن خدیج کی مزارعت والی حدیث میں ہے جس کو ابواب بن عتبہ نے ابوالنجاشی سے انہوں نے رافعؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے چچا ظہیر نے بیان کیا کہا کہ اے میرے بھیجتے رسول اللہؐ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے کھیت کرایہ میں دیں اس حدیث کو قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص نے سنا جن کا نام اساف بن انمار تھا تو انہوں نے کہا۔شعر

لعل ضرارا ان تبید بنارها وتسمع بالریان تعوی ثعالبه

شاید ضرار(نامی زمین)کے کنویں اب خشک ہو جائیں اور ریان(نامی مقام)میں تم سنو کہ لومڑیاں بولیں گی جب زمین کا کرایہ پر دینا موقوف ہو جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بوجہ زراعت نہ ہونے کے کنویں خشک ہو جائیں گے اور آبادی کے مقامات ایسے ویران ہو جائیں گے کہ وہاں لومڑیاں بولیں گی۔

ہمارے شاعر اساف بن نہیک نے یا نہیک بن اساف نے(اس کے جواب میں یہ شعر)کہا شعر

لعل ضرار ان تعیش بنارها وتسمع بالریان تبنی مشاربه

امید ہے کہ ضرار کے کنویں باقی رہیں اور ریان میں پانی پینے کے گھاٹ بنائے جائیں یعنی جب ہم حدیث کے موافق عمل کریں گے تو اور ترقی و فلاح ہوگی نہ تنزل و بربادی۔

۸۱۔حضرت اساف بن نہیکؓ

حضرت اساف بن نہیکؓ یا نہیک بن اسافؓ۔ان کا تذکرہ اسی حدیث میں ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۸۲۔ حضرت اسامہؓ بن اخدری

حضرت اسامہؓ بن اخدری شقری۔ شقرہ کا نام حارث بن تمیم بن مر ہے ایسا ہی ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے۔ ہشام کلبی کہتے ہیں کہ شقرہ کا نام معاویہ بن حارث بن تمیم ہے ان کو شقرہ صرف ان کے ایک شعر کے سبب سے کہنے لگے شعر

وقد احمل الرمح الاصم کعو بہ   بہ من دماء الحی کا لشقرات

تیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون ان پر مثل شقرات کے تھا۔ مقصود اپنی شجاعت اور دلیری کا بیان کرنا ہے کہ میں نے اتنے آدمی نیزے سے مارے کہ میرا نیزہ خون سے سرخ ہو گیا تھا۔

شقرات شقائق [1] النعمان کو کہتے ہیں نعمان نے ایک زمین محدود کر لی تھی اور اس میں انہوں نے شقرات بوئے تھے لہٰذا شقرات انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشیر بن میمون نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت اسامہ بن اخدری نے بیان کیا وہ کہتے تھے قبیلہ شقرہ کے کچھ لوگ نبیؐ کے پاس آئے ان میں ایک شخص فربہ تھا اس کا نام تھا اصرم اس نے ایک حبشی غلام مول لیا تھا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ اس کا نام رکھ دیجئے اور اس کے لئے دعا کیجئے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا اصرم آپ نے فرمایا (اصرم نہیں) بلکہ زرعہ آپ نے فرمایا تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو اس نے کہا میں اسے چرواہا بنانا چاہتا ہوں تو نبیؐ نے اپنی انگلیوں کو اٹھایا اور پھر ان کو بند کر لیا اور فرمایا کہ اس غلام کا نام عاصم ہے۔ حضرت اسامہ اخدری بصرہ میں جا کے رہے تھے سوا اس حدیث کے اور کوئی روایت ان سے نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۸۳۔ حضرت اسامہؓ بن خزیم

حضرت اسامہؓ بن خزیم۔ انہوں نے حضرت مرہ سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۸۴۔ حضرت اسامہؓ بن زید

حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں ابن رفیدہ بن لوی بن کلب کو ذکر کیا ہے یہ غلطی ہے وہ ثور بن کلب ہیں اس میں کچھ شک نہیں ان کی والدہ ام ایمن ہیں جو رسول اللہؐ کی کھلائی تھیں (گود لینے والی) پس یہ اور ایمن علاتی بھائی ہیں۔ حضرت اسامہ کی کنیت ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو زید اور بعض کہتے ہیں ابو یزید اور بعض کہتے ہیں ابو خارجہ اور یہ اپنے والدین کے وقت سے رسول اللہؐ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام)

---

[1] شقائق النعمان گل لالہ کو کہتے ہیں۔

ہیں۔ یہ حب رسول اللہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں فرمایا کہ منجملہ میرے محبوب لوگوں کے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہارے نیکو کار لوگوں میں سے ہوں پس تم لوگ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔

انہیں نبی ؐ نے اٹھارہ برس کی عمر میں عامل بنایا تھا۔

ہم سے منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یزید بن عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے شریک سے انہوں نے ابن عباس انہوں نے ذریح سے انہوں نے بہی سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں (ایک مرتبہ) اسامہ دروازے کی چوکھٹ پر گر پڑے اور ان کے چہرے میں خراش آ گیا تو مجھ سے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تم ان کا خون دور کر دو مجھے اس سے نفرت معلوم ہوئی لہٰذا رسول اللہ ؐ خود اسے چوس چوس [1] کے تھوکنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اسامہ سے (اس قدر محبت ہے کہ) اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے (بہت عمدہ عمدہ کپڑے پہناتا اور اسے زیور پہناتا تا کہ وہ خوبصورت معلوم ہو۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخطاب نصر بن احمد بن بطر قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن رزقویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن محمد صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رمادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ (ایک مرتبہ) ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کی پشت پر ایک چادر ڈال دی گئی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو سوار کر لیا اور آپ (اس وقت) حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لیئے جاتے تھے۔ یہ قصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے وظیفے مقرر کئے تو حضرت اسامہ بن زید کا وظیفہ پانچ ہزار مقرر کیا اور اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ بن عمر کا دو ہزار حضرت ابن عمر نے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر ترجیح دی حالانکہ میں ان کاموں میں شریک ہوا ہوں جن میں اسامہ شریک نہیں ہوئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسامہ رسول خدا کو تجھ سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے باپ رسول خدا کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ نے حضرت علیؓ سے (ان کی خلافت کے وقت) بیعت نہیں کی نہ ان کے ساتھ ان کی کسی جنگ میں شریک ہوئے حضرت اسامہ نے ان سے کہا کہ (اے علی) اگر آپ اپنا ہاتھ کسی اژدہے کے منہ میں ڈال دیں تو میں بھی اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ کے ساتھ ڈال دوں گا مگر آپ سن چکے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ؐ نے کیا فرمایا تھا جب میں نے اس شخص کو قتل کیا جو لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا لہٰذا میں نے آپ کے ہمراہ لڑنے سے معذور ہوں (کیونکہ آپ کی لڑائی مسلمانوں کے ساتھ ہو رہی ہے) اور یہ واقعہ (جس کی طرف حضرت اسامہ نے اشارہ کیا) اس طرح پر ہے کہ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین بغدادی نے اپنی اسناد کے

---

[1] خون کے نکال ڈالنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے اسی واسطے یہ تدبیر حضرت نے کی۔ غایت درجہ کی محبت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے ۱۲

ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسامہ بن محمد بن اسامہ بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت اسامہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ایک جہاد میں ایک کافر کو پایا تھا اور انصار میں سے ایک شخص تھے ہم دونوں نے اس پر تلوار کھینچی اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مگر ہم نے اسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا پھر جب ہم رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نے صرف جان بچانے کے لئے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا آپ نے فرمایا اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے پس قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا کہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا گذشتہ اسلام کالعدم [1] ہو جاتا اور میں آج مسلمان ہوا ہوتا پھر میں نے کہا کہ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ اب کسی ایسے شخص کو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو قتل نہ کروں گا۔

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت اسامہ بن زید کو نبی ؐ کی قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اسی اثنا میں مروان ایک جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے بلایا گیا چنانچہ جب وہ اس کی نماز پڑھ کے لوٹے اور حضرت اسامہ حضرت کے مکان کے دروازے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو ان سے مروان نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارا مرتبہ لوگوں کو ظاہر ہو خدا تمہارے ساتھ (برا معاملہ) کرے اور ایک بری بات انہیں کہی پھر وہ لوٹ کے چلا اتنے میں حضرت اسامہ فارغ ہو گئے اور انہوں نے کہا اے مروان تو نے مجھے ایذا دی اور تو بدگو اور فحش بکنے والا ہے اور میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدگو اور فحش بکنے والے سے ناخوش رہتا ہے۔ حضرت اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور ناک ان کی چپٹی تھی۔ حضرت معاویہ کے اخیر زمانے میں ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مقام جرف میں وفات پائی اور ان کی نعش مدینہ منورہ میں لائی گئی۔ ان سے ابوعثمان نہدی نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے حضرت اسامہ کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسے آپ نے غزوہ موتہ کی طرف بھیجا تھا اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نبی ؐ نے اس لشکر پر جسے آپ نے موتہ کی طرف بھیجا تھا ان کے والد حضرت زید بن حارثہ کو سردار بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب سردار لشکر بنیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ۔ ہاں اسامہ کو بھی آپ نے ایک لشکر کا سردار بنایا تھا اور اس لشکر کو حکم دیا تھا شام کی طرف جائے اس لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے جب رسول اللہ ؐ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہو جائے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد وہ لشکر روانہ ہوا یہ واقعہ غزوہ موتہ کا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۔ حضرت اسامہ ؓ بن شریک

حضرت اسامہ ؓ بن شریک ثعلبی قبیلہ بنی ثعلبہ بن یربوع سے ہیں یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد

---

[1] یعنی یہ قتل مجھ سے حالت کفر میں صادر ہوا ہوتا حالت کفر کے گناہ بعد اسلام لانے کے معاف ہو جاتے ہیں ۱۲۔

ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن بکر بن وائل سے ہیں ابن مندہ کہتے تھے کہ ذبیانی غطفانی ہیں قبیلہ بنی ثعلبہ بن بکر سے ہمیں ابوالفضل خطیب نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ اور مسعودی نے زیاد بن علاقہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت اسامہ بن شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی ؐ کی خدمت میں گیا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ کے صحابہ (اس طرح باادب سر جھکائے ہوئے ہیں کہ) گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں پھر آپ کے پاس ادھر ادھر سے اعراب (بدوی) آئے اور انہوں نے بے دھڑک آپ سے مسائل دریافت کرنا شروع کئے کہ یارسول اللہ فلاں بات کے کرنے میں ہمارے اوپر کچھ گناہ ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو اللہ نے تنگی (شریعت سے) اٹھادی ہے مگر جو شخص کوئی بڑے (گناہ کی) بات کرے تو اسی نے تنگی پیدا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی کی آبروریزی کرے اسی نے تنگی پیدا کی اور ان لوگوں نے آپ سے دوا کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا اے خدا کے بندو دوا کرو اس لئے خدا نے ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی ہے سوا بڑھاپے کے اور آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ وصف کون سا ہے جو انسان کو ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ خوش خلقی۔اس حدیث کی روایت اعمش اور ثوری اور مسعر اور ابن عیینہ نے اور مالک بن مغول نے کی ہے یہ سب لوگ زیاد سے وہ حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہیں اور وہب بن اسماعیل اسدی کوفی نے البتہ اس کے خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو محمد بن قیس اسدی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے زیاد سے انہوں نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ غطفانی ہیں تو قبیلہ ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہوں گے پھر ثعلبہ بن بکر بن وائل کے قبیلہ سے کیونکر ہوں گے کیونکہ وہ لوگ قبیلہ قیس غیلان سے ہیں جو قبیلہ مضر کی ایک شاخ ہے اور بکر بن وائل قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے پس یہ دونوں قول باہم متناقض ہیں صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا کیونکہ ان کی نسبت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ ذبیان سے ہیں اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ بکر سے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ قبیلہ ثعلبہ بن یربوع سے ہیں کچھ نہیں ہے۔صحیح یہی ہے کہ یہ قبیلہ ثعلبہ بن سعد سے ہیں واللہ اعلم۔

۸۶۔حضرت اسامہ ؓ بن عمیر

حضرت اسامہ ؓ بن عمیر بن عامر بن اقیشر۔اقیشر کا نام عمیر بن عبداللہ بن حبیب بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث بن کبیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہذلی یہ کلبی نے بیان کیا ہے۔یہ اسامہ ابوالملیح ہذلی کے والد ہیں۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن امام احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ حنین کے دن پانی بہت برس رہا تھا لہٰذا نبی ؐ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ (اس نے یہ اعلان کیا کہ اے لوگو) اپنے اپنے فرودگاہوں میں نماز پڑھ لو اس حدیث کو ابن مندہ نے حسن بن علی بن عفان عامری سے انہوں نے ابواسامہ یعنی حماد بن اسامہ سے انہوں نے ولید بن عبدہ باہلی سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور ابونعیم نے اس سند کو عبداللہ بن عمر بن ابان سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عامر بن عبدہ باہلی سے انہوں ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے

بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض وہم کرنے والوں سے یعنی ابن مندہ سے وہم ہو گیا ہے کہ یہ حدیث ابو اسامہ کی ولید بن عبدہ سے مروی ہے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے ابو تمیمہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) نبی ؐ کے ہمراہ (اونٹ پر) سوار تھا کہ یکا یک ہمارے اونٹ نے ٹھوکر لی میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے نبی ؐ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے اس لئے کہ وہ (اس کے کہنے سے اور) بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ میرے اونٹ کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری قوت کے برابر کون ہے بلکہ بسم اللہ کہا کرو (اس کی وجہ سے) شیطان گھٹ جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

کبیر: یاء کے ساتھ ہے اور اقشیر۔ ہمزہ کی پیش' قاف کی زبر کے ساتھ اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر شین نقطوں والی اور راء ہے۔

۸۷۔ حضرت اسامہؓ بن مالک

حضرت اسامہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابو العشراء دارمی۔ حافظ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہیں اس بات میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو العشراء کا نام اسامہ بہت اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ہاں ان کے والد صحابی ہیں یہ خود صحابی نہیں۔ عبدان اگرچہ قوت حافظ کے ساتھ موصوف تھے خطیب نے تاریخ بغداد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور طبرانی کے سوا بہت سے حفاظ نے ان سے روایتیں لکھی ہیں مگر کوئی شخص غلطی اور خطا سے نہیں بچا اور کون شخص بچنے کا دعویٰ کر سکتا ہے آنحضرت ؐ یہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بشر ہوں (کبھی اجتہاد میں) مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے اور (کبھی) صواب اور میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

عبدان نے اس تذکرہ میں ایک حدیث بھی ابو العشراء سے نقل کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عبدان نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کی حدیثیں اور جو جو اختلافات ان حدیثوں میں ہیں سب ایک مستقل مقام میں لکھ دیئے ہیں۔

ہم نے ان کا نام اس مقام میں صرف اس لئے لکھ دیا کہ بے علم آدمی عبدان کی کتاب میں ان کا نام دیکھ کر یہ گمان کرے کہ ان کا نام ہم سے چھوٹ گیا۔ ان کا ذکر ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۸۸۔ حضرت اسحاقؓ غنوی

حضرت اسحاقؓ غنوی۔ ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے موسیٰ بن اسماعیل نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں ہمیں اسماعیل بن فضل بن اخشید نے خبر دی اور روایت میں الفاظ بھی انہیں کے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی (اس کے بعد) دونوں کہتے تھے کہ ہمیں بشار

بن عبدالملک مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادی ام حکیم بنت دینار مزینہ نے اپنی مولیٰ ام اسحاق غنویہ سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ ام اسحاق نے بقصد مدینہ مکہ سے ہجرت کی وہ اور ان کے بھائی (دونوں چلے) یہاں تک کہ اثنائے راہ میں ان سے ان کے بھائی نے کہا کہ اے ام اسحاق تم بیٹھ جاؤ میں مکہ جا کے اپنا ناشتہ لے آؤں وہیں بھول آیا ہوں ام اسحاق نے کہا مجھے خوف ہوتا ہے کہ وہ فاسق (یعنی میرا شوہر) تمہیں قتل کر دے گا مگر ان کے بھائی (نے نہ مانا اور وہ) ان کو وہیں چھوڑ کے مکہ چلے گئے اتنے میں ایک سوار تین روز کے بعد مکہ سے آیا اور اس نے کہا کہ اے ام اسحاق تم یہاں کیوں بیٹھی ہو انہوں نے کہا میں اپنے بھائی اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں اس سوار نے کہا کہ اسحاق تمہارا بھائی اب کہاں وہ جب مکہ سے نکلا تو اسے تمہارا شوہر مل گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا ام اسحاق کہتی ہیں میں انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی اور رسول اللہ ؐ اپنی بی بی حفصہ بنت عمر کے یہاں تشریف رکھتے تھے بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میرا بھائی اسحاق قتل کر دیا گیا اور (اس وقت) میں آپ کی طرف بہت تیز نظر سے دیکھ رہی تھی اور آپ وضو کر رہے تھے پھر تھوڑی ہی دیر کے لئے میری نظر آپ کی طرف سے ہٹی تو آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کے میرے اوپر چھڑک دیا۔ (بشار بن عبدالملک راوی کہتے ہیں) میری دادی کہتی تھی کہ بعد رسول اللہ ؐ کی وفات کے ہمیں بڑی بڑی مصیبتیں پہنچتی تھی اور ہم دیکھتے تھے کہ ام اسحاق کی آنکھوں میں آنسوں بھرے ہوئے ہیں مگر ان کے چہرے[1] تک نہیں آتے تھے یہ حدیث بشار کی روایت سے مشہور ہے اس کو ابوعاصم اور عبدالصمد بن عبدالوارث وغیرہ نے بشار سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۔ حضرت اسحاق ؓ

حضرت اسحاق ؓ۔ یہ ایک دوسرے اسحاق ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو بھی عبدان نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن حسین نے جن کا لقب بنان بغدادی تھا بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن جبلہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خالد مخزومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبدالرحمٰن نے اسحاق سے جو نبی ؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی اللہ (ﷺ) نے کھجوروں کے کھولنے اور رطب کے چھیلنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۰۔ حضرت اسد ؓ۔ ابن اخی خدیجہ

حضرت اسد ؓ۔ ابن اخی خدیجہ۔ حضرت (ام المومنین) خدیجہ کے بھائی کے بیٹے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسد بن خویلد ہیں اس صورت میں وہ حضرت خدیجہ کے بھائی ہوں گے۔

ابن مندہ کہتے ہیں ان کی حدیث سماک نے بعض ان لوگوں سے روایت کی ہے جنہوں نے اسد بن خویلد سے سنا ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چیز کو بیچے جو اس کے پاس نہ ہو۔ عقیلی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد میں کچھ کلام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی رسول اللہ ؐ کے پانی چھڑک دینے کی برکت سے پھر کبھی کسی مصیبت پر انہیں بے قراری نہیں ہوئی ۱۲۔

۹۱۔ حضرت اسدؓ بن حارثہ

حضرت اسدؓ بن حارثہ علیمی کلبی۔ قبیلہ بنی علیم بن جناب سے ہیں نبی ؐ کے پاس یہ اوران کے بھائی قطن بن حارثہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اورانہوں نے آپ سے اپنی قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کی درخواست کی تھی۔ اپنی قوم کی طرف سے بولنے والے اوران کے وکیل یہی قطن بن حارثہ تھے انہوں نے ایک فصیح حدیث بیان کی ہے جس میں اجنبی لغات بہت ہیں اس حدیث کوابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے بھی ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا ہے جس طرح ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

ہشام کلبی نے کہا ہے کہ حارثہ اور حصن دونوں قطن بن زائر بن حصین بن کعب بن علیم بن جناب کے بیٹے ہیں نبی ؐ کے حضور میں آئے تھے۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ حارثہ کے بیان میں آئے گا مگر کلبی نے اسد بن حارثہ کا ذکر نہیں کیا اور ابن عبدالبر نے ان کا تذکرہ بنا بر روایت صحیح حارثہ کے بیان میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے۔ جناب: جیم نون اوراس کے آخر میں باء موحدہ ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۲۔ حضرت اسدؓ بن زرارہ

حضرت اسدؓ بن زرارہ انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابوالفضل محمد بن طاہر ہمارے یہاں آئے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی ہاشمی نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد احمسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن زیاد احمر نے غالب بن مقلاص سے انہوں نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جب میں معراج میں آسمان پر اٹھایا گیا تو فرشتے مجھے ایک موتی کے محل کے پاس لے گئے جس میں سونے کی زمین تھی وہ محل چمک رہا تھا پھر اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی یا یہ فرمایا کہ مجھے خبر دی کہ علی میں تین اوصاف ہیں وہ مسلمانوں کے سردار اور پرہیز گاروں کے پیشوا ہیں اور غرمجلین [1] کے پیشرو ہیں۔ حاکم ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث متن اور اسناد دونوں کے لحاظ سے غریب ہے مجھے اسد بن زرارہ کی کوئی حدیث مسند سوا اس کے نہیں ملی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حاکم ابوعبداللہ سے اس روایت میں اور اس اعتراض میں وہم ہو گیا کیونکہ یہ دراصل) اسعد بن زرارہ انصاری ہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص اسد نام کا نہیں ہے سوا اسد بن خالد کے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہم سے ابوسعد بن ابی عبداللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی طہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق نے وہ محمد بن خالد مقری سے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ بیان کی صرف فرق اس قدر تھا کہ انہوں نے غالب بن مقلاص کی جگہ پر ہلال بن مقلاص کہا اور (بجائے عبداللہ بن اسد بن زرارہ کے) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

[1] قیامت کے دن مومنوں کے اعضائے وضو برکت وضو سے چمکیں گے اسی لئے ان کو غرمجلون کا خطاب ملا ہے ۱۲

۹۳۔ حضرت اسدؓ بن سعیہ

حضرت اسدؓ بن سعیہ قرظی۔ بعض لوگ انہیں اسد کہتے ہیں اور بعض لوگ اسید ہمزہ کی زبر اور سین کی زیر کے ساتھ اور یہی صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اسید ہے ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید یہ سب لوگ قبیلہ بنی ہدل کے ہیں نہ قبیلہ بنی قریظہ کے نہ بنی نضیر کے ان کا نسب بنی قریظہ و بنی نضیر سے اوپر ہے ہاں یہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ اسی شب کو اسلام لائے جس کی صبح کو قریظہ (کے قبیلے والے) حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر آئے تھے لہٰذا ان کے جان اور ان کے مال محفوظ رہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو اسید میں لکھا ہے۔

۹۴۔ حضرت اسدؓ بن عبید

حضرت اسدؓ بن عبید۔ پہلے یہودی تھے۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن اسید اور اسد بن عبید اسلام لائے اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی مسلمان ہوئے یہ سب لوگ ایمان لائے اور انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کی طرف مائل ہوئے تو یہود کے علماء نے اور نیز اور کافروں نے کہا کہ محمدؐ پر ایمان وہی لوگ لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم سب میں بدتر تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیسوا سواء من اهل الکتاب امة قائمة الآیة (ترجمہ سب اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں سے کچھ لوگ حق پر قائم ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۔ حضرت اسدؓ بن کرز

حضرت اسدؓ بن کرز بن عامر بن عبداللہ بن عبد شمس بن غمغمہ بن جریر بن شق بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن ارش بن عمرو بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بجلی قسری۔ خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسد قسری امیر عراق کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ انہوں نے نبیؐ کی صحبت حاصل کی ہے اور ان کے بیٹے یزید بھی صحابی ہیں۔ ان سے مہاجر بن حبیب نے اور ضمرہ بن حبیب نے اور ان کے پوتے خالد بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبیؐ کو ایک کمان ہدیہ میں دی تھی وہ کمان نبیؐ نے قتادہ بن نعمان کو دے دی تھی۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومعمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیار نے خالد قسری سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے ان کے دادا یزید بن اسد سے فرمایا کہ جو بات تم اپنے لئے پسند کرو وہی سب کے لئے پسند کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسد: یاء کی زیادتی اور ہمزہ کے ضمہ اور فتح کے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ غمغمہ: دو معجمہ غینوں کے ساتھ ہے۔ افرک: فاء اور راء کے ساتھ اور آخر پر کاف ہے۔ نذیر: نون کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور آخر پر راء ہے اور قسر: قاف مفتوحہ اور سین ساکنہ کے ساتھ ہے اور ان کا نام مالک ہے۔

۹۶۔ حضرت اسعدؓ بن حارثہ

حضرت اسعدؓ بن حارثہ بن لوذان انصاری ساعدی۔ ابونعیم نے ان (کے نسب) کو اسی طرح بیان کیا ہے اور میں ان کو بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر سمجھتا ہوں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین علی بن طباطبا علوی نے اور ابوبکر محمد بن ابوالقاسم قرانی نے اور ابوغالب کوشیدی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ربذہ نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق مسیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام بتائے جو انصار میں سے واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے تھے پھر قبیلہ بنی ساعدہ میں سے اسعد بن حارثہ بن لوذان (کا نام لیا کہ یہ بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے) اور واقعہ جسر حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے میں ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۷۔ حضرت اسعد الخیرؓ

حضرت اسعد الخیرؓ۔ انہوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ بخاری نے ان کا ذکر وحدان میں کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ (اسعد الخیر نہیں ہیں بلکہ) ابوسعد الخیر ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام احمد ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصراً لکھا ہے۔

۹۸۔ حضرت اسعدؓ بن زرارہ

حضرت اسعدؓ بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ ہے ان کو نجار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو بسولے سے مارا تھا اور اسے لکڑی کی طرح چھیل دیا تھا اور بعض لوگوں نے اور کچھ بھی بیان کیا ہے۔ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے یہ اسعد انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بعض لوگ ان کو اسعد الخیر بھی کہتے ہیں کنیت ان کی ابوامامہ ہے۔ انصار میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے ان کے اسلام کا سبب جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا یہ ہوا کہ اسعد بن زرارہ مکہ گئے ہوئے تھے وہ اور ذکوان بن عبدقیس دونوں کسی کام سے عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے وہاں انہوں نے رسول اللہ ؐ کا ذکر سنا پس یہ دونوں آپ کے پاس گئے آپ نے انہیں اسلام کی ترغیب دی اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے پھر عتبہ کے پاس نہیں گئے اور مدینہ لوٹ آئے اور یہی دونوں سب سے پہلے مدینہ میں اسلام لے کے آئے ابن اسحاقؒ نے لکھا ہے کہ اسعد بن زرارہ ان لوگوں کے ساتھ اسلام لائے تھے جنہوں نے اپنی اپنی قوم سے پہلے اسلام کی طرف عقبہ اولی میں سبقت کی تھی اور یہ عقبی تھی عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ اور عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے تھے عقبہ اولی کی بیعت میں صرف چھ ۶ یا سات ۷ آدمی تھے اور عقبہ ثانیہ کی بیعت میں بارہ آدمی تھے اور عقبہ ثالثہ کی بیعت میں ستر آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے چھ آدمیوں کی بیعت کو بیعت عقبہ نہیں کہتے وہ صرف دو ہی مرتبہ بیعت عقبہ کو قرار دیتے ہیں اور ابوامامہ سوا جابر بن عبداللہ کے اور تمام شرکائے بیعت سے چھوٹے تھے۔ یہ

اسعد بنی نجار کے نقیب تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ کے نقیب[1] تھے اور نقیب صرف بارہ آدمی تھے۔
(۱) سعد بن عبادہ (۲) اسعد بن زرارہ (۳) سعد بن ربیع (۴) سعد بن خیثمہ (۵) منذر بن عمرو (۶) عبداللہ بن رواحہ (۷) براء بن معرور (۸) ابوالہیثم بن تیہان (۹) اسید بن حضیر (۱۰) عبداللہ بن عمرو بن حرام (۱۱) عبادہ بن صامت (۱۲) رافع بن مالک۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوامامہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی ؐ سے شعب عقبہ میں بیعت کی تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی بیان کیا ہے جیسا کہ اپنے مقام میں مذکور ہوگا۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب میں جس کو نقیع الخضمات بھی کہتے ہیں۔ جمعہ کی نماز پڑھی اور اس وقت چالیس آدمی تھے اسعد بن زرارہ کی وفات ہجرت کے پہلے سال شوال میں بدر سے پہلے ہوگئی تھی کیونکہ جنگ بدر رمضان ۲ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کی وفات اس مرض میں ہوئی تھی جس کو ذبحہ کہتے ہیں اور نبی ؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ دیا تھا ان کی وفات جس وقت ہوئی اس وقت مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی۔ پھر نبی ؐ نے فرمایا کہ یہود کیا بری گفتگو ہے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے دوست کو موت سے کیوں نہ بچایا حالانکہ میں نہ اس کے لئے کسی بات کا اختیار رکھتا ہوں نہ اپنے لئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ اسعد بن زرارہ قبیلہ بنی ساعدہ کے نقیب تھے ان کا وہم ہے یہ قبیلہ بنی نجار کے نقیب تھے جب ان کی وفات ہوگئی تو بنی نجار کے لوگ نبی ؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ اسعد کی وفات ہوگئی اور وہ ہمارے نقیب تھے پس اب آپ ہمارے لئے کوئی اور نقیب مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ میرے ماموں ہو اور میں تمہارا نقیب ہوں یہ فضیلت خاص کر بنی نجار کو ملی۔ بنی ساعدہ کے نقیب حضرت سعد بن عبادہ تھے کیونکہ آپ ہر قبیلہ کا نقیب اسی قبیلہ سے مقرر کرتے تھے۔ بے شک ابونعیم نے اس وہم میں ابن مندہ کی پیروی کر لی۔ واللہ اعلم

۹۹۔ حضرت اسعدؓ بن سلامہ

حضرت اسعدؓ بن سلامہ اشہلی انصاری۔ واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ان دونوں نے اس اسناد کے ساتھ جو اسعد بن حارثہ کے بیان میں گذر چکی ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ یہ اسعد بھی جسر کے دن شہید ہوئے اور ہشام بن کلبی نے ان کو سعد بغیر الف کے لکھا ہے (اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے) ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبدالاشہل اور کہا ہے کہ یہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے حرف سین میں سعد کے بیان میں کیا ہے۔ یہ بھی ابن کلبی کے قول کی تائید کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۰۔ حضرت اسعدؓ بن سہل

حضرت اسعدؓ بن سہل بن حنیف۔ ان کا باقی نسب ان کے والد کے ذکر میں انشاءاللہ بیان کیا جائے گا۔ یہ نبی ؐ کی زندگی میں آپ کی وفات سے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے ان کے والد انہیں نبیؐ کے حضور میں لائے آپ نے ان کی تحنیک فرمائی اور ان کے نانا اسعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام رکھا اور انہیں کی کنیت پر ان کی کنیت تجویز فرمائی (یعنی ابوامامہ)۔ پیشواؤں اور علما میں سے

---

[1] ذبحہ گلے کی ایک بیماری کا نام ہے کبھی کبھی اس بیماری سے خناق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک یہ بھی ہیں۔ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور سہل اور زہری اور یحییٰ بن سعید انصاریٰ اور سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی۔ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ سے بیعت کی ہے آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور ان کی تحنیک فرمائی تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے آپ کا جیسا (حسن) کبھی نہیں دیکھا کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی (ایسا حسین) نہیں دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ان کو (نظر لگ گئی اور) صرع کا دورہ ہوگیا تو لوگ نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ سہل کی خبر لیجئے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۔حضرت اسعدؓ بن عبداللہ

حضرت اسعدؓ بن عبداللہ خزاعی۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی عبیداللہ بن حسن حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عبدالغفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن لاھز بن قریط نے سلیمان بن کثیر خزاعی سے (یہ جعفر کے نانا ہیں) اپنے والد کثیر سے انہوں نے اپنے والد اسعد بن عبداللہ بن مالک بن افصیٰ خزاعی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ سب دینوں سے زیادہ پسند اللہ کو دین ابراہیمی ہے جو نہایت سہل دین ہے اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ نہ کہیں کہ تو ظالم ہے تو (سمجھ لو کہ) بے شک یہ دین ان سے رخصت ہوگیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس اسناد میں میرے نزدیک اعتراض ہے کیونکہ سلیمان بن کثیر بنو عباس کے نقیبوں سے تھے انہیں ابومسلم خراسانی نے ۱۲۲ھ میں قتل کر دیا تھا پس حاکم سے اور ان کے بیٹے جعفر سے ملاقات کیونکر ہو سکتی ہے تا کہ وہ ان سے روایت کریں۔

۱۰۲۔حضرت اسعدؓ بن عطیہ

حضرت اسعدؓ بن عطیہ بن عبید بن بجالہ بن عوف بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذھل بن ذہیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعۃ قضاعی بلوی۔انہوں نے رسول اللہ ؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا ذکر (روایتوں میں) ہے مگر ان کی کوئی حدیث مروی نہیں ہے ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ وہ فتح مصر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ودم: دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۱۰۳۔حضرت اسعدؓ بن یربوع

حضرت اسعدؓ بن یربوع انصاری خزرجی ساعدی۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اسید بن یربوع کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔پس یہ اگر دونوں بھائی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک نام غلط ہے سیف بن عمر نے ان کا نام اسعد لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

۱۰۴۔ حضرت اسعدؓ بن یزید

حضرت اسعدؓ بن یزید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج یہ ابو عمر اور ہشام کلبی کا قول ہے۔ کلبی نے اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں کیا ابونعیم نے (ان کا نام اس طرح) بیان کیا ہے اسعد بن یزید انصاری اور بعض لوگ کہتے ہیں (اسعد) بن زید اور ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی نجار کی شاخ بنی زریق سے جنگ بدر میں شریک ہوئے اسعد بن یزید بن فاکہ کا نام بھی مروی ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ زریق نجار کی شاخ نہیں ہے کیونکہ نجار ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کی اولاد میں ہیں اور زریق وہ تو ابن عبد حارثہ بن جشم سے ہیں پس ان کے اور نجار کے درمیان میں علاقہ ولدیت کا نہیں ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بن زید بن فاکہ بتایا ہے اور بعض نے سعد بن یزید بن فاکہ اور سب اپنے اپنے مقام میں انشاء اللہ آئے گا۔

۱۰۵۔ حضرت اسعرؓ

حضرت اسعرؓ۔ اخیر میں راء ہے۔ بعض لوگ ان کو ابن اسعر کہتے ہیں اور بعض لوگ سعر کہتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ابومرارہ جہنی نے ابن اسعر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکہ کے کسی جانب میں اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا یکا یک رسول اللہؐ تشریف لائے میں نے کہا مرحبا یا رسول اللہؐ آپ کیا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تمہارے مال کا صدقہ (وصول کرنے آیا ہوں) اسعر کہتے ہیں میں ایک حاملہ بکری نہایت عمدہ لے آیا جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اس میں ہمارا حق نہیں ہے ہمارا حق تو سال بھر یا چھ مہینے کی بکری میں ہے۔ ابن مندہ نے تو ان کا تذکرہ یہیں (یعنی اسعر کے بیان میں) کیا ہے مگر ابونعیم نے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ سعر کے بیان میں لکھا ہے۔

۱۰۶۔ حضرت اسفعؓ بکری

حضرت اسفعؓ بکری (یعنی قبیلہ بکر کے ہیں) ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی۔ نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابن طباطبا اور کوشیدی اور قرانی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں طبرانی یعنی سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویزید قراطیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن ابی عباد مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمر بن عطا نے جو ابن اسفع کے غلام تھے اور ایک سچے آدمی تھے حضرت اسفع بکری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ سے کسی شخص نے پوچھا کہ قرآن میں سب سے افضل ترکون سی آیت ہے؟ نبیؐ نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یہاں تک کہ آپ نے پوری آیت ختم کر دی۔ ان کا تذکرہ طبرانی اور ابونعیم نے اور ابوزکریا ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ انہوں نے (بجائے اس کے کہ حضرت جب ہجرت کر کے تشریف لائے یہ)

کہا ہے کہ مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے۔اور عبدان نے اس حدیث کو روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع کے غلام سے انہوں نے ابن اسقع سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ جب ہجرت کر کے تشریف لائے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی کیا ہے۔امیر ابونصر نے کہا ہے کہ اسقع فے کے ساتھ ہے اور وہ بکری ہیں ان کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن اسقع کہتے ہیں۔

۱۰۷۔حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح

حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح بن صریم بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن حزم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔یہ طبری کا قول ہے اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ریاح کے نام میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔اور کہا ہے ریاح راء کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۰۸۔اسقف نجران

اسقف نجران۔ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ اسلام لائے تھے یا نہیں۔صلہ بن زفر نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسقف نجران نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجئے جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسے ہی شخص کو بھیجوں گا جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو چنانچہ نبی ﷺ کے اصحاب منتظر ہوئے (کہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوتی ہے) نبی ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے جو اسقف نجران کو نام قرار دیا یہ نہایت عجیب بات ہے اسقف نام نہیں ہے بلکہ نصاری کے (دینی) عہدوں میں ایک عہدہ ہے جیسے شماس اور قس اور مطران اور بترک اور اسقف نام ان کا ابوحارث بن علقمہ ہے۔یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل کے ایک شخص ہیں اسلام نہیں لائے۔یہ ابن اسحاق کا بیان ہے۔

۱۰۹۔حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع اعرابی۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔انہوں نے نبی ﷺ سے تیمم کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایک ضرب منہ پر مسح کرنے کے لئے چاہئے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں ان سے صرف ربیع بن بدر معروف بہ علیلہ بن بدر نے بذریعہ اپنے بھائی کے روایت کی ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۱۰۔حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک بن عوف اعوجی تمیمی۔رسول اللہ ﷺ کے خادم اور آپ کی سواری کے منتظم تھے (آخر عمر میں) بصرہ میں جا رہے تھے۔ان سے رزیق مالکی مدلجی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔اس میں کچھ اعتراض ہے۔ان سے اور ابوموسیٰ سے مواخات تھی۔علاء بن ابی سریہ نے ہثیم بن زریق مالکی سے انہوں اپنے والد سے انہوں نے اسلع بن شریک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سردی کے زمانے میں رات کو مجھے احتلام ہوا اور مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر میں ٹھنڈے پانی

سے نہاؤں گا تو مرجاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا اور مجھے یہ بھی گوارانہ ہوا کہ میں جنابت کی حالت میں حضرت کی سواری کس دوں لہٰذا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے احتلام ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اے اسلع تیمم کرلو میں نے عرض کیا کہ کس طرح تو آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ دو مرتبہ زمین پر مار ایک مرتبہ منہ کے مسح کرنے کے لئے اور ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۔ حضرت اسلمؓ بن اوس

حضرت اسلمؓ بن اوس بن بجرہ بن حارث بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ساعدی۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو بقیع میں دفن ہونے سے روکا تھا لہٰذا لوگوں نے انہیں حش کوکب [۱] میں دفن کیا حش چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ بجر: باء کے فتح اور جیم کے سکون کے ساتھ۔ غیان: غین معجمہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۔ حضرت اسلمؓ بن بجرہ

حضرت اسلمؓ بن بجرہ انصاری خزرجی۔ رسول اللہؐ نے (قبیلہ) قریظہ کے قیدی انہیں کے سپرد کئے تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بجرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے بنی قریظہ کے قیدیوں کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا میں لڑکوں کو برہنہ کر کے دیکھتا تھا جس کے زیر ناف بال ہوتے تھے [۲] اسے میں قتل کر دیتا تھا۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اسحاق بن ابی فروہ پر دائر ہے اور میرے نزدیک اسلم بن بجرہ کا یہ نسب صحیح نہیں اس حدیث کی صحت میں اعتراض ہے میں کہتا ہوں کہ اسحاق کے سوا اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اس حدیث کو زبیر بن بکار نے عبداللہ بن عمرو فہری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن محمد بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں محمد بن اسحاق کے بجائے محمد بن ابراہیم کو ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ اسلم اور وہ اسلم جن کا ذکر پیشتر ہوا ایک ہی ہیں یا دو ہیں اور اس تذکرہ میں شاید انہیں اسلم کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہو زیادہ خیال یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں گے کیونکہ اہل عرب اکثر دادا کی طرف بھی منسوب کر دیتے ہیں ہم نے ان کا ذکر محض اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کا تذکرہ دیکھے تو انہیں ان کے اسلم کے علاوہ نہ سمجھے واللہ اعلم۔

۱۱۳۔ حضرت اسلمؓ بن جبیرہ

حضرت اسلمؓ بن جبیرہ بن جبیرہ بن حصین بن حصین بن نعمان بن سنان بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ ابن کلبی کا قول

---

[۱] مدینہ سے باہر بقیع کے ساتھ ایک باغ میں۔ (النہایہ)

[۲] چونکہ شریعت کا حکم ہے کہ لڑائی میں نابالغ بچے اور عورتیں قتل نہ کی جائیں لہٰذا بلوغ معلوم کرنے کے لئے ایسا کیا جاتا تھا ۱۲۔

ہے اور بخاری نے اسلم بن حصین بن جبیرہ کہا ہے اور عنقریب ان کا ذکر بھی آئے گا میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

۱۱۴۔ حضرت اسلمؓ حادی رسول اللہؐ

حضرت اسلمؓ۔رسول اللہؐ کے حادی! پڑھنے والے تھے۔یہ اسلم رافع کے ساتھی ہیں۔ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شب کو ہم بیدار ہوئے اور (اس وقت ہم سفر میں) عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہماری سواریاں کس دی ہیں اور اپنی سوار بھی کس لی ہے پس جب ہم لوگ بیدار ہوئے تو انہوں نے بطور رجز یہ دو شعر پڑھے۔

لایا خذ اللیل علیک بالھم ۔۔۔ والبسن لہ القمیص واعتم

وکن شریک رافع و اسلم ۔۔۔ واخدم القوم لکیما تخدم

رات کی وجہ سے تم کو خوف نہ ہونا چاہئے کرتہ پہن لو اور عمامہ باندھ لو اور رافع و اسلم کے شریک ہو جاؤ۔لوگوں کی خدمت کرو تا کہ تم بھی مخدوم بنو۔

ہم سب لوگ ان کے پاس جلد جلدی گئے تو وہ اپنی سواری کو کس چکے تھے اور ہماری سواریاں بھی کس چکے تھے اور انہوں نے یہ نہیں چاہا کہ ہم لوگوں کو سوتے سے جگائیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن مدنی کہتے ہیں کہ رافع اور اسلم دونوں نبیؐ کے حداء پڑھنے والے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۱۵۔ حضرت اسلمؓ حبشی

حضرت اسلمؓ حبشی۔حبش کے رہنے والے اسود لقب۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسلم حبشی اسود ایک یہودی کے چرواہے تھے اس کی بکریاں چرایا کرتے تھے ان کی کیفیت یہ ہے کہ ہم سے ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بن سمین نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ ایک چرواہا اسود رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس چرواہے کے ہمراہ کچھ بکریاں ایک یہودی کی تھیں وہ ان کو اجرت پر چراتا تھا اس چرواہے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے رسول اللہؐ نے اسے تعلیم دی وہ مسلمان ہو گیا اور رسول اللہؐ کسی شخص کو جو آپ سے اسلام کی خواہش کرتا تھا حقیر نہ سمجھتے تھے الغرض آپ نے اسے اسلام کی تعلیم دی اسود نے عرض کیا کہ میں ان بکریوں کے مالک کا مزدور ہوں اور یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں میں انہیں کیا کروں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کے منہ پر مار دو یہ اپنے مالک کے پاس لوٹ جائیں گی پس اسود کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے منہ پر ماردی اور کہا کہ (اے بکریو) اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ اب میں خدا کی قسم تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا پس وہ بکریاں لوٹ گئیں (ایسا معلوم ہوتا تھا) گویا کوئی ہانکنے والا انہیں ہانک رہا یہاں تک کہ وہ قلعہ میں داخل ہو گئیں پھر اسود قلعہ کی طرف بڑھے تا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر لڑیں کہ ایک پتھر ان کے لگ گیا اور وہ شہید ہو گئے اسود نے اب تک کوئی نماز نہیں پڑھی تھی پھر رسول اللہؐ کے پاس لائے

۱؎ شتربان عادۃ سفر میں کچھ اشعار پڑھتے ہیں ان کو حدا کہتے ہیں ۱۲

گئے اور آپ کے پیچھے رکھ دیئے گئے اور ایک چادر انہیں اڑھادی گئی جو اوڑھے ہوئے تھے رسول اللہ ؐ ان کی طرف دیکھنے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب تھے پھر آپ نے جلدی سے منہ پھیر لیا لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ نے کیوں منہ پھیر لیا فرمایا کہ ان کے ہمراہ ایک حور عین ہے جو ان کی بیوی ہے۔

ابوموسیٰ نے اسود چرواہے کا تذکرہ ابوعبداللہ (بن مندہ) پر استدراک کر کے لکھا ہے (یعنی یہ بیان کیا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ رہ گیا تھا) ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسود کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے اور اسلم کے نام میں پھر دوبارہ ان کا ذکر کیا ہے اسود ان کا لقب ہے اور اسلم ان کا نام ہے ابوموسیٰ نے عبدان کی سند میں محمد بن اسحاق تک پہنچائی ہے وہ اپنے والد اسحاق بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ اسود چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ خیبر کے بعض قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس کے آگے انہوں نے وہی قصہ نقل کیا ہے جو گذر چکا۔ مگر ابوموسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے اگر چہ اس بات میں انہیں وہم ہو گیا ہے کہ انہوں نے اسود کی کنیت ابوسلمیٰ بیان کی ہے اور ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے چونکہ دیکھا کہ ابونعیم نے ابن مندہ کا وہم بیان کیا ہے اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ پورا تذکرہ غلط ہے حالانکہ صرف بعض باتوں میں ان سے غلطی ہو گئی ہے باقی باتیں صحیح ہیں جیسا کہ ہم اس کے بعد کے تذکروں میں بیان کریں گے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت اسلمؓ راعی

حضرت اسلمؓ راعی۔ چرواہے۔ جن کا لقب اسود ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اسلم چرواہے جن کی کنیت ابوسلمیٰ ہے خیبر میں شہید ہوئے ان کی حدیث ابوسلام نے بواسطہ ابوسلمیٰ چرواہے کے نبی ؐ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ابوسلمیٰ رسول اللہ ؐ کے چرواہے تھے بعض وہم کرنے والوں نے گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ ان کا نام حریث ہے اور انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے حالانکہ یہ ایک دوسرا وہم ہے اور ابونعیم نے وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) (۱) لا الہ الا اللہ اور (۲) اللہ اکبر اور (۳) سبحان اللہ اور (۴) الحمد للہ اور صالح اولاد جو کسی مرد مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے ابونعیم نے کہا ہے کہ خیبر میں جو ابوسلمیٰ شہید ہوئے ان سے ابوسلام نہیں روایت کرتے اور حدثنا نہیں کہتے پس اگر انہوں نے عن ابی سلمیٰ کہا ہے تو یہ حدیث مرسل ہو گی (یعنی درمیان سے کوئی راوی چھوٹ گیا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۱۷۔ حضرت اسلمؓ بن حصین

حضرت اسلمؓ بن حصین بن جبیرہ بن نعمان بن سنان۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ ایک اسلم بن جبیرہ کا بیان اوپر ہو چکا ہے میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

۱۱۸۔ حضرت اسلمؓ ابورافع

حضرت اسلمؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع رسول اللہؐ کے غلام تھے کنیت ان کی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ابن مدینی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے اور ابن نمیر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ابراہیم۔ ابراہیم کے نام میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے حضرت عباسؓ کی ملک میں تھا انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعید بن عاص کے غلام تھے سعید بن عاص کے بعد ان کے بیٹے ان کے وارث ہوئے ان کے آٹھ بیٹے تھے سبھوں نے ان کو آزاد کر دیا سوا خالد کے کہ انہوں نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ بھی اپنا حصہ یا تو آزاد کر دیں یا آپ کے ہاتھ بیچ ڈالیں یا آپ کو ہبہ کر دیں مگر انہوں نے نہیں مانا چند روز کے بعد انہوں نے رسول اللہؐ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عاص کے صرف تین بیٹوں نے انہیں آزاد کیا تھا تو ابورافع رسول اللہؐ کے پاس آئے تاکہ جن لوگوں نے انہیں آزاد نہیں کیا ان سے کچھ سفارش کرائیں چنانچہ رسول اللہؐ نے ان لوگوں سے ان کے بارے میں کہا ان لوگوں نے آپ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا یہ اختلاف (صحیح نہیں ہے) صحیح یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد کیا اسی واسطے ابورافع کہا کرتے تھے کہ میں رسول خدا کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ ان کی اولاد میں مدینہ کے اشراف لوگ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے اپنی لونڈی سلمٰی کا نکاح کر دیا تھا ان سے عبید اللہ بن ابی رافع پیدا ہوئے۔

سلمٰی۔ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کی قابلہ تھیں آپ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئی تھیں۔ عبید اللہ حضرت علی بن ابی طالب کے عہد خلافت میں ان کے خزانچی اور منشی رہے۔

حضرت ابورافع جنگ احد اور خندق میں اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر میں شریک نہیں ہوئے اس لئے کہ یہ اس زمانے میں مکہ میں تھے۔ ان کا واقعہ ابولہب کے ساتھ جب کہ اسے بدر کی خبر مکہ میں پہنچی مشہور ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبید اللہ اور حسن نے اور عطاء بن یسار نے روایت کی ہے ان کی وفات کے وقت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا کچھ حال انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی آئے گا۔

۱۱۹۔ حضرت اسلمؓ بن سلیم

حضرت اسلمؓ بن سلیم خنسا بنت معاویہ بن سلیم صریمیۃ کے چچا ہیں۔ یہ تین بھائی تھے۔ حارث اور معاویہ اور اسلم یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور انہوں نے ان کی ایک حدیث عوف اعرابی سے روایت کی ہے وہ خنساء بنت معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا۔ نبی جنتی ہیں اور شہید جنتی ہیں اور چھوٹے بچے جنتی ہیں اور زندہ [1] درگور کی ہوئی لڑکی جنتی ہے اور بعض

---

[1] عرب میں اسلام سے پہلے دختر کی ولادت بہت ناگوار تھی جہاں کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی وہ مارے شرم کے اپنی قوم کو منہ نہ دکھاتا تھا اس شرمندگی کے دفع کرنے کے لئے اکثر لڑکیاں زندہ گاڑ دی جاتی تھیں ۱۲۔

راویوں نے اس حدیث میں خنساء بنت معاویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میری پھوپھی نے یہ حدیث بیان کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۰۔حضرت اسلمؓ مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ

حضرت اسلمؓ عمر بن خطاب کے غلام ہیں۔یہ یمن کے قیدیوں میں سے تھے۔انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے۔محمد بن اسحٰق نے کہا ہے۔گیارہ ہجری کو جب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر بن خطاب کو امیر الحج مقرر فرمایا تو یہ اسلم ان کے ساتھ تھے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا تو ہے مگر آپؐ کو دیکھا نہیں اور یہ اسلم حبشہ کے رہنے والے تھے۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے والد نے اسلام قبول کیا تھا۔عبدالمنعم بن بشیر بن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ دو سفر کئے ہیں عبدالمنعم مجہول شخص ہیں۔ابوعبید قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ اسلم نے ۸۰ ہجری میں وفات پائی ہے۔اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ۱۱۴ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور ان کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی مگر یہ قول پہلے کے خلاف ہے کیونکہ مروان نے ۶۴ ہجری میں وفات پائی ہے۔اور وہ اسے پہلے ہی مدینہ سے معزول ہو گیا تھا۔اسلم سے ان کے بیٹے زید، مسلم بن جندب اور ابن عمر کے غلام نافع نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۔حضرت اسلمؓ بن عمیرہ

حضرت اسلمؓ بن عمیرہ بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ قول طبرانی کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ عمیرہ: عین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۲۔حضرت اسلمؓ

حضرت اسلمؓ۔یہ ایک اور ہیں ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ عبدان مروزی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان اسلم کا نہ کچھ حال معلوم ہے اور نہ ان کا نسب میں جانتا ہوں سوا اس حدیث کے (کہ اس میں البتہ ان کا تذکرہ ہے) اور ممکن ہے کہ اسلم سے مراد (اس حدیث میں) قبیلہ اسلم ہو اور یہی قرین قیاس ہے۔عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں بندار نے اور ابوموسی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے اپنے چچا سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے اسلم سے فرمایا کہ تم لوگ آج کے دن (یعنی عاشورا) کا روزہ رکھو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو کھا چکے ہیں آپ نے فرمایا اب جس قدر دن باقی ہے اس میں کچھ نہ کھاؤ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی سند سے محفوظ ہے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اسلم سے مراد قبیلہ اسلم ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ کھا چکے اور اسماء بن حارثہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ نبیؐ نے انہیں اسلم کے پاس بھیجا تا کہ انہیں عاشورا کے روزے کا حکم دیں۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسی کا قول صحیح ہے۔تعجب ہے کہ عبدان پر ایسی کھلی ہوئی بات مشتبہ ہو گئی اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کوئی تذکرہ ہم ترک نہ کریں گے تو یقیناً ہم اس تذکرہ کو اور اس کے مثل اور تذکروں کو ترک کر دیتے ہیں۔

۱۲۳۔ حضرت اسماءؓ بن حارثہ

حضرت اسماءؓ بن حارثہ بن ہند بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی یہ ابوعمر کا قول ہے اوران کے نسب میں اس کے علاوہ اوراقوال بھی ہیں۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ (ان کا یہ نسب ہے) اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک اور مالک بن افصیٰ اسلم کے بھائی ہیں اور مالک کے دونوں بیٹے اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کردیئے جاتے ہیں اورلوگ انہیں اسلمی کہتے ہیں اسماء کی کنیت ابوہند ہے ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ اوران کے بھائی ہند اہل صفہ[1] میں سے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں حارثہ کے دونوں بیٹوں اسماء اور ہند کورسول اللہ ﷺ کا خادم سمجھا کرتا تھا بوجہ اس کے کہ یہ دونوں حضرت کے دروازے پر اکثر رہا کرتے تھے اور آپ کی خدمت بہت کیا کرتے تھے۔

یہ اسماء وہی شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو عاشورا کے روزے کا حکم دو اسماء نے عرض کیا کہ اگر وہ لوگ کھاچکے ہوں آپ نے فرمایا تو (کہہ دینا) باقی دن کچھ نہ کھائیں پئیں۔ ان کی وفات ۶۶ھ میں بعمر ۸۰ سال بصرہ میں ہوئی یہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے محمد بن سعد کہتے ہیں میں نے واقدی کے علاوہ اورلوگوں سے سنا کہ ان کی وفات بصرہ میں حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت اور زیاد کی حکومت میں ہوئی۔ اور زیاد کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور غیاث غین معجمہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۴۔ حضرت اسماءؓ بن ربان

حضرت اسماءؓ بن ربان بن معاویہ بن مالک بن سلی۔ سلی کا نام حاث بن رفاعہ بن عذرہ بن عدی بن شمیس بن طرود بن قدامہ بن جرم بن ربان ہے قبیلہ جرم کے ہیں۔

یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے بنی عقیل کے مقابلہ پر عقیق (نامی وادی) کے بارے میں دعوی کیا تھا وہ عقیق جو قبیلہ بن عامر بن صعصعہ کے ہیں کی زمین میں ہے نہ وہ عقیق جو مدینہ میں ہے تو حضرت نے وہ وادی قبیلہ جرم کے لوگوں کو دلادی۔ انہیں کے یہ دونوں شعر ہیں۔

و انی اخو جرم کما قد علمتم ۔۔۔ اذا اجتمعت عند النبی المجامع

فان انتم لم تقنعوا بقضائہ ۔۔۔ فانی بما قال النبی لقانع

لوگوں نے جب ان سے اس وادی کے بارے میں پھر جھگڑا کیا تو انہوں نے یہ شعر کہے تھے ترجمہ ان شعروں کا یہ ہے۔
میں قبیلہ جرم کا بھائی ہوں جیسا کہ تم جانتے ہو جب نبی کے پاس لوگ جمع ہوئے تھے پس اگر تم نبی کے فیصلہ پر راضی نہیں ہو تو نہ ہو اگر میں تو نبی کے فیصلہ پر قناعت کرتا ہوں۔

۱۲۵۔ حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم

حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم مزنی۔ قبیلہ بنی فضیل کے ایک شخص ہیں۔ عبداللہ بن سلمہ نے ابن شہاب سے انہوں نے اسماعیل

[1] مسجد نبوی میں ایک سائبان تھا اسی کو صفہ کہتے ہیں کچھ غرباء وہاں رہا کرتے تھے۔

بن ابی حکیم مزنی سے جو بنی فضیل کے ایک شخص ہیں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل جب سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندے کو بشارت دے دو کہ قسم ہے اپنی عزت کی میں تجھے جنت میں جگہ دوں گا یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے گا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ محمد بن اسمعیل جعفی نے عبداللہ بن سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر میرے نزدیک یہ اسناد منقطع ہے اس لئے کہ کسی امام نے اسمعیل کا ذکر صحابہ میں نہیں کیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کو بخاری نے افراد میں ذکر کیا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہو یا آپ کی صحبت اٹھائی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۶۔ حضرت اسماعیلؓ

حضرت اسماعیلؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ بشرطیکہ یہ روایت محفوظ ہو۔ ہمیں ابو الفرج یحیٰی بن محمود اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو علی حسن بن احمد نے بیان کیا اس وقت میں موجود تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے ابو بکر بن عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بصرہ کے رہنے والے ایک بوڑھے میرے والد کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول اللہؐ سے سنا ہو مجھ سے بیان کیجئے میرے والد نے کہا میں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے [1] پہلے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) پڑھا کرتا ہو اس بوڑھے آدمی نے کہا کیا تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے میرے والد نے کہا ہاں میرے دونوں کانوں نے آپ سے سنا ہے اور میرے دل نے یاد کیا ہے اس بوڑھے نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا میں نے بھی رسول اللہؐ سے اس کو سنا تھا مگر کسی اور نے اس حدیث میں میری موافقت نہیں کی۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور ثوری نے اور زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے اس کو ابو بکر سے روایت کیا ہے اور ان میں سے کسی نے اس بصرہ والے آدمی کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو یزید بن ہارون نے ابن ابی خالد سے روایت کیا ہے اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص نے جن کا نام اسماعیل تھا یہ پوچھا مگر اور کسی نے یزید بن ہارون کی موافقت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۔ حضرت اسماعیلؓ زیدی

حضرت اسماعیلؓ زیدی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمد بن ابی عبداللہ معدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے احمد

---

[1] تخصیص نماز فجر و عصر کی اس وجہ سے ہے کہ ان دونوں وقتوں کی نماز بہ نسبت اور اوقات کے مشکل ہے فجر کا وقت خواب شیریں میں مشغول ہوتا ہے عصر کے وقت کاروباری آدمی اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں لہٰذا جو شخص ان دو مشکل اوقات میں نماز کا پابند ہوگا وہ اور اوقات میں بدرجہ اولی پابندی کرے گا۔

بن عمرو دیبقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن یحیٰ بن ہارون نے جو حاطب بن ابی بلتعہ کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زکریا بن اسماعیل زیدی نے جو زید بن ثابت کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ایک دن صبح کو ہم چند صحابی رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ ایک چوراہے پر جاکے کھڑے ہو گئے اتنے میں ایک اعرابی ملا جو اونٹ کی ہڈیا کھینچے ہوئے لئے جارہا تھا وہ رسول اللہؐ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کا مزاج کیسا ہے حضرت نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے نبیؐ پر درود پڑھنے کی فضیلت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ اسمٰعیل بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہو اور یہ حدیث ثوری سے بھی مروی ہے وہ عمرو بن دینار سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسماعیل بن زید بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں خود تابعی ہیں اور ان کا درمیان سے راوی کو حذف کر دینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے تابعین اکثر درمیان سے راویوں کو حذف کر کے روایت کرتے ہیں ان کے صحابی نہ ہونے کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ ان کے والد زید بن ثابت جنگ احد میں چھوٹے ہونے کے باعث سے شریک نہیں ہوئے یہ واقعہ سنہ ۳ھ کا ہے پس جس شخص کی عمر اتنی کم ہو اس کا بیٹا کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ گئے تھے بلکہ یہ کوئی اور شخص کہہ رہا ہے اور حضرت ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب حضرت زید نے مصحف لکھا تو انہوں نے کہا کہ میں مسلمان [1] ہو چکا تھا اور وہ ایک کافر کی پشت میں تھا یہ بھی بوقت وفات نبیؐ حضرت زید کی کم سنی پر دلالت کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۔ حضرت اسمرؓ بن ساعد

حضرت اسمرؓ بن ساعد بن ہلواث مازنی۔ ایک مجہول شخص ہیں جو حدیث ان سے مروی ہے اس کی سند میں کلام ہے۔

روایت ہے کہ اسمر بن ساعد بن ہلواث نے کہا ہم اور ہمارے والد ساعد نبیؐ کے حضور میں گئے میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والد یعنی ہلواث ایک بوڑھے آدمی ہیں انہوں نے آپ کی خبر سنی تو وہ آپ پر ایمان لائے مگر وہ آنے کی قوت نہیں رکھتے انہوں نے کچھ تھوڑا سا ہدیہ بھی آپ کے لئے بھیجا ہے آپ نے ہدیہ ان سے لے لیا اور آپ نے ان کے لئے اور ان کے والد کے لئے دعا کی۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۔ حضرت اسمرؓ بن مضرس

حضرت اسمرؓ بن مضرس۔ قبیلے طے کے ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام جنوب بنت نمیلہ نے اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے انہوں نے اسمر بن مضرس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسی

---

[1] حضرات شیخین نے نیز حضرت عثمان نے اپنے عہد میں جمع قرآن کا کام حضرت زید کے سپرد کیا تھا اور حضرت ابن مسعود نے بھی اپنے طور پر قرآن جمع کیا تھا حضرت ابن مسعود اپنے قرآن پر ترجیح دیتے تھے کہتے تھے میں قدیم الاسلام ہوں جب میں مسلمان ہوا زید پیدا بھی نہ ہوئے تھے ۱۲۔

بات کرے جو کسی مسلمان نے نہ کی ہو تو وہ بات اسی کے لئے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اسمر عروہ بن مضرس کے بھائی ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بصرہ کے اعراب میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا۔

عقبہ: عین مہملہ کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ نمیلہ: نون کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۰۔ حضرت اسودؓ بن ابیض

حضرت اسودؓ بن ابیض۔ ان کا تذکرہ صرف ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ انہوں نے عبدان سے روایت کی ہے وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک انصاری سلمی سے اور ان کے گھر کے چند لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے عبداللہ بن عتیک کو اور عبداللہ بن انیس کو اور مسعود بن سنان بن اسود کو اور ابوقتادہ بن ربعی بن بلدمہ کو جو قبیلہ نبی سلمہ کے تھے اور اسود بن خزاعی کو جو ان کے حلیف تھے اور اسود بن حرام کو جو نبی سواد کے حلیف تھے بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر سردار کیا یہ لوگ ابورافع بن ابی حقیق کے پاس گئے (اور اسے جا کے قتل کر دیا) ابن شہاب کہتے ہیں کہ یہ لوگ جب رسول اللہؐ کے پاس لوٹ کے آئے تو آپ منبر پر تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کے منہ مبارک ہیں ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کا منہ مبارک ہے پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اسے قتل کر دیا ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا مجھے تلوار دکھاؤ ابن شہاب کہتے ہیں انہوں نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ تلوار کی نوک میں یہ اس کا کھانا لگا ہوا ہے۔ عبدان کہتے ہیں حماد بن سلمہ نے اسود بن حرام کے بدلے اسود بن ابیض کا نام لیا ہے۔ ان تذکرہ ابوموسیٰ کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔ السلمی: سین کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ سلمہ کی طرف نسبت ہے۔ حرام: حاء اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۱۔ حضرت اسودؓ بن ابی اسود

حضرت اسودؓ بن ابی اسود نہدی۔ نبی ؐ کو دیکھا تھا۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابن ابی الاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب غار کی طرف تشریف لائے گئے تو آپ کے پیر کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا

هل انت الا اصبع دميت وفی سبيل الله ما لقيت

تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی حالانکہ ابھی خدا کی راہ میں تو نے جنگ نہیں کی۔

ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یونس بن بکیر سے یہ واقعہ نقل کیا ہے اور حدیث بیان کی ہے مگر صحیح وہی ہے جو ثوری نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور ابوعوانہ نے اور اسرائیل نے اور حسن اور علی نے جو دونوں صالح کے بیٹے ہیں اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بجلی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں غار میں نبیؐ کے ہمراہ تھا کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ نے یہ شعر فرمایا۔ میں کہتا ہوں یہ بھی وہم ہے کیونکہ جندب بجلی غار میں نبیؐ کے ہمراہ نہ تھے بلکہ وہ اس وقت تک مسلمان بھی نہ ہوئے تھے اگر وہ یہ نہ کہتے کہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھا تو پھر کچھ مشکل نہ تھی ہاں اگر انہوں نے کوئی دوسرا غار [1]

[1] دوسرا غار کیونکر مراد ہو سکتا ہے جبکہ شعر کا مفہوم اس کی واضح نفی کر رہا ہے۔ (محمد احمد)

مراد لیا ہو تو اس واقعہ کی صحت ممکن ہے مگر جب مطلق غار بولا جاتا ہے تو اس سے وہی غار مراد ہوتا ہے۔ جس میں نبیؐ بوقت ہجرت چھپے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۲۔ حضرت اسودؓ بن اصرم

حضرت اسودؓ بن اصرم محاربی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے صرف سلیمان بن حبیب روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبدالرحیم عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن عبداللہ نے عبیداللہ بن علی قرشی سے انہوں نے سلیمان بن حبیب محاربی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسود بن اصرم محاربی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کیا تم اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر مجھے اپنے ہاتھ پر قابو نہ ہوگا تو پھر کس چیز پر قابو ہوگا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر اپنی زبان پر بھی مجھے قابو نہ ہوگا تو کس چیز پر قابو ہوگا آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤ مگر اچھی چیز کی طرف اور زبان سے نہ کہو مگر اچھی بات۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۳۔ حضرت اسودؓ بن ابی بختری

حضرت اسودؓ بن ابی بختری۔ ابوالبختری کا نام عاص بن ہاشم بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشی اسدی ان کی والدہ عاتکہ بنت امیہ بن حارث بن اسد ہیں۔ یہ اسود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبیؐ کی صحبت میں رہے ان کے والد ابوالبختری بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دئے گئے مجذر بن زیاد بلوی نے ان کو قتل کیا تھا۔ ان کے بیٹے سعید بن اسود نہایت حسین تھے ان پر ایک عورت نے یہ شعر کہا تھا

الا لیتنی اشری وشاحی ودملجی ۔۔۔ بنظرة عین من سعید بن اسود

اے کاش میں اپنی حمائل اور اپنا بازو بند سعید بن اسود کی ایک نگاہ (ناز) کے عوض میں بیچ ڈالتی۔

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت معاویہ نے بشر بن ابی ارطاۃ کو مدینہ بھیجا تاکہ شیعیان [۲] علی کو قتل کر دیں تو حضرت معاویہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ حضرت اسود سے مشورہ کر لیں چنانچہ جب بشر مسجد نبوی میں پہنچے اور دروازہ بند کر کے چاہا کہ ان لوگوں کو قتل کر دیں تو اسود بن ابی البختری نے انہیں اس سے منع کیا لوگوں نے حضرت علی اور معاویہ کے زمانے میں انہیں کے سبب سے صلح کی تھی۔ یہ بیان ابو عمر کا تھا۔

---

[۲] شیعان علی سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا اور ان کے ساتھ ہو کے ان کے مخالفین سے لڑتے تھے جو اہل سنت کے عقائد رکھتے تھے گو یہ لفظ یعنی شیعہ اب زیادہ تر مخالفین اہلسنت پر اطلاق پاتا ہے مگر زمانہ قدیم میں اہلسنت ہی کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا تھا اور باعتبار لغت کے یہ لفظ بالکل عام ہے جو شخص کسی کے گروہ میں ہو اس کو اس کا شیعہ کہتے ہیں اسی معنی کے لحاظ سے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کو نوح علیہ السلام کا شیعہ فرمایا ہے ۱۲۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ اسود بختری بن خویلد کے بیٹے ہیں انہوں نے نبی ؐ سے (کچھ مال بھی) مانگا تھا بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے ابو حازم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ اسود بن بختری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ مال زیادہ دیجئے تا کہ میں اپنی قوم کا محتاج نہ رہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی روایت کیا ہے اور بختری بغیر لفظ اب کے بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ بختری خویلد کے بیٹے ہیں۔ مگر صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا قبیلہ بنی اسد میں اسود بن بختری بن خویلد میرے علم میں کوئی نہیں ہے اور اگر کوئی ہوا میں نہ جانتا ہوں تو یہ دو آدمی ہوں گے ورنہ ابو عمر ہی کا قول صحیح ہے اور اس کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے ماہر تھے) خویلد کی اولاد میں ان کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے بھی اسود بن ابی البختری بیان کیا ہے۔ جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اگر ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اسود بن ابی البختری کا استدراک کیا ہے تو اگر اس میں ان کو وہم نہ ہو گیا ہوتا اور وہ ان کو کوئی دوسرا اسود نہ سمجھ لیتے تو کبھی استدراک نہ کرتے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

البختری: باء موحدۃ اور خاء معجمہ کے ساتھ ہے۔ مجذر: میم کے ضمہ اور جیم اور ذال معجمہ اور اس کے آخر راء ہے۔ زیاد: ذال معجمہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۳۴۔ حضرت اسود ؓ بن ثعلبہ

حضرت اسود ؓ بن ثعلبہ۔ یربوعی۔ حجۃ الوداع میں نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جب آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ اپنی ہی جان پر (ظلم) کرتا ہے۔ محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو کوفہ میں آ کے رہے تھے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر ان کا استدراک کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے معلوم نہیں پھر کیوں انہوں نے استدراک کیا۔

۱۳۵۔ حضرت اسود ؓ بن حازم

حضرت اسود بن حازم بن صفوان بن عرار۔ بخارا میں آ کے رہے تھے۔ ابو احمد یعنی بجیر بن نضر نے ابو جمیل عباد بن ہشام شامی سے روایت کی ہے وہ مجکث میں جو بخارا کی ایک بستی ہے موذن تھے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی صلعم کے صحابہ سے ایک شخص کو دیکھا جن کا نام اسود بن حازم بن صفوان بن عرار تھا میں آپ کی خدمت میں اپنے والد کے ہمراہ جایا کرتا تھا اس وقت میری عمر چھ ۶ یا سات ۷ سال کی تھی وہ فرماتے تھے کہ میں حدیبیہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھا اس وقت میری عمر تیس سال کی تھی ان سے پوچھا گیا کہ اب آپ کی عمر کس قدر ہے انہوں نے فرمایا ایک سو پچپن برس۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

بجیر: باء موحدۃ کے فتحہ اور حاء مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۶۔ حضرت اسود ؓ حبشی

حضرت اسود ؓ حبشی۔ جنہوں نے نبی ؐ سے صورتوں اور رنگوں کی بابت دریافت کیا تھا۔ ابو القاسم طبرانی نے علی بن عبد العزیز

سے انہوں نے محمد بن عمار موصلی سے انہوں نے عفیف بن سالم سے انہوں نے ایوب بن عتبہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حبش کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ پوچھنے کے لئے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ پوچھ اور سمجھ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو ہمارے اوپر صورت اور رنگ اور نبوت کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے بھلا اگر میں بھی اس چیز پر ایمان لاؤں جس طرح آپ اس پر ایمان لائے ہیں اور میں بھی ویسے ہی کام کروں جیسے آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ہمراہ ہوں گا آپ نے فرمایا ہاں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم [1] اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسود کے (چہرہ کی) چمک جنت میں ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہوگی اور راوی نے پوری حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ اسود رونے لگے اور (روتے روتے اسی وقت) مر گئے پھر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کیا اور خود آپ نے انہیں قبر میں رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۳۷۔ حضرت اسودؓ بن حرام

حضرت اسودؓ بن حرام۔ ان کا تذکرہ اسود بن ابیض کے بیان میں ہو چکا ہے وہاں دیکھا جائے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۳۸۔ حضرت اسودؓ بن خزاعی

حضرت اسودؓ بن خزاعی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزاعی بن اسود اسلمی۔ انصار کے قبیلہ بن سلمہ کے حلیف تھے جن لوگوں نے ابو حقیق کو قتل کیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے ان سے عبد اللہ بن کعب بن مالک نے ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ایک اور شخص کا ذکر کیا جو رسول اللہؐ کی دشمنی میں کعب بن اشرف کے مثل تھا یعنی ابو رافع بن ابی حقیق کا جو خیبر کا رہنے والا تھا پس ان لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے انہیں اجازت دے دی تو عبد اللہ بن عتیک اور عبد اللہ بن انیس اور مسعود بن سنان اور اسود بن خزاعی جو خود قبیلہ اسلم کے تھے اور ان لوگوں کے حلیف تھے اس کام کے لئے نکلے اور عطاء بن یسار نے حضرت ابو رافع سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے جب خیبر کا محاصرہ کیا اور حضرت علیؓ کو ان سے لڑنے کا حکم دیا تو خیبر سے ایک شخص قبیلہ مذحج کا نکلا اور اس کے مقابلے کے لئے اسود بن خزاعی گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سب سامان لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

---

[1] حضرت اسود کے خلوص اور صفائی نیت کو ملاحظہ فرما کر آنحضرتؐ نے یہ بشارت عظمیٰ ان کے لئے بیان فرمائی چنانچہ اس کا اثر بھی علی الفور ظاہر ہو گیا یعنی اسی حالت ذوق شوق میں انہوں نے انتقال فرمایا اور جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دفن فرمایا ایسی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے یہ تمنا بھی نہیں کر سکتے کہ کاش ان کی جگہ پر ہم ہوتے کیونکہ ہمارے لئے ایسی تمنا کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔

۱۳۹۔ حضرت اسودؓ بن خطامہ

حضرت اسودؓ بن خطامہ کنانی۔ انہوں نے نبیؐ سے ملاقات کی ہے۔ زہیر بن خطامہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث اسمٰعیل بن نضر بن اسود بن خطامہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر بن خطامہ اپنے گھر سے چلے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے تو اللہ ورسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے اسود بن خطامہ کے اسلام کا قصہ پورا نقل کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر کیا ہے۔

۱۴۰۔ حضرت اسودؓ بن خلف

حضرت اسودؓ بن خلف بن عبد یغوث قرشی زہری۔ ان کو لوگ جمحی بھی کہتے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ زہری ہیں۔ نبیؐ سے ملے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے خبر دی کہ محمد بن اسود بن خلف نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد اسود نے نبی کو دیکھا کہ آپ قرن مصقلہ کے پاس لوگوں سے اسلام اور شہادت پر بیعت لے رہے تھے عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ شہادت کیا چیز ہے؟ تو محمد بن اسود بن خلف نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ پر ایمان لانے اور اس بات کی شہادت دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ بیعت لے رہے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابوعمر کا یہ کہنا کہ صحیح یہ ہے کہ وہ قبیلہ جمح سے ہیں محض اس وجہ سے ہے کہ ابوعمر نے چونکہ دیکھا کہ یہ خلف کے بیٹے ہیں تو انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ جمح سے ہیں جیسے امیہ اور ابی بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس خلف کے باپ کا نام عبد یغوث نہیں ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے جو ان کو صرف زہری لکھا اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ عبد مناف بن زہرہ کا صرف ایک بیٹا تھا وہب نام اور وہب کا بیٹا عبد یغوث اور عبد یغوث کا بیٹا تھا اسود اور یہ اسود مسخراپن کرنے والوں میں سے تھا اسلام نہیں لایا اسود صحابی جو قبیلہ زہرہ کے ہیں وہ عوف کے بیٹے ہیں اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ ان کے نسب میں خلف نام کا کوئی شخص نہیں ہے اور نہ عبد یغوث کسی کا نام ہے اور ان اسود کے نسب میں خلف تک سب کا اتفاق ہے اور شاید ان کے متعلق کوئی ایسی بات ہو جو ہم نے نہ دیکھی ہو۔ ابواحمد عسکری نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اسود بن خلف بن عبد یغوث بن وہب رسول اللہؐ کے ماموں تھے حضرت آمنہ والدہ رسول اللہؐ کے بھائی۔ انہوں نے آپ کی نبوت کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کے بیٹے اسود نبیؐ اور مسلمانوں کے ساتھ مسخراپن کیا کرتے تھے وہ اپنے کفر پر قائم رہے انہوں نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ خلف بن عبد یغوث ان اسود صحابی کے بھائی ہیں۔ یہ بیان ہمارے بیان سے قریب ہے واللہ اعلم۔

۱۴۱۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ یشکری

حضرت اسودؓ بن ربیعہ بن اسود یشکری۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ عبایہ نے یا ابن عبایہ نے جو قبیلہ بنی ثعلبہ کے

ہیں اسود بن ربیعہ بن اسود یشکری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے جب مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آگاہ رہو زمانہ [1] جاہلیت کے خون وغیرہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں مگر سقایہ [2] اور سدانہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۴۲۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ

حضرت اسودؓ بن ربیعہ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے ورقاء بن عبدالرحمٰن حنظلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسود بن ربیعہ جو قبیلہ ربیعہ بن مالک بن حنظلہ میں سے ایک شخص تھے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی صحبت میں خدا کا تقرب حاصل کروں اس وقت ان کا نام اسود متروک ہو گیا اور ان کا نام مقترب (تقرب حاصل کرنے والا) رکھا گیا پس یہ نبی کی صحبت میں رہے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مگر میرے نزدیک ان دونوں تذکروں میں سے ایک وہم ہے۔ یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہیں اسود کو انہوں نے مقترب قرار دیا ہے اور اسود بن عبس کا بھی انہوں نے تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ عنقریب ان کا تذکرہ (اس کتاب میں بھی) ہوگا ابوموسیٰ نے وہاں ان کو مقترب لکھا ہے اور طبری نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اسود بن ربیعہ کو جو قبیلہ بنی ربیعہ بن مالک کے تھے بصرہ کے لشکر پر عامل بنایا تھا وہ صحابی تھے اور مہاجر تھے انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کی صحبت سے اللہ کا تقرب حاصل کروں لہٰذا آپ نے ان کا نام مقترب رکھ دیا تھا۔

۱۴۳۔ حضرت اسودؓ بن زید

حضرت اسودؓ بن زید انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے پہلے انصار میں سے تھے پھر قبیلہ خزرج میں ہوئے پھر قبیلہ بنی سلمہ میں ہوئے (نسب ان کا یہ ہے) اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم یہ ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اسود بن زید قطبہ انہیں لوگ اسود بن رزم بن زید بن قطبہ بن غنم انصاری بھی کہتے ہیں قبیلہ بنی عبید بن عدی سے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کر کے ابونعیم کی جیسی تقریر لکھی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فاروق خطابی نے زیاد بن خلیل سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ایسا ہی نقل کیا جیسا کہ ابونعیم نے کہا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ اسود زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم کے بیٹے ہیں ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوعمر کے سوا اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن

---

[1] یعنی قتل وغیرہ جو زمانہ جاہلیت میں واقع ہوئے تھے وہ سب میں نے معاف کیے ۱۲۔

[2] سقایہ حاجیوں کے پانی پلانے کو کہتے ہیں اور سدانہ خانہ کعبہ کی خدمت کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں کام میں نے بدستور باقی رکھے ہیں یہ دونوں خدمتیں زمانہ جاہلیت سے جس خاندان میں چلی آتی تھیں اب بھی اسی خاندان میں رہے گی ۱۲۔

سارده بن تزید بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ پس ابونعیم اور ابوموسیٰ کے لکھنے کی بناپر احتمال ہے کہ شاید ان دونوں نے عبید اور غنم کے درمیان سے عدی کو حذف کردیا ہے اور علماء نسب کی یہ عادت ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں۔ پس نسب یوں ہوگا۔ اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ہاں ابوعمر کے لکھنے کے موافق البتہ اختلاف باقی رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ لکھا ہے۔

سلمۃ: لام کے کسرہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی زیادتی کے ساتھ ہوگا۔ جشم: جیم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۴۔ حضرت اسودؓ بن سریع

حضرت اسودؓ بن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی سعدی۔ اسود کی کنیت ابوعبداللہ ہے انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ جہاد کیا ہے اور مرہ بن عبید۔ منقر بن عبید کے بھائی ہیں۔ اسود بن سریع اور احنف بن قیس دونوں عبادہ میں جاکے مل جاتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کی جامع مسجد میں وعظ بیان کیا ان سے حسن بصری اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ حسن بصری اور عبدالرحمٰن کا سننا ان سے ثابت نہیں ہے۔ احنف بن قیس نے بھی ان سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اسود بن سریع سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے پروردگار کی اور حضور کی کچھ تعریف کی ہے آپ نے فرمایا سناؤ جو کچھ تم نے اپنے پروردگار کی مدح کہا ہے یہ کہتے ہیں کہ میں اشعار پڑھنے لگا اتنے میں ایک شخص گندمی رنگ کا آیا اور اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبیؐ نے مجھ سے فرمایا کہ چپ رہو دو مرتبہ یا تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کون شخص ہیں جن کی وجہ سے آپ نے مجھے چپ کر دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ عمر بن خطاب ہیں یہ ایک ایسے شخص ہیں کہ فضول [1] باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۵۔ حضرت اسودؓ بن سفیان

حضرت اسودؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ہبار بن سفیان بن عبدالاسد کے بھائی ہیں اور ابوسلمہ کے بھتیجے ہیں ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو اسود بن عبدالاسد لکھا ہے سفیان کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے صرف ابن عباس نے ان کا نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے ابن کلبی نے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ اسود بن عبدالاسد جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہو گئے تھے اور زبیر نے سفیان بن عبدالاسد کا اور ان کے بیٹے اسود دونوں کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] شاید ان اشعار مدحیہ میں کچھ شاعرانہ مبالغوں کی آمیزش ہوگی ورنہ سچی سچی تعریف خدا اور رسول کی فضول باتوں میں داخل نہیں ہو سکتی ۱۲۔

۱۴۶۔ حضرت اسودؓ بن سلمہ

حضرت اسودؓ بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ کندی۔ نبیؐ کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے حاضر ہوئے تھے اوران کے ہمراہ ان کے بیٹے بھی تھے حضرت نے انہیں دعا دی تھی۔ ابن کلبی نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔

۱۴۷۔ حضرت اسودؓ والد عامر بن اسود

حضرت اسود عامر بن اسودؓ کے والد ہیں۔ ہشیم نے اور ابوعوانہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عامر بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز میں شریک تھے پھر جب حضرت نے نماز ختم کی تو آپ نے سب لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے جماعت میں نماز پڑھی تھی وہ دونوں آدمی (حسب الحکم) آپ کے سامنے لائے گئے ان دونوں کے بدن پر لرزہ پڑا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ہمراہ نماز کیوں نہ پڑھی الی آخر الحدیث۔ شعبہ نے ہشیم اور ابوعوانہ کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اسی مضمون کی روایت یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۔ حضرت اسودؓ بن عبدالاسد

حضرت اسودؓ بن عبدالاسد ان کا تذکرہ اسود بن سفیان کے بیان میں ہو چکا ہے۔

۱۴۹۔ حضرت اسودؓ بن عبداللہ

حضرت اسودؓ بن عبداللہ سدوسی یمامی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) عبداللہ بن اسود (ہیں) نبیؐ کے حضور میں بشیر بن خصاصیہ کے ہمراہ وفد بن کے گئے تھے۔ صعق بن حزن نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلہ ربیعہ کے چار آدمیوں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ (۱) سدوس سے بشیر بن خصاصیہ نے اور (۲) یمامہ سے اسود بن عبداللہ (عامر بھی لکھا ہے) نے اور (۳) نمر بن قاسط سے عمرو بن تغلب نے اور (۴) بنی عجل سے فرات بن حیان نے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۔ حضرت اسودؓ بن عبس

حضرت اسودؓ بن عبس بن اسماء بن وہب بن رباح بن عوف بن ثقیف بن کعب بن ربیعہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور (جب بڑے ہوئے اور حضرت کی خدمت میں گئے تو) کہا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے تقرب حاصل کروں اسی وجہ سے ان کا نام متقرب رکھا گیا ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یزید نے ہشام کلبی کے راویوں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اس واقعہ کی خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ متقرب اسود بن ربیعہ کا نام ہے اور وہ سیف بن عمر کی روایت ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ واللہ اعلم۔

۱۵۱۔ حضرت اسودؓ بن عمران

حضرت اسودؓ بن عمران بکری۔ قبیلہ بکر بن وائل سے جو قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمران بن اسود ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ ان کی حدیث حکام بن سلیم کے پاس ہے وہ عمرہ بن ابی قیس سے وہ میسرہ نہدی سے وہ ابو مجبل سے وہ عمران بن اسود یا اسود بن عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کا قاصد بن کے گیا تھا جب کہ میری قوم کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے (توحید ورسالت کا) اقرار کرلیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں کلام ہے۔

۱۵۲۔ حضرت اسودؓ بن عوف

حضرت اسودؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد الحارث کے بھائی ان کی والدہ شفا بنت عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہیں۔ یہ صحابی ہیں قبل فتح مکہ کے انہوں نے ہجرت کی تھی یہ جابر بن اسود کے والد ہیں جو ابن زبیر کی طرف سے حاکم مدینہ تھے اور جابر یہ وہی ہیں جنہوں نے سعید بن مسیب کو ابن زبیر سے بیعت کر لینے پر درے مارے تھے یہ ابو عمر کا بیان ہے اور محمد بن سعد واقدی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور مدینہ میں وفات پائی مدینہ میں ان کا ایک گھر بھی تھا۔

۱۵۳۔ حضرت اسودؓ بن عویم

حضرت اسودؓ بن عویم سدوسی۔ ان سے حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے لونڈی اور آزاد عورت دونوں سے نکاح کرنے کی بابت سنا کہ آزاد عورت کے پاس دو دن رہے اور لونڈی کے پاس ایک دن۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۴۔ حضرت اسودؓ بن مالک

حضرت اسودؓ بن مالک اسدی یمامی۔ حدرجان بن مالک کے بھائی ہیں ان دونوں کا صحابی ہونا اور نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے جانا ثابت ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رملی نے ہاشم بن محمد بن ہاشم جزء بن عبدالرحمٰن بن جزء بن حدرجان بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے ابن جزء بن حدرجان نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی اسود رسول اللہؐ کے حضور میں گئے ہم دونوں آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی۔ جزء اور اسود دونوں رسول اللہؐ کی خدمت میں اور آپ کی صحبت میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ تذکرہ صرف اسحاق رملی نے لکھا ہے۔

۱۵۵۔ حضرت اسودؓ بن نوفل

حضرت اسودؓ بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی اسدی حبش کے مہاجرین میں سے ہیں (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے چچا زاد بھائی ہیں ان کی والدہ فریعہ بنت

عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ یہ اسود ابوالاسود یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن اسود بن نوفل کے جو یتیم عروہ بن زبیرؓ مالک بن انس کے شیخ تھے کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان مہاجرین کے ذکر میں جنہوں نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی اسود بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی کا نام بھی لیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ نوفل مسلمانوں کے ساتھ بہت سختی کیا کرتے تھے اور یہی تھے جنہوں نے ابوبکر اور طلحہ کو محض مسلمان ہو جانے کے سبب سے مکہ کے ایک پہاڑ میں قید کر دیا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ و حضرت طلحہ کو قرینین کہتے تھے۔ نوفل بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیئے گئے تھے زبیر بن بکار نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نوفل بن خویلد کے کوئی اولاد زندہ نہ تھی۔

۱۵۶۔ حضرت اسودؓ بن ہلال

حضرت اسودؓ بن ہلال محاربی کوفی (مقام) جماجم میں ۸۰ھ کو شہید کئے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

۱۵۷۔ حضرت اسودؓ بن وہب

حضرت اسودؓ بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ بعض لوگ ان کو وہب بن اسود کہتے ہیں۔ صدقہ بن عبداللہ نے ابومعبد یعنی حفص بن غیلان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے انہوں نے اپنے والد اسود بن وہب سے روایت کی ہے جو نبیؐ کے ماموں تھے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو امید ہے کہ تم کو نفع دے گی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے آپ نے فرمایا سب سے بڑا اسود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو پر ناحق دست درازی کرے اس حدیث کو ابوبکر اعین نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے حکم ایلی سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے جو نبیؐ کے ماموں تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسود بن وہب نے جو نبیؐ کے ماموں تھے نبیؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا اے ماموں چلے آؤ چنانچہ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور فرمایا کہ اس پر بیٹھ جاؤ انہوں نے کہا نہیں مجھے یہی جگہ کافی ہے آپ نے فرمایا اسی پر بیٹھو پھر آپ نے فرمایا کہ ماموں باپ کے برابر ہوتا ہے۔ اے ماموں جس کے ساتھ کچھ احسان کیا جائے اور وہ شکر گزاری نہ کرے تو اسے چاہئے کہ اس احسان کا ذکر کرے جب وہ اس احسان کا ذکر کرے گا تو اس کی شکر گذاری ہو جائے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۔ حضرت اسودؓ بن یزید

حضرت اسودؓ بن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان بن کہل بن بکر بن عوف بن نخع نخعی۔ انہوں نے بحالت اسلام نبی کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ کی زندگی میں معاذ نے ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تھی یہ فیصلہ کیا کہ نصف بیٹی کو دیا جائے اور نصف بہن کو دیا جائے۔

یہ اسود حضرت ابن مسعود کے دوست ہیں اور عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی ہیں اور علقمہ بن قیس کے بھتیجے ہیں علقمہ سے عمر میں بڑے تھے اور ابراہیم بن یزید کے ماموں ہیں ان کی والدہ ملیکہ بنت یزید نخعی ہیں۔ حضرت عمرؓ اور ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ کوفہ کے فقہا اور وہاں کے مشاہیر میں سے تھے ۷۵ھ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۔ حضرت اسودؓ

حضرت اسودؓ۔ ان کا نام پہلے اسود تھا پھر نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔ بکر بن سوادہ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جن کا نام اسود تھا نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔ ان کا تذکرہ ابیض کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۰۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اسید

حضرت اسیدؓ۔ اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے اور یہ اسید ابو اسید کے بیٹے ہیں۔ پہلا تو ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے مگر دوسرا ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ ابو اسید کا نام مالک بن ربیعہ بن بدن ہے اور بعض لوگ بجائے بدن کے بدی کہتے ہیں مگر بدن زیادہ مشہور ہے اور وہ بیٹے ہیں عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج خزرجی ساعدی کے۔ ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عمر بن حکم سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے بنی جون کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مجھے اس کے لینے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں نے اسے اجم (نامی قلعہ) کے میدان میں لا کے اتارا پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کی بیوی کو لے آیا ہوں وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ وہاں تشریف لے گئے اور آپ نے اس کا بوسہ لینا چاہا تو اس نے کہا کہ آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی پناہ مانگی (غرض یہ کلمہ آپ کو ناگوار گزرا) اور آپ نے اسے اس کے مکان پر واپس کر دیا یہی مشہور ہے۔

اس عورت کے نام میں جس نے پناہ مانگی تھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ لیثیہ اور بعض لوگ کہتے ہیں عزہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت ضحاک۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۱۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اناس

حضرت اسیدؓ۔ یہ اسید بیٹے ہیں ابو اناس بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دئل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنانی دؤلی عدوی کے۔ یہ ساریہ بن زنیم کے بھتیجے ہیں جن کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے منبر پر آواز دی [1] تھی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ اسید کے سین کو کسرہ ہے یہ نام ہے اسید بن ابی اناس کا اور یہ اسید زنیم کے بیٹے ہیں اس بنا پر وہ ساریہ کے بھائی ہو جائیں گے۔

یہ اسید شاعر تھے نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا تھا (سبب اس کا) حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ بنی عدی بن دئل

---

[1] حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھتے میں بطور مکاشفہ کے اپنے لشکر کو دیکھا کہ دشمن کی گھات میں آ گیا ہے تو اسی وقت وہ پکار اٹھے کہ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ ۱۲۔

کے لوگ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے انہیں میں حارث بن وہب اور عویمر بن اخرم اور حبیب اور ربیعہ جو دونوں مسلمہ۔ کے بیٹے تھے موجود تھے اوران کے ہمراہ ان کی قوم کی ایک جماعت تھی ان لوگوں نے حضرت سے یہ عرض کیا کہ نہ ہم آپ سے لڑیں گے اور نہ آپ کے ساتھ ہو کے قریش سے لڑیں گے اوران لوگوں نے اسید بن ابی اناس سے اپنی بیزاری بیان کی اور کہا کہ وہ آپ کی بہت برائی بیان کیا کرتا ہے لہٰذا نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا یہ خبر اسید کو پہنچی تو وہ طائف چلے گئے پھر فتح مکہ کے سال ساریہ بن زنیم طائف گئے اور انہوں نے اسید سے فتح مکہ کی خبر بیان کی اور انہیں لے کے نبیؐ کے حضور میں حاضر کر دیا اسید حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے انہیں امان دیا اوران کے چہرہ اور سینے پر آپ نے اپنا ہاتھ پھیرا اسید نے یہ اشعر اس وقت موزوں کئے۔

وأنت الفتی تهدی معد الدینها	بل الله یهدیها وقال لک اشهد
فما حملت من ناقة فوق کو رها	ابر واوفی ذمة من محمد
واکسی لبردا لخال قبل ابتذاله	واعطی لراس السابق المتجرد
تعلم رسول الله انک قادر	علی کل حی متهمین ومنجد
تعلم بان الرکب رکب عویمر	هم الکاذبون المخلفو کل موعد
انبوا رسول الله ان قد هجوته	فلا رفعت سوطی الی اذن یدی
سوی اننی قد قلت ویل ام فتیة	اصیبوا بنحس لا بطلق واسعد

(اے نبی) آپ ایسے جوان ہیں کہ عرب کو دین کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ اللہ انہیں ہدایت کرتا ہے اوراس نے آپ سے فرمایا ہے کہ آپ گواہ رہیے۔ پس کسی اونٹنی نے اپنی پشت پر تجھ سے زیادہ نیکوکار اور وفائے عہد کرنے والا سوار نہیں کیا (یعنی عرب میں آپ کے مثل کوئی نہیں ہے) آپ حالات کی چادر کو قبل اس کے کہنہ ہونے کے پہنا دیتے ہیں (یعنی لوگوں کی بہت جلدی خبر گیری کرتے ہیں اور برہنہ شتربان کے سر کو بند کرتے ہیں (یعنی ہر ادنی سے ادنی کی حاجت روائی میں آپ سرگرم ہیں۔ اے رسول اللہ آپ کو واضح ہو کہ آپ ہر جاندار پر وضیع ہو یا شریف قدرت رکھتے ہیں آپ کو یہ بھی واضح ہو کہ قبیلہ عویمر کے لوگ بڑے جھوٹے اور وعدہ خلاف ہیں کیا ان لوگوں نے رسول اللہ کو یہ خبر دی ہے کہ میں نے ان کی ہجو کی ہے اگر میں نے ایسا کیا ہو تو میرا ہاتھ میرے کوڑے کو نہ اٹھائے یعنی بیکار ہو جائے صرف میں نے یہ کہا تھا کہ ان جوانوں کی خرابی ہو انہیں ایسی حکومت پہنچے جس کی برداشت نہ ہو سکے اور وہ سعد نہ ہو)

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں جب انہوں نے پہلا مصرعہ پڑھا وانت الفتی تهدی معد الدینها تو رسول اللہؐ نے فرمایا بل الله یهدیها لہٰذا دوسرے مصرعے میں انہیں نے اسی کو نظم کر دیا بل الله یهد یها وقال لک اشهد . امیر ابونصر نے کہا ہے کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دیل۔ یہ شاعر تھے۔ علی بن ابی طالب کے پاس آئے تھے تو رسول اللہؐ نے ان کا خون معاف کر دیا۔ پھر یہ فتحہ مکہ والے سال آئے اور اسلام قبول کیا اور نبیؐ کی صحبت میں رہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ مرزبانی نے ان کا تذکرہ ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۲۔ حضرت اسیدؓ بن جاریہ

حضرت اسیدؓ بن جاریہ۔ یہ بھی ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ اسید' جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں اور ثقیف۔ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حنین میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے کہا ہے یہ عمرو بن ابی سفیان بن اسید کے دادا ہیں۔ ان سے زہری نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کی حدیث روایت کی ہے یہ بخاری کا قول ہے۔ اور بعض نے عمرو بن اسید بھی کہا ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی

حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی۔ اسلام لائے اور اپنا مال جمع کروایا۔ ان کا اسلام بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے ابن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابواسحٰق سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے اور کہا ہے ثعلبہ بن سعید' اسید بن سعید اور اسد بن عبید۔ یہ سب بنو ہدل سے ہیں اور یہ اس رات اسلام لائے جب بنو قریظہ نے حضرت سعدؓ کو حکم بنایا تھا۔ بخاری نے کہا ہے کہ اسید بن سعید اور ثعلبہ بن سعید نے رسول اللہؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی تھی۔ اسید کے نام میں جو اختلاف ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۴۔ حضرت اسیدؓ بن صفوان

حضرت اسیدؓ بن صفوان۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کو اہل حجاز میں شمار کیا گیا ہے۔ عبدالملک بن عمیر اکیلے ہی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعید مؤدب نے اپنی اسناد سے ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں علی بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں دلہم بن یزید موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے عوام بن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسید بن صفوان سے جو نبیؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور مدینہ رونے کی آواز سے گونج اٹھا اور لوگ ویسے ہی از خود رفتہ ہو گئے جیسے کہ نبیؐ کی وفات کے دن تھے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیز قدم روتے ہوئے اور انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ آج خلافت نبوت ختم ہو گئی یہاں تک کہ اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے جس میں حضرت ابوبکرؓ تھے پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے اور آپ کا ایمان سب سے زیادہ خالص تھا اور آپ کا یقین سب سے زیادہ تھا اور آپ سب سے زیادہ بے پرواہ تھے اور آپ سب سے زیادہ اسلام کے پشت پناہ تھے اور سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے حق میں محتاط تھے اور سب سے زیادہ ان کے اصحاب کو امن دینے والے تھے اور سب سے زیادہ آپ نے رسول اللہ کا حق صحبت ادا کیا اور آپ کے مناقب سب سے افضل تھے اور اسلام کی خدمت میں آپ سب سے زیادہ اور مرتبہ میں سب سے بلند تھے اور بہ نسبت سب کے رسول اللہؐ کے قریب بیٹھا کرتے تھے اور عادت میں روش میں طریق میں اخلاق میں آپ کے مشابہ تھے اور آپ کی منزلت سب سے زیادہ تھی اور رسول اللہؐ کے نزدیک آپ سب سے زیادہ بزرگ تھے اور معتبر تھے خدا آپ کو اسلام کی طرف سے اور رسول اللہؐ کی طرف سے

صاحبزادے آپ نے رسول اللہؐ کی ایسے وقت تصدیق کی جب لوگ ان کی تکذیب کر رہے تھے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کا نام اپنی کتاب میں صدیق رکھا ہے یہ حدیث اسی طول کے ساتھ انہوں نے بیان کی ہے۔اس حدیث کو ابوعمر ضریر نے عمران بن قطان یعنی ابوالعوام سے انہوں نے ابوحفص عمر بن ابراہیم عدوی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے اور اس کو بعض مراوزۃ کے باشندوں نے عمر بن ابراہیم سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسد بن صفوان سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۔ حضرت اسیدؓ بن عمرو

حضرت اسیدؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں بشر اور بعض کہتے ہیں بشیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ اور لوگوں نے ان کا تذکرہ الف کے باب کے علاوہ اور باب میں کیا ہے لہٰذا جو شخص الف کے باب میں ان کی تلاش کرتا ہے وہ نہیں پاتا اور یہ بھی بعض لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ ان کے نام میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۔ حضرت اسیدؓ بن کرز

حضرت اسیدؓ بن کرز قسری۔ان کا تذکرہ ابن منیع نے کیا ہے اور ان کا نسب اسد کے بیان میں ہو چکا یہ خالد بن عبداللہ قسری کے دادا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے اور یہی صحیح ہے۔خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسد بن کرز سے روایت کی ہے خالد بڑے سخی اور مدح پسند تھے مگر حضرت علیؓ کے برا کہنے میں مبالغہ کیا کرتے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی امیہ [1] کے خوف سے ایسا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے اس کے اور وجوہ بھی بیان کئے ہیں ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۷۔ حضرت اسیدؓ مزنی

حضرت اسیدؓ مزنی۔قبیلہ مزنیہ کے ہیں مگر ان کا کچھ حال معلوم نہیں۔ان کی حدیث یحییٰ بن سعید انصاری القطان نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے اسید مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ایک دن نبیؐ کے حضور میں گیا تا کہ آپ سے کچھ مانگوں میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو اور دیکھا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ آپ سے کچھ سوال کرے تو آپ نے اس سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اعراض کیا بعد اس کے فرمایا کہ جس کے پاس بقدر ایک اوقیہ کے موجود ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحاف [2] کا سوال کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۶۸۔ حضرت اسیدؓ بن ثعلبہ

حضرت اسیدؓ۔یہ اسید ثعلبہ انصاری کے بیٹے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ جنگ صفین

---

[1] بنی امیہ کے بعض سلاطین حضرت علی مرتضیٰ سے بغض رکھتے تھے بنو امیہ ان سے محبت رکھنے والوں کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے ۱۲۔

[2] الحاف کہتے ہیں کسی سے پیچھے پڑ کے سوال کرنے کو اس قسم کے سوال نہ کرنے والوں کی تعریف قرآن عظیم میں آئی ہے ۱۲۔

میں بھی شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۔حضرت اسید ؓ بن ابی جدعاء

حضرت اسید ؓ بن ابی جدعاء۔ یہ اسید ابوالجدعاء کے بیٹے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان سے ابن شقیق نے روایت کی ہے مشہور یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی الجدعاء ہیں۔

۱۷۰۔حضرت اسید ؓ بن حضیر

حضرت اسید ؓ بن حضیر بن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اشہلی ہیں۔کنیت ان کی ابویحییٰ ہے ان کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے یہ کنیت آپ کی نبی ؐ نے رکھی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعتیک تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوحضیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمر۔ان کے والد حضیر نے قبیلہ اوس کی طرف سے ان لڑائیوں میں جو خزرج کے ساتھ ہوئیں بڑی مردانگی کی۔ان کا ایک قلعہ تھا۔واقم۔جنگ بعاث کے دن بھی قبیلہ اوس کے سردار یہی تھے۔یہ اسید سعد بن معاذ سے پہلے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں اسلام لائے تھے ان کا اسلام عقبہ اولیٰ کے بعد اور ثانیہ سے پہلے ہوا ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور کسی کو ان پر ترجیح نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے پاس جھگڑے کی باتیں نہیں ہیں ان کی والدہ ام اسید بنت سکن ہیں۔عقبہ ثانیہ کی بیعت میں شریک ہوئے تھے اور بنی عبدالاشہل کے نقیب تھے ان کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن اسحاق اور ابن کلبی کہتے ہیں کہ نہیں شریک ہوئے اور اور لوگ کہتے ہیں کہ شریک ہوئے اور احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ فتح بیت المقدس میں شریک تھے۔ان سے کعب بن مالک اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔رسول اللہ ؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں اخوت کرا دی تھی یہ قرآن بہت خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور بڑے کامل العقل لوگوں میں سے تھے اور اہل الرائے تھے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیعت میں انہوں نے بہت کارنمایاں کیا ہے ان سے حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے انصار سے فرمایا تھا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ لوگ دوسروں کو تم پر ترجیح دیتے ہیں انصار نے عرض کیا کہ اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے مل جاؤ۔ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے ابوالمظفر قشیری سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالکریم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم عبدالملک بن حسن ازہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ یعنی یعقوب بن اسحاق حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ اور شعیب بن لیث نے لیث سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے ابوبلال یعنی سعید سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہے اور وہ قرآن بہت خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے تھے کہتے تھے کہ میں ایک شب کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا اور میرا لڑکا یحییٰ میرے پاس ہی لیٹا ہوا تھا وہ کم سن تھا پس یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا مجھے صرف اپنے بیٹے (کے کچل جانے) کا

خیال تھا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر بھڑ کنے لگا پھر میں اپنے بیٹے کے خیال سے اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بھڑ کنے لگا میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے آسمان سے اتر رہی تھی اس میں چراغوں کے مثل کچھ چیزیں روشن تھیں مجھے خوف معلوم ہوا اور میں نے سکوت کر لیا صبح کو میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا اور میں نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابو یحیٰی پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا بھڑ کنے لگا۔ مجھے صرف اپنے بیٹے کا خیال تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو یحیٰی پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا بھڑ کنے لگا (اس سبب سے میں نے سکوت کر لیا) پھر حضرت نے فرمایا اے ابو یحیٰی پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے تھی اس میں چراغ روشن تھے اس سے مجھے خوف معلوم ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو سب لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابو الحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن طوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر عبد العزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن ہلال سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبیؐ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن جبل کیا اچھے آدمی ہیں اسید بن حضیر کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن جموح کیا اچھے آدمی ہیں۔

اسید بن حضیر نے شعبان ۲۰ھ میں وفات پائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ اٹھایا یہاں تک کہ انہیں بقیع میں دفن کیا اور ان کی نماز پڑھی حضرت عمرؓ سے یہ کچھ وصیت کر کے گئے تھے حضرت عمرؓ نے اس وصیت کے موافق ان کے قرض کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ چار ہزار قرض ان پر ہے لہٰذا حضرت عمرؓ نے ان کے باغ کی فصل چار سال تک فروخت کر کے ان کا قرضہ ادا کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حضیر: حاء مہملہ کے ضمہ اور ضاد معجمہ کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر راء ہے۔

۱۷۱۔ حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع

حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع۔ یہ رافع بن خدیج کے بھائی کے بیٹے ہیں ان سے عکرمہ نے اور مجاہد نے روایت کی ہے ابو مسعود نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ اسید نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی کے پاس دیکھے اور جس کے پاس وہ مال ہو وہ مشتبہ نہ ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے قیمت دے کے اس مال کو لے لے اور چاہے تو چور کی جستجو کرے اسی کے موافق ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ وہ اسید بن ظہیر ہیں اور یہی حدیث بعینہ ابن جریج سے مروی ہے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کرتے ہیں کہ اسید بن ظہیر انصاری جو قبیلہ بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے یمامہ کے حاکم تھے مروان نے انہیں

لکھ کے بھیجا کہ حضرت معاویہ کا خط میرے پاس اس مضمون کا آیا ہے کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہے جہاں کہیں کہ اسے پائے (یعنی وہ اپنا مال جس کے پاس دیکھ لے اس سے لے سکتا ہے) تو انہوں نے مروان کو یہ جواب لکھا کہ رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے جو مشتبہ نہ ہو اس مال کو خرید لیا ہو تو مالک کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو اپنے مال کو قیمت دے کے مول لے اور چاہے تو چور کی تلاش کرے پھر اسی کے موافق ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بھی فیصلہ کیا ہے مروان نے یہ مضمون حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا کہ نہ تم میرے حاکم ہو نہ اسید بلکہ میں نے تم کو اپنی طرف سے یہ حکم دیا ہے۔ مروان نے حضرت معاویہ کا یہ خط اسید کے پاس بھیج دیا اسید نے کہا کہ جب تک میں حاکم ہوں ہرگز معاویہ کے کہنے کے موافق فیصلہ نہ کروں گا [1] ابونعیم نے اس حدیث کو لکھ کر کہا کہ اس وہمی (یعنی ابن مندہ) نے ابومسعود کی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسید کا نسب نہیں بیان کیا اور اس کو ایک تذکرہ علیحدہ بنا دیا ہے۔ ابومسعود نے اس حدیث کو کم روایت کرنے والوں کے مسند میں حماد سے اسید بن ظہیر کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اگرچہ انہوں نے اسید کا نسب نامہ نہیں بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور صحیح ابونعیم ہی کا بیان ہے۔

۱۷۲۔ حضرت اسیدؓ بن ساعدہ

حضرت اسیدؓ بن ساعدہ۔ یہ اسید ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں حارثی ہیں جنگ احد میں یہ اور ان کے بھائی ابوخثمہ اور ان کے بیٹے یزید بن اسید شریک ہوئے تھے۔ یہ اسید سہل بن ابی خثیمہ کے چچا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید

حضرت اسیدؓ بن سعید۔ ان کے نام میں ہمزہ کو پیش ہے۔ سعیہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزہ کو زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے ان کا ذکر دونوں ناموں میں ہو چکا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ اسید کے ہمزہ کو پیش ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے ہمزہ کو زبر نقل کیا ہے دارقطنی نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۴۔ حضرت اسیدؓ بن ظہیر

حضرت اسیدؓ بن ظہیر۔ اور ظہیر رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان سے روایت بھی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا صرف فرق اس قدر ہے کہ ان دونوں نے کہا ہے عدی بن زید بن جشم زید کو اور عمرو کو انہوں نے درمیان سے نکال ڈالا ہے اور ابن کلبی نے اور ابوعمر نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ان کو بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن

---

[1] اس مقام سے صحابہ کی حق پرستی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو بات وہ رسول اللہؐ سے سن لیتے تھے پھر اس کو کسی طرح ترک نہ کرتے تھے چاہے کچھ ہو جائے۔

مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں کیونکہ رافع بیٹے ہیں خدیج بن رافع بن عدی کے پس ظہیر ان کے چچا ہوئے۔ یہ انس بن ظہیر کے حقیقی بھائی ہیں اور عباد بن بشیر کے اخیافی[1] بھائی ہیں ماں ان کی فاطمہ بنت بشر بن عدی بن غنم بن عوف ہیں۔

ان اسید کی کنیت ابوثابت ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے شریک نہیں کئے گئے اور جنگ خندق میں شریک ہوئے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد نے خبر دی ان لوگوں نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابوکریب نے اور ابن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی الابرد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اسید بن ظہیر سے سنا اور وہ نبیؐ کے صحابہ میں سے تھے نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا مسجد قبا میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ ابن ابی الابرد کا نام زیاد ہے بنی خطمہ کے غلام تھے اور ابن مندہ نے عمیر بن عبدالمجید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے اسید بن ظہیر سے روایت کی ہے کہ وہ جب رسول اللہؐ کے پاس سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ رافع بن خدیج اسید سے روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ رافع بن اسید ہیں اس کی روایت خالد بن حارث جہیمی نے کی ہے جو بڑے ثابت قدم قوی الحافظہ لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ رافع بن اسید بن ظہیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اسید بن ظہیر کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ظہیر: ظاء معجمہ کے ضمہ اور ہاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ خدیج: خاء معجمہ کے فتحہ اور دال مہملہ کے کسرہ اور اس کے آخر پر جیم ہے۔

۱۷۵۔ حضرت اسیدؓ بن یربوع

حضرت اسیدؓ بن یربوع بن بدی بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں ساعدی ہیں۔ یہ اسید ابواسید یعنی مالک بن ربیعہ ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

بدی: باء موحدہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور اس کے آخر پر یاء ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ باء موحدۃ اور آخر میں نون کے ساتھ ہے یعنی بدن۔ اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ "بدی" باء موحدۃ اور دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ دال کے فتحہ اور کسرہ میں اختلاف ہے۔

۱۷۶۔ حضرت اسیرؓ بن جابر

حضرت اسیرؓ بن جابر۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے عمران قطان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں چلی اس کو کسی نے لعنت کی تو رسول اللہؐ

---

[1] اخیافی ان بھائی بہنوں کو کہتے ہیں جن کی ماں ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور جن کے باپ ایک ہوں اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوں ان کو علاتی کہتے ہیں اور جن کے ماں باپ ایک ہوں ان کو حقیقی کہتے ہیں ۱۲۔

نے فرمایا کہ اس کولعنت نہ کرو کیونکہ یہ امور ہے اور جو کوئی ایسی چیز کولعنت کرتا ہے وہ چیز لعنت کے قابل نہ ہو تو لعنت اسی لعنت کرنے والے پرلوٹ آتی ہے۔اس حدیث کوابان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اوراسیر کی ایک حدیث وہ بھی ہے جوحمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ عمدہ ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اورابونعیم نے کیا ہے۔

۱۷۷۔حضرت اسیرؓ بن عروہ

حضرت اسیرؓ بن عروہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو بن سواد بن ہشیم بن ظفر بن سواد انصاری ظفری اوسی۔واقدی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسیر بن عروہ ایک بڑے گویا اور بلیغ آدمی تھے۔جب انہوں نے وہ باتیں سنیں جو قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد نے (ان کے جدامجد) ظفر کے حق میں نبیؐ کے اصحاب کی ایک جماعت کے سامنے کہی تھیں تو انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کیا اور رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ قتادہ نے اوران کے چچا نے ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں کو جو بڑے معزز اور نیک نام تھے بغیر کسی ثبوت اور گواہ کے برا کہتے ہیں یہ کہہ کے چلے گئے پھر قتادہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو انہیں رسول اللہؐ نے (اس حرکت پر) ڈانٹا تو قتادہ آپ کے پاس سے اٹھ گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: **انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما۔** (بے شک ہم نے (اے نبی) تم پر کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان میں اس چیز کے موافق حکم کرو جس کی تمہیں اللہ نے تعلیم دے ہے اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو۔) ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو اسیر بن عمرو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اسیر بن عروہ ہیں اور ابوعمر نے ان کو صرف اسیر بن عروہ لکھا ہے یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۸۔حضرت اسیرؓ بن عمرو درکی

حضرت اسیرؓ بن عمرو درکی۔انہوں نے نبی کا زمانہ پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی علی بن مدینی نے کہا ہے کہ یہ اسیر بن عمرو وہی اسیر بن جابر ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) اسیر بن عمرو بن جابر ہے اور ان کو لوگ یسیر (یاء کے ساتھ) محاربی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ انہیں اسیر بن جابر اور یسیر بن جابر بھی کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کردیتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ کندہ کے ہیں۔ان کی کنیت ابوخیار ہے یہ قول عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی نے کہا ہے کہ کوفے والے انہیں اسیر بن عمرو کہتے ہیں اور بصرہ والے انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں ان کا شمار عبداللہ بن مسعود کے بڑے شاگردوں میں ہے اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے کوفہ والوں میں سے زرارہ بن اوفی نے اور ابونضرہ نے اور ابن سیرین نے اور بصرہ والوں میں سے میسب بن رافع نے اور ابواسحاق شیبانی نے روایت کی ہے ان کی ولادت رسول اللہؐ کے ہجرت کے وقت ہوئی اور ۸۵ ہجری میں وفات پائی اور جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ ابواسحاق شیبانی کا قول ہے اور حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ تمہیں اچھا ملے گا اور عمرو بن قیس بن اسیر

نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور شہاب بن خراش نے اپنے والد سے انہوں نے اسیر بن عمرو سے موقوفاً روایت کی ہے اور انہوں نے نبی کو دیکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کو اور اسیر بن جابر کو ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو دو کر کے لکھا ہے واللہ اعلم۔

۱۷۹۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو

حضرت اسیرؓ بن عمرو۔ یہ اسیر عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں کنیت ان کی ابو سلیط بن ابی خارجہ ہے انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا اور اس وقت دیگیں چڑھی ہوئی تھی ان میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا ہم لوگوں نے ان دیگوں کو الٹ دیا اور ان کا نام بعض لوگوں نے اسیرہ بھی نقل کیا ہے یہ ابن ماکولا اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے سلمہ سے روایت کر کے ان کا نام اسیرہ لکھا ہے اور یونس سے روایت کر کے ان کا نام انس لکھا ہے ہم انشاء اللہ انس کے بیان میں ان کا ذکر کریں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر ہوگا۔

باب الھمزۃ مع الشین المعجمۃ

۱۸۰۔ حضرت اشجؓ عبدی

حضرت اشجؓ عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس کے ہیں ان کا نام منذر بن حارث بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جزیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان عبدی ہیں عصری ہیں یہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ منذر بن عامر کے بیان میں بھی آئے گا۔ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری دینی مخزومی فقیہ شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یونس بن عبید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کے اشج سے روایت کی ہے کہ مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونوں خصلتیں کون سی ہیں حضرت نے فرمایا کہ بردباری اور عاقبت اندیشی یا یہ فرمایا کہ بردباری اور حیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں باتیں مجھ میں اب پیدا ہو گئی ہیں یا پہلے ہی سے تھیں حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سے ہیں اشج کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی دو خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا جن کو وہ دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۔ حضرت اشرسؓ بن غاضرہ

حضرت اشرسؓ بن غاضرہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ کتابوں میں ان کا ذکر بھی ہے اسحاق بن حارث قرشی سے روایت

ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرہ کندی کو دیکھا ہے یہ دونوں صحابی تھے مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۸۲۔حضرت اشرف ؓ

حضرت اشرف ؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کا تذکرہ ابن یاسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں چلے آئے تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید نصروی نے نیشاپور میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عباس بن احمد بن عصم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابواسحاق احمد بن محمد بن یاسین حافظ نے اس کی خبر دی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۔حضرت اشرف ؓ

حضرت اشرف ؓ۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ شام سے آئے تھے ہم نے ان کا تذکرہ ابرہہ کے نام میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۔حضرت اشعث ؓ بن جودان

حضرت اشعث ؓ بن جودان عبدی۔قبیلہ عبدالقیس کے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمیر بن جودان ہے اور یہی صحیح ہے۔ابوحمزہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عمیر بن اشعث بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ابوحمزہ کے علاوہ اور لوگوں نے جو اس کو روایت کیا ہے تو انہوں نے اشعث بن عمیر بن جودان کہا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح اشعث بن عمیر عن ابیہ ہے بعض لوگوں نے اس کو ابن شقیق سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے عطاء سے روایت کر کے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے عمیر بن اشعث۔یہ غلط ہے۔جو کچھ ہم نے ابن مندہ سے نقل کیا ہے وہ ابونعیم کے قول سے ملتا ہے۔پھر ابونعیم کو ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۸۵۔حضرت اشعث ؓ بن قیس

حضرت اشعث ؓ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور کندی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

اشعث ان کا نام معدب یکرب بن قیس ہے اور قیس کا نام اشج بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث اصغر بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع اور مرتع کا نام عمرو بن معاویہ بن ثور بن عفیر ہے ثور بن عفیر کو کندہ بھی کہتے ہیں کندہ ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا ان کا ذکر ابوعمر نے بھی اسی طرح کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کی کنیت ابومحمد ہے نبیؐ کے حضور میں ۱۰ھ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے یہ لوگ کل ساٹھ سوار تھے سب اسلام لائے اشعث نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ حضور ہمارے قبیلہ میں سے ہیں حضرت نے فرمایا (نہیں) ہم نضر بن کنانہ کی

اولاد میں سے ہیں نہ ہم اپنی ماں کو گالی دیتے ہیں اور نہ ہم اپنے باپ سے علیحدہ ہوتے ہیں لہٰذا اشعث کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا جو قریش کو نضر بن کنانہ کی اولاد سے خارج کہے گا تو میں اسے درہ ماروں گا۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے ام فروہ سے جو حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بہن تھیں نکاح کا پیغام دیا اور وہ منظور کرلیا گیا اور یہ یمن لوٹ گئے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شریک عامری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی کندی سے انہوں نے اشعث بن قیس سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص آدمیوں کی زیادہ شکر گذاری کرے گا وہ خدا کی بھی زیادہ شکر گذاری کرے گا۔ یہ اشعث ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے جب حضرت ابوبکرؓ نے یمن کی طرف لشکر بھیجے تو لوگوں نے اشعث کو قید کرلیا اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے حاضر کئے گئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے کہا کہ مجھے اپنی لڑائی کے لئے مہلت دیجئے اور اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کردیجئے پس حضرت ابوبکرؓ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا یہی محمد بن اشعث کی ماں تھیں جب انہوں نے نکاح کیا تو تلوار کھینچ کے اونٹوں کے بازار میں چلے گئے اور جس اونٹ یا اونٹنی کو دیکھا اس کے پیر کاٹنے شروع کر دیئے لوگ چلا اٹھے کہ اشعث کافر ہو گیا پس جب یہ فارغ ہوئے تو انہوں نے تلوار رکھ دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوا بلکہ حضرت ابوبکر نے اپنی بہن سے میرا نکاح کر دیا ہے اگر ہم اپنے شہر میں ہوتے تو ہمارا ولیمہ اور کچھ ہوتا (مگر اب یہاں اس کے سوا کیا ممکن ہے) لہٰذا اے اہل مدینہ قربانی کرو اور کھاؤ اور اے اونٹوں کے مالک آؤ اور ان کی قیمت لو ایسا ولیمہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اشعث شام میں جنگ یرموک میں شریک تھے وہیں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی عراق گئے اور وہاں جنگ قادسیہ اور مدائن اور جلولا اور نہاوند میں شریک ہوئے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی وہیں ایک گھر بنا لیا تھا جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے تحکیم میں حضرت علی مرتضیٰ کو اختیار کیا تھا اور دونوں حکموں سے دومۃ الجندل میں انہوں نے ملاقات کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو آذربیجان کا عامل بنایا تھا۔ حضرت حسن بن علی نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسی نے حضرت حسن کو زہر دیا تھا جس سے ان کی وفات ہوئی تھی۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے روایت کی ہے ایک جنازہ کی نماز میں یہ بھی تھے اور جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے تو انہوں نے جریر کو امام بنایا اور کہا کہ یہ کبھی اسلام سے مرتد نہیں ہوئے اور میں ایک مرتبہ اسلام سے مرتد ہو گیا تھا۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا قول نازل ہوا تھا **ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمنا قلیلا الایہ** (بے شک وہ لوگ جو خدا کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض میں تھوڑے دام مول لیتے ہیں) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ انہوں نے ایک کنوئیں کی بابت ایک شخص سے جھگڑا کیا تھا۔

ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ یہ ابن مندہ کا بیان ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ سنہ ۴۲ ہجری میں حضرت حسن کوفہ میں نہ تھے حضرت معاویہ کو خلافت سپرد کر کے مدینہ چلے گئے تھے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کی وفات کے چالیس دن بعد ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی اس قول میں ابوعمر پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۶۔ حضرت اشیمؓ ضبابی

حضرت اشیمؓ ضبابی۔ نبیؐ کی حیات میں مقتول ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید نے اور بہت سے لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے اور کئی آدمیوں نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں میراث نہیں پاتی یہاں تک کہ انہیں ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے انہیں لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت میں میراث دو۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح اسماعیل بن فضل نے اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحیم نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت اشیم دھوکے میں مقتول ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الهمزة مع الصاد

۱۸۷۔ حضرت اصبغؓ بن غیاث

حضرت اصبغؓ بن غیاث یا عتاب۔ بعض راویوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حماد بن بحر نے محمد بن میسر سے انہوں نے عمر بن سلیمان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے اصبغ بن غیاث یا عتاب سے (یہ شک حماد نے کیا ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اے (میری) امت تم میں دو باتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلے کی امتوں میں نہ تھیں الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۸۸۔ حضرت اصحمہؓ نجاشی

حضرت اصحمہؓ نجاشی (جن کا لقب) نجاشی (ہے) بادشاہ حبش۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے اور جو مسلمان ان کے ملک میں ہجرت کر کے گئے تھے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ نجاشی کے واقعات مسلمانوں کے ساتھ اور نیز کفار قریش کے ساتھ جنہوں نے نجاشی سے یہ درخواست کی تھی کہ مسلمانوں کو ان کے حوالہ کردے مشہور ہیں۔ نجاشی نے فتح مکہ سے پہلے اپنے ہی ملک میں وفات پائی اور مدینہ میں نبیؐ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اس نماز میں چار تکبیریں آپ نے کہیں اصحمہ ان کا نام ہے اور نجاشی ان کا اور تمام بادشاہان حبش کا لقب ہے جس طرح کسریٰ بادشاہ فارس کا اور قیصر بادشاہان روم کا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یہ اور ان کے مثل اور وہ لوگ جنہوں نے نبی کو نہیں دیکھا صحابہ میں ان کا ذکر لکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر ہم نے متقدمین کی پیروی کر کے لکھ دیا۔

۱۸۹۔ حضرت اصرم ؓ شقری

حضرت اصرم ؓ شقری۔ قبیلہ شقرہ سے ہیں جو بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ شقرہ کا نام معاویہ بن تمیم بن مر ہے۔ ان کا نام شقرہ صرف ایک بیت کی وجہ سے رکھا گیا جو انہوں نے موزوں کیا تھا۔

وقد احمل الرمح الاصم کعوبہ   بہ من دماء الحی کا لشقرات

تیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون اس پر مثل گل لالہ کے لگا ہوا تھا۔

نبی کی خدمت میں گئے تھے حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام زرعہ رکھا۔ بشر بن مفضل نے بشیر بن میمون سے انہوں نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے انہوں نے اصرم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں اسود نامی ایک غلام کے ساتھ گیا تھا حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اصرم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام زرعہ ہے حضرت نے فرمایا کہ اس غلام سے تم کیا کام لیتے ہو میں نے عرض کیا کہ میں اس کو چرواہا بنانا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا تو اس کا نام [1] عاصم ہے نبیؐ نے (ازراہ شفقت) ان کا ہاتھ بھی پکڑا تھا۔

۱۹۰۔ حضرت اصرم ؓ

ان کو لوگ اصیرم بھی کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں اشہلی ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اور نبیؐ نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ عمرو کے بیان میں اس سے زیادہ ہوگا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۹۱۔ حضرت اصید ؓ بن سلمہ

حضرت اصید ؓ بن سلمہ سلمی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا اور باپ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی عبدالواحد بن احمد شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن محمود براز نے تستر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی خزاز کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمران بن ابی لیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبیداللہ بن ولید رصافی نے اپنے والد سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے اپنے والد الحسن سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا تھا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص اصید بن سلمہ کو گرفتار کر لائے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو حضرت کو ان پر رحم آیا اور حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر ان کے والد کو پہنچی وہ بوڑھے تھے تو انہوں نے ان کو ایک خط لکھ کر بھیجا۔ جس میں یہ اشعار تھے

---

[1] اوپر بھی یہ حدیث آ چکی ہے عاصم کے معنی حفاظت کرنے والا۔ چرواہے کے لئے چونکہ یہ وصف ضروری ہے تو اس لئے حضرت نے یہی نام تجویز فرمایا۔

من راکب نحو المدینة سالما	حتی یبلغ ما اقول الاصیدا
ان البنین شرارھم امثالھم	من عق والدہ وبر الابعدا
اترکت دیں ابیک والشم العلیٰ	اودواو تابعت الغداة محمدا
فلأی امر یا بنی عققتنی	وترکتنی شیخا کبیرا مفندا
اما النھار فدمع عینی ساکب	وابیت لیلی کالسلیم مسھدا
فلعل ربا ھداک لدینہ	فاشکراً یادیہ عسی ان ترشدا
واکتب الی بما اصبت من الھدی	وبدینہ لاترکنی موحدا
واعلم بانک ان قطعت قرابتی	وعقتنی لم الف الا للعدیٰ

کیا کوئی سوار ہے جو مدینہ کی طرف جائے تا کہ میرا پیغام اصید کو پہنچادے کہ وہ بیٹے بہت برے ہوتے ہیں جو اپنے باپ کی نافرمانی کریں اور ایک دور کے رشتہ دار سے میل پیدا کریں اے بیٹے کیا تو نے اپنے باپ کے دین اور عمدہ طریقوں کو چھوڑ دیا وہ سب ہلاک ہو گئے اور کل سے تم نے محمد کی پیروی کرلی اے میرے بیٹے تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھے بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں چھوڑ دیا۔ آنسو دن بھر میری آنکھوں سے جاری رہتے ہیں۔ اور رات بھر مثل عقرب گزیدہ کے تڑپتا ہوں شاید پروردگار نے تجھے اپنے دین کی ہدایت کی ہو۔ تو تو اس کا شکر کر کہ تو نے ہدایت پائی اور جو کچھ ہدایت تجھے حاصل ہوئی ہے اس سے مجھے بھی اطلاع دے۔ اور ان کے دین سے مجھے بھی خبردار کر مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سمجھ لے کہ اگر تو میری قرابت کو قطع کر دے گا اور مجھے چھوڑ دے گا تو میں سفر اختیار کرلوں گا۔

جب (یہ خط حضرت اصید کے پاس پہنچا اور) انہوں نے اپنے والد کی تحریر پڑھی تو نبی کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا اور آپ سے اس کے جواب کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے اپنے والد کو یہ لکھ کے بھیجا۔

ان الذی سمک السماء بقدرة	حتی علافی ملکہ فتوحدا
بعث الذی لا مثلہ فیما مضی	یدعو لرحمة النبی محمدا
ضخم الدسیعة کالغزالة وجھہ	قرناتازر بالمکارم وارتدی
فدعا العباد لدینہ فتتابعوا	طوعا و کرھامقبلین علی الھدی
وتخوفواالنار التی من اجلھا	کان الشقی الخاسرا المتلددا
واعلم بانک میت ومحاسب	فالی متی ھذی الضلالة والردی

بے شک جس نے قدرت سے آسمان کو بلند کیا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی بادشاہت میں یکتا ہے اس نے ایک ایسے شخص کو نبی بنا کر بھیجا ہے جن کا مثل اگلوں میں بھی کوئی نہیں ہے وہ خدا کی رحمت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں یعنی نبی محمدؐ۔ بڑے عالی طبیعت ہیں صبح کی طرح ان کا چہرہ چمک رہا ہے۔ ایک بزرگ ہیں جو عمدہ اخلاق سے قوی اور آراستہ ہیں انہوں نے خدا کے بندوں کو دین کی طرف بلایا اور انہوں نے ان کی پیروی کی خواہ مخواہ سب ہدایت کی طرف آئے اور اس آگ سے ڈر گئے جس کے لئے بدبخت نقصان والے ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اے باپ تو یقین کرلے کہ تو مرے

گا اور تجھ سے حساب لیا جائے گا لہٰذا تو مجھے اس گمراہی اور ہلاکت سے باز رکھ۔

جب اصید کے والد نے بیٹے کے خط کو پڑھا تو یہ بھی نبیؐ کی طرف آئے اور اسلام کو قبول کر لیا۔

ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۲۔ حضرت اصیلؓ بن عبداللہ ہذلی

حضرت اصیلؓ بن عبداللہ ہذلی۔ قبیلہ ہذیلہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبیلہ غفار کے ہیں۔ ابن شہاب زہری نے کہا ہے کہ اصیل غفاری جب آئے ہیں اس وقت تک نبی کی ازواج پر پردہ فرض نہ ہوا تھا لہٰذا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے ان سے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ خدا کی قسم اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہو رہے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ٹھہرو تا کہ نبیؐ تشریف لے آئیں چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی تشریف لائے اور آپ نے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس [1] حال میں چھوڑا انہوں نے عرض کیا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہیں اور اس کے اذخر میں خوشے نکل آئے ہیں اور ثمام میں پتے نکل آئے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے اصیل بس یہی چاہئے اب تم رنج نہ کرو اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن قرشی نے مدلج سے جو سلمی کے بیٹے ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا اصیل ہذلی رسول اللہؐ کے حضور میں مکہ سے آئے پھر آگے اسی طرح بیان کیا اور اس حدیث کو حسن نے ابان بن سعید بن عاص سے روایت کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے پاس آئے تو ان سے حضرت نے پوچھا کہ اے ابان تم نے مکہ والوں کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا میں نے انہیں اچھے حال میں چھوڑا وہاں خوب پانی برسا ہے۔

باب الہمزۃ مع الضاد

۱۹۳۔ حضرت اضبطؓ بن حیی

حضرت اضبطؓ بن حیی بن زعل اکبر۔ ان کی حدیث عبدالمہیمن بن اضبط بن زعل اکبر نے اپنے والد اضبط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۹۴۔ حضرت اضبطؓ سلمی

حضرت اضبطؓ سلمی۔ ان کی کنیت ابو حارثہ ہے ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حارثہ بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اضبط سلمی سے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا تو

---

[1] مکہ میں اس زمانے میں حضرت کی دعا سے قحط عظیم پڑ گیا تھا لوگ تباہ حال ہو گئے تھے بعد اس کے آپ نے اس قحط کے دور ہونے کی دعا فرمائی اسی کے متعلق آپ نے اصیل سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اس کے اطراف و جوانب تر و تازہ ہیں یعنی پانی خوب برسا ہے سبزہ نکل آیا ہے پتھر دھل کے صاف ہو گئے ہیں اذخر اور ثمام دو مشہور گھاسیں ہیں مکہ میں پیدا ہوتی ہیں اور وہاں کے لوگ بہت کام ان سے لیتے ہیں۔

وہاں زیادہ تر عورتوں کو پایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع العین

۱۹۵۔ حضرت اعرس رضی اللہ عنہ بن عمرو

حضرت اعرس رضی اللہ عنہ بن عمرو یشکری۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کی حدیث عبداللہ بن یزید بن اعرس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس کچھ ہدیہ لے کر گیا آپ نے قبول فرمالیا اور ہمارے لئے چراگاہ میں برکت کی دعا مانگی اور اسی سند سے ان کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۔ حضرت اعشیٰ رضی اللہ عنہ مازنی

حضرت اعشیٰ رضی اللہ عنہ مازنی۔ مازن بن عمرو بن تمیم کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن اعور ہے اور بعض لوگ اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی اسناد سے ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر یوسف بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن طیسلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معن بن ثعلبہ مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اعشیٰ مازنی نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

یامالک الناس ودیان العرب	انی لقیت ذربة من الذرب
غدوت ابغیها الطعام فی رجب	فخلفتنی فی نزاع وهرب
اخلفت العهد ولطت بالذنب	وهن شرغالب لمن غلب

اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حاکم مجھے ایک لڑنے والی عورت سے سابقہ پڑا میں اس کے لئے ماہ رجب میں غلہ خریدنے گیا میرے پیچھے وہ لڑنے اور بھاگنے میں مصروف ہوئی اس نے خلاف عہد کیا اور گناہ آلودہ ہوگئی اور یہ عورتیں ایک شر ہیں کہ جو دب جائے اس کو اور بھی دبا لیتی ہیں۔

اعشیٰ کہتے تھے کہ نبی ﷺ (کو یہ مصرعہ پسند آیا اور آپ بار بار اس کی تکرار) فرمانے لگے وهن شر غالب لمن غلب ان اشعار کا سبب یہ تھا کہ اعشیٰ کے پاس ایک عورت تھی اس کا نام معاذہ تھا اعشیٰ اپنے گھر والوں کے لئے مقام ہجر سے غلہ مول لینے گئے ان کے بعد ان کی بیوی لڑ کر چلی گئی اور ایک شخص کے پاس جا کے پناہ گزیں ہوئی جس کا نام مطرف بن نہصل تھا اس نے اس عورت کو پناہ دی۔ جب اعشیٰ لوٹ کر آئے اور انہوں نے اس عورت کو اپنے گھر میں نہ پایا اور ان سے یہ بیان کیا گیا کہ وہ لڑ کر چلی گئی ہے اور مطرف کے یہاں پناہ گزیں ہوئی ہے تو وہ مطرف کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تمہارے یہاں میری بی بی معاذہ ہے اسے میرے حوالہ کر دو مطرف نے کہا وہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر وہ میرے پاس ہوتی بھی تو میں تمہارے حوالہ نہ کرتا مطرف ان سے زیادہ زور آور تھے لہٰذا اعشیٰ نبی ﷺ کے پاس جا کے پناہ گزیں ہوئے اور یہ اشعار موزوں کئے اور اپنی عورت اور اس کی حرکات کی آپ سے شکایت کی اور بیان کیا کہ وہ مطرف بن نہصل کے پاس ہے تو نبی ﷺ نے مطرف کو ایک خط لکھ دیا کہ دیکھو اعشیٰ کی بی

بی معاذہ کو ان کے حوالے کر دو جب مطرف کے پاس نبی کا خط پہنچا اور انہیں پڑھ کے سنایا گیا تو انہوں نے معاذہ سے کہا کہ اے معاذہ یہ نبی کا خط تمہاری بابت آیا ہے اب میں تمہیں اعشٰی کے حوالہ کر دوں گا معاذہ نے کہا تو اچھا تم میرے لئے اعشٰی سے قول لے لو اور نبیؐ سے ذمہ داری کرالو کہ جو حرکت میں نے کی ہے اس پر اعشٰی مجھے تنبیہ نہ کریں مطرف نے عہد لے کر معاذہ کو اعشٰی کے حوالے کر دیا اس وقت اعشٰی نے یہ شعر پڑھے۔

لعمرک ماحبی معاذة بالذی — یغیره الواشی ولا قدم العهد

ولاسوء ما جاءت به اذازلها — غواة رجال اذاینا دونها بعدی

قسم تیری جان کی معاذہ سے مجھ ایسی محبت نہیں ہے۔ جس کو کوئی چغل خوری یا بدعہدی بدل سکے۔ اور نہ وہ بری حرکت جو معاذہ سے ہوئی کیونکہ معاذہ کو چند فریب دینے والوں نے میرے بعد ورغلا کے بہکا دیا تھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور عبداللہ بن اعور کے نام میں ان کو بیان کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے ان کو حرمازی مازنی لکھا ہے حالانکہ حرماز کے نسب میں تمیم تک مازن نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ ہاں ابو عمر نے اور ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے مازن بن عمرو بن تمیم کو بیان ہے اس صورت میں حرماز مازن کی ایک شاخ ہو جائے گی اور یہ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم ہوں گے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرماز حارث بن عمرو بن تمیم کے بیٹے ہیں اور یہ سب مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم کے بھائی ہیں۔ اور علمائے نسب کی عادت ہے کہ وہ چھوٹی شاخ کی اولاد کو اس کے بھائی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جب کہ وہ مشہور ہو جیسے نعیلہ بن ملیل کی اولاد ہے کہ یہ لوگ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں ان کو بھی لوگ غفاری کہتے ہیں۔ انہیں میں سے حکم بن عمرو غفاری ہیں حالانکہ وہ قبیلہ غفار میں سے نہیں ہیں بلکہ بنی نعیلہ میں سے ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ غفار ایک بڑا قبیلہ ہے اور مشہور ہے اور جیسے مالک بن افصی کی اولاد کہ وہ اسلم بن افصی کے بھائی ہیں ان کی اولاد اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کر دی جاتی ہے بوجہ مشہور ہونے قبیلہ اسلم کے۔ علاوہ اس کے ابو عمر وہ باتیں جانتے ہیں جو دوسرا انہیں جانتا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۔ حضرت اعورؓ بن بشامہ عنبری

حضرت اعورؓ بن بشامہ عنبری۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان بن محمد نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سالم بن عدی بن سعید بن جاوؤہ بن شعثم نے بکر بن مرداس سے انہوں نے اعور بن بشامہ اور وردان بن مخرمہ اور ربیعہ بن رفیع عنبری سے نقل کر کے خبر دی کہ یہ لوگ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ اپنے حجرے میں سو رہے تھے ہم نے آپ کا انتظار کیا اتنے میں عیینہ بن حصن فزاری قبیلہ عنبر کے کچھ قیدیوں کو لے کر آئے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ قید کر لئے گئے حالانکہ ہم مسلمان ہو کے آ گئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ قسم کھاؤ کہ تم مسلمان ہو کر آ گئے ہو تو میں اور وردان قسم کھانے سے رکے اور ربیعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں قسم کھاتا ہوں کہ ہم آپ کے پاس اس وقت آئے ہیں جب کہ ہم نے اپنی مسجدیں قبلہ رو کر لیں اور اپنے مالوں کا عشر نکال لیا اور ہم مسلمان ہو کے آئے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جاؤ خدا تمہیں معاف کرے اور ربیعہ سے فرمایا کہ تم پتلی گردن والے اور بڑے قسم کھانے والے ہو عبدان نے بیان کیا ہے کہ میں اور کچھ نہیں جانتا صرف یہ حدیث ہم نے اس شیخ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے اعور کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کا نام ناشب لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اعور بیٹے ہیں بشامہ بن نھشلہ بن سنان بن جندب بن حارث بن جہمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم کے مگر ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا کہا ہے کہ یہ شریف تھے رئیس تھے مگر ان کی عادت یہ ہے کہ شریف یا رئیس اس کو لکھتے ہیں جو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا ہو یا آپ کی صحبت میں رہا ہو اور چونکہ ان کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا اس لئے انہوں نے ان کے صحابی ہونے کی تصریح نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) وردان بن مخرمہ (ہے) اور یہ نام واو کے باب میں انشاء اللہ لکھا جائے گا۔ اور اس کو بھی جو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔ مخرم: میم کے ضمہ اور خاء معجمہ کے فتحہ اور راء مہملہ مشدد کے کسرہ اور آخر میں میم کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۔ حضرت اعینؓ بن ضبیعہ

حضرت اعینؓ بن ضبیعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم دارمی ہیں پھر مجاشعی ہیں یہ اور فرزدق شاعر ناجیہ میں جا کے مل جاتے ہیں کیونکہ فرزدق کا نام ہمام بن غالب بن صعصعہ بن ناجیہ ہے اور یہ اور اقرع بن حابس بن عقال۔ عقال میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہی تھے جنہوں نے جنگ جمل میں اس اونٹ کے پیر کاٹے تھے جس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور جب حضرت معاویہ نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ بھیجا تاکہ بصرہ پر قبضہ کرلیں اور یہ خبر حضرت علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے اعین بن ضبیعہ کو ان سے لڑنے کے لئے بھیجا تاکہ وہ ان کو بصرہ سے نکال دیں مگر دفعۃً اعین قتل کر دیے گئے یہ واقعہ ۳۸ھ کا ہے۔ ہم نے اس حادثہ کو تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد حارثہ بن قدامہ تمیمی سعدی کو بھیجا تو انہوں نے ابن حضرمی کی جماعت کو متفرق کر دیا اور جب گھر میں وہ چھپ کے بیٹھے تھے اس گھر کو جلا دیا اسی میں وہ جل گئے۔

باب الہمزۃ مع الغین

۱۹۹۔ حضرت اغرؓ غفاری

حضرت اغرؓ غفاری۔ ان کا نسب ابوعمر نے تو غفاری میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر صحابہ میں ایک شخص تھے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو شبیب بن روح نے اغر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے سورہ روم پڑھی تھی اور ابونعیم کا بیان اغر بن یسار کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۔ حضرت اغرؓ مزنی

حضرت اغرؓ مزنی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے عبداللہ بن عمر نے اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے۔ خالد بن ابی کریمہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اغر مزنی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج شب کو مجھے وتر پڑھنے کی نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ وتر تو رات ہی کو پڑھے جاتے ہیں

تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور ابوالربیع عتکی نے حماد سے نقل کر کے بیان کیا یحییٰ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قلب پر کبھی حجاب آ جاتا ہے اور بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۱۔ حضرت اغرؓ بن یسار

حضرت اغرؓ بن یسار جہنی۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے اغر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا کرتا ہوں۔ یہ ابن مندہ کی تقریر کا ماحصل ہے اور ابوعمر نے ان کو اور اغر مزنی کو ایک کر دیا ہے ان سے اہل بصرہ میں ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سلیمان بن یسار نے بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ابوعمر نے ان کو اور ان اغر کو کہ جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا ایک کر دیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر بن یسار مزنی اور بعض لوگ ان کو جہنی بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد مطرز نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اپنے پروردگار سے توبہ کرو میں ہر روز اس سے سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے اغر سے جو قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ ان کے کچھ وسق کھجوریں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر قرض تھے۔ پھر انہوں نے بیع سلم کے متعلق ایک حدیث نقل کی۔ بعد اس کے ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر سے عبداللہ بن عمر اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ایک دوسرے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے گمان کیا ہے کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور انہوں نے معاویہ بن قرہ کی حدیث اغر مزنی سے جو وتر کے بارے میں ہے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے ایک دوسرا تذکرہ بنا دیا ہے حالانکہ یہ وہی تذکرہ ہے جو اوپر گذر چکا۔ اور ابونعیم نے شبیب بن روح کی حدیث جو اغر مزنی سے منقول ہے وہ بھی روایت کی ہے کہ اغر مزنی صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ تینوں حدیثیں ابو بردہ اور معاویہ بن قرہ اور شبیب بن روح سے مروی ہیں میں نے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اور ان کے تین تذکرے بنائے ہیں مگر میرے نزدیک یہ ایک ہی شخص ہیں یہاں تک ابونعیم کا قول تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اغر کے تین تذکرہ لکھے ہیں ایک مزنی اور دوسرے جہنی اور تیسرے وہ جن کا نسب نہیں بیان کیا اور

یہ وہی ہیں جن کو ابوعمر نے غفاری لکھا ہے اور ابوعمر نے اغر کے دو تذکرہ لکھے ہیں ایک غفاری جن کا نسب ابن مندہ نے نہیں بیان کیا اور یہ وہی ہیں جنہوں نے سورۂ روم کا پڑھنا روایت کیا ہے اور دوسرے مزنی انہیں کو ابوعمر نے جہنی بھی کہا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ان دونوں سے راوی ایک ہی شخص ہیں یعنی ابن عمر اور معاویہ بن قرہ۔ مگر ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہیں نہایت بعید ہے کیونکہ جو شخص کئی تذکروں کو ایک کہتا ہے وہ یا تو نسب کے اتحاد کے سبب سے یا حدیث یا راوی کے ایک ہونے کی وجہ سے کیونکہ ان باتوں کا اتحاد اکثر ایک ہی شخص میں ہوتا ہے اور ان تینوں تذکروں میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ غفاری نہ نسب میں کسی کے شریک ہیں نہ راوی میں اور نہ حدیث میں پس بلاشبہ غفاری کا تذکرہ صحیح ہے باقی رہے اور دوسوان میں البتہ راوی کے ایک ہونے سے شک ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہوں گے۔ ابواحمد عسکری نے اغر مزنی کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں اللہ سے ستر مرتبہ ہر روز استغفار کیا کرتا ہوں اور کھجوروں کے قرض ہونے کے بھی حدیث انہوں نے لکھی ہے واللہ اعلم۔

۲۰۲۔ حضرت اغلبؓ راجز

حضرت اغلبؓ راجز عجلی۔ یہ اغلب جشم بن عمرو بن عبیدہ بن حارثہ بن دلف بن جشم بن قیس بن سعد بن عجل بن لجیم کے بیٹے ہیں ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا ہے اور یہ اسلام لائے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے انہوں نے ہجرت بھی کی تھی پھر بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ عراق گئے پھر کوفہ میں سکونت اختیار کی اور جنگ نہاوند میں شہید ہوئے ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے کیا ہے۔

باب الھمزۃ مع الفاء

۲۰۳۔ حضرت افطسؓ

نہ ان کا نام ہے نہ قبیلہ۔ شام میں رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا کہ متقدمین میں سے کسی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا ان کو بعض متاخرین نے ابن ابی عبلہ کی حدیث کی وجہ سے ذکر کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جن کو لوگ افطس کہتے تھے ایک ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کے تذکرہ میں ابوعمر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے انہوں نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی احاد و مثانی میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ ابن ابی عبلہ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جو ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مندہ ان کے ذکر میں متفرد نہیں ہیں واللہ اعلم۔

۲۰۴۔ حضرت افلحؓ بن ابی القعیس

حضرت افلحؓ بن ابی القعیس اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افلح کی کنیت ابوالقعیس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہیں ہمیں ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ افلح جو ابوالقعیس کے بھائی تھے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کے لئے اجازت مانگنے لگے اور وہ ان کے رضاعی چچا تھے پردہ فرض ہو چکا تھا لہٰذا حضرت عائشہ کہتی

ہیں کہ میں نے انہیں اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دوں۔ اس حدیث کو اسی طرح سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن نمیر نے اور حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ افلح ابوالقعیس کے بھائی تھے اور عطاء نے بھی عروہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عباد بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوالقعیس نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی اجازت مانگنے گئے پھر انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ مولی رسول

حضرت افلح رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جنہیں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا چہرہ خاک آلود ہو جائے اور ابونعیم نے ان کے متعلق حضرت ام سلمہ کی حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا وہ سجدے میں زمین پھونکتا تھا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور حبیب مکی نے افلح سے جو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھے اپنی امت پر اپنے بعد اس بات کا خوف ہے کہ وہ اپنی خواہش نفسانی کی [1] پیروی کرنے لگیں گے اور بعد علم کے غفلت اختیار کرلیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ مولی ام سلمہ

حضرت افلح رضی اللہ عنہ۔ حضرت ام سلمہ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ حضرت ام سلمہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میرے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین میں پھونکتا تھا [2] تو حضرت نے فرمایا کہ تیرا چہرہ خاک آلودہ [3] ہو جائے ابونعیم نے ان افلح کو اور ان افلح کو جوان سے پہلے مذکور ہوئے ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ افلح رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور انہیں کو حضرت ام سلمہ کا غلام کہا جاتا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے دو کر دیا ہے اور پہلے کی نسبت کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جن کی نسبت نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور دوسرے کے متعلق بعینہ یہی حدیث نقل کی ہے تو گو انہوں نے خود ہی اقرار کر لیا کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کیوں لکھا اور ابوعمر نے صرف پہلے ہی کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میمون یعنی ابوحمزہ نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت ام سلمہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ایک غلام کو جس کا نام افلح تھا دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین کو پھونکتا تھا تو آپ نے

---

[1] اس حدیث کا ظہور اس زمانے میں بوجہ احسن ہو رہا ہے خواہش نفسانی کی پیروی بھی خوب ہو رہی ہے اور غفلت کی بھی کچھ انتہا نہیں رہی ۱۲۔

[2] چونکہ اس زمانے میں مساجد وغیرہ کی زمین پر گچ نہ ہوتی تھی لہذا سجدہ کے مقام پر کچھ سنگریزہ وغیرہ آجاتے ہوں گے ان کے دور کرنے کے واسطے یہ پھونکتے ہوں گے ۱۲۔

[3] یہ کلمہ بد دعا کا نہیں ہے بلکہ اکثر مقام تہدید میں اس کا استعمال ہوا کرتا ہے ۱۲۔

فرمایا اے افلح تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے پس یہ ابو عیسیٰ ترمذی ہیں جنہوں نے اس شخص کو جس کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلود ہو جائے۔ حضرت ام سلمہ کا غلام قرار دیا پس ابن مندہ کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہوں نے پہلے افلح کی نسبت کہہ دیا کہ میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جس کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ابو حمزہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا ہے ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اور ان کا ذکر انشاء اللہ ان کے مقام میں آئے گا۔

۲۰۷۔ حضرت افلحؓ ابو فکیہہ

حضرت افلحؓ۔ کنیت ان کی ابو فکیہہ۔ قبیلہ بنی عبدالدار کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفوان بن امیہ کے غلام تھے بہت پہلے مکہ میں اسلام لے آئے تھے اور منجملہ ان لوگوں کے ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیف دی [۱] جاتی تھی۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر ہو گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ ان کا ذکر طبری نے کیا ہے۔

باب الهمزة مع القاف

۲۰۸۔ حضرت اقرعؓ بن حابس

حضرت اقرعؓ بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سب لوگوں نے ان کا نسب اسی طور پر بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے حنظلہ کے بدلے جندلہ لکھا ہے اور یہ غلط ہے صحیح حنظلہ ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں عطارد بن حاجب بن زرارہ اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ چند اشراف قبیلہ تمیم کے ساتھ بعد فتح مکہ کے حاضر ہوئے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہؐ کے ہمراہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک تھے اور جنگ طائف میں بھی حاضر تھے پھر جب قبیلہ تمیم کے لوگ آئے تو یہ بھی ان کے ساتھ آئے جب مدینہ پہنچے تو اقرع بن حابس نے جب پکارا کہ اے محمد کہ میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تمہیں ذلیل کرے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف اقرع بن حابس نے نہیں بلکہ تمام لوگوں نے اسی طرح کہا تھا تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تم کو ذلیل کرے تم کیا چاہتے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قبیلہ تمیم کے لوگ ہیں اپنے شاعر اور اپنے خطیب کو لائے ہیں تا کہ آپ سے شعر میں اور فخر (یعنی فضائل حسب ونسب) میں مقابلہ کریں نبیؐ نے فرمایا کہ ہم شعر کے لئے نہیں بھیجے گئے نہ فخر کرنے کا ہمیں حکم ملا ہے مگر ہاں تم بیان کرو تو اقرع بن حابس نے ان میں سے ایک جوان سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور اپنے فضائل اور اپنی قوم کے فضائل بیان کر پس اس نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنی مخلوقات میں

[۱] مکہ میں جو لوگ ابتدائے رسالت میں اسلام لائے تھے انہیں کفار نہایت سخت ایذائیں دیتے تھے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کسی کو گرم ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھ دیتے تھے کسی کے ساتھ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی تھی کہ اس شرمگاہ میں نیزہ وغیرہ داخل کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اسی استقلال کے ساتھ اسلام پر قائم رہتے تھے ۱۲۔

بہتر بنایا اور ہمیں مال دیے کہ ہم اس میں جو چاہیں کریں سو ہم تمام دنیا میں سب سے بہتر ہیں سب سے زیادہ ہیں باعتبار جمیعت کے اور سب سے بڑھے ہوئے ہیں ہتھیاروں میں جو شخص ہماری اس بات کا انکار کرے وہ ہماری اس بات سے بہتر کوئی بات بیان کرے یا ہمارے کاموں سے بڑھ کے کوئی کام دکھاوے تو رسول اللہؐ نے ثابت بن قیس بن شماس انصاری سے جو رسول اللہؐ کے خطیب تھے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو انہوں نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اسی پر توکل کرتا ہوں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے رسول ہیں انہوں نے اپنے چند اعزہ کو جو مہاجرین ہیں اپنے دین کی طرف بلایا ان کے چہرے سب سے اچھے اور ان کی عقلیں سب سے زیادہ انہوں نے نبی کی اطاعت کی اور اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے نبی کا انصار بنایا اور اپنے رسول کا وزیر کیا اور اپنے دین کے لئے باعث عزت بنایا پس ہم لوگوں سے لڑتے ہیں تا کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جو شخص یہ کہہ دے گا وہ ہم سے اپنی جان اور اپنا مال بچالے گا اور جو اس کے کہنے سے انکار کرے گا ہم اس سے لڑیں گے اور خدا کی راہ میں اس کا ذلیل کرنا ہم پر بہت آسان ہوگا یہ میں کہتا ہوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے خدا سے استغفار کرتا ہوں زبرقان بن بدر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور کچھ شعار پڑھ جن میں اپنی فضیلت اور اپنی تمام قوم کی فضیلت بیان کر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

نحن الکرام فلاحی یعادلنا	نحن الرؤس وفینا یقسم الربع
ونطعم الناس عند المحل کلهم	من السدیف اذا لم یؤنس القزع
اذا اتینا فلایاتی لنا احد	انا کذلک عند الفخر نرتفع

ہم باعزت لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کر سکتا۔ ہم لوگ سردار ہیں اور ہمیں میں سرائے کی تقسیم ہوتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں سرائے ہیں جو مہمان نوازی پر دلالت کرتی ہیں) ہم لوگ قحط سالی کے وقت اونٹ کا کوہان کھلاتے ہیں جب کہ ابر بھی نہیں آتا (یعنی سخت خشک سالی ہوتی ہے) جب ہم نکلتے ہیں تو ہمارے سامنے کوئی نہیں آتا۔ فخر کے وقت ہم ایسے ہی بلند مرتبہ ہیں۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حسان بن ثابت کو میرے سامنے بلاؤ چنانچہ حسان حاضر ہوئے تو زبرقان نے کہا کہ اب یہ نوبت آ گئی کہ تم نے اس بوڑھے اونٹ کو بلایا پھر رسول اللہ نے حسان سے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو حسان نے زبرقان سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے مجھے سناؤ اس نے سنایا تو حسان نے کہا۔

نصرنا رسول اللہ والدین عنوة	علی رغم عات من معد حاضر
بضرب کایزاع المخاض مشاشه	وطعن کافواه اللقاح الصوادر
وسل احدا یوم استقلت شعابه	بضرب لنامثل اللیوث الخوادر
السنانخوض الموت فی حومة الوغی	اذا طاب وردالموت بین العساکر
ونضرب هام الدارعین وننتمی	الی حسب من جذم غسان قاهر
فاحیا ؤنا من خیر من وطی الحصیٰ	واموا تنا من خیر اهل المقابر

فلو لا حیاء اللہ قلنا تکرما علی الناس بالخیفین ھل من منافر

ہم نے رسول اللہ کی اور دین کی زور کے ساتھ مدد کی عرب کے سرکش اور دلا ور لوگوں کو زیر کر کے۔ ان کو ایسی مار ماری جیسے حاملہ اونٹنی اپنی نرم ہڈی چباتی ہے اور ایسے (گہرے) زخم لگائے جیسے پیاسی اونٹنیوں کے منہ پھیلے ہوتے ہیں احد پہاڑ سے پوچھو جب کہ اس کے درے بھرے ہوئے تھے ہماری مار ایسی تھی جیسی جنگل کے شیروں کی کیا ہم معرکہ جنگ میں موت کے اندر نہیں گھس پڑتے۔ جب کہ موت کا قاصد لشکر کے درمیان میں گشت لگاتا ہے ہم قبیلہ دارم کے لوگوں کا سر توڑ ڈالتے ہیں ہمارا نسب زبردست غسان سے جا کے ملتا ہے۔ ہمارے زندہ لوگ تمام زندوں سے بہتر ہیں اور ہمارے مردے تمام اہل قبور سے افضل ہیں اگر خدا سے ہم کو حیا نہ ہوتی تو ہم بطور برائی کے کسی بلند مقام پر چڑھ کر کہتے کہ کیا کوئی ہمیں بھگا سکتا ہے۔

پھر اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد خدا کی قسم میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس کے لئے یہ لوگ نہیں آئے میں نے ایک شعر کہا ہے آپ اس کو سن لیجیے حضرت نے فرمایا سناؤ تو انہوں نے کہا۔

اتیناک کما یعرف الناس فضلنا اذا خالفونا عند ذکر المکارم

وانا رؤس الناس من کل معشر وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

ہم آپ کے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ سب لوگ ہماری بزرگی سے واقف ہو جائیں جب وہ فضائل کے ذکر کرنے میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ہم تمام لوگوں کے سردار ہیں اور ملک حجاز میں قبیلہ دارم کے برابر کوئی نہیں۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے حسان اس کا جواب دو حسان نے کہا

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم یعود وبالا عند ذکر المکارم

ھبلتم علینا تفخرون وانتم لنا خول من بین ظئر وخادم

اے قبیلہ دارم کے لوگوں فخر نہ کرو تمہارا فخر فضائل کے تذکرہ کے وقت تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔ (خدا کرے) تم بے اولاد ہو جاؤ ہمارے سامنے فخر کرتے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو کوئی دودھ پلانے والا ہے اور کوئی خدمت گار ہے؟

پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے قبیلہ بنی دارم کے بھائی تجھے اس کی ضرورت نہ تھی تیری طرف سے وہ باتیں بیان کی جائیں جن کی نسبت تو جانتا ہے کہ لوگ ان کو بھول گئے ہیں۔ پس رسول اللہ کا یہ کہنا ان لوگوں پر حسان کے اشعار سے بھی زیادہ سخت گزرا بعد اس کے حسان نے یہ شعر کہے۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلی ردافتنا من بعد ذکر المکارم

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

فلا تجعلوا اللہ ندا واسلموا ولا تفخروا عند النبی بدارم

والا ورب البیت مالت اکفنا علی رؤسکم بالمرھفات الصوارم

سب سے زیادہ بزرگی جو تمہیں حاصل ہوگی وہ یہ ہے کہ ان فخریہ مضامین کے بعد اب تم ہمارے پیرو ہو جاؤ اگر تم لوگ اس واسطے آئے ہو کہ اپنی جانوں کو بچالو اور اپنے مال کو تقسیم سے محفوظ رکھو تو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسلام لے آؤ

اور نبی کے سامنے قبیلہ دارم پر فخر نہ کرو۔ ورنہ قسم رب کعبہ کی کہ ہمارے ہاتھ تیز تلواریں لے کر تمہارے سروں پر جھک پڑیں گے۔

پس اقرع بن حابس کھڑے ہو گئے اور انہوں نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ اے لوگوں یہ کیا بات ہے ہمارے خطیب نے گفتگو کی تو انہیں کا خطیب آواز میں بلند نکلا اور ہمارے شاعر نے کہا تو انہیں کا شاعر آواز میں بلند اور شعر میں اچھا رہا پھر وہ نبیؐ کے قریب آئے اور انہوں نے کہا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس سے پیشتر جس قدر گناہ تم سے ہو چکے ہیں اب وہ تمہیں ضرر نہ کریں گے۔ بنی تمیم ہی کے وفد کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثر ھم لا یعقلون (ترجمہ (اے نبی) جو لوگ تمہیں حجروں کے پیچھے پکارتے ہیں ان میں کے اکثر لوگ یقیناً بے عقل ہیں۔) اس طویل حدیث کی روایت میں مع ان اشعار کے معلیٰ بن عبدالرحمٰن بن حکم واسطی متفرد ہیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو دیکھا کہ حضرت حسن کو (اور ابن ابی عمر کہتے تھے) یا حضرت حسین کو پیار کرتے دیکھا تو کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں مگر میں کسی کو پیار نہیں کرتا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور ہمیں یحیٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن اقرع بن حابس سے نقل کر کے خبر دی کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو حجروں کے پیچھے سے آواز دی کہ اے محمد میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے پھر انہوں نے کہا کہ اسی پر اللہ عزوجل نے وہ آیت نازل فرمائی جیسا کہ ابوسلمہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔

اقرع بن حابس خالد بن ولید کے ساتھ اہل عراق کی لڑائی میں شریک تھے اور فتح انبار میں بھی ان کے ہمراہ شریک تھے اور وہ خالد بن ولید کے آگے رہتے تھے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ اقرع کا نام فراس تھا اور اقرع لقب تھا بوجہ اس کے کہ ان کے سر میں کچھ گنجاپن تھا۔ جاہلیت میں بھی عزت تھی اور اسلام میں بھی باعزت رہے اور عبداللہ بن عامر نے ان کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو انہوں نے خراسان کی طرف بھیجا تھا جوزجان میں یہ اور تمام لشکر شہید ہو گیا۔

۲۰۹۔ حضرت اقرعؓ بن شفی

حضرت اقرعؓ بن شفی عکی۔ مقام رملہ میں آ کر رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ ضمرہ بن ربیعہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث مفضل بن ابی کریم بن لفاف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لفاف سے انہوں نے اقرع بن شفی عکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ میری بیماری کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں مر جاؤں گا نبیؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں تم ابھی زندہ رہو گے اور ملک شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہیں مرو گے اور فلسطین میں ایک مقام ربوہ ہے وہاں مدفون ہو گے۔ اس حدیث کو ضمرہ بن ربیعہ نے قادم بن میسور قرشی سے

انہوں نے قبیلہ عک کے کچھ لوگوں سے انہوں نے اقرع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۔حضرت اقرعؓ بن عبداللہ

حضرت اقرعؓ بن عبداللہ حمیری۔انہیں رسول اللہؐ نے ذی مران کی طرف اور یمن کے ایک گروہ کے پاس بھیجا تھا۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۲۱۱۔حضرت اقرعؓ غفاری

حضرت اقرعؓ غفاری۔ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ان کی حدیث عاصم احول نے ابوحاجب سے انہوں نے اقرع غفاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۲۔حضرت اقرمؓ بن زید

حضرت اقرمؓ بن زید۔آخر میں میم ہے۔یہ اقرم زید کے بیٹے ہیں۔کنیت ان کی ابوعبداللہ قبیلہ خزاعہ کے ہیں۔ان کی حدیث داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے اپنے والد عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نمرہ کے جنگل میں تھا کچھ سوار ہماری طرف سے گزرے اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو راستہ کے کنارے پر بٹھلایا میرے والد نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے اسباب کے پاس بیٹھو تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے کچھ پوچھوں وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ گئے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا تو وہاں رسول اللہ کو دیکھا۔ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد نے قیس سے انہوں نے عبیداللہ بن اقرم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو (ہاتھوں کو بغل سے اس قدر علیحدہ رکھتے تھے کہ) بغل کی سپیدی دکھائی دیتی تھی۔اس حدیث کو ولید بن مسلم نے اور ابن مہدی نے اور فضل بن دکین نے اور طیالسی نے اور قعنبی نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے بھی عبیداللہ سے روایت کی ہے اور وکیع نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبیداللہ کے) عبداللہ بن عبداللہ کہا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام ارقم بیان کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح اقرم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۔حضرت اقعسؓ بن سلمہ

حضرت اقعسؓ بن سلمہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں مسلمہ کے بیٹے ہیں۔حنفی یحیمی ہیں۔ان کا شمار اہل یمامہ میں ہے نبیؐ کے حضور میں یہ اور طلق بن علی اور سلم بن حنظل اور علی بن شیبان وفد بن کے آئے تھے یہ سب لوگ قبیلہ بنی سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہیں جو بنی حنیفہ کی ایک شاخ ہے ان کی حدیث منہال بن عبداللہ بن سبرہ بن ہوذہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اقعس بن سلمہ ہی اس پیالہ کو لائے تھے جسے نبیؐ نے مسجد قران میں

چھڑ کنے کے لئے بھیجا تھا اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے (بجائے اقعس کے) اقیصر بن سلمہ لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۔ حضرت اقمرؓ ابوعلی

حضرت اقمرؓ ابوعلی۔ کنیت ان کی ابوعلی اور ابوکلثوم۔ وادعی کوفی۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حارث بن معاویہ بن عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن وادعہ۔ وداعہ ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ اگر یہ سلسلہ صحیح ہے تو فبہا ورنہ ان کی حدیث مرسل ہوگی ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی حافظ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے ابواحمد عبدالملک بن حسین کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن احمد بن ہشام قاری نے دمشق میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلمہ یعنی عبدالرحمٰن بن محمد الہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعظیم بن حبیب بن زغبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحنیفہ نے علی بن اقمر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ شہید ہے اور جو شخص بحالت سفر مرے وہ شہید ہے اور جو شخص لا الہ الا اللہ وان محمد ارسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الکاف

۲۱۵۔ حضرت اکبرؓ حارثی

حضرت اکبرؓ حارثی۔ ان کا نام اکبر تھا مگر رسول اللہؐ نے ان کا نام بشیر رکھا یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۱۶۔ حضرت اکتلؓ بن شماخ

حضرت اکتلؓ بن شماخ بن یزید بن شداد بن صخر بن مالک بن لوی بن ثعلب بن سعد بن کنانہ بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن طابخہ عکلی۔ ہشام کلبی نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب جب اکتل کو دیکھتے تو فرماتے تھے کہ جو شخص صبیح فصیح کو دیکھنا چاہے تو اکتل کو دیکھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اکتل جنگ جسر میں شریک تھے اور یہ مختار ثقفی کے والد ابوعبید کے ہمراہ قس میں تھے۔ فرخان شاہ کو انہوں نے قید کیا اور اس کی گردن ماری۔ جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوئے جنگ قادسیہ میں انہوں نے بڑے بڑے کارنمایاں کئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۷۔ حضرت اکثمؓ بن جون

حضرت اکثمؓ بن جون۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجون کہتے ہیں نام ان کا عبدالعزی بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو بن ابی ربیعہ جو خزاعہ کے والد ہیں انہیں کی طرف سب لوگ منسوب ہیں۔ ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابومعبد خزاعی

ہیں ام معبد کے شوہر اور یہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے دجال کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ اس کے مشابہ اکثم بن عبدالعزی ہیں تو اکثم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اس کی مشابہت مجھے کچھ مضر ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو وہ کافر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اے اکثم بن جون میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں آگ میں گھسیٹ رہا تھا میں نے تم سے زیادہ اس سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا اکثم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کی مشابہت میرے لئے کچھ مضر ہے حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو اور وہ کافر ہے وہ پہلا شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل کو بدلا اور بت قائم کئے اور سائبہ [1] اور بحیرا اور وصیہ اور حامی بنائے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ حدیث جس میں دجال کا ذکر ہے صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جو عمرو بن لحی کے بارے میں منقول ہے۔ یہ اکثم سلیمان بن صرد رئیس التوابین کے چچا ہیں وہ سلیمان جو حضرت حسین بن علی کا انتقام لینے کے لئے نکلے تھے اور چشمہ وردہ کے پاس شہید ہو گئے تھے عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ اکثم کی ایک حدیث وہ ہے جو ضمرہ بن ربیعہ نے عبداللہ بن شوذب سے انہوں نے ابونہیک سے انہوں نے شبل بن خلید مزنی سے انہوں نے اکثم بن الجون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلاں شخص لڑائی میں بہت جری ہے حضرت نے فرمایا وہ دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ وہ شخص باوجود کثرت عبادت و اجتہاد و خوش خلقی کے دوزخی ہے تو ہم لوگوں کا کیا ٹھکانا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ منافق ہے اس سبب سے دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں اس کو دیکھتے رہے جو سوار یا پیادہ کافروں کا اس کی طرف سے گزرتا تھا وہ اس کو قتل کر ڈالتا تھا یہاں تک کہ جب وہ زخمی ہوا تو ہم لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص تو شہید ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے پھر جب زخم کی تکلیف اسے زیادہ ہوئی تو اس نے اپنی تلوار لے کر اپنے سینہ پر رکھ لی اور اس پر جھک پڑا یہاں تک کہ وہ تلوار اس کی پشت کی طرف سے نکل گئی تو میں نبیؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی شخص دوزخیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے جان نکلتے وقت شقاوت یا سعادت ظاہر ہو جاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

---

[1] زمانہ جاہلیت میں مویشی بتوں کے نام پر آزاد کرتے تھے اسی کو سائبہ کہتے ہیں بحیرا مویشی کے اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو بتوں کے نام پر نذر کر کے کان پھاڑ دیتے ہیں وصیلہ اس بچے کو کہتے ہیں جب وہ شکم میں ہو اس وقت اس کا مالک یہ نذر کرے کہ اگر نر پیدا ہو تو بت کے نام پر ذبح کر دوں گا اور مادہ ہو تو چھوڑ دوں گا اور اگر دونوں ہوئے تو میں دونوں کو خود رکھوں گا۔

بخاری میں حضرت سعید بن مسیب سے بحیرا' سائبہ' وصیلہ اور حامی کی وضاحت اس طرح آئی ہے کہ

بحیر: وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جائے۔

سائبہ: وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے۔

وصیلہ: وہ جانور جو مسلسل دو بار مادہ ہی جنے اس کو بتوں کے نام کر جاتا ہے۔

حامی: جو خاص شمار سے جفتی کر چکا ہو۔ اس کو بھی بتوں کے نام کر دیا جاتا ہے۔ (بحوالہ بیان القرآن۔ المائدہ: ۱۰۳۔ محمد احمد)

۲۱۸۔ حضرت اکثم ؓ بن صیفی عبدالعزی

حضرت اکثم ؓ بن صیفی بن عبدالعزی بن سعد بن ربیعہ بن اصرم بن کعب بن عمر کی اولاد میں ہیں۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔جب اکثم کو رسول اللہ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے دو آدمی رسول اللہ کی خدمت میں بھیجے تا کہ وہ آپ کا نسب اور آپ کے احکام دریافت کریں حضرت نے ان دونوں کو اپنا نسب بتا دیا اور یہ آیت ان کے سامنے پڑھ دی ان **اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون**۔ (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور عزیزوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور سرکشی سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو) پس وہ دونوں اکثم کے پاس لوٹ کے آئے اور اکثم سے بیان کیا یہ آیت بھی اکثم کو سنا دی جب اکثم نے اس آیت کو سنا تو کہا کہ اے میری قوم کے لوگوں میں اس شخص کو دیکھتا ہوں کہ یہ عمدہ باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے لہٰذا تم لوگ اس کام میں سب سے پیش قدمی کرو پیچھے نہ رہو۔پھر تھوڑے ہی دن کے بعد ان کی وفات ہو گئی تو انہوں نے اپنے گھر کے لوگوں کو وصیت کی کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور صلہ رحم کی وصیت کرتا ہوں۔

۲۱۹۔ حضرت اکثم ؓ بن صیفی

حضرت اکثم ؓ بن صیفی۔یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ان کا ذکر ہو چکا۔عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اکثم بن ابی الجون کو رسول اللہ ؐ کے نبوت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں مگر ان کی قوم نے انہیں نہ آنے دیا تب انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ان کے پاس جائے جو ان کی خبر مجھے پہنچائے اور میری خبر ان کو پہنچائے لہٰذا دو آدمیوں کو انہوں نے بھیجا وہ دونوں نبی ؐ کے حضور میں گئے اور دونوں نے کہا کہ ہم اکثم کے قاصد ہیں یہ بہت طویل حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اکثم کے تین تذکرے ابن مندہ نے لکھے ہیں اور ابونعیم نے صرف پہلے دو تذکرے لکھے ہیں تیسرا تذکرہ نہیں لکھا اور ان دونوں تذکروں میں نسب ویسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا یہ ایک عجیب بات ہے اس لئے کہ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے پہلے اور دوسرے تذکرہ میں نسب ایک ہی بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے چونکہ پہلے تذکرے میں نسب کو حارثہ بن عمرو مزیقیا تک متصل دیکھا اور دوسرے تذکرے میں متصل نہیں پایا لہٰذا انہوں نے اس تذکرہ کو پہلے تذکرہ سے مغائر سمجھ لیا حالانکہ یہ وہی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اتنی بات اور بڑھا دی ہے کہ پہلے تذکرے میں اکثم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ان سے فرمایا کہ اے اکثم تم اپنے اغیار کے ساتھ معاشرت رکھو تا کہ تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اکثم کو حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے نام میں بھی ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ اسید بن عمرو بن تمیم سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اکثم بن صیفی اس تذکرہ میں تو خزاعی ہوں اور حنظلہ کے ترجمہ میں تمیمی ہو جائیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ اکثم بیٹے ہیں صیفی بن ریاح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے ان کا نسب نامہ بہت سے علماء نے اسی طرح لکھا ہے منجملہ اس کے ابن حبیب اور ابن کلبی اور ابونصر بن ماکولا

وغیرہ ہیں ان میں باہم اس بات میں اختلاف نہیں کہ یہ اکثم قبیلہ تمیم سے پھر بنی اسید سے ہیں اور اگر ابن مندہ اور ابونعیم ان اکثم تمیمی کا نسب اکثم بن ابی الجون کی طرح نہ بیان کرتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اکثم بن صیفی کے نسب میں بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن عمرو یعنی خزاعہ کی اولاد میں ہیں پھر انہوں نے ان کو اہل حجاز میں قرار دیا کیونکہ انہوں نے ان کو خزاعی سمجھا ہے ورنہ اگر وہ ان کو تمیمی سمجھتے تو ان کو اہل حجاز میں نہ قرار دیتے اور ایسی بات اس شخص پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی جو ابن مندہ اور ابونعیم سے کم درجہ کا ہو چہ جائیکہ یہ دونوں مگر سوار ہی گرتا اور تلوار ہی پھسلتی ہے۔

۲۲۰۔ اکیدر بن عبدالملک

اکیدر بن عبدالملک صاحب دومۃ الجندل۔ انہیں نبیؐ نے خط لکھا تھا آپ نے اکیدر کی طرف ایک لشکر بھی بہمراہی خالد بن ولید بھیجا تھا اور ان سے فرمایا تھا اکیدر کو قلعہ سے باہر پاؤ گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ یہ اکیدر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے نبی کو ایک ریشمی حلہ بھیجا تھا حضرت نے وہ حلہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا اور ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ خالد بن ولید کے ساتھ لشکر بھیجنا تو صحیح ہے مگر انہوں نے رسول اللہ کو ہدیہ بغرض صلح کرنے کے بھیجا تھا مسلمان نہیں ہوئے تھے علمائے سیر کا اس میں اختلاف نہیں ہے اور جس نے لکھا ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اس نے خطا کی ہے۔ اکیدر نصرانی تھے جب ان سے نبیؐ نے صلح کر لی تو یہ پھر اپنے قلعہ لوٹ گئے تھے اور وہیں رہے پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا ہے تو ان کو گرفتار کر لیا اور انہیں بحالت شرک و نصرانیت قتل کر دیا۔ بلاذری نے لکھا ہے کہ اکیدر جب حضرت خالد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مسلمان ہو گئے پھر جب نبی کی وفات ہوئی تو یہ مرتد ہو گئے اور اپنے پہلے طریقہ سے پھر گئے پھر حضرت خالد عراق سے شام گئے تو انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ اس قول کی بنا پر بھی ان کا تذکرہ صحابہ میں زیبا نہیں ورنہ چاہیے کہ رسول اللہؐ کی حیات میں جس قدر لوگ مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے سب کا ذکر کیا جائے۔

۲۲۱۔ حضرت اکیمہؓ لیثی

حضرت اکیمہؓ لیثی۔ بعض لوگ ان کو زہری بھی لکھتے ہیں ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن ابی نصر تاجر نے خبر دی میں نے ان کے سامنے عبدالرحمٰن بن محمد حافظ کی کتاب سے دیکھ کر یہ روایت پڑھی تھی اس میں لکھا تھا کہ ہمیں ابوبکر احمد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں مگر اس کو بالفاظہ ادا کرنے پر ہمیں قدرت نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر الفاظ کی کمی بیشی ہو جائے بشرطیکہ کسی حرام چیز کی حلت اور کسی حلال چیز کی حرمت نہ ہونے پائے اور معنی ادا ہو جائیں۔ ابونعیم کی کتاب میں ان کا ذکر سلیمان بن اکیمہ کے بیان میں ہے اور عامر بن اکیمہ کا ذکر بھی ایک حدیث میں کیا ہے۔

باب الہمزہ والمیم

۲۲۲۔ حضرت اماناہؓ بن قیس

حضرت اماناہؓ بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک کندی قبیلہ بنی معاویہ اکرمین سے ہیں جو کندہ کی ایک شاخ ہے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بہت بڑی عمر پائی تھی انہیں کی نسبت عوضہ شاعر کہتا ہے:

الا لیتنی عمرت یا ام خالد ۔۔۔ کعمر اماناہ بن قیس بن شیبان

لقد عاش حتی قیل لیس بمیت ۔۔۔ وافنی فناما من کھول وشیبان

اے ام خالد کاش میں ایسی عمر پاتا! جیسی اماناہ بن قیس بن شیبان پائی وہ اتنے دنوں رہے کہ لوگ کہتے تھے اب کبھی نہ مرے گا اس کے سامنے بہت سے ادھیڑ اور بوڑھے مر گئے۔

ان کے ہمراہ ان کا بیٹا یزید بھی آیا تھا اور اسلام لایا تھا پھر مرتد ہوگیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نجیر والے دن قتل کیا گیا۔

۲۲۳۔ حضرت امدؓ بن ابد

حضرت امدؓ بن ابد حضرمی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید احمد بن نصر بن احمد بن عثمان واعظ نے لفظاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلاء محمد بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن یحیٰ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبید قاسم بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے بھائی یزید بن مثنیٰ نے سلمہ بن سعید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے تو انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو زمانہ گذشتہ کے حالات ہم سے بیان کرتا تاکہ دیکھیں کہ وہ زمانہ ہمارے زمانے سے مشابہ ہے یا نہیں ان سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرموت میں ایک شخص ہے جس کی عمر تین سو ۳۰۰ سال کی ہے حضرت معاویہ نے اس کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو حضرت معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے کہا کہا امد بن ابد حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تمہاری عمر کس قدر ہے؟

اس نے کہا ۳۰۰ تین سو برس حضرت معاویہ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حضرت معاویہ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تھوڑی دیر ان سے باتیں کیں بعد اس کے پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے شیخ ہم سے کوئی حدیث بیان کرو اس نے کہا کہ آپ جھوٹے کی حدیث سن کر کیا کریں گے حضرت معاویہ نے کہا خدا کی قسم میں نے تمہاری تکذیب نہیں کی نہ میں تمہارا جھوٹا ہونا جانتا ہوں بلکہ میں نے تمہاری عقل کا امتحان لینا چاہا تھا تو میں تمہیں عاقل سمجھتا ہوں لہٰذا اب ہم سے زمانہ گذشتہ کے حالات بیان کرو کہ آیا وہ زمانہ ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اس شخص نے کہا ہاں وہ زمانہ ایسا قریب معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک رات گذری حضرت معاویہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تم نے دیکھی ہو وہ بیان کرو اس نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا ملک شام سے مکہ آتی تھی نہ اسے کھانا ساتھ رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ پانی پھل کھاتی تھی اور چشموں کا پانی پیتی تھی اور اب یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے

ہو کہ لوگ ناشتہ لے کر آتے جاتے ہیں حضرت معاویہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا کہ اللہ کی دولت پہلے بہت تھی پھر حضرت معاویہ نے اس سے عبدالمطلب اور امیہ بن عبدشمس کی حالت پوچھی بعد اس کے اس سے کہا کہ کیا تم نے محمد کو دیکھا ہے اس نے پوچھا کہ کون محمد حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ تو اس شخص نے کہا کہ سبحان اللہ تم نے ان کی وہ صفت کیوں نہ بیان کی جس کے ساتھ اللہ سبحانہ نے انہیں شرف بخشا ہے تم نے رسول اللہ کیوں نہ کہا ہاں میں نے انہیں دیکھا ہے حضرت معاویہ نے کہا اچھا کچھ آپ کی صفت مجھ سے بیان کرو اس شخص نے کہا میں نے انہیں دیکھا ہے میرے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں میں نے ان کا مثل نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ

حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ کلبی۔ عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کی اولاد میں سے ہیں انہیں رسول اللہؐ نے قبیلہ کلب پر عامل بنا کے بھیجا تھا جبکہ آپ نے اپنے عمال قبیلہ قضاعہ پر بھیجے تھے بعض لوگ ان میں سے مرتد ہو گئے تھے مگر امرؤالقیس اپنے دین پر قائم رہے۔ یہ امرؤالقیس میرے خیال میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے ماموں ہیں واللہ اعلم کیونکہ ابوسلمہ کی ماں تماضر بنت اصبغ بن ثعلبہ بن ضمام کلبی ہیں اصبغ اپنی قوم کے سربرآوردہ اور ان کے سردار تھے یہ کلام ابوعمر کا ہے ان کا تذکرہ صرف انہیں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس

حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس بن منذر بن امرؤالقیس بن سمط بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن حارث بن کندہ۔ قبیلہ کندہ کے ہیں نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے اسلام لائے اور اسلام پر ثابت قدم رہے جو لوگ قبیلہ کندہ کے مرتد ہو گئے تھے ان میں یہ نہ تھے۔ یہ شاعر تھے کوفہ میں آ کے رہے تھے۔ یہی تھے جنہوں نے حضرمی سے رسول اللہؐ کے سامنے مخاصمت کی تھی اور رسول اللہؐ نے حضرمی سے فرمایا تھا کہ تم ثبوت پیش کرو ورنہ امرؤالقیس سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا جائے گا حضرمی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ قسم کھالے گا تو میری زمین لے جائے گا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اسے غضبناک ہوگا امرؤالقیس نے کہا کہ یا رسول اللہ جو شخص اپنا حق چھوڑ دے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ میرا حق ہے تو اس کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ جنت۔ امرؤالقیس نے کہا تو یا رسول اللہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین اس کے لئے چھوڑ دی جس شخص نے ان سے مخاصمت کی تھی اس کا نام ربیعہ بن عیدان ہے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ رے کے بیان میں ہوگا۔

عیدان: عین مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر نون ہے۔ یہ عبدالغنی کا قول ہے اور بعض نے عبدان عین کے کسرہ اور باء موحدۃ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ امرؤالقیس کے اشعار میں سے چند شعرؓ

قف بالدیار وقوف حابس	وتان انک غیر آیس
لعبت بھن العاصفات	الرائحات من الروامس
ما ذا علیک من الوقوف	بھالک الطللین دارس

یارب باکیة علی | ومنشدلی فی المجالس
او قائل یا فارسا | ما ذا رزئت من الفوارس
لا تعجبوا ان تسمعوا | هلک امرو القیس بن عابس

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی قیدی رہتا ہے اور روؤ تم ناامید نہیں ہو۔ دنیا کے شہروں کو تیز ہواؤں نے اور برباد کرنے والی ہواؤں نے پراگندہ کر دیا۔ کیوں نہیں ٹھہرتے اس اجڑے ہوئے ویرانہ میں۔ میری بہت سی رونے والیاں ہیں جو مجلسوں میں میرا بیان کریں گی۔ یا یہ کہیں گی کہ اے شہسوار! تجھے اور شہسواروں سے کیا مصیبت پہنچی۔ کچھ تعجب نہ کرو اگر سنو کہ امرؤالقیسبن عابس مرگیا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۔ حضرت امرؤالقیس ؓ بن فاخر

حضرت امرؤالقیس ؓ بن فاخر بن طماح بن شرحبیل خولانی۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے ان کی کوئی روایت نہیں معلوم انہوں نے ان کا صحابی ہونا بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۲۷۔ حضرت امیہ ؓ بن اشکر

حضرت امیہ ؓ بن اشکر جندعی۔ انہوں نے بہت بڑھاپے کی عمر میں اسلام کا زمانہ پایا یہ علی بن مسمر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ امیہ بیٹے ہیں حرثان بن اشکر بن عبداللہ یعنی سربال الموت بن زہرہ بن زبینہ بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کے۔ کنانی ہیں لیثی ہیں جندعی ہیں۔ شاعر تھے ان کے دو بیٹے تھے کلاب اور ابی یہ دونوں ہجرت کر آئے تھے ان کے فراق میں امیہ نے چند اشعار کہے تھے جس میں کا ایک شعر یہ ہے۔

اذا بکت الحمامة بطن وج | علی بیضاتها ادعوا کلابا

جب کبوتری مقام وج میں اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر روتی ہے تو میں کلاب کو یاد کرتا ہوں۔

لہٰذا حضرت عمر بن خطاب نے ان دونوں کو واپس کر دیا تھا اور انہیں قسم دلا دی تھی کہ جب تک امیہ مر نہ جائیں اس وقت تک ان کو نہ چھوڑیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ ان کا قصہ مشہور ہے۔ اس واقعہ کو زہری اور ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۔ حضرت امیہ ؓ بن ثعلبہ

حضرت امیہ ؓ بن ثعلبہ۔ ان کی دو حدیثیں ابن المفرج کے مسند میں قاسم بن اصبغ کی روایت سے مذکور ہیں ان کا ذکر اشیری نے لکھا ہے۔

۲۲۹۔ حضرت امیہ بن خالدؓ

حضرت امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید اموی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان کا شمار تابعین میں ہے ابن ابی شیبہ نے اور قواریری نے اور ابن منیع نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث قیس بن ربیع نے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے امیہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ فقرائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے۔ اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے امیہ سے روایت کیا ہے اور مہلب نے ایسا نہیں لکھا۔ ان کا نسب ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے امیہ بن خالد نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فقراء مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس اموی ہیں یہ ثوری اور قیس بن ربیع کا بیان ہے۔

اور ابو نعیم نے بہت تصحیح کے ساتھ لکھا ہے کہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انہوں نے امیہ بن عبداللہ کی حدیث بھی ذکر کی ہے اور اس کو ایک دوسری سند سے امیہ بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ہیں۔ عتاب بن اسید ان کے والد عبداللہ کے چچا تھے اور ان کے بھائی زیاد نے عبداللہ کو فارس کا حاکم کیا تھا اور اپنی جگہ پر اپنے بعد انہیں مقرر کیا تھا حضرت معاویہ نے بھی انہیں قائم رکھا اور امیہ بن عبداللہ کو عبدالملک نے خراسان کا حاکم بنایا تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے تواریخ و سیر کے مصنفین نے امیہ کا اور ان کی حکومت خراسان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابو احمد عسکری نے عتاب بن اسید بن ابی العیص کا ذکر کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ ان کے بھائی خالد بن اسید اور ان کے بیٹے امیہ بن خالد تھے۔ ایک مستقل عنوان سے امیہ بن خالد بن اسید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حدیث روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر سے بھی انہوں نے روایت کی ہے اور انہیں سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہؐ غربائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے زبیر بن ابی بکر نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ عبدالملک نے امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید کو خراسان کا حاکم بنایا تھا اور خالد اور امیہ اور عبدالرحمٰن جو عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں ان سب کی والدہ ام حجیر بنت عثمان بن شیبہ عبدریہ ہیں زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسید کے دو بیٹے ہیں خالد اور عتاب زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خالد بن اسید کی وفات مکہ میں ہوئی اور انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ بن خالد کو چھوڑا زیاد نے انہیں فارس کا حاکم بنایا تھا۔ باقی رہے عثمان بن خالد اور امیہ بن خالد تو غالباً جس شخص نے امیہ کو اس تذکرہ میں خالد بن عبداللہ کا بیٹا لکھا ہے اس سے یہ غلطی ہوگئی ہے کہ اس نے خالد کو جو عبداللہ بن اسید کے والد ہیں اس نسب سے ساقط کر دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید جو اس تذکرہ میں مذکور ہیں انہیں کے متعلق وہم ہو گیا بعض لوگوں نے خالد کو عبداللہ پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ صحیح عبداللہ بن خالد بن اسید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۔ حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری

حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری۔ بعض لوگ ان کو امیہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ عمرو بن امیہ حجازی کے والد ہیں یہ بھی صحابی ہیں

اور ان کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان کے بیٹے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو تنہا جاسوس بنا کے بھیجا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن عمرو ہے اور بعض لوگ ان کو ابن ابی امیہ ضمری بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے وہ حدیث ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع سے مروی ہے وہ جعفر بن عمرو بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ان کو قریش کی طرف جاسوس بنا کے بھیجا تھا وہ کہتے تھے کہ میں اس پہاڑ پر گیا جہاں خبیب قید تھے میں اس پر چڑھ گیا اور میں نے خبیب کو کھول دیا خبیب زمین پر گر پڑے پھر میں تھوڑی دور جا کے لوٹا تو میں نے خبیب کو نہ دیکھا گویا کہ زمین ان کو نگل گئی پھر اس وقت تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور زہری نے اس کو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا تھا پھر انہوں نے یہی حدیث ذکر کی اور یہی صحیح ہے۔ لوگوں نے ابوامیہ کے نام میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن اناس بن عبد بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہے کنانی ہیں ضمری ہیں ان کا صحابی ہونا انہوں نے ذکر نہیں کیا صرف یہ کہا ہے کہ یہ اپنے باپ عمرو سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۔ حضرت امیہؓ بن ضفارہ

حضرت امیہؓ بن ضفارہ۔ قبیلہ بنی خصیب سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں رفاعہ بن زید جذامی کے ہمراہ قبیلہ جذام کے وفد میں آئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۲۳۲۔ حضرت امیہؓ بن سعد قرشی

حضرت امیہؓ بن سعد قرشی۔ ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ سلیمان بن کثیر کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ محمد بن حمدویہ نے تاریخ مرو میں ان صحابہ کے ذیل میں کیا ہے جو مرو میں آ کے فروکش ہوئے تھے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے اپنی کتاب میں سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا امام نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعصمہ محمد بن احمد بن عباد بن عصمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورجاء محمد بن حمدویہ سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ حجاجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عامر نے فضل بن سہل سے انہوں نے نصر بن عطاء واسطی سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ قرشی سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میرے قاصد تمہارے پاس پہنچیں تو اس قدر زرہیں یا اونٹ دے دینا میں نے عرض کیا کہ بطور عاریت کے حضرت نے فرمایا کہ ہاں ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا گیا ہے اور ایسی ہی روایت کی گئی ہے ہم سے یہ حدیث ابومنصور محمود بن اسمٰعیل صیرفی نے ۵۱۰ھ میں بیان کی تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان ادیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن سہیل نے سند سابق کے ساتھ عطاء سے روایت کر کے بیان کیا اور عطاء یعلی بن صفوان بن امیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حبان بن ہلال نے ہمام سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ حدیث صفوان بن امیہ سے محفوظ ہے اور بواسطہ امیہ بن صفوان کے ان کے والد سے مروی ہے یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صفوان بن امیہ بن خلف جمحی سے منقول ہے اور ابوزکریا کا لکھنا اور ان کا امیہ بن سعد کہنا تو ابوموسیٰ شاید اس سے واقف نہیں ہوئے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ غیر معروف نسب انہوں نے کہاں سے بیان کیا۔ اس قسم کی باتوں کو تو نہ لکھنا ہی بہتر ہے ہمیں صرف اس خیال سے لکھنا پڑا کہ ناواقف لوگ دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ ہم نے اس تذکرہ کو چھوڑ دیا یا یہ کہ اس تذکرہ کا علم ہمیں نہیں ہوا۔ باقی رہا ابوزکریا کا یہ کہنا کہ یہ ان ستر لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی (یہ بالکل غلط ہے کیونکہ) درخت کے نیچے بیعت تو بیعۃ الرضوان ہوئی تھی اور اس بیعت میں ستر آدمی نہ تھے وہ تو ہزار سے بھی زیادہ تھے ہاں اس زیادتی میں اختلاف ہے اور وہ ستر لوگ جنہوں نے بیعت کی تھی وہ بیعت العقبہ تھی اس بیعت میں انصار اور ان کے حلیفوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس بیعت میں کوئی قریشی شریک نہ تھا سوا عباس عم نبیؐ کے سو وہ اس وقت کافر تھے۔

حبان بن ہلال: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدۃ اور اس کے آخر میں نون ہے۔

۲۳۳۔ حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو

حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبدالملک بن قدامہ جمحی سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے امیہ بن عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے جب مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے تم لوگوں کو زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نیک پرہیزگار جو خدا کے سامنے باعزت ہوتے ہیں اور دوسرے بدکار بدبخت جو خدا کے سامنے بے عزت ہوتے ہیں۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں اللہ نے فرمایا انا خلقناکم من ذکر وانثی جعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر (بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہارے لئے خاندان قبیلے قائم کئے تاکہ تم آپس میں معرفت پیدا کرو بیشک تم میں بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہو یقیناً اللہ دانا باخبر ہے) میں یہ بات کہتا ہوں اور خدا سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن دینار کے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے منقول ہے اور عبدالملک بن قدامہ سے۔ اور ابن دینار سے روایت مشہور ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس روایت میں کس طرح واقع ہے۔

۲۳۴۔ حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی

حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ امیہ عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کو بیان کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ امیہ بن خالد بن عبداللہ اور انہوں نے کہا ہے کہ جن صحابہ کا نام امیہ ہے ان کے ناموں میں بہت سے وہم

ہوئے ہیں ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ہم امیہ بن خالد میں ان کو بیان کر چکے ہیں اور وہاں ہم نے ان کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ترک نہیں کیا کہ ابو موسیٰ ان پر استدراک کریں ہاں ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کے اوہام کو بیان نہیں کیا پھر ابو موسیٰ نے کیوں ان کا ذکر کیا۔

۲۳۵۔ حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ

حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف ہیں ان کا نسب ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ یہ والد ہیں یعلی بن امیہ کے جن کو یعلی بن منیہ بھی کہتے ہیں منیہ ان کی ماں کا نام ہے ان کے والد امیہ بھی صحابی ہیں اور امیہ کے بیٹے یعلی بھی صحابی ہیں۔ یعلی اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔ امیہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ہجرت پر ہم سے بیعت لے لیجئے حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی ہاں جہاد اور نیت (نیکی کا ثواب اب بھی باقی) ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فلیح بن سلیمان نے زہری سے انہوں نے عمرو بن عبد الرحمٰن بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعلی بن منیہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں اپنے والد امیہ کو رسول اللہؐ کے پاس فتح مکہ کے دن لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے والد سے ہجرت کے اوپر بیعت لیجئے رسول اللہ نے فرمایا کہ میں ان سے جہاد کے اوپر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت تو باقی نہیں رہی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

منیۃ: ام یعلی۔ میم کے ضمہ اور نون کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۲۳۶۔ حضرت امیہؓ بن علی

حضرت امیہؓ بن علی۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا ہے مگر یہ وہم ہے یحیٰی بن زیاد فراء نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا یا مال [1] یہ ابن مندہ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ابن عیینہ کے اصحاب نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے یا مال پڑھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۔ حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان

حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان ثقفی مدنی ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) کیچڑ کی وجہ سے اپنی سواری پر اشارہ سے نماز پڑھی سجدہ آپ کا آپ کے رکوع سے زیادہ پست ہوتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح پر لکھا ہے مگر ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن موسیٰ

---

[1] ترخیم یعنی تخفیف ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے (ونادوا یا مالک) الزخرف: ۷۷۔

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن رماح نے کثیر بن زیاد سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ سب لوگ نبیؐ کے ہمراہ تھے اتفاقاً ایک تنگ رہ گزر میں پہنچے اور نماز کا وقت آ گیا اوپر سے پانی برس رہا تھا اور نیچے کیچڑ تھی تو رسول اللہؐ نے اپنی سواری پر اذان دی اور اپنی سواری ہی پر آگے بڑھ گئے اور اشارہ سے نماز پڑھائی آپ اپنا سجدہ رکوع سے زیادہ پست کرتے تھے۔ پس ترمذی نے ان کا نام یعلی بن مرہ بتایا ہے اس بنا پر یہ حدیث یعلی کی ہوگی نہ امیہ کی۔

۲۳۸۔ حضرت امیہؓ بن لوذان

حضرت امیہؓ بن لوذان بن سالم بن مالک۔ قبیلہ بنی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر قبیلہ بنی عوف بن خزرج میں داخل ہوئے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی غنم بن مالک سے امیہ بن لوذان بن سالم بن مالک رسول اللہؐ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

اور ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی قریوس بن غنم بن سالم سے جنگ بدر میں شریک تھے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوس بن غنم کا نام لیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی بواسطہ سلمہ کے ابو نعیم سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جو کچھ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۔ حضرت امیہؓ بن مخشی

حضرت امیہؓ بن مخشی خزاعی بصری۔ جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خزاعی قبیلہ ازد سے ہیں۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مؤمل بن فضل حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جابر بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مثنیٰ بن عبد الرحمٰن بن مخشی خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے بسم اللہ نہ کہی تھی یہاں تک کہ جب ایک لقمہ رہ گیا اور اس کو اس نے اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اسے قے ہوگئی اس حدیث کو احمد بن حنبل نے ابن مدینی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مشہور نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ والنون

۲۴۰۔ حضرت انجشہؓ

حضرت انجشہؓ ایک حبشی غلام تھے ان کی آواز حداء[1] میں بہت اچھی تھی حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی سواریوں کے لئے حداء پڑھی تو اونٹ بہت تیز چلنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن احمد مروروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ماسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ ایک شخص اونٹوں کو ہانکا کرتے تھے ان کا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ انہوں نے امہات المومنین کے اونٹوں کو ہانکا تو وہ بہت تیز چلنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو اور ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ انجشہ عورتوں کے لئے حداء پڑھتے اور براء بن مالک مردوں کے لئے۔ انجشہ کی آواز بہت عمدہ تھی وہ حداء پڑھتے تھے تو اونٹ بہت تیز ہو جاتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق کے ساتھ نرمی کرو۔

۲۴۱۔ حضرت انسؓ بن ارقم

حضرت انسؓ بن ارقم انصاری۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان کہتے ہیں کہ یہ انس جنگ احد واقع سنہ ۳ ہجری میں شہید ہوئے ان کی کوئی حدیث مذکور نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے ان کے شہید ہونے کی گواہی دی ہے اور عمار بن حسن سے مروی ہے وہ سلمہ بن فضل سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جو مسلمان انصار کے قبیلہ خزرج اور بنی حارث بن خزرج میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے ان میں سے انس بن ارقم بن زید ہیں یا یہ کہا کہ ابن یزید بن قیس بن نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۔ حضرت انسؓ بن ابی انس

حضرت انسؓ بن ابی انس قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں انصاری ہیں کنیت ان کی ابوسلیط ہے بدر میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسیر ہے یا انیس۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار سے اور بنی عدی بن نجار سے جنگ بدر میں شریک تھے ابوسلیط کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام انس بتایا ہے سلمہ بن فضل نے بھی محمد بن اسحاق سے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ

---

[1] شتربانوں کی عادت ہے کہ کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے ہیں اونٹ اس آواز کو سن کر مستی میں آجاتا ہے اور تیز چلنے لگتا ہے اسی گانے کو حداء کہتے ہیں۔

بنی عدی بن نجار میں ابوسلیط تھے ان کا نام اسیرہ بن عمرو ہے اور عمرو ابوخارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام انیس اور اسیرہ بتاتے ہیں۔ ان کا ذکر اسیرہ کے بیان میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۔ حضرت انسؓ بن ام انس

حضرت انسؓ بن ام انس۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بغوی وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالملک بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عمران بن ابی انس نے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں گئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کوئی نیک کام تعلیم کیجئے جس کو میں کیا کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور برائی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب سے بڑی ہجرت ہے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح بغوی اور ابن شاہین نے اس حدیث کے ضمن میں انس کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ اس حدیث میں انس کا تذکرہ بے معنی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم سے ابوغالب احمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن حسن احول مروان بن حکم کے مولیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسماعیل انصاری نے یونس بن عمران بن ابی انس سے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مجھے ایسے نیک عمل کی تعلیم کیجئے کہ میں اس پر عمل کروں آپؐ نے فرمایا کہ تم نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے۔ آخر حدیث تک۔ طبرانی نے ام انس انصاریہ کے نام میں ان کو ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ انس بن مالک کی ماں نہیں ہیں۔ اور طبرانی نے انس بن مالک کی ماں کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلیٰ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن نسطاس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے مرلع نے ام انس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ گناہوں کو چھوڑ دو۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ اس حدیث میں انس کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۲۴۴۔ حضرت انسؓ بن اوس اوسی

حضرت انسؓ بن اوس انصاری اوسی۔ یہ بیٹے ہیں اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء ابن جشم بن حارث

بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ یہ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ انس مالک بن اوس اور عمیر بن اوس اور حارث بن اوس کے بھائی ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ خندق میں شہادت پائی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے (جب وہ کافر تھے) ان کو ایک تیر مارا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور یہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر موسیٰ بن عقبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی شہادت جنگ احد میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۵۔ حضرت انسؓ بن اوس اشہلی

حضرت انسؓ بن اوس اشہلی انصاری۔ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے ہیں جو بنی زعوراء کی ایک شاخ ہے حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے کیا ہے ابونعیم نے ان کو ان انس کے علاوہ بیان کیا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے اور اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے بھی روایت کی ہے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ جو لوگ جسر کے دن انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے شہید ہوئے ان میں انس بن اوس بھی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ کلبی نے انس بن اوس انصاری کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور کلبی نے انہیں بھی زعوراء بن جشم بن حارث کے قبیلہ سے قرار دیا ہے جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھ کے لکھا ہے کہ یہ اشہلی ہیں زعوراء کی اولاد سے عبدالاشہل کا ایک بیٹا تھا اس کا نام زعوراء تھا اور ان کا ایک بھائی تھا اس کا نام بھی زعوراء تھا پس اگر یہ عبدالاشہل کے بیٹے کی اولاد میں ہیں تو یہ پہلے انس کے علاوہ ہوں گے اور اگر عبدالاشہل کے بھائی کی اولاد میں ہیں اور نسب صرف عبدالاشہل تک بیان کیا جاتا ہے تو یہ اور وہ ایک ہوں گے۔ اس میں غور کرنا چاہئے اور تحقیق کرنی چاہئے۔ ابن ہشام نے بنی عبدالاشہل کے قبیلہ سے جو لوگ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان میں سعد بن معاذ کا اور انس بن اوس بن عمرو کا نام بھی لیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جنگ خندق میں صرف چھ مسلمان شہید ہوئے تھے جن میں تین یہ تھے سعد بن معاذ اور انس بن اوس بن عتیک پس ان دونوں نے ان کو قبیلہ عبدالاشہل سے قرار دیا ہے واللہ اعلم۔

۲۴۶۔ حضرت انسؓ بن حارث

حضرت انس بن حارث ان کا شمار اہل کوفہ میں ہیں۔ ان کی حدیث اشعث بن سحیم نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے ان یعنی انس بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرا بیٹا (یعنی حسین) سرزمین میں عراق میں شہید ہوگا پس جو شخص ان کو پائے وہ ان کی مدد کرے۔ چنانچہ یہ انس بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ تابعین میں سے ہیں۔ ابن مندہ کی ابوعمر نے اور ابواحمد عسکری نے بھی موافقت کی ہے ان دونوں نے بھی کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابو احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ انس ہزلہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ اعلم۔

۲۴۷۔ حضرت انسؓ بن حذیفہ

حضرت انسؓ بن حذیفہ بحرانی۔ ان کی حدیث حکم بن عتیبہ نے ان سے مرسلاً روایت کی ہے مکحول نے انس بن حذیفہ حاکم البحرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو لکھ کے بھیجا کہ شراب کے بعد اب لوگوں نے کچھ ایسے مشروبات ایجاد کئے ہیں کہ وہ بھی نشہ پیدا کرتے ہیں جس طرح شراب نشہ پیدا کرتی ہے چھوہارے اور انگور سے بناتے ہیں دباء[1] اور نقیر اور مزفت اور حنتم میں بناتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو چیز نشہ پیدا کردے وہ حرام ہے اور مزفت (کا استعمال) حرام اور نقیر (کا بھی) حرام ہے اور حنتم کا بھی حرام ہے لہٰذا تم لوگ مشکوں میں رکھے کے پیو اور ان کی بندش مضبوط باندھ دیا کرو پھر لوگوں نے مشکوں میں نشی چیزیں رکھ رکھ کر پینا شروع کر دیں یہ خبر نبی کو پہنچی تو آپ لوگوں کے درمیان میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جو دوزخی ہیں۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر مقیر حرام ہے اور ہر مخدر حرام ہے اور جس چیز کی مقدار کثیر نشہ پیدا کرے اس کی مقدار قلیل بھی حرام ہے اور جو چیز قلب کو بے خود کرے وہ بھی حرام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۔ حضرت انسؓ بن رافع

حضرت انسؓ بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ کنیت ان کی ابوالحیسر نبیؐ کے حضور میں معہ چند نوجوانان بنی عبدالاشہل کے آئے تھے نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اسلام کی ترغیب دی۔ انہیں لوگوں میں ایاس بن معاذ بھی تھے۔ یہ لوگ مکہ میں اپنی قوم کے لئے قریش سے حلف لینے آئے تھے۔ یہ بیان ابن اسحاق نے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے انہوں نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہے عنقریب ان کا ذکر ایاس بن معاذ کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۔ حضرت انسؓ بن زنیم

حضرت انسؓ بن زنیم۔ ساریہ بن زنیم کے بھائی ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان مروزی نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ہم نے اسید بن ابی ایاس کے تذکرہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث حزام بن ہشام بن خالد کعبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب قبیلہ خزاعہ کے سوار نبیؐ کی خدمت میں مدد مانگنے کے لئے آئے تو جب وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ انس بن زنیم دیلی نے آپ کی ہجو کی ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے اس کا خون حلال کر دیا پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو انس مسلمان ہوگئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس خبر کی کہ جو آپ کو پہنچی تھی معذرت کرنے لگے اور نوفل بن معاویہ دیلی نے ان کی سفارش کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ سب سے زیادہ معاف کر دینے کے سزاوار ہیں چنانچہ آپ نے معاف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے

---

[1] دباء کو کہتے ہیں اس کا جوف خالی کر کے اس میں شراب رکھتے تھے۔ نقیر درخت کی جڑ کو کہتے ہیں جس کا جوف خالی کر لیا جائے مزفت اس ظرف کو کہتے ہیں جس پر روغن زفت چڑھا ہو حنتم سبز گھڑی کو کہتے ہیں۔

اور کہا ہے کہ انس بن ابی ایاس بن زنیم انہوں نے ان کو ساریہ بن زنیم کا بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے جنگ احد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل پر لوگوں کو ترغیب دی تھی (یہ شعر انس کا ہے)

فی کل مجمع غایة اخزاکم جرع ابر علی المذاکی القرح

''ہر مجمع میں تمہیں نہایت رسوا کیا ہے۔ اس بدخوار نے جو جوان گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے (اشارہ ہے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف''۔

۲۵۰۔ حضرت انسؓ بن صرمہ

حضرت انسؓ بن صرمہ۔ ابن مندہ نے صرمہ بن انس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو انس بن صرمہ بن انس کہتے ہیں اور بعض لوگ صرر بن انس کہتے ہیں، واللہ اعلم۔

۲۵۱۔ حضرت انسؓ بن ضبع

حضرت انسؓ بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۵۲۔ حضرت انسؓ بن ظہیر

حضرت انسؓ بن ظہیر انصاری حارثی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں، اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کے نام میں غلطی کی ہے صحیح نام ان کا اسید بن ظہیر ہے۔ مگر ابوعمر کا قول ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ ان کے نام میں غلطی نہیں ہوئی اور ابواحمد عسکری نے اسید بن ظہیر کو بیان کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان کے بھائی انس بن ظہیر ہیں جو جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ بھی ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ بخاری نے بھی ابن مندہ کی طرح انس بن ظہیر کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کی حدیث ابراہیم حزامی نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر سے جو انس کے نواسے ہیں روایت کی ہے وہ اپنی بہن سعدی بنت ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جب جنگ احد ہوئی تو رافع بن خدیج رسول اللہؐ کے سامنے حاضر ہوئے حضرت نے ان کو کم سن فرمایا کہ یہ ابھی بچے ہیں اور آپ نے ان کے واپس کرنے کا ارادہ فرمایا تو میرے چچا رافع بن ظہیر بن رافع نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا بڑا تیرانداز ہے لہٰذا آپ نے انہیں اجازت (جنگ کی) دی۔ اس حدیث کو یوسف بن یعقوب صفار نے اور ابن کاسب نے بھی روایت کیا ہے مگر انہوں نے انس کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۔ حضرت انسؓ بن عبداللہ

حضرت انسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور علی بن سعید عسکری کا اس میں حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے ان کا ذکر افراد میں کیا ہے اور شاید

انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کو مراد لیا ہے وہ معروف شخص ہیں اور ان کا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے اگر وہ کوئی حدیث ان کی بیان کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن ابی عاصم نے ان انس کا تذکرہ ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے بعد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے واللہ اعلم۔ ہمیں یحیٰی بن محمود یعنی ابوالفرج نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن کثیر نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے انس بن عبداللہ بن ابی ذباب سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی بندیوں کو نہ مارو۔

حضرت عمر متوجہ ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ عورتیں اپنے شوہروں سے بہت دلیر ہو گئی ہیں آپ نے فرمایا تو انہیں مارو انس کہتے ہیں پھر صبح کے وقت ستر عورتیں رسول اللہؐ کے پاس اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج میرے یہاں ستر آدمی آئے ہیں جو لوگ اپنی بی بیوں کو مارتے ہیں انہیں تم اچھا نہ سمجھو۔ یہی حدیث ہے۔ جس کو ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے تذکرے میں روایت کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابن ابی عاصم نے ان دونوں کے درمیان میں کیوں فرق کر دیا انہوں نے خود بھی اس حدیث کو دونوں تذکروں میں روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۴۔ حضرت انسؓ بن فضالہ

حضرت انسؓ بن فضالہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ فضالہ بیٹے ہیں عدی بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری کے۔ رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کے بھائی مونس کو بھیجا تھا جب آپ کو قریش کے جنگ احد میں آنے کی خبر ملی چنانچہ یہ دونوں گئے اور مقام عقیق میں کفار قریش سے ملے پھر رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سب کیفیت ان کی اور ان کی تعداد اور ان کے فروکش ہونے کا حال بیان کیا۔ یہ دونوں جنگ احد میں حضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ انس بن فضالہ کی اولاد میں یونس بن محمد ظفری ہیں جو مقام صفرا میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی اسناد سے محمد بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ذبیان کے درے میں تشریف لے گئے اور ان دونوں نے یعقوب بن محمد زہری کی حدیث بھی ذکر کی ہے جو ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ ظفری سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا یونس بن محمد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں دو ہفتہ کا تھا مجھے لوگ آپ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے نام پر اس کا نام رکھ دو میری کنیت پر اس کی کنیت نہ رکھنا۔ وہ کہتے تھے کہ حجۃ الوداع میں مجھے بھی لوگ حضرت کے ساتھ حج میں لے گئے تھے اس وقت میں دس برس کا تھا اور میرے بال بڑھے ہوئے تھے۔ ان کی عمر بہت ہوئی کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سپید ہو گئے تھے مگر رسول اللہؐ نے جس مقام پر ہاتھ پھیرا تھا وہ مقام سپید نہیں ہوا۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے انس بن فضالہ کے تذکرے میں اس حدیث کو بروایت یعقوب زہری روایت کیا ہے بعد اس کے کہ وہ اسی حدیث کو محمد بن انس بن فضالہ کے تذکرے میں لکھ چکے تھے۔ ابونعیم نے صحیح لکھا ہے بے شک ابن مندہ نے اس حدیث کو انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے اور پھر اسی حدیث کو محمد بن انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انس بن فضالہ جنگ احد میں شہید ہوئے پھر ان کے بیٹے محمد نبیؐ کے

پاس لائے گئے تو آپ نے انہیں کچھ درخت کھجوروں کے اس شرط پر دیئے کہ وہ بیچے نہ جائیں اور نہ کسی کو ہبہ کئے جائیں۔

۲۵۵۔ حضرت انسؓ بن قتادہ انصاری

حضرت انسؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف۔ یہ ان کا لقب ہے اور نام ان کا خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید مناۃ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عبید بن زید بن مالک کی اولاد سے ہیں ان کا ذکر انیس بن قتادہ کے بیان میں بھی آئے گا موسیٰ بن عقبہ اور زہری نے کہا ہے کہ جنگ بدر میں قبیلہ انصار سے پھر بنی عبید بن زید سے انس بن قتادہ شریک ہوئے تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام انیس بن قتادہ ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام انس بتایا ہے وہ کچھ نہیں ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انس اور انیس دونوں کے بیان میں لکھا ہے اور ابو عمر نے صرف انیس کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انس بھی لکھا ہے اور اسی کو یونس بن بکیر وغیرہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۶۔ حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی۔ بعض لوگ ان کو انیس کہتے ہیں۔ انیس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا پورا ذکر ہوگا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگ ان کو انس کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ابو موسیٰ پر واجب تھا کہ اس جگہ ابن مندہ پر استدراک کرتے کیونکہ ایسے ہی مواقع میں وہ استدراک کیا کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اس نام میں کسی نے نہیں کیا۔

۲۵۷۔ حضرت انسؓ بن مالک قشیری

حضرت انسؓ بن مالک قشیری۔ کنیت ان کی ابو امیہ قشیری اور بعض لوگ کہتے ہیں کعبی ہیں۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کعب قشیر کے بھائی تھے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ ان سے ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انس بن مالک کعبی۔ کعب بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری کے۔ کعب بھائی ہیں قشیر کے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابو ہلال راسبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سوادہ قشیری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی جو بنی عبداللہ بن کعب میں سے تھے جن کے بھائی قشیر تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے سواروں نے ہم پر غارت کی تو میں رسول اللہؐ کے پاس گیا آپ کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ تم سے نماز اور روزہ کی بابت کچھ بیان کروں اللہ عزوجل نے مسافر سے اور مرضعہ سے اور حاملہ سے کچھ نمازیں اور کچھ روزے معاف کر دیئے ہیں قسم اللہ کی آپ نے یا تو یہ دونوں باتیں بیان فرمائی تھیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ کیوں نہ کھایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے کعب کو قشیر کا بھائی لکھا ہے (یہ غلط ہے) کعب قشیر کے والد ہیں کیونکہ قشیر بیٹے ہیں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ پھر وہ

شروع ترجمہ میں یہ کیوں کہتے ہیں کہ کعب قشیر کے بھائی ہیں اس سند میں تو صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ انس عبداللہ بن کعب کی اولاد میں ہیں اوران کے بھائی قشیر ہیں یہ صحیح ہے کیونکہ قشیر اور عبداللہ دونوں بھائی ہیں اور کعب قشیر کے والد ہیں پس ان کا یہ کہنا کہ قشیری کبھی ایسا ہے جیسے ان کا کہنا کہ عباسی ہاشمی اور جیسے ان کا یہ کہنا کہ سعدی تمیمی کیونکہ ہاشم عباس کے دادا ہیں اور تمیم سعد کے دادا ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۵۸۔ حضرت انسؓ بن مالک بن نضر

حضرت انسؓ بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے۔ رسول اللہؐ کے خادم ہیں اور اسی نام سے اپنے کو نامزد کرتے تھے اور اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ یہ انس اور عبدالمطلب کی والدہ جو نبیؐ کی پردادی تھیں جن کا نام سلمیٰ بنت عمرو بن زید بن اسد بن خداش بن عامر ہے عامر بن غنم میں جاکے مل جاتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحمزہ تھی یہ کنیت ان کی نبیؐ نے رکھی تھی حمزہ نام ایک ترکاری کا ہے یہ اس کو نہ کھاتے تھے۔ ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان ہیں ان کا نسب ان کے نام میں بیان ہوگا۔ حضرت انس زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ورس کا[1] اور اپنی دونوں کہنیوں میں خلوق[2] لگایا کرتے تھے اس سبب سے کہ ان کی کہنیوں میں کچھ سپیدی تھی۔

حضرت انس کے گیسو بڑھے ہوئے رہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالیں تو ان کی والدہ نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ان بالوں کو نبیؐ پکڑا کرتے تھے۔ نبیؐ حضرت انس سے کبھی مذاق بھی کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ اے دو کان والے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے حضرت انس بن مالک کے غلام سے نقل کرکے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس سے پوچھا کیا آپ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے حضرت انس نے کہا کہ تیری ماں نہ رہے میں بدر کو چھوڑ کے کہاں چلا جاتا۔ محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ گئے تھے یہ اس زمانے میں بچے تھے حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کرکے تشریف لائے اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس کی اور زہری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے دس برس رسول اللہ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس آپ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں سات برس۔

ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور ابوجعفر اور ابراہیم بن محمد نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے ابوخلدہ سے نقل کرکے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا کہ انس نے دس برس حضرت کی خدمت کی اور نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اور اس

[1] ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے ۱۲۔

[2] خلوق ایک قسم کا ابٹن (مرکب خوشبو ہے جو کہ زعفران وغیرہ قسم کی خوشبوؤں سے بنتی ہے) ہوتا ہے سپیدی کا عیب چھپانے کے لئے اس کو لگاتے ہیں۔

دعا کا یہ اثر تھا کہ ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے پھلوں میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے اور ہمیں ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور زہیر بن ابی زہیر نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن وردان نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی ؐ منبر کے ایک زینہ پر چڑھے اور فرمایا کہ آمین۔ عرض کیا گیا کہ حضرت کس بات پر آمین کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک میں رگڑ دی جائے جس کو رمضان کا مہینہ ملے اور اس کے گناہ نہ بخش دیے جائیں آپ بھی آمین کہیے (لہٰذا میں نے آمین کہی) اور ابن ابی ذئب نے اسحاق بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ ان کے گلے میں مہر دی ہوئی تھی یہ مہر حجاج نے بغرض توہین دی تھی۔

حجاج نے تمام صحابہ کی گردنوں پر مہر دے دی تھی اس کا سبب ہم نے سہل بن سعد ساعدی کے تذکرے میں بیان کیا ہے حضرت انس نے رسول اللہؐ سے بہت روایت کی ہے۔ ان سے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ان کے پاس رسول اللہؐ کا ایک عصا تھا جب ان کا انتقال ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ وہ عصا بھی ان کے ہمراہ دفن کر دیا جائے چنانچہ وہ ان کے پہلو اور کرتہ کے درمیان میں رکھ دیا گیا ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید طویل نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (میری والدہ) ام سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسولؐ کے پاس لے گئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے (اسے آپ اپنی خدمت میں رکھیے) حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر میں آپ کی خدمت میں نو برس رہا جو کام میں نے کر دیا آپ نے کبھی مجھ سے نہیں فرمایا کہ تم نے برا کام کیا۔ انہیں رسول اللہؐ نے کثرت مال و اولاد کی دعا دی تھی چنانچہ ان کی پشت سے اسی بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک حفصہ تھی اور دوسری ام عمرو جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لڑکے اور لڑکوں کے لڑکے ایک سو بیس تھے اور بعض کہتے ہیں قریب سو کے۔ ان کی انگوٹھی [1] میں ایک بیٹھے ہوئے شیر کی تصویر تھی یہ اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھتے تھے اور بڑے قادر تیرانداز تھے اپنے بیٹوں کو بھی حکم دیتے تھے کہ میرے سامنے تیراندازی کرو کبھی خود بھی ان کے ساتھ تیراندازی کرتے تھے اور ان کا تیر اکثر نشانہ پر لگتا تھا۔

اس وجہ سے غالب آجاتے تھے خز کا لباس پہنتے تھے اور اسی کا عمامہ باندھتے تھے۔ ان کی وفات کے وقت میں اور ان کی عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۱ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۲ھ میں وفات پائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۰ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ان کی عمر ایک سو تر سٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ایک سو دس برس کی اور بعض لوگ کہتے

[1] غالباً واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا کہ تصویر کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی۔

ہیں ایک سوسات برس اور بعض لوگ کہتے ہیں نوے سے کچھ اوپر حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر ننانوے برس کی تھی اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ ایک سودس برس یا ایک سوسات برس میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ ہجرت کے وقت زیادہ سے زیادہ ان کی عمر دس برس بتائی گئی ہے اور ان کی وفات زیادہ سے زیادہ ۹۳ھ میں بتائی جاتی ہے اس حساب سے ان کی عمر ایک سوتین برس ہوتی ہے اور جن لوگوں نے ہجرت کے وقت ان کی عمر سات یا آٹھ برس بتائی ہے ان کے نزدیک ان کی عمر بہت کم ہو جائے گی واللہ اعلم۔ بصرہ میں تمام صحابہ کے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے اپنے محل میں جو مقام طف میں تھا وفات پائی اور بصرہ سے دو فرسخ پر وہیں مدفون ہوئے ان کی نماز قطن بن مدرک نے پڑھائی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۔ حضرت انسؓ بن مدرک

حضرت انسؓ بن مدرک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد عطار کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے انس بیٹے ہیں مدرک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن عتیک بن حارثہ بن عامر بن تیم اللہ بن مبشر بن اکلب بن ربیعہ بن عفرس بن خلف بن افتل کے۔ افتل کا نام خثعم بن انمار ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خثعم بجیلہ کے اخیافی بھائی تھے ان کا نام خثعم ایک پہاڑ خثعم نامی کی وجہ سے رکھا گیا کہا جاتا ہے کہ یہ بوجھ اٹھا کے چلے تھے اور خثعم کے پاس اترے تھے۔ ان انس کی کنیت ابوسفیان ہے یہ شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابوموسیٰ کا ہے انہوں نے خثعم کو پہاڑ کہا ہے مگر جو میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ لفظ جمل [1] ہے میم کے ساتھ یعنی خثعم اونٹ کا نام تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس اونٹ نے تمام قبیلہ خثعم کی اولاد کو اٹھالیا تھا۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ افتل بیٹے ہیں انمار کے جب ان کے لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف قسم کھائی تو انہوں نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اس کے خون میں تخثم کیا یعنی اس کے خون کو اپنے بدن میں لگایا اسی وقت سے ان کو خثعم کہنے لگے۔ ابن کلبی نے انس کو اور ان کے اونٹ کو ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا اوپر مذکور ہوا اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوسفیان ہے اور یہ شاعر ہیں رئیس ہیں اور ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا۔

حارثہ: حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ عرب کے نسبوں میں یہ لفظ حارثہ یعنی حاء کے ساتھ ہے مگر تمیم میں جاریہ بن سلیط ہے اور سلیم میں جاریہ بن عبد بن عبس ہے۔ اور انصار میں جاریہ بن عامر بن مجمع ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۶۰۔ حضرت انسؓ بن ابی مرثد

حضرت انسؓ بن ابی مرثد غنوی انصاری۔ کنیت ان کی ابویزید ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر یہ انصاری نہیں

---

[1] عربی میں لفظ جمل جس کے معنی اونٹ ہیں کتابت کی غلطی سے کسی جگہ جبل جس کے معنی پہاڑ ہیں ہوگیا۔ (محمد احمد)

ہیں غنوی ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اوران سے حلف کی دوستی تھی۔ ابو مرثد کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریق بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر ہے اوراعصر کا نام منبہ ہے ان کا لقب دخان ہے لوگ کہتے ہیں کہ باہلہ اور غنیٰ یہ دونوں دخان کے بیٹے تھے۔ ان کو دخان اس سبب سے کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں عرب کے کسی بادشاہ نے ان پر تاخت کی پھر وہ اپنے لشکر کو لے کے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا کے ٹھہرا تو قبیلہ بنی معد کے لوگ اس کے پیچھے پیچھے گئے اور منبہ نے ان کی طرف دھواں کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے اوراسی سبب سے ان کو دخان کہتے ہیں اوراعصران کے ایک شعر کے سبب سے کہتے ہیں وہ شعر یہ ہے۔

قالت عمیرة مالرأسک بعد ما فقد الشباب اتي بلون منکر

اعمیر' ان اباک غیر راسه مر اللیالی واختلاف الاعصر

(میری لڑکی) کہہ رہی ہے کہ تیرے سر کی کیا کیفیت ہے شباب کے جانے کے بعد کیا برا رنگ اس نے پیدا کیا ہے اے عمیرہ! تیرے باپ کے سر کو۔ شب وروز کے گذرنے اوراختلاف زمانہ نے متغیر کردیا ہے۔

یہ انس اوران کے والد دونوں صحابی ہیں ان دونوں کی عمر میں بیس برس کا اختلاف تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن سلام نے یزید بن سلام سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے ابوسلام سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سلولی یعنی ابو کبشہ نے بیان کیا ہے ان سے سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا کہ صحابہ رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین کے دن جا رہے تھے بہت دیر تک چلتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور نماز ظہر کا وقت آ گیا اتنے میں ایک شخص گھوڑے پر سوار رسول اللہؐ کے پاس آیا اوراس نے کہا کہ یارسول اللہ میں نے آگے جا کر فلاں پہاڑ پر چڑھ کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ اپنے باپ دادا کے اونٹوں پر سوار اور تمام اپنے مال و متاع اور بکریاں لئے ہوئے مقام حنین میں آ گئے ہیں یہ سن کے رسول اللہؐ مسکرائے اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں کل مسلمانوں کو غنیمت میں ملیں گی۔ بعداس کے آپ نے فرمایا کہ آج شب کو ہماری پاسبانی کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں۔ آپ نے فرمایا تو سوار ہو کے آ جاؤ چنانچہ وہ اپنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کے نبیؐ کے پاس آئے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس درہ کے سامنے چلے جاؤ یہاں تک کہ اس کے اوپر چڑھ جانا اور رات کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا صبح ہوئی تو رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی بعداس کے فرمایا تمہیں اپنے سوار کی کچھ حالت معلوم ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں ان کی حالت کچھ بھی نہیں معلوم۔ پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور رسول اللہؐ نماز پڑھنے لگے اوراس درے کی طرف دیکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آ گیا (صحابہ کہتے ہیں کہ) ہم لوگ اس درے کے درختوں کی طرف دیکھنے لگے تو دیکھا کہ وہ آ رہے ہیں یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں اس درے کے اوپر جہاں مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا چڑھ گیا تھا صبح کو میں نے دونوں دروں کو دیکھا میں نے کسی کو نہیں پایا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا کہ آج شب کو تم اپنی سواری سے اترے تھے یا نہیں انس نے کہا کہ نہیں لیکن نماز پڑھنے کے لئے یا قضائے حاجت کے واسطے پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم نے (جنت اپنے اوپر) واجب کر لی اب اس کے بعد اگر تم کوئی عبادت نہ کرو تو کچھ حرج نہیں اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے اور ابوحاتم رازی نے ابوتوبہ سے اسی کے

مثل نقل کیا ہے۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ انیس کے بیان میں کیا ہے اور انہوں نے ان کو مرثد بن ابی مرثد غنوی لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے مگر حدیث مذکور ابو عمر کے اس قول کی تردید کرتی ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ ہم انیس کے نام میں کریں گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سلام: تشدید کے ساتھ ہے اور جلان: جیم اور لام مشدد کے ساتھ اور اس کے آخر پر نون ہے اور عیلان: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۱۔حضرت انسؓ بن معاذ بن انس

حضرت انسؓ بن معاذ بن انس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انس اور بعض لوگ کہتے ہیں انیس۔محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ ان کا نام انس ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام انس بن معاذ ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور میں خندق میں شریک ہوئے اور حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا انس بن معاذ بن انس قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ان کی کوئی اولاد نہیں رہی بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۲۔حضرت انسؓ بن معاذ جہنی

حضرت انسؓ بن معاذ جہنی انصاری۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ان کی حدیث سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن حسن بن عتبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰ بن عثمان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں سے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ کے قول والارض ذات الصدع (قسم ہے زمین کی جو پھٹنے والی ہے) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ زمین خدا کے حکم سے مال اور گھاس ظاہر کرتی ہے اور نیز ایک دوسری حدیث عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان سے مروی ہے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہؐ سے فی سبیل اللہ پاسبانی کے فضائل میں روایت کی ہے۔ابو نعیم نے اور ابو عمر نے ان انس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ سہل بن معاذ بن انس کی سب حدیثیں ان کے باپ ہی سے مروی ہیں لہٰذا اگر ابو عبداللہ (یعنی ابن مندہ) اس کو بیان کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ابو نعیم اور ابو عمر کے خیال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی احمد بن علی تک ہم سے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں محرز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں مسلمانوں کی پاسبانی کرے محض تبرعاً نہ کسی کے دباؤ سے وہ آگ کی صورت بھی نہ دیکھے گا مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وان منکم الا واردھا (تم میں سے کوئی نہیں ہے جو جہنم پر نہ اترے۔) اللہ تعالیٰ کے اس قول کے پورا کرنے کے لئے جہنم

کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا اور سب نبی ولی اس پر ہوں گیا ور ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے ابن لہیعہ سے نقل کر کے خبر دی نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی فضیلت میں حدیث نقل کر کے خبر دی پس یہ دونوں حدیثیں ابونعیم اور ابوعمر کی تائید کرتی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۔حضرت انسؓ بن نضر

حضرت انسؓ بن نضر بن ضمضم۔ان کا نسب انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔یہ انس، انس بن مالک خادم نبیؐ کے چچا ہیں۔جنگ احد میں شہید ہوئے۔ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن زارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنے چچا انس بن نضر سے نقل کر کے خبر دی کہ میرے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سب سے پہلا جہاد جو آپ نے کیا اس میں میں حاضر نہ تھا واللہ اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا کوئی موقع دکھائے گا تو دیکھئے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ جب جنگ احد ہوئی اور مسلمانوں کے قدم ہٹ گئے تو انس بن نضر نے کہا کہ یااللہ میں تیرے سامنے عذر خواہی کرتا ہوں اس فعل سے جو مسلمانوں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس حرکت سے جو مشرکوں نے کی۔بعد اس کے وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ کو ملے انہوں نے کہا اے سعد یہ جنت ہے جنت ہے قسم ہے انس کے پروردگار کی کہ میں جنت کی خوشبو احد کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہوں سعد بن معاذ کہتے ہیں مجھ میں اس کام کی قوت نہیں ہے جو انس نے کیا وہ خوب لڑے حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ ہم نے ان کے جسم پر ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تلوار و نیزہ اور تیر کے دیکھے اور ہم نے دیکھا کہ بعد شہادت کے مشرکوں نے ان کے ساتھ مثلہ[1] کیا تھا یہاں تک کہ ان کی بہن ربیع بنت نضر نے ان کو صرف انگلیوں کے سبب سے پہچانا۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ آیت ان کے اور نیز ان جیسے اور لوگوں کے حق میں نازل ہوئی: من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه الآية. (مسلمانوں میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کام کو پورا کر دیا جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں انصار کی ایک لڑکی کے دانت توڑ ڈالے اس کے اعزہ نے قصاص کی خواہش کی اور وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے نبیؐ نے قصاص کا حکم دے دیا انس بن نضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہرگز نہیں۔خدا کی قسم ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا کی کتاب میں تو قصاص ہی کا حکم ہے اس کے بعد اس لڑکی کے اعزہ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی پس

---

[1] کان ناک کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرتا ہے۔

سلام: تخفیف یعنی بغیر تشدید کے ہے۔ ربیع: راء کے ضمہ اور باء موحدہ کے فتحہ اور تشدید یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۲۶۴۔ حضرت انسؓ بن ہزلہ

حضرت انسؓ بن ہزلہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عمرو بن انس روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ انس بن ہزلہ کو لوگ انس بن حارث بھی کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ یہ بھی شہید ہوئے تھے۔ انس بن حارث کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے مگر یہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں ایک ہیں یا دو ہیں۔ ابواحمد ایک عالم فاضل شخص ہیں اگر انہیں یہ نہ معلوم ہوتا کہ یہ دونوں ایک ہیں تو وہ ایسا نہ کہتے اور خیال بھی یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ انس بن حارث کے بیان میں بھی یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے اللہ اعلم۔

۲۶۵۔ حضرت انسہؓ

حضرت انسہؓ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ غلاموں کی اولاد سے تھے کنیت ان کی ابومسروح ہے اور بعض لوگ ابومسرح کہتے ہیں۔ جب یہ بیٹھتے تھے تو نبیؐ سے اجازت لے کے بیٹھتے تھے (اس درجہ فرمانبردار تھے) آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے یہ عروہ اور زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ داود بن حصین عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس سے راوی ہیں کہ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے اہل علم کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے تھے اور جنگ احد کے بعد بھی بہت دنوں تک زندہ رہے اور نبیؐ کے بعد حضرت ابوبکر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۶۔ حضرت انیسؓ انصاری

حضرت انیسؓ انصاری۔ انس کی تصغیر ہے۔ یہ انیس انصاری ہیں شامی ہیں ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ عباد بن راشد نے میمون بن سیاہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے انیس انصاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا جتنے پتھر اور مٹی زمین پر ہیں۔ ان انیس سے سوا شہر کے اور کوئی راوی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک انیس بیاضی ہیں واللہ اعلم۔

۲۶۷۔ حضرت انیسؓ بن جنادہ

حضرت انیسؓ بن جنادہ غفاری۔ حضرت ابوذر کے بھائی ہیں۔ ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے جو ان کے بھائی ابوذر کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا۔ جب ابوذر کو نبیؐ کے ظہور کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے انہیں بھائی کو حضرت کے پاس بھیجا تھا چنانچہ یہ

حضرت کی خدمت میں آئے اور پھر لوٹ کو ابوذر کے پاس گئے اور ان سے سب حال بیان کیا۔ ہم اس قصہ کو ابوذر کے اسلام میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۸۔ حضرت انیسؓ بن ضحاک

حضرت انیسؓ بن ضحاک اسلمی۔ یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے پاس بھیجا تھا کہ اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اس کو سنگسار کردیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذیب نے اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابوہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ یہ دونوں کہتے تھے دو شخص رسول اللہؐ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضرت کتاب اللہ کے موافق ہمارے درمیان میں فیصلہ کردیجئے اور اس نے سب حال اپنا بیان کیا تو اس معاملہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردینا چنانچہ انیس اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اس نے اقرار کرلیا لہٰذا انہوں نے اس کو سنگسار کردیا۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کو انیس سے عمرو بن سلیم نے بھی روایت کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمرو بن مسلم نے۔ انیس نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے ابوذر سے فرمایا کہ سخت اور تنگ کپڑا پہنا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۲۶۹۔ حضرت انیسؓ بن عتیک

حضرت انیسؓ بن عتیک انصاری۔ بعض لوگ ان کو اوس کہتے ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن عمر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی نے خبر دی وہ کہتے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے نقل کرکے خبر دی کہ جسر مدائن کے دن جو لوگ انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے پھر بنی زعوراء سے شہید ہوئے ان میں انیس بن عتیک بن عامر بھی ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کا نام اوس بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

جسر مدائن کو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اور فارس کی کسی لڑائی کا نام ہے حالانکہ ایسا نہیں یہ وہ جسر ہے جس میں ابوعبید ثقفی والد مختار قتل کئے گئے ہیں۔ اس دن کو قس ناطف بھی کہتے ہیں اور اس کو جسر ابی عبید بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سردار لشکر تھے اور وہ بھی اس میں شہید ہوئے تھے۔

۲۷۰۔ حضرت انیسؓ ابوفاطمہ

حضرت انیسؓ۔ کنیت ان کی ابوفاطمہ ضمری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام ایاس ہے ان کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوطاہر احمد بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رشدین بن سعد نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس یعنی ابوفاطمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے

کہ آپ نے (ایک روز صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سب لوگ اس بات کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ چاہتے کہ موٹے گدھوں کی طرح بن جاؤ یہ نہیں چاہتے کہ آزمائش والے اور کفارے والے بنو۔ قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ کسی بندہ کے لئے کوئی درجہ جنت میں مقرر ہوتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس درجہ پر نہیں پہنچ سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ اس درجہ پر پہنچ جائے۔ اس حدیث کو محمد بن ابی حمید نے ابی عقیل زرقی سے جن کا نام زہرہ بن معبد ہے اور انہوں نے ابن ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور حجاج بن ابی حجاج نے اس حدیث کو اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے انہوں نے یہ نہیں ذکر کیا کہ عبداللہ اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا ذکر ایاس بن ابی فاطمہ کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۱۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے اسیر بن جابر اور شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث عباد بن راشد کے پاس ہے وہ میمون بن سیاہ سے وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا چند لوگ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وارضاہ کو برا کہنے لگے اور ان کی برائی بیان کرنے لگے یہاں تک کہ آخر میں ایک شخص قبیلہ انصار کے یا اور کسی قبیلہ کے کھڑے ہوئے ان کا نام انیس تھا انہوں نے خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا کہ تم لوگوں نے آج حضرت علی کو بہت برا کہا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ شفاعت کروں گا جتنے کہ پتھر اور مٹی کے ٹکڑے زمین پر ہیں اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی اپنے قرابت کا لحاظ کرنے والا نہ تھا پس کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ آپ کی شفاعت تم تک پہنچ جائے گی اور آپ کے اہل بیت اس سے محروم رہیں گے۔ اس حدیث کے روایت کرنے میں میمون بن سیاہ تنہا ہیں وہ بصرہ کے رہنے والے اور معتبر ہیں وہی ان کی حدیثوں کے حافظ ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ انیس صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اور انصاری ہیں ان کا نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے زیادہ شفاعت کروں گا جس قدر پتھر اور مٹی کے ڈھیلے زمین پر ہیں ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انیس بن قتادہ باہلی بصرہ کے رہنے والے ہیں ان سے ابونضرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں بنی ضبیعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا بعض لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس زیادہ مشہور ہے۔ ابونعیم نے شفاعت والی حدیث انیس انصاری بیاضی کے تذکرہ میں روایت کی ہے اور ان کا تذکرہ انہوں نے مستقل طور پر لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ لکھا ہے مگر انہوں نے ان انیس کو باہلی لکھ دیا ہے۔ پس جب راوی بھی ایک ہی ہیں یعنی عباد بن راشد میمون بن سیاہ اور شہر بن حوشب سے اور حدیث بھی ایک ہی ہے یعنی شفاعت والی اور ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کہتے ہیں کہ انصار میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کھڑے ہو گئے پس اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر میں

نہیں جانتا کہ ان دونوں نے ان کو باہلی کیسے لکھ دیا علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کی پیروی کیا کرتے ہیں رہ گیا ابن مندہ کا ابوموسیٰ پر استدراک کرنا اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اگرچہ انہوں نے ان کو انصاری نہیں لکھا مگر مطلب وہی ان کی عبارت سے بھی نکلتا ہے جو ابوموسیٰ نے باہلی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف بات اتنی ہے کہ اگر وہ ان کو باہلی نہ لکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے باہلی ہونے پر دلالت کرے حدیث میں صرف اسی قدر مضمون ہے جو ان کے انصاری ہونے پر دلالت کرتا ہے واللہ اعلم۔ ابوعمر نے انیس باہلی کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور وہ ایک دوسری حدیث اس تذکرہ میں لائے ہیں وہ یہ کہ انیس نے کہا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں قبیلہ ضبیعہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ گیا تھا اور انہوں نے انیس انصاری کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں شفاعت والی حدیث لائے ہیں لہٰذا ان پر طعن نہیں ہو سکتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ

حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ۔ بن مطرف بن خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اخنس بن شریق نے ان کو قتل کیا تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خنساء بنت خذام اسدیہ سے نکاح کیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام انس ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے مگر ہم نے ان کا ذکر ان کے بیان میں بھی کیا ہے۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کی ہے کہ خنسا بنت خذام انیس بن قتادہ کے نکاح میں تھیں جب وہ احد کے دن شہید ہوئے تو خنسا کے والد نے خنسا کا نکاح قبیلہ مزنیہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر خنساء اس سے خوش نہیں ہوئیں اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہؐ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا پھر ابولبابہ نے خنساء سے نکاح کیا اس نکاح سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ ابوعمر نے خنساء کو اسدیہ لکھا ہے حالانکہ یہ انصاریہ ہیں۔

۲۷۳۔ حضرت انیسؓ بن مرثد

حضرت انیسؓ بن مرثد بن ابی مرثد غنوی۔ ان کو لوگ انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے مگر ہم نے ان کا ذکر انس ہی کے بیان میں کیا ہے ہم نے ان کا نسب بھی وہاں بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابویزید ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ انصاری ہیں بوجہ اس کے کہ ان کے گمان میں انصار سے اور ان کی حلف کی دوستی تھی مگر یہ صحیح نہیں ان سے اور حمزہ بن عبدالمطلب سے حلف کی دوستی تھی ان کا نسب غنی بن اعصر سے ہے یہ اور ان کے والد مرثد اور ان کے دادا ابومرثد سب صحابی ہیں ان کے والد رجیع کے دن رسول اللہؐ کی حیات میں شہید ہوئے اور ان کے دادا نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں وفات پائی اور یہ انیس نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جنگ حنین کے زمانہ میں مقام اوطاس میں یہ نبیؐ کی طرف سے جاسوس تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہی ہیں جن سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے انیس اس عورت کے پاس چلے جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان میں اور ان کے والد کی عمر میں صرف اکیس برس کا تفاوت تھا۔ حضرت انیس کی وفات ربیع الاول ۲۰ھ میں ہوئی حکم بن مسعود نے بواسطہ ان کے نبیؐ سے فتنہ کے متعلق ایک حدیث

روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے سنگسار کرنے کا جن کو حکم دیا تھا وہ انیس بن ضحاک ہیں اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسے نقل کرنے والے زیادہ ہیں اور اس وجہ سے کہ نبیؐ جب کوئی کام کسی قبیلہ کا کسی کے متعلق کرتے تھے تو ایسے ہی شخص کے متعلق کرتے تھے جو اس قبیلہ کا ہو کیونکہ اہل عرب کی طبیعتیں اس بات سے متنفر تھیں کہ غیر قبیلہ کا آدمی ان پر حاکم بنایا جائے لہٰذا آپ انہیں کی طبیعت کی موافقت کرتے تھے اور ان کو ابواحمد عسکری نے انصار میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انیس بن ابی مرثد انصاری ان سے فتنہ کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ ہوگا[1] اندھا، بہرا، گونگا، مگر یہ حدیث انصار سے منقول نہیں ہے۔

۲۷۴۔حضرت انیسؓ بن معاذ

حضرت انیسؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بدری بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام انس ہے اور ان کے والد کو بعض لوگوں نے معاذ بن قیس کہا ہے۔ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ بن زبیر نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے انیس بن معاذ بن قیس کا نام لیا ہے اور ابوبکر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار یعنی بنی حدیلہ سے انس بن معاذ بن انس بن قیس کا بھی نام لیا ہے۔ان کا نسب یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے مقامات میں استدراک کرنے کی ہے۔

۲۷۵۔حضرت انیفؓ بن جشم

حضرت انیفؓ بن جشم۔ان کے نام کے آخر میں فے ہے۔یہ بیٹے ہیں جشم بن عوذ اللہ بن تاج بن اراشہ بن عامر بن عبیل بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔انصار کے حلیف تھے بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔یہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

فران: فاء اور راء مشددہ اور آخر پر نون ہے۔جشم: جیم معجمہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔عبیل: عین مہملہ اور باء موحدہ اور یا کے ساتھ اور آخر پر لام ہے۔

۲۷۶۔حضرت انیفؓ بن حبیب

حضرت انیفؓ بن حبیب۔طبری نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو خیبر کے دن شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ خیبر میں سنہ ۷ھ میں شہید ہوئے۔ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی گئی۔

۲۷۷۔حضرت انیفؓ بن ملہ

حضرت انیفؓ بن ملہ یمامی۔حیان کے بھائی ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس یہ اور ان کے بھائیؓ حیان جو ملہ کے بیٹے تھے اور رفاعہ اور بجہ جو زید کے بیٹے تھے یمامہ کے بارہ آدمیوں کے ہمراہ آئے تھے جب یہ لوٹ کے گئے تو انیف سے ان کی قوم نے

---

[1] یعنی وہ فتنہ کسی کے دفع کرنے سے دفع نہ ہوگا۔

پوچھا کہ تمہیں نبیؐ نے کیا حکم دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو بائیں پہلو پر گرائیں اور اس کو قبلہ رو کر کے ذبح کریں اور اس کا خون بہا دیں اور اس کو کھالیں پھر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۸۔ حضرت انیفؓ بن وایلہ

حضرت انیفؓ بن وایلہ۔ واقدی نے اسی طرح لکھا ہے یعنی یائے تحتانی کے ساتھ اور ابن اسحاق نے واثلہ لکھا ہے خیبر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ والھاء

۲۷۹۔ حضرت اھبانؓ بن اخت ابی ذر

حضرت اھبانؓ بن اخت ابی ذر۔ ابوذر کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ یہ صیفی کے بیٹے ہیں مگر اور لوگوں نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو صحابہ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان میں سے اھبان بن صیفی غفاری بھی ہیں کنیت ان کی ابو مسلم ہے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو کفن میں دو کپڑے دیئے جائیں مگر لوگوں نے تین کپڑے دیئے دفن کرنے کے بعد صبح کو دیکھا کہ وہ تیسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس تذکرہ میں محمد بن سعد واقدی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ اھبان بن صیفی لہٰذا اس کا ذکر کرنا اھبان کے تذکرہ میں مناسب ہے اور ابو عمر نے یہ کچھ نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اسی قدر بیان کیا ہے کہ اھبان بن اخت ابی ذر ان سے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری نے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں یہ (اپنے ماموں) حضرت ابوذر سے روایت کرتے ہیں اور اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۰۔ حضرت اھبانؓ بن اوس

حضرت اھبانؓ بن اوس اسلمی ان کا لقب مکلم الذئب (یعنی بھیڑیئے سے کلام کرنے والے) مشہور ہے کنیت ان کی ابو عقبہ ہے کوفہ میں رہتے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب (یہ نہیں ہیں بلکہ) اھبان بن عباد خزاعی ہیں ابن مندہ کہتے ہیں کہ یہ سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بلدی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد سے محمد بن اسماعیل تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر سے انہوں نے اپنوں میں سے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی جن کا نام اھبان بن اوس تھا۔ اصحاب شجرہ[1] میں سے تھے اور ان کے دونوں گھٹنوں میں درد رہتا تھا جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھ لیتے تھے۔

---

[1] اصحاب شجرہ ان صحابہ کو کہتے ہیں جنہوں نے مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے سرور انبیاءؐ سے بیعت کی تھی انہیں کو اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہیں (رضی اللہ عنہم وارضاہم)

انیس بن عمرو نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا میں نے اسے ڈانٹا تو بھیڑیا اپنی دم ہلانے لگا اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولا کہ (خیر آج تو نے بچالیا) جس دن [1] لوگ اس طرف سے غافل ہوں گے اس دن کون بچائے گا؟ کیا تم میرا رزق جو خدا نے مجھے دیا تھا چھینے لیتے ہو یہ کہتے ہیں میں نے (تعجب سے) ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور کہا آج کا جیسا تعجب انگیز واقعہ میں نے کبھی نہیں دیکھا بھیڑیے نے کہا تم اس بات پر کیا تعجب کرتے ہو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ رسول اللہ سامنے کے باغات میں موجود ہیں اور اس نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ لوگوں سے گزشتہ اور آئندہ کی خبریں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔

یہ سن کر اہبان رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ آپ سے بیان کیا اور اسلام لائے۔ ابونعیم نے یہ حدیث اسی تذکرہ میں لکھی ہے اور ابن مندہ نے یہ حدیث اہبان بن عیاذ کے تذکرہ میں لکھی ہے اور ابو عمر نے انہیں کے تذکرہ میں کہا ہے کہ یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے ان کو لوگ مکلم الذئب کہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب اہبان بن عیاذ سے ہیں (فقط) کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہشام کلبی نے کہا ہے کہ یہ اہبان اکوع کے بیٹے تھے اکوع کا نام سنان بن عیاذ بن ربیعہ بن کعب بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اشعث قائد کا اور ان کے تمام خاندان کا نسب اسی طرح بیان کیا جاتا ہے اور محمد بن اشعث انہیں کی اولاد میں ہیں کیونکہ محمد بن اشعث بیٹے ہیں عقبہ بن اہبان کے یہ نسب اس قول کے مخالف نہیں ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی یہ کہ اہبان سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں کیونکہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بیٹے ہیں عمرو کے اور وہ بیٹے ہیں اکوع کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۔ حضرت اہبانؓ بن صیفی

حضرت اہبانؓ بن صیفی غفاری۔ حرام بن غفار کی اولاد سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے کنیت ان کی ابو مسلم اور بعض لوگ ان کا نام وہبان کہتے ہیں واؤ کے بیان میں انشاء اللہ بیان ہوگا۔ ان سے ان کی بیٹی عدیسہ روایت کرتی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں مریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد یعنی ابن زید نے عبدالکریم بن حکم غفاری اور عبداللہ بن عبید سے انہوں نے عدیسہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے علی بن ابی طالب میرے پاس تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ کیا یہاں ابو مسلم ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ تم کو کیا چیز مانع ہے کہ تم اس کام میں کچھ حصہ نہیں لیتے اور کچھ ہاتھ نہیں بٹاتے میں نے کہا کہ ایک وصیت مجھے میرے خلیل اور آپ کے ابن عم نے کی تھی وہ وصیت مجھے اس بات سے مانع ہے مجھے حضرت نے وصیت فرمائی تھی کہ جب فتنہ کا زمانہ ہو تو تم لکڑی کی تلوار بنا لینا چنانچہ میں نے لکڑی کی تلوار بنالی ہے وہ لٹکی ہوئی ہے۔

واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ بصرہ میں آکے فروکش ہوئے تھے ان میں اہبان بن صیفی غفاری بھی تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ صرف دو کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے مگر لوگوں نے انہیں تین کپڑوں میں کفنایا صبح کو وہ تیسرا کپڑا لوگوں نے کھونٹی پر دیکھا ابو عمر نے لکھا ہے کہ اس حدث کو بصرہ کے پرہیز گار لوگوں کی ایک جماعت نے یعنی سلیمان بن تیمی اور ان کے بیٹے معتمر نے اور

---

[1] مراد اس سے قرب قیامت کا زمانہ ہے کہ اس وقت درندے آبادیوں میں پھریں گے اور مویشیوں کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا۔

یزید بن زریع نے اور محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ نے معلّیٰ بن جابر بن مسلم سے انہوں نے عدیسہ بنت وہبان سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو اہبان بن اخت ابی ذر کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ پیشتر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت اہبانؓ بن عیاذ

حضرت اہبانؓ بن عیاذ خزاعی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑئے سے کلام کرنے والے یہی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں ان سے یزید بن معاوی بکائی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے کلام کیا تھا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہر سال اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن اوس اسلمی ہیں۔ ابن مندہ نے ان اہبان بن عیاذ کا تذکرہ مستقل طور پر علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابو عمر اور ابونعیم نے اہبان بن اوس کے تذکرہ میں ان کو بھی ذکر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن عیاذ خزاعی ہیں واللہ اعلم۔

عیاذ: عین مہملہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر ذال معجمہ ہے۔

۲۸۳۔ حضرت اہودؓ بن عیاض

حضرت اہودؓ بن عیاض ازدی یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کی وفات کی خبر قبیلہ حمیر کو پہنچائی تھی اس وقت جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

باب الہمزۃ مع الواو

۲۸۴۔ حضرت اوسؓ بن ارقم

حضرت اوسؓ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ زید بن ارقم کے بھائی ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے شہداء احد کے ناموں میں قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے زید بن ارقم کے بھائی کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں شہید ہوئے انہوں نے کہا کہ اوس بن ارقم بن زید بن قیس بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور انہوں نے ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۔ حضرت اوسؓ بن اعور

حضرت اوسؓ بن اعور بن جوشن بن عمرو بن مسعود۔ ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر ذو والے ناموں میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ جوشن بن عمرو بن مسعود کے بیٹے ہیں مگر یہ نسب صحیح نہیں ہے ابو عمر نے ان کا تذکرہ ردیف ذال میں ذی الجوشن کے بیان میں کیا ہے۔ لقب ان کا ذوالجوشن ہے اور نام ان کا اوس ہے۔ یہ ایک قول کے موافق ہے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور اس اختلاف کو ذال کے باب میں انشاء بیان کیا جائے گا۔ اور یہ اوس بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے اور معاویہ کا مشہور نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے یہ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن

کے جس کا واقعہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشہور ہے۔ انہوں نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی ان کا باقی حال ذی الجوشن کے بیان میں انشاءاللہ آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۔ حضرت اوس ؓ بن انیس

حضرت اوس ؓ بن انیس قرنی۔ اور بعض لوگ ان کو اویس بن عامر کہتے ہیں یہ بڑے مشہور زاہد ہیں اویس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا تذکرہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۷۔ حضرت اوس ؓ بن اوس ثقفی

حضرت اوس ؓ بن اوس ثقفی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ بخاری نے ان کو تین شخص کر کے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن اوس اور اوس بن ابی اوس ایک شخص ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو قبیلہ بنی مالک سے رسول اللہ ؐ کے پاس آیا تھا یعنی وفد ثقیف۔ بنو مالک اور قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے اس وفد کو اپنے ایک قبہ میں جو مسجد اقدس اور خانہ مقدس کے درمیان میں تھا اتارا تھا اور آپ ان کے پاس بعد نماز عشا کے جا کے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو شعبہ نے نعمان بن سالم سے انہوں نے اوس بن اوس ثقفی سے روایت کیا ہے کہ وہ اس وفد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں اس حدیث کو شعبہ نے اوس بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے کیا ہے۔ اور ابوعمر نے (اس قدر اور زیادہ) لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں یہ والد ہیں عمرو بن اوس کے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے یہ حدیث ہے کہ جو شخص نہلائے اور نہائے وہ حدیث جو ابن مندہ نے اس کے بعد والے تذکرہ میں نقل کی ہے۔ ان کو ابن مندہ نے قبیلہ ثقیف کی طرف منسوب نہیں کیا اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ علیحدہ نہیں لکھا بلکہ ان کا تذکرہ اوس بن حذیفہ کے ذکر میں لکھ دیا ہے جیسا کہ انشاءاللہ ہم آئندہ ذکر کریں گے انہوں نے ان کا نام انس بن ابی انس لکھا ہے اور ابوانس کا نام حذیفہ ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۸۸۔ حضرت اوس ؓ بن اوس

حضرت اوس ؓ بن اوس اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابوالاشعث صنعائی نے اور عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حاتم جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے اوزاعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسان بن عطیہ نے ابوالاشعث سے انہوں اوس بن اوس سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہلائے [1] اور نہائے پھر (جامع مسجد) سویرے جائے اور پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے اور

---

[1] جمعہ کے دن اپنی بی بی سے خلوت کرنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے جیسا کہ اور احادیث میں بھی وارد ہوا ہے۔

امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور (اس درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی شب بیداری کا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور اس حدیث کو احمد بن شعیب نے محمد بن خالد سے انہوں نے عمر بن عبدالواحد سے انہوں نے یحیٰی بن حارث سے انہوں نے ابوالاشعث سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اوس اور وہ اوس جن کا ذکر پہلے ہوا دونوں ایک ہیں مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بن ابی اوس ہیں اور وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد تک بیان کی وہ شعبہ سے وہ نعمان بن سالم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابن عمرو بن اوس کو اپنے دادا اوس بن ابی اوس سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ وضو کر رہے تھے آپ نے استیکاف تین بار کیا میں نے پوچھا کہ استیکاف کیا چیز ہے انہوں نے کہا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور نیز یعلی بن عطا سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد سے وہ اوس بن ابی اوس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح فرمایا اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ ابونعیم نے ان اوس کو عمرو بن اوس ثقفی کا والد قرار دیا ہے اور ابوعمر کی مخالفت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کو ثقفی قرار دیا ہے اور انہوں نے علاوہ ثقفی کے نہ اوس بن اوس کا تذکرہ کیا ہے نہ اوس بن ابی اوس کا ذکر لکھا ہے اور عنقریب ان دونوں تذکروں کی بابت اوس بن حذیفہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ کلام کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۹۔ حضرت اوسؓ بن بشیر

حضرت اوسؓ بن بشیر۔ یمن کے لوگوں میں سے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ جیشان کے رہنے والے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے۔
ہمیں حافظ محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعاصی کے چچا یعنی ابو محمد نے علی بن سعید سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے انہوں نے عامر بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا جو قبیلہ بنی خنساء کا تھا۔ نبیؐ کے حضور میں آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے یہاں ایک پینے کی چیز کا رواج ہے جس کو مزر کہتے ہیں چینا (ایک قسم کا غلہ) سے بنائی جاتی ہے نبیؐ نے فرمایا کیا اس میں نشہ ہے؟ آنے والے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو نہ پیو۔ اس نے تین بار اس کے متعلق سوال دہرایا۔ آپ نے ہر بار پوچھا کہ کیا اس میں نشہ ہے تو اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو نہ پیو۔ اس نے عرض کیا کہ لوگ صبر نہ کر سکیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر صبر نہ کر سکیں گے تو ان کے سر توڑ دو۔ ان کو قبیلہ بنی خنساء سے کہنا غلط ہے۔ یہ جیشان کے ہیں جو یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ حدیث جابر بن عبداللہ سے اور دیلم جیشانی سے مروی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ پس ابوموسیٰ کی روایت کی بنا پر اوس اہل یمن سے نہیں ہیں ہاں وہ اس وقت موجود تھے جب یمنی نے نبیؐ سے اس مسئلہ کو پوچھا۔

۲۹۰۔ حضرت اوسؓ بن ثابت

حضرت اوسؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر کے بھائی ہیں بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اوس بن ثابت بن منذر بن حرام قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں اور اور لوگوں نے لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ اختلاف نسب میں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ پہلے قول میں جوان کو قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ سے قرار دیا ہے وہ پہلے عمرو کا نسب ہے اور دوسرے قول میں جو بنی عمرو بن مالک بن نجار سے قرار دیا ہے وہ دوسرے عمرو کا حال (الٹ ہے) اور یہ پہلے عمرو کے دادا ہیں جس نے اس نسب کو دیکھا ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ جانتا ہے کہ ان دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ یہ اوس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مدینہ میں وفات پائی۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک عبداللہ کا قول صحیح ہے واللہ اعلم اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کے اور ان کی بی بی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی **للرجال نصیب مما ترک الوالدان ولا قربون** (مردوں کو بھی حصہ ہے اس مال میں جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑ مریں۔ اس کے بعد اسی آیت میں یہ مضمون ہے کہ عورتوں کو بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ قصہ خالد بن عرفطہ کے بیان میں لکھا ہے اور وہیں اس پر بحث کی ہے۔

۲۹۱۔ حضرت اوسؓ بن ثعلبہ

حضرت اوسؓ بن ثعلبہ تیمی۔ حاکم ابو عبداللہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ کے ذیل میں لکھا ہے جو نیشاپور چلے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۲۔ حضرت اوسؓ بن جبیر

حضرت اوسؓ بن جبیر انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر کے دن قلعہ ناعم پر شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کا نام اوس بن حبیب لکھا ہے واللہ اعلم۔

۲۹۳۔ حضرت اوسؓ بن جہیش

حضرت اوسؓ بن جہیش بن یزید نخعی مشہور نام ان کا ارقم ہے قبیلہ نخع کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ارقم کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۴۔ حضرت اوسؓ ابو حاجب کلابی

حضرت اوسؓ۔ کنیت ان کی ابو حاجب کلابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے ان سے ان کے بیٹے حاجب نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ابن ابی حاتم نے کہا کہ اوس کلابی ضحاک بن سفیان کلابی سے

روایت کرتے ہیں اوران سے ان کے بیٹے حاجب روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۹۵۔حضرت اوسؓ بن حارثہ

حضرت اوسؓ بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ثمامہ بن عمرو بن طریف طائی ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے حمید بن منہب سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ طے کے ستر سواروں کے ساتھ گیا اور میں نے آپ سے اسلام کے اوپر بیعت کی اور انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۲۹۶۔حضرت اوسؓ بن حبیب

حضرت اوسؓ بن حبیب انصاری۔قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر میں شہید ہوئے اور بعض لوگ ان کو اوس بن جبیر بھی کہتے ہیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر یہاں لکھا ہے اور (ہماری کتاب میں) ان کا تذکرہ اوس بن جبیر کے بیان میں گذر چکا ہے۔

۲۹۷۔حضرت اوسؓ بن حدثان

حضرت اوسؓ بن حدثان بن عوف بن ربیعہ بن سعد بن یربوع بن وابلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔اس نسب کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے منیٰ [1] کے زمانے میں بھیجا تھا تا کہ اس امر کا اعلان کر دیں کہ جنت میں سوا مومن کے کوئی نہ جائے گا اور یہ منیٰ کا زمانہ کھانے پینے کا زمانہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک بن اوس نے صدقہ فطر کے بارے میں روایت کی ہے۔ہم سے ابوالفرج یحیٰی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بکار عیشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بکر برسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن صہبان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے زہری نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ فطر ایک صاع کھانا دو اور ہمارا کھانا اس زمانے میں گیہوں اور کھجوریں اور انگور اور پنیر تھا۔اس حدیث کو ان سے سلمہ بن وردان نے بھی روایت کیا ہے ان کے بیٹے مالک بن اوس کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۔حضرت اوسؓ بن حذیفہ

حضرت اوسؓ بن حذیفہ بن ربیعہ بن ابی غیرۃ بن عوف ثقفی یہ اوس بن ابی اوس ہیں۔بخاری نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ بیٹے ہیں ابوعمرو بن وہب بن عامر بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی کے۔نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور عثمان بن عبداللہ نے اور عبدالملک بن مغیرہ نے روایت کی ہے۔محمد بن سعد واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ طائف میں آ کے رہے تھے ان میں اوس بن حذیفہ بھی تھے یہ ثقیف کے وفد میں تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ تمام

---

[1] منیٰ ایک مقام ہے حدود حرم میں مکہ معظمہ سے ایک فرسخ وہاں حاجی لوگ جا کے ٹھہرتے ہیں اسی زمانہ کو منیٰ کا زمانہ (زمانہ منی سے غالباً زمانہ حج مراد ہے۔محمد احمد) کہتے ہیں۔

بیان ابن مندہ کا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی ان کو لوگ اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں ابواوس کا نام حذیفہ تھا اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس بھی ہے اور اوس بن ابی اوس بھی ہے ابواوس کا نام حذیفہ ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ اوس عثمان بن عبداللہ بن اوس کے دادا ہیں۔ اوس بن حذیفہ کی روایت کی ہوئی بہت سی حدیثیں ہیں منجملہ ان کے پیروں پر مسح کرنے کی حدیث ہے مگر اس کی سند میں ضعف ہے اور یہ قبیلہ بنی مالک کے اس وفد میں تھے جو رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے ان لوگوں کو اس قبہ میں اتارا تھا جو مسجد مقدس اور آپ کے گھر کے درمیان میں تھا اور آپ بعد نماز عشا کے ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے ابن معین نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اچھی ہے اور تحزیب قرآن کے بارے میں ان کی حدیث نبی صحیح نہیں ہے یہ کلام ابوعمر کا تھا انہوں نے اوس بن حذیفہ ہی کو اوس بن ابی اوس قرار دیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان کو دو تذکروں میں کیوں لکھا جب کہ یہ دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں مگر ابونعیم نے بیان کیا ہے جیسا شروع تذکرہ میں گزر چکا اور انہوں نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ خطیب نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم قبیلہ ثقیف کے لوگ رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے تو احلافی لوگ تو مغیرہ بن شعبہ کے یہاں اترے اور مالکی لوگوں کو آپ نے اپنے قبہ میں اتارا اور رسول اللہ بعد نماز عشاء کے ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے آپ اپنے پیروں کو بدلتے تھے یعنی کبھی اس پیر کے بل کھڑے ہوتے تھے کبھی اس پیر کے بل پر۔ اکثر آپ ہم سے قریش کی شکایت کیا کرتے تھے فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں ذلیل اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے لوگوں سے انتقام لے لیا اب لڑائی کا ڈول کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی ہمارے خلاف۔ ایک شب کو رسول اللہ جس وقت تشریف لایا کرتے تھے اس وقت نہیں تشریف لائے بلکہ اس کے بعد تشریف لائے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج آپ کو اس وقت سے دیر ہوگئی جس وقت آپ تشریف لایا کرتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس وقت مجھے قرآن کا ورد جو میرا معمول ہے پڑھنا تھا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کو تمام کر کے آؤں۔ پھر ہم نے صبح کو رسول اللہ کے اصحاب سے قرآن کے ورد کی بابت پوچھا کہ آپ لوگ کس کس قدر پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ تین دن میں بھی ختم کر دیتے ہیں اور کبھی پانچ دن میں بھی کبھی سات دن میں کبھی نو دن میں کبھی گیارہ دن میں کبھی تیرہ دن میں کبھی مفصل کی ایک ایک سورت پڑھ لیتے ہیں۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے عثمان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کیا ہے اس میں ان سے تین وہم ہو گئے ہیں ایک یہ کہ انہوں نے اس میں ان کے باپ کا واسطہ بڑھا دیا دوسرے یہ کہ حذیفہ نام کو حذافہ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے تذکرہ قائم کیا تھا اوس بن عوف کا اور حدیث روایت کی اوس بن حذافہ سے۔ متقدمین نے ان اوس ثقفی کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں بعض نے اوس بن حذیفہ کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے انہوں نے ان کے باپ کی کنیت بیان کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس ہے۔ مگر اوس بن ابی اوس ثقفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اوس تو ان سے شامیوں نے روایت کی ہے اور ان کا شمار انہیں لوگوں میں ہے ان سے ابواشعث صنعانی نے جو صنعاء دمشق کے رہنے والے ہیں اور ابواسماء رحبی نے اور عبادہ بن نسی نے اور ابن

محیرز نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی نے اور عبدالملک بن مغیرہ طائفی نے روایت کی ہے۔ان سے ابوالاشعث نے نہلانے اور نہانے کی حدیث روایت کی ہے۔ابونعیم نے لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ ابونعیم کا بیان تھا۔انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور ان سے راوی ابوالاشعث کو قرار دیا ہے اور ان کو شامی لکھا ہے مگر محمد بن سعد نے بیان کیا کہ اوس بن حذیفہ ثقفی طائف میں رہتے تھے لہٰذا اس بنا پر وہ نہ ہوں گے وہ شام میں رہتے تھے اور ان سے شامیوں نے روایت کی ہے ابونعیم نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ جو شخص طائف میں رہتے تھے وہ اوس بن عوف ثقفی ہیں اور وہی اوس بن حذیفہ بھی ہیں اگر چہ دادا کی طرف منسوب کر دیئے گے مگر ابن مندہ نے محمد بن سعد سے صرف اوس بن حذیفہ نقل کیا ہے اوس بن عوف کو نقل نہیں کیا ابونعیم کے پاس اس امر کی کوئی دلیل نہیں ہے جو وہ تینوں کو یعنی اوس بن حذیفہ کو اور اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن عوف کو ایک سمجھتے ہیں۔ابوعمر نے ان کو تین شخص قرار دیا ہے اور تینوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی جیسا کہ ابونعیم نے اوس بن حذیفہ کے بیان میں لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور بخاری نے بھی ان تینوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی والد ہیں عمرو بن اوس کے اور بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو اوس بن اوس بھی کہتے ہیں یہ انہیں کے الفاظ تھے اور ان سے ابن مندہ نے اوس بن اوس کے تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان تینوں کو ایک کر دیا ہے مگر ہم نے تاریخ بخاری سے وہی نقل کیا ہے۔جو ہم بیان کر چکے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ مضمون بخاری سے کس طرح نقل کیا۔امام احمد بن حنبل نے اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور اپنے سند میں لکھا ہے کہ اوس بن ابی اوس ثقفی وہی اوس بن حذیفہ ہیں ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک قوم کے چشمہ پر پہنچے اور آپ نے وضو فرمایا واللہ اعلم۔

۲۹۹۔حضرت اوسؓ بن حوشب

حضرت اوسؓ بن حوشب انصاری۔ہمیں ابوعیسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عیسیٰ عطار نے ۳۴۸ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدان بن محمد بن عیسیٰ فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں جریری نے ابوالسلیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ ایک انصاری کے مکان میں بیٹھا ہوا تھا جن کا نام اوس بن حوشب تھا کہ آپ کے پاس ایک ظرف لایا گیا اور آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا گیا آپ نے فرمایا کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دودھ اور شہد ہے حضرت نے اس کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ملا کر نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ان کو حرام کہتے ہیں جو شخص اللہ کے لئے انکسار کرے گا اللہ اس کو بلند کر دے گا اور جو سرکشی کرے گا اللہ اس کو توڑ دے گا اور جو شخص اپنے معاش کی تدبیر عمدہ کرے گا اللہ اس کو رزق دے گا۔ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے بعض روایتوں میں ہے کہ یہ دودھ وشہد مکہ میں جس نے آپ کو دیا تھا وہ طلحہ بن عبیداللہ تھے پھر آپ نے فرمایا

جو کچھ فرمایا واللہ اعلم ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۰۔حضرت اوسؓ بن خالد

حضرت اوسؓ بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ۔یہی ہیں جن کے حق میں حسان بن ثابت نے جنگ یرموک میں کہا تھا۔

وافلت یوم الروع اوس بن خالد یمح دما کالرعف مختضب النحر

یعنی خوف والے دن اوس بن خالد کو دیکھا کہ وہ مرغ کے تاج کے مثل (سرخ) خون تھوک رہے تھے اور تمام سینہ ان کا رنگین تھا)۔

ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۳۰۱۔حضرت اوسؓ بن خذام

حضرت اوسؓ بن خذام یہ ان چھ آدمیوں میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے (اس کی سزا میں) اپنے آپ کو رسول اللہ کی مسجد میں ایک ستون سے باندھ دیا پس ان کے اور نیز ان کے اور ساتھیوں کے حق یہ میں آیت نازل ہوئی **واخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا واخر سيئا** (کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کر لیا ہے انہوں نے نیک کاموں کے ساتھ برے کام کو مخلوط کر دیا ہے) ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں (۱) اوس بن خزام (۲) ابولبابہ (۳) ثعلبہ بن ودیعہ (۴) کعب بن مالک (۵) مرارہ بن ربیع (۶) ہلال بن امیہ ۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف ابولبابہ نے اپنے آپ کو بنی قریظہ کی وجہ سے ستون سے باندھا تھا جس کا ذکر ابوالبابہ کے نام اور کنیت میں انشاء اللہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۲۔حضرت اوسؓ بن خولی

حضرت اوسؓ بن خولی بن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی سالمی ۔کنیت ان کی ابولیلیٰ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے ۔لوگوں کا بیان ہے کہ یہ کاملین میں سے تھے ۔رسول اللہؐ نے ان کے اور شجاع بن وہب اسدی کے درمیان میں مواخات کر دی تھی ۔جب نبی کی وفات ہوئی تو اوس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم آپ کو خدا کی قسم دلاتے ہیں کہ ہمیں بھی رسول اللہؐ کی خدمت میں شریک کر لیجئے چنانچہ حضرت علی نے انہیں اجازت دے دی اور یہ آنحضرتؐ کے غسل میں شریک ہوئے اور آپ کی قبر شریف میں بھی اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار دروازے پر جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ خدا کے لئے ہمیں حضرت کے پاس آنے دو ہم حضرت کے ماموں ہیں تو کہا گیا کہ تم اپنے کسی شخص پر اتفاق کر لو (اور اس شخص کو اندر بھیج دو) چنانچہ ان لوگوں نے اوس بن خولی پر اتفاق کر لیا اور وہ رسول اللہؐ کے غسل میں اور دفن میں شریک ہوئے ۔حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی قبر میں جو لوگ اترے تھے وہ فضل بن عباس اور ان کے بھائی قثم اور رسول اللہؐ کے غلام شقران اور اوس بن خولی ۔ان اوس کی وفات مدینہ

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۔حضرتؓ اوسؓ بن ساعدہ

حضرت اوسؓ بن ساعدہ انصاری۔ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبداللہ ہروی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمرو بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب بن حبیب رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان نے حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے حکم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اوس بن ساعدہ انصاری رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے ان کے چہرہ پر کچھ آثار ناخوشی کے دیکھے تو فرمایا کہ اے ابن ساعدہ یہ کیا بات ہے میں تمہارے چہرہ میں آثار ناخوشی کے دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری کچھ لڑکیاں ہیں اور میں ان کی موت کی دعا مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا اے ابن ساعدہ ایسی دعا نہ کرو کیونکہ لڑکیوں میں برکت ہوتی ہے یہی لڑکیاں نعمت کے وقت شکر کرنے والی اور مصیبت کے وقت رونے والی ہیں او ایک دوسری سند میں یہ عبارت بھی ہے کہ سختی کے وقت یہی تیمارداری کرنے والی ہیں۔ان کا ثقل یعنی بوجھ زمین پر ہوتا ہے اور ان کی روزی اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۔حضرت اوسؓ بن سعد

حضرت اوسؓ بن سعد کنیت ان کی ابوزید۔ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی اس وقت یہ اٹھاون برس کے تھے۔یحییٰ بن بکیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ اوس بن سعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے حاکم تھے قبیلہ بنی امیہ بن زید میں سے تھے ان کی کنیت ابوزید تھی ۱۰ھ میں بعمر ۶۴ سال ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(اگر دس ہجری کو ان کی وفات ہے تو یہ حضرت عمر کی طرف سے شام کے حاکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔قابل غور ہے۔محمد احمد)

۳۰۵۔حضرت اوسؓ بن سعید

حضرت اوسؓ بن سعید انصاری۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ابوالزبیر نے سعید بن اوس انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عید کے دن فرشتے راستوں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں کہ اے مسلمانو اپنے بزرگ پروردگار کے پاس جاؤ جو نیکی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور اس پر بڑا ثواب دیتا ہے تمہیں رات کو عبادت کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے کی اور تمہیں دن کو روزے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے روزہ رکھا اور اپنے پروردگار بزرگ و برتر کی تم نے اطاعت کی لہٰذا اب تم اپنے انعام لو پھر جب لوگ نماز پڑھ چکتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمہارے پروردگار بزرگ و برتر نے تمہیں بخش دیا پس اب ہدایت یافتہ ہو کر اپنے مکانوں کو لوٹ جاؤ یہ انعام کا دن ہے۔آسمان میں عید کے دن کا نام انعام کا دن ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۶۔ حضرت اوسؓ بن سمعان

حضرت اوسؓ بن سمعان۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ انصاری ہے۔ ان کا تذکرہ انس بن مالک کی حدیث میں ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے ہلال بن زید بن یسار سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے تمام لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کے بھیجا ہے اور مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور جاہلیت کے کاموں کو مٹادوں میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا میں قیامت کے دن اس پر شراب طہور حرام کردوں گا اور جو شخص اس کو دنیا میں ترک کردے گا اللہ اسے میں حظیرۃ القدس میں شراب پلائے گا اوس بن سمعان نے عرض کیا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ توراۃ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جو بندہ خدا کے بندوں میں سے شراب پیئے گا اللہ اس کو قیامت کے دن طینۃ الخبال پلائے گا لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے انہوں نے کہا کہ دوزخیوں کی پیپ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کے راوی صرف سعید بن ابی مریم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۷۔ حضرت اوسؓ بن شرحبیل

حضرت اوسؓ بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اوس ہے قبیلہ بنی مجمع کے ایک شخص ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے نمران یعنی ابوالحسن رحبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ جائے گا تا کہ اس کی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہوگا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے [1] نکل گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۸۔ حضرت اوسؓ بن صامت

حضرت اوسؓ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی سے ظہار کیا [2] تھا پھر قبل کفارہ دینے کے ان سے ہم بستری کی تو رسول اللہؐ نے انہیں حکم دیا تھا کہ پندرہ صاع جو ساٹھ مسکینوں کو دیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن اسلام سے انہوں نے خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں مجھ سے میرے شوہر اوس بن صامت نے ظہار کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابن عباس کا بیان

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ شخص درحقیقت کافر ہو گیا۔

[2] ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بی بی کے کسی عضو کو ان عورتوں کے کسی عضو سے تشبیہ دے جن سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً کہے کہ تیرا پیٹ ایسا ہے جیسے میری ماں کا پیٹ ہے زمانہ جاہلیت میں اس کلمہ کے کہنے سے طلاق ہو جاتی تھی مگر اسلام نے اس رسم کو مٹادیا اور حکم دیا کہ اس کلمہ کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ہاں یہ بیہودہ بات ہے جس کی سزا میں اسلام نے کفارہ مقرر کی۔

ہے کہ سب سے پہلا ظہار جو اسلام میں ہوا وہ اوس بن صامت کا تھا ان کے نکاح میں ان کے چچا کی بیٹی تھیں ان سے انہوں نے ظہار کیا تھا۔ یہ شاعر بھی تھے ایک شعر ان کا یہ ہے۔

انا ابن مزیقیا عمرو وجدی ابوہ عامر ماء السماء

اے اہل عرب! میں بیٹا ہوں عمرو مزیقیا کا اور میرے دادا عامر ہیں جو عمرو مزیقیا کے باپ ہیں۔

یہ اور شداد بن اوس انصاری بیت المقدس میں جا کے رہے تھے۔ ان کی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملہ میں ۳۴ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کے بھائی عبادہ کی وفات بھی رملہ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں بیت المقدس میں۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۔ حضرت اوسؓ بن ضمعج

حضرت اوسؓ بن ضمعج حضرمی۔ اہل کوفہ میں ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ۳۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن عبیدہ اور ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے خبر دی وہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح عبد الملک بن ابی القاسم نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کے گھر میں جا کر کوئی امام نہ بنے نہ اس کی عزت کی جگہ پر بغیر اس کی اجازت کے بیٹھے یہ حدیث حسن ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۰۔ حضرت اوسؓ بن عابد

حضرت اوسؓ بن عابد۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ خیبر میں شہید ہوئے۔

۳۱۱۔ حضرت اوسؓ بن عبداللہ

حضرت اوسؓ بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن حجر تھا اسلمی ہے۔ اور ابو اوس تمیم بن حجر اسلمی بھی بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو تمیم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن حجر دو فتحوں یعنی حاء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے جس طرح ایک شاعر تمیمی جاہلی کا نام ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے مدینہ میں تشریف آوری کے بعد اسلام لائے یہ اس وقت مقام عرج میں رہتے تھے۔ ایاس بن مالک بن اوس بن عبید اللہ نے اپنے والد مالک سے انہوں نے اپنے والد اوس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ میری طرف سے گزرے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے مقام قحداوات میں جو جحفہ اور ہرشیٰ کے درمیان میں ہے۔ آنحضرت اور ابوبکر دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے مدینہ جا رہے تھے میں نے ان کو اپنے نر اونٹ پر سوار کر دیا اور ان کے ہمراہ اپنے ایک غلام کو جس کا نام مسعود تھا بھیج دیا اور کہا کہ جہاں تک تو راستہ جانتا ہے ان کو پہنچا دے وہ ان کے ساتھ راستہ بتاتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کو مدینہ پہنچا دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے مسعود کو اس کے مالک کی طرف واپس کیا اور اسے حکم دیا کہ اوس سے کہہ دینا کہ وہ اپنے اونٹوں کی گردنوں میں دو حلقوں کے نشان سے داغ دے دیں تا کہ

یہ ان کی پہچان رہے (چنانچہ انہوں نے داغ دے دیا) اور جب مشرک جنگ بدر میں آئے تو اوس نے اپنے غلام مسعود بن ہنیدہ کو عرج سے پیادہ پا بھیجا تاکہ وہ حضرت کو مشرکین کے آنے کی خبر کر دے۔ ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے طبری سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں اسی طرح ہے کہ رسول اللہؐ اور ابو بکر ایک اونٹ پر سوار تھے مگر صحیح یہ ہے کہ دو اونٹوں پر سوار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۔ حضرت اوسؓ بن عرابہ

حضرت اوسؓ بن عرابہ انصاری۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں جب حضرت ابن عمر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو نبیؐ نے بوجہ کم سن ہونے کے ان کو واپس کر دیا اور انہیں کے ہمراہ زید بن ثابت کو اور اوس بن عرابہ کو اور رافع بن خدیج کو بھی واپس کر دیا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو عرابہ بن اوس بن قیظی لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہیں نبیؐ نے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور یہی صحیح ہے عرابہ کے بیان میں انشاء اللہ اس کا ذکر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی۔ طائف میں سکونت اختیار کی تھی اور وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ۵۹ھ میں وفات پائی۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے اسی کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بیٹے ہیں حذیفہ کے انہوں نے ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے سابق میں اس پر بحث ہو چکی ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر عبد یا لیل کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خود بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ ثقیف کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۴۔ حضرت اوسؓ بن عوف

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی ۵۹ھ میں وفات پائی ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے حالانکہ یہ تذکرہ اور پہلا تذکرہ ایک ہے میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے کیوں ان کو دو جگہ لکھا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو مشتبہ ہو اور کسی پر پوشیدہ رہ سکے بلاشبہ یہ سہو ہے اور اگر میں نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ان لوگوں کا لکھا ہوا ترک نہ کروں گا تو بیشک اس تذکرہ کو چھوڑ دیتا۔

۳۱۵۔ حضرت اوسؓ بن فاتک

حضرت اوسؓ بن فاتک۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فائد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فاکہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو شک کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں جو لوگ انصار سے پھر قبیلہ بنی اوس سے پھر بنی عمرو بن عوف سے خیبر میں شہید ہوئے ان میں اوس بن فائد بھی تھے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ سے روایت کی ہے کہ اوس بن فاتک جو نبیؐ کے اصحاب میں تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اوس بن فاکہ انصاری جو قبیلہ اوس میں سے تھے خیبر کے دن شہید ہوئے پس یہ دونوں ان کے باپ کے نام میں مختلف ہیں بعض لوگ فاکہ

کہتے ہیں بعض لوگ فاتک اور بعض لوگ فائد واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۶۔حضرت اوسؓ بن قیظی

حضرت اوسؓ بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔جنگ احد میں یہ اور ان کے دونوں بیٹے کنانہ اور عبداللہ شریک ہوئے تھے اور (ان کے تیسرے بیٹے) عرابہ بن اوس احد میں اپنے باپ اور بھائیوں کے ساتھ شریک نہیں ہوئے رسول اللہؐ نے ان کو کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا تھا۔یہ کلام ابوعمر کا تھا۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن حبان یعنی ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن حسین طبرکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ دامغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ثقہ نے زید بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) شاس بن قیس کا گزر رسول اللہؐ کے چند اصحاب پر ہوا جو قبیلہ اوس وخزرج کے تھے کسی مقام پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس ایک بوڑھا آدمی تھا اندھا ہو گیا تھا بہت بڑا کافر اور مسلمانوں سے سخت بغض رکھنے والا اور حسد کرنے والا تھا۔اسے مسلمانوں کا باہم اجتماع واتحاد اور اسلامی معاملات میں مشورہ کرنا بہت برا معلوم ہوا علاوہ اس کے زمانہ جاہلیت سے بھی اسے ان لوگوں سے عداوت تھی لہٰذا اس نے کہا کہ دیکھو اوس اور خزرج کے لوگ باہم اس شہر میں متفق ہیں اور جب یہ سب لوگ باہم متفق ہو جائیں گے تو ہمارا رہنا یہاں دشوار ہے پھر اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ہمراہ تھا حکم دیا کہ تو جا کے ان کے پاس بیٹھ اور انہیں بعاث کا واقعہ یاد دلا دے اور اس واقعہ کے چند اشعار ان کے سامنے پڑھ دے بعاث کا دن وہ دن تھا جس میں اوس وخزرج نے باہم جنگ کی تھی چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا (اس واقعہ کے یاد آنے سے سب لوگوں کو جوش آ گیا) اور سب لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اور جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے یہاں تک کہ دونوں قبیلوں کے دو آدمی اٹھے ایک اوس بن قیظی جو قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن اوس سے تھے اور دوسرے جبار بن صخر جو قبیلہ بنی سلمہ سے تھے ان دونوں نے باہم گفتگو کرنا شروع کی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو خدا کی قسم ہم اس جنگ کو آج پھر دکھا سکتے ہیں اور دونوں فریق کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے ہم ایسا ہی کریں گے ہتھیار لاؤ ہتھیار لاؤ اور مقام ظاہرہ میں چلو چنانچہ سب لوگ اس طرف گئے اور وہاں جا کر وہی باتیں ہونے لگیں جو زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی پس یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مسلمانوں خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو کیا جاہلیت کی سی باتیں تم پھر کرنے لگے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف ہدایت کر چکا اور اس نے تمہیں اسلام سے مشرف کیا اور امور جاہلیت کو تم سے جدا کر دیا اور تمہیں کفر سے نجات دی اور تم میں باہم الفت پیدا کر دی اب پھر تم اپنے کفر کی طرف لوٹے جاتے ہو یہ سنتے ہی لوگ سمجھ گئے کہ شیطان کا فریب اور ان کے دشمن کا مکر ہے فوراً انہوں نے ہتھیار اپنے ہاتھوں سے رکھ دیئے اور رونے لگے اور اوس وخزرج کے لوگ باہم ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے بعد اس کے رسول اللہؐ کے ہمراہ نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ نے ان کے دشمن اور دشمن خدا شاس بن قیس کا مکر رائیگاں کر دیا پھر اللہ نے شاس بن قیس اور اس کی حرکت کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی قل یا اھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ واللہ شہید

علی ما تعلمون یا اھل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللہ من آمن – الی آخر الایہ – اے نبی کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی نشانیوں کا کیوں انکار کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اے اہل کتاب تم مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو) اور اوس بن قیظی اور جبار بن صخر اور ان لوگوں کے حق میں جو ان کے ہمراہ تھے جنہیں شاس بن قیس نے فریب دیا تھا یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا ان فریقا من الذین اوتوا الکتاب یردوکم بعد ایمانکم کافرین – الآیۃ الی قولہ تعالیٰ عذاب عظیم – (اے مسلمانو بیشک کچھ لوگ اہل کتاب میں سے تم کو بعد مسلمان ہو جانے کے پھر کافر بنا دیں گے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۷۔ حضرت اوسؓ ابو کبشہ

حضرت اوسؓ ابو کبشہ۔ کنیت ان کی ابو کبشہ۔ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام سلیمان کہتے ہیں قبلہ دوس کے ہیں ان کا ذکر ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں کیا ہے صرف ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۸۔ حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی

حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو مکی بن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۹۔ حضرت اوسؓ بن مالک

حضرت اوسؓ بن مالک بن قیس بن محرث بن حارث کنیت ان کی ابو السائب ہے جنگ احد میں شریک ہوئے تھے جیسا کہ ابو حفص بن شاہین نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۰۔ حضرت اوسؓ بن مجحن

حضرت اوسؓ بن مجحن۔ کنیت ان کی ابو تمیم اسلمی۔ یہ اسلام لائے ہیں بعد اس کے کہ رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لا چکے ابن شاہین نے ایسا ہی ذکر کیا ہے مگر در اصل وہ اوس بن حجر ہیں جیسا کہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی دوبارہ ان کا تذکرہ صحیح کر کے لکھا ہے۔ یہ بحث اوس بن عبد اللہ بن حجر کے تذکرہ میں گزر چکی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۱۔ حضرت اوسؓ مرئی

حضرت اوسؓ مرئی۔ امرء القیس کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی بیٹی ام جمیل بنت اوس مرئیہ کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئی اور میں زمانہ جاہلیت میں لونڈی بنائی گئی تھی میرے بال کچھ تو لمبے لٹکے ہوئے تھے اور جا بجا سے کچھ منڈے ہوئے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ جاہلیت کی [1] وضع اس سے دور کر دو بعد اس کے اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ میرے والد

---

[1] زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں کے بال منڈوا دیا کرتے تھے اسلام نے اس سے منع کر دیا اور عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانے کی ممانعت فرما دی جس طرح مردوں کو ڈاڑھی کے بالوں کا منڈوانا ممنوع ہے۔

مجھے لے گئے اور جاہلیت کی وضع مجھ سے دور کردی پھر مجھے رسول اللہ ؐ کے پاس لائے تو آپ نے مجھے دعا دی اور مجھے برکت دی اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی نے ابومحمد سے نقل کیا ہے۔

۳۲۲۔ حضرت اوس ؓ بن معاذ

حضرت اوس ؓ بن معاذ بن اوس انصاری بدری۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے اور اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۔ حضرت اوس ؓ بن معلیٰ

حضرت اوس ؓ بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن خزرج یہ اور ان کے بھائی سب صحابی ہیں اور بعض ان میں سے جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے حالات اپنے مقامات میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ ان کو کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۴۔ حضرت اوس ؓ بن معیر

حضرت اوس ؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح کنیت ان کی ابومحذورہ قرشی ہیں جمحی ہیں۔ مکہ میں بعد فتح کے رسول اللہ ؐ کی طرف سے موذن تھے ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہی ابن منیع نے زبیر بن بکار سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سمرہ بیان کیا ہے جو آئندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اوس ابومحذورہ کے بھائی کا نام تھا اس میں اعتراض ہے پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بھائی کا نام انیس تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیے گئے یہ قول زبیر اور ہشام کلبی وغیرہ کا ہے۔ ہشام نے زبیر کی طرح ابومحذورہ کا نام اوس بتایا ہے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی ابومحذورہ کے بعد مکہ میں ان کے بھائی جو سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح کی اولاد سے تھے مؤذن ہوئے۔ ابن محیریز نے کہا ہے کہ میں نے ابومحذورہ کو جو رسول اللہ ؐ کے صحابی تھے دیکھا ہے ان کے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے میں نے کہا کہ اے چچا آپ اپنے بال کیوں نہیں کترواتے کہنے لگے کہ میں ان بالوں کو کبھی نہ کتراؤں گا جن کو رسول اللہ ؐ نے مس کیا ہے اور ان میں برکت کی دعا دی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۵۔ حضرت اوس ؓ بن منذر

حضرت اوس ؓ بن منذر۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں نجاری ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۶۔ حضرت اوس ؓ بن یزید

حضرت اوس ؓ بن یزید بن اصرم انصاری۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ بنی نجار میں سے جو لوگ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے ان میں اوس بن یزید بن اصرم بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۲۷۔ حضرت اوسؓ

حضرت اوسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یعلی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے زمانے میں ریا کو شرک اصغر سمجھتے تھے اس کو ابن دباغ اندلسی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۸۔ حضرت اوسطؓ بن عمرو بجلی

حضرت اوسطؓ بن عمرو بجلی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے اوسط بجلی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے ایک سال بعد گیا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے خطبہ میں بیان کیا کہ رسول اللہؐ پہلے سال ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۹۔ حضرت اوفیٰؓ بن عرفطہ

حضرت اوفیٰؓ بن عرفطہ۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں ان کے والد غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۳۰۔ حضرت اوفیٰؓ بن مولہ

حضرت اوفیٰؓ بن مولہ تمیمی عنبری قبیلہ بنی عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث منقذ بن حجوان بن اوفی بن مولہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کچھ بکریاں دیں اور آپ نے مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافر کو پلاؤں اور ساعدہ کو اور ہم میں سے ایک اور شخص کو ایک کنواں دیا جو ایک جنگل میں تھا اور ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب تھا ہم سب لوگ ایک ساتھ آپ کے حضور میں گئے تھے آپ نے ہم سب کے لئے یہ معافیاں ایک چمڑے پر لکھوا دی تھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۔ حضرت اویسؓ بن عامر

حضرت اویسؓ بن عامر بن جزء بن مالک بن عمرو بن مسعدۃ بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد مرادی جو بعد کو قبیلہ قرن میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ بڑے مشہور زاہد ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہاں کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں سے تھے۔ ابو نضرۃ نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک محدث کوفہ میں حدیث بیان کیا کرتے تھے جب وہ اپنی حدیث سے فارغ ہوتے تو سب لوگ چلے جاتے صرف چند لوگ باقی رہ جاتے تھے ان میں ایک شخص ایسے تھے جو اس قسم کی باتیں کرتے تھے کہ میں اس قسم کی باتیں کرتے

ہوئے کسی کو نہ سنتا تھا۔ مجھے ان سے محبت ہوگئی چند روز کے بعد میں نے ان کو نہ دیکھا تو میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ تم فلاں شخص کو جو ہمارے پاس بیٹھتے تھے ایسے اور ایسے تھے جانتے ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں انہیں جانتا ہوں وہ اویس قرنی ہیں۔

میں نے پوچھا کہ تم ان کا مکان بھی جانتے ہو اس نے کہا ہاں چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا یہاں تک کہ میں ان کے حجرہ میں پہنچا تو وہ باہر آئے میں نے ان سے کہا کہ اے میرے بھائی تم اب کیوں نہیں آتے انہوں نے کہا برہنہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے مذاق کیا کرتے تھے اور ستاتے تھے میں نے کہا کہ تم یہ میری چادر لے لو اور اوڑھ لو انہوں نے کہا تم ایسا نہ کرو لوگ مجھے ستائیں گے مگر میں نے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو اوڑھ لیا اور باہر چلے لوگوں نے (حسب عادت مذاق کرنا شروع کیا اور) کہا کہ دیکھو اس شخص کی چادر کس نے چھین لی پس انہوں نے وہ چادر اتار دی اور کہا کہ تم نے دیکھا؟ میں ان لوگوں کے پاس گیا اور کہا کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تم اس کو ستاتے ہو آدمی کبھی برہنہ ہوتا ہے کبھی کپڑے پہنتا ہے (اس میں تمہارے مذاق کی کیا بات ہے) اور میں نے انہیں سخت سست کہا۔ پھر اتفاق سے اہل کوفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان میں ایک شخص وہ بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرنی بھی ہے تو وہ شخص سامنے گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہوگا اس کی صرف ایک ماں ہو گی اس کے جسم پر سپید داغ ہوگا وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا صرف بقدر دینار یا درہم کے باقی رہ جائے گا جو شخص تم میں سے اس سے ملے تو اس کو چاہیے کہ اس سے کہے کہ تمہارے لئے استغفار کرے چنانچہ وہ شخص جب وہاں سے لوٹ کر کوفہ آیا تو قبل اس کے کہ اپنے گھر جائے اویس کے پاس گیا اویس نے کہا کہ آج خلاف عادت تم یہاں کیسے آئے اس شخص نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایسا ایسا فرماتے تھے لہٰذا تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا میں نہ کروں گا تاوقتیکہ تم مجھ سے دو باتوں کا عہد نہ کرلو ایک تو یہ کہ مجھ سے مذاق کبھی نہ کرنا دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول کسی اور سے نہ بیان کرنا (اس شخص نے عہد کرلیا) بعد اس کے اویس نے اس کے لئے استغفار کیا۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے وہ اسیر بن جابر سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب یمن کی جماعتوں میں آتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کیا تم میں اویس بن عامر ہیں یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) اویس کے پاس گئے ان سے پوچھا کہ تمہیں اویس بن عامر ہو انہوں نے کہا ہاں۔ کہا کہ تم قبیلہ مراد سے ہو بعد اس کے قبیلہ قرن میں داخل ہوئے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہارے سپید داغ تھا اب اچھا ہوگیا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہاری ماں ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اویس بن عامر یمن کی جماعت کے ہمراہ تمہارے پاس آئیں گے وہ پہلے قبیلہ مراد سے ہوں گے پھر قبیلہ قرن میں داخل ہوجائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا وہ اچھا ہوجائے گا صرف ایک درہم کے برابر رہ جائے گا۔ ایک ان کی ماں ہوں گی وہ

اپنی ماں کی بہت خدمت گزاری [1] کریں گے۔ (خدا نے نزدیک وہ ایسے پسندیدہ ہوں گے کہ) اگر وہ (کسی بات پر) اللہ کی قسم کھالیں گے تو اللہ ان کی بات پوری کرے گا لہٰذا اگر تم سے ہو سکے کہ تم اپنے لئے استغفار کراؤ تو کرانا [2] لہٰذا تم میرے لئے استغفار کروانہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ کوفہ کا حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں حاکم کوفہ کو تمہارے لئے کچھ لکھ دوں انہوں نے کہا نہیں مجھے کس مپرسی کی حالت میں رہنا زیادہ پسند ہے بعد اس کے یہ کوفہ واپس آ گئے۔ پھر سال آئندہ میں کوفہ کے کچھ شرفا حج کرنے گئے اور وہ حضرت عمرؓ سے ملے حضرت عمرؓ نے ان سے اویس کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ ہم ان کو اس حال میں چھوڑ آئے ہیں کہ ان کے رہنے کا مکان بوسیدہ ہے اور ان کے پاس مال اسباب بہت کم ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا آپ (مجھ سے) فرماتے تھے کہ تیرے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئیں گے وہ پہلے قبلہ مراد سے ہوں گے پھر قرن میں داخل ہو جائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا اور وہ اچھا ہو جائے گا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ جائے گا۔ ان کی ایک والدہ ہوں گی اور وہ ان کی بہت اطاعت کریں گے وہ ایسے ہوں گے کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرے گا پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لئے استغفار کریں تو کرانا یہ سن کے وہ لوگ اویس کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا کہ تم ابھی سلف صالح کے پاس سے آئے ہو تم میرے لئے استغفار کرو حضرت اویس نے پوچھا کہ تم حضرت عمرؓ سے ملے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے ان لوگوں کے لئے استغفار کیا اب لوگ ان (کے مرتبہ) کو پہچاننے لگے تو وہ روپوش ہو گئے اسیر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک مرتبہ ایک چادر اوڑھنے کو دی تھی تو جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تو کہتا کہ چادر اویس کے پاس کہاں سے آئی۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ اویس قرنی جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الھمزۃ مع الیاء

۳۳۲۔ حضرت ایاد ابوالسمحؓ

حضرت ایاد ابوالسمحؓ نبیؐ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ہی مذکور ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں ان سے سوامحل بن خلیفہ کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہم ان کا تذکرہ کنیتوں کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۔ حضرت ایاسؓ بن اوس

حضرت ایاسؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو انصاری اشہلی ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے

---

[1] ماں کی اطاعت اس درجہ پر کرتے تھے کہ باوجودیکہ زمانہ مبارک حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا مگر محض اس خیال سے کہ ماں تنہا ہیں ان کی خدمت کون کرے گا حضور کے جمال جہاں آرا سے مشرف نہیں ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو حضرت اویس نے کیا ورنہ کسی سے ایسا صبر باوجود غلبہ شوق کے ممکن نہیں۔

[2] اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ ان کا مرتبہ صحابہ سے زیادہ تھا ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے عالی مرتب بزرگ تھے۔

کہاہے کہ ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام نبیت بن مالک بن اوس ہے اور زعوراء بن جشم بھائی ہیں عبدالاشہل کے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کو لوگ انصاری اشہلی کہتے تھے اور یہی صحیح ہے ابن کلبی اور ابن حبیب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالاعلی اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبدالاعلم اور صحیح عبدالاعلم ہے۔ یہ ایاس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے بروایت یونس اور بکائی اور سلمہ بن فضل۔ اور ابن اسحاق نے ان کو قبیلہ بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا ہے کیونکہ انہوں نے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے فلاں فلاں لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے بعد اس کے لکھا ہے کہ راتج کے رہنے والوں میں سے (راتج مدینہ کے ایک قلعہ کا نام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل راتج بنی عبدالاشہل کے علاوہ ہیں) ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل شہید ہوئے پس انہوں نے ایاس کو اہل راتج میں قرار دیا اور تمام لوگوں نے اہل راتج کو زعوراء بن جشم کی اولاد سے لکھا ہے جو عبدالاشہل بن جشم کے بھائی ہیں صرف ابن اسحاق نے ان کو اپنے پہلے کلام میں اہل راتج میں اور آخری کلام میں بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور انہوں نے ان زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل کو زعوراء بن عبدالاشہل قرار دیا ہے جو ان کے صلبی بیٹے ہیں ان دونوں کے درمیان میں نہ جشم ہیں نہ اور کوئی اگر ان دونوں کے درمیان میں کوئی اور ہوتا تو ہم کہتے کہ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جیسے اور اختلافات ہوئے یہ تناقض صریح ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ زعوراء کی اولاد سے ہیں جو عبدالاشہل کے بھتیجے ہیں۔ اور عروہ نے اور موسیٰ بن عقبہ نے لکھا ہے کہ یہ احد میں شہید ہوئے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق میں شہید ہوئے اول ہی زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۴۔ حضرت ایاسؓ بن بکیر

حضرت ایاسؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کنانی لیثی جو بنی عدی بن کعب بن لوی کے حلیف ہیں بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے سابقین اسلام سے ہیں یہ اس وقت اسلام لائے۔ جب رسول اللہؐ ارقم کے گھر میں تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں یہ ایاس وہی ہیں جو محمد بن ایاس بن بکیر کے والد ہیں۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایاس نے ۳۴ھ میں وفات پائی یہ چار بھائی تھے۔ (۱) ایاس (۲) عاقل (۳) عامر (۴) خالد۔ یہ سب بکیر کے بیٹے تھے سب جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے نام ان کے مقامات میں انشاء اللہ آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۔ حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ

حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ۔ کنیت ان کی ابوامامہ انصاری حارثی حارث بن خزرج کی اولاد میں ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلوی ہیں یہ حلیف ہیں بنی حارثہ کے اور وہ ابوبردہ بن نیار کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور محمود بن لبید نے اور عبداللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ معبد بن کعب نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور دوزخ اس پر واجب کر دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ تھوڑی سی لکڑی پیلو کی ہو اور ان سے ان کے

بیٹے عبداللہ اور محمود بن لبید نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا پراگندہ حالی ایمان کی نشانی ہے جب نبیؐ احد سے لوٹنے لگے تو ان کی وفات ہوگئی اور آنحضرت نے ان کی نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ جس شخص نے ان سے روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن کعب نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا اور محمود بن لبید ایاس کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہیں موافق ان لوگوں کے قول کے جو کہتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ ان کی وفات رسول اللہؐ کی واپسی احد کے وقت نہیں ہوئی بلکہ ان کی ماں کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہؐ بدر سے لوٹے اور وہ اس وقت بیمار تھیں جب رسول اللہ بدر جا رہے تھے ایاس نے بھی حضرت کے ہمراہ جانے کا قصد کیا مگر رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے پاس رہو چنانچہ جب رسول اللہ لوٹے تو ان کی والدہ کی وفات ہو چکی تھی حضرت نے ان کی نماز پڑھی پس ان کی والدہ کی بیماری نے ان کو بدر میں نہیں شریک ہونے دیا اور نیز اس امر کی کہ یہ احد میں شہید نہیں ہوئے وہ روایت بھی تائید کرتی ہے جو مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند سے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق مار لے گا الخ پس اگر یہ حدیث منقطع ہوتی تو عبداللہ نے ابوامامہ سے اس کو نہ سنا ہوتا اور امام مسلم کبھی اس کو اپنی صحیح میں نہ درج کرتے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۔ حضرت ایاسؓ بن رباب

حضرت ایاسؓ بن رباب مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ یوسف بن مبارک نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کی گردن مار دی اور اس کے مال سے پانچواں حصہ لے لیا۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن ادریس کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مع سند بیان کرتے تھے اور کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مرسل کر دیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ایاس بن معاویہ مزنی کے تذکرہ میں اپنی سند سے عبداللہ بن وضاح سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ پس ابونعیم نے بھی اس حدیث کو ایاس بن معاویہ بن قرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یوسف بن مبارک سے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو انہوں نے اس حدیث کو ایاس بن رباب کے متعلق کر دیا جو معاویہ بن قرہ کے دادا تھے حالانکہ وہ ایاس بن ہلال بن رباب ہیں۔ معاویہ کا دادا ہونا اس حدیث میں کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے کہا ہے کہ ایاس بیٹے ہیں معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن سواہ بن ساریہ بن ذبیان بن محارب بن سلیم بن اوس بن عمرو بن اد کے جو اولاد میں ہیں عثمان اور اوس ابوعمرو کے اور یہ لوگ قبیلہ مزنیہ کے ہیں اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں۔

۳۳۷۔حضرت ایاسؓ بن سہل

حضرت ایاسؓ بن سہل جہنی۔ان کا شمار مدینہ کے انصار میں ہے۔ابن مندہ نے اپنی سند سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام سے
ہوں نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اس شخص سے سنا جس نے مجھے ایاس بن سہل جہنی سے روایت
ر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون سا ایمان افضل ہے حضرت نے فرمایا یہ کہ اللہ کے
ئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ ہی کے ذکر میں رکھے ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کو یعنی
س بن سہل کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں وہ تابعین میں ہیں اور معاذ سے ان کا روایت کرنا ان کے
بعی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ابوحازم سے انہوں نے ایاس بن سہل انصاری ساعدی سے
وایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم لکھا ہے۔

۳۳۸۔حضرت ایاسؓ بن شراحیل

حضرت ایاسؓ بن شراحیل بن قیس بن یزید ذائد۔ان کا نام امرءالقیس بن بکر بن حارث بن معاویہ ہے نبیؐ کے حضور میں
ضر ہوئے تھے ابوبکر بن مفوز اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۳۳۹۔حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد

حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد۔بنی زہرہ کے حلیف ہیں۔ان کا ذکر صحابہ میں ہوتا ہے فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں ایک گھر
ی انہوں نے بنایا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۔حضرت ایاسؓ بن عبداللہ

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن فہری۔ان سے عبداللہ بن یسار یعنی ابوہمام نے روایت کی ہے۔ہمیں
طیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ یعلی بن عطاء سے وہ
عبداللہ بن یسار یعنی ابوہمام سے وہ ابوعبدالرحمٰن فہری سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ گرمی کے زمانہ میں رسول اللہؐ
کے ہمراہ تھے ایک درخت کے سایہ کے نیچے فروکش ہوئے پھر جب آفتاب ڈھل گیا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آپ کے خیمہ میں
گیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کوچ کا وقت آ گیا اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہیں کہ ان کا
نام ایاس بن عبداللہ ہے۔حنین میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ایاس بن عبد لکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۴۱۔حضرت ایاسؓ بن عبداللہ دوسی

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب دوسی اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔مکہ میں رہتے
تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی تھے صحابی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ہمیں
عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابن ابی خلف اور احمد بن عمرو بن سرح سے
روایت کی کہ یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن

ابی ذباب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ عزوجل کی بندیوں کو مارا نہ کرو پس حضرت عمرؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر ہوگئی ہیں پس آپ نے عورتوں کے مارنے کی اجازت دے دی پس رسول اللہؐ کے گھر میں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ دیکھو میرے یہاں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایتیں لے کے آئیں وہ لوگ کچھ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۔ حضرت ایاسؓ بن عبد

حضرت ایاسؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابوعوف مزنی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالفرات کوفی۔ ان سے صرف ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل اور ابراہیم اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے ایاس بن عبد مزنی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ کیا ایاس بن عبد مزنی جن سے ابوالمنہال نے روایت کی ہے کوئی مشہور شخص ہیں انہوں نے کہا ہاں میں نے عبداللہ بن ولید بن عبداللہ بن معقل بن مقرن سے ان کی بابت پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ میرے نانا تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں ان سے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے اور ابوالمنہال نے یہی روایت ابن عباس اور براء سے بھی کی ہے اور ابوعمر کہا ہے کہ وہ ابوالمنہال جن کا نام سیار بن سلامہ ہے ان کی کوئی روایت کسی صحابی سے معلوم نہیں صرف ابوبرزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اور زیادہ تر روایتیں ان کی ابوالعالیہ ریاحی سے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے یعنی ایاس بن عبد۔ عبد کو اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف مضاف نہیں کیا اور ترمذی نے عبداللہ لکھا ہے اور سب نے ان سے پانی کے فروخت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے۔

۳۴۳۔ حضرت ایاسؓ بن عدی

حضرت ایاسؓ بن عدی انصاری نجاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں احد کے دن شہید ہوئے مگر ابن اسحاق نے (شہدائے احد میں) ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۴۴۔ حضرت ایاسؓ ابوفاطمہ

حضرت ایاسؓ ابوفاطمہ۔ کنیت ان کی ابوفاطمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی فاطمہ اور ابوفاطمہ کا نام انیس ہے ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے احمد بن عصام سے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے محمد بن ابی حمید سے انہوں نے مسلم یعنی ابوعقیل سے جو زرقیوں کے غلام تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اے ابوعقیل مجھ سے میرے والد بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص تم میں سے چاہتا ہو کہ ہمیشہ تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو ابن وہب نے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے

روایت کرتے تھے اور ابن ابی حمید سے مروی ہے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے محمد بن ابی حمید کی نسبت یہ اختلاف کیا ہے کہ کبھی تو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ ایاس تابعین میں ہیں بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی وہ حدیث روایت کی ہے کہ ابن وہب' ابن ابی حمید سے وہ مسلم سے وہ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ سے راوی ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے تھے ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے (یعنی ابن مندہ) نے اس حدیث کو بواسطہ ابو عامر عقدی کے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے اور ابن ابی حمید' مسلم سے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے دادا کا ذکر صحابہ سے نکال دیا ہے۔ ان کا وہم اسحاق بن راہویہ کی روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے وہ ابو عامر سے وہ محمد بن ابی حمید سے وہ ابو عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ اس حال میں کہ رسول اللہ ؐ بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے مثل ابن وہب کے یہی بیان کیا ہے کہ ایاس بن ابی فاطمہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ جو اختلاف محمد بن ابی حمید کے بارے میں ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ کبھی عن ابی کہتے ہیں کبھی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں اس کو ابن مندہ نے بھی ذکر کیا ہے ابن مندہ نے صرف یہ کیا ہے کہ ابو عامر کی روایت بیان کر دی ہے جس کو احمد بن عصام نے روایت کیا ہے تاکہ بے علم لوگ اس روایت کو دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ ایک صحابی کا تذکرہ چھوڑ دیا لہٰذا انہوں نے اس روایت کو لکھ کر اس اختلاف کو بھی بیان کر دیا اور ابن راہویہ کا ابو عامر سے عن ابیہ عن جدہ روایت کرنا ابن مندہ پر حجت نہیں ہوسکتا کہ کیونکہ ائمہ حدیث کی اکثر یہ حالت ہے کوئی شخص کسی راوی کو سند میں زیادہ کر کے روایت کرتا ہے اور کوئی اس کو گرا دیتا ہے ان کی کتابیں اس قسم کے تصرفات سے بھری ہوئی ہیں ہاں اب یہ اختلاف ابو عامر کی وجہ سے ہو جائے گا جیسے محمد بن ابی حمید کی وجہ سے ہوتا تھا۔ اگر خوف تطویل نہ ہوتا تو ہم اس کی مثالیں بیان کرتے اور شاید ابو عمر نے اس نام کو ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے جو نہ ایاس میں بیان کیا اور نہ انیس میں یہ محض اسی اختلاف کے سبب سے ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۵۔ حضرت ایاس ؓ بن قتادہ

حضرت ایاس ؓ بن قتادہ عنبری یا غبری۔ ابو موسیٰ نے ان کو اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہے اور اوفی بن مولہ کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے بکریاں دیں اور مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافروں کو پلاؤں اور آپ نے ساعدہ کو جو ایک شخص ہم سے تھا ایک کنواں دیا جو جنگل میں تھا نام اس کا جعونیہ تھا اور آپ نے ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب ہے ہم سب لوگ آپ کے پاس ایک ساتھ گئے تھے اور آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ معافیاں چمڑے پر لکھ دی تھیں ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ نسب مختلف مقامات میں مختلف خط سے وارد ہوا ہے بعض میں عنبری ہے اور بعض میں غبری ہے اور بعض میں عنزی ہے اور مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی اسی طرح ان مقامات کے نام بھی مختلف طور سے آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صحیح عنبری ہے قبیلہ بنی عنبر سے اور اسی کی تائید کرتا ہے یہ کہ ابن اوفی بن مولہ تمیمی عنبری ہیں اور ساعدہ بھی عنبری ہیں یہ سب لوگ قبیلہ بنی عنبر سے ہیں دستور کے موافق ہر قبیلہ سے ایک جماعت بطور وفد کے آیا کرتی تھی پس اس جماعت میں غبر کا کوئی شخص نہ تھا۔ غبر ایک شاخ ہے یشکر کی اور یشکر ایک شاخ ہے قبیلہ ربیعہ کی اسی طرح عنزی اگر اس کا نون مفتوح یا ساکن پڑھا جائے تو وہ بھی قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور صحیح یہی کہ یہ عنبری ہیں۔

۳۴۶۔ حضرت ایاسؓ بن مالک

حضرت ایاسؓ بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن اسحاق سراج نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں ان کے دادا اوس البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے محمد بن اسحاق سراج سے انہوں نے محمد بن عباد بن موسیٰ عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس اسلمی سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے اور ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو مقام جحفہ میں ہمارے اونٹوں کی طرف سے ہو کر گذرے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو صخر بن مالک بن ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد اوس بن حجر سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ ان کی طرف سے ہو کے گذرے الخ اوس بن عبداللہ بن حجر کے بیان میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔ ابو نعیم نے ان ایاس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں ان کے دادا البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے سراج کی حدیث جو ان کی تاریخ میں ہے محمد عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسی سے انہوں عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ نے ہجرت الخ ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اپنی غلطی سراج کی طرف منسوب کر دی حالانکہ سراج اس غلطی سے بری ہیں کیونکہ سراج نے اس حدیث کو ایاس بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابو نعیم نے صخر بن مالک کی حدیث اس بات کے ثابت کرنے کے لئے بیان کی ہے کہ اوس صحابی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں پس اب ان پر کوئی اعتراض نہ رہا صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ اس کو سراج کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ تاریخ سراج میں اس کے خلاف ہے اور کوئی غلطی نہیں کیونکہ انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ تابعی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۷۔ حضرت ایاسؓ بن معاذ

حضرت ایاسؓ بن معاذ انصاری اوسی اشہلی۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے محمود بن لبید سے جو بنی عبدالاشہل کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب ابوالحلیسر یعنی انس بن رافع مکہ میں آئے اور ان کے ساتھ بنی عبدالاشہل کے چند جوان تھے ان میں ایاس بن معاذ بھی تھے یہ لوگ قریش سے اپنی قوم خزرج کے لئے حلف کی دوستی کرانے آئے تھے رسول اللہؐ نے جوان کے آنے کا حال سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس جاکے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو کیا تم اس بات کو پسند کرو گے جو اس کام سے بھی بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو اور ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ

کیا بات ہے حضرت نے فرمایا (وہ یہ بات ہے کہ) میں خدا کا پیغمبر ہوں مجھے اللہ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تا کہ میں انہیں اس بات کی ترغیب دوں کہ وہ خدا کی پرستش کریں اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے اوپر خدا نے کتاب نازل فرمائی ہے بعد اس کے آپ نے ان سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا تو ایاس بن معاذ نے کہا اور یہ اس زمانے میں نوجوان تھے کہ اے میری قوم کے لوگو خدا کی قسم یہ بات اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو تو ابوالحلیسر نے (غصہ میں آکے) ایک مٹھی کنکری لے کر ایاس کے منہ پر ماری اور (آنحضرتؐ سے) کہا کہ ہمیں ان باتوں سے معاف رکھئے ہم دوسرے کام کے لئے آئے ہیں اس کے بعد وہ چپ ہو گیا اور رسول اللہؐ ان لوگوں کے پاس سے اٹھ آئے اور وہ لوگ مدینہ لوٹ گئے پھر اوس وخزرج کے درمیان میں واقعہ بعاث ہوا پھر ایاس بن معاذ تھوڑے ہی دن کے بعد انتقال کر گئے۔ محمود بن لبید کہتے تھے کہ ان کی قوم کے جو لوگ ان کے پاس بوقت موت موجود تھے وہ مجھ سے کہتے تھے کہ ان لوگوں نے برابر ان کو تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا لہٰذا تمام لوگوں کو یقین تھا کہ وہ مسلمان مرے انہوں نے اسلام کی خوبی اسی مجلس میں بیان کی جس مجلس میں انہوں نے رسول اللہؐ سے ذکر سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

الحلیسر: حاء مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور سین مہملہ اور اس کے آخر پر راء۔ بعاث: باء موحدہ کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر ثاء مثلثہ ہے۔ اور اس کو غین معجمہ کے ساتھ بھی بیان کیا گیا ہے مگر اسکی کوئی حقیقت نہیں۔

۳۴۸۔ حضرت ایاسؓ بن معاویہ

حضرت ایاسؓ بن معاویہ مزنی۔ یزید بن ہارون نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ایاس بن معاویہ مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا قیام شب (یعنی نماز تہجد) بہت ضروری ہے اگرچہ صرف اتنی دیر تک ہو جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے یا جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ اور بعد نماز عشا کے جو نماز پڑھی جائے اس کا شمار قیام شب میں ہے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ کی بھی حدیث معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے انہیں ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ ابونعیم نے اس مقام پر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے جس کو ہم ایاس بن رباب کے بیان میں لکھ چکے ہیں اب اس کے یہاں بیان کرنے کی حاجت نہیں اور ابوموسیٰ نے ایاس بن معاویہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور قیام شب کی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ طبرانی نے اور ابونعیم نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان ایاس کو معاویہ بن قرہ کا بیٹا سمجھتا ہوں اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں تابعین سے ہیں ان کے دادا قرۃ البتہ صحابی ہیں ان کے والد بھی صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں یہی صحیح ہے جو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے یہ ایاس وہی ہیں جو بصرہ کے قاضی تھے ان کی ذکاوت کی بہت تعریف تھی ۱۲۱ہجری میں وفات پائی واللہ اعلم۔

۳۴۹۔ حضرت ایاسؓ بن ودقہ

حضرت ایاسؓ بن ودقہ انصاری۔ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے قبیلہ بنی سالم سے ایاس بن ودقہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے ایک نسخہ میں جو ابو نعیم سے منقول تھا ودقہ کو فاء کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا نیز ابو موسیٰ نے کہا ہے مگر صحیح قاف ہے۔

میں کہتا ہوں میرے نزدیک صحیح فاء ہے واللہ اعلم۔

۳۵۰۔ حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی

حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی شامی۔ ان کو ابو بکر اسماعیلی نے اور عبدان بن محمد نے صحابہ میں ذکر کیا ہے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن مثنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایفع کی وفات ۱۰۶ھ میں ہوئی اور ابو الفتح ازدی موصلی نے کہا ہے کہ ایفع بن عبد کلال صحابی ہیں ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر یہ صحیح ہو تو اس نام کے دو شخص ہو جائیں گے۔ ہمیں ابو موسیٰ یعنی محمد بن عمر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد الواحد محدث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عامر علوی امام جامع مسجد بسطام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد عامر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو عبداللہ صوفی احمد بن حسن نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ایفع بن عبد کلاعی سے سنا وہ مقام حمص میں منبر پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا تو کہے گا کہ اے اہل جنت تم دنیا میں کتنے برس رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم اللہ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے بھی کم میں بڑی عمدہ تجارت کی میری رضامندی اور جنت کو حاصل کیا اب تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر فرمائے گا کہ اے اہل دوزخ تم دنیا میں کتنے دن رہے وہ کہیں گے کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے کم میں بہت بری تجارت کی میرے غضب اور ناخوشی کو حاصل کیا اب تم دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دوزخ سے نکال لے پھر اگر ہم دوبارہ ایسے کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسی میں ذلت اٹھاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو پس یہ ان لوگوں کا آخری کلام ہوگا اپنے پروردگار عزوجل سے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۔ حضرت ایماؓ بن رحضہ

حضرت ایماؓ بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ یہ اپنے زمانہ میں قبیلہ غفار کے سردار اور ان کے سفیر تھے یہ مقام سقیا کی طرف موضع غیقہ میں رہتے تھے پھر حدیبیہ سے کچھ پہلے مدینہ چلے آئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے یہ اور ان کے بیٹے دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک

دی وہ سلیمان بن مغیرہ سے وہ حمید بن ہلال سے وہ عبداللہ بن صامت سے وہ ابی ذر سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ہم اپنی قوم
ر کے ہمراہ باہر نکلے اور ہماری قوم کے لوگ ماہ حرام میں قتال وغیرہ جائز سمجھتے تھے پس میں اور میرے بھائی انیس اور میری ماں
ھے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اسلام کا حال بیان کیا اور اسی میں یہ بھی بیان کیا کہ جب ہم اپنی قوم غفار کے پاس لوٹ کے آئے تو
میں سے آدھے آدمی قبل اس کے مسلمان ہو گئے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائیں۔ نماز میں ان لوگوں کے امام ایما بن
ضہ بنتے تھے اور وہی اس قبیلہ کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۔ حضرت ایمنؓ بن خریم

حضرت ایمنؓ بن خریم بن فاتک بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ ان کی
رہ صماء بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک اسدیہ ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اس وقت وہ یفاع کے غلام تھے۔
ں نے اپنے والد اور چچا سے حدیث کی روایت کی ہے وہ دونوں بدری ہیں۔ ایک گروہ نے کہا ہے کہ ایمن بن خریم اپنے والد
ساتھ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ان کے والد جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اصل میں شام
رہنے والے تھے اور آخر میں کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے شعبی نے اور فاتک بن فضالہ نے اور ابو اسحاق سبیعی نے
یت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبید نے اور ابراہیم بن محمد نے اور عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی
رہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زیاد
دی سے انہوں نے فاتک بن فضالہ سے انہوں نے ایمن بن خریم سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اے لوگو میں جھوٹی
اہی اور خدا کے ساتھ شرک کرنے کو برابر سمجھتا ہوں بعد اس کے یہ آیت پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا
ل الزور. (بچو تم بتوں کی پرستش سے جو بالکل ناپاک ہیں اور بچو جھوٹی گواہی سے) اور ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری
اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے رحمویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن عمر نے مطرف
انہوں نے عامر شعبی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب مروان بن حکم نے ضحاک بن قیس سے جنگ کی ہے تو اس نے
ن بن خریم کے پاس کہلوا بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ہو کے لڑیں انہوں نے یہ جواب دیا کہ میرے والد اور
رے چچا جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ کسی ایسے شخص سے نہ لڑنا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو پس اگر اے
وان تو مجھے دوزخ سے نجات کا کوئی پروانہ دلا دے تو میں تیرے ساتھ لڑوں گا مروان نے کہا یہاں سے دور ہو اور ان کی برائی
رنے لگا انہیں گالی دینے لگا پھر ایمن نے یہ اشعار پڑھے ۔

ولست مقاتلا رجلا یصلی	علی سلطان آخر من قریش
لہ سلطانہ وعلی اثمی	معاذ اللہ من سفہ و طیش
أأقتل مسلما من غیر جرم	فلست بنافعی ما عشت عیشی

میں ایسے شخص سے ہرگز نہ لڑوں گا جو نماز پڑھتا ہو۔ محض ایک قریشی شخص کی بادشاہت کے لئے۔ اسے تو بادشاہت ملے
اور مجھے گناہ ہو۔ ایسی بیوقوفی اور حماقت سے خدا کی پناہ۔ کیا میں ایک مسلمان کو بے جرم قتل کر دوں۔ تو اے مروان میری

زندگی میں مجھے کیا نفع دے گا۔

دار قطنی نے کہا ہے کہ ایمن نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ اور چچا ہی سے دیکھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۔ حضرت ایمنؓ بن عبید

حضرت ایمنؓ بن عبید بن عمرو بن بلال بن ابی الحرباء بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ یہ بیٹے ہیں ام ایمن کے جو نبیؐ کی کھلائی (گود لینے والی) تھیں ان کا ذکر ان کے نام میں آئے گا۔ یہ اسامہ بن زید بن حارثہ کے اخیافی بھائی ہیں یعنی ماں دونوں کی ایک ہیں جنگ حنین میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انہوں نے کہا کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے ان اشعار میں عباس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نصرنا رسول الله فی الدین سبعة　　　وقد فر من قد فر عنه فاقشعوا

وثامننا لاقی الحمام بنفسه　　　بما مسه فی الدین لا یتوجع

ہم سات آدمیوں نے دین میں رسول اللہ کی مدد کی۔ اور بعض لوگ جو بھاگے وہ بھاگ گئے۔ اور آٹھویں شخص نے موت سے ملاقات کی۔ جو کچھ تکلیفیں ان کو دین میں پہنچیں ان سے وہ دردمند نہیں ہوئے۔

یہ سات آدمی جن کا ذکر اس شعر میں ہے یہ تھے۔ (۱) عباس (۲) علی (۳) فضل بن عباس (۴) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (۵) اسامہ بن زید یہ لوگ آپ کے اہل بیت میں سے تھے اور غیر لوگ یہ تھے۔ (۶) ابوبکر۔ (۷) عمر رضی اللہ عنہم اجمعین ان سے مجاہد نے اور عطاء نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک ڈھال سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔ ایک ڈھال کی قیمت اس زمانے میں ایک دینار تھی۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد اور عطاء نے ایمن سے ملاقات نہیں کی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ایمن کے متعلق رسول اللہؐ کی طہارت کی خدمت تھی ضرورت کے وقت وہ پانی وغیرہ آپ کو دیا کرتے تھے۔ ایمن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حجاج ہے اس کا ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت ایمنؓ بن یعلیٰ

حضرت ایمنؓ بن یعلیٰ کنیت ان کی ابوثابت ثقفی۔ علاء بن ہلال نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ایمن بن یعلی یعنی ابوثابت سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین چرائے یا دبا لے وہ قیامت کے دن اس زمین کو نیچے کے طبقہ تک اپنی گردن پر لاد کے آئے گا۔ عبیداللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو اسمٰعیل سے سنا ہے۔ اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور علی بن معبد نے اور چند لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں ایمن سے انہوں نے یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور یہی حدیث بیان کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس حدیث میں اعتراض ہے کیونکہ یہ ایمن صحابی نہیں ہیں یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں بنوثعلبہ کے غلام

ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ ایمن ابوثابت بنوثعلبہ کے غلام ہیں۔ انہوں نے ابن عباس اور یعلی بن مرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے ابویعفور نے اور انہیں کے جیسے اور لوگوں نے روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور حاکم یعنی ابواحمد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابویعفور نے ابوثابت سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابوثابت کو غلطی سے ابن ثابت کہہ دیا ہے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہوجاتی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۔ حضرت ایمنؓ

حضرت ایمنؓ (ملک) شام سے نبیؐ کے پاس آئے تھے ہم نے ان کا ذکر ابرہہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۳۵۶۔ حضرت ایوبؓ بن بشیر

حضرت ایوبؓ بن بشیر انصاری۔ عبدان اور شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے اپنی نماز کا تیسرا حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کردیا ہے حضرت نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے کہا کہ یارسول اللہؐ بلکہ میں نے اپنی نماز کا نصف حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کردیا ہے آپ نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنی کل نماز آپ ہی کے درود پڑھنے اور دعا میں صرف کردوں آپ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ تمام ان کاموں سے تمہاری کفایت کرے گا جو دنیا و آخرت کی مصیبت میں ڈالیں (نماز دعا کے معنی میں ہوسکتی ہے۔ محمد احمد)۔ اور یحییٰ بن حمزہ اور فرج بن فضالہ نے محمد بن ولید زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے افضل وہ صدقہ ہے جو کسی ایسے عزیز کو دیا جائے جو اس صدقہ دینے والے سے پہلوتہی کرتا ہو۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ایوب بن بشیر انصاری کی کنیت ابوسلیمان معاوی ہے یہ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی اس صورت میں یہ ایوب صحابی نہ ہوں گے۔ مگر ان پہلے ایوب کا صحابی ہونا ظاہر ہے لیکن اس حدیث کی نسبت بھی مروی ہے کہ ان کے سوا اور کسی نے نبیؐ سے ایسا کہا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابی بن کعب نے اور ابوہریرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے عرض کیا الخ۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعدنان محمد بن ابی بکر بن احمد بن مطہر لفتوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید محمود بن عبداللہ بن احمد بن زکریا نے نیز ابوالفرج کہتے تھے کہ ہمیں ہمارے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن شاذان اعرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے طفیل بن ابی بن کعب

سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے نبیؐ سے پوچھا کہ بتایئے اگر میں اپنی پوری نماز آپ پر درورد پڑھنے کے لئے مخصوص کردوں (تو کیا ثواب ملے گا) آپ نے فرمایا اس وقت اللہ تیری تمام دنیاوی اور اخروی مشکلات کی کارسازی کرے گا۔

۳۵۷۔ حضرت ایوبؓ بن مکرز

حضرت ایوبؓ بن مکرز۔ ان کا تذکرہ بھی ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جن اصحاب رسول اللہؐ کا شمار کیا گیا ہے ان میں ایواب بن مکرز بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اخیر حرف ہمزہ میں لکھا ہے۔

حرف الباء۔ باب الباء والالف

۳۵۸۔ حضرت باقومؓ رومی

حضرت باقومؓ رومی۔ بعض لوگ انہیں باقول رومی کہتے ہیں سعید بن عاص کے غلام تھے۔ مدینہ کے بڑھئی تھے ان سے صالح مولیٰ توامہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے لئے جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنایا تھا اس میں تین درجے تھے ایک بیٹھنے کے لئے اور دو اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۳۵۹۔ حضرت باذانؓ فارسی

حضرت باذانؓ فارسی۔ یہ ان فارسیوں کی اولاد سے ہیں جن کو نوشیروان نے سیف بن ذی یزن کے ہمراہ یمن کی طرف حبشیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا اور وہ لوگ وہیں یمن میں رہ گئے تھے باذان صنعاء میں رہتے تھے اور نبیؐ کی حیات میں مسلمان ہو گئے تھے اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے بڑا کارنمایاں کیا ہے ہم نے ان کا حال تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الباء والجیم

۳۶۰۔ حضرت بجادؓ بن سائب

حضرت بجادؓ بن سائب۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بجار بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی مخزومی۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے دو بھائی جابر اور عویمر بدر میں بحالت کفر مارے گئے ان دونوں کا ذکر موسیٰ بن عقبہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ ان کے ایک بھائی عائذ بن سائب بدر میں بحالت کفر گرفتار ہو گئے تھے اور انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت اٹھائی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۱۔ حضرت بجراہؓ بن عامر

حضرت بجراہؓ بن عامر۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشا ہم سے معاف کردیں کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دوہنے میں مشغول رہتے تھے حضرت نے فرمایا تم انشاء اللہ اپنے اونٹوں کو بھی دودھ لو گے اور نماز بھی پڑھو گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو بجیرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بجرہ بھی کہتے ہیں ہم بھی انشاء اللہ بجیرہ کے بیان میں ذکر کریں گے۔

۳۶۲۔ بجیر بن اوس

بجیر بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ عروہ بن مضرس طائی کے چچا ہیں۔ ان کے اسلام میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۳۔ حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی

حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں جانتا ہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتال مرتدین میں ان سے بہت بڑے بڑے کام ہوئے اور انہوں نے کچھ اشعار بھی کہے تھے جن کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابو المعارک شماخ بن معارک بن مرہ بن صخرہ بن بجیر بن بجرہ طائی فیدی سے انہوں نے اپنے والد معارک سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے اپنے والد صخرہ سے انہوں نے اپنے والد بجیر بن بجرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس لشکر میں تھا جس کو رسول اللہؐ نے خالد بن ولید کے ہمراہ بھیجا تھا جب آپ نے اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے پاس بھیجا رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم اکیدر کو اس حال میں پاؤ گے کہ وہ چاندنی رات میں گائے کا شکار کھیل رہا ہوگا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسی حالت میں اس کو پایا جیسا کہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا پس ہم نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے بھائی کو قتل کردیا وہ ہم سے لڑا تھا پھر جب ہم نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے:

تبارک سائق البقرات انی رایت اللہ یھدی کل ھاد

فمن بک عائد اعن ذی تبوک فانا قد امرنا بالجھاد

بابرکت ہے چلانے والا گایوں کا۔ میں نے اللہ کو دیکھا کہ وہ ہدایت کرنے والوں کو خود ہدایت کرتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ چونکہ لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں لہٰذا اللہ آپ کو ہدایت کرتا ہے اور پوشیدہ باتیں آپ کو بتاتا ہے) اب مقام ذی تبوک سے کون لوٹ سکتا ہے اس لئے کہ ہمیں اب جہاد کا حکم مل گیا ہے۔

نبیؐ (ان اشعار کو سن کر خوش ہوئے اور آپ) نے ان سے فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے راوی کہتا ہے کہ ان کی عمر نوے برس کی ہوگئی تھی مگر ان کا کوئی دانت ہلا تک نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۴۔ حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر

حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر عبسی۔ عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ جہینہ کے ہیں بنی دینار بن نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے مگر بنی دینار بن نجار کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے غلام تھے یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ زہری کہتے تھے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۵۔ حضرت بجیرؓ ثقفی

حضرت بجیرؓ ثقفی۔ یہ ثقفی ہیں۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر شافعی نے روایت کیا ہے اور ان کا نام بجیر بتایا ہے اور اس کو اسماعیلی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بشیر بتایا ہے۔

۳۶۶۔ حضرت بجیرؓ بن زہیر

حضرت بجیرؓ بن زہیر۔ یہ زہیر بن ابی سلمہ کے بیٹے ہیں۔ ابو سلمہ کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ مزنی۔ کعب بن زہیر کے بھائی ہیں اپنے بھائی کعب سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ دونوں بھائی بڑے عمدہ شاعر تھے اور ان کے والد بھی بڑے شعراء میں تھے۔ حجاج بن ذی الرقیبہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ کعب اور بجیرہ جو دونوں زہیر کے بیٹے تھے اپنے گھر سے نکلے یہاں تک کہ مقام ابرق عزاف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم ہماری بکریوں کو لئے ہوئے اس مقام پر ٹھہرو میں ذرا اس شخص یعنی نبیؐ کے پاس جاؤں سنوں کہ وہ کیا کہتا ہے راوی کہتا ہے کہ کعب وہیں ٹھہر گئے اور اور بجیر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان پر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے کہا:

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة   علی ای شی ویب غیرک دلکا

آگاہ ہو جاؤ بجیر کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچادو کہ کس چیز نے تجھے غیر کے دین کی طرف راہ دکھائی۔

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں جو کعب بن زہیر کے تذکرہ میں آئیں گے یہ کعب رسول اللہؐ کے ہمراہ طائف میں شریک ہوئے پھر جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو بجیر نے کعب کو لکھا کہ اگر تجھے کچھ خوف ہو (تو خوف نہ کر) رسول اللہؐ کے پاس چلا آ کیونکہ وہ کسی ایسے شخص کو جو توبہ کر کے آجائے قتل نہیں کرتے اور یہ اشعار بجیر نے ان کو لکھے:

من مبلغ کعبا فهل لک فی التی   تلوم علیها باطلا وهی اجزم

الی الله لا العزی ولا للات وحده   فتنجو اذا کان النجاء وتسلم

لدی یوم لا ینجو ولیس بمفلت   من النار الا طاهر القلب مسلم

فدین زهیر وهو لاشی عنده   ودین ابی سلمیٰ علی محرم

کوئی ہے جو کعب کو یہ خبر پہنچادے کہ کیا تجھے اس دین کی طرف کچھ رغبت ہے۔ جس پر تو (مجھے) ملامت کرتا ہے حالانکہ

وہ دین نہایت مضبوط ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کر نہ لات وعزی کی طرف۔ تب تجھے بوقت نجات نجات ملے گی۔ اس وقت نہ تو بچے گا اور نہ کوئی شخص بچے گا سوا اس شخص کے جس کا قلب سلیم ہو اور وہ مسلمان ہو۔ پس زہیر کا دین جو اس (دین اسلام) کے سامنے لاشی ہے۔ اور نیز ابو سلمی کا دین مجھ پر حرام ہے۔

انہیں بجیر نے غزوۂ طائف کے دن یہ اشعار کہے تھے:

كانت علالة يوم بطن حنينكم	وغزارة اوطاس ويوم الابرق
جمعت هوازن جمعها فتبددوا	كالطير تنجو من قطام ازرق
لم يمنعوا منا مقام واحدا	الا جدار هم وبطن الخندق
ولقد تعرضنا لكيما يخرجوا	فتحصنوا منا بباب مغلق

جنگ حنین اور اوطاس اور ابرق کے دن تمہارے بڑے بڑے سردار تھے۔ ہوازن میں انہوں نے اپنی پوری جماعت فراہم کر لی تھی مثل اس پرندے کے جو ابلق باز سے نجات پا کے آئے ہوں۔ ہم سے وہ کسی مقام میں نہ بچ سکے۔ سوا اپنی دیواروں کے اور خندقوں کے۔ اور ہم سامنے آگئے تا کہ وہ باہر نکلیں۔ مگر انہوں نے قلعہ کے اندر جا کے دروازہ بند کر لیا۔

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۷۔ حضرت بجیرؓ بن عبداللہ

حضرت بجیرؓ بن عبداللہ بن مرہ بن عبداللہ بن صعب بن اسد۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کی گٹھڑی (جس میں کپڑے رکھے جاتے ہیں) چرائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۸۔ حضرت بجیرؓ بن عمران

حضرت بجیرؓ بن عمران خزاعی۔ یہی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن یہ اشعار کہے تھے:

وقد انشاء الله السحاب بنصرنا	ركام سحاب الهيدب المتراكب
وهجر تنافى ارضنا عندنا بها	كتاب لنا من خير مملى وكاتب
ومن اجلنا حلت بمكة حرمة	لندرك ثار ابا لسيوف القواضب

اللہ نے ہماری مدد کے لئے بادل پیدا کیا۔ ایسا بادل جو تہہ بہ تہہ مثل تودہ ریگ کے تھا۔ اور ہم نے اپنے ملک کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو عمدہ لکھنے والے کی لکھی ہوئی ہے۔ (یعنی قرآن) ہماری وجہ سے مکہ میں لڑائی جائز ہوئی۔ تا کہ ہم چھپ جانے والے کو شمشیر بران سے ہلاک کریں۔

ان کا تذکرہ ابو علی غسانی اور ابن مفوز نے کیا ہے۔

باب الباء والحاء

۳۶۹۔ حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ

حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بثیرہ بن مشنوء بن قشر بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بلوی انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور مجذر بن زیاد عمرو بن عمارہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کو مالک کی طرف منسوب کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ یہ بلوی ہیں۔ بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ بحاث باء کے ساتھ ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ان کا تذکرہ نون کے باب میں آئے گا۔ رسول اللہ کے ہمراہ بدر میں شریک ہوئے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ابن کلبی کا قول صحیح ہے۔ ان کے دو بھائی تھے عبداللہ اور یزید عبداللہ جنگ بدر میں شریک تھے اور یزید عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بتایا ہے قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے ایک شاخ ہے قبیلہ بلحبلی کی اور بھائی ہیں عبداللہ بن ثعلبہ کے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ شریک ہوئے تھے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ابوموسیٰ کا کلام ختم ہوگیا۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بلحبلی کہا ہے تو ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے وہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے گروہ سے ہیں لہٰذا اگر انہوں نے یہ مراد لیا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے نسب میں داخل ہے تو یہ غلط ہے اور اگر یہ مراد لیا ہے کہ یہ ان کے حلیف ہیں تو چاہیے تھا کہ اس کو بیان کر دیتے علاوہ اس کے انکا یہ کہنا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ان کے پہلے نسب کو اس کے مغائر سمجھا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ بیان ہے۔ واللہ اعلم۔

عمارہ: عین مہملہ کے فتحہ اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے۔ بثیرہ: باء موحدہ کے فتحہ اور ثاء مثلثہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ ہے اور آخر پر راء اور اس کے بعد ھاء ہے۔

مشنوء: میم کے فتحہ اور شین معجمہ کے سکون اور نون کے ضمہ کے ساتھ ہے اور پھر واو کے بعد ہمزہ ہے۔ قشر: قاف کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۳۷۰۔ حضرت بحرؓ بن ضبع

حضرت بحرؓ بن ضبع بن الیۃ رعینی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے وہاں انہوں نے کچھ زمین بھی لی تھی ان کا خطہ رعین کے نام سے مشہور ہے۔ انکی اولاد میں ابوبکر سمین بن محمد بن بحر ہیں جو ۱۰۱ھ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمیاط کے حاکم تھے۔ مروان بن جعفر بن خلیفہ بن بحر بھی ان کی اولاد میں ہیں جو بڑے فصیح شاعر تھے انہوں نے اپنے

دادا کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے:

وجدی الذی عاطی الرسول یمینہ　　وخبت الیہ من بعید رواحلہ

ببدر لنا بیت اقامت اصولہ　　علی التمجدینی علوہ واسافلہ

میرے دادا وہ ہیں جنہوں نے (بیعت کے لئے) رسول اللہ کو اپنا داہنا ہاتھ دیا اور بہت دور سے ان کی سواری کے جانور رسول کے پاس آئے بدر میں ہمارا ایک گھر ہے۔ جس کی بنیادیں درست ہیں اس کے اوپر اور نیچے تمام حصہ بزرگی پر بنا ہے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سب بیان حفید یونس یعنی ابوسعید بن عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی کا ہے جو تاریخ مصر کے مصنف ہیں۔ ان کا نسب امیر ابونصر بن ماکولا نے اس طرح بیان کیا ہے۔ بحر بن ضبع بن اتہ بن یحمد بن موہشل بن عقب بن لیشرح بن سعد بن بدر بن شرحبیل بن حجر بن زید بن مالک بن زید بن رعین۔ نبیؐ کے حضور میں یعفر بن عریب بن عبدکلال کے ہمراہ آئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بحر: باء اور حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ضبع: ضاد اور باء موحدہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۳۷۱۔ حضرت بحیراؓ راہب

حضرت بحیراؓ راہب۔ انہوں نے نبیؐ کو قبل آپ کی نبوت کے دیکھا تھا اور آپ پر ایمان لائے تھے۔ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کی عمر سے نبیؐ کے ہمراہ رہتے تھے اس وقت نبیؐ کی عمر بیس برس کی تھی وہ دونوں تجارت کی غرض سے شام جارہے تھے یہاں تک کہ ایک منزل میں قیام کیا تو وہاں ایک درخت بیری کا تھا نبیؐ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر صدیق اس راہب کے پاس گئے جس کا نام بحیرا ہے اس سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے راہب نے ان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو بیری کے سایہ میں بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں (ہمارے یہاں لکھا ہوا ہے کہ) اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ بن مریم کے بعد سوا محمدؐ کے کوئی نہ بیٹھے گا اسی وقت سے حضرت ابوبکر کے دل میں یقین اور تصدیق آگئی تھی چنانچہ جب آنحضرتؐ نبی ہوئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (فوراً) آپ کی پیروی کرلی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۔ حضرت بحیراؓ

حضرت بحیراؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مقاتل وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ چالیس آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے جن میں بتیس آدمی حبش کے تھے اور آٹھ آدمی شام کے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کے نزدیک یہ اور کوئی شخص ہیں ورنہ وہ ان کا تذکرہ بطور استدراک کے کیوں لکھتے کیونکہ بحیرا راہب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور بحیرا راہب اس وقت تک غالباً زندہ بھی نہیں رہے۔

۳۷۳۔ حضرت بجیرؓ انماری

حضرت بجیرؓ انماری۔ بغیر الف کے۔ یہ انماری ہیں۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کی روایت بھی نبیؐ سے ہے کنیت ان کی ابوسعید الخیر ہے ان کا ذکر انشاء اللہ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ابن سمیع نے ان کا تذکرہ طبقات میں کیا ہے۔ ان سے قیس بن حجر کندی نے اور ابن لہیعہ اور بکر بن مضر نے روایت کی ہے۔

۳۷۴۔ حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ

حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ۔ ابوربیعہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قرشی ہیں مخزومی ہیں ان کا نام بجیر تھا مگر نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں اور خالد بن ولید اور ابوجہل بن ہشام کے چچازاد بھائی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بجیر کے نام میں لکھا ہے اور باقی تینوں نے ان کا تذکرہ عبداللہ بن ابی ربیعہ میں لکھا ہے۔

۳۷۵۔ حضرت بحینہؓ

حضرت بحینہؓ۔ حافظ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدان بن محمد سے انہوں نے عباس بن محمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابوخالد بن یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے بحینہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ کا میری طرف سے گذر ہوا۔ طلوع فجر کے بعد میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ جس طرح ظہر سے پہلے (یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت) اور بعد اس کے (یعنی غروب آفتاب کے وقت) نماز پڑھنا ممنوع ہے اسی طرح یہ نماز بھی نہ پڑھا کرو ان دونوں [1] کے درمیان میں فصل کر دیا کرو ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور صحیح وہ ہے جو ہمیں معلوم ہے سری بن یحییٰ سے وہ ابونعیم سے وہ عبدالسلام بن حرب سے وہ یزید بن عبدالرحمٰن سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ ابن بحینہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا الخ اسی طرح اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابن بحینہ کا نام لیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عبدالرزاق سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اسی مضمون کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحینہ ان کی ماں کا نام ہے کبھی یہ اپنی ماں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کبھی اپنے والد کی طرف یہاں دونوں کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابوموسیٰ نے کہا اور وہی ظاہر اور مشہور ہے اور اس میں شک نہیں کہ عبدان کی کتاب سے ابن کا لفظ رہ گیا ہے اور انہوں نے سمجھا ہے کہ بحینہ کوئی مرد ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ طلوع فجر کے بعد سوا دو رکعت سنت فجر اور دو رکعت فرض فجر کے کوئی نماز نہ پڑھنا چاہئے یہی مذہب حنفیہ کا ہے۔

باب الباء والدال

۳۷۶۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بریر ہے یہ دادا ہیں ملیح بن عبداللہ بن بدر کے۔ ملیح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پانچ باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں (۱) حیا (۲) بردباری (۳) پچھنے لگانا (۴) مسواک کرنا (۵) عطر لگانا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سعدی لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کو خطمی لکھا ہے اور ابن مندہ کو وہم ہو گیا ہے انہوں نے ملیح بن عبداللہ کو سعدی لکھا ہوا دیکھا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ بدر کے پوتے ہیں لہٰذا انہوں نے بدر کو سعدی لکھ دیا ملیح سعدی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ملیح بن عبداللہ بن بدر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں مگر حق وہی ہے جو ابونعیم نے لکھا ہے ان دونوں کو امیر ابونصر بن ماکولا نے لکھا ہے۔

۳۷۷۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی۔ ان سے بکر بن عبداللہ مزنی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں ایک پیشہ ور شخص ہوں میرے مال میں ترقی نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ صبح کو تم یہ کہہ لیا کرو بسم اللہ علی نفسی بسم اللہ علی اھلی ومالی اللھم رضنی بما قضیت لی وعافنی فیما ابقیت حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت (میں اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر اور اپنے مال پر بسم اللہ پڑھتا ہوں اے اللہ جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے اس پر مجھے راضی کر دے اور جو کچھ تو میرے پاس باقی رکھے اس میں مجھے عافیت دے تاکہ جو کچھ تو دیر میں دینے والا ہے میں اسکی جلدی نہ چاہوں اور جو کچھ تو جلدی دینے والا ہے میں اس کی دیر نہ چاہوں) چنانچہ میں ان الفاظ کو کہہ لیا کرتا تھا اللہ نے میرے مال میں برکت دی اور میرا قرض ادا کرا دیا اور مجھے اور میرے گھر والوں کو مالدار کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۔ حضرت بدرؓ ابوعبداللہ

حضرت بدرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اسے جعفر بن عبدالواجد کے سامنے پڑھا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد یعنی حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جابر نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے اپنے والد سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی۔ اس حدیث کو اسحاق بن طباع نے روایت کیا ہے اور نیز اس کو ابن جراح نے محمد بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۹۔حضرت بدیلؓ بن سلمہ

حضرت بدیلؓ بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقباس بن حبتر بن عدی بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ خزاعی سلولی۔ان بدیل کی والدہ کا نام ام اصرم ہے جو بیٹی ہیں انجم بن دندنہ بن عمرو بن قیین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کی وہ بھی خزاعی ہیں اوران کی والدہ کی والدہ حیہ بنت ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں۔بدیل اپنی والدہ کے نسب سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کا نسب ہشام بن کلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔یہ بدیل اوران کی والدہ کعب بن عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔بدیل کی والدہ ابو مالک یعنی اسید بن عبداللہ بن انجم کی پھوپھی ہیں یہ بدیل اور عمرو بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قیین عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔

یہ بدیل وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے قبیلہ بنی کعب کی طرف بھیجا تھا اوران کے ہمراہ بشر بن سفیان کو بھیجا تھا تا کہ انہیں جہاد مکہ کے لئے طلب کریں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اوران کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ بدیل بن عبد مناف بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقابس بن حنین اور باقی نسب انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا پھر آخر میں کہا ہے کہ یہ نام میں نے لکھ تو دیئے مگر مجھے ان کی تحقیق نہیں ہے۔یہ بات ایسے امام سے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ ان ناموں کو ابن کلبی نے اور ابن عبدالبر نے اور امیر ابونصر نے ذکر کیا ہے (پھر تحقیق نہ ہونے کے کیا معنی)

انہوں نے جو لکھا ہے مقابس یہ غلط ہے صحیح لفظ مقباس ہے اور حنین دونوں کے ساتھ جو انہوں نے لکھا ہے یہ بھی غلط ہے صحیح حبتر حاء مہملہ اور باء موحدۃ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اوراس کے آخر پر راء ہے۔بدیل: باء کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔حیۃ: یاء کے ساتھ ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔انجم میں جیم حاء مہملہ سے پہلے ہے۔

۳۸۰۔حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری

حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری خطمی۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔حلیس بن عمرو نے اپنی ماں فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک منتر سانپ کے کاٹنے کا رسول اللہؐ کو سنایا تو آپ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اوراس میں برکت کی دعا فرمائی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مشہور نہیں ہے۔

۳۸۱۔حضرت بدیلؓ بن کلثوم

حضرت بدیلؓ بن کلثوم خزاعی۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن کلثوم ہے جب قبیلہ خزاعہ سے قریش نے عہد کے بارے غدر کیا تو یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے چند اشعار پڑھے (جن کا پہلا مصرعہ یہ ہے) لاھم انی ناشد محمد (ہمیں قریش کی بیوفائی کا) کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) سے اس کی فریاد کرتا ہوں) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے مگر یہ جو انہوں نے لکھا کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن کلثوم کہتے ہیں اس کو میں نہیں جانتا اور انہیں واجب تھا کہ ان کو عمرو بن کلثوم کے بیان میں

ذکر کرتے مگر انہوں نے ان کو نہیں ذکر کیا بلکہ عمرو بن سالم بن کلثوم کو ذکر کیا ہے شاید یہاں باپ کا نام ساقط کر دیا ہے۔

۳۸۲۔ حضرت بدیلؓ بن ماریہ

حضرت بدیلؓ بن ماریہ۔ یہ عمر بن عاص سہمی کے غلام ہیں۔ ان سے مطلب بن ابی وداعہ نے اور ابن عباس نے جام کا قصہ روایت کیا ہے جب انہوں نے اور تمیم داری نے اور عدی بن بداء نے سفر کیا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر اور ائمہ نے ان کو بزیل باء کے ضمہ اور زاء کے ساتھ لکھا ہے، ہم بھی اس مقام پر انشاء اللہ لکھیں گے۔

۳۸۳۔ حضرت بدیلؓ بن ورقاء

حضرت بدیلؓ بن ورقاء بن عمرو بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن خزاعی ہیں۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

ان کا نسب ابن کلبی نے اس طرح لکھا ہے بدیل بن ورقاء بن عبد العزی بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ اور وہ لحی خزاعی ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے بدیل بن ورقاء بن عبد العزی بن ربیعہ خزاعی۔ ابن ماکولا نے ہشام کی طرح ان کا نسب جزی تک پہنچایا ہے جزی کے بعد ان کا نسب متفق علیہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ قدیم الاسلام ہیں اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے عبداللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ کے دن مقام مر الظہر ان میں اسلام لائے تھے جیسا کہ ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن کفار قریش نے بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع کے مکان میں پناہ لی تھی بدیل اور ان کے بیٹے عبداللہ حنین میں اور طائف میں اور تبوک میں شریک تھے اور فتح کے دن مسلمانوں میں انکا مرتبہ سب سے زیادہ تھا انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبداللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن عبد الرحمٰن سے وہ اپنے والد عبد الرحمٰن بن محمد سے وہ اپنے والد محمد بن بشیر سے وہ اپنے والد بشیر بن عبداللہ سے وہ اپنے والد عبداللہ سلمہ سے سے وہ اپنے والد سلمہ سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط دیا اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ رسول اللہؐ کا خط ہے تم اسے حفاظت سے رکھنا کیونکہ جب تک یہ خط تم لوگوں کے پاس رہے گا خیر اور بھلائی تمہارے ساتھ رہے گی۔ (عبارت اس خط کی یہ تھی)

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بديل بن ورقاء، و سروات بني عمرو، فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو، اما بعد فانى لم اثم بالكم ولم اضع فى جنبكم، وإن اكرم اهل تهامة على انتم، واقربهم لى رحما ومن معكم من المطيبين، وانى قد اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت لنفسى، ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة الامعتمرا او حاجا، وانى لم اضع فيكم اذا سلمت، وانكم غير خائفين من قبلى ولا محصرين ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف بدیل بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی طرف۔ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد واضح ہو کہ میں نے تمہارے دلوں کو ستایا نہیں اور تمہارے پڑوسی

ضائع نہیں کئے۔ تہامہ کے رہنے والوں میں تم اور تمہارے ساتھی مجھے بہت عزیز ہیں اور تم لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہو تم لوگ پاکیزہ لوگوں میں سے ہو جس شخص نے تم میں سے ہجرت کی ہے اس کا میں ویسا ہی حق رکھتا ہوں جیسا اپنا حق اگر چہ وہ پھر اپنے وطن کو واپس آ گیا مگر مکہ کا رہنے والا مکہ واپس نہ جائے مگر بغرض عمرہ کرنے یا حج کرنے کے میں تمہاری حق تلفی نہ کروں گا جب کہ میں نے تمہیں پناہ دی اور تم میری طرف سے کسی قسم کا خوف نہ کرو نہ یہ خیال کرو کہ تم قید کر لئے جاؤ گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یہ خط علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ بدیل بن ورقاء کی وفات نبیؐ سے پہلے ہوگئی تھی۔ انہیں (ایک مرتبہ) نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ حنین کے مال غنیمت کو اور عورتوں کو مقام جعرانہ میں آپ کے پہنچنے تک روک رکھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ شمار ان کا اہل مصر میں ہے۔ ان کی حدیث موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے بدیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۵۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا سب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ماہرین نے ان کا تذکرہ تابعین میں لکھا ہے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کی آستین گٹے تک رہتی تھیں۔

باب الباء والذال

۳۸۶۔ حضرت بذیمہؓ

حضرت بذیمہؓ۔ علی (بن بذیمہ) کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ یحییٰ بن محمد بن صاعد نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اشعث بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ولید بن ثعلبہ سے انہوں نے علی بن بذیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

بذیمہ: باء کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بذیمہ کو بعض نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

باب الباء والراء

۳۸۷۔ حضرت برؓ بن عبداللہ

حضرت برؓ بن عبداللہ۔ کنیت ان کی ابو ہند ہے یہ داری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا ثابت ہے ان کا پورا بیان کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ امیر ابو نصر کا قول تھا۔

۳۸۸۔ حضرت براءؓ بن اوس

حضرت براءؓ بن اوس بن خالد۔ نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی غزوہ میں شریک ہوئے تھے اور اپنے ساتھ دو گھوڑے لے گئے تھے تو انہیں نبیؐ نے مال غنیمت سے پانچ حصے دیئے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول کا بیان ہے اور ابو عمر نے کہا ہے براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن عدی بن نجار۔ یہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے کیونکہ ان کی بی بی ام بردہ تھیں جنہوں نے ان کو دودھ پلایا تھا پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ براء وہی ہیں اور شاید وہ کوئی اور ہوں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۔ حضرت براءؓ بن عازب

حضرت براءؓ بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ان کی کنیت ابو عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمارہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ انہیں رسول اللہؐ نے جنگ بدر سے بوجہ کم سن ہونے کے واپس کر دیا تھا۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ چودہ جہاد کئے۔ یہی ہیں جنہوں نے ۲۴ھ میں ملک ری صلحاً فتح کیا یا بقول ابی عمرو شیبانی کے بزور شمشیر فتح کیا۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ملک رے کو ۲۲ھ میں حضرت حذیفہ نے فتح کیا تھا اور مدائنی نے کہا ہے کہ کچھ حصہ اس کا حضرت ابو موسیٰ نے فتح کیا تھا اور کچھ حصہ اس کا قرضہ بن کعب نے فتح کیا۔ یہ براء جنگ تستر میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے۔ حضرت براء اور ان کے بھائی عبید بن عازب جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ رہے بالآخر کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں گھر بنا لیا تھا اور حضرت مصعب بن زبیر کے زمانے میں وفات پائی۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جنگ بدر میں مجھے اور ابن عمر کو رسول اللہؐ نے کمسن ہونے کے سبب سے نہیں لیا اور واپس کر دیا تھا اس سبب سے ہم اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس حدیث کو عمار بن زریق نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے انہوں نے حضرت براء سے اسی کے مثل نقل کیا ہے اور اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ہم احد میں شریک ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذکر کرنے میں عمار تنہا ہیں اور اس روایت کو شعبہ نے اور ثوری اور زہیر نے اور ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کیا ہے ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم

بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم ہزلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبثر نے برد سے جو یزید بن زیاد کے بھائی تھے اور انہوں نے میتب بن رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو شخص کسی جنازے کی نماز پڑھے اسے ایک قراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر لیا جائے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا ایک قراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد پہاڑ۔ حضرت براء اکثر فرمایا کرتے میں وہ شخص ہوں جسے نبیؐ نے حدیبیہ کے کنویں میں تیر دے کے بھیجا تھا اور وہ تیر پر پانی کی تری لے آئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ تیر لے کر جو شخص گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رزیق میں راء حرف زاء سے پہلے ہے۔

۳۹۰۔ حضرت براءؓ بن قبیصہ

حضرت براءؓ بن قبیصہ۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان مروزی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے (صحابہ کے) تذکرہ میں ان کا نام دیکھا مگر مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کوئی دلیل نہیں پیش کی اور جو دلیل انہوں نے پیش کی ہے اس سے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا اور میں سمجھتا ہوں کہ براء بن قبیصہ بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب ثقفی ہیں واللہ اعلم۔ قبیصہ کا صحابی ہونا بھی معلوم نہیں۔ معتب: میم کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۳۹۱۔ حضرت براءؓ بن مالک

حضرت براءؓ بن مالک بن نضر انصاری۔ ان کا نسب بیشتر ان کے بھائی انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ حضرت انس بن مالک (خادم رسول اللہؐ) کے حقیقی بھائی ہیں۔ سوا بدر کے احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے بڑے بہادر اور دلیر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے اعمال کو) لکھا کرتے تھے کہ براء کو مسلمانوں کے کسی لشکر کا سردار نہ بنانا کیونکہ یہ بھی مسلمانوں کو [1] ہلاکت میں ڈالیں گے۔ جب جنگ یمامہ ہوئی اور قبیلہ بنی حنیفہ نے اس باغ پر سخت جنگ کی جس میں مسیلمہ تھا تو براء نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈال دو چنانچہ لوگوں نے ان کو اٹھایا یہاں تک کہ باغ کی دیوار پر پہنچ گئے وہیں سے انہوں نے لڑنا شروع کیا اور خوب لڑے یہاں تک کہ اس باغ کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھول دیا۔

اور مسلمان باغ کے اندر پہنچ گئے اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کروا دیا۔ اس جنگ میں اسی ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تیر اور تلوار کے حضرت براء کے جسم میں لگے تھے حضرت خالد بن ولید نے ایک مہینہ تک ان کا علاج کیا تب جا کے اچھے ہوئے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے اور علی بن زید نے انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اکثر پراگندہ موے غبار آلودہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی اپنے یہاں جگہ نہیں دیتا (لیکن عند اللہ ان کا ایسا مرتبہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ عزوجل کو کسی بات کی قسم دلائیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کرے براء بن مالک بھی

---

[1] مطلب یہ ہے کہ فرط شجاعت کے سبب سے یہ میدان جنگ سے ہٹنا پسند نہ کریں گے اور بے موقع اپنے لشکر کو لڑا کر کٹا دیں گے۔

انھیں لوگوں میں ہیں چنانچہ جب جنگ تستر ہوئی اور مسلمانوں کو تنگی کی حالت پیش آئی تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے براء اب تم اپنے پروردگار کو قسم دلاؤ پس انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ ان کافروں کے مال ہمیں دلادے اور مجھے (درجہ شہادت پر فائز کر کے) اپنے نبی سے ملادے یہ کہہ کے انہوں نے حملہ کیا اور مسلمانوں نے بھی ان کے ساتھ حملہ کیا پس اس بہادر شیر نے بڑے بڑے سرداران فارس کو قتل کیا اور ان کا سارا سامان لے لیا اہل فارس کو ہزیمت ہوگئی اور حضرت براء اس جنگ میں شہید ہو گئے بقول واقدی یہ ۲۰ھ کا واقعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۱۹ھ کا واقعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۳ھ کا۔ ان کو ہرمزان نے قتل کیا تھا۔ حضرت براء بڑے خوش آواز تھے نبیؐ کے ہمراہ سفر میں مردوں کی سواری کے لئے یہ حداء پڑھتے تھے اور عورتوں کی سواری کے لئے حضرت انجشہ حضرت براء نے تستر میں بذات خود ایک سو جنگی آدمیوں کو قتل کیا علاوہ اس کے اور لوگوں کے قتل میں بھی شریک ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۔ حضرت براءؓ بن معرور

حضرت براءؓ بن معرور بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابو بشر والدہ ان کی رباب بنت نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل ہیں جو حضرت سعد بن معاذ کی پھوپھی تھیں۔ یہ براء فقہائے صحابہ میں تھے بنی سلمہ کے نقیب تھے بقول بعض عقبہ اولی کی شب میں سب سے پہلے جس نے رسول اللہؐ سے بیعت کی وہ یہی تھے اور سب سے پہلے جس نے کعبہ کی طرف [۱] منہ پھیرا وہ بھی یہی تھے انہوں نے [۲] اپنے تہائی مال کی وصیت کی تھی۔ شروع اسلام میں رسول اللہؐ کے زمانے میں وفات ہوئی۔

کعب بن مالک نے (جو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رسول اللہؐ سے شب عقبہ میں بیعت کی) روایت کی ہے کہ ہم اپنی قوم کے مشرکین کے ہمراہ حج کے لئے نکلے اور ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تھے اور دینی مسائل سے واقف تھے ہمارے ہمراہ براء بن معرور بھی تھے وہ ہم سب میں بڑے اور ہمارے سردار تھے براء نے ہم سے کہا کہ اے لوگو میرے دل میں یہ آتا ہے کہ میں اس عمارت یعنی کعبہ کو (نماز میں) پس پشت نہ کروں اور اسی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھوں کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا واللہ ہمیں یہی خبر پہنچی ہے کہ ہمارے نبیؐ شام (یعنی بیت المقدس) ہی کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ (کسی بات میں) ان کے خلاف کریں براء نے کہا ہے کہ میں تو کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھوں گا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم تو ایسا نہ کریں گے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو ہم لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور براء کعبہ کی طرف نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ پہنچے تو براء نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ہمیں رسول اللہؐ کے پاس لے چلو تاکہ میں آپ سے اس فعل کی نسبت دریافت کروں جو میں نے اپنے اس سفر میں کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم میرے دل میں اس کی طرف سے تردد ہے چونکہ تم لوگ اس کے مخالف ہو کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ سے پوچھنے کے لئے چلے ہم آپ کو پہچانتے نہ تھے اور نہ ہم نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا تھا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت کے پاس جا کے بیٹھ گئے براء بن معرور نے عرض کیا

---

[۱] یعنی قبل از تحویل قبلہ انہوں نے کعبہ کی طرف نماز پڑھنا شروع کر دی تھی جیسا کہ آگے آئے گا۔

[۲] معلوم ہوا کہ اس وقت تک میراث کی آیت نازل نہ ہوئی تھی اور وصیت کا حکم تھا۔

کہ یا نبی اللہ میں اپنے اس سفر میں جو چلا اور مجھے اللہ عز وجل نے اسلام کی ہدایت کردی ہے تو میرے دل میں یہ آیا کہ میں اس عمارت کعبہ کی طرف (نماز میں) پشت نہ کروں لہٰذا میں نے کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھی مگر میرے اصحاب اس بات میں میرے مخالف ہوئے یہاں تک کہ میرے دل میں ان کی بابت شک پڑ گیا پس اے رسول اللہ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ تم (جب شام کی طرف نماز پڑھتے تھے) ٹھیک قبلہ کی طرف تھے کاش تم چند روز اس پر صبر کرتے چنانچہ وہ پھر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ پھر براء نے رسول اللہ ؐ کے قبلہ کی طرف رجوع کیا اور ہم لوگوں کے ہمراہ وہ شام کی طرف نماز پڑھنے لگے ان کے گھر والے بیان کرتے ہیں کہ نہیں وہ اپنے اخیر وقت تک کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے لیکن یہ غلط ہے، ہم ان کے حال سے زیادہ واقف ہیں کعب بن مالک کہتے ہیں پھر ہم حج کے لئے چلے گئے اور رسول اللہ ؐ سے وعدہ کر گئے کہ وسط ایام تشریق میں مقام عقبہ پر حاضر ہو جائیں گے چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو شب کو شعب میں جمع ہو کے آپ کا انتظار کرنے لگے پس آپ تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ آپ کے چچا عباس بھی تھے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ عباس نے گفتگو شروع کی ہم لوگوں نے عباس سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ ہم نے سن لیا اب اے رسول اللہ آپ گفتگو فرمائیے اور اپنے لئے اور اپنے پروردگار عز وجل کے لئے ہم سے عہد لے لیجئے پھر رسول اللہ ؐ نے گفتگو شروع کی آپ نے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ عز وجل کی طرف بلایا اور اسلام کی ترغیب دی اور فرمایا کہ میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم جن باتوں سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری بھی حفاظت کرنا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ براء بن معرور نے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا کہ ہم ضرور ضرور ان باتوں سے آپ کی بھی حفاظت کریں گے جن سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں لہٰذا اے رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اور خدا کی قسم ہم لوگ بڑی جمعیت واتفاق والے ہیں یہ بات ہم میں باپ دادا کے وقت سے چلی آرہی ہے براء رسول اللہ ؐ سے گفتگو کر ہی رہے تھے کہ درمیان میں ابوالہیثم بن تیہان جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بولنے لگے پس براء پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے دست مبارک پر (اس وقت) بیعت کی ان کے بعد پھر اور لوگوں نے یکے بعد دیگرے بیعت شروع کی براء کی وفات ماہ صفر میں رسول اللہ ؐ کی تشریف آوری سے ایک ماہ پیشتر ہوئی پھر جب رسول اللہ ؐ ہجرت کر کے تشریف لائے تو معہ اپنے صحابہ کے ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر پر آپ نے تکبیر کہہ کے نماز پڑھی اس نماز میں آپ نے چار تکبیریں کہی۔ جب ان کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ قبر میں قبلہ رو رکھ کر دفن کئے جائیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے مگر جب اس کی نسبت کی جائے تو پھر لام کو فتحہ ہوگا۔ تزید: تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور زاء کے ساتھ ہے۔ معرور: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔ سارده: سین مہملہ اور راء اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۳۔ حضرت برح رضی اللہ عنہ بن عسکر

حضرت برح رضی اللہ عنہ بن عسکر بن وتار۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے یہ ابن یونس سے منقول ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ برح بکسر باء معجمہ سکون راء وحاء مہملہ۔ بیٹے ہیں عسکر بن وتار بن کرع بن حضرمی بن نعمان بن مہری بن حیدان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔ نبی ؐ کے حضور میں

حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے وہاں کچھ زمین انہیں بطور معافی [1] کے ملی تھی اور وہیں سکونت اختیار کر لی اہل مصر میں یہ مشہور ہیں ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن یونس کہتے تھے میں نے نسب قدیم کی بعض پرانی کتابوں میں ابن لہیعہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ برح عسکر کے بیٹے تھے اور انہوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عسکر میں عین اور کاف دونوں کو ضمہ ہے۔

۳۹۴۔ حضرت برذعؓ بن زید جزامی

حضرت برذعؓ بن زید جذامی جو رفاعہ بن زید کے بھائی ہیں ملک شام کے مقام بیت جبرین میں فروکش تھے۔ ان کی حدیث محمد بن سلام بن زید بن رفاعہ بن زید رفاعی نے جو قبیلہ بنی ضبیب کے تھے اپنے والد سلام سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ بن زید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں اور میرے قوم کی ایک جماعت رسول اللہؐ کے پاس گئے ہم دس آدمی تھے پھر انہوں نے اپنی قوم کے پاس لوٹنے اور برذع اور سوید کے اسلام لانے کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۔ حضرت برذعؓ بن زید بن نعمان

حضرت برذعؓ بن زید بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری اوسی احد میں اور احد کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے قتادہ بن نعمان کے بھتیجے ہیں۔ یہ شاعر بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے یہ وہ برذع نہیں ہے جن کا ذکر پہلے ہوا یہ انصاری ہیں اور وہ جذامی تھے یہ قدیم الاسلام ہیں اور وہ متاخر اسلام تھے۔

۳۹۶۔ حضرت برزؓ بن قہطم

حضرت برزؓ بن قہطم۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بلز تھا بعض لوگ کہتے ہیں مالک بعض لوگ کہتے ہیں رزن بن قہطم۔ کنیت ان کی ابوالعشراء دارمی ہے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

۳۹۷۔ حضرت برتحؓ بن عرفجہ

حضرت برتحؓ بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے برتح بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ (یہ شک محاربی نے کیا ہے) کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد فتنے اور (بہت سے) فتنے ہوں گے اس حدیث کو اور لوگوں نے لیث سے اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے عرفجہ بن شرتح اور یہی صحیح ہے اور بعض لوگوں نے عرفجہ بن ضرتح اور یہ ابن مندہ نے کہا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا ہے کہ (عرفجہ بن برتح) وہم ہے بلکہ صحیح نام عرفجہ بن ضرتح یا ضرتح بن عرفجہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملک فتح ہو جاتا تو امام کی طرف مسلمانوں کو اور خاص کر فاتحین کو معافیاں ملتی ہیں۔

۳۹۸۔ حضرت بریدہؓ بن حصیب

حضرت بریدہؓ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث بن اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اسلمی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسہل اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحصیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوساسان مگر مشہور ابوعبداللہ ہے ہجرت کرتے وقت جب رسول اللہ ؐ کا گذران کی طرف ہوا تو یہ اور ان کے ساتھ والے جو قریب اسی ۸۰ گھرانے تھے اسلام لے آئے رسول اللہ ؐ نے عشا کی نماز انہیں کے یہاں پڑھی اور ان لوگوں نے آپ کی اقتدا کی یہ اپنی ہی قوم کے پاس مقیم رہے اور بعد احد کے رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیبیہ میں اور بیعۃ الرضوان میں جو درخت کے نیچے ہوئی تھی شریک ہوئے مدینہ کے رہنے والے تھے مگر بعد اس کے بصرہ چلے گئے اور وہاں ایک گھر بنالیا تھا پھر وہاں سے جہاد کے لئے خراسان گئے پھر مرو میں قیام کیا یہاں تک کہ وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے ان کی اولاد بھی وہیں رہی۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی طالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ناجیہ خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطیبہ عبداللہ بن مسلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی ؐ نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے جو شخص جس سرزمین میں مرے گا وہ وہاں کے لوگوں ے لئے قیامت کے دن پیشوا اور نور ہوگا اور عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ نے ان سے اور حکم بن عمرو غفاری سے فرمایا کہ تم دونوں اہل مشرق کے لئے چشم (و چراغ) ہو چنانچہ یہ دونوں مرو (جو مدینہ سے مشرق کی جانب ہے) گئے اور وہیں دونوں نے وفات پائی۔ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ فال [1] لیتے تھے اور شگون بد نہ لیتے تھے مثلاً جب بریدہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جو قبیلہ بنی سہم کے ستر آدمیوں کے ساتھ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا کہ قبیلہ اسلم سے آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ہمارے لئے سلامتی ہے پھر آپ نے پوچھا کہ تم کس کی اولاد میں ہو انہوں نے کہا کہ بنی سہم کی اولاد میں حضرت نے فرمایا کہ اب تمہارا حصہ نکلا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن احمد وغیرہ نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے اور ابوتمیلہ نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تیرے جسم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس پیتل کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا

---

[1] فال کہتے ہیں کسی بات کو سن کر اپنے لئے اچھا نتیجہ نکالنے کو حضرت کے فال لینے کا یہی طریقہ تھا نہ جیسا کہ آج کل قرآن مجید یا دیوان حافظ کو کھول کر لوگ دیکھتے ہیں۔

کیابات ہے کہ میں تیرے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھتا ہوں اس شخص نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی مگر پوری ایک مثقال کی نہ ہو۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رئیس ابوالقاسم منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن مذکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح نے علی بن سوید بن منجوف سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا تا کہ مال غنیمت کا خمس لے آئیں وہ کہتے تھے کہ صبح کو حضرت علی اس حال میں آئے کہ ان کے سر سے تیل [1] ٹپک رہا تھا تو خالد نے بریدہ سے کہا کہ دیکھو اس شخص نے کیا کیا بریدہ کہتے تھے جب میں نبی ﷺ کے پاس لوٹ کے آیا تو میں نے آپ کو علی کے اس فعل کی خبر دی یہ کہتے تھے کہ میں علی سے بغض رکھتا تھا آپ نے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں [2] آپ نے فرمایا ان سے بغض نہ رکھا کرو اور روح کبھی یوں کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ان سے محبت رکھا کرو خمس میں ان کا حصہ اس سے زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصیب: حاء مہملہ کے ضمہ اور صاد کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ بریدہ: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور دال مہملہ کے بعد ھاء ہے۔ رزاح: ابن ماکولا نے اس کو رزاح کے باب میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور اس کے بعد زاء پھر الف اور حاء مہملہ ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے اس ریاح کے باب میں بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور الف کے بعد حاء مہملہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بہر حال جو کچھ علماء نے کہا ہم نے نقل کر دیا ہے۔ افصی: فاء ساکن اور صاد مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی

حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی۔ ان کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے کہ اور کہا ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ زہری نے ان سے بیان کیا وہ بریدہ بن سفیان اسلمی سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی کو اور زید بن دثنہ کو اور خبیب بن عدی کو اور مرثد بن ابی مرثد کو قبیلہ بنی لحیان کی ایک جماعت کی طرف جو مقام رجیع میں تھی بھیجا وہ ان لوگوں سے لڑے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے لئے عہد لے لیا مگر عاصم نے عہد نہیں لیا اور کہا کہ آج میں کسی مشرک کا عہد قبول نہ کروں گا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث زہری نے عمرو بن سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کیونکہ بریدہ بن ابی سفیان کوئی شخص صحابہ میں سے نہیں ہیں نہ وہ اس حدیث کے راوی ہیں ہاں یہ کوئی اور بریدہ ہوں تو ہو سکتا ہے۔

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ مال خمس میں کچھ تیل بھی ہوگا اس کو حضرت علی مرتضیٰ نے سر میں لگا لیا۔

[2] یہ تھی صحابہ کی راستبازی صاف صاف کہہ دیا

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں جو عاصم بن عدی کا ذکر ہے یہ بھی غلط ہے صحیح نام عاصم بن ثابت بن ابی افلح ہے عاصم بن عدی تو قبیلہ بنی عجلان سے ہیں اور وہ بھی انصاری ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی وہ نبی ؐ کے عہد میں مقتول نہیں ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۔حضرت بریرؓ بن جندب

حضرت بریرؓ بن جندب اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کے والد کا نام عشرقہ ہے کنیت ان کی ابوذر غفاری ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ جندب کے نام میں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ بریر: باء کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور پھر دوسری راء ہے۔

۴۰۱۔حضرت بریرؓ بن عبداللہ

حضرت بریرؓ بن عبداللہ۔یہ بریر بیٹے ہیں عبداللہ کے بعض لوگ ان کو بر بن عبداللہ بن رزین بن عمیث بن ربیعہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بھی کہتے ہیں لخم کا نام مالک بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد ہے جنکی کنیت ابوہند داری ہے تمیم اور طیب کے بھائی ہیں نبی ؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اور آخر میں انہوں نے فلسطین کی سکونت اختیار کرلی تھی جو بیت المقدس کا ایک مقام ہے۔مکحول شامی نے ابوہند سے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ریا وسمعہ [1] کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ دکھاوے کا معاملہ کرے گا اور زیاد بن ابی ہند نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری (بھیجی ہوئی) بلا پر صبر نہ کرسکے اسے چاہیے کہ میرے سوا اور کوئی پروردگار (اپنے لئے) تلاش کرلے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف ان کے بیٹے ہی سے مروی ہے مگر سند اس کی قوی نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ بریر تمیم اور طیب کے بھائی ہیں وہم ہے اس کا غلط ہونا خود انہیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں نے تمیم داری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ تمیم بیٹے ہیں اوس کے۔تمیم اور ابوہند زراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں پس یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ان کے بھائی ہوں اور پھر پانچویں پشت میں جا کے ان سے ملیں اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے قبیلہ کا بھائی مراد نہیں لیا اور نہ پھر تمیم کے تخصیص کی کوئی وجہ نہیں اور صرف یہی کہنا چاہیے تھا کہ تمیم کے بھائی ہیں (طیب کے اضافہ کرنے کی کیا ضرورت تھی) باقی رہے طیب تو ان کے بارے میں اختلاف ہے ہشام بن کلبی کہتے ہیں کہ وہ ابوہند کے بھائی ہیں۔ابوعمر اس غلطی سے بچ گئے ہیں انہوں بریر کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوہند کا نام طیب تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں طیب ان کے بھائی کا نام تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا ہے کہ بریر بن عبداللہ کی کنیت ابوہند ہے وہ تمیم داری کے بھائی ہیں۔شام میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ (کی صحبت اٹھائی ہے اور) آپ سے حدیثیں سنی ہیں اس بات میں امام بخاری نے بھی ایسی غلطی کی ہے جو علمائے نسب کے نزدیک پوشیدہ نہیں رہ سکتی کیونکہ تمیم ابوہند کے بھائی نہیں ہیں ہاں تمیم اور ابوہند

---

[1] ریا کہتے ہیں دکھانے کو سمعہ کہتے ہیں سنانے کو جو کام لوگوں کو دکھانے کے لئے یا سنانے کے لئے کیا جائے خدا کی رضامندی اس سے مقصود نہ ہو وہ ریا وسمعہ ہے۔

ذراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں اور بخاری نے ابو ہند اور تمیم کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا تھا پس اب وہم ظاہر ہو گیا اور کہا ہے کہ اسی طرح ان دونوں کا نسب ابن کلبی اور خلیفہ نے اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے۔

۴۰۲۔ حضرت بریر ؓ ابو ہریرہ

حضرت بریر ؓ۔ کنیت ان کی ابو ہریرہ ہے نام ان کا مروان بن محمد ہے۔ ابن مندہ نے سعید بن عبدالعزیز سے بریر نقل کیا ہے مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے وہ کہنا چاہتے تھے کہ ابو ہند کا نام بریر ہے (غلطی سے یہ لکھ گئے کہ ابو ہریرہ کا نام بریر ہے) ابو ہریرہ کے نام میں بہت اختلاف ہے ان کا ذکر ان بابوں میں آئے گا جن میں ان کا نام بیان کیا گیا ہے اور پورا ذکر ان کا کنیت کے بیان میں آئے گا کیونکہ ان کی کنیت ان کے تمام ناموں سے زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۴۰۳۔ حضرت بریل ؓ شہالی

حضرت بریل ؓ شہالی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور یہ بات ثابت نہیں۔ اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ بقیہ سے انہوں نے ابوعمرو سلفی سے انہوں نے بریل شہالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو اپنے اصحاب کے لئے کھانا پکا رہا تھا اور اسے آگ کی تیزی سے تکلیف ہو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب تجھے دوزخ کی گرمی نہ پہنچے گی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ابونعیم نے کہا کہ بعض لوگوں نے بریل شہالی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے کہا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انہیں ابن مندہ نے اور ابونعیم نے حرف بے میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ابن ماکولا نے کہا کہ نزیل شہالی نون کے ساتھ بعض لوگ ان کو شاہلی بھی کہتے ہیں ایک شیخ تھے ان کے متعلق ان کی ایک حکایت مشہور ہے ان سے ابوعمرو نامی ایک شیخ نے روایت کی ہے ان کا شمار مقام بقیہ کے مجہول شیوخ میں ہے اور ابوسعد سمعانی نے کہا ہے کہ سلفی ایک شاخ ہے کلاع کی جو قبیلہ ہے حمیر کا۔

باب الباء والزاء

۴۰۴۔ حضرت بزیع ؓ ازدی

حضرت بزیع ؓ ازدی۔ عباس کے والد ہیں۔ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نسب ہمیں نہیں معلوم ہوا اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ (حدیث ذیل کو) انہوں نے خود سنا ہے یا وہ مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے آراستہ کیا ہے اور خوب آراستہ کیا ہے اب میرے اعضا کو بھی درست کر دے اللہ بزرگ برتر نے فرمایا کہ میں نے تیرے اعضا کو حسن اور حسین سے بھر دیا اور تیرے دونوں جانب میں نے نیک بخت انصار کو جگہ دی قسم اپنے عزت وجلال کی کہ تجھ میں ریاکار داخل نہ ہو گا نہ کوئی بخیل داخل ہو گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب الباء والسین۔

۴۰۵۔ حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی انصاری۔ قبلہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ہیں ان کے حلیف تھے عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ وہ طریف بن خزرج کی اولاد سے ہیں بدر میں شریک تھے جیسا کہ زہری نے کہا ہے یہ سب بیان ابن مندہ کا تھا۔ مگر ابونعیم نے کہا کہ بسبس انصاری جہنی اور بعض لوگ بسبسہ بن عمرو بھی کہتے تھے ابونعیم نے اس سے زیادہ کا ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان ذبیانی ثم الانصاری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بسبسہ بن بشر بھی کہتے ہیں بدر میں شریک تھے ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ذبیان کے بعد انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے ابن رشدان بن غطفان بن قیس بن جہینہ بن زید بن لیث بن سواد بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ ان کا شمار انصار میں ہے انہیں سے مخاطب ہو کر ایک شخص نے بطور رجز کے کہا ہے ع:

اقم لها صدورها یا بسبس (اے بسبس ان لوگوں کے سینے اس بات سے رک گئے ہیں)

ابن کلبی کا کلام ختم ہو گیا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بسبس کو جن کو بعض لوگ بسبسہ کہتے ہیں عدی بن ابی الزغباء کے ہمراہ ابوسفیان کے قافلہ کی طرف بھیجا تھا بسبس نے لوٹ کر قافلہ کی سب کیفیت حضرت سے بیان کی اسی پر آپ جنگ بدر کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اس قول میں کہ یہ بنی ساعدہ سے ہیں اور اس قول میں کہ بنی طریف بن خزرج سے ہیں کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ طریف خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کے بیٹے بھی ہیں اور طریف بنی ساعدہ کے ایک بطن کا نام بھی ہے۔

۴۰۶۔ بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ

بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ۔ بسر: باء کے ضمہ اور سین ساکن کے ساتھ ہے۔ یہ بسر ارطاہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوارطاۃ کے بیٹے ہیں ابوارطاۃ کا نام عمرو بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ارطاۃ بن ابی ارطاۃ ہے اور ابوارطاۃ کا نام عمیر ہے واللہ اعلم۔ حضرت بسر کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے دو برس پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ یحییٰ بن معین نے اور احمد بن حنبل وغیرہ نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ کم سن تھے اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سنی ہیں یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عمرو بن عاص کی مدد کے لئے فتح مصر کے وقت بھیجا تھا مگر اس میں بھی اختلاف ہے۔ جن لوگوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ چار آدمی تھے (۱) زبیر اور (۲) عمیر بن وہب اور (۳) خارجہ بن حذافہ (۴) بسر بن ارطاۃ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ زبیر اور مقداد اور عمیر اور خارجہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ مقداد فتح مصر میں شریک

تھے۔ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حیاۃ نے عیاش بن عیاش قتبانی سے انہوں نے شیم بن بیتان اور یزید بن صبح اصبحی سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم دریا (کے سفر) میں بسر بن ارطاۃ کے ہمراہ تھے ایک چور ان کے سامنے لایا گیا جس کا نام مصدر تھا اس نے کچھ چوری کی تھی تو بسر نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر میں (چور کے) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ بسر جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی طرف سے تھے حضرت علی اور ان کے اصحاب کے لیے بہت سخت تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ بسر صحابی [1] نہیں ہیں اور کہتے تھے کہ وہ برا آدمی تھا اس وجہ سے کہ اسلام میں اس سے بہت سے ناشائستہ کام ہو لئے منجملہ اس کے وہ مورخین اور محدثین نے نقل کیا ہے کہ اس نے عبدالرحمٰن اور قثم کو جو دونوں عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے ان کو ماں کے سامنے ذبح کر دیا اور یہ دونوں بچے کم سن تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں حجاز اور یمن کی طرف بھیجا تھا تاکہ شیعہ [2] علی کو قتل کر دیں اور حضرت معاویہ کے لئے لوگوں سے بیعت لیں چنانچہ یہ مدینہ (منورہ) آئے اور وہاں بہت برے برے کام کئے اور یمن گئے اور اس وقت یمن میں عبیداللہ بن عباس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ طرف سے عامل تھے عبیداللہ وہاں سے بھاگ گئے پس جب بسر وہاں پہنچے تو یہ فعل (یعنی ان صاحبزادوں کو ذبح کرنا) وہیں کیا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے یہ فعل مدینہ میں کیا مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے لکھا ہے کہ بسر بن ارطاۃ صحابی تو ہیں مگر نبیؐ کے بعد وہ مستقیم نہیں رہے جب انہوں نے حضرت عبیداللہ کے صاحبزادوں کو قتل کیا تو ان کی والدہ عائشہ بنت عبدالمدان کو سخت صدمہ ہوا اور انہوں نے یہ چند اشعار کہے جن میں سے ایک شعر یہ ہے:

ھامن احس بنی اللذین ھما   کالدرتین تشظی عنھما الصدف

ہے کوئی جس نے میرے ان دونوں (پیارے) بچوں کو دیکھا ہو۔ جو مثل ان دونوں موتیوں کے تھے جو ابھی صدف سے نکلے ہوں۔

یہ اشعار مشہور ہیں پھر انہیں جنون ہو گیا موسم حج میں (لوگوں کے سامنے) کھڑے ہو کر اس شعر کو پڑھتی تھیں اور اپنے چہرہ پر طمانچہ مارتی تھیں اس واقعہ کو ابن انباری اور مبرد اور طبری اور ابن کلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے پھر بسر مدینہ گیا مدینہ کے بھی بہت سے

---

[1] بسر کو اگر صحابی مان لیں تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم ان صحابہ کے فضائل کے معتقد ہیں جو تا دم مرگ شریعت پر مستقیم رہے ہوں اب ان کا شریعت پر مستقیم رہنا خواہ ہمیں روایات سے معلوم ہوا ہو یا قرآن عظیم سے مثلاً قرآن مجید میں ان کی تعریف ہو یا خدا نے اپنی رضامندی ان سے ظاہر فرمائی ہو جیسے مہاجرین وانصار اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے لئے۔ ان صحابہ کے مستقیم رہنے کا ہم کو قرآن سے علم ہوا کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اگر ان کا انجام اچھا نہ ہوتا تو ہرگز ان کی تعریف نہ فرماتا ان سے اپنی رضامندی ظاہر نہ کرتا باقی رہے بعض بعض صحابہ مبتلائے فتن ہوئے ان کے فضائل کے ہم معتقد نہیں ہیں مگر صرف پاس ادب صحبت سرور انبیاء صلعم ان کا سب وشتم جائز نہیں سمجھتے۔

[2] منافقوں کا ایک گروہ تھا جو اپنے کو شیعہ علی کہتا تھا یہ انہیں باغیوں کا گروہ تھا جنہوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور طرح طرح کے فتنے برپا کئے انہیں کا قتل معاویہ کو منظور تھا ظلم وستم جو بسر نے حضرت عبیداللہ کے معصوم بچوں پر کئے تھے سننے سے ہمارے دل آج بھی کانپتے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

لوگ بھاگ گئے جن میں جابر بن عبداللہ اور ابوایوب انصاری وغیرہ تھے وہاں بھی بسر نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور یمن میں قبیلہ ہمدان پر بھی تاخت کی اور ان کی بی بیوں کو لونڈی بنایا یہ سب سے پہلی مسلمان عورتیں تھیں جو اسلام میں لونڈی بنائی گئیں بسر نے مدینہ میں بہت سے گھر بھی گرادئے تھے یہ حادثہ کتب تواریخ میں مذکور ہے اس میں طول دینے کی حاجت نہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے مدینہ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بعہد عبدالملک بن مروان ملک شام میں وفات پائی۔ آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے (عقل زائل ہوگئی تھی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۔ حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی

حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی۔ یہ بسر بیٹے ہیں ابو بسر مازنی کے۔ ابوسعید سمعانی نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہؓ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ تشریف لائے اور میرے باپ کے یہاں فروکش ہوئے میرے باپ نے آپ کے سامنے کھانا اور ستو اور حیس پیش کیا آپ نے اسے کھایا پھر میرے والد پانی لے آئے آپ نے پیا اور جو کچھ بچا وہ آپ نے اپنی داہنی جانب والے کو دے دیا پھر چھوہارے آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے اسے بھی کھایا اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ چھوہارا کھاتے تو اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان میں پکڑتے تھے پھر جب نبیؐ سوار ہوئے تو میرے والد آئے اور انہوں نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگوں کے لئے برکت کی دعا فرمایئے آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ان لوگوں کو ان کے رزق میں برکت عنایت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مازنی ہیں نبیؐ (ایک مرتبہ) ان کے یہاں مہمان ہوئے تھے اور ان کے لئے دعا فرمائی تھی یہ والد ہیں عبداللہ بن بسر کے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بسر نے روایت کی ہے یہ صماء (نامی صحابیہ) کے کوئی نہیں ہیں مگر پھر ابوعمر نے صماء کے تذکرے میں ان کو صماء کا بھائی بیان کیا ہے کہ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر اور عبداللہ بن بسر جن کی کنیت ابوصفوان ہے اور ان کے بھائی عطیہ ہیں اور ان کی بہن صماء یہ سب لوگ صحابی ہیں اور قبیلہ بنوسلیم سے ہیں وہ بنی مازن کی ایک شاخ ہے ابن ابی عاصم نے ان کو بنی سلیم میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۸۔ حضرت بسرؓ بن جحاش

حضرت بسرؓ بن جحاش قرشی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حریز بن عثمان نے عبدالرحمٰن بن میسرہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے بسر بن جحاش سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ اپنی ہتھیلی میں اپنا لعاب دہن گرایا اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو مجھے عاجز نہیں کر سکتا دیکھ میں نے تجھے اسی طرح کی ایک چیز سے پیدا کیا ہے یہاں تک کہ جب میں نے تیری خلقت پوری کر دی اور تجھے

---

[۲] کھانا: اہل عرب کے محاورے میں روٹی کو کھانا کہتے ہیں اور حیس ایک مرکب چیز ہے جو چھوہارے اور گھی کو ملا کر بنائی جاتی ہے کبھی اس میں پنیر بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

درست کر دیا تو تو دو چار دریں اوڑھ کے چلنے لگا اور زمین تیری چال سے دھمکنے لگی پھر تو نے مال جمع کیا اور بخل کرنے لگا یہاں تک کہ جب تیری جان حلق میں پہنچتی ہے تو تو کہتا ہے کہ اب میں صدقہ دوں گا حالانکہ اب صدقہ دینے کا وقت نہیں رہا اور ابونعیم نے اس حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور نیز ابونعیم اور ابوعمر نے اس حدیث کو بشر (باء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے) کے بیان میں بھی روایت کیا ہے اس پر گفتگو انشاء اللہ وہیں ہوگی۔ ان کی اولاد معلوم نہیں۔ (حدیث کی عربی عبارت میں لفظ) وئید: کا معنی زوردار پاؤں رکھتے ہوئے چلنے کی آواز۔ حریز: حاء مہملہ کے فتحہ اور راء کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر زاء ہے۔ نفیر: نون اور فاء کے ساتھ ہے۔

۴۰۹۔ حضرت بسرؓ اشجعی

حضرت بسرؓ اشجعی۔ یہ بیٹے ہیں راعی العیر اشجعی کے۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حضرت نے اس سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے (ناخوش ہوکر) فرمایا تو اب نہ کھا سکے گا چنانچہ پھر اس کا داہنا ہاتھ اس کے منہ تک نہ اٹھتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر بن راعی العیر وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور انہوں نے کہا تھا کہ میں نہیں کھا سکتا اور ابن ماکولا نے ان کے نام میں اختلاف نہیں بیان کیا حالانکہ ان کی عادت ہے کہ مختلف فیہ ناموں میں وہ اختلاف کو بیان کیا کرتے تھے۔

۴۱۰۔ حضرت بسرؓ سلمی

حضرت بسرؓ سلمی۔ کنیت ان کی ابورافع سلمی ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ بشیر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قریب قیامت کے) ایک آگ مقام جبس سیل میں نکلے گی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے وہی بیان کیا ہے جو ہم نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشیر بفتح با لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشر بغیر یا کے لکھا ہے سب اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔

۴۱۱۔ حضرت بسرؓ بن سفیان

حضرت بسرؓ بن سفیان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سفیان بن عمرو بن عویمر بن صرمہ بن عبداللہ بن قمیر بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کے ربیعہ کا نام لحی خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ شریف آدمی تھے انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی تھی قصہ حدیبیہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ یہی ہیں جو عمرہ حدیبیہ کے وقت رسول اللہؐ سے ملے تھے اور اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور حضرت سے بیان کیا کہ اہل قریش نے اپنے تمام بچوں اور عورتوں کو لے کر چیتے کی کھالیں پہن کر نکلے ہیں الی آخر الحدیث۔ ۶ ہجری میں اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۔ حضرت بسرؓ بن سلیمان

حضرت بسرؓ بن سلیمان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سلیمان کے ان سے ان کی بیٹی سعیہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول

اللہ ؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ امیر ابونصر کا قول ہے۔

۴۱۳۔ حضرت بسرؓ بن عصمہ

حضرت بسرؓ عصمہ۔ یہ بسر بیٹے ہیں عصمہ مزنی کے جو بنی ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ سے ہیں۔ نبی مزینہ کے سرداروں میں سے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبی ؐ سے یہ روایت کی ہے کہ جو کوئی قبیلہ جہینہ کے لوگوں کو اذیت دے اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی اس کو آمدی نے بیان کیا ہے اور یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۱۴۔ حضرت بسرؓ بن محجن

حضرت بسرؓ بن محجن۔ یہ بسر بیٹے ہیں محجن دولی کے۔ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے ان سے حنظلہ بن علی اسلمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ظہر کی نماز اپنے مکان میں پڑھی بعد اس کے نبی ؐ کے حضور میں گیا آپ اپنی مسجد میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے میں نے دوبارہ نماز نہ پڑھی پھر میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی میں نے عرض کیا کہ میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا اگرچہ پڑھ چکے تھے جب بھی پڑھنا چاہیے تھا اس حدیث کو زید بن اسلم نے بسر بن محجن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا کہ یہ تابعی ہیں ابونعیم نے بھی کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہاں ان کے بیٹے محجن البتہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۔ حضرت بسرہؓ غفاری

حضرت بسرہؓ غفاری۔ بزیادۃ ہا۔ بعض لوگ ان کو بصرہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ غفاری۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا رسول اللہ ؐ نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کرا دی اور فرمایا کہ جب عورت کو وضع حمل ہو جائے تو اس پر حد جاری کر دینا اور آپ نے اس عورت کو بوجہ اس کے انہوں نے اس سے خلوت کی تھی مہر دلوا دیا اور یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ سعید راوی ہیں ایک انصاری شخص سے جن کا نام بصرہ تھا اور اس روایت میں اتنا مضمون زیادہ ہے کہ حضرت نے ان سے فرمایا لڑکا تمہارا غلام ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۶۔ حضرت بسیسہؓ بن عمرو

حضرت بسیسہؓ بن عمرو۔ انہیں نبی ؐ نے قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا اور انس سے مروی ہے کہ نبی ؐ نے بسیسہ بن عمرو کو جاسوس بنا کر قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا۔ جب وہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں نے ان کا نام تین صحیح نسخوں میں جو اساتذہ کو سنائے جا چکے تھے اور لوگوں نے ان کی تصحیح کی تھی دیکھا ہے ایک نسخہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ابوعبداللہ بن مندہ کا تھا اور اس پر کئی مرتبہ سننے کے نشانات اس وقت سے اس وقت تک کے بنے ہوئے تھے اس نسخہ میں ان کا نام لکھا تھا بسیسہ بضم باء و فتح سین اور سین کے بعد یاء۔ حالانکہ یہ غلط ہے میں کہتا ہوں کہ

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اوران کو بسیسہ کے سوااور کوئی شخص سمجھا ہے کیونکہ ان کے تذکرہ میں انہوں نے نہیں لکھا کہ انہیں نبی ؐ نے جاسوس بنا کے بھیجا تھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور بعض لوگ بسیس بغیر ہاء کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بسبسہ دو باء کے ساتھ اور بسبس کے بیان میں یہ قول گذر چکا ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن نضر بن ابی نضر نے اور ہارون بن عبداللہ نے اور محمد بن رافع نے اور عبد بن حمید نے بیان کیا الفاظ ان سب کے قریب قریب تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے بسبسہ کو جاسوس بنا کے بھیجا تا کہ وہ دیکھیں کہ ابو سفیان کے قافلے نے کیا کیا پس جس وقت وہ لوٹ کے آئے اس وقت میرے اور رسول اللہ ؐ کے سوا گھر میں کوئی نہ تھا شاید بعض بیبیاں آپ کی تھیں پھر پوری حدیث انہوں نے بیان کی وہ کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ ؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں کچھ لوگوں کا تعاقب کرنا ہے لہٰذا جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ چلے تو لوگ آپ سے ہمرکابی کی اجازت مانگنے لگے کہ ہماری سواریاں مدینہ کی بلندی پر ہیں آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ شخص ہمارے ہمراہ چلے جس کی سواری یہاں موجود ہو چنانچہ رسول اللہ ؐ معہ اپنے صحابہ کے تشریف لے چلے یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے مقام بدر میں پہنچ گئے۔ الی آخر الحدیث۔

باب الباءوالشین

۱۷۱۔ حضرت بشرؓ بن براء

حضرت بشرؓ بن براء بن معرور انصاری خزرجی قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گذر چکا ہے یہ بشر بیعت عقبہ میں بدر اور احد میں شریک ہوئے اور خیبر میں فتح خیبر کے وقت ۷ ہجری میں زہر آلود گوشت کے کھانے سے جو انہوں نے رسول اللہ ؐ کے ساتھ کھالیا تھا وفات پائی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جس جگہ پر بیٹھ کے کھایا تھا اسی جگہ رہ گئے پھر وہاں سے ہٹنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ نہیں ہوا بلکہ اس کے کھانے سے بیمار ہو گئے اور ایک سال تک بیمار رہ کے وفات پائی۔ رسول اللہ ؐ نے ان کے درمیان میں اور واقد بن عمرو تمیمی کے درمیان میں جو بنی عدی کے حلیف تھے مواخات کرادی تھی یہ وہی ہیں جن کے حق میں رسول اللہ ؐ نے فرمایا تھا کہ اے بنی سلمہ تمہارے سردار کون ہیں ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ان کی طبیعت میں کچھ بخل ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بخل سے بڑھ کر کونسا مرض ہے لہٰذا وہ تمہارے سردار نہیں ہیں بلکہ تمہارے سردار سپید رنگ والے گھونگھر والے بال والے یعنی بشر بن براء ہیں ابن اسحاق نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کی موافقت کی ہے صالح بن کیسان اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اور معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے بنی ساعدہ سے فرمایا کہ تمہارا سردار کون ہے ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ نبی ؐ ہر قبیلہ کا سردار اسی شخص کو بناتے تھے جو اس قبیلہ میں سے ہوتا تھا ایسا ہی نقبا کی بابت بیعت عقبہ میں کیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ اہل عرب کی طبیعت اس بات سے رکتی تھی کہ ان پر کوئی غیر شخص سردار بنایا جائے اور جد بن قیس بنی سلمی میں سے تھے بنی ساعدہ میں سے نہ تھے بنی ساعدہ کے سردار سعد بن عبادہ تھے اور وہ رسول اللہ ؐ کی

حیات میں نہیں مرے بلکہ ان کا انتقال آپ کے بعد ہوا تھا۔ شعبی نے اور ابن عائشہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تمہارے سردار عمرو بن جموح ہیں مگر ابن اسحاق اور زہری کا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۸۔ حضرت بشرؓ ثقفی

حضرت بشرؓ ثقفی۔ بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی جگہ پر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشیر کے بیان میں لکھا ہے۔

۴۱۹۔ حضرت بشرؓ بن جحاش

حضرت بشرؓ بن جحاش۔ بعض لوگ ان کو بسر بضم باوسین مہملہ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے اور وہی زیادہ مشہور ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ قرشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس گھرانے کے ہیں۔ بالآخر شام میں سکونت اختیار کی تھی اور مقام حمص میں وفات پائی ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ اہل شام کہتے ہیں کہ ان کا نام بشر تھا اور اہل عراق ان کو بسر کہتے ہیں۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام بسر ہی سین مہملہ کے ساتھ اور بشر صحیح نہیں ہے اور امیر ابونصر بن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے انکو بسر میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں۔ شین معجمہ کے ساتھ۔

۴۲۰۔ حضرت بشرؓ بن حارث انصاری

حضرت بشرؓ بن حارث انصاری۔ حارث کا نام ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ احد میں یہ اور ان کے دونوں بھائی مبشر اور بشیر شریک تھے۔ بشیر ایک شاعر تھا منافق تھا رسول اللہ ؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور محتاج تھا ایک مرتبہ بشیر نے رفاعہ بن زید کی زرہ چرالی تھی بالآخر ماہ ربیع الاول ۴ ہجری میں مرتد ہو گیا تھا۔ بشر کا منافق ہونا کسی نے بیان نہیں کیا واللہ اعلم اور لوگوں نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی ؐ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۔ حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس

حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بشر بن حارث نبی ؐ کے اصحاب میں سے تھے قریشی تھے اور حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کا نسب یہ ہے۔ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سعد بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش میں سکونت اختیار کی تھی اور بعد جنگ بدر کے وہاں سے آئے رسول اللہ ؐ نے بدر کی مالِ غنیمت میں انہیں بھی حصہ دیا تھا ان کا تذکرہ صرف حبش کے مہاجرین میں کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حافظ ابوموسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو سہو ہو گیا انہوں نے قیس کو عدی بن سعد بن سعد بن عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں

ہے وہ عدی بن سعد بن سہم کے بیٹے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور متقدمین میں ابن حبیب اور ہشام کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ نے ذکر کیا ہے دوسرا وہم ابوموسیٰ سے یہ ہوا کہ انہوں نے سعد کو عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سہم بن عمرو کے بیٹے ہیں۔ میں نے ابوموسیٰ کی اصل کے دو صحیح نسخوں میں ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا ہے لہٰذا یہ غلطی کاتب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی ابوعمر نے ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

۴۲۲۔ حضرت بشرؓ بن حزن نضری

حضرت بشرؓ بن حزن نضری۔ ہمیں خطیب ابوالفضل بن طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں بشر بن حزن نضری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ؐ کے سامنے اونٹ والوں اور بکری والوں نے باہم فخر کیا تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ داؤدا جب پیغمبر بنائے گئے تو وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور جب حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تو وہ بھی بکریاں چراتے تھے اور جب مجھے نبوت دی گئی تو میں بھی مقام جیاد میں اپنے خاندان کی بکریاں چراتا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن ابی عدی وغیرہ نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے اور زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور سب نے عبدہ کہا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ عبدہ کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۳۔ حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی

حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے بواسطہ سوید بن غفلہ کے یا اور کسی شخص کے بشر بن حنظلہ جعفی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم بقصد زیارت رسول اللہ ؐ وائل بن حجر حضرمی کے ہمراہ چلے اتفاقاً ہمارا گذر ان لوگوں پر ہوا جو وائل اور ان کے گھر والوں کے دشمن تھے ان کو تلاش کیا کرتے تھے ان لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہمراہ وائل بھی ہیں ہم لوگوں نے کہا کہ نہیں ان لوگوں نے کہا یہ وائل تو ہیں تو میں نے ان کے سامنے قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں میرے ماں باپ کے بیٹے ہیں چنانچہ وہ لوگ (ان کے قتل سے) باز رہے پھر جب ہم رسول اللہ ؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ سے یہ سب واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے سچی قسم کھائی وہ تمہارے بھائی ہیں تم دونوں کے باپ آدم ہیں اور ماں دونوں کی حوا ہیں۔ یہ حدیث سوید بن حنظلہ کی ہے۔ جس کو ابن دباغ اندلسی نے وہاں بیان کیا ہے۔

۴۲۴۔ حضرت بشرؓ ابوخلیفہ

حضرت بشرؓ ابوخلیفہ۔ کنیت ان کی ابوخلیفہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ان کے بیٹے خلیفہ روایت کرتے ہیں کہ یہ اسلام لائے تو نبی ؐ نے ان کے مال اور اولاد کو (جو بطور غنیمت کے لوٹ لئے گئے تھے) واپس کر دیا پھر نبیؐ سے اور ان سے (تھوڑی دیر بعد) ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کو اور ان کے بیٹے کو ایک رسی میں باندھا ہوا دیکھا حضرت

۱؎ معلوم ہوا کہ بکری والوں کو اونٹ والوں پر فضیلت ہے۔

نے ان سے پوچھا کہ اے بشر یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ میرے مال اور اولاد کو واپس کردے گا تو ہم دونوں اسی طرح ساتھ حج کریں گے نبی ﷺ نے رسی کو کاٹ دیا اور ان سے فرمایا (معمول کے موافق) حج کرو یہ تو شیطانی فعل ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۵۔ حضرت بشرؓ بن راعی العیر

حضرت بشرؓ بن راعی العیر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بشر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ بسر کے بیان میں ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح بسر ہے یعنی سین مہملہ کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۶۔ حضرت بشرؓ ابورافع

حضرت بشرؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع ہے۔ اور بعض لوگ ان کا نام بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر کہتے ہیں ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے محمد بن علی یعنی ابوجعفر سے انہوں نے رافع بن بشر سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا مقام حبس سیل میں ایک آگ ظاہر ہوگی وہ مثل سست رفتار اونٹ کے حرکت کرے گی رات کو غائب ہو جایا کرے گی اور دن کو چلے گی صبح شام چلا کرے گی لوگ کہیں گے کہ اب صبح کو آگ چل رہی ہے اے لوگو چلو اور اب آگ نے قیلولہ کیا ہے اے لوگو تم بھی قیلولہ کرلو اور اب شام کو آگ چلی ہے اے لوگوں چلو وہ آگ جس کو پالے گی اسے کھا جائے گی اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ ایک آگ مقام بصرہ میں ظاہر ہوگی۔ اس حدیث کو ابوعاصم نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسیٰ بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ بشیر: یاء کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور اس کو عبیدۃ بن موسی نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسی بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے "بشیر" کے باء کو ضمہ اور یاء کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۔ حضرت بشرؓ بن سحیم

حضرت بشرؓ بن سحیم غفاری۔ حرام بن غفار بن ملیل کی اولاد سے ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے کہ کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بشر بن سحیم بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ غفاری۔ ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے ایک حدیث ایام تشریق کی بابت روایت کی ہے کہ وہ کھانے پینے کے دن ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مجھے یاد نہیں پڑتی اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ بشر بن سحیم خزاعی کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اکثر لوگ انہیں غفار کہتے ہیں۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی نیز عبدالرحمٰن نے سفیان سے

انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے بشر بن سحیم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے تشریق کے دن خطبہ پڑھا عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حج کے زمانے میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جنت میں سوا مسلمان کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ زمانہ کھانے پینے کا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۔ حضرت بشرؓ بن صحار

حضرت بشرؓ بن صحار۔ ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے بشر بن صحار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کی چادر کو دیکھا کہ وہ ورس سے رنگی ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہؐ کے گدھے بندھنے کی جگہ کو دیکھا اس گدھے کا نام عفیر اتھا میں نبیؐ کے گھروں میں داخل ہوتا تھا (ان کی چھتیں ایسی نیچی تھیں کہ) میں ان کی چھتوں کو پا جاتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بشر، صحار بن عبادہ بن عمرو کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عبد عمرو ازدی کے بیٹے ہیں۔ تبع تابعین میں ہیں حسن بصری اور ان کے مثل اور لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ چادر کے دیکھنے اور گدھے کے بندھنے کی جگہ دیکھ لینے سے یہ صحابی نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبیؐ کے آثار دیکھ لینے سے کوئی شخص صحابی ہو جائے تو بہت سے لوگ صحابی ہو جائیں گے اور سلم بن قتیبہ متاخرین سے ہیں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے تابعین کو دیکھا چہ جائیکہ صحابہ کا دیکھنا۔

۴۲۹۔ حضرت بشرؓ بن عاصم ثقفی

حضرت بشرؓ بن عاصم بن سفیان ثقفی۔ اکثر علما نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض نے ان کو مخزومی قرار دیا ہے اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ بشر بن عاصم بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے قبیلہ ہوازن کے صدقات وصول کرنے پر مامور تھے۔ ابووائل نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں ہوازن کے صدقات پر مامور کیا یہ نہیں گئے تو حضرت عمر نے ان سے ملاقات کی اور کہا کہ تم کیوں نہیں گئے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری بات کا سننا اور ماننا تم پر فرض ہے انہوں نے کہا ہاں یہ معلوم ہے مگر میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور کیا جائے گا وہ قیامت کے دن جہنم کے پل پر لا کے کھڑا کیا جائے گا پھر اگر اس نے اچھا کام کیا ہے تو نجات پائے گا اور اگر اس نے برا کام کیا ہے تو وہ پل پھٹ جائے گا اور وہ جہنم میں بقدر ستر برس کی مسافت کی گہرائی کے گر پڑے گا تو حضرت عمر وہاں سے بہت غمگین اور ملول اٹھے اسی اثنا میں حضرت عمرؓ کو ابوذر ملے انہوں نے کہا کہ کیا وجہ ہے میں آپ کو غمگین اور ملول دیکھتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں کیوں نہ غمگین اور ملول ہوں میں نے بشر بن عاصم کو رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور ہوگا اور پوری حدیث بیان کی ابوذر نے کہا میں نے بھی رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کوئی شخص اس خلافت کو معہ اس کے فرائض کے مجھ سے لے لیتا ابوذر نے کہا کہ کون شخص آپ کے ہوتے ہوئے خلافت کو لے سکتا ہے؟ اللہ ان کی ناک کاٹ دے اور اس کے رخسار کو زمین پر رگڑ دے کیا اے عمر یہ خلافت آپ پر شاق ہے حضرت عمر نے کہا ہاں۔

امام بخاری نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشر بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی عمرو کے بھائی ہیں

اور کہا ہے کہ مجھ سے علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں کہ بشر نے زہری کے بعد وفات پائی ہے اور زہری نے ۱۲۴ھ میں وفات پائی ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان بن عینیہ اور نافع بن عمر روایت کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابو ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے دراوردی نے ثور بن زید سے انہوں نے بشر بن عاصم بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفیان سے روایت کی ہے جو حضرت عمر کے عامل تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۔ حضرت بشرؓ بن عاصم

حضرت بشرؓ بن عاصم۔ بخاری نے کہا ہے کہ بشر بن عاصم نبی ﷺ کے صحابی تھے انہوں نے صرف اسی قدر ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ بشر بن عاصم بن سفیان سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے ان کو صحابی لکھا ہے اور پہلے بشر کو صحابی نہیں لکھا اور لوگوں نے ان کو بھی صحابی لکھا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۱۔ حضرت بشرؓ بن عبداللہ

حضرت بشرؓ بن عبداللہ انصاری۔ قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوتا بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ہمیں عمار نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحاق سے جنگ یمامہ میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شہید ہوئے تھے ان میں بشر بن عبداللہ کا نام بھی روایت کیا ہے ان کا نسب نہیں بیان کیا انشاءاللہ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۲۔ حضرت بشرؓ بن عبد

حضرت بشرؓ بن عبد۔ بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی نبی ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی ہے لہٰذا تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو۔ ان سے جہاں تک میرا علم ہے سوا (ان کے بیٹے) عفان کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۔ حضرت بشرؓ بن عرفطہ

حضرت بشرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی۔ بعض لوگ انہیں بشیر کہتے ہیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ان سے عبداللہ بن حمید جہنی نے ایک شعر روایت کیا ہے جو انہیں کا کہا ہوا ہے وہ شعر یہ ہے۔

ونحن غداة الفتح عند محمد   طلعنا امام الناس الفا مقدما

ہم فتح مکہ کی صبح کو محمد ﷺ کے پاس تھے۔ ہم لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۔ حضرت بشرؓ بن عصمہ

حضرت بشرؓ بن عصمہ لیثی۔ بعض لوگ ان کو ابن عطیہ کہتے ہیں ان سے ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں جب وہ (کسی پر) غصہ ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی (اس پر) غصہ ہوتا ہوں اور

جب میں (کسی پر) غصہ ہوتا ہوں تو (اس پر) وہ بھی غصہ ہوتے ہیں اور جب وہ (کسی سے) خوش ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جب میں (کسی سے) خوش ہوتا ہوں تو (اس سے) وہ بھی خوش ہوتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور نعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بشر بن عصمہ مزنی نے کہا ہے کہ میں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ان سے کثیر بن افلح' ابوایوب کے مولی نے روایت کی ہے اس کی سند میں ایک شیخ مجہول ہیں اور اس حدیث میں ان کی موافقت ابواحمد عسکری نے کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بشر بن عطیہ نے رسول اللہ ؐ سے کوئی بات پوچھی تو آپ نے ان کو اس کا جواب دیا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ صحابی ہیں اور شاید یہ وہی ہوں کیونکہ ان کے باپ کا نام عصمہ بھی بیان کیا گیا ہے اور عطیہ بھی کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۳۵۔ حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو بشیر بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ان سے عبداللہ بن عوف نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی کام کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ بشر بن راعی العیر کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام بشیر ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ ان کا ذکر بشیر کے نام میں کریں گے۔

۴۳۶۔ حضرت بشرؓ بن عمرو

حضرت بشرؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے کنیت ان کی ابوعمرہ انصاری ہے خزرجی نجاری ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے کنیت انکی ابوعمرہ ہے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ کنیت عمرو بن محصن کی ابوعمرہ ہے اور ابوعمر نے کنیت کے بیان میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام عمرو ہے اور کلبی نے ایک دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام بشیر ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے نام میں اختلاف قدیم ہے واللہ اعلم بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بشیر ہے بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ان کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ ابوالمقوم یحییٰ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی عمرہ کے دادا ہیں۔ ابوعمرہ کے نکاح میں مقوم بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں جو نبی ؐ کے چچا تھے انہیں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے اور اس نے آپ کو دیکھا نہ ہو آپ نے فرمایا وہ ہمارے گروہ میں سے ہے۔ اور وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں بدر میں یا خیبر میں آئے اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی بھی تھے اور یہ چار آدمی تھے ان کے ساتھ ایک گھوڑا تھا تو نبی ؐ نے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصہ دیئے اور ابوعمر نے روایت کیا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ بن عمرو بن محصن

سے مروی ہے اور ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے، ہم ان کو بشیر اور ثعلبہ کے نام میں اور ابو عمرہ میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے مگر ابو عمر نے ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں کیا ہے۔

۴۳۷۔ حضرت بشرؓ غنوی

حضرت بشرؓ غنوی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ ان کو خشعمی کہتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا اور میں نے عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے ولید بن مغیرہ معافری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بشر خشعمی نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تم لوگ قسطنطنیہ کو فتح کرلو گے اس وقت مسلمانوں کا سردار ایک بہت عمدہ شخص ہوگا اور وہ لشکر بھی بہت عمدہ لشکر ہوگا بشر کہتے تھے کہ مجھے سلمہ بن عبدالملک نے بلایا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کر دی پھر اس نے قسطنطنیہ کا جہاد کیا۔ اس حدیث کو ابو کریب نے زید بن حباب سے انہوں نے ولید بن مغیرہ سے انہوں نے عبیداللہ بن بشر غنوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۔ حضرت بشرؓ بن قحیف

حضرت بشرؓ بن قحیف۔ ان کا تذکرہ احمد بن سیار مروزی نے ان صحابہ میں کیا ہے جنہوں نے نبی ؐ سے حدیثیں سنی ہیں۔ مگر اس میں ان سے وہم ہو گیا ہے یہ صحابی نہیں ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے اور احمد بن سیار نے یحیٰی بن یحیٰی سے انہوں نے محمد بن جابر سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے بشر بن قحیف سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوا کرتا تھا حضرت بعد نماز کے اپنا منہ مقتدیوں کی طرف پھیر لیا کرتے تھے کبھی بائیں جانب اور کبھی داہنی جانب۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں نہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے۔

۴۳۹۔ حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی

حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن حکیم کنانی نے جو یمن کے رہنے والے ہیں روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میری دونوں آنکھوں نے میرے محبوب رسول اللہ ؐ کو دیکھا کہ وہ مقام عرفات میں اپنی سرخ اونٹنی پر سوار وقوف فرما رہے تھے اور آپ کے نیچے ایک بولانی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ اس حج کو قبول فرما لے دکھانے سنانے کا اس میں شائبہ نہ ہو اور لوگ یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ رسول اللہ ؐ ہیں عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں مجھے خیال ہوتا ہے کہ قصوا کے کان کٹے ہوئے تھے کیونکہ اونٹنیوں کے کان آواز سنانے کی غرض سے کاٹ دیئے جاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں اس کے کان کٹے ہوئے نہ تھے قصوا صرف اس کا لقب تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابو نعیم نے اپنی کتاب کے دو مقاموں میں ایک ہی عبارت کے ساتھ کیا ہے ان دونوں تذکروں کے درمیان میں صرف تین ناموں کا فصل ہے۔

۴۴۰۔ حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی

حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی۔ ابونصر احمد بن احید بن نوح بزار نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن جابر عقیلی سے ۲۴۶ھ میں ساوہ کہتے تھے مجھ سے بشر بن معاذ اسدی نے جو اہل توز و بمیرا تھے بیان کیا کہ انہوں نے اوران کے باپ نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی ان کی عمر اس وقت دس برس کی تھی نبیؐ ہمارے امام تھے اور جبریل نبیؐ کے امام تھے نبیؐ جبریل کے عکس کی طرف جو مثل سایہ ابر کے تھا دیکھتے جاتے تھے جب وہ سایہ حرکت کرتا تھا تو نبیؐ رکوع کرتے تھے بشر بن معاذ کے پاس اس کے سوا اور کوئی حدیث نہ تھی۔ ابونصر کہتے تھے جابر کو ڈیڑھ سو برس کا زمانہ گذرا سوا اس طریقہ کے اور کسی طرح پر معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۱۔ حضرت بشرؓ بن معاویہ

حضرت بشرؓ بن معاویہ بن ثور بکائی۔ قبیلہ بنی کلاب بن عامر بن صعصعہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے پوتے ماعز بن علاء بن بشر اپنے والد علاء سے وہ اپنے والد بشر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اوران کے والد معاویہ بن ثور نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور معاویہ نے اپنے بیٹے بشر سے جب وہ (مدینہ) میں پہنچے کہا کہ جب رسول اللہؐ کے پاس پہنچنا تو تین باتیں کہنا نہ ان سے کم کرنا نہ ان سے زیادہ کرنا۔ کہنا السلام علیک یارسول اللہ۔ یارسول اللہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو سلام کروں اور اسلام لاؤں اور آپ میرے لئے برکت کی دعا کیجئے بشر کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا پس رسول اللہؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا مانگی اور مجھے کھیرے رنگ کی کچھ بکریاں دیں اس کی بابت ان کے بیٹے محمد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے۔

وابی الذی مسح النبی براسه	ودعاله بالخیر والبرکات
اعطاه احمد اذا اتاه اعنزا	عفرا ثواجل لسن باللجبات
یملان رفد الحی کل عشیة	ویعود ذاک الملء بالغدوات
بورکن من منح وبورک مانح	وعلیه منی ماحییت صلوتی

میرے باپ وہ ہیں جن کے سر پر نبی نے ہاتھ پھیرا تھا۔ اوران کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگی تھی۔ احمدؐ نے انہیں بکریاں دی تھیں جب وہ ان کے پاس گئے تھے۔ وہ بکریاں کھیرے رنگ کی تھیں بڑے پیٹ والی بہت دنوں کی جنی ہوئی نہ تھیں۔ ہر شام کو ہمارے قبیلہ کا بڑا ظرف بھر دیتی تھیں۔ اور پھر اسی قدر صبح کو بھر دیتی تھیں۔ اس بخشش میں بھی برکت تھی اور بخشش کرنے والا با برکت تھا۔ اس بخشش کرنے والے پر جب تک میں زندہ رہوں میرا درود ہو۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح تفصیل سے لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف اس قدر کہا ہے کہ بشر بن معاویہ بکائی نبیؐ کے حضور میں اپنے والد کے ہمراہ آئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام نے اور ابن برقی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ معاویہ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن بکاء اور بکاء کا نام ربیعہ بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور خلیفہ نے کہا ہے کہ بکاء ربیعہ بن عمرو بن

عامر بن ربیعہ بن صعصعہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اس وقت بہت بوڑھے تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے بشر تھے نبی ؐ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے نسب میں کلاب کو کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کلاب کو عامر بن صعصعہ کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں اور ابو عمر اگرچہ اکثر ابن کلبی کے بیان کئے ہوئے نسب پر اعتماد کرتے ہیں مگر اس مقام پر انہوں نے اس کے خلاف کیا ہے اور بشر کو کلاب کی اولاد سے لکھ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۔ حضرت بشرؓ بن معلٰی

حضرت بشرؓ بن معلٰی۔ بعض لوگ ان کو بشر بن عمرو بن حنش بن معلٰی کہتے ہیں اور بعض لوگ حنش بن نعمان کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو المنذر عبدی ہے اور لقب ان کا جارود ہے۔ یزید بن عبد اللہ بن شخیر نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے یا کسی اور شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پائیں تو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو اور اس کو نہ چھپاؤ نہ پوشیدہ کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو اس کے حوالہ کر دو ورنہ وہ خدا کا مال ہے جسے چاہتا[1] ہے دے دیتا ہے۔ اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور ابن علیہ نے اور عبد الوارث نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ یزید اپنے بھائی مطرف سے وہ ابو مسلم سے روای ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ان لوگوں نے نسب ان کا نہیں بیان کیا۔ یہ بشر بیٹے ہیں حنش بن معلٰی کے اور معلٰی کا نام حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہے اس نسب میں لوگوں نے حنش کو زیادہ کر دیا ہے واللہ اعلم۔

۴۴۳۔ حضرت بشرؓ بن جبجع بکائی

حضرت بشرؓ بن جبجع بکائی۔ ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ محمد بن سعد کاتب واقدی نے چھٹے طبقہ میں ان لوگوں کے ذیل میں کیا ہے جنہوں نے نبی ؐ کی صحبت اٹھائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بشر بن جبجع بکائی ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے یہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۔ حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی

حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر صرف اس حدیث میں ہے۔ جس کو میں نے اپنی اسناد سے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ فرمایا کہ چار آدمی اسلام میں سردار ہیں (۱) بشر بن ہلال عبدی (۲) عدی بن حاتم (۳) سراقہ بن مالک مدلجی (۴) عروہ بن مسعود ثقفی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی جب اس کا مالک نہ ملے تو وہ مال خدا کا سمجھا جائے گا اور اس کا مسئلہ یہ ہے کہ پانے والا اگر غریب ہو تو خود لے لے ورنہ کسی دوسرے غریب کو دے دے۔

۴۴۵۔ حضرت بشیرؓ بن اکال

حضرت بشیرؓ بن اکال۔ بزیادت یا بعد شین۔ بشیر بن اکال معاوی اور بعض لوگ ان کو حارثی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بنی معاویہ میں باہم کچھ جنگ تھی نبی ﷺ ان کے درمیان میں صلح کرانے تشریف لے گئے یکا یک اسی حالت میں نبی ﷺ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں ہم آپ کے قریب کسی شخص کو نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا میرا گذر اس قبر پر ہوا ہے اس مردے سے میری بابت سوال کیا جارہا تھا اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا تو میں نے کہا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا نہ ان کے قبیلہ کا پتہ دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بشیر بیٹے ہیں اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ اس صورت میں یہ بشیر زید بن اکال معاوی کے بھائی ہوں گے جو والد ہیں نعمان کے جو بعد جنگ بدر کے حج کے لئے نکلے تھے اور ان کو سفیان بن حرب نے قید کرلیا تھا اور نبی ﷺ نے عمرو بن ابی سفیان کو بدر میں قید کرلیا تھا تو ابوسفیان نے نعمان کے عوض میں عمرو کو فدیہ دینے کی ترغیب دلانے کے لئے یہ شعر کہا ؎

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تفاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

اے اکال کے بیٹو اس بوڑھے کی فریاد سنو۔ جس کو تم نے کھودیا ہے بوڑھے سردار کو ہمارے حوالہ نہ کرو۔

انشاءاللہ پورا قصہ نعمان کے بیان میں آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ کوئی شخص بنی اکال میں بھی ہو اور معاوی بھی ہو سوا ان کے واللہ اعلم۔

۴۴۶۔ حضرت بشیرؓ بن انس

حضرت بشیرؓ بن انس۔ یہ بیٹے ہیں انس بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

۴۴۷۔ حضرت بشیرؓ انصاری

حضرت بشیرؓ انصاری۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو جنگ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ بیر معونہ بنی عامر کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

معونہ: میم کے فتحہ اور عین کے ضمہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۴۴۸۔ حضرت بشیرؓ بن تیم

حضرت بشیرؓ بن تیم۔ ان کا تذکرہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منجاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے بشیر بن تیم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے اہل بدر سے مختلف فدیئے لئے اور حضرت عباس سے فرمایا کہ تم بھی فدیہ دے کے اپنی جان بچالو۔ انہیں بشیر سے معروف بن خربوز نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب وہ شب آئی جس میں نبیؐ پیدا ہوئے تھے تو میں نے کسریٰ (شاہ فارس) کے تمام اونٹ اور گھوڑے دیکھے اور دیکھا کہ دریائے دجلہ ٹوٹ گیا اور ساوہ ندی خشک ہوگئی اور آتش فارس بجھ گئی اور انہوں نے پورا قصہ معہ اشعار کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ ثقفی۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض بشیر ضمہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر باء موحدہ اور جیم کے ساتھ کہتے ہیں۔

۴۵۰۔ حضرت بشیرؓ بن جابر

حضرت بشیرؓ بن جابر۔ یہ بیٹے ہیں جابر بن عراب بن عوف بن ذوالہ عبسی کے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ عکی ہیں (قبیلہ عکہ سے) اور بعض لوگ ان کو غافقی کہتے ہیں ان سب لوگوں نے لکھا ہے کہ ابن یونس نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو فتح مصر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انہوں نے کوئی روایت کی ہے۔
میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو عکی کہا ہے اور بعض لوگوں نے عبسی کہا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ عبسی میں نسبت ہے عبس بن صحار بن عک کی طرف نہ عبس بن بغیض بن لیث بن غطفان کی طرف ان کے نسب کا سیاق اس پر دلالت کرتا ہے نسب ان کا یہ ہے بشیر بن جابر بن عراب بن عوف بن ذوالہ بن شبوہ بن ثوبان بن عبس بن صحار۔ اور اسی طرح عکیؔ اور غافقی کے درمیان میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ غافق بیٹے ہیں شاہد بن عک بن عدثان کے عبس اور غافق دونوں چچازاد بھائی ہیں۔

۴۵۱۔ حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ

حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ۔ کنیت ان کی ابوجمیلہ۔ بنوسلیم سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کی زیارت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن سعد کاتب واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں یعنی ابن مندہ نے ان کے بیان میں تصحیف کردی ہے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ان کی کوئی رایت نہیں لکھی ان کا صحیح نام سنین ہے کنیت ان کی ابوجمیلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۲۔ حضرت بشیرؓ بن حارث

حضرت بشیرؓ بن حارث انصاری۔ ان کا تذکرہ عبد بن حمید نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا شرف زیارت حاصل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ داؤد اودی نے شعبی سے انہوں نے بشیر بن حارث سے روایت کی ہے کہ بشر نے یا بشیر نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب (قرآن کے) کسی حرف میں تم اختلاف کرو کہ "باء" ہے یا "یاء" ہے تو اس کو یاء کے ساتھ لکھ دو۔ اس کو ایک جماعت نے شعبی سے انہوں نے بشر بن حارث سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان تھا مگر ابو عمر نے ابن ابی حاتم سے ان کا صحابی ہونا نقل کیا ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۔ حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی

حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی۔ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں قبلہ عبس سے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔

۴۵۴۔ حضرت بشیرؓ حارثی

حضرت بشیرؓ حارثی۔ یہ حارثی ہیں بعض لوگ انہیں کعبی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو عصام ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بشیر بیٹے ہیں فدیک کے اور ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جن کی کنیت ابو عاصم ہے۔ بشیر بن فدیک کے بیان میں انشاء اللہ اس کی بحث ہوگی انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے عصام بن بشیر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھے میری قوم بنی حارث نے نبی ﷺ کے حضور میں بھیجا اور اپنے مسلمان ہونے کی خبر کہلا بھیجی چنانچہ میں حضور کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی قوم بنی حارث بن کعب کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں آپ نے فرمایا مرحبا۔ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام اکبر ہے آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام بشیر ہے اور حارث بن کعب بیٹے ہیں علہ بن جلد بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا کے۔ اس نسب کو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ بشیر کعبی بنو حارث بن کعب سے تھے اور یہ نسب غریب ہے کیونکہ کوئی شخص ان کو حارث کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا۔

علہ: عین مہملہ کے ضمہ اور تخفیف لام کے ساتھ ہے۔ جلد: جیم اور لام ساکن کے ساتھ ہے۔ عریب: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۴۵۵۔ حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ

حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ۔ یہ ابن خصاصیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بشیر بن یزید بن معبد بن ضباب بن سبع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے ان کا نام پہلے زحم تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے دیسم سدوسی سے انہوں نے بشیر بن خصاصیہ سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان کو ابن خصاصیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ماں کا نام خصاصیہ تھا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ سدوس بن شیبان کے دو بیٹے تھے ثعلبہ اور ضباری ان دونوں کی ماں کا نام خصاصیہ تھا یہ لوگ قبیلہ ازد سے تھے بشیر بن خصاصیہ جو اپنی دادی کی طرف منسوب ہیں نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی ان سے بشیر بن نہیک نے اور جری بن کلیب نے اور لیلی نے جو بشیر کی بیوی تھیں اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی ؐ سے بہت سی صحیح حدیثیں روایت کی ہیں قبیلہ ربیعہ کے مہاجرین میں ہیں۔ ان سے ابوالمثنی عبدی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں بیعت کے لئے گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اور رمضان کے روزے رکھو گے اور حج بیت اللہ کرو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ زکوٰۃ کی بابت تو یہ گزارش ہے کہ میرے پاس صرف دس اونٹ ہیں وہی میرے گھر والوں کا سامان اور ان کی سواری ہیں باقی رہا جہاد تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص جہاد سے فرار کرتا ہے اس پر اللہ عزوجل کا غضب نازل ہوتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ شاید لڑائی کے وقت میں نامردی کر جاؤں اور موت کے خوف سے بھاگ جاؤں تو رسول اللہ ؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے حرکت دی اور فرمایا کہ نہ صدقہ دو گے نہ جہاد کرو گے پھر کس طرح جنت میں داخل ہو گے چنانچہ آنحضرت ؐ نے ان تمام باتوں پر ان سے بیعت لی۔ ابوالمثنی عبدی کا نام موثر بن عفارہ ہے۔ اور خصاصیہ منسوب ہے طرف خصاصہ کے خصاصہ کا نام الاءۃ تھا بروزن خلافتہ وہ بیٹے ہیں عمر بن کعب بن غطریف اصغر کے غطریف اصغر کا نام حارث بن عبداللہ بن غطریف آکبر ہے اور غطریف اکبر کا نام عامر بن بکر بن یشکر بن مبشر بن صعب بن دہمان بن نصر تھا قبیلہ ازد سے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۶۔ حضرت بشیر ؓ ابوخلیفہ

حضرت بشیر ؓ ابوخلیفہ۔ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں کنیت ان کی ابوخلیفہ ہے انہوں نے نبی ؐ سے جہاد کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ بشر کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۷۔ حضرت بشیر ؓ ابورافع

حضرت بشیر ؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع ہے۔ انصاری سلمی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے ان کے بیٹے کی روایت بواسطہ ان کے نبی ؐ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک آگ ظاہر ہوگی الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے ان کا تذکرہ بشر اور بشیر کے بیان میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے یہ صحیح لکھا ہے کہ بیشک ابن مندہ نے ان کا تذکرہ دونوں جگہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ زیادات میں لکھا ہے پس وہ سمجھے کہ یہ کوئی اور ہیں

حالانکہ یہ سلمی بفتح بسین ولام ہیں منسوب طرف بنی سلمہ کے جو انصار میں سے تھے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا کی کتاب میں بشر کے بیان میں مضمون دیکھا جس سے انہوں نے سمجھا کہ یہ انصاری ہیں اور بشیر کے بیان میں دیکھا کہ وہ سلمی ہیں اور انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ بضم سین ہے سلیم بن منصور سے ہیں لہٰذا وہ سمجھے کہ بشر انصاری کا تذکرہ ان کے دادا سے رہ گیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی اور بعض لوگ ان کو بشیر بضم باء کہتے ہیں یہ دار قطنی کا بیان ہے ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک آگ ظاہر ہوگی جس سے مقام بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائے گی (یعنی وہ آگ اتنی بلند ہوگی کہ اونٹوں کی گردنوں تک اس کی روشنی پہنچے گی) وہ آگ سست رفتار اونٹ کی طرح چلے گی دن بھر چلے گی اور رات کو قیام کرے گی۔

۴۵۸۔ حضرت بشیر ؓ بن ابی زید

حضرت بشیر ؓ بن ابی زید نام ان کا ثابت بن زید ہے۔ ابوزید ان چھ آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ جنگ حرہ میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ جنگ حرہ میں شہید ہوئے وہم اور تصحیف ہے وہ جنگ جسر میں شہید ہوئے جس دن ابوعبید ثقفی عراق میں شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا وہ دن قس ناطف کا تھا۔ انہوں نے جسر کو حرہ لکھ دیا واللہ اعلم ابوعمر اور کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے لکھا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے انہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ لوگ ابوزید کے نام میں بہت اختلاف کرتے تھے جو ابوزید کے بیان میں آئے گا ابوعمر نے بشیر بن ابی زید الانصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ابوزید احد کے دن شہید ہوئے اور بشر بن ابی زید اور ان کے بھائی وداعہ بن ابی زید صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابوزید ہیں جن کا تذکرہ یہاں ہوا یا کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۹۔ حضرت بشیر ؓ بن سعد بن ثعلبہ

حضرت بشیر ؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو النعمان ان کے بیٹے کا نام نعمان بن بشیر تھا بیعت عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر واحد اور تمام غزوات میں جو اس کے بعد ہوئے شریک ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سقیفہ میں [1] حضرت ابوبکر صدیق سے انصار میں سب سے پہلے ان ہی نے بیعت کی اور عین التمر کے دن خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ سے لوٹتے ہوئے ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے نعمان اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور ان سے [2] مرسلاً عروہ نے اور شعبی نے بھی روایت کی ہے کیونکہ عروہ نے اور شعبی نے انہیں دیکھا نہیں اور محمد بن اسحاق نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر گواہ ہو جائیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور بھی کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں

[1] سقیفہ کہتے ہیں سائبان کو قبیلہ بنی ساعدہ میں ایک چبوترہ پر سائبان تھا وہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا مشورہ ہوا تھا۔

[2] مرسل اس روایت کو کہتے ہیں جس میں تابعی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

آپ نے فرمایا کیا تم نے اسی قدر سب کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں اس بات پر شہادت نہ دوں گا۔ زہری سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے اور انہوں نے نعمان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد بشیر بن سعد اپنے بیٹے نعمان کو رسول اللہ ؐ کے پاس لے کے گئے پس زہری نے اس حدیث کو نعمان کے مسند میں داخل کیا ہے۔

۴۶۰۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان

حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان بن اکال۔ احد اور خندق میں اور تمام مشاہد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۶۱۔ حضرت بشیرؓ بن عبداللہ

حضرت بشیرؓ بن عبداللہ انصاری۔ حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں یہ زہری کا بیان ہے بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں انصار میں ان کے نسب کا پتہ نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۲۔ حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر

حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر۔ کنیت ان کی ابولبابہ ہے انصاری ہیں اوسی ہیں بعد اس کے بنی عمرو بن عوف سے ہوئے پھر بنی امیہ بن زید میں سے ہوئے ان کا پورا نسب کسی نے نہیں بیان کیا یہ بشیر بیٹے ہیں عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام رفاعہ تھا مگر یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے بیان میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا رسول اللہ ؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے کی غرض سے گئے تھے مگر رسول اللہ ؐ نے روحا سے انہیں واپس کر دیا اور مدینہ پر انہیں خلیفہ بنایا اور ان کے لیے مال غنیمت کا حصہ اور ثواب آپ نے اسی قدر مقرر فرمایا جو شہدائے بدر کا تھا۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی العلاء مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حماد ظہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عبدالرحمٰن یعنی ابوالہثیم رازی نے عبداللہ بن عبداللہ ابی اویس مدینی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابولبابہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے جمعہ کے دن پانی برسنے کی دعا مانگی تو ابولبابہ نے عرض کیا کہ کھجوریں ابھی کھیتوں میں ہیں (پانی برسے گا تو وہ خراب ہو جائیں گے) رسول اللہ ؐ نے (کچھ التفات نہیں کیا اور) فرمایا اے اللہ پانی برسا دے پھر ابولبابہ نے عرض کیا کہ چھوہارے ابھی کھلیان میں ہیں اس وقت آسمان پر ابر بالکل نہ تھا مگر رسول اللہ ؐ نے پھر وہی فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا دے اور تیسری بار فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا یہاں تک کہ ابولبابہ برہنہ کھڑا ہوا اور اپنی ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کرے راوی کہتا ہے کہ آسمان پر ابر آ گیا اور سخت زور کا مینہ برسنا شروع ہوا اسی حالت میں رسول اللہ ؐ نے نماز جمعہ پڑھائی (جب پانی کسی طرح بند نہ ہوا) تو انصار ابولبابہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے ابولبابہ یہ پانی

موقوف نہ ہوگا جب تک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے ازار سے اپنے کھیتوں کے سوراخ نہ بند کرو گے جیسا کہ رسول اللہ ؐ [1] فرما چکے ہیں پس ابولبابہ برہنہ ہوکر کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کئے۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً بارش موقوف ہوگئی۔ ابولبابہ کی وفات حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی باقی حالات ان کے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی کنیت میں آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۳۔ حضرت بشیرؓ بن عرفطہ

حضرت بشیرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی ہیں فتح مکہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے ان کا حال بشر کے نام میں گذر چکا ہے انہوں نے فتح مکہ کے متعلق کچھ شعر بھی کہتے تھے ان میں کا ایک شعر یہ ہے:

ونحن غداة الفتح عند محمد طلعنا امام الناس الفامقدما

ہم فتح مکہ کے دن محمد ؐ کے ہمراہ تھے۔ ہم سب لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۶۴۔ حضرت بشیرؓ بن عقبہ

حضرت بشیرؓ بن عقبہ۔ عقبہ کی کنیت ابومسعود ہے وہ بیٹے ہیں عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں حارثی ہیں انہوں نے بچپن میں نبی ؐ کو دیکھا تھا یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ابوبکر بن حزم نے روایت کی ہے کہ عروہ بن زبیر عمر بن عبدالعزیز سے بیان کرتے تھے جب کہ وہ امیر المومنین تھے کہ مجھ سے ابو مسعود نے یا بشیر بن ابی مسعود نے کہ دونوں نبی ؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ جبریل زوال آفتاب کے بعد نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد! ظہر کی نماز پڑھو چنانچہ حضرت نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی پھر انہوں نے اوقات کے تعین کی کیفیت بیان کی اور ابومعاویہ نے مسعر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود انصاری کو جو صحابی تھے دیکھا ہے۔ یہ بشیر جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۵۔ حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی۔ بعض لوگ انہیں کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بشیر زیادہ مشہور ہے۔ فلسطین میں جاکے رہے تھے ان کے والد عقربہ رسول اللہ ؐ کے ہمرہ آپ کے کسی جہاد میں شہید ہوئے عبداللہ بن عوف کنانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں یزید بن عبدالملک کے پاس موجود تھا جب اس نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کرنے کے بعد بشیر بن عقربہ سے کہا کہ اے ابوالیمان مجھے اس وقت تمہارے [2] کلام کی ضرورت ہے

[1] رسول مقبول صلعم ایسے صادق و مصدوق تھے کہ احیاناً مذاق سے یا دھوکہ سے بھی کبھی جھوٹی بات آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلتی تھی اس وقت محض مذاق کے طور پر آپ نے یہ بات فرمائی تھی اللہ نے سچ کردیا۔

[2] عمرو بن سعید کو چونکہ اس نے قتل کیا تھا اس سبب سے لوگوں میں سخت شورش تھی اس شورش کو فرو کرنے کے لئے چاہتا تھا کہ حضرت بشیر سے کچھ بیان کرائے مگر واہ رے راستبازی کہ انہوں نے صاف انکار کردیا کہ میں لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ نہ پڑھوں گا۔

لہٰذا تم کھڑے ہو جاؤ اور کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ پڑھے اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن عبدالملک کا نام لیا ہے حالانکہ یہ واقعہ عبدالملک بن مروان کا ہے کیونکہ اسی نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تھا پھر دوسری سند سے ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا نام صحیح لکھا ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے عبداللہ سے روایت کی ہے جبکہ وہ ابھی زندہ تھے وہ کہتے تھے ہم سے حجر بن حارث غسانی نے جو اہل رملہ سے تھے عبداللہ بن عوف کنانی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے رملہ کے حاکم تھے وہ عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھے جب اس نے بشیر بن عقربہ سے عمرو بن سعید کو قتل کر کے کہا کہ اے ابوالیمان آج مجھے تمہارے کلام کی ضرورت ہے لہٰذا تم کھڑے ہو کر کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دکھانے سنانے کی غرض سے خطبہ پڑھے گا اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۶۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن

حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن۔ کنیت ان کی ابوعمرہ ہے انصاری ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بشر کہتے ہیں ان کا مفصل حال اس سے پیشتر گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمرہ والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے ہم ان کا تذکرہ کنیت کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۶۷۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو

حضرت بشیرؓ بن عمرو۔ ہجرت کے سال میں پیدا ہوئے۔ یہ بشیر کہتے تھے کہ جب نبی ؐ کی وفات ہوئی تو میں دس برس کا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ حجاج کے زمانے میں یہ اپنی قوم کے کے سردار تھے ۸۵ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۶۸۔ حضرت بشیرؓ بن عنبس

حضرت بشیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں ظفری ہیں احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ رہے اور جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے بشیر بن عنبس فارس حوا کے نام سے مشہور ہیں حوا ان کے گھوڑے کا نام تھا یہ بشیر قتادہ بن نعمان بن زید کے چچازاد بھائی ہیں جن کی آنکھ جنگ میں احد میں شہید ہوگئی تھی اور اس سبب سے نبی ؐ نے انہیں واپس کر دیا تھا یہ بشیر رفاعہ بن زید بن عامر کے بھائی کے بیٹے ہیں جنہوں نے بنی ابیرق کی زرہ چرائی تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام یسیر ی اور سین مہملہ کے ساتھ بھی

لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ آگے آئے گا۔

۴۶۹۔ حضرت بشیرؓ غفاری

حضرت بشیرؓ غفاری۔ ان کا تذکرہ ایک حدیث میں ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس بن طلابہ زاہد بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاسلام بن عجلان عجیفی نے ابویزید مدینی سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ بشیر غفاری رسول اللہ ؐ کے حضور میں بلاناغہ حاضر ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ تین دن تک رسول اللہ ؐ نے انہیں نہ پایا تین دن کے بعد وہ آئے تو انہیں حضرت نے اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرے کا رنگ سرخ تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا رنگ کیوں سرخ ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک اونٹ فلاں شخص سے مول لیا وہ اونٹ بہت شریر نکلا میں نے اس کے متعلق کوئی شرط نہ کی تھی رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ سرکش اونٹ بغیر شرط کئے بھی واپس کیا جاسکتا ہے بعد اس کے رسول اللہ ؐ نے ان سے فرمایا کہ کیا رنگ تمہارا صرف اس کے تلاش میں سرخ ہو گیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جس دن کی مقدار ہزار سال کے برابر ہوگی۔ جس دن لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۰۔ حضرت بشیرؓ بن فدیک

حضرت بشیرؓ بن فدیک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو صرف [1] دیکھا ہے اور ان کے والد صحابی ہیں۔
ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوا۔

ابونعیم نے بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں اوزاعی کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو انہوں نے زہری سے اور انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ (میں نے اب تک ہجرت نہیں کی اور) لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص ہجرت نہ کرے وہ نجات نہ پائے گا آپ نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور بری باتوں سے الگ رہو اور تم اپنی قوم کے ملک میں جہاں چاہے رہو (ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں) اس حدیث کو اوزاعی نے ایک دوسری سند سے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو عبداللہ بن حماد آملی نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے الخ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو لکھ کر اتنی بات اور زیادہ لکھی ہے کہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے حارث بن عبیدہ سے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر کعبی سے روایت کیا ہے بشیر کی کنیت ابوعصام تھی وہ بنی حارث کے ایک شخص تھے نام ان کا اکبر تھا۔ نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ابونعیم نے یہاں وہ حدیث لکھ

---

[1] یہ ان بعض لوگوں کے مسلک موافق ہے جو صرف نبی صلعم کا دیکھ لینا صحابی ہونے کے لیے کافی نہیں سمجھتے ہیں بلکہ اس میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس نے نبی ؐ سے روایت بھی کی ہو۔

دی ہے جو عصام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اکبر فرمایا کہ تمہارا نام بشیر ہے۔

یہ حدیث بشیر حارثی کے بیان میں گذر چکی ہے ابونعیم نے عبداللہ بن عبدالجبار کے کہنے سے دونوں کو ایک سمجھ لیا حالانکہ عبدالجبار کے قول میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کیونکہ پہلے تو عبدالجبار نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو صرف دیکھا اور ان کے والد صحابی ہیں پھر آخر میں لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے اور حضرت نے انکا نام بدلا پس جو شخص کہتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ کو صرف دیکھا ہے (کوئی روایت آپ سے نہیں کی) اس کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صغیر السن [1] تھے اور وفد بن کے حضور میں حاضر ہونا ان کے کبیر السن ہونے پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اس حالت میں کہ بعض احادیث میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ مجھے میری قوم نے اپنے اسلام کی خبر حضور نبوی میں پہنچانے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ یہ فعل تو اسی شخص کا ہو سکتا ہے جو بالغ ہوا اور قوم کا سردار ہو نہ اس شخص کا جو کمسن ہو۔ ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے کیونکہ سب روایتوں کا دارومدار صالح بن بشیر پر ہے کوئی راوی کہتا ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پس ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ بشیر صرف روایت کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ خود صحابی ہوں۔ امیر ابونصر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے اور ان دونوں کو علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر حارثی کا نام اکبر تھا نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان سے عصام نے روایت کی ہے مگر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والد صحابی ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے فقط اور ابو عمر نے بشیر بن فدیک کا ذکر ہی نہیں کیا صرف بشیر حارثی کا تذکرہ لکھا ہے اور نبی ؐ کے حضور میں ان کا حاضر ہونا بیان کیا ہے کہ حضرت نے ان کا نام بدلا پس وہ اس اشتباہ سے بچ گئے۔ واللہ اعلم۔

۴۷۱۔ حضرت بشیر ؓ بن معبد

حضرت بشیر ؓ بن معبد۔ کنیت ان کی ابوالبشر اسلمی ہے ان صحابہ میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی ان کے بیٹے بشر نے بواسطہ ان کے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے وہ ہمارے قریب آ کے بات نہ کرے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی کے دادا ہیں انکی اور حدیث بھی ہے وہ بھی ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس اشنان [2] وضو کرنے کے لئے لایا گیا انہوں نے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیا۔ بعض گنواروں نے ان پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اچھی چیز [3] کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۲۔ حضرت بشیر ؓ بن نہاس عبدی

حضرت بشیر ؓ بن نہاس عبدی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث ابوعتاب قرشی نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے بشیر بن نہاس عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ

---

[1] روایت نہ کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ وہ صغیر السن تھے ممکن ہے کہ روایت نہ کرنے کے اور کچھ اسباب ہوں۔

[2] اشنان ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے۔

[3] اچھی چیز سے مراد حلال اور پاک چیز۔

جب اللہ کسی کو شخص کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے علم سے محروم کر دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۷۳۔ حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی

حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے ایک مرتبہ ان کا نام یزید بن بشر بتایا تھا مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان سے اشہب ضبعی نے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے ذی قار کے دن فرمایا آج عرب نے عجم سے انتقام لے لیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ۔ بشیر: باء کے ضمہ اور شین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ بشیر ثقفی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور روایت کرنا ثابت ہے۔ ان سے حفصہ بن سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ منت مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا۔ تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں بضم با اور بعض باء کے فتحہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر کہتے ہیں بضم با و جیم جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۴۷۵۔ حضرت بشیرؓ ابورافع

حضرت بشیرؓ۔ ان کی کنیت ابورافع سلمی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے کہ ایک آگ (مقام) حبس سیل سے نکلے گی الخ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر بفتح باء ہے اور بعض لوگ بشر بکسر با و سکون شین کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر بضم با و سکون سین مہملہ کہتے ہیں یہ سب اختلافات اوپر گذر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۶۔ حضرت بشیرؓ عدوی

حضرت بشیرؓ عدوی۔ بالضم۔ یہ بشیر بیٹے ہیں کعب کے۔ کنیت ان کی ابوایوب ہے' عدوی ہیں' بصری ہیں۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کو صحابہ میں اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ اور اساتذہ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ہمیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ایک شخص ہیں جنہوں نے کتابیں پڑھی ہیں۔ طاوس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بشیر بن کعب عدوی سے کہا فلاں فلاں حدیث پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے پھر پڑھیں پھر حضرت ابن عباس نے کہا کہ اچھا فلاں فلاں حدیثیں پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ بھی پڑھ دیں اور کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ آپ نے میری سب حدیثوں کو برا سمجھا اور ان پہچاننا چاہا پھر ان کو پہچانا اور ان کو برا سمجھا حضرت ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ ؐ سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب آپ پر جھوٹ نہ جوڑا جاتا تھا مگر جب لوگوں نے ہر قسم کی حدیثیں بنانا شروع کیں تو ہم نے حدیث بیان کرنا[1]

---

[1] حضرت بشیر عدوی کو حدیثیں بہت یاد تھیں اور وہ حدیث کی روایت زیادہ کرتے تھے لہٰذا ان کی کثرت روایت ظاہر کرنے کے لئے پہلے حضرت ابن عباس نے ان سے حدیثیں پڑھوائیں بعد اس کے بخیال احتیاط اپنے کم روایت کرنے کا حال ان سے بیان کیا تا کہ وہ بھی متنبہ ہو جائیں اور حدیث کی روایت میں احتیاط کریں۔

چھوڑ دی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ طلق بن حبیب نے بشیر بن کعب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا دو نوجوان لڑکے رسول اللہ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اس حالت میں عمل کرتے ۱؎ ہیں کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ یا پھر اس حالت میں کہ جدید باتیں ہو رہی ہیں آپ نے فرمایا نہیں اسی حال میں کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ پھر عمل کا کیا نتیجہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کی توفیق ملتی ہے تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہاں اب ہم کوشش کریں گے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں اس بات کا وہم دلاتی ہیں کہ بشیر صحابی ہیں حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے صحابی نہ ہونے میں شک نہیں یہ صرف حضرت ابوذر وابوالدرداوابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں ان سے طلق اور عبداللہ بن بریدہ اور علا بن زیاد روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

پہلی جلد ختم

۱؎ یہ دونوں نوجوان دراصل مسئلہ جبر وقدر کے شبہ میں گرفتار تھے کہ اگر سب کچھ مقدر ہو چکا ہے تو پھر عمل کا کیا نتیجہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور ہوگا خواہ کیسے ہی عمل کیوں نہ کریں حضرت نے ان کا شبہ اس طرح دفع فرمایا کہ عمل بھی مقدر ہو چکا ہے۔ قلم کے خشک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احکام لکھے گئے اور قلم رکھ دیا گیا کہ اس کی سیاہی خشک ہو گئی۔ مسئلہ جبر وقدر کے متعلق ہماری شریعت مقدسہ کا یہ فیصلہ ہے کہ بندے کسی کام کے کرنے پر خدا کی طرف سے نہ مجبور ہیں ورنہ ثواب وعذاب عبث ہوگا اور نہ کامل خود مختار ہیں ورنہ حق تعالیٰ کا فاعل حقیقی اور حاکم علی الاطلاق ہونا باطل ہوگا معاذ اللہ منہا بلکہ ہر بندہ کچھ مجبور اور کچھ مختار ہے یہ مسئلہ چونکہ عوام بلکہ متوسطین کی فہم میں نہیں آ سکتا اس لئے ہمارے رسول کریم نے از راہ شفقت اپنی امت کو اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ دوم

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الباء والصاد والعین والغین

۴۷۷۔ حضرت بصرہؓ بن ابی بصرہ

حضرت بصرہؓ بن ابی بصرہ غفاری۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ ان دونوں کا شماران صحابہ میں ہے جو مصر میں جاکے رہے تھے۔ ہمیں مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک بن انسؒ سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں کوہ طور گیا (وہاں سے لوٹتے ہوئے) بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو میں نے کہا کوہ طور سے انہوں نے کہا اگر مجھ سے قبل اس سے کہ تم کوہ طور جاتے ملاقات ہوگئی ہوتی تو تم ہرگز نہ جاتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام (یعنی کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بصرہ بن ابی بصرہ سے اس طرح سوا موطا کے اور کسی کتاب میں نہیں ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے ابوبصرہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن میتب نے اور سعید بن ابی سعید نے بھی اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوبصرہ سے مروی ہے (نہ بصرہ بن ابی بصرہ سے) اور میرا خیال ہے کہ یہ وہم یزید بن ہاد سے ہوا ہے (جو اس سند کا ایک راوی ہے) واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس طرح سوا موطا کے اور کہیں نہیں ہے خود انہیں کا وہم ہے کیونکہ اس حدیث کو واقدی نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے ابن ہاد سے امام مالکؒ کی طرح بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہم یا تو ابن ہاد سے ہوا یا محمد بن ابراہیم سے ہوا کیونکہ ابوسلمہ سے تو محمد کے علاوہ اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ حدیث ابی بصرہ سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۸۔ حضرت بصرہؓ انصاری

حضرت بصرہؓ انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بسرہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ۔ انصاری۔ ان سے سعید بن میتب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کردی اور فرمایا کہ جب اسے وضع حمل ہو تو اس پر حد جاری کرو اور اسے آپ نے مہر بھی دلوایا بعوض اس کے کہ بصرہ نے اس سے استمتاع کیا تھا۔ ہم بسرہ کے بیان میں اس حدیث کو ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۷۹۔ حضرت بعجہ ؓ بن زید

حضرت بعجہ ؓ بن زید جذامی۔ ان سے ظبیہ بنت عمرو بن حزابہ نے بہسہ سے جو انہیں کی لونڈی تھیں روایت کی ہے وہ کہتی تھیں کہ رفاعہ اور بعجہ جو دونوں بیٹے زید کے تھے اور حیان اور انیف جو دونوں بیٹے ملہ کے تھے بارہ آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے جب وہاں سے لوٹ کے آئے تو ہم لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں نبی ﷺ نے (ذبح کے متعلق) کیا حکم دیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو اس کے بائیں پہلو پر لٹائیں پھر قبلہ رو ہو کر اس کو ذبح کریں اور (ذبح کے وقت) اللہ بزرگ کا نام لیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۰۔ حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ

حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ جذامی۔ بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے ابواسحٰق سے انہوں نے ابواسماعیل سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے بعجہ جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہے اور جب لڑائی کی خبر سنے تو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور موت پر آمادہ ہو جائے یا وہ شخص جو اپنا کچھ مال لے کر کسی درے میں چلا جائے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے۔

عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں ان بعجہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ سے روایت کی یا نہیں ہاں ان کے والد عبداللہ بن بدر کا صحابی ہونا البتہ ہمیں معلوم ہے۔ بعجہ اپنے والد سے اور حضرت عثمان ؓ اور حضرت علی ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ہم نے ان کا تذکرہ صرف اپنے بعض اصحاب کے موافق لکھ دیا۔

میں کہتا ہوں کہ عبدان نے جوان کو لکھا ہے کہ صحابی نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے اور اس قسم کے مراسیل میں نہیں جانتا کہ ان کے صحابی ہونے کو کس طرح ثابت کر سکیں گے یہ حدیث جو انہوں نے ذکر کی یہ بھی مرسل ہے۔ ہمیں ابوبکر محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاذ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی سے انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ہاتھ میں لیے رہے جہاں کسی جنگ کی خبر ملے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے ادھر چل دے۔ اس حدیث کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایت کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیث جو عبدان نے ذکر کی مرسل ہے اس سے بعجہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۸۱۔حضرت بغیضؓ بن حبیب

حضرت بغیضؓ بن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم تمیمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ بغیض آپ نے فرمایا نہیں تم حبیب ہو چنانچہ حبیب کے نام سے مشہور ہوئے۔ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

باب الباء والکاف

۴۸۲۔حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری

حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری۔عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبد بن یاسر بن کعب بن حدی بن ضمرہ کنانی ضمری کے بھائی ہیں۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان کی حدیث صرف محمد بن اسحاق نے لکھی ہے۔ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اگر سماعاً نہیں تو اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن غانم خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے حسن بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا بکر بن امیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ شروع زمانہ اسلام میں بلاد بنی ضمرہ میں ایک ہمارا پڑوسی تھا وہ قبیلہ جہینہ کا تھا ہم اس وقت مشرک تھے ایک ہمارا دشمن تھا نہایت خبیث جسے ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے اس کا نام دیشہ تھا وہ ہمیشہ ہمارے اس جہنی پڑوسی پر زیادتی کیا کرتا تھا اس کے اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا تھا وہ جہنی ہمارے پاس شکایت لے کے آیا کرتا اور ہم یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم ہمیں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی کہ ہم اسے قتل کر دیں خدا اسے قتل کر دے یہاں تک کہ ایک مرتبہ دیشہ نے اس جہنی پر زیادتی کی اور اس کی ایک نہایت عمدہ اونٹنی پکڑ لے گیا اور اسے ایک نالہ میں لے جا کر (بے تامل) ذبح کر ڈالا اور اس کا کوہان اور دوسرے عمدہ مقامات کا گوشت کاٹ کر لے گیا باقی وہیں چھوڑ دیا اس جہنی نے جب اس اونٹنی کو نہ پایا تو اس کی تلاش کرنے کے لیے نکلا یہاں تک کہ اسے اس مقام پر پایا جہاں وہ ذبح کی گئی تھی پس وہ جہنی بنی ضمرہ کی مجلس میں آیا اور نہایت رنج کے ساتھ اس نے یہ اشعار پڑھے

اصادق دیشة بال ضمرهٔ	ان لیس لله علیه قدره
ما ان یزال شار فاوبکره	یطعن منها فی سواد الثغرة
بصارم ذی رونق اوشفره	لاهم ان کان معدا فجره
فاجعل امام العین منه فجره	تاکله حتی یوا فی الحفره

''کیا دیشہ نے ضمرہ (قبیلہ) کے دلوں سے موافقت کر لی ہے؟۔ کہ اللہ کو اس پر قدرت نہیں ہے۔ برابر اس کے (یعنی میرے) اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا ہے۔اور ان کی گردن میں زخم مارتا ہے۔تیز تلوار سے یا چھری سے۔اے اللہ! اگر معد (یعنی اہل عرب) نے مجھ سے خلاف عہد کیا ہے۔تو تو اس کی آنکھوں کے سامنے ناسور کر دے۔تا کہ وہ ناسور

اسے کھا جائے اور دماغ تک پہنچ جائے''۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ نے دیشہ کے دونوں آنکھوں کے سامنے دونوں گوشہ چشم میں جہاں کے لیے اس جہنی نے دعا مانگی تھی ایک ایک دانہ بیری کے برابر پیدا کر دیا ہم موسم حج میں گئے تھے حج سے لوٹے تو دیکھا کہ دیشہ کو آکلہ[1] ہو گئی ہے جس نے اس کے تمام سر کو کھا لیا ہے جب ہم لوٹ کے آ گئے تو وہ مر گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۳۔ حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی

حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی۔ ان کا نام عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر تھا عامر کا مشہور نام جلاح بن عوف بن بکر بن عوف ابن عذرہ بن زید اللات بن فیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ تھا نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور آپ نے ان کا نام بدل دیا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کا نام عتر تھا یہ لوگ اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایک روز ہم ان کے پاس گئے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص عبد عمرو سے کہہ رہا ہے کہ اے بکر بن جبلہ کیا تم لوگ محمد کو جانتے ہو اس کے بعد بکر کے اسلام کا اس نے پورا ذکر کیا۔ انہیں کی اولاد میں ابرش ہیں۔ جس کا نام سعید بن ولید بن عبد عمرو بن جبلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۸۴۔ حضرت بکرؓ بن حارث

حضرت بکرؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابو میفعہ انصاری۔ حمص میں رہتے تھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے کہا ہے کہ ابو میفعہ کا نام بکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۴۸۵۔ حضرت بکرؓ بن حارثہ

حضرت بکرؓ بن حارثہ جہنی۔ ان کی حدیث حسن بن بشیر بن مالک بن نافذ بن مالک جہنی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن حارثہ جہنی نے کہا کہ میں ایک لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے (مشرکوں سے لڑنے کے لیے) بھیجا تھا پس ہم نے مشرکوں کے ساتھ جنگ کی ایک مشرک پر میں نے حملہ کیا تو اس نے اپنا اسلام ظاہر کر کے مجھ سے بچنا چاہا مگر میں نے اسے قتل کر دیا نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ غضبناک ہوئے اور مجھے (اپنے پاس سے) دور کر دیا پھر اللہ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ وما کان لمومن ان یقتل مومنا الاخطاء (سورۃ النساء: ۹۲) ''مومن سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی مومن کو قتل کر دے مگر ہاں دھوکہ سے''۔ بکر کہتے تھے کہ پھر آنحضرتؐ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت بکرؓ بن حبیب

حضرت بکرؓ بن حبیب حنفی۔[2] ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بکر بن حارثہ جہنی کی حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ

---

[1] آکلہ اس زخم کو کہتے ہیں جو سڑتا چلا جائے اور اس کی وجہ سے جسم گل گل کر فنا ہو جائے۔ [2] نسبت ہے ایک قبیلہ کی طرف

نے ان کا نام بر بر رکھا تھا یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ بکر بن حارثہ کا ذکر ہو چکا ہے مگر ان کا اس میں کچھ تذکرہ نہیں آیا۔ اور ابوموسیٰ نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ بکر بن حبیب حنفی ابونعیم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا ذکر حدیث میں ہے۔

۴۸۷۔ حضرت بکرؓ بن شداخ

حضرت بکرؓ بن شداخ لیثی۔ بعض لوگ ان کو بکیر کہتے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے ان سے عبدالملک بن یعلیٰ لیثی نے روایت کی ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور یہ اس وقت بچے تھے جب بالغ ہوئے تو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اب تک تو آپ کے گھر میں جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہو گیا ہوں (اب نہیں جا سکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی اس دیانت سے خوش ہوئے اور آپ) نے فرمایا کہ اے اللہ ان کی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انہیں منصور و مظفر رکھ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں یہ ایک یہودی کو قتل کر آئے حضرت عمرؓ کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر کیا میری حکومت میں اور میری[1] خلافت میں لوگ قتل کئے جائیں گے میں اس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں جس کے پاس علم ہو کہ وہ مجھے رائے دے (کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے؟) پس بکر بن شداخ (خود ہی) کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں رائے دوں گا حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر تو نے خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنے نجات کی سبیل بتا انہوں نے کہا ہاں (میں بتاتا ہوں) فلاں شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل و عیال کو میری حفاظت میں دے گیا تھا چنانچہ میں اس کے دروازہ پر گیا تو میں نے اس کے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا ؎

واشعث غرة الاسلام منی　　خلوت بعرسه ليل التمام
ابيت علی ترابنها و يمسی　　علی قود الاعنة و الحزام
كان مجامع الربلات منها　　فنام ينهضون الی فنام

اسلام کی پیشانی میری وجہ سے غبار آلود ہو گئی۔ (یعنی میں نے اسلام کو ذلیل کیا)۔ میں نے اس (مجاہد) کی بی بی سے ایک پوری رات خلوت کی۔ میں نے اس کے پہلو میں پوری رات گزاری اور اس کا شوہر تمام دن (جہاد میں) گھوڑے کی باگ اور تنگ کھینچا آتا ہے۔ اس کی اٹھی ہوئی رانوں کے جھکنے سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھک رہا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کی بات کی تصدیق کی کیونکہ نبی ﷺ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ ان کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ان دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بکیر بتایا ہے اس کے باپ نے اس کا نام شداد (دو دالوں کے ساتھ) رکھا کلبی کہتے ہیں کہ ان کا نسب یہ ہے بکیر بن شداد بن عامر بن الملوح بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن

---

[1] کہاں ہیں وہ جو اسلام پر خونریزی کا الزام لگاتے ہیں ذرا اس واقعہ کو اور اس کے مثل بے شمار واقعات کو دیکھیں کہ ایک کافر کے قتل پر خلیفہ رسول اللہ کی کیا حالت تھی؟ ۱۲

خزیمہ کنانی لیثی یہ بڑے سخت شہسوار تھے انہیں کی نسبت شماخ نے یہ شعر کہا ہے۔

وغبت عن خیل بموقان اسلمت　　　　بکیر بن الشداخ فارس اطلال

''اور تو اس لشکر میں نہ تھا جس نے (مقام) موقان میں بکیر بن شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا''۔

کلبی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہی بکیر ہیں جن کا قصہ مذکور ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ ان کے نسب میں چونکہ شداخ ہیں اس وجہ سے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو باپ سمجھ لیا حالانکہ وہ قریب کے باپ نہیں ہیں اور غالباً ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کر کے یہ لکھ دیا۔ واللہ اعلم

۴۸۸۔ حضرت بکرؓ بن عبداللہ

حضرت بکرؓ بن عبداللہ بن ربیع انصاری۔ ان کی روایت نبی ﷺ سے ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے بچوں کو تیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ اور مسلمان عورت کا شغل اپنے گھر میں کاتنا۔ کیا عمدہ ہے اور جب تیرے ماں باپ (دونوں ایک ہی وقت میں) تجھے بلائیں تو ماں کو جواب دے۔[1] ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت بکرؓ بن مبشر

حضرت بکرؓ بن مبشر بن خیر انصاری رضی اللہ عنہ۔ بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بنی عبید اوس کی ایک شاخ ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے اسحاق بن سالم نے روایت کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے انیس بن ابی یحییٰ سے انہوں نے اسحاق بن سالم سے جو بنی نوفل بن عدی کے غلام تھے انہوں نے بکر سے روایت کی ہے کہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہؐ کے ہمراہ عید گاہ جایا کرتا تھا ہم لوگ (وادی) بطحان کے بیچ میں ہو کے چلتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ پہنچ کر رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر وادی[2] بطحان ہی میں سے ہو کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لوٹتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید ابراہیم سے منفرد ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے اسحاق بن سالم نے اور انیس بن یحییٰ نے روایت کی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے انیس صرف اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۹۰۔ حضرت بکیرؓ بن شداد

حضرت بکیرؓ بن شداد۔ یہ بکیر بیٹے ہیں شداد بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ کنانی لیثی کے۔ بکر بن شداخ کے بیان میں ان کا ذکر آ چکا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

---

[1] ایسی حالت میں جبکہ ماں باپ کے حکم میں تعارض ہو علماء نے لکھا ہے کہ اگر وہ حکم از قبیل خدمت ہے تو ان کے حکم کو ترجیح ورنہ باپ کے حکم کو۔

[2] دوسری حدیثوں میں جو اس سے زیادہ صحیح ہیں وارد ہوا ہے کہ عیدین کی نماز پڑھنے آنحضرتؐ جس راستہ سے جاتے تھے اس راستہ سے لوٹتے نہ تھے۔

باب الباء والّلام

۴۹۱۔ حضرت بلالؓ بن حارث

حضرت بلالؓ بن حارث بن عصم بن سعید بن قرہ بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن مزنی۔ عثمان (بن عمرو) کی اولاد کو مزینہ کہتے ہیں ان کی والدہ کی طرف نسبت کر کے جن کا نام مزینہ تھا۔ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں مزینہ کے وفد کے ہمراہ رجب ۵ ہجری میں آئے تھے بوڑھوں اور بچوں کو انہوں نے مدینہ کے باہر ٹھہرا دیا تھا اور خود مدینہ میں آئے تھے۔ نبیؐ نے انہیں عقیق (نامی وادی) معافی میں دی تھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ اخیر میں انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی مذکر اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اور احمد بن عبیداللہ بن علی نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے بلال بن حارث مزنی کو جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص کبھی کوئی ایسی بات اللہ کی خوشنودی کی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے اور بے شک کوئی شخص تم میں سے کوئی بات اللہ کی ناخوشی کی ایسی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناخوشی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے اور محمد بن فلیح نے اور محمد بن بشیر نے اور ثوری نے اور دراوردی نے اور یزید بن ہارون نے اسی طرح موصول روایت کیا ہے اور محمد بن عجلان نے اور امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابن مبارک نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے روایت کیا ہے۔

بلال کی وفات ۶۰ ہجری آخر خلافت حضرت معاویہؓ میں بعمر اسی سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے دونوں بیٹے حارث اور علقمہ روایت کرتے ہیں حالانکہ جو علقمہ ان سے روایت کرتے ہیں وہ (ان کے بیٹے نہیں ہیں) وقاص کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں مرہ میم کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ وہ قرہ ہے قاف کے ساتھ اس میں بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے حارث بن بلال کو صحابی قرار دیا ہے اس کی بحث انشاء اللہ حارث کے بیان میں ہو گی۔

۴۹۲۔ حضرت بلالؓ بن حمامہ

حضرت بلالؓ بن حمامہ۔ کعب بن نوفل مزنی سے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے مسکراتے ہوئے تشریف لائے عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ فرمایا کہ ایک خوشخبری کے سبب سے جو اللہ عزوجل کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری

بیٹی کے حق میں میرے پاس آئی ہے۔ اللہ عزوجل نے جب چاہا کہ علی کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کردے تو اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ (درخت) طوبیٰ کو بلائے چنانچہ اس نے بلایا تو اس سے کچھ لکھے ہوئے رقعہ موافق شمار محبین اہل بیت کے گرے پھر اس کے نیچے سے کچھ فرشتے نور کے پیدا ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک رقعہ اٹھالیا اور جب کل قیامت کے دن سب لوگ جمع ہوں گے تو فرشتے تمام مخلوق میں گشت لگائیں گے جہاں کسی محب اہل بیت کو دیکھیں گے اسے ایک رقعہ دے دیں گے جس میں آگ سے آزادی لکھی ہوئی ہے۔ پس میرے چچازاد بھائی یعنی علی مرتضیٰ کے نام پر میری امت کے بہت سے مرد اور عورت دوزخ سے آزاد کیے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مروی نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلال بن رباح موذن ہیں حمامہ ان کی والدہ ہیں انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۴۹۳۔ حضرت بلالؓ بن رباح

حضرت بلالؓ بن رباح۔ کنیت ان کی عبدالکریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو ان کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ مکہ کے مولدین [۱] میں سے ہیں۔ بنی جمح کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سراۃ کے مولدین میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پانچ اوقیہ میں انہیں مول لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سات اوقیہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نو اوقیہ میں اور مول لے کر محض اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لیے ان کو آزاد کردیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے موذن اور خزانچی تھے۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں تھے اور ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ عزوجل کی راہ میں (کفار کی طرف سے) سخت تکلیف دی جاتی تھی اور یہ اس تکلیف پر صبر کرتے تھے۔ ابوجہل انہیں منہ کے بل دھوپ میں لٹاتا تھا اور چکی کا پاٹ ان کے اوپر رکھ دیتا تھا یہاں تک کہ دھوپ انہیں بھون دیتی تھی اور وہ ان سے کہتا تھا کہ محمد کے پروردگار کا انکار کردو مگر یہ کہتے تھے کہ احد احد

ایک مرتبہ انہیں ایسی ہی تکلیف دی جارہی تھی کہ ورقہ [۲] بن نوفل کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اے بلال احد احد (کہے جاؤ) خدا کی قسم اگر اس حالت میں مرجاؤ گے تو ہم تمہاری قبر کو (بارگاہ الٰہی میں) وسیلہ رحمت بنائیں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی جمح کے غلام تھے اور امیہ بن خلف انہیں تکلیف دیتا تھا اور پے در پے انہیں عذاب کرتا تھا پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسا کیا کہ بلال ہی نے بدر میں اس کو قتل کردیا۔ سعید بن میتب بلال کا ذکر کرکے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین پر بڑے حریص تھے انہیں سخت سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں جب مشرک لوگ ان کو اپنے پاس بلاتے تھے تو یہ اللہ اللہ کہتے تھے۔ سعید بن میتب کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے اور فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو خرید لیتے حضرت ابوبکرؓ عباس بن عبدالمطلب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بلال کو ہمارے لیے خرید دو چنانچہ عباس گئے اور بلال کی مالکہ سے کہا کہ کیا تم اس کو غلام کو بیچو گی قبل اس کے کہ اس کی بھلائی جاتی رہے اس نے کہا کہ اس غلام کو تم کیا کرو گے یہ خبیث ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے (غرض اس نے ٹال دیا) پھر (دوبارہ) عباس اس سے ملے اور اسی قسم کی گفتگو کی غرض انہوں نے اس سے بلال کو خرید لیا اور ابوبکرؓ

---

[۱] مولدین ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خالص عرب نہ ہوں۔ ۱۲

[۲] ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور انجیل کا ترجمہ سریانی سے عربی میں کیا کرتے تھے اعلیٰ درجہ کے موحد تھے۔ ۱۲

کے پاس بھیج دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اس حال میں مول لیا تھا کہ وہ پتھر کے نیچے دبے ہوئے تھے اور انہیں تکلیف دی جارہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے اور ابوعبیدہ بن جراح کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بلال رسول اللہ ﷺ کی حیات بھر موذن رہے سفر میں بھی حضر میں بھی۔ یہی سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں اذان دی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن معدان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت بلال بن بلال سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اذان کے آخری الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

پھر جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو انہوں نے چاہا کہ ملک شام کی طرف چلے جائیں حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ نہیں تم میرے پاس رہو انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے اپنے نفس کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھ روک لیجئے اور اگر آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھے چھوڑ دیجئے کہ میں اللہ عزوجل کی طرف [1] چلا جاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا جاؤ یہ شام کی طرف چلے گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں بھی اذان دی ہمیں ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوطالب بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ بن عبداللہ بن ابی اویس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد موذن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد نے اور عمار بن حفص بن سعد اور عمر بن حفص بن عمر بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو حضرت بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے اعمال میں سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہوں یہاں تک کہ قتل ہوجاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اور اپنے حق وحرمت کا واسطہ دیتا ہوں (کہ تم میرے ہی پاس رہو) کیونکہ میں اب بوڑھا ہوا اور میری موت قریب آئی چنانچہ بلال حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہ گئے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت بلالؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی نامنظور کیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ نے نامنظور کیا تھا مگر حضرت بلالؓ نے نہ مانا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جب ان سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور انہوں نے نہیں مانا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں اذان دینے سے کون چیز مانع ہے حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اذان دی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر میں نے حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے اذان دی کیونکہ وہ میرے ولی نعمت تھے یہاں تک کہ ان کی بھی

---

[1] اللہ کی طرف جانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں باطمینان عبادت کا موقع ملے مدینہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات خالی دیکھ کر ان کو سخت بے چینی رہتی تھی۔ ۱۲

وفات ہوگئی اور میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن چکا ہوں کہ اے بلال کوئی عبادت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کرنہیں ہے (لہٰذا اب میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں) چنانچہ بعزم جہاد شام کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت عمرؓ (فتح بیت المقدس کے لیے) شام تشریف لے گئے تو ان کے کہنے سے وہاں ایک مرتبہ حضرت بلالؓ نے اذان دی (راوی کہتا ہے کہ) اس دن سے زیادہ ہم نے رونے والے نہیں دیکھے۔ ان سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور کعب بن عجرہ اور اسامہ بن زید اور جابر اور ابوسعید خدری اور براء بن عاذب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے (یہ سب صحابی ہیں) اور ان سے مدینہ اور شام کے بڑے بڑے تابعین کی ایک جماعت نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ جب فتح بیت المقدس کے بعد مقام جابیہ میں گئے تو ان سے بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں رہنے دیں چنانچہ انہوں نے منظور کرلیا بلال نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو (بھی اجازت دے دیجئے) جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ ﷺ نے مواخات کرادی تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا تمہارے بھائی کو بھی میں نے اجازت دی چنانچہ یہ دونوں خولان کے ایک محلہ میں فروکش ہوئے حضرت بلالؓ نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے پاس نکاح کی درخواست کرنے کو آئے ہیں۔ ہم پہلے کافر تھے اب اللہ نے ہمیں ہدایت کردی ہم غلام تھے اللہ نے ہمیں آزاد کردیا ہم فقیر تھے اب اللہ نے ہمیں مالدار کردیا پس اگر تم اپنی (لڑکیوں کا) نکاح ہمارے ساتھ کردو تو الحمدللہ اور اگر ہماری درخواست نامنظور کرو تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد اس کے حضرت بلالؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم ہمارے زیارت کے لیے آؤ صبح کو حضرت بلال نہایت رنج کی حالت میں بیدار ہوئے اور مدینہ کی طرف چل دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر حاضر ہوئے اور قبر اطہر پر منہ رکھ کر رونے لگے اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم آگئے اور حضرت بلالؓ نے ان کو لپٹا لیا اور انہیں پیار کرنے لگے حضرات حسنینؓ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آج صبح کی اذان تم دو چنانچہ (یہ اذان دینے کے لیے) مسجد کی چھت پر چڑھے جب انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر تو سارا مدینہ ہل گیا پھر جب انہوں نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انہوں نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ تو عورتیں اپنے پردوں سے باہر آگئیں اس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔

ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اور اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن صبح کو رسول اللہؐ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے آگے [1] رہتے ہو جب کبھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر وغیرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور بن سلیمان بن محمد بن فضل بجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے

---

[1] یہ آگے رہنا رسول اللہ ﷺ پر ان کی فضیلت کو ثابت نہیں کرسکتا خدام لوگ اپنے آقا کے آگے بھی چلتے ہیں پیچھے بھی چلتے ہیں۔ مگر ہاں آگے رہنا ان کے اختصاو تقرب کی دلیل ہے۔

تھے ہمیں سفیان نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے نقل کر کے خبر دی کہ بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ آمین میں مجھ سے آگے نہیں ہوتے۔[1] حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار تھے اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے مکہ میں اسلام ظاہر کیا سات آدمی تھے (۱) رسول اللہ ﷺ (۲) ابوبکر (۳) خباب (۴) صہیب (۵) عمار (۶) بلال (۷) سمیہ والدہ عمار۔ پس بلال کو تو اللہ کی راہ میں بہت ذلت حاصل ہوئی ان کی قوم نے ان کی تذلیل کی ان کو پکڑا اور ان کی مشکیں کس دیں اور چھال کی بٹی ہوئی ایک رسی ان کی گردن میں ڈالی اور اپنے لڑکوں کے حوالہ کر دیا لڑکے ان کے ساتھ مکہ میں اخشاں (پہاڑ) کے درمیان کھیلا کرتے تھے یہاں تک کہ جب تھک جاتے تو ان کو چھوڑ دیتے اور باقی لوگوں کے حالات ان کے ناموں میں آئیں گے۔ شبابہ نے ایوب بن سیار سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک سخت سردی والے دن صبح کی اذان دی پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے مسجد میں کسی کو نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اور لوگ کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ سردی کے سبب سے نہیں آئے آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! سردی کو ان لوگوں سے دور کر دے پس (فوراً ہی) میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نماز کے لیے چلے آرہے ہیں۔ اس حدیث کو حمانی وغیرہ نے ایوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوبکر کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات ۲۰ھ میں دمشق میں ہوئی اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال سے کچھ اوپر تھی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور علی بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین میں مدفون ہوئے۔ حضرت بلال کا رنگ تیز گندمی تھا۔ نحیف الجثہ اور طویل القامۃ تھے رخساروں پر گوشت کم تھا۔ ابوعمرو نے لکھا ہے کہ ایک ان کے بھائی تھے ان کا نام خالد تھا اور ایک بہن تھیں جن کا نام غفیرہ تھا وہ آزاد کی ہوئی عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ محدث کی تھیں۔ حضرت بلال نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۴۹۴۔ حضرت بلالؓ بن مالک مزنی

حضرت بلالؓ بن مالک مزنی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ گئے اس جنگ میں صرف ایک گھوڑا ان کا زخمی ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۹۵۔ حضرت بلالؓ بن یحییٰ

حضرت بلالؓ بن یحییٰ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان قرشی

---

[1] یعنی میں آپ کی آمین کے ساتھ ہی آمین کہتا ہوں اس کی بہت بڑی فضیلت حدیث میں آئی ہے دوسری صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت بلالؓ نے اس کی وجہ سے یہ عرض کی کہ میں ہر وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب بن سلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش بندے پر دنیا میں یہ ہے کہ اس کے گناہوں کو دنیا میں چھپائے اور سب سے پہلی رسوائی اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ اس کے گناہ ظاہر کر دیئے جائیں ابو نعیم نے کہا ہے کہ میں ان بلال کو عبسی کوفی سمجھتا ہوں جو حضرت حذیفہ کے شاگرد تھے صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت بلالؓ

حضرت بلالؓ۔ یہ انصار میں سے ایک شخص ہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا پھر انہیں معزول کر کے عمان کی حکومت بھی عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں مگر ان کا یہ قصہ مشہور ہے۔

۴۹۷۔ حضرت بلزؓ

حضرت بلزؓ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام برز ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رزن ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں مالک بن قہطم ہے کنیت ان کی ابو العشراء دارمی۔ ان کا تذکرہ کنیت میں اور ان کے اور ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۹۸۔ حضرت بلیلؓ بن بلال

حضرت بلیلؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح کنیت ان کی ابو لیلی۔ عمران کے بھائی ہیں یہ دونوں بھائی نبیؐ کے صحابی تھے اور دونوں احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے یہ عدوی کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

باب الباء والنون والہاء والیاء

۴۹۹۔ حضرت بنہؓ جہنی

حضرت بنہؓ جہنی۔ بعض لوگ ان کو بنہ کہتے ہیں اور بعض لوگ نبیہ کہتے ہیں۔ معاذ بن ہانی اور یحییٰ بن بکیر نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنہ جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلوار کو برہنہ کئے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہ کیا تھا۔[1] جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبیہ کہا ہے اور اسی کے مثل ابن معین اور ابن وہب نے بھی کہا ہے جو ابن لہیعہ سے روایت کرنے میں بڑے ثابت قدم ہیں اور ابن سکن نے اپنی کتاب میں جو انہوں نے صحابہ کے حالات میں لکھی ہے۔ بنہ یے اور نون مشدد کے ساتھ لکھا ہے اور اس کو انہوں نے محمد بن عبد اللہ مقری سے

---

[1] اس کے منع کرنے میں یہ حکمت ہوگی کہ برہنہ تلوار سے بہادروں کو ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور اہل عرب میں باہم زمانہ جاہلیت میں سخت عداوت تھی کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جوش کے ساتھ وہ عداوت یاد آجائے اور فتنہ برپا ہو جائے اس کے علاوہ یوں بھی تلوار کا برہنہ رکھنا خلاف عقل ہے۔ زخم لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ ۱۲

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن لہیعہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔اس اختلاف کوابوعمرو نے ذکر کیا ہےاوران کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۰۔حضرت بہزؓ

حضرت بہزؓ۔بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔یمان بن عدی نے ثبیت سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ دانتوں کے عرض میں مسواک [1] ملتے تھےاور پانی چوس کر پیتے تھےاور درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے تھےاور فرماتے تھے کہ یہی زیادہ خوش گواراور پسندیدہ اور باعث صحت ہے۔اس حدیث کوعباد بن یوسف نے ثبیت سے ثبیت نے کہا کہ عباد بن یوسف نے قشیری سے بھی روایت کیا ہے۔نخیس بن تمیم نے بہز بن حکیم سےاورانہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ٹھیک نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۱۔حضرت بہزادؓ ابومالک

حضرت بہزادؓ۔کنیت ان کی ابومالک۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔جعفر بن عبدالواحد نے محمد بن یحییٰ توزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یوسف بن مالک بن بہزاد سے انہوں نے اپنے دادا بہزاد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا(ایک مرتبہ)رسول اللہؐ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ابوبکر کے بارے میں میرے حقوق کی حفاظت کرو کیونکہ جب سے وہ میرے ساتھ ہوئے کبھی انہوں نے مجھے رنج نہیں دیا عبدان نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف انہی لوگوں سے معلوم ہوئی جن سے ہم نے روایتیں لکھی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۲۔حضرت بہلولؓ بن ذویب

حضرت بہلولؓ بن ذویب۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بسند غیر متصل حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سخت زارزار روتے ہوئے گئے تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیوں روتے ہو؟ معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ!ایک جوان دروازے پر کھڑا ہوا ہے جس کا جسم تروتازہ اور رنگ چمکدار ہے صاف کپڑے پہنے ہوئے ہے خوبصورت ہے وہ اپنی جوانی پر ایسے رورہا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کے مرجانے پر روتی ہے وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ اس جوان کو میرے پاس لے آؤ اور اسے دروازے پر نہ روکو حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ معاذ نے اس جوان کو اندر بلالیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے جوان تو کیوں رورہا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کیوں نہ روؤں میں سخت گنہگار ہوں اگر کسی گناہ پر مواخذہ ہوگیا تو میں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں پڑجاؤں گا اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب مجھ سے مواخذہ کرے گا راوی نے پوری حدیث ذکر کی وہ کہتا تھا کہ وہ جوان روتا ہوا چلا گیا یہاں تک کہ مدینہ کے کسی پہاڑ میں جاکر چھپ گیا اور اس نے ایک کمبل پہنا اور اپنے ہاتھوں کو لوہے کی زنجیر سے گردن کے پاس کس لیا

---

[1] دانتوں کے طول میں مسواک ملنے سے مسوڑھوں کے مضرت کا اندیشہ ہوتا ہے۔۱۲

اور چلایا کہ اے میرے معبود! اے میرے آقا اور میرے مولا یہ بہلول بن ذویب ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے بھی مروی ہے کہ یہ شخص نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا گیا اور اسی قسم کا قصہ منقول ہے اور اس شخص کا نام اس روایت میں نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کا نام ثعلبہ تھا مگر یہ اکثر باتیں ثابت نہیں ہوئیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت بہیزؓ بن ہثیم

حضرت بہیزؓ بن ہثیم بن عامر بن نبی بابی انصاری اوسی حارثی ہیں۔ حارثہ بن حارث کی اولاد سے، بیعت عقبہ اور احد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابن اسحاق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام نہیز ہے نون کے ساتھ ان کا تذکرہ انشاء اللہ وہاں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۴۔ حضرت بھیسؓ بن سلمی

حضرت بھیسؓ بن سلمی تمیمی۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کا مال لینا جائز نہیں مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۰۵۔ حضرت بولیؓ

حضرت بولیؓ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے خطاب بن محمد بن بولی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا گرم[1] کھانا' کھانے سے بچو کیونکہ وہ برکت کو دور کر دیتا ہے تم ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ خوش گوار ہوتا ہے اور اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۶۔ حضرت بودانؓ

حضرت بودانؓ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں کیا ہے اور ابو بکر بن علی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے' ہمیں ابو موسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے قاضی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے جو میرے والد کے چچا تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن یزید اشجعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے ابن مینا سے انہوں نے بودان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے سامنے اس کا بھائی مسلمان عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے اس پر اس قدر گناہ ہوگا جس قدر عذر نہ کرنے والے کا گناہ ہوگا۔ ابو موسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا جودان ہے جو جیم کی ردیف میں انشاء اللہ آئے گا۔

---

[1] گرم کھانے کی ممانعت سے مراد ایسے گرم کھانے کی ممانعت ہے جو تکلیف دے اور بدقت کھایا جائے۔ ۱۲

۵۰۷۔ حضرت بجرۃؓ بن عامر

حضرت بجرۃؓ بن عامر۔ ان کی حدیث رحال بن منذر عمری نے اپنے والد منذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد بجرہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشاء ہم سے معاف کر دیجئے کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دودھ دوہنے میں مشغول ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم اپنے اونٹوں کا دودھ بھی دوہ لوگے اور نماز بھی پڑھ لوگے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ بجراۃ کے نام میں کیا ہے اور اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۔ حضرت بیرحؓ بن اسد

حضرت بیرحؓ بن اسد طاحی۔ نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے چند روز بعد آئے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انہوں نے مدینہ آنے سے پہلے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ زبیر بن خریت نے ابولبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص عمان سے نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے آئے جن کا نام بیرح بن اسد تھا جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت کی وفات ہو چکی۔ مدینہ کے راستہ میں انہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ ملے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس شہر کے رہنے والے نہیں ہو انہوں نے کہا ہاں میں عمان کا ایک شخص ہوں پس وہ ان کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ اسی سرزمین کے رہنے والے ہیں جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا تھا۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے زبیر بن خریت سے اسی کے مثل روایت کر کے خبر دی ہاں الفاظ اس کے مختلف ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف التاء -- باب التاء واللام والمیم

۵۰۹۔ حضرت تلبؓ بن ثعلبہ

حضرت تلبؓ بن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اخیف۔ اخیف کا نام مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر تمیمی ہیں عنبری ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابن قانع نے کہا ہے کہ اخیف بن حارث بن مجفر بصرے میں رہتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں ان کا نام ثلب ہے ثائے مثلثہ کے ساتھ مگر شعبہ کی زبان میں لکنت تھی وہ تے کو صاف ادا نہ کر سکتے تھے پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ہلقام نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے حشرات الارض [1] کی حرمت آپ سے نہیں سنی۔ اور غالب بن حجرہ بن ہلقام ابن تلب نے ہلقام بن تلب سے

---

[1] حشرات الارض ان جانوروں کو کہتے ہیں جو زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا وغیرہ۔ ۱۲

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! میرے لیے استغفار کیجئے چنانچہ آنحضرتؐ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۰۔حضرت تمامؓ بن عباس

حضرت تمامؓ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔قرشی ہاشمی۔نبیؐ کے چچا کے بیٹے۔علماء نے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں ان کے حقیقی بھائی کثیر بن عباس ہیں۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عمر ابوالمنذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے جعفر ابن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ (ایک دن) صحابہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں۔مسواک کیا کرو۔اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح وضو ان پر فرض ہے۔اس حدیث کو جریر سے منصور سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور سریج بن یونس نے اس حدیث کو ابوحفص ابار سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے جعفر بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

تمام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔حضرت علی بن ابی طالب جب عراق کی طرف گئے تو سہل بن حنیف کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ان کو معزول کر کے اپنے پاس بلا لیا اور سہل کے بعد تمام بن عباس کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ان کو بھی معزول کر کے ابوایوب انصاریؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ابوایوب (خود ہی) حضرت علیؓ کے پاس چلے اور مدینہ کا حاکم اپنی جگہ ایک انصاری کو کر گئے وہی انصاری مدینہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علیؓ شہید ہو گئے۔یہ مضمون ابوعمر نے خلیفہ سے نقل کیا ہے اور زبیر بن بکار کہتے تھے کہ حضرت عباس کے دس بیٹے تھے تمام ان سب میں چھوٹے تھے حضرت عباس ان کو گود میں اٹھاتے تھے اور فرماتے تھے

تموا بتمام فصار و اعشرة　　یارب فاجعلهم کراما برره　　واجعل لهم ذکرا وانم الثمره

"یہ تمام کے پیدا ہونے سے میرے بیٹے پورے دس ہو گئے۔اے میرے پروردگار! انہیں نیک اور برگزیدہ کر۔اور ان کا ذکر باقی رکھ اور ان کی نسل کو ترقی دے"۔

ابوعمر نے لکھا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہاں فضل اور عبداللہ نے آنحضرتؐ سے حدیثیں بھی سنی ہیں اور آپ سے روایت کی ہے۔ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مقام میں آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ میں تمام بن عباس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمام بن قثم بن عباس اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کیونکہ تمام بن عباس مشہور ہیں رہ گئے تمام بن قثم بن عباس تو اگر مراد اس سے قثم بن عباس بن عبدالمطلب ہیں تو زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قثم بن عباس کے کوئی اولاد نہ تھی ہاں تمام بن عباس کا ایک بیٹا تھا اس کا نام بھی قثم ہے شاید یہی شبہ ان کو ہو گیا ہو مگر یہ بعید ہے کیونکہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے چہ جائیکہ وہ خود۔شاید

ابونعیم کو وہ حدیث ملی ہو جو مسند احمد بن حنبل میں ہے جو ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے تمام بن قثم یا قثم بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے کہ تمہارے دانت زرد رہتے ہیں کیا تم مسواک نہیں کرتے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو بے شک میں ان پر مسواک فرض کر دیتا غالباً ابونعیم کی کتاب میں عن ابیہ کا لفظ رہ گیا ہوگا صرف تمام بن قثم یا قثم بن تمام ہوگا اور صحیح قثم بن تمام بن عباس ہے واللہ اعلم۔

۵۱۱۔ حضرت تمامؓ بن عبیدہ

حضرت تمامؓ بن عبیدہ۔ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ پھر مہاجرین رفتہ رفتہ مدینہ میں آتے گئے بنی غنم بن دودان مسلمان تھے مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ آئے تھے اور جن لوگوں نے معہ اپنی عورتوں کے ہجرت کی تھی ان میں سے تمام بن عبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۱۲۔ حضرت تمامؓ

حضرت تمامؓ۔ نبیؐ کی خدمت میں بحیرا اور ابرہہ کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا ذکر ہم ابرہہ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۳۔ حضرت تمیمؓ بن اسید

حضرت تمیمؓ بن اسید۔ بعض لوگ ان کو اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کہتے ہیں۔ یہ اسلام لائے اور نبیؐ نے نشانات حرم کی تجدید ان کے متعلق کی۔ آخر میں یہ مکہ میں رہنے لگے تھے یہ محمد بن سعد کا قول ہے ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کعبہ کے گرد تین سو کوئی بت دیکھے جو رانگ سے جڑے ہوئے تھے پس آپ ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ان بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ پس جب آپ کسی بت کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ اپنی گدی کے بل گر پڑتا تھا اور جب آپ کسی کے گدی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ منہ کے بل گر پڑتا تھا تمیم نے اس وقت یہ شعر کہا:

وفی الانصاب معتبر وعلم　　لمن یرجو الثواب او العقابا

"بتوں کے حالت عبرت اور علم حاصل کرنے کے لائق ہے اس شخص کے لیے جو ثواب یا عذاب کی امید رکھتا ہے"۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ تمیم بن اسد خزاعی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی یہ وہ مضمون تھا

جو ابو موسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے جو یہ کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی تو یقیناً تجدید نشانات حرم کی روایت جو ہم نے نقل کی ہے ان کو نہیں ملی۔

۵۱۴۔ حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی

حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی۔ عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ۔ یہ عدی قبیلہ ارباب سے ہیں ان کو لوگ عدی رباب کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابورفاعہ ہے۔ لوگوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو تمیم بن اسید کہتے ہیں یہ احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے اور بعض لوگ تمیم بن نذیر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن ایاس کہتے ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان سے حمید بن بلال نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا میں مسافر ہوں اپنے دین کی باتیں پوچھنے آیا ہوں میں نہیں جانتا کہ میرے دین میں کیا باتیں ہیں وہ کہتے تھے کہ پھر نبیؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی چھوہارے کی چھال سے بنی ہوئی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے اس پر نبیؐ بیٹھ گئے اور مجھے وہ باتیں تعلیم کرنے لگے جو اللہ عزوجل نے آپ کو تعلیم کی تھیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ دار قطنی نے ابورفاعہ کے بیان میں اس بات کا یقین کر لیا ہے کہ یہ تمیم بن اسید ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ دار قطنی نے ایک دوسرے مقام پر یحییٰ بن معین اور ابن صواف اور عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے تمیم بن نذیر روایت کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان تھا اور ابن مندہ نے تو وہی لکھا ہے جو اوپر بیان ہوا اور ابو نعیم نے ان کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ پورا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا نام تمیم بن اسید ہے اور بعض لوگ ابن ایاس کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور امیر ابو نصر نے نذیر یعنی ابو قتادہ عدوی کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن نذیر ان سے محمد بن سیرین اور حمید بن بلال نے روایت کی ہے پس کنیت میں انہوں نے مخالفت کی اور اسید یعنی ابورفاعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن اسید اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں مگر ضمہ زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں یہ عدوی ہیں بصرہ میں رہتے تھے امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ شباب نے حوثرہ بن اشرس سے روایت کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے بجستان میں عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۵۔ حضرت تمیمؓ بن اوس

حضرت تمیمؓ بن اوس بن خارجہ بن سود بن خزیمہ اور بعض لوگ ان کو سواد بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کہتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابورقیہ ہے۔ ان کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام رقیہ تھا ان کے سوا اور کوئی اولاد ان کی نہ تھی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ (ان کے دادا کا نام) خارجہ بن سواد ہے اور اس کے سوا اور کچھ منقول نہیں ہے اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں اوس بن حارثہ بن سود بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے پس انہوں نے سبا اور عمرو کے درمیان میں کئی پشتیں قائم کر دیں اور دوسرے ناموں میں بھی تغیر کر دیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جساسہ[1] کی حدیث بیان کی تھی اور وہ صحیح حدیث ہے۔ ان سے عبداللہ بن وہب اور سلیمان بن عامر اور شرحبیل بن مسلم اور قبیصہ بن ذویب نے روایت کی ہے۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قصص [2] وحکایات بیان کئے انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں چراغ روشن کئے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ انہوں نے فلسطین میں قیام کیا تھا اور نبیؐ نے انہیں فلسطین میں مقام عینون معافی میں دیا تھا اور ایک تحریر انہیں لکھ دی تھی یہ مقام اب تک بیت المقدس کے پاس مشہور ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ پہلے مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام چلے گئے تھے یہ پہلے نصرانی تھے ۹ھ میں اسلام لائے۔ نماز تہجد بہت پڑھا کرتے تھے ایک شب کو (نماز تہجد پڑھنے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صرف ایک آیت پر صبح کردی روتے جاتے تھے اور رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے وہ آیت یہ تھی: ام حسب الذین اجترحوا السیات الآیہ۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے بیان کیا کہ روح بن زنباع تمیم داری کی زیارت کو گئے تو انہوں دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا بنا رہے ہیں اور ان کے گھر والے سب ان کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ روح نے ان سے کہا کہ کیا ان لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس کام کو کر لیتا انہوں نے کہا ہاں (تھا) مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کرے اور اس کو کھلائے اللہ ہر دانہ کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔ اس حدیث کو طاہر بن روح بن زنباع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرا گزر تمیم داری پر ہوا اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کر رہے تھے تو میں نے ان سے کہا الخ۔ ان کی روایت سے اور احادیث بھی ہیں۔ بہت خوش وضع اور خوش پوش تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۶۔ حضرت تمیمؓ بن بشر

حضرت تمیمؓ بن بشر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج۔ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۱۷۔ حضرت تمیمؓ بن جراشہ

حضرت تمیمؓ بن جراشہ۔ ثقفی ہیں۔ ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آیا تھا ہم سب لوگ اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دیں جس میں چند باتوں کی اجازت ہو حضرت نے فرمایا تم خود لکھ لاؤ جو تمہاری سمجھ

---

[1] جساسہ ایک جانور کا نام ہے اس کو جساسہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ادھر ادھر کی خبروں کا تجسس کر کے دجال سے جا کر بیان کرتا ہے اس کا مفصل تذکرہ اور حدیثوں میں ہے۔

[2] قصص وحکایات سے جھوٹے قصے کہانیاں مراد نہیں ہیں بلکہ اگلوں کے عبرت انگیز اور نصیحت آمیز واقعات مراد ہیں۔

میں آئے پھر اس کو میرے پاس لاؤ (حضرت علی مرتضیٰ سے ہم نے کہا آپ لکھ دیجئے چنانچہ وہ لکھنے بیٹھے) ہم نے اس تحریر میں اپنے لیے سود اور زنا کی اجازت مانگی حضرت علیؓ نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا پس ہم خالد بن سعید بن عاص کے پاس گئے (اور ان سے لکھنے کے لیے کہا) علی نے ان سے کہا کہ تم جانتے ہو تم کو کیا لکھنا پڑے گا سعید نے کہا جو کچھ یہ لکھوائیں گے میں لکھ دوں گا اور رسول اللہ ﷺ حکم دینے کے لیے سزاوار ہیں چنانچہ انہوں نے لکھ دیا اور ہم وہ تحریر رسول اللہؐ کے پاس لے گئے آپ نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ اس کو پڑھو چنانچہ جب وہ سود کے بیان پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اس تحریر کے اس مقام پر میرا ہاتھ رکھ دو پس آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: یاایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا مابقی من الربوا الآیه- (اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور جس قدر سود (تمہارا لوگوں کے ذمہ) باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔) اس کے بعد اس عبارت کو آپ نے مٹا دیا ہمارے دل میں اطمینان آ گیا۔ اور ہم نے پھر آپ سے نہیں کہا پھر جب زنا کے بیان پر پہنچا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشه الآیه- (زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے) اس کے بعد آپ نے اسے مٹا دیا اور حکم دیا کہ اب یہ تحریر ہم لوگوں کو لکھ کر دے دی جائے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۸۔ حضرت تمیمؓ بن حارث

حضرت تمیمؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ حبش کے مہاجرین میں سے تھے اور سرزمین شام کے مقام اجنادین میں شہید ہوئے یہ بھائی ہیں سعید، ابوقیس، عبداللہ اور سائب کے۔ یہ سب بیٹے حارث کے تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے تھے۔ ان کا ایک چھوٹا بھائی اور تھا جو بدر کے دن گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان کا باپ حارث (مسلمانوں کے ساتھ) مسخراپن کرنے والوں میں تھا اور یہ وہی ہے جس کو لوگ ابن الغیطلہ کہتے تھے غیطلہ اس کی ماں کا نام تھا وہ قبیلہ کنانہ سے تھی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے مہاجرین حبش میں تمیم کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے عوض میں بشر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۹۔ حضرت تمیمؓ بن حجر

حضرت تمیمؓ بن حجر۔ کنیت ان کی ابواوس اسلمی۔ یہ قبیلہ اسلم کی بستی میں عرج کی طرف سے آ کے اترا کرتے تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے۔ یہ تمیم بریدہ بن سفیان کے دادا ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن سعد کو وہم ہو گیا صحیح وہ ہے جو ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن عجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس سے روایت کیا ہے کہ جب نبیؐ بوقت ہجرت ان کی طرف سے ہو کر گزرے تو انہوں نے اپنے غلام مسعود کو حضرت کے ہمراہ کر دیا تھا اوس کے نام میں یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۵۲۰۔ حضرت تمیمؓ بن حمام

حضرت تمیمؓ بن حمام انصاری۔ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات- (جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو) ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور اس کو محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس

سے روایت کیا ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں تصحیف کردی ہے ان کا نام عمیر بن حمام ہے۔ اس پر راوی حضرات اصحاب مغازی اور سیرت نگار متفق ہیں۔ کہ عمیر بن حمام حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان کے نام میں جس شخص نے تصحیف کی وہ محمد بن مروان سدی ہیں اور بعض لوگوں نے اس تصحیف میں ان کی پیروی کرلی ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ عمیر کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۱۔ حضرت تمیمؓ مولی خراش

حضرت تمیمؓ۔ خراش بن صمہ انصاری کے غلام تھے اپنے آقا خراش کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو جنگ بدر و احد میں شریک تھے رسول اللہؐ نے ان کے اور خباب غلام عتبہ بن غزوان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۲۔ حضرت تمیمؓ بن ربیعہ

حضرت تمیمؓ بن ربیعہ بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی۔ اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور درخت کے نیچے آپ سے بیعۃ الرضوان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ہشام نے ان کا تذکرہ جمہرہ میں لکھا ہے۔

۵۲۳۔ حضرت تمیمؓ بن زید

حضرت تمیمؓ بن زید۔ عبداللہ بن زید انصاری مازنی کے بھائی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعباد ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی شیبہ نے اور ابوبشر یعنی بکر بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ابی ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاسود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن تمیم نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں پیروں پر پانی [1] پھیر لیا اور نیز ان سے مروی ہے کہ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو حالت نماز میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسے حدث ہو گیا آپ نے فرمایا اس کا وضو نہ جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ سنے یا اسے بو نہ معلوم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ تمیم انصاری مازنی جو عباد کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام تمیم بن عبد بن عمر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن زید اور بعض لوگ تمیم بن عاصم کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالحسن ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پانی اپنے پیروں پر پھیر لیا یہ حدیث ضعیف السند ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے

---

[1] اس لفظ کلھا ہے مسح الماء علی رجلیہ۔ ہمارے زمانہ کے بعض دھوکہ دینے والوں نے اپنے رسالہ الوضو میں اسی قسم کے الفاظ بعض حدیثوں سے نقل کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ اہلسنت کے یہاں بھی وضو میں پیروں کا مسح آیا ہے۔

جو روایت کی ہے وہ صحیح ہے اور میں تمیم کو صرف اسی روایت کے ذریعہ سے جانتا ہوں حالانکہ اس روایت میں و نیز ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے پھر ابو نعیم نے ان کے بھائی کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن ہے انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کی اولاد سے مشہور کنیت ان کی ابن ام عمارہ تھی۔ احد میں شریک ہوئے اور بدر میں شریک نہیں ہوئے پھر ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن تمیم نے روایت کی ہے۔ پس جب ابو نعیم عباد کی روایت کو ان کے چچا سے صحیح کہتے ہیں پھر وہ تمیم کو کیوں نہیں جانتے؟ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت تمیمؓ بن سعد

حضرت تمیمؓ بن سعد۔ تمیمی۔ یہ قبیلہ تمیم کے وفد میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۲۵۔ حضرت تمیمؓ بن سلمہ

حضرت تمیمؓ بن سلمہ۔ ان کی حدیث خالد حذاء نے بواسطہ ایک شخص کے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ یکایک ایک شخص آپ کے پاس سے لوٹا میں نے اسے پشت کی طرف سے دیکھا کہ وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے اپنا عمامہ کچھ پیچھے بھی لٹکایا تھا میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ تابعین میں بھی ایک شخص تمیم بن سلمہ ہیں وہ ابوالزبیر سے اور تابعین سے روایت کرتے ہیں میں ان کو ان تمیم کے علاوہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو محمد کے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن عیسیٰ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسعر نے زیاد بن فیاض سے انہوں نے تمیم بن سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر (رکوع سجدے سے) اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کے مثل کر دے گا۔

۵۲۶۔ حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو

حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو کنیت ان کی ابوالحسن۔ مازنی۔ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے جبکہ سہل بن حنیف (حاکم مدینہ) حضرت علیؓ کے پاس عراق چلے گئے۔ اس مضمون کو ابو نعیم نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک نقل کیا ہے اور ابو موسیٰ بن ابو حفص بن شاہین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا تمیم یعنی ابوالحسن بن عبد عمرو بن قیس بن محرث بن حارث ابن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ ان کا تذکرہ محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اس سے مفصل آئے گا۔

۵۲۷۔ حضرت تمیمؓ غنمی

حضرت تمیمؓ غنمی۔ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بالاتفاق سب قائل ہیں کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن خیثمہ کے غلام تھے اور سعد بنی غنیم کے سردار تھے۔ طبری نے کہا کہ سلم سین کے زیر کے ساتھ ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۸۔ حضرت تمیمؓ بن غیلان

حضرت تمیمؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں آئے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے فضل نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب کو اور مغیرہ بن شعبہ کو اور ایک اور شخص کو جو انصاری تھا یا خالد بن ولید تھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ قبیلہ ثقیف کے بت کو توڑ ڈالیں (اور وہاں ایک مسجد بنا دیں) ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان کی مسجد کہاں بنائیں آپ نے فرمایا جہاں ان کا بت خانہ ہے تاکہ اللہ کی پرستش اس مقام پر کی جائے جہاں اس کی پرستش نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۲۹۔ حضرت تمیمؓ بن معبد

حضرت تمیمؓ بن معبد بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری۔ اوسی۔ حارثی۔ احد میں اپنے والد معبد کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کے والد کے ذکر میں کیا ہے۔

۵۳۰۔ حضرت تمیمؓ بن نسر

حضرت تمیمؓ بن نسر بن عمرو۔ انصاری خزرجی۔ بنی خزرج میں سے ہیں۔ احد میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے کیا ہے اور ان کو نسر کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے سفیان بن نسر کا بھی ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے لکھا ہے کہ سفیان بن نسر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے ابوعمر نے سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تمیم کے نام میں کسی نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۱۔ حضرت تمیمؓ بن یزید

حضرت تمیمؓ بن یزید۔ اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہیں۔ ان کا حال کچھ معلوم نہیں۔ الملیح رقی نے ابوہاشم جعفی سے انہوں نے تمیم بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم مسجد قبا میں گئے فجر کی روشنی خوب پھیل گئی تھی اور نبیؐ نے معاذ کو حکم دیا تھا کہ نماز پڑھا دیا کریں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت تمیمؓ بن یعار

حضرت تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج بن حارثہ۔ جنگ بدر میں شریک تھے

ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے کہ یہ خدری ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ خدارہ بن عوف کی اولاد سے ہیں جو خدرہ کے بھائی تھے۔اسی طرح حکم بن عمرو غفاری کے متعلق بھی کہا گیا ہے اور وہ غفار کے بھائی نعیلہ کی اولاد میں سے ہیں۔اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں یعار بن نسر بن عمرو انصاری خزرجی کے احد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے انہوں نے کہا ہے کہ علی بن عمر دار قطنی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

۵۳۳۔حضرت تمیمؓ

حضرت تمیمؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ان سے یزید بن حصین نے سبا کے قصہ میں ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تمیم داری ہیں۔مگر وہ حدیث صحیح نہیں ابو عمر نے لیث بن سعد سے انہوں نے موسیٰ بن علی سے انہوں نے یزید بن حصین سے انہوں نے تمیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ سے سبا کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ عورت ہے یا مرد اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب التاء مع الواو ومع الياء

۵۳۴۔حضرت توامؓ ابودخان

حضرت توامؓ۔ان کی کنیت ابودخان ہے۔ان کی حدیث عباس ازرق نے ہذیل بن مسعود سے انہوں نے شعبہ بن دخان بن توام سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ شعر موزوں کلام عرب کا نام ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۵۔حضرت تیہانؓ بن تیہان

حضرت تیہانؓ ابوالہیثم بن تیہان کے والد ہیں۔محمد بن جعفر مطین نے ہناد بن سری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوالہیثم بن تیہان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اثنائے سفر خیبر میں عامر بن اکوع سے یہ فرماتے ہوئے سنا (اکوع کا نام سنان ہے) کہ ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ تو عامر اتر پڑے۔اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رجز پڑھنا شروع کیا اور یہ اشعار پڑھے:

والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا

فانزلن سكينة علينا وثبت الاقدام ان لاقينا

قسم اللہ کی اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

پس اے اللہ! تو ہم پر اطمینان نازل کر۔اور جب ہم (دشمن سے) مقابلہ کریں تو (ہمیں) ثابت قدم رکھ۔

ہم سے یہ حدیث ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی کے مثل بیان کی یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی الہیثم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ابونعیم نے ان کی حدیث محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان سے روایت کی ہے جو ہم اس کے بعد والے تذکرہ میں ذکر کریں گے انہوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا

ہے اور ابن مندہ نے انہیں دو قرار دیا ہے۔

۵۳۶۔حضرت تیہان ؓ

حضرت تیہان ؓ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ابو عبداللہ جعفی نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے موذن کی آواز سن کر ویسا ہی فرمایا (یعنی یہ کہ ہمیں اپنے شعر سناؤ) ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے صرف ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کو تیہان والد ابوالہیثم کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں اور اس حدیث میں جو اس سے پہلے گزر چکی کلام ہے۔

باب الثاء۔باب الثاء والالف

۵۳۷۔حضرت ثابت ؓ بن اثلہ

حضرت ثابت ؓ بن اثلہ انصاری اوسی۔خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید ہوئے ان کا تذکرہ عبدان نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۳۸۔حضرت ثابت ؓ مولی اخنس

حضرت ثابت ؓ مولی اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کے غلام تھے جو بنی زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے۔ثابت مہاجرین میں سے تھے پھر مصر چلے گئے تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔یہ عبدان کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۳۹۔حضرت ثابت ؓ بن اقرم

حضرت ثابت ؓ بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔یہ مرہ بن حباب بن عدی بلوی کے چچازاد بھائی ہیں انصار سے ان کی حلف کی دوستی تھی۔عروہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب ؓ کے ہمراہ تھے پھر جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تو جھنڈا انہیں دیا گیا مگر انہوں نے وہ جھنڈا خالد بن ولید کو دے دیا اور کہا کہ تم فن حرب کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔یہ ثابت ۱۱ھ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۲ھ میں ان کو طلیحہ اسدی نے قتل کیا تھا اور عکاشہ بن محصن بھی انہیں کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔طلیحہ اور ان کے بھائی نے مل کے ان دونوں کو قتل کیا اس کے بعد طلیحہ مسلمان ہو گئے تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تھا اس کے سردار ثابت بن اقرم تھے اسی واقعہ میں ثابت بن اقرم شہید ہوئے۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۰۔ حضرت ثابتؓ بن جذع

حضرت ثابتؓ بن جذع۔ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم السلمی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور زہری نے کہا ہے کہ یہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۱۔ حضرت ثابتؓ بن حارث

حضرت ثابتؓ بن حارث انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ان سے حارث بن یزید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یہود کی عادت تھی کہ جب ان کا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا تو کہتے تھے کہ یہ صدیق ہے نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔[1] اللہ تعالیٰ جب کسی جان کو ماں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے تو اسی وقت وہ شقی وسعید (بھی لکھ دیتا) ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **هو اعلم بكم اذا انشاء كم من الارض و اذا نتم اجنة في بطون امهتكم الآيہ**۔ (وہ (اللہ) تم سے خوب واقف ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماں کے شکم میں بچے تھے)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۲۔ حضرت ثابتؓ بن حسان

حضرت ثابتؓ بن حسان بن عمرو بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ زہری کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت ثابتؓ بن خالد

حضرت ثابتؓ بن خالد بن نعمان بن خنسا ابن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک۔ بنی تیم اللہ سے ہیں۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں خالد بن عمرو بن نعمان بن خنسا جو مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں موسیٰ بن عقبہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحاق نے کہا کہ وہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اور ابن حبیب نے کہا کہ انہوں نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے۔ ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اور ابوایوب عبد بن عوف میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنی غنم سے ثابت بن خالد بن نعمان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بنی تیم اللہ سے لکھا ہے اور ابن ابن شہاب نے شرکائے بدر میں ابن اسحاق کی طرح ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی تیم اللہ سے ہیں۔

میں کہتا ہوں بے شک ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ بنی غنم اور ہیں اور بنی تیم اللہ اور ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ غنم بیٹے ہیں

---

[1] یعنی بغیر علم کے یہ بات کہتے ہیں چھوٹے بچوں کی بابت علماء اسلام مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ سب ناجی ہیں بعض کہتے ہیں قطعاسب ناجی نہیں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے حنفیہ کا مسلک اس بارے میں سکوت ہے۔

مالک ابن نجار کے اور نجار کا نام تیم اللہ ہے نام ان کا تیم اللات تھا مگر تیم اللہ مشہور ہوا نجار ان کا لقب ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔
یہ ثابت احد میں بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۵۴۴۔ حضرت ثابتؓ بن خنساء

حضرت ثابتؓ بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ صرف واقدی کے قول کے موافق یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبد اللہ بن مندہ نے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء کا ذکر لکھا ہے جو بنی تیم اللہ سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشک یہ اور ہیں کیونکہ نسب میں باپ دادا کا نام مختلف ہے پھر ثابت بن خالد بنی مالک بن نجار سے ہیں اور یہ بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ابوموسیٰ پر کیونکر مشتبہ ہوگئی۔

۵۴۵۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح

حضرت ثابتؓ بن دحداح۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں دحداحہ بن نعیم بن غنم بن ایاس۔ کنیت ان کی ابوالدحداح ہے۔ بنی انیف میں سے ہیں یا بنی عجلان میں سے۔ بنی زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلفا میں سے ہیں۔ محمد بن عمر واقدی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر خطمی کہتے ہیں کہ ثابت بن دحداح احد کے دن سامنے آئے اور مسلمان اس وقت متفرق ہو رہے تھے اور پریشان تھے پس یہ چلانے لگے کہ اے گروہ انصار میرے پاس آؤ میں ثابت بن دحداح ہوں اگر محمد (ﷺ) مقتول ہو گئے (تو ہو جانے دو) اللہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا لہٰذا تم اپنے دین کی طرف سے لڑو اللہ تمہیں غالب کرے گا اور تمہاری مدد کرے گا چنانچہ ایک جماعت انصار کی ان کے پاس جمع ہوگئی اور وہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کے (کفار پر) حملہ کرنے لگے۔ ان کے مقابلہ پر کافروں کا ایک سخت لشکر آیا جس میں ان کے سردار تھے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب یہ سب لوگ مل کر ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے ثابت پر خالد بن ولید نے نیزہ سے حملہ کیا اور نیزہ ان کے پار کر دیا کہ یہ جان بحق ہو کے گر پڑے اور ان کے ساتھ اور جس قدر انصار تھے وہ بھی شہید ہو گئے پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس دن سب مسلمانوں کے آخر میں یہی لوگ شہید ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے بعض راوی کہتے تھے کہ ثابت ان زخموں سے اچھے ہو گئے تھے اور اپنے بستر پر ان کا انتقال ہوا تھا اسی زخم کی وجہ سے جو اس دن انہیں لگا تھا رسول اللہؐ کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت یہ زخم کھل گیا تھا۔ اور سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے ابن دحداح پر جو انصار کے ایک شخص تھے نماز پڑھی پھر جب ہم ان کی نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس گھوڑا لے آیا اور آپ اس پر سوار ہو کے لوٹ آئے یہ روایت بھی اسی قول کی تائید کرتی ہے کہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ ہم نے ان کا تذکرہ ان کی کنیت میں کیا ہے۔

۵۴۶۔ حضرت ثابتؓ بن دینار

حضرت ثابتؓ بن دینار۔ ابراہیم بن جنید نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں عازب کے بھائی ہیں براء بن عازب کے اور والد

ہیں عدی ابن ثابت کے۔ ان کا تذکرہ ابوعبداللہ بن ماجہ نے اپنی سنن میں نماز کے بیان میں کیا ہے۔ انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ہیثم بن جمیل سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابان بن ثعلب سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ منبر پر (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوتے تھے تو آپ کے صحابہ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے ابن ماجہ نے کہا ہے کہ میں اس سند کو متصل سمجھتا ہوں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عدی بن ثابت انہیں ثابت کے بیٹے ہیں اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عدی بن ثابت (ان ثابت کے بیٹے نہیں بلکہ وہ) ثابت بن قیس بن حلیم کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت ثابتؓ بن ربیع

حضرت ثابتؓ بن ربیع۔ عبدان نے ان کا تذکرہ اپنی سند سے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ ثابت ابن ربیع کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حالت نزع میں مبتلا تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں آواز دی مگر وہ بولے نہیں تو رسول اللہؐ رونے لگے اور فرمایا کہ اگر وہ میری آواز کو سنتے تو ضرور جواب دیتے اس وقت ان کی ہر ہر رگ کو موت کا صدمہ بہت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہے عورتیں بھی رونے لگیں اسامہ بن زید نے انہیں منع کیا تو رسول اللہؐ نے منع فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں ان کو رونے دو مگر جس وقت ان کی جان نکل جائے اس وقت پھر میں کسی رونے والی کی آواز نہ سنوں۔ عبدان نے اس حدیث کو ایسا ہی لکھا ہے اور یہ حدیث جابر یا جبر بن عتیک کی روایت سے مشہور ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ یہ واقعہ عبداللہ بن ثابت کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۸۔ حضرت ثابتؓ بن ربیعہ

حضرت ثابتؓ بن ربیعہ۔ بنی عوف بن خزرج کی اولاد سے ہیں پھر بنی حبلی میں داخل ہوئے تھے ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ (یقینی بات نہیں ہے بلکہ) مشکوک ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۹۔ حضرت ثابتؓ بن رفاعہ

حضرت ثابتؓ بن رفاعہ انصاری۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو قتادہ نے مرسلاً روایت کی ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا جو انصار میں سے ایک شخص تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ثابت اس زمانے میں یتیم تھے۔ اور انہیں کی تربیت میں تھے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ثابت یتیم ہے اور میری تربیت میں ہے مجھے اس کے مال سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اس قدر کہ تم دستور کے موافق کھالو بغیر اس کے کہ اپنا مال بچا کر ان کا مال صرف کر دو (یعنی جب تمہارے پاس نہ ہو تو ان کے مال سے کھالو ورنہ نہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۰۔ حضرت ثابتؓ بن رفیع

حضرت ثابتؓ بن رفیع۔ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔ انصاری تھے بصرہ میں رہتے تھے پھر مصر کی طرف چلے

گئے تھے۔ان سے صرف حسن (بصری) نے اور اہل شام نے روایت کی ہے۔ حسن نے روایت کی ہے کہ انہیں لشکر کی سرداری اکثر ملا کرتی تھی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کرلیا جائے بعد اس کے وہ تقسیم کے لئے حوالہ کی جائے۔(یہ بھی خیانت ہے) کوئی شخص (مال غنیمت کا) کپڑا قبل تقسیم کے پہن لے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو تقسیم کے لئے حوالہ کرے۔ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام صرف ثابت ربیع لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے ثابت ربیع لکھ کر کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے ثابت ربیع کو ذکر کیا ہے اور وہی حدیث بیان کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ ابوسعید بن یونس نے اہل مصر کی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) ثابت بن رویفع بن ثابت بن سکن (ہی) انصاری ہیں۔انہوں نے ابن ابی ملیکہ بلوی سے روایت کی ہے اور نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے ثابت بن ربیع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور اکثر سردار لشکر کئے جاتے تھے غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے ابوسعید نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ثابت بن رویفع بن ثابت ہیں ان کے والد رویفع بن ثابت تھے اور میرے نزدیک یہ وہی ہیں جن سے حسن بصری نے روایت کی بعض علمانے یہ بھی کہا ہے کہ ابوسعید اپنے شہروالوں کے حال سے خوب واقف ہیں اور اہل مصر کے بارے میں اکثر ائمہ انہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ بہت صحیح ہے کیونکہ ثابت بن رویفع اگر یہ نہیں ہیں تو پھر وہ کون ہیں واللہ اعلم اسی کی تائید کرتی ہے وہ روایت جو ہم سے ابوالفراج بن ابی الرجا اصفہانی انے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے زیاد مصفر سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ثابت بن رویفع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور لشکر کے سردار بنائے جایا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کرلیا جائے پھر وہ تقسیم کے لئے واپس کی جائے یا کوئی شخص کپڑا پہنے پھر جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے تقسیم کے لئے واپس کرے۔

۵۵۱۔حضرت ثابتؓ بن زید حارثی

حضرت ثابتؓ بن زید حارثی بنی حارث بن خزرج کے اولاد میں سے ہیں۔انصار میں سے ہیں۔کنیت ان کی ابوزید ہے۔یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قیس بن زعوراء کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سکن عدی بن نجار سے ہیں جیسا کہ انس بن مالک نے ذکر کیا ہے اور وہ صحیح ہے حضرت انس سے جب پوچھا گیا کہ قرآن کس کس نے جمع کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ معاذ نے اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت نے اور میرے ایک چچا ابوزید نے۔ ہشام کلبی بھی اسی طرف گئے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۲۔حضرت ثابتؓ بن زید

حضرت ثابتؓ بن زید بن مالک بن عبید بن کعب بن عبدالاشہل۔انصاری اوسی اشہلی۔سعد بن زید کے بھائی ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔کنیت ان کی ابوزید ہے۔عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابوزید یہ وہی

ہیں جنہوں نے رسول خداﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔ ان کا نام ثابت بن زید تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ سوا یحییٰ بن معین کے اور کوئی اس کا قائل ہو بعض لوگوں نے اس کے سوا اور باتیں بھی کہی ہیں عنقریب ان کے متعلق اختلافات کنیت کے باب میں ابوزید کے نام میں آئیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن معین کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ان ابوزید کو جنہوں نے کہ قرآن جمع کیا تھا بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے حالانکہ حضرت انس نے کہا ہے کہ وہ میرے چچا تھے پس وہ بنی نجار میں سے ہوں گے اور بنی نجار خزرج کی ایک شاخ ہے اور نبی عبدالاشہل اوس کی شاخ ہے پس یہ بنی عبدالاشہل سے نہیں ہوسکتے واللہ اعلم۔

۵۵۳۔ حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن ودیعہ ان کا ذکر ثابت بن ودیعہ اور ثابت بن یزید کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ثابت بن ودیعہ کے بیان میں کیا ہے۔

۵۵۴۔ حضرت ثابتؓ بن سفیان

حضرت ثابتؓ بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی اور ان کے بیٹے ہیں سماک اور حارث احد میں شریک تھے حارث اسی جنگ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۵۔ حضرت ثابتؓ بن سماک

حضرت ثابتؓ بن سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی۔ یہ پوتے ہیں ان ثابت کے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یہ بھی احد میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے پس یہ ثابت اور ان کے والد اور ان کے دادا سب جنگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۶۔ حضرت ثابتؓ بن صامت

حضرت ثابتؓ بن صامت انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں ان کی حدیث اسماعیل بن ابی اویس نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول خداﷺ کو بنی عبدالاشہل کی مسجد میں دیکھا کہ آپ ایک چادر پر بیٹھے ہوئے اور اس کو لپیٹے ہوئے تھے زمین کی خنکی کے سبب سے۔ ابن ابی حبیبہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا (یعنی اسماعیل) اور بعض لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثابت کہا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن صامت اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت انصاری اشہلی۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثابت بن صامت زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کر چکے ہیں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن البتہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ

تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کہ اگر یہ اشہلی ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے تو پھر یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ عبادہ خزرجی ہیں اور عبدالاشہل قبیلہ اوس کی شاخ ہے اور ابو حاتم بن حبان نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت اشہلی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں مگر اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ہیں اور وہ فن حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں یہ قول ابوعمر کے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اشہلی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ثابت ہیں صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور مسلم بن حجاج نے تابعین میں یہ بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل بن جشم یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ عبادہ اور ان کے بھائی اوس قبیلہ خزرج سے ہیں اور انہوں نے اپنی سند اسے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے ابن ابی اویس سے انہوں نے ابن حبیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں کھڑے ہوئے یہ بیان انہیں لوگوں کی تائید کرتا ہے جو ان کو عبادہ کا بھائی نہیں کہتے۔ واللہ اعلم

۵۵۷۔ حضرت ثابتؓ بن صہیب

حضرت ثابتؓ بن صہیب بن کرز بن عبد مناہ بن عمرو بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ احد میں شریک تھے طبری نے ان کو ذکر کیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۵۸۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے (ان کے نسب میں) سالم کو عمرو بن عوف بن خزرج کا بیٹا کہا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ شام میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے۔ یہ بھائی ہیں ابوجبیرہ بن ضحاک کے ثابت بن ضحاک جنگ خندق میں رسول خدا کے ہمراہ سواری پر سوار تھے اور مقام حمراالاسد کی طرف جنگ احد میں رسول خدا ﷺ کے رہبر یہی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ اس زمانے میں کم سن تھے۔ یہ سب بیان ابوعمر کا ہے مگر اس میں اعتراض ہے کیونکہ جو شخص مقام میں حمراء الاسد تک نبی ﷺ کا رہبر ہو۔ یہ سنہ ۳ھ کا واقعہ ہے اور بیعۃ الرضوان سنہ ۶ھ کا واقعہ ہے وہ بیعۃ الرضوان میں صغیر السن کیونکر ہوگا جب کہ وہ اس سے پہلے رہبر بن چکا تھا کیونکہ رہبر تو بڑا ہی آدمی ہوتا ہے۔[1] اور ابوعمر کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ وہ ابوجبیرہ کے بھائی ہیں کیونکہ ابوعمر نے ابوجبیرہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ ابوجبیرہ بن ضحاک بن ثعلبہ انصاری اشہلی اور کلبی نے بھی ان کا نسب بنی عبدالاشہل میں اسی

---

[1] یہ کلیہ صحیح نہیں کبھی بچوں کو بھی راہ بتانے کے لئے ساتھ لے لیتے ہیں خصوصاً جو بعض بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہیں وہ بڑوں کے برابر اس کام کو انجام دے دیتے ہیں۔

طرح بیان کیا ہے پس یہ ابو جبیرہ کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہیں ابو جبیرہ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور یہ ثابت قبیلہ خزرج سے ہیں اور تعجب ہے کہ ابو عمر نے ان ثابت کو تو ابو جبیرہ کا بھائی کہہ دیا اور ان کے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی نہیں کہتے حالانکہ نسب ان دونوں کا ایک ہے پس اگر وہ ان کے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی کہتے تو بہتر ہوتا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ محمد بن سعد نے ثابت کا نسب اس طرح بیان کیا ہے ثابت بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج مگر اور کسی نے ان کی موافقت نہیں کی نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ کوئی حدیث ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب خلیفہ سے آگے نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یہ ابو جبیرہ بن ضحاک کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے بخاری نے اپنی کتاب میں صرف یہ ذکر کیا ہے کہ یہ حدیبیہ میں شریک تھے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ابو قلابہ ان سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ حدیث ابو الفرج بن یحییٰ بن محمود بن سعد نے ہم سے اپنی اسناد کے ساتھ مسلم بن حجاج تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ابی سلام بن ابی سلام دمشقی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو قلابہ نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھے ثابت بن ضحاک نے خبر دی کہ انہوں درخت کے نیچے رسول ﷺ سے بیعت کی تھی۔

ہمیں ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابو نصر محمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہدبہ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو قلابہ نے نے بیان کیا کہ ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص اسلام کے کے سوا [1] اور کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کہا اور کسی شخص پر ایسی چیز کی نذر روا جب نہیں ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہو اور ان سے عبداللہ مغفل نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مزارعت [2] سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ آٹھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت ابن ضحاک بن ثعلبہ انصاری کنیت ان کی ابو جبیرہ ہے۔ ابو عثمان نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں ثابت بن ضحاک بن خلیفہ کے اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے کہ یہ ضحاک ہیں بیٹے ابو جبیرہ کے انہوں نے ث کی ردیف میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا ابو موسیٰ کا کلام ختم ہو گیا۔ انہوں نے جو ان کے نسب میں ضحاک ابن ثعلبہ کہا ہے یہ غلط ہے درمیان سے

---

[1] جس طرح لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا نصرانی ہو جاؤں اس طرح کی قسم سے حضرت نے منع فرمایا۔

[2] مزارعت کہتے ہیں دو آدمیوں کے مل کر کھیتی کرنے کو شرکت میں چونکہ جھگڑا ہوتا ہے اس لیے پہلے ممانعت تھی پھر اجازت دے دی گئی۔

خلیفہ کا نام رہ گیا ہے ابوموسیٰ کے استدارک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ بعض راویوں نے خلیفہ کا نام نکال ڈالا ہے مگر ابن مندہ نے اس کو صحیح لکھا ہے۔

۵۶۰۔ حضرت ثابتؓ بن طریف

حضرت ثابتؓ بن طریف مرادی ثم العرنی۔ فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ کی زیارت کی ہے ان سے ابوسالم جیشانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن یونس بن عبدالاعلی سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن طریف مرادی ثم العرنی فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے اہل عرب سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے کیونکہ اہل عرب جب بعد مرتد[1] ہو جانے کے پھر مسلمان ہوئے تو حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جہاد کی ترغیب دی چنانچہ اہل عرب شام اور عراق کی طرف جہاد کے لیے گئے جو لوگ شام گئے تھے وہ بعد فتح شام کے مصر کی طرف گئے اور مصر کو فتح کیا ان لوگوں میں بعض وہ تھے جن کو شرف صحبت حاصل تھا اور بعض وہ تھے جو صحابی نہ تھے اگرچہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا اس لیے کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جن لوگوں نے فتوحات میں شرکت کی ہے ان سب نے زمانہ جاہلیت پایا تھا کیونکہ اخیر عہد حضرت عمر کا نبیؐ کی وفات کے تقریباً تیرہ برس بعد تک تھا پس جن لوگوں نے ان دونوں کے زمانے میں جنگ کی وہ نبی ﷺ کی حیات میں کبیر السن تھے واللہ اعلم۔ اسی وجہ سے ابونعیم نے اس کا حوالہ ابن مندہ پر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایک حکایت کرنے والے نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۱۔ حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم

حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ یہ تابعی معلوم ہوتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن منصور طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقیل بن مدرک نے ثعلبہ بن مسلم سے انہوں نے ثابت بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا بے شک ادنیٰ عبادت مجاہدین فی سبیل اللہ تمام سال کے روزے اور نماز کے برابر ہے ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ادنیٰ مجاہد کون ہے فرمایا وہ شخص جس کا کوڑا بحالت غنودگی گر جائے اور وہ اتر کے خود اس کو اٹھائے۔ (یہ نہ گوارا کرے کہ کسی دوسرے کو اس کے اٹھانے کی تکلیف دے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۲۔ حضرت ثابتؓ بن عامر

حضرت ثابتؓ بن عامر بن زید انصاری بدر میں شریک تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے تھے جن سے حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا تھا۔

۵۶۳۔ حضرت ثابتؓ بن عبید

حضرت ثابتؓ بن عبید انصاری جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت ثابتؓ بن عتیک

حضرت ثابتؓ بن عتیک انصاری بنی عمرو بن مبذول سے ہیں جسر کے دن ابو عبید ثقفی کے ہمراہ ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے عروہ سے اور زہری سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے عروہ نے کہا ہے کہ جو لوگ بنی عمرو بن مبذول کے انصار میں سے جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے ان میں ثابت بن عتیک بھی تھے میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد نے مدائن میں جسر کے پاس کوئی جنگ نہیں کی ہاں ان لوگوں نے اپنی سواریوں پر سوار ہو کر دجلہ کو عبور کیا تھا جسر کا واقعہ تو قس ناطف کے دن ابو عبید ثقفی والد مختار کے ساتھ ہوا ہے اسی میں ابو عبید مقتول بھی ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۵۔ حضرت ثابتؓ بن عدی

حضرت ثابتؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو انصاری اوسی معاوی عبد الرحمٰن اور سہل اور حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب معاویہ سے آگے نہیں بیان کیا۔

۵۶۶۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید

حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن اشجع انصاری۔ بنی نجار میں سے ہیں انصار کے حلیف تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق اور زہری وغیرہ کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں خبط ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب قبیلہ اشجع سے قرار دیا ہے اور ان کو انصاریٔ بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی نجار سے تھے انصار کے حلیف تھے پس بنی نجار تو خود انصار میں سے ہیں (انصار کا حلیف ہونا کیا معنی) پھر اگر ان کا نسب اشجع میں ہے تو یہ بنی نجار میں نہیں ہو سکتے بنی نجار قبیلہ اشجع کی شاخ نہیں ہے وہ تو خود انصاری ہیں پس اگر وہ ان کا نسب قبیلہ اشجع میں ملا دیتے اور کہتے کہ یہ انصار کے یا بنی نجار کے حلیف ہیں تو ٹھیک ہوتا۔ علاوہ اس کے یہ نسب تو انصار کے نسب کے مشابہ ہے اشجع کا نسب نہیں معلوم ہوتا اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ نجار تک صحیح ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بقول جمیع علما یہ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں شمار کیا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو اشجعی انصار کے حلیف ہیں بدر میں شریک تھے اور عروہ بن زبیر سے شرکائے بدر میں ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن عصمۃ کا نام بھی منقول ہے تو انصار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ انصار کے بہت سے حلیف خود بھی اور ان کے باپ دادا بھی قبیلہ اشجع میں بہت رہے اس وجہ سے ان کی طرف ابنیت کے ساتھ منسوب ہو گئے مثال اس کی کعب بن عجرہ ہے کہ وہ بلی کی

طرف منسوب تھے جیسا کہ ہم ان کے نام میں ذکر کریں گے پھروہ انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہو گئے بعض علماء ان کو انصاری کہتے ہیں اور بعض لوگ بلوی حلیف انصار کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصار ہیں بسبب حلیف ہونے کے اور یہی وجہ ہے جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب انصار تک پہنچایا ہے اور پھر بھی ان کو اشجعی لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۶۷۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری

حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ صرف ابو نعیم نے لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کی شاخ بنی مالک بن نجار سے بدر میں شریک ہوئے ثابت بن عمرو بن زید بن عدی کا نام بھی روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ نام وہی ہے جو اس سے پہلے تذکرہ میں گزر چکا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابو نعیم نے باوجود ان کے نسب سے واقف ہونے کے ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا اس کے متعلق وہ کوئی عذر بھی نہیں کر سکتے سوا اس کے انہوں نے پہلے تذکرہ میں ان کو اشجعی لکھا دیکھا اور انہیں خیال ہوا کہ یہ بنی مالک بن نجار سے ہیں اس وجہ سے ان دونوں کو انہوں نے علیحدہ علیحدہ سمجھ لیا ایسا اکثر ہوا کرتا ہے کہ علمانسب میں سے بعض لوگ ایک شخص کو اس کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض لوگ اسی شخص کو حلف کی وجہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کبھی نسب بھی اسی قبیلہ تک پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اسی وجہ سے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا باوجودیکہ وہ ابو نعیم کی تحریر سے واقف تھے۔ واللہ اعلم

۵۶۸۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن خطیم بن عمرو بن یزید بن سواد بن ظفر یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن کلبی نے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس بیٹے ہیں خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر کے انصاری ہیں۔ ظفر ایک شاخ ہے قبیلہ اوس کی ان کا تذکرہ صحابہ میں ہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں انہوں وفات پائی ان کے والد قیس بن خطیم شاعر تھے مگر وہ بحالت شرک قبل اس کے کہ نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں مر چکے تھے۔ یہ ثابت حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے ہمراہ جنگ جمل وصفین اور نہروان میں شریک تھے ثابت بن قیس کے تین بیٹے تھے عمر اور محمد اور یزید یہ تینوں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان ثابت کی کوئی روایت نہیں ہے ہاں ان کے بیٹے عدی بن ثابت قدیم راویوں میں ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۹۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس بن زہیر بن مالک بن امرا القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ان کی والدہ قبیلہ طے کی ایک خاتون تھیں ان کی کنیت ابو محمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد تھا بعض لوگ ان کو ابو عبدالرحمٰن بھی کہتے ہیں

ثابت انصار کے خطیب تھے۔[1] اور نبی ﷺ کے خطیب تھے جس طرح کہ حضرت حسان آپ کے شاعر تھے ہم اس کو پہلے

---

[1] خطیب کہتے ہیں خطبہ پڑھنے والے کو اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام در پیش ہوتا تو قوم کے سب لوگ جمع کئے جاتے اور جو ان میں زیادہ باعزت و بافصیح ہوتا وہ کھڑا ہو کر سب کے سامنے تقریر کرتا اسی تقریر کو خطبہ کہتے ہیں۔

بیان کر چکے ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں با یام خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہمیں ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ازہر بن سعد نے ابن عون سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن انس نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے ثابت بن قیس کی خبر لا دے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں (ان کی خبر لا دوں گا) پھر وہ شخص گیا تو انہیں ان کے گھر میں پایا اس حالت میں کہ وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اس شخص نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ثابت بن قیس نے کہا کہ برا حال ہے میں نے رسول خدا کی آواز پر اپنی آواز بلند کر دی تھی لہٰذا میرے [1] عمل حبط ہو گئے اور میں دوزخ والوں میں سے ہوں پس وہ شخص رسول خدا کے پاس لوٹ آیا اور اس نے آپ سے یہ سب حال بیان کیا (موسیٰ بن انس کہتے تھے کہ پھر دوبارہ وہ شخص ثابت بن قیس کے پاس ایک بڑی بشارت لے کے گیا) حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخ والوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

ہمیں علی بن عبید اللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابو جعفر اپنی سند سے (امام) ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کیا اچھے مرد ہیں ابو بکر کیا اچھے مرد ہیں عمر کیا اچھے مرد ہیں ابو عبیدہ کیا اچھے مرد ہیں اسید بن حضیر کیا اچھے مرد ہیں ثابت بن قیس کیا اچھے مرد ہیں معاذ بن جبل کیا اچھے مرد ہیں معاذ بن عمرو بن جموح انس بن مالک کہتے تھے کہ جب جنگ یمامہ کے دن لوگ بھاگے تو میں نے ثابت بن قیس بن شماس سے کہا کہ اے چچا کیا آپ نہیں دیکھتے اور میں نے دیکھا کہ وہ حنوط [2] لگا رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح نہ لڑتے تھے تم نے اپنے ہم عصروں کی بہت بری عادت ڈالی ہے اور تم نے اپنی عادتیں خراب کی ہیں اے اللہ میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں ان سے جو ان لوگوں یعنی کافروں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس سے جو ان لوگوں یعنی مسلمانوں نے کیا بعد اس کے پھر خود انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اس روز اور سالم غلام ابی حذیفہ بہت ثابت قدم رہے اور دونوں لڑ کر شہید ہو گئے حضرت ثابت اس وقت ایک نہایت نفیس زرہ پہنے ہوئے تھے ایک مسلمان کا گزر ان کی طرف سے ہوا اور اس نے ان کی زرہ اتار لی پس ایک مسلمان نے حضرت ثابت کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک وصیت کرتا ہوں خبردار تم اس کو خواب وخیال سمجھ کر ٹال نہ دینا جب کل میں شہید ہوا تو ایک مسلمان کا گزر میری طرف سے ہوا اس نے میری زرہ اتار لی اس کی قیام گاہ سب لوگوں کے پیچھے ہے اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بڑی لمبی رسی میں بندھا ہوا ہے اس نے زرہ کے اوپر ایک دیگ بند کر دی ہے اور دیگ پر کجاوا رکھ دیا ہے پس تم خالد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ کسی کو بھیج کر اس زرہ کو منگا لیں پھر جب تم مدینہ جانا تو خلیفہ رسول اللہ [1] (یعنی ابو بکر) سے عرض کرنا کہ میرے اوپر اس قدر قرض ہے اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے چنانچہ جب وہ شخص

---

[1] قرآن مجید میں نبی کے سامنے بلند آواز سے بولنے والوں کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ اس بات پر کیوں نہیں خوف کرتے کہ ان کے عمل حبط ہو جائیں گے اسی وجہ سے انہیں اس کا خوف پیدا ہوا۔ یہ ہے خوف خدا۔

[2] حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے۔

بیدار ہوا تو حضرت خالد ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے زرہ لینے کو آدمی بھیجا وہ زرہ اسی طرح ملی جس طرح انہوں نے بیان کی تھی اور حضرت ابوبکرؓ سے بھی انہوں نے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے بھی ان کی وصیت جائز رکھی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے سوا اور کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو ان سے انس بن مالک نے اور ان کے بیٹوں یعنی محمد اور یحیٰی اور عبداللہ نے روایت کی ہے حضرت ثابت کے سب بیٹے واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۰۔ حضرت ثابتؓ بن مخلد

حضرت ثابتؓ بن مخلد بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو۔ یہ عامر بن لوذان بن خطمہ کی اولاد سے ہیں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی حدیث میں محمد بن بکر نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ثابت بن مخلد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کھلا ہوا وہم ہے کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن بکر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ محمد بن بکر ابن مکندر سے وہ مسلمہ بن مخلد سے راوی ہیں اور یحیٰی بن ابی بکر نے اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کیا ہے انہوں نے مسلمہ بن مخلد کہا ہے۔

۵۷۱۔ حضرت ثابتؓ بن مری

حضرت ثابتؓ بن مری بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن ثابت عبید بن ابجر۔ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں کم سن تھے ان کے اخیافی بھائی سمرہ بن جندب ہیں۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۵۷۲۔ حضرت ثابتؓ بن مسعود

حضرت ثابتؓ بن مسعود۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صفوان بن محرز کہتے تھے میرے پڑوس میں ایک شخص اصحاب نبی سے رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں نے ان سے بہتر پڑوسی نہیں دیکھا وہ پورا حال ان کا بیان کرتے تھے یہ قول ابو عمر کا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن مسعود ہے اور نیز کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں صرف صفوان نے جو ان کا ذکر کیا ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب بن سراج نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو عبداللہ بن مندویہ نے ان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت بنانی سے انہوں نے صفوان بن محرز بنانی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مقام ابراہیم کے پیچھے (کعبہ مکرمہ میں) نماز پڑھ رہا تھا اور میرے پہلو میں ایک شخص نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کھڑے ہوئے تھے ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں جب بلند آواز سے قرات کرتا تھا تو وہ اپنی آواز پست کر لیتے تھے میں نے ان سے بہتر کوئی پڑوسی نہیں دیکھا اور جب مجھے غلطی ہو جاتی تھی تو وہ مجھے لقمہ دیدیتے تھے پھر جب میں نماز پڑھ چکا تو طواف کرنے لگا وہ مجھے ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ روحیں سب لشکر کے لشکر ایک جگہ جمع نہیں جن میں وہاں تعارف ہو گیا ان میں یہاں بھی محبت ہے اور جن میں وہاں

اختلاف ہوا ان میں یہاں بھی اختلاف ہے بے شک تم ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تم روح کے موافق چلو گے ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان دونوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے تعجب ہے یہ دونوں شخص حافظ حدیث تھے یہ وہم ان سے کیوں کر ہوا میں خیال کرتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی ثابت نہ تھے بلکہ ثابت بنانی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ ابن مسعود تھے ورنہ احسبہ کہتے تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں احسبہ لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرابوعمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۷۳۔ حضرت ثابتؓ بن معبد

حضرت ثابتؓ بن معبد۔ انہوں نے راویت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اپنی قوم کی ایک عورت کی بابت سوال کیا جس کے حسن نے اسے فریفتہ کر لیا تھا اس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے بواسطہ ایک شخص کے جو قبیلہ کلب سے ہیں ثابت ابن معبد سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہ ہے جو علی بن معبد وغیرہ نے عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے عبد الملک ابن عمیر سے انہوں نے ثابت بن معبد سے انہوں نے قبیلہ کلب کے ایک شخص سے روایت کی ہے۔ ثابت بن معبد تابعی ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۴۔ حضرت ثابتؓ بن منذر

حضرت ثابتؓ بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بنی مالک بن نجار بن اوس سے ہیں بدر میں شریک تھے ابن مندہ نے نجار بن اوس (کی اولاد سے انہیں) لکھا ہے اور اپنی سند سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو مالک بن نجار بن اوس کی اولاد سے جنگ بدر میں شریک تھے ثابت بن منذر بن حرام کا نام روایت کیا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ ابن لہیعہ کا وہم ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اس پر تنبیہ نہیں کی کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے ابن مندہ نے کسی ناقص کتاب میں لکھا دیکھا ہوگا من بنی مالک بن النجار اوس بن ثابت کاتب نے نجار کے بعد ابن کا لفظ بڑھا دیا ہوگا اس کو ابن مندہ نے نجار بن اوس سمجھ لیا حالانکہ ایسا نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ ان صحابی کا نام اوس بن ثابت بن منذر بن حرام ہے مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں حسان بن ثابت کے بھائی ہیں ان کا تذکرہ اوس کے بیان میں ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۷۵۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس۔ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابو سعید ابن یونس سے نقل کیا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ذکر کیا ہے کہ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے اور ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے اور زہری نے ابن حزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ پھر میں اوپر چڑھایا گیا یہاں تک کہ میں ایک میدان میں پہنچا جہاں

قلموں کے کشش کی آواز میں سنتا تھا۔ ابوعمر نے یہ تذکرہ نہیں لکھا ہاں کنیت کے بیان میں ابوحبہ انصاری بدری کا ذکر کیا ہے اور ان کے نام اور کنیت میں اختلاف بھی بیان کیا ہے بعض روایتوں میں ان کا نام ثابت بن نعمان ذکر کیا ہے۔ یہ اخیافی بھائی ہیں سعد بن خیثمہ کے اور ابن ماکولا نے ابن برقی سے انہوں نے ابن یونس سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرا القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس جو کنیت ان کی ابوحبہ ہے ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے اور ان کی کنیت ابوحبہ بتائی ہے اور ان کو بنی عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی طرف منسوب کیا ہے پس اگر یہ احد کے دن شہید ہو گئے تھے تو ان سے متصل روایت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ حبہ کی لفظ میں اختلاف ہے کہ بے کے ساتھ ہے یا نون کے ساتھ کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۶۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث بن عبدرزاخ بن ظفر۔ انصاری اوسی قبیلہ بنی ظفر سے ہیں ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۵۷۷۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ انصاری ہیں ظفری ہیں صحابہ میں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن نعمان عبدان نے اور شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں نیز انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس کنیت ان کی ابوالضیاح ہے انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ انصار کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے پھر بنی ثعلبہ میں بن عمرو بن عوف سے ثابت بن نعمان جن کی کنیت ابوالضیاح تھی جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ خیبر میں شہید ہوئے عبدان نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے جو لوگ خیبر میں شہید ہوئے اور انہوں نے پورا قصہ بیان کر کے آخر میں سے کہا کہ (ان میں سے) ابوالضیاح یعنی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں اور حافظ ابو عبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس اور انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابو حبہ بدری ہے پس گویا یہ نسب علاوہ اس کے ہیں یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے اسی تذکرہ میں ثابت بن نعمان کا نسب ویسا ہی نقل کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے یعنی ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث ابن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالضیاح ہے پس یقیناً ابوموسیٰ نے اور ابن شاہین نے ان تینوں نسبتوں کو ایک شخص کا نسب سمجھ لیا ہے اس لیے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا پہلے دونوں نسبوں کو ایک سمجھ لینے میں تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ

دونوں نسب ایک ایک ہی قبیلہ کے ہیں یعنی قبیلہ ظفر کے مگر درحقیقت یہ بھی کوئی عذر نہیں کیونکہ ایک تو بنی سواد بن ظفر کا نسب ہے اور دوسرا ابی عبدرزاح بن ظفر کا ہے لیکن تیسرا نسب تو بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ہے اس میں تو کوئی عذر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظفر اور ثعلبہ سوا مالک بن اوس کے اور کسی جگہ متفق نہیں ہیں پس کیونکر دونوں کے ایک ہونے کا شبہ ہوسکتا ہے۔

اس قسم کا شبہ بہت بعید ہے باقی رہے وہ دونوں نسب جو ظفر تک پہنچے ہیں تو ابوعمر نے ان دونوں میں فرق ظاہر کر دیا ہے جیسا کہ ہم نے ان سے نقل کیا اور انہوں نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہے ایک کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر لکھا ہے اور دوسرے کو ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد ابن ظفر لکھا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جس سے یہ دونوں ایک سمجھ لئے جائیں سوا اس کے کہ یہ دونوں ظفر میں جا کے مل جاتے ہیں اور یوں تو ہر قبیلہ سے ایک جماعت صحابہ کی نکلی ہے لہٰذا اس بنا پر سب کو ایک کر دینا چاہیے کیونکہ وہ سب کسی نہ کسی قبیلہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۸۔ حضرت ثابتؓ بن ہزال

حضرت ثابتؓ بن ہزال بن عمرو انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں جو بَلْحُبلی کی ایک شاخ ہے جنگ بدر میں شریک تھے یہ بیان زہری کا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ بیان ابن مندہ کا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یونس ابن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے بنی سالم ابن عوف سے ثابت بن ہزال ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۹۔ حضرت ثابتؓ بن وائلہ

حضرت ثابتؓ بن وائلہ جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرؒ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔[1]

۵۸۰۔ حضرت ثابتؓ بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن ودیعہ بن جذام۔ بنی امیہ بن زید بن مالک میں سے ہیں۔ عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے ان کے والد منافقین میں سے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یہ بیان ابن مندہ کا ہے انہوں نے محمد ابن سعد کاتب واقدی سے اس کو نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثابت بن یزید بن ودیعہ (ہے) جیسا کہ ہم بعد اس تذکرہ کے لکھیں گے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن ودیعہ ہے یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں یہ ثابت بیٹے ہیں یزید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم اور وہ حبلی بن عوف بن عمر بن خزرج اکبر کے انصاری ہیں واقدی نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ کوفی ہیں ان سے زید بن وہب نے اور عامر بن سعد نے اور براء بن عازب نے سوسمار[2] کے متعلق ان کی حدیث روایت کی ہے جس میں لوگ بہت اختلاف کرتے ہیں مگر ان کی حدیث پالے ہوئے گدھوں کی بابت خیبر کے

---

[1] مختصر لکھنے کی وجہ ظاہر ہے جو صحابہ حضرت کی حیات ہی میں وفات پا گئے یا شہید ہو گئے ان سب کے حالات باستثنائے شاذ و نادر اور اسی طرح مختصر ملے ہیں۔

[2] ایک جانور کا نام ہے ان کی حدیث وہی ہے جو آگے بیان ہوگی۔

صحیح ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہمیں خالد نے خبر دی وہ انہوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن ودیعہ سے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ ایک لشکر میں تھے ہم نے کچھ سوسماریں پائیں ایک سوسمار ہم نے ان میں سے بھونی اور میں اسے رسول اللہؐ کے حضور میں لے گیا اور اسے آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ میں اٹھالی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر کے جانور بنا دیا گیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ یہ کون سا جانور ہے (آیا وہی مسخ شدہ بنی اسرائیل کے کسی گروہ کا ہے یا کوئی اور) لہٰذا آپ نے نہیں کھایا اور نہ منع فرمایا یہ حدیث بطریق متعدد مروی ہے وہ سب طرق ثابت بن ودیعہ سے منقول ہیں اور اس حدیث کو ورقا نے اور محمد بن فضیل نے اور کئی آدمیوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن زید انصاری سے روایت کیا ہے اور حسن بن عمارہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۵۸۱۔ حضرت ثابتؓ بن وقش

حضرت ثابتؓ بن وقش بن زعورا انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل انہوں نے نسب میں زغبہ کو زیادہ کر دیا اور یہی صحیح ہے کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے احد کے دن شہید ہوئے ان کو نبیؐ نے ایک ٹیلہ پر مامور فرمایا تھا۔ یہ اور حسیل بن جابر حضرت ابوحذیفہ ابن یمان جب احد جانے لگے اور یہ دونوں بہت بوڑھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اب ہمیں کسی بات کا انتظار نہیں آج یا کل ہم مر جائیں گے پس اگر ہم چلیں تو اپنی تلواریں لے کر رسول اللہؐ کے ہمراہ کیوں نہ چلیں شاید اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں لے لیں اور لوگوں کے ساتھ ہو لیے ان دونوں کا علم کسی کو نہ تھا۔ ثابت کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل پر خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں انہوں نے ان کو پہچانا نہیں اور قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کے دونوں بیٹے یعنی ثابت اور رفاعہ احد کے دن شہید ہو گئے اور ان کے ہمراہ ثابت کے دو بیٹے سلمہ اور عمرو بھی شہید ہوئے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ شاہین نے ان ثابت بن وقش اور ثابت بن وقش بن زعورا کے درمیان میں فرق سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں ہے صرف یہ ہوا ہے کہ بعض راویوں نے نسب میں سے زغبہ کو نکال ڈالا ہے۔ اس قسم کی عادت راویوں میں اکثر جاری ہے پس اگر یہ فرق کرنے والا چاہے کہ ان دونوں کا نسب بیان کرے تو زعورا ابن عبدالاشہل تک دونوں کا نسب ایک پائے گا اور یہ کہ وہ دونوں احد کے دن شہید ہوئے اور یہ سب باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن کلبی نے سلمہ بن ثابت کا اور عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کا نسب بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ دونوں احد میں شہید ہوئے پس بغیر اس کے اتحاد کیونکر ممکن ہے (کہ یہ دونوں ثابت ایک ہوں) انہوں نے

یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان عمرو کا نام اصیرم ہے۔ بنی عبدالاشہل سے ہیں وہ جنت میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایک نماز[1] بھی نہیں پڑھی۔ واللہ اعلم۔

۵۸۲۔ حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ اور بعض لوگ ان کو ابن زید بن ودیعہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے براابن عازب نے اور زید بن وہب نے اور عامر بن ربیعہ بجلی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے ان کے تذکرہ میں سوسمار کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ثابت بن ودیعہ کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ابونعیم نے ان کو اور ثابت بن ودیعہ کو ایک کر دیا ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے مگر باوجود اس کے دونوں تذکروں میں ان سے راوی براا اور زید اور عامر کو لکھا ہے اور حدیث ایک ہی ہے وہی سوسمار کی حدیث پس میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ نے ان کو دو کیوں بنایا ان دونوں کی بحث گزر چکی ہے اگر ابن مندہ ان کا نسب بیان کرتے تو ان پر حق ظاہر ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ثابت بن ودیعہ کے بیان میں لکھا ہے۔

۵۸۳۔ حضرت ثابتؓ بن یزید

حضرت ثابتؓ بن یزید ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ حمصی ازدی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے پیر میں کچھ لنگ تھا وہ زمین تک پہنچتا ہی نہ تھا۔ حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں بالکل اچھا ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ پیر دوسرے پیر کے برابر ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری

حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ میں ان کو وہی ثابت سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے جن کے پیر کے لئے نبیؐ نے دعا فرمائی تھی اور وہ اچھا ہو گیا تھا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد نے ان کی حدیث کوفیوں کے متعلق روایت کی ہے اور ابونعیم نے اپنی سند سے ابواسحٰق تک انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید اور ابوسعید انصاری کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ لونڈیاں تھیں اور کچھ چیزیں[2] تھیں میں نے کہا کہ آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہیں اور یہ باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم سنو تو خیر ورنہ چلے جاؤ کیوں کہ رسول اللہ نے شادی کے اوقات میں لہو[3] کی اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ثابت بن یزید انصاری کا یہ وہم ہے بعض لوگ ان کو عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں۔ ابن ابی زائدہ نے مجالد سے اور حریث ابن ابی مطر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد انہیں اتنا موقع ہی نہیں ملا کہ نماز پڑھتے کیونکہ فوراً ہی شہید ہو گئے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ ان کے یہاں گانا ہو رہا تھا لونڈیاں گا رہی تھیں اور چیزوں سے مراد دف ہے۔

[3] لہو کے لفظ سے ان صحابہ نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ چیزیں آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہوالحدیث کے تحت میں داخل ہیں اور ان کی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے مگر آنحضرت علیہ السلام نے اس خاص وقت کے لئے ان کی اجازت دے دی ہے۔

سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے بعض لوگ بعض سے کچھ زیادہ روایت کرتے ہیں بعض لوگوں نے ثابت ابن یزید سے روایت کی ہے اور بعض نے کسی اور سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک کتاب رسول اللہؐ کے حضور میں لائے اور عرض کیا کہ (اجازت ہو تو) یہ کتاب میں آپ کو سناؤں اس پر نبیؐ کو غصہ آیا۔

اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت سے روایت نہیں کیا انہوں نے صرف عبداللہ کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن ثابت انصاری کنیت ان کی ابو اسید ہے بالضم اور بعض لوگ ابو اسید بالفتح کہتے ہیں اور صحیح بالفتح ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیت کھاؤ اور نیز یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں کے پڑھنے سے ممانعت فرمائی بعد اس کے ابو عمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسید جن کا نام ثابت انصاری ہے اور بعض لوگ انہیں عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو اسید بالضم ہے مگر صحیح بالفتح ہے اسناد اس حدیث کی مضطرب ہے ابو عمر کو لازم تھا کہ ان کا تذکرہ یہاں بھی لکھتے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ابو اسید کا نام ثابت ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسید بالفتح بیٹے ہیں ثابت کے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ ان سے عطا شامی نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو اسید بالضم ہے مگر وہ صحیح نہیں۔

باب الثاء مع الراء و مع العین

۵۸۵۔ حضرت ثروانؓ بن فزارہ

حضرت ثروانؓ بن فزارہ بن عبد یغوث بن زہیر۔ زہیر کا نام صتم ہے یعنی تام بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جس وقت حاضر ہوئے یہ شعر عرض کیا

الیک رسول اللہ خبت مطیتی   مسافة اربــاع تــروح وتـغتدی

اے خدا کے رسول! میری سواری آپ کی طرف دوڑتی ہوئی آئی ہے۔ اتنی دور سے کہ چار چار دن کے بعد اسے پانی ملا صبح شام برابر چلتی ہوئی آئی ہے۔

ابن شاہین نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور عمرو بن عامر بن ربیعہ (جو اس نسب میں ہیں) یہ بھائی ہیں بکا کے جن کا نام ربیعہ ہے جن کی طرف بکائی منسوب ہے۔

۵۸۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ۔ بھائی ہیں حاطب بن ابی بلتعہ کے نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا مگر ان کی اکثر روایتیں صحابہ سے ہیں یہ ترمذی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۵۸۷۔ حضرت ثعلبہؓ بہرانی

حضرت ثعلبہؓ بہرانی۔ ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے کیا ہے۔ وہ علی بن اشکاب سے وہ ابوزر سے وہ موسیٰ بن اعین جزری سے وہ عبدالکریم بن فرات سے وہ ثعلبہ بہرانی سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ علم کے کسی جز پر قادر نہ ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ علم کو کیونکر اٹھالیا جائے گا خدا کی کتاب ہمارے پاس ہے، ہم اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس تورات انجیل ہے ان کے کیا کام آتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابوالدرداً سے مشہور ہے۔

۵۸۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری۔ بنی خزرج میں سے ہیں پھر بنی سلمہ میں ان کا نام شمار ہوا پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جنگ طائف میں مقتول ہوئے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ اور زہری سے بدریوں کے نام میں ثعلبہ کا نام بھی منقول ہے جن کا لقب جذع ہے انہوں نے جذع ان کا لقب قرار دیا ہے ان کا نام نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ابونعیم نے کہا وہی صحیح ہے جذع ثعلبہ کا لقب ہے نام نہیں ہے ہاں ثابت بن جذع البتہ ایک شخص ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جذع ان کے والد کا نام ہے میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ نے یہ سمجھا کہ یہ بھی اسی طرح ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ ثعلبہ ملقب بہ جذع والد ہیں ثابت کے تو وہ ایسا نہ کہتے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن حارث

حضرت ثعلبہؓ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ثعلبہ بن جذع کے تذکرے میں جو کچھ لکھا ہے وہ بیان ہو چکا اسی تذکرہ میں انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں خزرج سے پھر بنی سلمی سے پھر بنی حرام سے ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا ہے، جن کا لقب جذع ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم کعب بن سلمہ لکھا ہے وہ جنگ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کا ذکر علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول ہے ابن مندہ کو وہم ہو گیا جذع ثعلبہ کا لقب ہے۔ جس کو ثابت بن جذع کے تذکرہ میں انہوں نے خود بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام ہے پس باوجود اس کے وہ یہاں ثعلبہ بن حارث کیوں کہتے ہیں ان کے والد کا نام زید کیوں انہوں نے خارج کر دیا یہ ثعلبہ تو بیٹے ہیں زید بن حارث بن حرام کے جیسا کہ انہوں نے ثابت کے تذکرہ میں ان کے والد کا لکھا ہے۔ اس نسب کو اور بھی کئی لوگوں نے لکھا ہے ان میں سے ہشام اور ابن حبیب بھی ہیں ان ثعلبہ کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ ان کو ابن جذع کہتے ہیں حالانکہ جذع خود انہیں کا لقب ہے واللہ اعلم۔

۵۹۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن حاطب

حضرت ثعلبہؓ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے اس کی درخواست کی تھی کہ آپ ان کے واسطے دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں مال عنایت فرمائے۔

ہم اس سے ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری نے اجازۃً بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابوعبداللہ حسن ابن عبداللہ رستمی نے اور رئیس مسعود بن حسن بن قاسم بن فضل ثقفی اصفہانی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے استاد ابواسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوازہر احمد بن ازہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مروان بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شعیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن رفاعہ نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ افسوس ہے۔ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کر سکے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں میری حالت کی اقتدا پسند نہیں ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں چاہتا کہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رہا کریں تو بے شک رہتے (اس وقت ثعلبہ نے سکوت کر لیا) پھر چند روز کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے مال دے قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر اللہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق دار کا حق ادا کروں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال دے اے اللہ ثعلبہ کو مال دے۔ راوی کا کہنا ہے کہ ثعلبہ نے کچھ بکریاں پالی تھیں وہ ایسی بڑھیں جس طرح کیڑے بڑھتے ہیں پس ثعلبہ ظہر اور عصر کی نماز رسول اللہؐ کے ہمراہ پڑھتے تھے اور باقی نمازیں وہ اپنی بکریوں (کے گلہ) میں پڑھنے لگے پھر ان بکریوں میں اور بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز میں بھی آنا چھوڑ دیا اور صرف جمعہ کی نماز میں آنے لگے پھر ان بکریوں میں بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے جمعہ کی نماز بھی چھوڑ دی جمعہ اور جماعت کی شرکت بالکل ترک کر دی جب جمعہ کا دن آتا تو وہ باہر نکل کر لوگوں سے حالات پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول اللہؐ نے انہیں یاد کیا اور پوچھا ثعلبہ کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ثعلبہ نے بکریاں پالی ہیں جو جنگل میں نہیں سماتیں (انہیں میں مشغول رہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے آیت صدقہ نازل فرمائی تو رسول اللہؐ نے ایک شخص کو بنی سلیم سے اور ایک شخص کو بنی جہینہ سے مقرر فرمایا اور انہیں صدقے کے جانوروں کی عمریں لکھ دیں کہ وہ کس کس عمر کے لئے جائیں اور ان دونوں سے کہا کہ تم ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونوں سے صدقہ لے لو۔

چنانچہ وہ دونوں نکلے اور ثعلبہ کے پاس گئے ان سے صدقہ مانگا اور رسول اللہ ﷺ کی تحریر انہیں پڑھائی ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ تو جزیہ کی بہن ہے اچھا تم لوگ جاؤ جب تم فارغ ہونا اس وقت میرے پاس آنا چنانچہ وہ دونوں چلے گئے بنی سلیم کے شخص نے جب ان دونوں کے آنے کی خبر سنی تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے نہایت عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر صدقہ کے لئے علیحدہ کر لئے اور ان اونٹوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا جب ان دونوں نے ان اونٹوں کو دیکھا تو کہا کہ عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر دینا تم پر ضروری نہیں ہے اس سلمی نے کہا کہ تم انہیں لے لو میں نے اپنی خوشی سے دیئے ہیں اس کے بعد وہ دونوں اور لوگوں کے پاس گئے اور صدقہ وصول کیا بعد اس کے پھر ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا کہ مجھے اپنی تحریر دکھاؤ (ان دونوں نے وہ تحریر دکھادی) اس کو پڑھ کر ثعلبہ نے (پھر وہی) کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ جزیہ کی بہن ہے تم (اس وقت چلے جاؤ ذرا میں اپنی رائے دیکھ لوں چنانچہ وہ دونوں واپس آئے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو قبل اس کے کہ یہ دونوں رسول اللہؐ سے کلام کریں آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ کی خرابی پھر آپ نے بنی سلیم کے اس شخص کے لئے دعائے خیر فرمائی بعد اس کے ان دونوں نے ثعلبہ کی وہ حرکت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ومنهم من عاهد الله لئن اتا نا من فضله الى قوله وبما كانو يكذبون ''ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنا فضل دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور نیکوں میں ہوں گے مگر جب اللہ نے انہیں اپنا فضل دیا تو انہوں نے بخل کیا اور منہ پھیر کر ہٹ گئے پس اسی خلف وعدہ کی وجہ سے اور جھوٹ بولنے کے سبب سے ان کے دل میں نفاق آ گیا جو قیامت تک رہے گا۔'' اس وقت رسول اللہؐ کے پاس ثعلبہ عزیزوں میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے اس آیت کو اور اس نے جا کر ثعلبہ سے بیان کیا کہ اے ثعلبہ! تیری خرابی ہو اللہ عزوجل نے تیرے بارے میں ایسا ایسا حکم نازل فرمایا پس ثعلبہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کر لیجئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگ برتر نے مجھے تمہارے صدقہ کے قبول کرنے سے منع کر دیا ہے (یہ سن کر) ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ خود تمہارا ہی کیا ہوا ہے میں نے تمہیں حکم دیا تھا تم نے نہ مانا پس جب رسول اللہؐ نے ان کے صدقے کے لینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھر لوٹ گئے رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے ان سے کچھ نہیں لیا پھر یہ حضرت ابوبکر کے پاس جبکہ وہ خلیفہ کئے گئے آئے اور کہا کہ آپ میرا تقرب رسول اللہؐ کے حضور میں اور میرا مرتبہ انصار میں جانتے ہیں آپ میرا صدقہ لے لیجئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم سے صدقہ نہیں لیا اور میں لے لوں یہ نہیں ہو سکتا پس حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ نہیں قبول کیا۔ پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین آپ میرا صدقہ لے لیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تھا تمہارا صدقہ رسول اللہؐ نے قبول نہیں کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے قبول نہیں کیا اور میں قبول کر لوں (یہ نہیں ہو سکتا) پس حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ قبول نہیں کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ثعلبہ ان کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ ان کا صدقہ قبول کر لیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا ثعلبہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا نسب بھی سب نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ان لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ یعنی ابن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری قبیلہ اوس سے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے پس اگر یہ وہی ہیں جن کا حال اس تذکرہ میں بیان ہوا تو یقیناً یا ابن کلبی کو ان کے

شہادت کے بیان کرنے میں وہم ہوگیا یا یہ قصہ صحیح [1] نہیں یا یہ کوئی اور ہیں اور وہ وہی ہیں۔

۵۹۱۔ حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب

حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب۔ کنیت ان کی ابوحبیب عنبری۔ دادا ہیں ہرماس بن حبیب کے۔ ان کا نسب اسحٰق بن راہویہ نے نضر بن شمیل سے انہوں ہرماس بن حبیب. بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۵۹۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن حکم

حضرت ثعلبہؓ بن حکم لیثی۔ بصرہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ان کا نسب کسی نے بیان نہیں کیا۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں حکم بن عرفطہ بن حارث. بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب. بن عامر بن لیث. بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے کنانی ہیں لیثی ہیں کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بچہ تھا۔ ان سے سماک بن حرب نے اور یزید بن ابی زید نے روایت کی ہے خیبر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ سماک سے راوی ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے ثعلبہ بن حکم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کے ہمراہ (خیبر میں) تھے لوگوں نے کچھ بکریاں لوٹیں (اوران کو ذبح کر کے پکنے کے لئے دیگوں میں رکھ دیا) حضرت نے اس سے منع فرمایا اور دیگیں الٹ دی گئیں اور اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن کچھ بکریاں ہم نے پائیں الخ اور اسباط نے اس حدیث کو سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن لوگوں نے کچھ گدھے لوٹے اور ان کو ذبح کر کے پکانے لگے نبی ﷺ نے حکم دیا تو دیگیں الٹ دی گئیں اور اس حدیث کو جریر نے ابوزیاد سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے نبی سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۹۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ لخمی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا ذکر محدثین کی کتابوں میں ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس بن عبدالاعلی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۹۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن زبیب

حضرت ثعلبہؓ بن زبیب عنبری۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ذمہ اولاد اسماعیل کا ایک غلام قرض تھا۔ اس حدیث کی اسناد میں راوی چھوٹ گئے ہیں اور ضعف ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جب اس روایت کا صحیح ہونا مصنف کے نزدیک بھی قابل وثوق نہیں ہے تو حضرت ثعلبہ کو کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا۔۱۲

۵۹۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن زہدم

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم تمیمی حنظلی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان سے اسود بن ہلال نے روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے اشعث بن ابی الشعثا سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ثعلبہ بن زہدم حنظلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کے حضور میں گئے جس وقت ہم آپ کے پاس پہنچے آپ فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ جو اوپر ہوتا ہے مبارک ہاتھ ہے تم اپنی ماں کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی کفالت کرو پھر اور جو لوگ تمہارے ماتحت ہوں ان کی کفالت کرو اس حدیث کو شعبہ نے اور زید بن ابی انیسہ سے اشعث سے انہوں نے اسود سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے اور ابوالاحوص نے اشعث سے انہوں نے ایک (نامعلوم) شخص سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ سے مروی ہے اور بعض نے کہا کہ حنظلہ سے مروی ہے یہ تناقض نہیں ہے کیونکہ ثعلبہ بیٹے ہیں کہ یربوع بن حنظلہ کے حنظلہ ایک قبیلہ کا نام ہے جس سے نویرہ کے دونوں بیٹے متمم اور مالک ہیں۔

۵۹۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا کچھ ذکر ہے۔ کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں نہ ان کا کچھ حال لکھا ہے اور نہ اپنا قول متقدمین سے کسی کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۹۷۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید اصحاب نبی ﷺ سے بنی حرام میں سے ایک شخص ہیں یہ انہیں بکائین میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم . الایہ ''جو لوگ جہاد میں اس سبب سے شریک نہ ہو سکیں کہ ان کے پاس سواری نہ ہو اور اے نبی آپ کے پاس سے بھی سواری کا انتظام نہ ہو سکے تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۹۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سادہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت محفوظ نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے زہری سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن کا لقب جذع ہے ثابت بن ثعلبہ کے والد ہیں اور حافظ ابوعبداللہ نے ثعلبہ بن زید کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا ذکر ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع بدر میں شریک تھے اور طائف

میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن زید وہی ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع انصاری بنی خزرج سے ہیں پھر بنی سلمہ میں پھر بنی حرام میں ان کا شمار ہوا ہم وہاں بیان کر چکے ہیں کہ جذع ان کا لقب ہے پس یہ یقیناً وہی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کے باپ کے نام میں غلطی کی ہے ان کے باپ کا نام جذع بتایا ہے حالانکہ ان کا نام زید ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ

حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب ابن خزرج اکبر بن ثعلبہ انصاری احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعد

حضرت ثعلبہؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ ابوحمید ساعدی کے چچا ہیں اور سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن سعد وہی ثعلبہ بن سعد ساعدی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے جو ان کا تذکرہ پھر یہاں لکھا تو ان پر اعتراض نہیں ہوسکتا ہاں ابن مندہ اور ابونعیم پر اعتراض ہوسکتا ہے اور ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ ابوحمید کے چچا ہیں اور سہل کے چچا ہیں اس میں البتہ اعتراض ہے۔

مگر عدوی کے قول کے موافق یہ بھی صحیح ہے کیونکہ انہوں نے سہل بن سعد کو سعد بن مالک کا بیٹا قرار دیا ہے لہٰذا یہ ان کے چچا ہو جائیں گے ہاں اور لوگوں کے قول کے موافق مثل قول ابن مندہ اور ابونعیم کے یہ سہل کے بھائی ہوں گے باقی رہے ابوحمید تو ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے کہ باوجود اس اختلاف کے یہ قول کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

۶۰۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ

حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یامین۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی اسلام لائے یہ لوگ ایمان لائے اور انہوں نے تصدیق کی اور اسلام کی طرف رغبت کی تو علمائے یہود اور ان کے کافروں نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد پر وہی لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم میں سے شریر تھے اگر وہ ہمارے اچھے لوگوں میں سے ہوتے تو اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر غیر کی طرف نہ جاتے پس اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: لیسوا سواء من اهل الکتاب امة قائمة الی قوله من الصالحین (ال عمران ۱۱۳-۱۱۴) ''اہل کتاب میں سب یکساں نہیں ہیں بعض لوگ خداترس اور دیندار ہیں۔ بعض ناخداترس بے دین ہیں۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبارت ابونعیم کی تھی جو کوئی اس عبارت کو سنے وہ یہ سمجھے گا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور عبداللہ بن سلام ایک ہی وقت میں اسلام لائے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صاف صاف لکھا ہے انہوں نے ثعلبہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا ذکر ان تین شخصوں کے ساتھ ہو چکا ہے جو قریظہ کے دن اسلام لائے تھے۔

اور انہوں نے اپنی جانیں اور مال محفوظ کر لئے تھے یہ لوگ عبداللہ بن سلام کے اسلام کے بعد اسلام لائے تھے۔

ابوعمر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بخاری نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ کی وفات نبی ﷺ کی حیات ہی میں ہو گئی تھی اور طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن اسحٰق نے ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید کے بیان میں کہا ہے کہ یہ لوگ بنی ہدل میں سے ہیں نہ بنی قریظہ سے ہیں نہ بنی نضیر سے ان کا نسب ان سے اوپر ہے یہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں یہ سب اسی شب کو اسلام لائے تھے جس شب کو قریظہ" سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعہ سے) اترے تھے۔

۶۰۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن سلام

حضرت ثعلبہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھائی ہیں ان کے اور ان کے بھائی عبداللہ بن سلام اور اسد اور مبشر کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا لیسوا اسواء الایۃ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن سہیل

حضرت ثعلبہؓ بن سہیل۔ کنیت ان کی ابوامامہ حارثی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس بن ثعلبہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن ایاس کہتے ہیں مگر پہلا نام مشہور ہے ان کا ذکر ایاس میں ہو چکا ہے اور ان شاءاللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا اور ان کی حدیث قسم کے بارے میں (بھی وہیں ذکر کی جائے گی) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن صعیر

حضرت ثعلبہؓ بن صعیر اور ان کو بعض لوگ ابن ابی صعیر بن عمرو بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حراز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم قضاعی عذری حلیف بنی زہرہ کے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب ابن مالک نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ ان کو ابن صعیر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ابی صعیر اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی اسناد سے بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ ثعلبہ اور ان کے بیٹے عبداللہ دونوں صحابی ہیں پس اس صورت میں ان کی بابت کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ نے اپنی سند

سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے اور سلیمان بن داؤد عتکی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن زید نے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مسدد ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان بن داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک صاع گیہوں کا ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد وعورت پر واجب ہے اس حدیث کو عبداللہ بن یزید نے ہمام سے انہوں نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۰۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ

حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو بلوی کہتے ہیں انصاری کے حلیف تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ عبدالحمید بن جعفر نے عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے باپ ثعلبہ سے سنا ہے جو یہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مارلے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ نفاق کا پڑ جاتا ہے کہ تا قیام قیامت اس کو کوئی چیز نہیں بدلتی اور عبدالحمید سے یہ بھی مروی ہے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پریشانی[1] ایمان کی علامت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثعلبہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا یہ بیٹے ہیں سہل کے ان کا مشہور نام ایاس بن ثعلبہ ہے کنیت ان کی ابوامامہ ہے اور اگر ہم نے اپنی کتاب میں یہ شرط نہ کی ہوتی کہ ہم ان کی کتابوں میں جتنے تذکرے ہیں سب لکھ دیں گے تو یقیناً اس قسم کے تذکروں کو ترک کر دیتے اور جو زائد باتیں ان میں ہیں وہ انہیں گذشتہ تذکروں میں بڑھا دیتے اور یہ دونوں حدیثیں ابوامامہ بن ثعلبہ کے نام سے مشہور ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا۔ ابوداؤد سجستانی نے سنن ہیں۔ یہ حدیث کی پریشانی ایمان کی علامت ہے ابوامامہ سے روایت کی اور کہا ہے کہ یہ ابوامامہ ثعلبہ کے بیٹے ہیں پس اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۰۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری۔ انہوں نے نبی کی خدمت کی ہے اور آپ کا کام کر دیا کرتے تھے ان کی حدیث محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری جوان جس کا نام ثعلبہ بن عبدالرحمٰن تھا اسلام لایا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک روز) رسول اللہؐ نے اس کو کسی انصاری مرد کے دروازے پر کسی کام کے لئے بھیجا۔ (چنانچہ وہ گیا) اس نے (وہاں) اس انصاری کی بیوی کو نہاتے ہوئے دیکھا اور کئی بار اس کی طرف دیکھا بعد اس کے اس کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر وحی نہ نازل ہو جائے یہ خیال آتے ہی وہ وہاں سے چل دیا اور مکہ اور مدینہ کے درمیان میں جو پہاڑ تھے ان میں گھس گیا۔ رسول اللہؐ نے اسے چالیس دن تک نہیں دیکھا یہ وہی زمانہ تھا جس زمانے میں کافروں نے کہا تھا کہ محمد کو ان کے

---

[1] یعنی مومن کی ظاہری حالت ہمیشہ پریشان رہتی ہے ہاں باطن اس کا نہایت مطمئن اور مجتمع رہتا ہے۔ ۱۲

پروردگار نے چھوڑ دیا اور ان سے ناراض ہوگیا۔ چالیس دن کے بعد جبرائیل رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے وہ شخص جو بھاگ گیا ہے ان پہاڑوں میں ہے وہ میری دوزخ سے میری پناہ مانگتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمر اور اے سلمان تم جاؤ اور ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ یہ دونوں گئے ان کو ایک چرواہا مدینے کے چرواہوں میں سے ملا جس کا نام ذفافہ تھا اس سے حضرت عمر نے کہا کہ اے ذفافہ! تجھے کچھ اس جوان کی حالت بھی معلوم ہے جوان پہاڑوں میں رہتا ہے اس نے کہا شاید تم اس شخص کو پوچھ رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ تجھے کیونکر یہ معلوم ہوا کہ اس نے کہا کہ نصف شب کو وہ ان پہاڑوں کے درمیان میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار کاش تو اور روحوں کے ساتھ میری روح کو بھی قبض کر لیتا اور اور جسموں کے ساتھ میرے جسم کو فنا کر دیتا بالآخر ذفافہ انہیں لے گیا اور ان دونوں نے اس سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ نبی کے حضور میں لے آئے۔ اس کے بعد وہ بیمار ہوگیا اور نبی ﷺ کی حیات ہی میں مر گیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ اس میں ایک اعتراض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ما ودعک ربک وما قلیٰ ''اے نبی! تم کو تمہارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ ناخوش ہے۔'' اول اسلام اور ابتدائے وحی میں نازل ہوا ہے جب نبی مکہ میں تھے یہ بہت صحیح ہے اور یہ قصہ ہجرت کے بعد کا ہے پس یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔

۶۰۷۔ حضرت ثعلبہؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن انصاری ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یزید ابن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی تھے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے فلاں قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے نبیؐ نے اس قبیلے کے لوگوں کو بلوا بھیجا ان لوگوں نے کہا ہاں ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے پس نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں ثعلبہ کہتے ہیں میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت ان کا ہاتھ کٹ کر (زمین پر) گرا اور وہ (اس ہاتھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے پاک کیا تو نے چاہا تھا کہ میرے تمام جسم کو دوزخ میں داخل کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن علاء

حضرت ثعلبہؓ بن علاء کنانی۔ ان کا تذکرہ ابوبکر بن ابی علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواحمد عسال نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں میرے والد احمد بن محمد نے خبر دی۔ خبر دی ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی ہمیں محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر بن ولید کندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہانی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے سماک بن حرب سے انہوں نے ثعلبہ بن علی کنانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو خیبر کے دن سنا کہ آپ مثلہ سے منع فرماتے تھے۔ اس حدیث کو زہیر نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ بن حکم سے جو بنی لیث کے بھائی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ کا گزر

ان دیگوں کی طرف ہوا جن میں ان جانوروں کا گوشت پک رہا تھا جو مسلمانوں نے لوٹے تھے حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ دیگیں الٹ دی جائیں اور فرمایا کہ لوٹ جائز نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ثعلبہ بن حکم لیثی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا نسب وہیں بیان ہو چکا۔

۶۰۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو بن محصن انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں پھر بنی عمرو بن مبذول میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے اور ابوعبید ثقفی کے ہمراہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر ہے یہ وہی ہیں جن کو لوگ سدن بن مالک بن نجار کہتے ہیں اس نے ان کے نسب میں عبید زیادہ کیا ہے جبکہ ہشام نے اس کی مخالفت کی ہے کہ عبید کو ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ثعلبہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید کے ہمراہ حضرت عمر کی خلافت میں شہید ہوئے اور واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مدینہ میں شہید ہوئے۔ ان کی حدیث یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی قبیلہ کا اونٹ چرا لیا تھا تو رسول اللہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا یہ ثعلبہ وہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عمرو بن سمرہ کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹوا دیا تھا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ سوا کو (مال غنیمت میں سے) تین حصے ملیں گے اور دو حصہ اس کے گھوڑے کو یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور چوری والی حدیث انہوں نے ان ثعلبہ کے تذکرہ میں لکھی ہے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ وہی ثعلبہ ہیں جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی اگر ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن کا پورا نسب بیان کرتے تو انہیں بھی معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔ واللہ اعلم

۶۱۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو۔ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ اس وفد میں کیا ہے جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا جن کو زید بن حارثہ نے قبیلہ جذام کے بعد ان کے مسلمان ہو جانے کے قید کر لیا تھا اور رسول اللہؐ نے ان کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور یہ کہ جو کچھ ان سے لیا گیا ہے ان کو واپس کر دیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۶۱۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ

حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قبیلہ بنی سلمہ کے بت توڑے تھے۔ غزوۂ خندق

میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے انہیں ہبیر بن ابی وہب مخزومی نے شہید کیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے جن لوگوں نے (قبیلہ بنی سلمہ کے) بت توڑے تھے ان کے نام یہ ہیں معاذ بن جبل' عبداللہ بن انیس' ثعلبہ بن عنمہ اور ابوصالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یسألونک عن الاھلۃ 'اور اے نبی تم سے یہ لوگ ہلال کی بابت دریافت کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن عنمہ کے حق میں نازل ہوئی تھی یہ دونوں انصاری تھے انہوں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا سبب ہے کہ چاند جب نیا نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہو جاتا ہے اور پورا گول ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۱۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن قیظی

حضرت ثعلبہؓ بن قیظی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن ابی رافع کی حدیث میں مروی ہے کہ ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۶۱۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک

حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک قرظی۔ کنیت ان کی ابویحییٰ ہے۔ قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ (ان ثعلبہ کے والد) ابو مالک یمن سے آئے تھے وہ یہودی تھے انہوں نے بنی قریظہ کی ایک عورت سے نکاح کیا لہٰذا یہ ان کی طرف منسوب ہو گئے حالانکہ یہ خود قبیلہ کندہ کے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کی عمر وہی ہے جو عطیہ قرظی کی عمر ہے اور ان کا قصہ بھی ان کے قصہ کے مثل [1] ہے یہ دونوں چھوڑ دیئے گئے تھے قتل نہیں کئے گئے۔ محمد بن اسحٰق نے ابو مالک بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں کمزور لوگ آئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والے باغ کا مالک نہ روکے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد سے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھایا جائے نہ کسی دوسرے کو پہنچایا جائے اور بے شک نبیؐ نے سیل (بہنا) سے باغوں کے سینچنے کی بابت بلندی والے باغوں اور نشیب والے باغوں کے حق میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اوپر والا باغ سینچ لیا جائے اور ٹخنوں تک [2] پانی بھر لیا جائے بعد اس کے نیچے والے باغ کے لئے پانی چھوڑ دیا جائے اور ایسا ہی اس میں بھی کیا

---

[1] ان کا قصہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے قیدی جب گرفتار ہو کر آئے تو جو لوگ بالغ ہو چکے تھے وہ قتل کر دیئے جاتے تھے اور نابالغ چھوڑ دیئے جاتے تھے یہ بھی چونکہ نابالغ تھے اس لئے قتل نہیں کئے گئے۔

[2] کچھ باغ بلندی پر تھے اور کچھ پستی میں تھے پانی جب بہ کر آتا تو پہلے بلندی والے باغوں میں پہنچتا باغ کے مالک اس پانی کو اپنے ہی باغ میں روک لیتے پستی والے باغوں میں نہ جانے دیتے حضرت نے اس سے منع کر دیا کہ یہ بے انصافی ہے جب اس قدر پانی باغ میں بھر جائے کہ ٹخنوں تک پہنچنے لگے تو پھر اس کو روکنا نہ چاہیے۔

جائے یہاں تک کہ تمام باغوں میں پانی پہنچ جائے یا یہ کہ پانی ختم ہو جائے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مہروز ایک نالے کا نام ہے جس میں پانی رہتا تھا باغ والوں نے اس کی بابت جھگڑا کیا تھا تو رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا۔

۶۱۴۔حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ انصاری۔یہ ان لوگوں میں ہیں جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے پھر انہوں نے اپنے آپ کو (مسجد نبوی کے) ستونوں سے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو لوگ غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے چھ آدمی تھے ابولبابہؓ اوس بن خذام ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ ہلال بن امیہ پس ابولبابہ اور اوس بن خذام اور ثعلبہ آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ دیا اور اپنے مال لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان مالوں کو لے لیجئے ان ہی سے ہم کو آپ کے ہمراہ جانے سے روک دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو نہ کھولوں گا یہاں تک کہ پھر کوئی غزوہ پیش آئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واخرون اعترفو بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیا ''اور کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا اور انہوں نے نیک کاموں کو برے کاموں کے ساتھ ملا دیا۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابولبابہ کے متعلق اور اقوال بھی ہیں جو ان کے نام میں ذکر کئے جائیں گے۔

باب الثاء مع القاف ومع اللام ومع المیم

۶۱۵۔حضرت ثقبؓ بن فروہ

حضرت ثقبؓ بن فروہ بن بدن انصاری ساعدی۔واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبداللہ بن محمد نے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ثقیب بن فروہ سے روایت کیا ہے۔یہی ہیں جن کو بعض لوگ اخرس بھی کہتے ہیں اور بعض کتب سیر میں ان کا نام ثقف ''ف'' کے ساتھ ہے مگر صحیح ثقب یا ثقیب ہے ''ب'' کے ساتھ جیسا کہ ابن قداح نے کہا ہے۔یہ ابن قداح وہی عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری عالم نسب ہیں انصار کے نسب کو یہ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔یہ ثقب ابواسید ساعدی کے چچازاد بھائی ہیں احد میں شہید ہوئے تھے ہم نے ابواسید ساعدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ بعض لوگ (ان کے دادا کا نام) بدن کہتے ہیں اور بعض لوگ بدی کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثقیف (ہے) حالانکہ یہ وہم ہے بعد اس کے انہوں نے کہا ہے کہ ثقب احد کے دن شہید ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کی گواہی دی ان کا نسب ابواسید کے تذکرے میں آئے گا۔

۶۱۶۔حضرت ثقفؓ بن عمرو

حضرت ثقفؓ بن عمرو عدوانی۔بنی حجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے ہیں جنگ بدر میں یہ اور ان کے سب بھائی شریک تھے۔

۶۱۷۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط

حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط ۔ بنی غنم بن دودان بن اسد سے ہیں خیبر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بنی غنم کے حلیف تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ خیبر کے دن قریش کی شاخ بنی عبد مناف سے ثقف بن عمرو شہید ہوئے جو قریش کے حلیف تھے اور بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔ عروہ کا قول بہت صحیح ہے کیونکہ بنی غنم بن دودان قریش کے حلیف تھے اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے حلف پر قائم رہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثقف بن عمرو اسلمی جن کو بعض لوگ اسدی کہتے ہیں بنی عبد شمس کے حلیف تھے کنیت ابو مالک ہے وہ اور ان کے بھائی مدلاج اور مالک بدر میں شریک تھے۔ یہ ثقف احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے دن شہید ہوئے انہیں ایک یہودی نے شہید کیا جس کا نام اسیر تھا واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی لوذان بن اسد کے خاندان تھے انہوں نے ان کے بھائی مالک کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے یہ وہاں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ان ابونعیم کا ان کے نسب کے میں لوذان کو داخل کرنا وہم ہے صحیح لفظ دودان ہے تمام علماء نسب کا اس پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۸۔ حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ

حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ بن عطیہ بن اخیف بن مجفر بن کعب عنبر تمیمی عنبری کنیت ان کی ابو ہلقام ہے بعض لوگ ان کو تلب تا ئی مثناۃ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے ان کا ذکر لوگوں نے وہیں لکھا ہے یہاں کسی نے نہیں لکھا۔

۶۱۹۔ حضرت ثمامہؓ بن اثال

حضرت ثمامہؓ بن اثال بن نعمان بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم۔ حنیفہ بھائی ہیں عجل کے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ رسول اللہ نے دعا مانگی تھی جب یہ برے ارادہ سے آپ کے سامنے آئے کہ اللہ آپ کو ان پر قابو دے یہ مشرک تھے اور بارادہ قتل آنخضرتؐ یہ حضرت کے سامنے آئے تھے (اتفاق سے چند روز کے بعد) ثمامہ اسی حالت شرک میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے یہاں تک کہ (اثنای سفر میں) مدینہ پہنچے اور وہاں مبہوت ہوگئے یہاں تک کہ گرفتار کرلئے گئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے آپ نے حکم دیا کہ یہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیئے جائیں پھر رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے دیکھو اللہ نے مجھے تم پر قابو دے دیا یا نہیں ثمامہ نے کہا ہاں اے محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو (ناحق نہ قتل کرو گے بلکہ) ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر تم معاف کردو تو تم نے ایک شکر گزار کو معاف کیا اور اگر تم کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا بعد اس کے رسول اللہؐ لوٹ آئے اور انہیں چھوڑ دیا یہاں تک کہ دوسرا دن ہوا تو پھر رسول اللہ ان کے طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے

اے محمد! اگر تم مجھے قتل کر دو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کر دو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر تم مال مانگو تو دیا جائے گا پھر رسول اللہؐ لوٹ آئے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم چند مسکینوں نے باہم یہ گفتگو کی کہ ہم ثمامہ کو قتل کر کے کیا کریں گے خدا کی قسم اس کے فربہ اونٹوں کا گوشت جو اس کے چھوڑ دینے کے بدلہ میں ملے گا ہمیں اس کے قتل کر دینے سے بہتر معلوم ہوتا ہے چنانچہ جب تیسرا دن ہوا تو رسول اللہ پھر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے اے محمد تم اگر (مجھے) قتل کر دو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کر دو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دواے ثمامہ میں نے تمہیں معاف کر دیا پس ثمامہ وہاں سے گئے اور مدینہ کے کسی باغ میں جا کے غسل کیا اور خود بھی پاک ہوئے اور اپنے کپڑوں کو پاک کیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے محمد بے شک آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ ناخوش نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناگوار تھا اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا۔

مگر اب یہ حالت ہے کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ محبوب ہے اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ محبوب ہے میں اب شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا رسول اللہ میں عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا تھا اور میں اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مجھے آپ کے اصحاب نے عمرہ میں گرفتار کر لیا پس اب مجھے عمرہ کے لئے بھیج دیجئے اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے رسول اللہؐ نے انہیں عمرہ کے لئے بھیج دیا اور انہیں طریقہ تعلیم فرمایا چنانچہ یہ عمرہ کے لئے گئے جب مکہ پہنچے اور قریش نے سنا کہ یہ محمد (ﷺ) کے مذہب کی باتیں کرتے ہیں تو کہنے لگے کہ ثمامہ بے دین ہو گیا۔ ثمامہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں بے دین نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے محمد ﷺ کی تصدیق کر لی ہے اور میں ان پر ایمان لے آیا ہوں قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ثمامہ کی جان ہے کہ اب یمن سے تمہیں ایک دانہ بھی نہ آئے گا اور یمن اہل مکہ کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہؐ اس کی اجازت دیں بعد اس کے یہ اپنے شہر لوٹ گئے اور غلہ مکہ جانے سے روک دیا قریش کو سخت مصیبت پیش آئی اور انہوں نے رسول اللہؐ کو خط لکھا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ثمامہ کو لکھ دیجئے کہ غلہ کو نہ روکیں چنانچہ رسول اللہؐ نے لکھ دیا۔ پھر جب مسیلمہ (کذاب) کا ظہور ہوا اور اس کی بات بڑھ گئی تو رسول اللہؐ نے فرات بن حیان عجلی کو ثمامہ کے پاس بھیجا کہ مسیلمہ سے جنگ کریں۔

محمد بن اسحٰق نے لکھا ہے کہ جب اہل یمامہ اسلام سے مرتد ہوئے اس وقت ثمامہ مرتد نہیں ہوئے یہ اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے تابع تھے اسلام پر قائم رہے اور یمامہ ہی میں مقیم رہے لوگوں کو مسیلمہ (کذاب) کی پیروی اور اس کی تصدیق سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے لوگو اپنے کو ایسی تاریک چیز سے بچاؤ جس میں بالکل نور نہیں ہے اور بے شک وہ بدبختی کی بات ہے اے بنی حنیفہ اس کو اللہ نے ان لوگوں کے لئے مقدر کر دیا ہے جو اس پر عمل کریں گے جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے لئے یہ بلا ہے مگر جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اور سب کے سب مسیلمہ کی پیروی پر متفق ہو گئے تو انہوں نے ان سے جدا ہو جانے کا ارادہ کر لیا اتفاق سے علاء بن حضرمی کا اور ان لوگوں کا جوان کے ساتھ تھے ادھر گزر ہوا یہ لوگ بحرین جا رہے تھے وہاں حطم (نامی ایک کافر) تھا اور اس کے ساتھ قبیلہ ربیعہ کے کچھ مرتد تھے جب یہ خبر ثمامہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے مسلمان ساتھیوں سے کہا کہ خدا کی قسم میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے ساتھ رہوں اس حال میں کہ انہوں نے یہ بدعت نکالی ہے اللہ ان کو ایسی بلا میں مبتلا کرے گا کہ

یہ اس میں نہ کھڑے ہو سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے اور میں مناسب نہیں جانتا کہ ان لوگوں سے یعنی ابن حضرمی اور ان کے اصحاب سے جو مسلمان ہیں پیچھے رہ جائیں اور بے شک ہم ان کے ارادہ سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ (اتفاق سے) ہماری طرف آ بھی گئے ہیں لہٰذا اب میں ان کے ساتھ ہو جانا ہی مناسب سمجھتا ہوں پس جو شخص تم میں سے چاہے چلے چنانچہ وہ علا کی مدد کے لئے نکلے اور ان کے ہمراہ ان کے مسلمان ساتھی بھی تھے یہ بات دشمن کے کمزور کرنے میں زیادہ موثر ہوئی جب انہیں معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ علاء کی مدد کے لئے گئے۔ ثمامہ علاء کے ساتھ حطم کی جنگ میں شریک رہے مشرکوں کو شکست ہوئی اور قتل کئے گئے اور علا نے مال غنیمت تقسیم کیا اور کچھ لوگوں کو انعام بھی دیا ایک شخص کو حطم کی ایک چادر دی جس پر حطم ایک مسلمان کے سامنے فخر کرتا تھا ثمامہ نے وہ چادر اس مسلمان سے خرید لی پھر جب اس فتح کے بعد ثمامہ لوٹے تو بنی اقیس بن ثعلبہ نے جو حطم کے ہم قوم تھے وہ چادر ثمامہ کے جسم پر دیکھی اور کہا کہ انہیں نے حطم کو قتل کیا ہے ثمامہ نے کہا میں نے حطم کو قتل نہیں کیا بلکہ یہ چادر میں نے مال غنیمت سے مول لے لی ہے لیکن ان لوگوں نے (نہ مانا اور) ثمامہ کو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۰۔ حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی

حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی۔ صحابی ہیں۔۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے کوئی حدیث نہیں روایت کی ان سے ابواسحٰق سبیعی نے اور عیزار بن حریث نے روایت کی ہے۔ شعبہ نے اور زہیر نے ابواسحٰق سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے جو صحابی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ڈراتا ہوں اس قسم کے حیلے بہانوں سے میں عنقریب عبادت کروں گا عنقریب روزہ رکھوں گا عنقریب نماز پڑھوں گا۔ [1] اس قول کو اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے عیزار بن حریث سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۱۔ حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ

حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ۔ جذامی کنیت ان کی ابوسوادہ۔ ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمرو بن حارث کی کتاب میں بکر بن سوادہ سے جو ان کے مولی تھے یہ روایت لکھی ہوئی دیکھی کہ نبیؐ نے ان کے دادا ثمامہ کے لئے دعا فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۲۔ حضرت ثمامہؓ بن حزن

حضرت ثمامہؓ بن حزن بن عبداللہ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا ان سے قاسم بن فضل نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت عمر کے پاس ان کی خلافت کے زمانہ میں آئے تھے اس وقت ان کی عمر پینتیس سال کی تھی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں عمر بن خطابؓ کو اور عثمانؓ کو اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] مقصود یہ ہے کہ جو کام کرنا ہے کر لو اس وقت کا کام دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا سخت نا عاقبت اندیشی ہے۔ اس قسم کی طبیعت کا آدمی کبھی اپنے ارادے میں پورا نہیں اترتا۔۱۲

۶۲۳۔ حضرت ثمامہؓ بن عدی

حضرت ثمامہؓ بن عدی قرشی۔ صحابی ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں حضرت عثمان ﷺ کی طرف سے ''صنعاء'' شام کے حاکم تھے۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عازم بن فضل خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب ثمامہ بن عدی کو جو صنعا شام کے حاکم تھے اور صحابی تھے عثمان بن عفان کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ روئے اور بہت روئے پھر جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ خلافت نبوت اب جاتی رہی [1] اب بادشاہت اور سلطنت رہ گئی جو شخص کسی چیز پر غالب آجائے گا وہ اس کو تصرف میں لے آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر ان کے متعلق استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مہاجرین میں سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ ابن جریر طبری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ویسا کیا ہے جیسا ہم نے کیا ہے پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

باب الثاء والواو

۶۲۴۔ حضرت ثوبانؓ بن بجدد

حضرت ثوبانؓ بن بجدد۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ یہ ثوبان بیٹے ہیں بجدد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں جحدر کے بیٹے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یمن کے قبیلہ حمیر سے ہیں اور بعض لوگ انہیں مقام سراہ کا رہنے والا کہتے ہیں جو ایک جگہ ہے مکہ اور یمن کے درمیان میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد عشیرہ کے قبیلے سے ہیں جو مذحج کی ایک شاخ تھی یہ گرفتار کر لئے تھے پس انہیں رسول اللہ نے مول لیا اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اپنے خاندان کے لوگوں سے جا کے مل جاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے اہل بیت میں سے ہو جاؤ چنانچہ یہ رسول اللہؐ کی ولا پر قائم رہے اور برابر سفر میں اور حضر میں آپ کے ساتھ رہتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ کی وفات ہو گئی پس یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ میں فروکش ہوئے اور وہاں ایک گھر بنا لیا اور ایک گھر انہوں نے مصر میں بھی بنایا تھا اور ایک گھر حمص میں بھی بنایا تھا اور ۵۴ھ میں وہیں ان کی وفات ہوئی فتح مصر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے شداد بن اوس نے اور جبیر بن نفیر نے اور ابوادریس خولانی اور ابوسلام ممطور حبشی نے اور معدان بن ابی طلحہ نے اور ابوالاشعث صنعانی نے اور ابواسماء رحبی نے اور ابوالخیر یزنی نے وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین نے وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن احمد بن عبداللہ دقاق نے خبر دی

---

[1] اس جملہ سے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت کا انکار نہیں لازم نہیں آتا کیونکہ اول تو اس وقت تک ان کی خلافت کی خبر بھی ان کو نہ تھی دوسرے اس میں شک نہیں کہ جو جمعیت اور کیفیت خلفائے سابقہ میں تھا وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے جاتا رہا۔

وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو اسماء رحبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے روبرو کردی یہاں تک کہ میں نے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اللہ نے مجھے دونوں خزانے دیئے سرخ بھی اور سفید بھی میری امت کی سلطنت اسی حد تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھائی گئی ہے اور ہشام بن عمار نے صدقہ سے انہوں نے زید بن واقد سے انہوں نے ابو سلام اسود سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہے جیسے عدن اور عمان کے درمیان مسافت سپیدی میں دودھ سے بھی زیادہ ہے اور شیرینی میں شہد سے بھی زیادہ ہے اور خوشبو میں مشک سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو شخص اس کا پانی پی لے گا اسکے بعد پیاسا نہ ہوگا اور اکثر وہ لوگ جو اس حوض پر قیامت کے دن آئیں گے فقرائے مہاجرین ہوں گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے جن سے امیر عورتیں (بوجہ ان کی غریبی کے) نکاح نہیں کرتیں اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے وہ اپنے ذمہ سے دوسروں کا حق اتار دیتے ہیں مگر دوسروں پر جو ان کا حق ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ اس حدیث کو عباس بن سالم نے اور زید بن سلام نے اور خالد بن معدان نے اور یزید بن ابی مالک نے اور یحییٰ بن حارث نے ابو سلام سے روایت کیا ہے اور قتادہ نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معدان سے انہوں نے معدان کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۵۔ حضرت ثوبانؓ بن سعد

حضرت ثوبانؓ بن سعد۔ کنیت ان کی ابو الحکم ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبید اللہ بن عبداللہ اموی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ نے (سجدے میں) کوے [1] کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح ہاتھ نچھا دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبدالحمید کے اصحاب نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالحمید سے مروی ہے وہ عمر بن حکم بن ثوبان سے وہ عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ وہ تابعین میں سے تھے اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۶۔ حضرت ثوبانؓ ابو عبدالرحمٰن

حضرت ثوبانؓ۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن۔ انصاری ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن حمیر نے عباد بن کثیر سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو تم مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو تو اس

---

[1] یعنی جس طرح کوا جلدی سے پانی میں چونچ مارا کر اٹھا لیتا ہے اس طرح جلدی سے رکوع میں جھک کر اٹھ کھڑا ہونا ممنوع ہے اسی طرح سجدے میں کہنیوں کا زمین پر بچھانا مردوں کے لئے ممنوع ہے۔

سے تین مرتبہ کہہ دو کہ اللہ تیرے منہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں اپنی کھوئی چیز کا انشاد [1] کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ خدا کرے تو اس چیز کو نہ پائے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں خرید فروخت کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اسی طرح ہم سے رسول اللہؐ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت کرنے میں محمد بن حمیر عباد بن کثیر سے متفرد ہیں اور اس حدیث کو عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۷۔ حضرت ثورؓ بن تلیدہ

حضرت ثورؓ بن تلیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہیں۔ ابوعثمان سراج نے ان کا تذکرہ افراد میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم یعنی قبیلہ بنی اسد کے لوگ بدر کے دن مہاجرین کے ساتویں حصہ کے برابر تھے اور ہم میں ایک شخص تھے جن کا نام ثور بن تلیدہ تھا ان کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی حضرت معاویہ کا زمانہ بھی انہوں نے پایا تھا۔ حضرت معاویہ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھ بھیجا کہ آپ نے میرے اباؤ اجداد میں کس کس کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امیہ بن عبدشمس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے اونٹوں سے پانی بھر رہے تھے پھر بعد اس کے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اور ان کا ایک غلام یعنی ذکوان انہیں لے کے چلتا تھا اور کبھی ابومعیط انہیں لے کے چلتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۸۔ حضرت ثورؓ بن عزرہ

حضرت ثورؓ بن عزرہ۔ کنیت ان کی ابوالعکیر قشیری۔ علی بن محمد مدائنی نے یعنی ابوالحسن نے یزید بن رومان سے اور مدائن کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ثور بن عزرہ بن عبداللہ قشیری رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے انہیں حمام اور سد جو دونوں مقام وادی عقیق میں تھے معافی میں دے دیئے تھے اور ایک تحریر بھی ان کے لئے لکھ دی تھی شاعر نے حمام کے ذکر میں یہ شعر کہا ہے:

فان یغلبک میسرۃ بن بشر فان ابا العکیر علی الحمام

اگر میسرہ بن بشیر تجھ پر غالب آجائے (تو کچھ پروانہ کرنا) کیونکہ ابوالعکیر مقام حمام پر قابض ہے۔

۶۲۹۔ حضرت ثورؓ والد یزید بن ثور

حضرت ثورؓ۔ یزید بن ثور سلمی کے والد ہیں کنیت ان کی ابوامامہ ہے۔ انہوں نے خود اور ان کے بیٹے یزید اور ان کے پوتے معن بن یزید نے (رسول اللہ ﷺ سے) بیعت کی ہے۔ یہ محمد بن جعفر مطین کا قول ہے انہوں نے ان کا نام ثور بتایا ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء یعنی محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور محمد بن عبید بن حساب نے بھی ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے ابوالجویریہ جرمی سے انہوں نے معن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی میں نے آپ کے سامنے ایک مقدمہ بھی پیش کیا تھا آپ نے میرے ہی موافق فیصلہ

---

[1] انشاد کسی کھوئی چیز کا تلاش کرنا اور لوگوں سے پوچھنا کہ میری فلاں چیز کسی نے پائی تو نہیں۔

فرمایا اور جب میری منگنی ہوئی تو آپ ہی نے میرا نکاح پڑھا معن کہتے تھے کہ مال غنیمت حلال نہیں ہوتا جب تک کہ برابر برابر سب کو تقسیم نہ کر دیا جائے جب تقسیم کر دیا جائے تو ہمیں جائز ہے کہ ہم تجھے دیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

حرف الجیم باب الجیم والالف

۶۳۰۔ حضرت جابانؓ ابومیمون

حضرت جابانؓ۔ کنیت ان کی ابومیمون۔ ان سے ان کے بیٹے میمون نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے دس مرتبہ اسی کی تکرار فرمائی کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت رکھتا ہو کہ اسے اس کا مہر نہ دے تو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ زانی ہوگا یہ حدیث اسی طرح انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۱۔ حضرت جابرؓ بن ازرق

حضرت جابرؓ بن ازرق غاضری۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا ﷺ کے حضور میں ایک سواری پر کچھ مال لے کر حاضر ہوا۔ (حضرت سفر حجۃ الوداع میں تھے اور لوگوں کے بیچ میں گھیرے ہوئے تھے میں اپنی اونٹنی کو حضرت کی طرف بڑھاتا رہا یہاں تک کہ میں وہاں تک پہنچ گیا پھر آنحضرت علیہ السلام چمڑے کے ایک خیمہ میں فروکش ہوئے اور (خیمہ کے) دروازہ پر (محافظت کے لئے) تیس آدمیوں سے زیادہ تھے ان کے پاس کوڑے تھے میں قریب گیا تو (ان میں سے) ایک شخص مجھے دیکھنے لگا میں نے کہا واللہ اگر تو مجھے دھکیلے گا تو میں بھی تجھے دھکیلوں گا اور اگر تو مجھے مارے گا تو میں بھی تجھے ماروں گا اس نے مجھے کہا کہ اے تمام لوگوں سے بدتر میں نے کہا خدا کی قسم تو مجھ بھی بدتر ہے اس نے پوچھا کہ یہ کیوں میں نے کہا میں یمن سے آیا ہوں تا کہ رسول اللہؐ سے حدیثیں سنوں اور یاد کرلوں پھر اپنی قوم سے جا کر بیان کروں اور تو مجھے روکتا ہے اس نے کہا ہاں بے شک واللہ تو مجھ سے بہتر ہے بعد اس کے نبیؐ سوار ہو گئے لوگ عقبہ کے پاس مقام منیٰ میں آپ کو گھیر کے کھڑے ہو گئے اور آپ سے بکثرت مسائل پوچھنے لگے یہاں تک کہ ان کے ہجوم کے باعث آپ تک کسی شخص کا پہنچنا دشوار تھا اسی حال میں ایک شخص بال کترواکے آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرمائے یہی آپ نے تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے وہ گیا اور اس نے اپنا سر منڈوا ڈالا پس میں نے سوا ایک سر منڈوانے کو اور کسی کو نہیں دیکھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہی صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۲۔ حضرت جابرؓ بن اسامہ

حضرت جابرؓ بن اسامہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفرج ابن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے جابر بن اسامہ جہنی سے روایت کر کے

خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے بازار میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ جارہے تھے میں نے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں کا قصد رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری قوم کے لئے مسجد کی حد قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ جب میں لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ میری قوم کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں میں نے کہا کہ کیوں کھڑے ہو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مسجد کی حد قائم کردی اور جانب قبلہ میں ایک لکڑی خود آپ نے گاڑ کر نصب فرمادی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جابر بن اسامہ کی کنیت ابوسعاد ہے جس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ذکر کریں گے۔

۶۳۳۔حضرت جابرؓ بن حابس

حضرت جابرؓ بن حابس یمامی یہ ایک مجہول شخص ہیں اوران کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے ان کی حدیث حصین بن حبیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن حابس نے بیان کیا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کردے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۳۴۔حضرت جابرؓ بن خالد

حضرت جابرؓ بن خالد بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی نجاری ان کا نسب ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اوران دونوں نے کہا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور انصار میں اشہلی مطلقاً اسی کو کہتے ہیں جو عبدالاشہل کی اولاد میں ہو جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں اور ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ یہ بنی دینار سے ہیں پھر بنی عبدالاشہل سے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے۔عروہ نے اور محمد بن اسحٰق نے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ابوموسیٰ نے نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے شہدائے بدر کے ناموں میں جابر بن عبدالاشہل کا تذکرہ نقل کیا ہے جو بنی دینار بن نجار سے ہیں پھر بنی مسعود بن عبدالاشہل سے ہوئے سبھوں نے ان کو مسعود بن عبدالاشہل لکھا ہے صرف کلبی نے ان کو مسعود بن کعب ابن عبدالاشہل لکھا ہے لہٰذا یہ چچا ہوئے ضحاک اور نعمان اور قطبہ کے جو بیٹے تھے عمرو بن مسعود کے یہ سب لوگ بدری ہیں۔ان کا تذکرہ پہلے نسب کے موافق ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے (ان کے والد کا نام) خالد کے عوض میں عبد قرار دیا ہے۔واللہ اعلم

۶۳۵۔حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ

حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ اسدی۔طارق بن عبدالعزیز ابن عجلان سے انہوں نے ابوجعفر یعنی موسیٰ بن میتب سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن ابی سبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور کہا کہ شیطان ابن آدم کے لئے ہر راستے میں بیٹھا چنانچہ اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوا جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے دیتا ہے اگر وہ شخص اس کی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر ہجرت کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہ کیا تو ہجرت کر جائے گا اور اپنے زمین وآسمان اور اپنے پیدائش کے مقام کو چھوڑ دے گا اور اپنے مال کو ضائع کردے گا اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے تو پھر جہاد کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو جہاد کرے گا اور اپنا خون بہائے گا

(تیرے بعد) تیری بیوی سے کوئی دوسرا نکاح کرلے گا اور تیرا مال بانٹ لیا جائے گا اور تیرے بچے برباد ہوں گے اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر (بمقتضائے رحمت) یہ حق ہے کہ جو شخص ایسا کرے وہ اگر اپنے گھوڑے سے بھی گر کرے مر جائے تو اس کا ثواب اللہ اپنے ذمہ رکھے اور اگر کوئی جانور اسی کو کاٹ لے اور وہ مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اگر وہ قصاص میں قتل کیا جائے تب بھی اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔

اس حدیث کی روایت میں جابر کا ذکر کا صرف طارق نے کیا ہے اور ابن فضیل وغیرہ نے اس حدیث کو ابو جعفر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ جابر ابن ابی سبرہ اسدی ہیں کوفی ہیں ان سے سالم بن ابی الجعد نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک حدیث جہاد کی بابت ہے۔

۶۳۶۔ حضرت جابرؓ بن سفیان

حضرت جابرؓ بن سفیان انصاری زرقی۔ بنی زریق بن عامر بن زریق یعنی عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے ہیں۔ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں کیونکہ معمر نے ان سے حلف کی دوستی کی تھی اور مکہ میں ان کو متبنی بنایا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے یہ جابر اور جنادہ اپنے والد کے ہمراہ سرزمین حبش سے دو کشتیوں میں سوار ہو کے آئے تھے وہ دونوں کشتیاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں غرق ہو گئیں ان کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ ہیں سفیان نے ان کی والدہ سے مکہ میں نکاح کیا تھا۔

۶۳۷۔ حضرت جابرؓ بن سلیم

حضرت جابرؓ بن سلیم۔ بعض لوگ ان کو سلیم بن جابر کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابو جری۔ تمیمی ہیں۔ ہجیمی ہیں بلہجیم بن عمرو بن تمیم کی اولاد سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک ابو جری کا صحیح نام جابر بن سلیم ہے اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ سلیم بن جابر صحیح ہے واللہ اعلم۔

بصرہ میں رہتے تھے ان سے ابن سیرین نے اور ابو تمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبتہ اللہ بن عبد الوہاب دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جری ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ جنگل کے رہنے والے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات بتایئے جو ہمیں نفع دے حضرت نے فرمایا کہ تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو اور گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی بات کر لو اور ازار کو (ٹخنوں سے) نیچے نہ بڑھانا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور تکبر کو اللہ تبارک وتعالیٰ دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص تمہارا کوئی ایسا عیب بیان کرے جو وہ تم میں جانتا ہے تو تم کوئی عیب اس کا ایسا نہ بیان کرنا جو تم اس میں جانتے ہو کیونکہ اس کا ثواب تم کو ملے گا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔ اس حدیث کو حماد اور عبد الوارث نے جریری سے انہوں نے ابو سلیل سے انہوں نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۳۸۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ

حضرت جابرؓ بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ عامری ثم السوائی۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں جابر بن سمرہ بن عمرو بن جندب ان کی کنیت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ ابو خالد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہیں ایک گھر بنالیا تھا بشر بن مروان جب حاکم کوفہ تھا اس وقت انہوں نے وفات پائی ان کے جنازے کی نماز عمرو بن حریث مخزومی نے پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۶ ہجری میں بعہد مختار انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے نبیؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور تمیم بن طرفہ طائی اور ابو اسحٰق سبیعی اور ابو خالد والبی اور سماک بن حرب اور حصین بن عبدالرحمٰن اور ابو بکر بن ابی موسیٰ نے وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ تھا جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اس زمانے میں جب میں مبعوث ہوا اور ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب (یہ) قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے جب ان جابر کی وفات ہوئی تو انہوں نے اولاد نرینہ میں چار بیٹے چھوڑے خالد اور ابو ثور یعنی مسلم اور ابو جعفر اور جبیر مگر نسل صرف مسلم اور خالد سے جاری ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۳۹۔ حضرت جابرؓ بن شیبان

حضرت جابرؓ بن شیبان بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے اس کو مدائنی نے ثقیف کے حالات کی کتاب میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

۶۴۰۔ حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ

حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن مسلمہ بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ان جابر کے شرکائے بیعت عقبہ و غزوۂ احد میں ہونے سے موسیٰ بن عقبہ اور واقدی نے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہے اور ابن اسحٰق نے یونس بن بکیر سے روایت کر کے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سلمہ کی روایت اور عبدالملک بن ہشام کی روایت زیاد بن عبداللہ بکائی سے ہے اور ان کی روایت ابن اسحٰق سے ہے کہ جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا شریک بیعت عقبہ و جنگ بدر تھے انہوں نے جابر کو ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۶۴۱۔ حضرت جابرؓ بن صخر

حضرت جابرؓ بن صخر۔ مسدد نے عمر بن علی مقدمی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابو سعد مولیٰ بن خطمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ان کے اور جابر ابن صخر کے

ساتھ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابی بکر مقدمی نے اور عاصم بن عمر نے عمر بن علی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے اور جبار بن صخر کے ہمراہ نماز پڑھی اور ان دونوں کو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ (صحیح لفظ جبار ہے جابر وہم ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جابر بن صخر ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے اور جابر کے ہمراہ نماز پڑھی اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے عاصم بن عمر بن علی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد خطمی سے جن کا نام شرحبیل بن سعد ہے ان کا نام جبار روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مقام میں ابن مندہ پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ابونعیم نے لکھا ہے وہی سب ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور تعجب ہے کہ ابونعیم ان پر اپنے ہی کلام سے رد کرتے ہیں۔

۶۴۲۔ حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ

حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں• بنی مازن بن نجار سے ہیں یہ چار بھائی تھے قیس اور حارث اور جابر اور ابوکلاب جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جابر بن ابی صعصعہ۔ ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔

۶۴۳۔ حضرت جابرؓ بن طارق

حضرت جابرؓ بن طارق بن عوف۔ بعض لوگ ان کو جابر بن عوف بن طارق احمسی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحکیم بنی احمس بن غوث ابن انمار سے ہیں جو بجیلہ کا ایک بطن ہے بالآخر کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی صحابی ہیں۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں رہتے تھے ان میں جابر بن طارق بھی تھے جن کی کنیت ابوحکیم تھی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حکیم بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس آپ کے گھر میں گیا آپ کے سامنے لوکی رکھی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے صحابہ نے کہا کہ یہ لوکی ہے ہم اس سے اپنا کھانا بڑھا لیتے ہیں۔ اس حدیث کو حفص بن غیاث نے اور محمد بن بشر نے اور علی بن مسہر نے اور شریک نے اور ابو اسامہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اسماعیل سے انہوں نے حکیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی تعریف کی (اور اس قدر اس نے کثرت سے کلام کیا) کہ ان کے منہ پر کف آ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر کم بات کرنا لازم سمجھ لو شیطان تمہیں مغلوب نہ کرے کیونکہ کلام میں تشقیق کرنا شیطانی شیوہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۴۔ حضرت جابرؓ بن ظالم

حضرت جابرؓ بن ظالم بن حارثہ بن عتاب بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود بن عنین بن سلامان بن ثعل بن

عمرو بن غوث بن طی طائی ثم البحتری۔ طبری نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ طی کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی جوان کے خاندان میں موجود ہے۔ بحز۔ جس کی طرف یہ منسوب ہیں وہی بطن ہے۔ جس سے ابوعبادہ بحتری شاعر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۴۵۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی

حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی۔ یہ صحابی ہیں ان سے ابوشداد نے روایت کی ہے صالح بن محمد بن جرزہ نے بیان کیا ہے کہ یہ راسی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ میں انہیں جابر بن عبداللہ انصاری سلمی سمجھتا ہوں۔ ابوشداد نے جابر بن عبداللہ راسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے قاتل کا قصور معاف کر دے اور ہمارا حق ادا کرتا رہے اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتا رہے (اسے قیامت میں اختیار دیا جائے گا کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور بڑی آنکھ والی حوروں سے جس قدر چاہے نکاح کرے ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے صرف ایک بات کرے (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپ نے فرمایا ایک بات کرے وہ بھی داخل ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ بشرطیکہ محفوظ ہو۔

میں کہتا ہوں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ میں ان کو جابر بن عبداللہ انصار سلمی سمجھتا ہوں پس اس کی حالت یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ بن رئاب اور جابر بن عبداللہ بن عمر دونوں انصاری سلمی ہیں معلوم نہیں ان دونوں میں کس کو انہوں نے مراد لیا ہے اور پھر یہ دونوں مدینہ میں رہتے تھے کوئی ان میں سے بصرہ میں نہ رہتا تھا۔ واللہ اعلم

۶۴۶۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن ریاب

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں اور احد میں خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں انصار میں سب سے اول جو اسلام لایا وہ یہی ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے۔ جس کی خبر ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک دی وہ محمد بن اسحٰق سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے چند بوڑھوں سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار کے چند لوگوں سے رسول اللہؐ سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی اور یہ لوگ چھ آدمی تھے قبیلہ بنی نجار کے اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث بن رفاعہ بن عفرا اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن زید اور جابر بن عبداللہ بن رئاب یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے جب یہ لوگ مدینے آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا الخ۔ ابوالوازغ بن نافع (ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن رئاب سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (ایک مرتبہ جبرئیل کا گزر میری طرف ہوا اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو جبرائیل مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میں نے انہیں دیکھ کر تبسم کیا۔ انہوں نے سوا اس حدیث کے جوان سے ابن عباس نے روایت کی ہے باقی حدیثوں کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۷۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن حرام

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ یہ جابر اور وہ جابر جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا غنم بن کعب میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ دونوں انصاری ہیں سلمی ہیں بعض لوگوں نے ان کے نسب میں اور کچھ بھی بیان کیا ہے مگر یہی زیادہ مشہور ہے ان کی والدہ نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم ان کی والدہ اور ان کے والد حرام میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن مگر پہلا ہی قول صحیح ہے، بیعت عقبہ ثانیہ میں بحالت صغر سن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شریک نہ تھے اسی طرح غزوہ احد (کی نسبت بھی اختلاف ہے) ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سترہ غزوات میں شریک تھا جابر کہتے تھے میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے والد نے مجھے روک لیا تھا چنانچہ جب وہ احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا اور کلبی نے کہا ہے کہ حضرت جابر احد میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ اٹھارہ غزوات کیے اور صفین میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہمراہ بھی اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اپنی مونچھوں کو منڈواتے تھے اور زرد خضاب لگاتے تھے۔ شرکاء بیعت عقبہ میں سے مدینہ میں سب کے بعد انہیں کی وفات ہوئی۔ ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بحالت قیام مکہ مکرمہ موسم (حج) میں تشریف رکھتے تھے اور انصار کے بھی کچھ لوگ اس سال حج کے لیے مدینہ آئے ہوئے تھے جن میں اسعد بن ضرارہ جابر بن عبداللہ سلمی اور قطبہ بن عامر تھے راوی نے ان تمام لوگوں کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اسلام کی ترغیب دی بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ جابر بن عبداللہ سلمی وہی جابر ہیں جو عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ بن رئاب کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ سے پہلے ہو چکا ہے اور یہ جابر (جن کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں) (ان سب لوگوں سے کم سن تھے جو اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ پس یہ بہت بعید ہے کہ باوجود کم سنی کے یہ ان سب کے سردار اور رئیس سمجھے جائیں علاوہ اس کے ائمہ سے بصحت منقول ہے کہ وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ ابن رئاب کے بیٹے ہیں۔ واللہ اعلم

یہ جابر حدیث کے زیادہ روایت کرنے والوں اور حدیث کے حافظوں میں ہیں۔ ان سے محمد[1] بن علی بن حسین نے اور عمرو بن دینار نے اور ابوالزبیر مکی نے اور عطا نے اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن عبداللہ قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد یعنی ابوقلابہ رقاشی نے خبر

---

1. یعنی امام باقر فرزند امام زین العابدین فرزند امام حسینؓ۔

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا جابر سے کسی نے کہا کہ براء تو کہتے تھے کہ (رحمٰن کا تخت مراد نہیں بلکہ جنازے کا) تخت ہل گیا جابر نے کہا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان میں باہم عداوت تھی (اس وجہ سے براء نے ایسا کہا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمٰن کا عرش ہل گیا۔

میں کہتا ہوں کہ جابر بھی قبیلہ خزرج سے ہیں مگر ان کی دینداری نے ان کو حق بات کے کہنے اور اس کے چھپانے والے پر اعتراض کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابو جعفر یعنی احمد بن علی نے اور ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن سری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میرے لئے رسول اللہ ؐ نے اونٹ والی رات میں پچیس مرتبہ استغفار کیا اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہے جس میں انہوں نے رسول اللہ ؐ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا۔[1] اور یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ تک میں اس پر سوار ہو کے چلوں گا یہ واقعہ ایک جہاد کا تھا۔ حضرت جابر ۷۴ ہجری میں اور بقول بعض ۷۷ ہجری میں وفات پائی اور ابان بن عثمان نے جب کہ وہ حاکم مدینہ تھے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ حضرت جابر کی عمر ۹۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۸۔ حضرت جابر ؓ ابو عبدالرحمٰن

حضرت جابر ؓ ابو عبدالرحمٰن۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن۔ یہ جابر بیٹے ہیں عبید عبدی کے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ یہ جابر بھی عبدالقیس کے وفد میں (حضور رسالت میں حاضر ہوئے) تھے بصرہ کی سکونت انہوں نے اختیار کر لی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بحرین میں رہتے تھے علی بن مدینی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے نفیس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اسی وفد میں تھا جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں بلکہ میں اپنے والد کے ہمراہ آیا تھا ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ان ظروف میں یعنی دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت میں پینے سے منع فرمایا تھا[2] اس حدیث کو ابن مندہ نے علی بن مدینی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے نفیس سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ عبداللہ بن جابر نے ایسا ہی بیان کیا۔ یہ حدیث ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے سنائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] اس کا واقعہ مختصر اس طرح ہے کہ ایک اونٹ ان کے پاس تھا جو کسی طرح چلائے نہ چلتا تھا آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے مارا وہ ایسا تیز رو ہو گیا کہ سبحان اللہ حضرت نے وہ اونٹ مول لے لیا اور مدینہ منورہ پہنچ کر اس کی قیمت انہیں دے دی اور اونٹ بھی دے دیا۔

[2] ان ظروف کی ماہیئت کئی مرتبہ جلد اول میں بیان ہو چکی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان میں پینے کی ممانعت کیوں کی گئی ان ظروف میں پہلے شراب استعمال کی جاتی تھی لہٰذا ان کا استعمال خلاف مصلحت تھا۔

۶۴۹۔حضرت جابرؓ بن عتیک

حضرت جابرؓ بن عتیک اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جبر بن عتیک بن قیس بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن زید بن معاویہ ابن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی، بنی معاویہ میں سے ہیں یہ ابن اسحٰق کا قول ہے کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے صرف یہ کہ انہوں نے پہلے حارث کو اور زید کو (نسب سے) ساقط کر دیا ہے یہ جابر بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوالربیع ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے یہ کنیت عبداللہ بن ثابت ظفری کی ہے۔ سال فتح (مکہ) میں بنی معاویہ کا جھنڈا انہیں (جابر) کے ہاتھ میں تھا یہ بھائی ہیں حارث ابن عتیک کے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان نے اور عتیک بن حارث بن عتیک نے روایت کی ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد معروف بہ ابن سمینہ جوہری نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انہوں نے عتیک بن حارث بن عتیک سے جو عبداللہ یعنی ابوامہ کے دادا تھے نقل کر کے خبر دی کہ جابر بن عتیک نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ عبداللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کو تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ بے ہوش ہیں رسول اللہؐ نے انہیں چلا کے پکارا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا تو آپ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوالربیع تم ہم سے جدا کر لئے گئے پس عورتیں چلا کے رونے لگیں ابن عتیک نے ان کو چپ کرنا چاہا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو ہاں جب یہ گر جائیں تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ گر جانا کیا معنی آپ نے فرمایا جب مر جائیں۔ ان کی بیٹی نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات کی امیدوار تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ (نہ یہ کہ اپنے بستر پر مریں گے) کیونکہ (اے ابوالربیع) تم نے اپنے جہاد کا سامان بالکل ٹھیک کر لیا تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کا ثواب ان کی نیت کے موافق مقدر کر دیا ہے اور تم لوگ شہادت کس کو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ قتل فی سبیل اللہ کو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سوا قتل فی سبیل اللہ کے (اور طریقوں سے بھی لوگ) شہید ہوتے ہیں طاعون میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جو پانی سے ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ذات الجنب کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے پیٹ کے مرض میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جل کر جو مرے وہ بھی شہید ہے کسی چیز کے نیچے دب کے مر جائے وہ بھی شہید ہے عورت جو حمل میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

ان جابر کی وفات ۶۱ ہجری میں ہوئی عمر ان کی اکانوے (۹۱) سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۰۔حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری

حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ ہمیں محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابواحمد نے اور حبیب بن حسن نے اور محمد بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عمرو عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اعین نے ابوعبدالرحیم نے یعنی خالد بن یزید سے انہوں نے عبدالرحیم زہری سے انہوں نے عطا سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو اور جابر بن عمیر انصاری کو دیکھا کہ یہ دونوں تیر اندازی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کوئی تھک کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کیا تم تھک گئے اس

نے کہا ہاں تو اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو چیز ذکر اللہ کی قسم سے نہ ہو وہ لعب ہے سوا ان چار چیزوں کے مرد کا اپنی عورت سے اختلاط کرنا اور آدمی کا اپنے گھوڑے کو تعلیم دینا اور مرد کا دونوں نشانوں [1] کے درمیان دوڑنا اور مرد کا تیرا کی سیکھنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۱۔ حضرت جابرؓ بن عوف

حضرت جابرؓ بن عوف۔ کنیت ان کی ابو اوس ثقفی ہے۔ ابو عثمان یعنی سعید بن یعقوب سراج قرشی نے افراد میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ان سے ابن مندویہ نے نقل کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے انہوں نے ان کے والد سے جن کا نام جابر تھا روایت کی ہے کہ نبیؐ نے نماز پڑھی اور (وضو میں) اپنے دونوں پیروں [2] پر مسح فرمایا۔ اس حدیث کو ہشیم نے اور شعبہ نے بھی یعلی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور شریک نے بھی اس حدیث کو یعلی سے روایت کیا ہے انہوں نے یعلی کے اور اوس کے درمیان میں اور کسی کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۵۲۔ حضرت جابرؓ بن عیاش

حضرت جابرؓ بن عیاش۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ابو نعیم نے اسی طرح مختصر ذکر ان کا لکھا ہے۔

۶۵۳۔ حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی

حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی۔ نبی کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہے۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے اوزاعی نے قیس بن جابر صدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد خلفا ہوں گے اور خلفا کے بعد امرا ہوں گے اور امرا کے بعد ظالم بادشاہ ہوں گے پھر ایک شخص میرے اہلبیت میں سے ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے) ظلم سے بھر دی گئی ہوگی اور اس کے بعد قحطانی امیر بنایا جائے گا پس قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ بھی اس سے کم نہ ہوگا۔ اوزاعی نے قیس بن جابر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لہیعہ نے عبدالرحیم بن قیس سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے پس اوزاعی کی روایت کے موافق (جابر صحابی نہ ہوں گے بلکہ ان کے والد) ماجد صحابی ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۴۔ حضرت جابرؓ بن نعمان

حضرت جابرؓ بن نعمان بن عمیر بن مالک بن قمیر بن مالک بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قمیل بن فران بن

---

[1] تیر اندازی کی مشق کرنے کے لئے مثل چاند ماری کے ایک نشان مقرر کیا جاتا ہے ایک نشان وہ ہوا اور دوسرا نشان وہ مقام ہے جہاں سے تیر پھینکا جاتا ہے۔

[2] یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیروں پر گرد و غبار تھا اس کو پونچھ کر صاف فرمایا کہ موزے پہنے ہوئے تھے ان پر مسح کیا یا یہ کہ خفیف طور سے ہو یا مسح کا لفظ ان تینوں معانی کا احتمال رکھتا ہے۔

بلی، بلوی، سوادی۔ قبیلہ بنی سواد سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ انصار کے حلیف ہیں کعب بن عجرہ کے گروہ سے ہیں جن کی عمر بہت ہوئی تھی اور انہوں نے یہ شعر کہے تھے:

تهدلت العينان بعد طلاله وبعد رضا فاحسب الشخص راكبا

وابعد ما انكرت كى استبينه فا عرفه وانكر المتقار با

''دونوں آنکھیں بعد آرام اور عیش کے ست ہوگئی ہیں۔ (اب فتور آ گیا ہے) کہ میں پیادہ کو سوار سمجھتا ہوں۔ اور سب سے زیادہ تعجب ہے کہ دور کی چیز کو میں پہچان لیتا ہوں۔ اور قریب کی چیز کو نہیں پہچان سکتا۔''

ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۵۵۔ حضرت جابرؓ بن یاسر

حضرت جابرؓ بن یاسر بن عویص بن فدک بن ذی ایوان بن عمرو بن قیس بن سلمہ بن شراحیل بن حارث بن معاویہ بن مرتع بن قتبان بن مصبح بن وائل بن رعین رعینی قتبانی۔ فتح مصر میں شریک تھے ان لوگوں میں ہیں جن کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے کہ جو ہوشیار لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں جابر بن یاسر بن عویص قتبانی بھی تھے جو دادا ہیں عیاش اور جابر کے جو دونوں بیٹے ہیں عباس بن جابر کے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ان دونوں نے عویص کے بعد ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور جس طرح ہم نے ان کا نسب بیان کیا ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عویص عین مہملہ کے ساتھ ہے اس کے بعد واو ہے اور اس کے آخر میں صاد مہملہ ہے پس ان کا نام جابر ہے اور انہوں نے (ان کے میں) شرجیل کی جگہ شراحیل کہا ہے۔

۶۵۶۔ حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی

حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی۔ کنیت ان کی ابومسلم صدفی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے منافق (بھی) اس قرآن کو خوب [1] یاد کرلیں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کا ذکر نہ متقدمین نے کیا ہے نہ متاخرین نے۔

۶۵۷۔ حضرت جارودؓ بن معلیٰ

حضرت جارودؓ بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو ابن علاء کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جارود بن عمرو بن معلیٰ عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے کنیت ان کی ابوالمنذر رہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوغیاث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعتاب مجھے خیال ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تصحیف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جارود ابن معلیٰ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعض منافق ایسے ہوں گے جو قرآن کے الفاظ کو یاد کرلیں گے اور اس کے معانی کو پس پشت ڈال دیں گے اس حدیث کا مشاہدہ برائے العین آج کل فرق باطلہ میں ہو رہا ہے۔

بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن عمرو بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن معلیٰ بن عمرو بن حنش ابن یعلی یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام) جارود (ہے) اور (مشہور) نام ان کا بشر بن حنش بن معلیٰ ہے معلیٰ کا نام حارث بن یزید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہے عبدی ہیں ان کی والدہ دریمکہ بنت رویم ہیں قبیلہ بنی شیبان سے ان کا لقب جارود اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بکر بن وائل پر تاخت کی تھی اور انہیں گرفتار کر لیا تھا اور مجرد (یعنی برہنہ) کر دیا تھا۔

۱۰ ہجری میں رسول اللہؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے پہلے یہ نصرانی تھے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام سے بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت عزت کی اور انہیں مقرب کیا۔ ان سے منجملہ صحابہ کے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابو مسلم جزمی نے اور مطرف ابن عبداللہ بن شخیر نے اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ہمیں منصور بن ابی الحسن ابن عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے ابان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن شخیر انہوں نے اپنے بھائی مطرف سے روایت کیا ہے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا مسلم کی کھوئی چیز (جو کوئی پائے اور اس کی تشہیر نہ کرے تو) آگ میں جلنے کا سبب ہے۔ جب جارود اسلام لائے تو انہوں یہ شعر کہے:

شهدت بان الله حق وسامحت　　　نبات فؤادی بالشهادة والنهض

فابلغ رسول الله عنی رسالته　　　بانی حنيف حيث كنت من الارض

''میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ (کا وجود حق ہے اور۔ میرے دل کے خیالات شہادت اور آمادگی کے ساتھ اسی کے موافق ہیں۔ پس (اے اللہ) رسول اللہ کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے کہ میں شرک سے مجتنب ہوں۔ چاہے جس سرزمین میں رہوں۔''

بصرہ میں رہتے تھے اور سرزمین فارس میں مقتول ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص نے جارود کو ایک لشکر کے ہمراہ سرحد فارس پر بھیجا تھا وہیں کسی مقام پر یہ شہید ہوئے وہ مقام عقبہ جارود کے نام سے مشہور ہے۔ قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۵۸۔ حضرت جارودؓ بن منذر

حضرت جارودؓ بن منذر۔ ان سے حسن نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے اس تذکرہ کے علاوہ تذکرہ سابقہ کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب الواہدان میں لکھا ہے کہ یہ دو شخص تھے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن مسہر نے اشعث سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے جارود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں ایک دوسرے دین پر ہوں کیا اگر میں اپنے دین کو چھوڑ کر آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں تو اللہ قیامت میں مجھے عذاب نہ کرے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان جارود کو جن کا ذکر ان سے پہلے ہو چکا ہے دو قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض راویوں نے جو کنیت ان کی ابوالمنذر دیکھی تو ان کو ابن المنذر سمجھ لیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۹۔ حضرت جاریہؓ بن اصرم

حضرت جاریہؓ بن اصرم کلبی اجداری۔ (اجدار) ایک قبیلہ ہے کلب کا اجدار کا نام عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذر بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ ان کو لوگ اجدار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک شخص عامر بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو عامر بن عوف بن بکر کو یا عامر اجدار کو چنانچہ یہ لقب ان کا مشہور ہو گیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی گردن میں جدرہ (یعنی آبلہ) تھا اسی سے ان کا نام اجدار ہو گیا اجدار ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلہ سے شہسواروں کی ایک جماعت ہے۔ شرقی بن قطامی نے کلبی سے انہوں نے زہیر بن منظور کلبی سے انہوں نے جاریہ بن اصرم اجداری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (مقام) دومتہ الجندل میں ایک بت بشکل انسان دیکھا اور پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا نبی ﷺ کی زیارت سے ان کا مشرف ہونا معلوم نہیں بعض راویوں نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ود (نامی بت) کو دومتہ الجندل میں دیکھا تھا یہ کلام ابونعیم کا ہے اور امیر ابونصر ابن ماکولا نے جاریہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے کہ جاریہ بن اصرم صحابی ہیں۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے=

۶۶۰۔ حضرت جاریہؓ بن حمیل

حضرت جاریہؓ بن حمیل بن نشبہ بن قرط بن مرہ بن نصر بن دہمان ابن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی اسلام لائے اور نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ دار قطنی نے اور ابن ماکولا نے ابن جریر سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔

۶۶۱۔ حضرت جاریہؓ بن زید

حضرت جاریہؓ بن زید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۶۲۔ حضرت جاریہؓ بن ظفر

حضرت جاریہؓ بن ظفر یمامی حنفی کنیت ابونمران۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے نمران اور ان کے غلام عقیل ابن دینار کے پاس ہے۔ ان سے منجملہ صحابہ کے زید بن معبد نے روایت کی ہے۔ مروان بن معاویہ بن دہثم بن قران سے انہوں نے عقیل بن دینار مولی جاریہ بن ظفر سے انہوں نے جاریہ سے روایت کی ہے کہ ایک گھر دو بھائیوں کے درمیان میں مشترک تھا ان دونوں نے اس گھر کے بیچ میں ایک کٹہرا بکری باندھنے کا بنایا بعد اس کے وہ دونوں مر گئے اور ہر ایک نے اولاد چھوڑی پس ان دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد نے دعویٰ کیا کہ کٹہرا میرا ہے چنانچہ دونوں نے رسول اللہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپ نے

حذیفہ بن یمان کو فیصلہ کرنے کے لئے ان دونوں کے ہمراہ بھیج دیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کٹہرا اس کا ہے جس کے قریب بکریوں کے باندھنے کی جگہ ہو یہ فیصلہ کر کے لوٹ آئے اور نبی ﷺ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا (فیصلہ) کیا۔ اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے دہثم سے انہوں نے نمران بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے نمران نے اپنے والد سے اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

۶۶۳۔ حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذ ر

حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذ ر بن زنبر۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابن علی داؤد نے کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عبدالمنذ ر ہے۔ محمد بن ابراہیم اسباطی نے ابن فضیل سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے جاریہ بن عبدالمنذ ر سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور ابن ابی داؤد نے محمد بن اسماعیل احمسی سے انہوں نے ابن فضیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ان کا نام) خارجہ بن عبدالمنذ ر ہے۔ اس حدیث کو بکر بن بکار نے عمرو بن ثابت سے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذ ر سے مروی ہے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ جاریہ کا ذکر وہم ہے صحیح رفاعہ بن عبدالمنذ ر ہے اور یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذ ر کے نام سے مشہور ہے۔ ابولبابہ کا نام رفاعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر ہے یہ کسی نے نہیں کہا کہ ان کا نام جاریہ ہے یا خارجہ ہے سوا اس کے جو اس وہم کرنے والے نے ابن ابی داؤد سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۶۴۔ حضرت جاریہؓ بن قدامہ

حضرت جاریہؓ بن قدامہ تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ احنف کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ نہ یہ ان کے چچا ہیں نہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہاں جابر ان کو محض بغرض تعظیم اپنا چچا کہتے تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ دونوں کعب بن سعد بن مناہ کے اس طرف کہیں نہیں ملتے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس اگر چچازاد بھائی ہونے سے یہ مراد ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قبیلہ کے ہیں تو بے شک صحیح ہوسکتا ہے کیونکہ یہ جاریہ ہیں بیٹے قدامہ بن مالک بن زہیر بن حصن کے اور بعض لوگ کہتے حصین بن رزاح کے اور بعض لوگ رباح بن اسعد بن بجیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی ہیں سعدی ہیں کنیت ان کی ابوایوب اور ابویزید ہے ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان سے اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث ایک یہ ہے جو ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام یعنی ابن عروہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد احنف بن قیس سے انہوں نے اپنے ایک چچا سے جن کا نام جاریہ بن قدامہ تھا نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی مختصر بات بتایئے جس کو میں سمجھ لوں آپ نے فرمایا کبھی غصہ نہ ہونا یہی آپ نے کئی بار فرمایا ہر بار یہی فرماتے تھے کہ غصہ نہ ہونا یحییٰ کہتے تھے کہ ہشام نے کہا یا رسول اللہ کہنا وہم ہے انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا یہ علی بن ابی طالب ؓ کے اصحاب میں ہیں اور ان کے ہمراہ تمام جنگوں میں شریک رہے

ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ میں محصور کر لیا تھا۔ ابن سنبل کے گھر میں اور اس گھر میں آگ لگا دی تھی حضرت معاویہ نے ابن حضرمی کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا ابن حضرمی بنی تمیم کے یہاں اترے تھے زیاد اس زمانہ میں بصرہ کے حاکم تھے انہوں نے حضرت علی کو اس کی اطلاع کی تو حضرت علی نے اعین بن ضبیعہ مجاشعی کو بھیجا مگر وہ دھوکے سے قتل کر دیئے گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے ابن حضرمی کا گھر جس میں وہ تھے آگ سے جلا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۶۵۔ حضرت جاریہؓ بن مجمع

حضرت جاریہؓ بن مجمع بن جاریہ طبرانی نے مطین سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عثمان حضرمی سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چھ [1] آدمیوں نے (پورا) قرآن یاد کر لیا تھا انصار میں سے زید بن ثابت نے اور ابوزید نے اور معاذ بن جبل نے اور ابوالدرداء نے اور سعد بن عبادہ نے اور ابی بن کعب نے اور جاریہ بن مجمع بن جاریہ نے بھی سوا ایک سورت یا دو سورت کے (پورا) قرآن پڑھ لیا تھا۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسحٰق بن یوسف نے اس حدیث کو زکریا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) مجمع بن جاریہ (ہے) اور ایسا ہی اسماعیل بن ابی خالد نے بھی شعبی سے نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے جاریہ بن عامر مجمع کے والد ان (منافقوں) میں سے تھے جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور مجمع اس مسجد میں امامت کیا کرتے تھے یہ قول اسی روایت کی تائید کرتا ہے کہ مجمع حافظ قرآن تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۶۔ حضرت جاہمہؓ بن عباس

حضرت جاہمہؓ بن عباس بن مرداس سلمی۔ کنیت ان کی ابومعاویہ۔ ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن علی حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں محمد بن احمد بن ابی ثلج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمرو انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے جہاد کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا تمہاری ماں (زندہ) ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اسی کے پاس رہو اور اس کی خدمت کرو کیونکہ جنت اس کے پیروں کے نیچے ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ جاہمہ سلمی والد ہیں معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی حجازی کے ان سے حدیث جہاد کی مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکی اور معن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا یہ ان کے نام میں ذکر کیا جائے گا اور ماکولا نے کہا ہے کہ جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حافظ قرآن چھ میں انصار صرف اپنے علم کے موافق بیان کر رہے ہیں ورنہ حافظ قرآن خود حضرت ہی کے عہد مبارک میں بہت تھے۔ ۱۲

باب الجیم مع الباء

٦٦٧۔ حضرت جبارؓ بن حارث

حضرت جبارؓ بن حارث۔ (پہلے) نام ان کا جبار تھا پر نبیؐ نے ان کا نام عبدالجبار رکھا۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے عبداللہ بن طلاسہ سے انہوں نے اپنے والد طلاسہ سے انہوں نے عبدالجبار بن حارث سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا جبار آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبدالجبار ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

٦٦٨۔ حضرت جبارؓ بن حکم سلمی

حضرت جبارؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار کہتے ہیں۔ مدائنی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی سلیم سے رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پھر وہ اسلام لائے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کا جھنڈا آپ فرار کو دے دیں آپ کو یہ نام برا[1] معلوم ہوا فرار نے آپ سے عرض کیا کہ میرا نام فرار صرف ان اشعار کے سبب سے رکھ دیا گیا ہے جو میں نے کہے تھے ان کا پہلا شعر یہ ہے:

وکتیبة لبستھا بکتیبة حتی اذا التبست نفضت لھا یدی

ایک لشکر کو میں نے دوسرے لشکر کے ساتھ ملا دیا۔ یہاں تک کہ جب دونوں مختلط ہو گئے تو میں نے ہاتھ جھاڑ ڈالے یعنی وہاں سے چلد دیا۔

٦٦٩۔ حضرت جبارؓ بن سلمی

حضرت جبارؓ بن سلمی بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے پھر اسلام لائے بعد اس کے اپنے قوم کی طرف (مقام) ضریہ میں لوٹ کر گئے یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو عامر بن طفیل کے ہمراہ مدینہ میں آئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ دھوکہ دے کر نبی ﷺ کو قتل کریں بعد اس کے یہ اسلام لائے یہی ہیں جنہوں نے جنگ بیر معونہ میں عامر بن فہیرہ کو قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میرے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ میں نے (ایک مرتبہ) ایک مسلمان کے نیزہ مارا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ فزت واللہ یہ کہتے ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ کیا کامیاب ہوا میں نے اسے قتل نہیں کر دیا یہاں تک کہ میں نے بعد اس کے لوگوں سے اس کے قول کا مطلب پوچھا تو لوگوں نے کہا (اس کا مطلب یہ تھا) کہ میں شہادت کو پہنچ گیا میں نے کہا ہاں خدا کی قسم کامیاب ہو گیا بخاری نے جبار سلمی کا ذکر نہیں کیا اور نہ جبار بن صخر کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] برا معلوم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرار کے معنی بھاگنے والا حضرت کو نام میں خوبی معنی کا بھی لحاظ رہتا تھا۔

۶۷۰۔ حضرت جبارؓ بن صخر

حضرت جبارؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان بعض لوگ کہتے ہیں خنیس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے والدہ ان کی سعاد بنت سلمہ ہیں جشم بن خزرج کی اولاد سے بیعت عقبہ اور بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواویس نے شرحبیل سے انہوں نے جبار بن صخر انصاری سے جو بنی سلمہ میں سے ایک شخص تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ اثنائے) راہ میں فرمایا کہ کون ہے جو ہم سے پہلے (مقام) اثایہ میں پہنچ جائے اور وہاں کا حوض بھر دے اور اس میں خوب پانی بھرے یہاں تک کہ اس کو ہمارے پہنچنے تک پر کر دے۔ میں نے عرض کر دیا کہ میں (اس خدمت کو انجام دوں گا) آپ نے فرمایا جاؤ چنانچہ میں گیا اور اثایہ میں پہنچا اور میں نے وہاں کا حوض بھر دیا اور خوب بھرا یہاں تک کہ اس کو پر کر دیا بعد اس کے مجھے نیند غالب ہوئی اور میں سو گیا پھر اس وقت جاگا کہ ایک شخص کا اونٹ پانی کی طرف جا رہا تھا اس نے اونٹ کو روک کر کہا کہ اے حوض والے میں تیرے حوض میں پانی پلاؤں (میں نے جو آنکھ کھول کر دیکھا) تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں پس آپ نے اپنے اونٹ کو پانی پلایا بعد اس کے لوٹ گئے پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک برتن میں پانی لے کر میرے پیچھے چلے آؤ چنانچہ میں آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر چلا آپ نے اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھا وضو کیا میں نے بھی آپ کے ہمراہ وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا پھر میں نے اور آپ نے نماز پڑھی بعد اس کے لوگ آ گئے۔ ان کا ذکر جابر بن صخر کے بیان میں ہو چکا ہے مگر جبار زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کہا ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے پاس جاسوس بنا کے جابر کے ہمراہ بھیجا تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے ان دونوں کو حضرت نے پانی بھرنے کے لئے بھیجا تھا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان دونوں نے بھی اس کو متن حدیث میں ذکر کیا ہے پس ان دونوں نے اپنے قول سے خود اپنے ہی اوپر اعتراض کر لیا واللہ اعلم۔

۶۷۱۔ حضرت جبارہؓ بن زرارہ

حضرت جبارہؓ بن زرارہ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے میں زرارہ بلوی کے صحابی ہیں مگر کوئی روایت ان سے نہیں ہے فتح مصر میں شریک تھے۔ دار قطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جبارہ ہے بکسر جیم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۷۲۔ حضرت جبرؓ اعرابی

حضرت جبرؓ اعرابی محاربی۔ ابن مندہ نے ان کی حدیث جبر بن عتیک کے تذکرہ میں لکھی ہے اور اپنی سند سے اسود بن بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک اعرابی (مقام) حیرہ میں اذان دیا کرتے تھے ان کا نام جبر تھا انہوں نے (ایک مرتبہ) کہا کہ عثمان اس امت کے والی ہوئے بغیر نہ مریں گے ان سے پوچھا گیا کہ یہ تم کو کہاں سے معلوم ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز فجر (ایک مرتبہ) پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے

آج[1] شب کو تولے گئے تو (سب سے پہلے) ابوبکر تولے گئے وہ سب سے بھاری نکلے پھر عمر تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے پھر عثمان تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ جبر بن عتیک کے تذکرہ سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے جبر ہیں جن کا نسب معلوم نہیں اور ان کی حدیث روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ نے جبر بن عتیک کے تذکرہ کے آخر میں لکھا ہے اور ان جبر کا تذکرہ نہیں لکھا حالانکہ یہ بلاشک دوسرے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے اگر ابن مندہ یہ سمجھے ہوں کہ جبر بن عتیک ہے اس حدیث کے راوی ہیں اور اگر وہ بھول گئے ہوں یا کاتب سے ان کا نام چھوٹ گیا ہو تو خیر۔ واللہ اعلم

۶۷۳۔ حضرت جبرؓ بن انس

حضرت جبرؓ بن انس بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا کہ انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب میں منجملہ ان لوگوں کے نام کے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبر بن انس کا نام بھی دیکھا جو بدری تھے قبیلہ بنی زریق سے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جبر بن انس کہتے ہیں۔

۶۷۴۔ حضرت جبرؓ ابوعبداللہ

حضرت جبرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ زہری نے عبداللہ بن جبر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کی باتیں سنو اور یہ (کہہ کے) یقین کے ساتھ آپ نے مجھے وہ کلام جانفزا سنا دیا۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۶۷۵۔ حضرت جبرؓ بن عبداللہ

حضرت جبرؓ بن عبداللہ قبطی۔ ابوبصرہ غفاری کے غلام تھے۔ یہی ہیں جو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے اور ان کے ہمراہ ماریہ قبطیہ (آئی) تھیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ جبر بن عبداللہ قبطی بنی غفار کے غلام تھے مقوقس کی طرف سے قاصد بن کے ماریہ قبطیہ کو لے کر نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابوبصرہ کے مولیٰ تھے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ قبیلہ غفار کی ایک قوم کہتی ہے کہ یہ ہم میں سے ہیں چنانچہ ان کا نسب بھی انہوں نے اپنے قبیلہ سے ملایا ہے اور کہا ہے کہ یہ جبر بیٹے ہیں انس بن سعد بن عبداللہ بن عبد یالیل بن حراق بن غفار کے اور ہانی بن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ۶۳ ہجری میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ واقعہ خواب کا ہے حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری اور اس کے ایک پلہ میں خود حضور اقدس بٹھائے گئے اور دوسرے پلہ میں تمام امت۔ آپ کا پلہ بھاری رہا پھر اسی طرح خلفائے ثلاثہ۔ آپ کے بعد وہ بھی تمام امت سے بھاری رہے یہ حدیث بہت سندوں سے مروی ہے اور اعلیٰ درجہ صحت میں ہے اور انبیاء کا خواب بالاتفاق وحی ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہی خواب ایک صحابی نے بھی دیکھا تھا۔

۶۷۶۔ حضرت جبرؓ بن عتیک

حضرت جبرؓ بن عتیک۔ بعض لوگ ان کو جابر کہتے ہیں۔ یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث بن مالک بن زید بن معاویہ بن مالک بن عوف عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث ابن امیہ بن زید بن معاویہ کے۔ انصاری اوسی عمری معاوی۔ ماں ان کی جمیلہ بنت زید بن عمرو بن صیفی بن عمرو بن حبیب بن حارثہ بن حارث انصاریہ ہیں۔ یہ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور مدینہ میں آپ کی وفات تک رہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ ایک ہی شخص ہیں جن کو بعض لوگ جابر اور بعض لوگ جبر کہتے ہیں اور ابن مندہ نے ان کے تذکرہ کے آخر میں وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ (مقام) حیرہ میں ایک شخص اذان دیتا تھا جس کا نام جبر تھا ان کا بیان جبر اعرابی کے بیان میں گزر چکا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ وکیع وغیرہ نے ابو عمیس سے انہوں نے عبداللہ ابن عبداللہ بن جبر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے مرض میں ان کی عیادت کو گئے تو ان کے گھر والوں میں سے کسی نے کہا کہ ہم تو اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ خدا کی راہ میں شہید ہوں گے الحدیث جبر سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ مریض جن کی رسول اللہ نے عیادت کی تھی عبداللہ بن ثابت تھے واللہ اعلم ۶۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر نوے برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

۶۷۷۔ حضرت جبرؓ کندی

حضرت جبرؓ کندی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے (قبیلہ) کندہ کے ایک شخص سے جن کا نام ابن جبر کندی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد میں تھے اور یہ کہ نبیؐ نے سکون اور سکاسک [1] پر دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جن کے دل نرم ہیں اور قلب رقیق ہیں۔ (دیکھو) ایمان یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔

۶۷۸۔ حضرت جبلؓ بن جوال

حضرت جبلؓ بن جوال بن صفوان بن بلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر۔ ذبیانی ثم الثعلبی۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی کہ پھر وہ یعنی بنی قریظہ کے لوگ (قلعہ سے) اتارے گئے اور ان کو قید کر لیا اور (اس کے بعد) ان کے قتل کی پوری کیفیت بیان کی اور انہوں نے کہا ہے کہ جبل بن جوال ثعلبی نے یہ شعر موزوں کیا۔

لعمرک ما لام ابن اخطب نفسہ ولکنہ من یخذل اللہ یخذل

قسم تیری جان کی ابن اخطب نے اپنی جان پر کچھ ملامت نہیں لی بلکہ جو شخص اللہ کو ترک کرتا ہے وہ مخذول ہو جاتا ہے۔
یہ یونس کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شعر حیی بن اخطب کا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا

---

[1] سکون اور سکاسک یمن کے دو قبیلوں کے نام ہیں۔

ہے جیسا ہم نے اور کہا ہے کہ یہ یہودی تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا مرثیہ (شعر مذکور میں) ادا کیا۔ دار قطنی اور ابو نصر نے ان کا ذکر لکھ کے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کے نام کے آخر میں لام ہے۔

۶۷۹۔ حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی

حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی۔ بزیادت ہا۔ یہ جبلہ بیٹے ہیں ازرق کندی کے اہل حمص میں سے ہیں۔ ان سے راشد بن سعد نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دیوار کے سامنے نماز پڑھی جس میں پتھر بہت تھے آپ ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی پھر جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپ کو بچھو نے ڈنگ مار دیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے لوگوں نے آپ پر پڑھ پڑھ کے پھونکنا شروع کیا جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے شفا دی تمہاری جھاڑ پھونک سے کچھ نہیں ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۰۔ حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی

حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ کرز بن جابر کے ہمراہ مکہ کے راستے میں فتح مکہ کے سال شہید ہوئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (کرز بن جابر کے ساتھ) جو شہید ہوئے (وہ یہ نہ تھے بلکہ) حبیس بن خالد اشعر تھے اور یہی صحیح ہے۔

۶۸۱۔ حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں شریک تھے قبیلہ بنی بیاضہ سے جبلہ بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے تاریخ میں ان کو جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد لکھا ہے وہ یہی ہیں صرف ان کے باپ کا نام نہیں لکھا۔

۶۸۲۔ حضرت جبلہؓ بن جنادہ

حضرت جبلہؓ بن جنادہ بن سوید بن عمرو بن عرفطہ بن ناقد بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ جن کا نام لحی خزاعی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۳۔ حضرت جبلہؓ بن حارثہ

حضرت جبلہؓ بن حارثہ۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے تذکرہ میں گزر چکا ہے اور عنقریب زید کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا۔

نبی ﷺ کے حضور میں اپنے والد حارثہ کے ہمراہ آئے تھے اس وقت نبی ﷺ مکہ میں تھے۔ ان کا سن (اپنے بھائی) زید سے زیادہ تھا۔ حارثہ اپنے بیٹے زید کے پاس رہ گئے اور جبلہ لوٹ گئے۔ پھر دوبارہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حمدون بن رستم نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عمرو بن سکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے ابن حارثہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے ہمراہ بھائی کو بھیج دیجئے[1] آپ نے فرمایا وہ تمہارے سامنے بیٹھے ہیں اگر جائیں تو میں ان کو نہیں روکتا زید نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ پر کسی کو پسند نہ کروں گا (یعنی آپ کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا (جبلہ) کہتے ہیں مجھے اپنے بھائی کی گفتگو اپنی گفتگو سے اچھی معلوم ہوئی دار قطنی نے کہا ہے کہ ابن حارثہ سے مراد یہی جبلہ بن حارثہ ہیں۔ان جبلہ سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔بعض لوگ ابواسحٰق اور جبلہ کے درمیان میں فروہ بن نوفل کو بھی داخل کرتے ہیں ابواسحٰق نے بیان کیا ہے کہ جبلہ بن حارثہ سے پوچھا گیا کہ تم بڑے ہو یا زید تو انہوں نے کہا زید مجھ سے بہتر ہیں۔(میں ان سے اپنے کو بڑا نہیں کہہ سکتا ہاں) میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور میں تم سے (پوری) کیفیت بیان کرتا ہوں (سنو) ہماری والدہ قبیلہ طئی سے تھیں جب وہ مرگئیں تو ہم دونوں بھائی اپنے نانا کی تربیت میں آئے میرے دونوں چچا گئے اور ہمارے نانا سے کہا کہ اپنے بھائی کے بیٹوں کے ہم زیادہ مستحق ہیں تو نانا نے کہا کہ تم جبلہ کو لے جاؤ (مگر زید کو میں نہ دوں گا) اور یہ کہہ کر) انہوں نے زید کو بلا لیا میرے چچا مجھے لے کے چلے آئے۔(اسی اثنا میں اتفاق سے مقام) تہامہ کے کچھ سوار آئے اور وہ زید کو پکڑ لے گئے پھر ان پر بہت سے حوادث پیش آئے۔(وہ غلام بنا کے بیچے گئے) یہاں تک کہ (ام المومنین) خدیجہ کے پاس پہنچے اور انہوں نے نبی کو ہبہ کر دیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جبلہ اسامہ بن زید کے رشتہ دار ہیں۔(چچا نہیں ہیں) اور جبلہ بن ثابت کا بھی زید کا بھائی ہونا مروی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جبلہ بن حارثہ زید کے بھائی ہیں اس کے سوا اور کچھ صحیح نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۴۔حضرت جبلہؓ بن سعید

حضرت جبلہؓ بن سعید بن اسود بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین نبیؐ کے پاس وفد بن کے گئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۵۔حضرت جبلہؓ بن شراحیل

حضرت جبلہؓ بن شراحیل۔حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزیٰ کے بھائی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے علیحدہ تذکرہ میں لکھا ہے اور ان کا نسب عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب تک پہنچایا ہے پس اس صورت میں یہ زید بن حارثہ کے چچا ہو جائیں گے۔بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ (قبیلہ نبہان) جو شاخ ہے قبیلہ طی کی) کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا ان سے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوئے اس کے بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان لوگوں نے اپنے دادا کے یہاں تربیت پائی اور وہی حدیث بیان کی ہے جو جبلہ ابن حارثہ کے تذکرہ میں گزر چکی۔ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ جبلہ چچا ہیں زید کے لہٰذا انہوں نے تذکرہ میں جبلہ عم زید بیان کیا ہے مگر جو شخص اصل قصہ میں غور کرے گا وہ سمجھ لے گا کہ یہ وہم ہے کیونکہ قصہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ نے قبیلہ طے کی ایک خاتون سے جو بنی نبہان سے تھیں نکاح کیا اور ان سے جبلہ اور اسما اور زید پیدا ہوئے پس جبکہ جبلہ حارثہ کے بیٹے ہوئے تو زید کے بھائی ہوں گے نہ چچا۔

---

[1] ان کے بھائی حضرت زید ہی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں نازل ہوا فلما قضی زید منها و طرًا یہ فضیلت انہیں کے حصہ کی تھی۔

میں کہتا ہوں جو کچھ ابونعیم نے کہا ہے وہی صحیح ہے اور اس کا وہم ہونا ظاہر ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۶۸۶۔حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری

حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری۔ابو مسعود یعنی عقبہ بن عمرو انصاری کے بھائی ہیں۔یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ساعدی ہیں اور کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ان سے ثابت بن عبید نے اور سلیمان ابن یسار نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے افریقہ میں معاویہ بن خدیج کے ہمراہ ۵۰ ہجری میں جہاد کیا تھا۔حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔فقہائے صحابہ میں یہ ایک فاضل شخص تھے۔خالد یعنی ابوعمران نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ ان سے جہاد میں (مجاہدین کو) انعام دینے کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا میں نے سوا ابن خدیج کے اور کسی کو انعام دیتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقہ میں خمس نکالنے کے بعد ایک تہائی حصہ غنیمت کا دیا اور (اس وقت) ہمارے ہمراہ اصحابہ محمد ﷺ اور مہاجرین میں سے بہت لوگ تھے منجملہ ان کے جبلہ بن عمرو انصاری تھے۔

میں کہتا ہوں ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں اور ابومسعود کے بھائی ہیں صحیح نہیں ہے کیونکہ ابومسعود کا نسب یہ ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج' خدارہ اور خدرہ دونوں بھائی ہیں اور ساعدہ بن کعب بن خزرج پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں لہٰذا یہ ان کے بھائی نہیں ہو سکتے پس ان کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں وہم ہے۔واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۷۔حضرت جبلہؓ بن ابی کرب

حضرت جبلہؓ بن ابی کرب بن قیس بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان کے ہمراہ دو ہزار پانچ سو آدمی (قبیلہ) عطا کے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۸۔حضرت جبلہؓ بن مالک

حضرت جبلہؓ بن مالک بن جبلہ بن صفارہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم' لخمی داری' تمیم داری کے گروہ سے ہیں نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ دار کے لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اس وقت جب کہ آپ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۹۔حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔یہ صحابی ہیں۔محمد بن سیرین نے روایت کی ہے کہ کسی شہر میں ایک صحابی تھے ان کا نام جبلہ تھا انہوں نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی بیٹی کے ساتھ جو دوسری بی بی سے تھی یکدم نکاح کر لیا تھا۔ایوب نے کہا ہے کہ حسن (بصری) اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی کی بی بی اور بیٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

۶۹۰۔حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔یہ ایک دوسرے جبلہ ہیں نسب ان کا بھی نہیں بیان کیا گیا۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ہمیں

ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن حارث اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے ابواسحٰق سے انہوں نے ایک اور شخص سے جن کا نام انہوں نے اپنے چچا سے جبلہ نقل کیا تھا روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤں تو کیا کہوں آپ نے فرمایا قل یا ایھا الکافرون پڑھ لیا کروں کیونکہ وہ شرک سے (اپنے پڑھنے والے) کی برأت [1] (کرتی) ہے۔ اس حدیث کو محمد بن طفیل نے شریک سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی ہے اور جبلہ بن حارثہ کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان میں کوئی اور شخص نہیں بیان کیا ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پس اگر یہ دوسری روایت صحیح ہے تو یہ جبلہ زید بن حارثہ کے بھائی ہوں گے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۶۹۱۔ حضرت جبیبؓ بن حارث

حضرت جبیبؓ بن حارث۔ ان کا ذکر ہشام بن عروہ کی حدیث میں ہے جو انہوں نے بواسطہ اپنے والد کے (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں جبیب بن حارث رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں ایک شخص ہوں کہ بے حد گناہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا اے جبیب اللہ عزوجل کے سامنے توبہ [2] کرو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں توبہ کرتا ہوں اور پھر گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا جب گناہ کرو توبہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب بھی مجھ سے گناہ بہت ہوں گے آپ نے فرمایا اے جبیب بن حارث خدا کی بخشش تمہارے گناہوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۲۔ حضرت جبیرؓ بن ایاس

حضرت جبیرؓ بن ایاس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق انصاری۔ خزرجی زرقی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابومعشر کا قول ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جبر ہے

---

[1] اس سورت میں آیہ کریمہ لا اعبد ما تعبدون (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کافرو! جن معبودان باطل کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش نہیں کرتا) بہت صراحت سے اپنے پڑھنے والے کو شرک سے بری کر رہی ہے پس اگر سوتے وقت کوئی شخص اس سورت شریفہ کو پڑھ لے اور پھر اسی شب کو مر جائے تو ان شاء اللہ مومن مرے گا شرک کا شائبہ اس پر نہ ہوگا۔

[2] توبہ کے معنی رجوع کرنا دل میں یہ ارادہ کر کے کہ اب میں اس گناہ کو کبھی نہ کروں گا اس کا اظہار بعجز والحاح جناب باری عزاسمہ کے بارگاہ میں کرنا توبہ ہے۔ پھر چاہے گناہ کرلے مگر اس وقت ارادہ نہ ہو۔ صحابہ کے قلوب کا پاک ہونا اس روایت اور اس کے مثل اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے جہاں ان سے کوئی لغزش ہوئی فوراً ان کو متنبہ ہوتا تھا دل چونکہ آئینہ کی طرف صاف تھے اس لئے ذرا سا بھی غبار ہو جب تقدر ہو جاتا تھا حضرت ماعز کا قصہ بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ ان سے زنا صادر ہو گیا تھا بعد کو جب انہیں تنبیہ ہوا تو سخت گھبرائے اور لرزاں لرزاں حضور نبی میں آ کر باصرار اپنے اوپر حد جاری کرائی اور اسی حد کے اجرا میں انتقال فرمایا گناہ پر متنبہ ہو کر نادم ہونا ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو حضرات صحابہ میں بہ برکت حضور نبیؐ بدرجہ اکمل تھا۔ بقدر شرف صحبت اس صفت کے مدارج میں اختلاف تھا بعض برگزیدہ قدوسی ایسے بھی تھے جن کی طبیعت میں قریب قریب وہ ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس کو عصمت یا تحفیظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان کو بالطبع گناہوں سے تنفر اور اجتناب تھا۔

بیٹے ہیں ایاس کے اور یہ جبیر ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ خلدہ بسکون لام ہے اور مخلد بضم میم وفتح خا ولام مشدود۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۳۔ حضرت جبیرؓ بن بحینہ

حضرت جبیرؓ بن بحینہ۔ بحینہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام مالک ہے۔ قرشی ہیں بنی نوفل بن عبد مناف سے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی لکھا ہے کہ یہ بنی نوفل بن عبد مناف سے ہیں جو کوئی اس کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ان کا نسب اسی خاندان سے ہے حالانکہ وہ ازدی ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے خود ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے بھائی عبداللہ بن بحینہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ ابو عمر کا قول صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ماں کی طرف ان کو ہم نے اس وجہ سے منسوب کیا کہ یہ نسبت باپ کی نسبت کے ماں کی نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۶۹۴۔ حضرت جبیرؓ بن حباب

حضرت جبیرؓ بن حباب بن منذر۔ محمد بن عبداللہ حضرمی مطین نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبیداللہ بن ابی رافع کی (کتاب سیر میں ان صحابہ کے نام ہیں جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبیر بن حباب بن مندی نام بھی ہے اس کے علاوہ نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ ان کی کوئی روایت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۵۔ حضرت جبیرؓ بن حویرث

حضرت جبیرؓ بن حویرث بن نقید بن عبد بن قصی بن کلاب۔ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ آپ کو دیکھا اور نہ آپ سے کوئی روایت کی۔ ہاں بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبیؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔ ان سے سعید بن عبدالرحمٰن ابن یربوع نے روایت کی ہے اور عروہ بن زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام جبیب بتایا ہے۔ ان کے والد حویرث فتح مکہ کے دن (بحالت کفر) مقتول ہوئے ان کو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔ یہ روایت ان کے بیٹے جبیر کے صحابی ہونے پر اور دولت دیدار (نبیؐ) سے مشرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۶۹۶۔ حضرت جبیرؓ بن حیہ

حضرت جبیرؓ بن حیہ ثقفی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ابواب میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابی علی نے اور یحییٰ نے بھی ان کی متابعت کی ہے۔ یہ تابعی ہیں صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر بن حازم نے حمید طویل سے انہوں نے جبیر بن حیہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ جب اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کرنا چاہتے تھے تو ان کے پردے میں جا کے بیٹھ

جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ فلاں شخص [1] فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پس اگر وہ کچھ کہتیں اور عرض کرتیں تو آپ ان کا نکاح (اس شخص سے) نہ کرتے تھے اور اگر وہ سکوت کرتیں تو آپ ان کا نکاح کر دیتے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوقتادہ نے اور ابن عباس نے اور عائشہ نے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۹۷۔ حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ

حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ۔ کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جنہون نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ یحیٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میری سیدہ کبیرہ بنت سفیان نے بیان کیا اور وہ ان عورتوں میں تھیں جنہوں نے (رسول اللہؐ سے) بیعت کی تھی (جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے) وہ کہتی تھیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو آزاد کرو کبیرہ مجھ سے کہتی تھیں لہٰذا میں نے تمہارے باپ سعید کو اور ان کے بیٹوں میسرہ اور جبیر کو اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۸۔ حضرت جبیرؓ بن مطعم

حضرت جبیرؓ بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہیں نوفلی ہیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعدی ہے۔ ان کی والدہ ام حبیب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت سعید بنی عامر بن لوئ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت شعبہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن بنی عامر بن لوئ سے اور جبیر کی والدہ ام حبیب بنت عاص ابن امیہ بن عبدشمس یہ زبیر کا قول ہے۔ بردباران قریش اور ان کے سرداروں میں سے تھے۔ ان سے قریش کا بلکہ تمام عرب کے نسب کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ کہتے تھے کہ میں نے نسب (کا علم) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسیران بدر کی سفارش کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے بوڑھے باپ زندہ ہوئے اور وہ ان کی بابت کہتے تو بے شک ہم ان کی سفارش مان لیتے ان کے والد کا رسول اللہؐ پر ایک احسان تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی تھی جب آپ طائف سے لوٹ کر آئے جبکہ آپ نے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ وہ انہیں لوگوں میں سے تھے جو اس تحریر کے منسوخ کرنے کے لئے مستعد ہو گئے تھے جو قریش نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کی بابت کی تھی ابوطالب نے اپنے شعر میں انہیں کو مراد لیا ہے۔

امطعم ان القوم ساموک خطه　　وانی متی او کل فلست باکل

اے مطعم! کیا تم کو قوم نے متفق ہو کر آزردہ کیا اور میں جب تک زندہ رہوں گا (ان کے ساتھ) نہ کھاؤں گا۔ [2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے بغیر استمزاج کے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کسی سے نہیں کیا اور استمزاج کی صورت یہ تھی جو اس روایت میں بیان کی گئی کہ حضرت ان کے سامنے اس شخص کا ذکر فرماتے تھے جس سے نکاح منظور ہوتا تھا پھر اگر نامنظوری کے کچھ اشارات آپ کو معلوم ہو جاتے تو آپ نکاح نہ کرتے اور بحالت سکوت آپ نکاح کر دیتے۔''

[2] کفار عرب نے باہم ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھ نشت و برخاست خرید و فروخت اکل و شرب سب موقوف کر دیا جائے یہ معاہدے آنحضرتؐ کی عداوت پر ہوا تھا ابوطالب نے اس وقت حضرت کا بہت ساتھ دیا جیسا کہ ایک چاہنے والا باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے ویسا انہوں نے حضرتؐ کے ساتھ کیا ابوطالب کا ایک بہت بڑا قصیدہ آنحضرتؐ کی مدح میں ہے۔ جس کا ایک شعر صحیح بخاری میں بھی مروی ہے اس قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

مطعم کی وفات بدر سے سات مہینے پہلے ہوئی۔ان کے بیٹے جبیر حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں اسلام لائے۔ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ فتح (مکہ میں اس شب کو جس شب کہ آپ مکہ کے قریب پہنچ گئے فرمایا کہ مکہ میں چار شخص قریش کے ہیں میں انہیں شرک سے علیحدہ کروں گا اور انہیں اسلام کی ترغیب دوں گا (وہ چار شخص یہ ہیں) عتاب بن اسید، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام، سہل بن عمرو۔ان سے سلیمان بن صرد نے اور عبدالرحمٰن ابن ازہر نے اور ان کے دونوں بیٹوں نافع اور محمد نے روایت کی ہے ہمیں ابو محمد ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں ایک عورت آئی اور اس نے آپ سے کسی معاملہ[1] میں کچھ گفتگو کی آپ نے حکم دیا کہ پھر لوٹ کر آنا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ بتایئے اگر میں پھر لوٹ کر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا مراد اس کی موت تھی آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا جبیر کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ ہجری میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۹ ہجری میں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۹۔حضرت جبیرؓ بن نعمان

حضرت جبیرؓ بن نعمان بن امیہ۔بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ہیں۔انصاری ہیں اوسی ہیں۔ابوخوات ان کے بیٹے ہیں۔ابو موسیٰ نے کہا کہ ابوعثمان سراج نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابوبکر یعنی محمد بن یزید سے انہوں نے وہب بن جریر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے خوات بن جبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ گیا (وہاں ایک روز) میں (اپنے اونٹ کی تلاش میں) اپنے خیمہ سے نکلا تو دیکھا کہ میرے خیمہ کے گرد کچھ عورتیں ہیں لہٰذا میں پھر اپنے خیمہ میں لوٹ گیا اور میں نے اپنی پوشاک پہنی پھر میں ان کے پاس آیا اور وہاں بیٹھ گیا ان سے باتیں کرنے لگا اسی اثنا میں نبیؐ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے جبیر تم کیوں یہاں بیٹھے ہو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک میرا اونٹ بھاگ گیا ہے (اس کی تلاش میں نکلا ہوں) اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن عصام نے اور جراح بن مخلد نے اور وہب بن جریر نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ خوات سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے ہمراہ گیا تھا۔انہوں نے اپنے والد سے اس کی روایت نہیں کی اور یہی صحیح ہے۔(یعنی یہ واقعہ خود ان کا ہے نہ کہ ان کے باپ کا) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۰۰۔حضرت جبیرؓ بن نفیر

حضرت جبیرؓ بن نفیر۔کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن حضرمی۔نبی ﷺ کی حیات میں اسلام لائے تھے۔جب یمن میں تھے آنحضرتؐ کو دیکھا نہیں جب مدینہ میں آئے تو حضرت ابوبکر کو پایا بعد اس کے شام چلے گئے اور مقام حمص میں رہے۔حضرت ابوبکر

---

[1] یہ حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ میں ہے۔یہ نہیں معلوم ہوا کہ کس معاملہ میں گفتگو تھی۔اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

وعمر اور ابوذر اور مقداد اور ابو الدرداء وغیرہم (جیسے جلیل الشان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور خالد بن معدان وغیرہما نے روایت کی ہے۔ابو عمر نے کہا ہے کہ جبیر بن نفیر شام کے بڑے (جلیل القدر) تابعین میں تھے اور ان کے والد نفیر صحابی تھے اور ہم نے ان کا تذکرہ نون کے باب میں کیا ہے۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کا قاصد ہمارے پاس یمن گیا اور اسلام لے آئے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جہاد کرتے ہیں اور اپنے دشمن پر تقویت کے لئے اجرت لے لیتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے موسیٰ کی ماں کہ وہ دودھ پلانے کی اجرت [1] لیتی تھیں اور اپنے بچے کو دودھ [2] پلاتی تھیں۔ان کا تذکرتینوں نے لکھا ہے۔

۷۰۱۔حضرت جبیرؓ بن نوفل

حضرت جبیرؓ بن نوفل۔ان کا (پورا) نسب نہیں بیان کیا گیا مطین نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے حالانکہ اس میں کلام ہے۔ابو بکر بن عیاش نے لیث سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے جبیر بن نوفل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی تقرب چاہنے والا خدا سے اس سے زیادہ تقرب نہیں حاصل کرسکتا جس قدر اس چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جو اسی (خدا) سے نکلی ہے یعنی قرآن۔اس حدیث کو بکر بن خنیس نے لیث سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے ابو عمامہ سے روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو حارث نے زید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے (مرسلاً روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خود صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ

۷۰۲۔حضرت جثامہؓ بن قیس

حضرت جثامہؓ بن قیس۔ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو اوپر گزر چکی۔ان کا ذکر حبیب بن عبید رجبی نے ابو بشر سے انہوں نے جثامہ بن قیس سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن بھی روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کردیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کھانے کو اور دوسرے ضروری مصارف کے لئے اس کے پاس نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ کھانے اور دوسرے ضروریات کو اگر مل جائے گا تو مجھے قوت حاصل ہوگی روپیہ لے لے۔

[2] کیسی نفیس مثال بیان فرمائی۔اس حدیث سے علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ علمائے حنفیہ رحمہم اللہ کو اجر عظیم عنایت فرمائے کہ انہوں نے جب ضرورت دیکھی تو علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز اصول شریعت سے ثابت کردیا متقدمین حنفیہ تو تعلیم علوم دینیہ خاص کر تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو ناجائز کہتے تھے مگر متاخرین نے ایک نہایت پاکیزہ اور دقیق وجہ قائم کرکے اس کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے۔۱۲

۷۰۳۔ حضرت جثامہؓ بن مساحق

حضرت جثامہؓ بن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کے ہرقل (شاہ روم) کے پاس گئے تھے وہ کہتے تھے میں وہاں جا کر ایک چیز پر بیٹھ گیا مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ میرے نیچے کیا چیز ہے یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ میرے نیچے سونے کی ایک کرسی ہے چنانچہ جب میں نے اسے دیکھا تو میں فوراً اس سے اتر پڑا ہرقل مسکرایا اور اس نے کہا کہ تم اس کرسی سے کیوں اتر پڑے یہ تو محض تمہاری عظمت کے لئے بچھوائی تھی میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ اس قسم (کی چیز پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۴۔ حضرت جحافؓ بن حکیم

حضرت جحافؓ بن حکیم بن عاصم بن سباع خزاعی بن محارب بن مرۃ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی ذاتک۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار انہیں کے ہیں جن میں انہوں نے اپنے گھوڑے کے تعریف کی ہے اور جنگ حنین وغیرہ میں اپنی شرکت کا حال بیان کیا ہے۔

شھدن مع النبی مسومات　　　حنینا وھی دامیتہ الحوای

تعلیم یافتہ گھوڑے جنگ حنین میں نبی کے ساتھ تھے اور ان کی حالت یہ تھی کہ جنگ میں خون کے فوارے ان کے جسم سے جاری تھے۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حریش کے ہیں ہم نے ان شعار کو وہاں ذکر کیا ہے۔ یہ جحاف ہی ہیں جنہوں نے بنی تغلب پر حملہ کیا تھا اور ان کو ان محاربات میں جو قیس اور تغلب کے درمیان میں ہوئیں بہت قتل کیا تھا اخطل نے (اسی کے متعلق ایک شعر کہا تھا:

لقد واقع الجحاف بالبشر وقعة　　　الی اللہ منھا المشتکی والمعول

بے شک جحاف نے مقام بشر میں ایسا واقعہ کیا کہ اللہ سے اس کی شکایت اور فریاد ہے۔

ہم نے پورا قصیدہ تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ بشر ایک مقام کا نام ہے جہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔

۷۰۵۔ حضرت جحدمؓ والد حکیم

حضرت جحدمؓ۔ حکیم کے والد ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حکیم نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص اپنی بکری کو (خود) دوہے اور اپنے کرتے میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی سی لے اور اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلائے اور بازار سے خود سودا لے آئے وہ تکبر سے بری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۶۔ حضرت جحدمؓ بن فضالہ

حضرت جحدمؓ بن فضالہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کی حدیث محمد بن عمرو بن عبداللہ بن جحدم جہنی نے اپنے والد عمرو سے انہوں اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد جحدم سے روایت کی ہے کہ وہ

نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے سر پر مسح فرمایا اور فرمایا کہ اللہ جذم میں برکت عنایت فرمائے اور آپؐ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۷۔ حضرت جحش رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت جحش رضی اللہ عنہ جہنی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ حضرمی نے مفاریدمیں ان کا ذکر لکھا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن حارث نے عبداللہ بن جحش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرا ایک جنگل ہے میں وہاں جا کے نماز پڑھتا ہوں آپ مجھے کوئی رات بتا دیجئے کہ میں اس مسجد میں آ کے نماز پڑھوں نبیؐ نے فرمایا کہ تیسویں شب کو تم یہاں آؤ پھر چاہے نماز پڑھنا اور چاہے نہ پڑھنا۔ یہ حدیث عبداللہ بن انیس جہنی سے بہت سندوں سے مروی ہے اس کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اور ابوداؤد نے اپنے سنن میں لکھا ہے اور زہری نے اس کو ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والدال

۷۰۸۔ حضرت جدار رضی اللہ عنہ اسلمی

حضرت جدار رضی اللہ عنہ اسلمی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاذ حکمی نے سعد بن عبدالحمید بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل عباس ابن فضل بن عمرو بن عبید بن فضل بن حنظلہ نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید بن شجرہ سے انہوں نے جدار سے جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھے جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو حضرت کھڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو تم اس وقت سبز سرخ اور زرد کے درمیان میں ہو اور لوگوں میں وہ باتیں ہیں جو ہیں پس جب تم اپنے دشمنوں سے ملو تو پیش قدمی کرو کیونکہ جو شخص خدا کی راہ میں (کسی دشمن پر) حملہ کرتا ہے تو دو حور عین اس کی طرف بڑھتی ہیں پھر جب جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ دونوں حوریں چھپ جاتی ہیں پس جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو سب سے پہلا قطرہ اس کے خون کا جو زمین پر گرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر وہ دونوں حوریں آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا اب وہ وقت تمہارا آ گیا (کہ ہم تمہاری خدمت میں رہیں) اور وہ شخص کہتا ہے کہ ہاں اب تمہارا بھی وہ وقت آ گیا (کہ میں تمہارے پاس رہوں) اس حدیث کو یزید بن شجرہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے یزید سے خود انہیں کا قول روایت کیا ہے اس کو مرفوع نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۹۔ حضرت جد رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت جد رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے براء بن معرور کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے جابر نے اور ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف نفاق

کا گمان کیا جاتا ہے۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا۔ ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنہ سقطوا "ان (منافقوں) میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ (اے نبی!) مجھے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے آگاہ ہو وہ خود فتنہ میں گرے ہیں۔"

اس کا واقعہ یوں ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اہل روم سے جہاد کرو تمہیں رومی لڑکیاں غنیمت میں ملیں گی تو جد بن قیس نے کہا کہ سب انصار جانتے ہیں کہ میں جب عورتوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے صبر نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں فتنے میں پڑ جاتا ہوں۔ (لہٰذا میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں گا) ہاں میں اپنے مال سے آپ کی مدد کروں گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی زمانہ جاہلیت میں تمام بنی سلمہ کے یہ سردار تھے مگر رسول اللہؐ نے ان سے سرداری نکال لی تھی اور ان کی جگہ پر عمرو بن جموح کو نقیب مقرر فرمایا تھا حدیبیہ کے دن یہ حاضر تھے رسول اللہؐ سے سب لوگوں نے بیعت کی مگر جد بن قیس نے بیعت نہیں کی یہ حضرت کی اونٹنی کے نیچے چھپ رہے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے حدیبیہ میں رسول اللہؐ کی بیعت سے کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا سوا جد بن قیس کے جو بنی سلمہ کے بھائی تھے۔ جابر بن عبداللہ کہتے تھے گویا میں اب بھی جد بن قیس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ رسول اللہؐ کی اونٹنی کے پہلو سے لپٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس سے محض اس لئے لپٹے تھے جس میں لوگوں کی نظر سے چھپ جائیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کی توبہ اچھی رہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۰۔ حضرت جدیعؓ بن نذیر

حضرت جدیعؓ بن نذیر مرادی کعبی۔ کعب بن عوف بن انعم بن مراد کی اولاد سے ہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کی خدمت کی ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوسعید یعنی عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلیٰ سے سنا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ ابونعیم نے ان کا نام لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے نقل کر کے لکھا ہے۔

باب الجیم والذال المعجمۃ

۷۱۱۔ حضرت جذرہؓ بن سبرۃ

حضرت جذرہؓ بن سبرۃ عتقی ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر لکھا ہے انہیں سے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۲۔ حضرت جذعؓ انصاری

حضرت جذعؓ انصاری۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے اور ابوالفتح ازدی نے لکھا ہے مگر ازدی نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا

ہے۔ شریک بن نمر نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے انصار کے ایک شخص نے جن کا نام ابن الجذع تھا اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ نہ انہیں بہت[1] دیا جائے گا کہ وہ اترا جائیں اور نہ ان پر ایسی تنگی کی جائے گی کہ وہ سوال کریں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ میں ایک شخص ثعلبہ ابن زید ہیں جن کو لوگ جذعہ کہتے ہیں ان کے بیٹے ثابت بن جذع ہیں یا اور کوئی۔ کئی جگہ ان کا نام جدع دال مہملہ کے ساتھ ہے اور کئی جگہ ذال معجمہ کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی۔ (کہ صحیح کیا ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۱۳۔ حضرت جذیہؓ

حضرت جذیہؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں محمد بن ابراہیم بن زیاد نیشاپوری نے مقدمی سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے ذیال بن عبید سے انہوں نے حنظلہ بن حنیفہ سے انہوں نے جذیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مرد کے لئے) بعد احتلام (یعنی بلوغ) کے یتیمی[2] نہیں رہتی اور لڑکی کے لئے جب وہ حائضہ ہونے لگے تو یتیمی نہیں رہتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور تصحیف ہے شاید انہوں نے عن جدہ کا لفظ لکھا ہے راوی نے اس کو جذیہ کہہ دیا نام ان کا حنظلہ ہے۔ اس حدیث کو مطین نے مقدمی سے انہوں نے سلم سے انہوں نے ذیال سے انہوں نے اپنے دادا حنظلہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والراء

۷۱۴۔ حضرت جراحؓ بن ابی الجراح

حضرت جراحؓ بن ابی الجراح اشجعی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ اللہ نے اپنی سند سے ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے قتادہ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود سے ایک مسئلہ پوچھوایا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نوبت ہمبستری کی نہیں آئی کہ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس عورت کا کچھ مہر مقرر نہیں کیا تھا ایک مہینے تک ان سے برابر یہ مسئلہ پوچھا گیا تو مگر انہوں نے جواب نہیں دیا[3] پھر لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ کا جواب اپنی رائے سے دیتا ہوں اگر اس میں

---

[1] حدیث میں اکثر لوگوں کے لفظ ہے لہٰذا اگر بعض کی حالت اس کے خلاف ہو تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں میں سائلوں کی کثرت دیکھ کر کوئی شبہ نہ کرے اگر رغبت سے کیا جائے تو بہت سے سائل بے ضرورت سوال کرنے والے نکلیں گے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے ساتھ جس برتاؤ کا حکم ہے ان کے ساتھ نہ برتا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

[3] صحابہ کی حزم واحتیاط کا نمونہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اسی حزم واحتیاط کو جب ہمارے ائمہ نے خوب جانچ لیا تو کلیہ مقرر کیا کہ جو بات عقل سے نہ معلوم ہو سکتی ہو اس کے متعلق صحابہ کا قول حدیث نبی کے حکم میں ہے۔

غلطی ہو گی تو میرا اور شیطان کا قصور ہے اور اگر غلطی نہ ہو گی تو اللہ کی طرف سے (اچھا سنو) اس عورت کو وہی مہر دیا جائے گا جو اس کے خاندان کی عورتوں کا ہو اور اس کو اپنے شوہر کے مال میں' میراث بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے پس ایک شخص قبیلہ اشجع کا کھڑا ہو گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے ہمارے یہاں بروع بنت واشق کے بابت یہی فیصلہ کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم اس بات پر دو گواہ لاؤ راوی کہتا ہے کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمیوں یعنی ابو سنان اور جراح نے اس کی شہادت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۵۔ حضرت جرادؓ ابو عبداللہ

حضرت جرادؓ۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ عقیلی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے بشرطیکہ صحیح ہو۔ یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ایک سریہ [2] (جہاد کے لئے) بھیجا اس میں قبیلہ ازد اور اشعر کے کچھ لوگ تھے انہوں نے وہاں مال غنیمت حاصل کیا اور بسلامت واپس آئے نبیؐ (کو ان کی بخیرت واپسی پر نہایت مسرت ہوئی اور آپؐ) نے فرمایا کہ قبیلہ ازد اور اشعر کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں جن کے منہ اچھے ہیں وہ نہ غنیمت میں خیانت کرتے ہیں اور نہ نامردی کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۷۱۶۔ حضرت جرادؓ بن عبس

حضرت جرادؓ بن عبس۔ بعض لوگ ان کو ابن عیسیٰ کہتے ہیں۔ بصرہ کے اعراب سے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن جبلہ سے روایت ہے وہ قرۃ بنت مزاحم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا ہم نے ام عیسیٰ سے سنا وہ اپنے والد جراد بن عیسیٰ یا عبس سے روایت کرتی تھیں کہ انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں کنویں ہیں جن میں سوت جاری ہیں پس کیا (اچھا) ہوتا اگر آپ اپنا لعاب دہن ان میں ڈال کر) ان کو شیریں کر دیتے اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۱۷۔ حضرت جرثومؓ بن ناشب

حضرت جرثومؓ بن ناشب۔ بعض لوگ ان کو جرہم بن ناشب کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ناشم کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن لاشر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن عمرو کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو ثعلبہ خشنی ہے ان کے نام میں اور ان کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ یہ منسوب ہیں خشین کی طرف جو ایک شاخ ہے قبیلہ قضاعہ کی۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ان کو (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا اور انہیں نبی ﷺ نے (تبلیغ اسلام کے لئے) ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آخر میں سکونت شام اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں اور بعض لوگ کہتے ہیں یزید کے زمانے میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۵ میں بعہد عبدالملک بن مروان ان کی وفات ہوئی یہ اپنی

---

[1] یہ احتیاط صرف حضرات ابن مسعود اور بعض صحابہ کے خصوصیات سے ہے ورنہ روایت میں شہادت کی ضرورت نہیں۔

[2] سریہ چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس میں کم از کم پانچ آدمی اور زیادہ سے زیادہ تین یا چار سو۔

کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۸۔ حضرت جرموز ؓ ہجیمی

حضرت جرموز ؓ ہجیمی۔ بلہجیم بن عمرو بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں قریع ہیں۔قریع بھی خاندان تمیم کی ایک شاخ ہے۔ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن محمود اصفہانی اجازۃً اپنی اسناد سے قاضی ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن ہوذہ قریعی نے جرموز ہجیمی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا تم (کسی پر) لعنت کرنے والے نہ بنو ان سے ان کے بیٹے حارث بن جرموز نے بھی روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۹۔ حضرت جرو ؓ سدوسی

حضرت جرو ؓ سدوسی۔ان کی حدیث حفص ابن مبارک نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنی سدوس کے ایک شخص سے جن کا نام جرو ہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور میں یمامہ کے خرمے لے گئے آپ نے پوچھا کہ یہ کس قسم کے خرمے ہیں ہم نے عرض کیا کہ ان خرموں کا نام جرام ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جرام میں برکت دے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا نام جیم اور زے کے ساتھ لکھا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۷۲۰۔ حضرت جرو ؓ بن عمرو عذری

حضرت جرو ؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جری کہتے ہیں۔ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ؐ کے حضور میں آیا حضرت ﷺ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ لیس علیھم ان یحشروا ولا یعشروا ''ان کے لئے اس بات کا جبر نہیں ہے کہ یہ گھر سے باہر نکالے جائیں اور نہ ان سے عشر لیا جائے۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے رے کے ساتھ لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ جز' کے نام میں لکھا ہے۔ان شاء اللہ یہ نام بھی آئے گا۔

۷۲۱۔ حضرت جرو ؓ بن مالک

حضرت جرو ؓ بن مالک بن عامر۔ بنی جحجبا سے ہیں' انصاری ہیں۔ یہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا قول ہے اور طبرانی نے کہا ہے کہ ان کے نام میں زے ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جزء ہے زے اور ہمزہ کے ساتھ۔عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کے قبیلہ نبی جحجبا سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے جرو بن مالک بن عامر بن ہدیر کا نام بھی لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جرو ابن مالک کا نام روایت کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حر بجائے مہملہ اور بنی جحجبا میں سے ایک شخص ہیں۔احد میں شریک تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ طبری نے یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا پہلا ہی نام صحیح سمجھتا ہوں۔ان کا نام جزء ہے جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی مقام پر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ججبا بیٹے ہیں عوف بن کلفہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ جزء کے نام میں لکھا ہے۔ جیم اور زے کے ساتھ۔

۷۲۲۔ حضرت جرول بن احنف

حضرت جرول بن احنف کندی شامی۔ رجاء بن حیوۃ کے دادا ہیں۔ رجاء بن حیوۃ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جن کا نام جرول بن احنف کندی ہے جو نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے روایت کی ہے کہ ایک لونڈی جنگ حنین کی بندیوں میں سے نبی ﷺ کے سامنے سے گزری وہ لونڈی حاملہ تھی اور اس کے وضع حمل کا زمانہ بہت قریب تھا نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لونڈی کس کی ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی آپ نے پوچھا کیا وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے کہا گیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کے بچے کو کیا کرے گا آیا اس کو اپنا بیٹا بنائے گا حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے یا اس کا غلام بنائے گا حالانکہ کل وہ اس کی کان اور آنکھ بنے گا (یعنی اس سے اس کو بہت محبت ہوگی) بے شک میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت [1] کروں کہ وہ لعنت اس کے ساتھ ساتھ اس کی قبر میں جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۳۔ حضرت جرول بن عباس

حضرت جرول بن عباس بن عامر بن ثابت یا نابت انصاری اوسی۔ ان کے پردادا کے نام میں ابن اسحٰق اور ابومعشر نے باہم اختلاف کیا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۲۴۔ حضرت جرول بن مالک

حضرت جرول بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بسر بن ارطاۃ [2] نے ان کا گھر جو مدینہ میں تھا گرا دیا تھا یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۷۲۵۔ حضرت جرہد بن خویلد

حضرت جرہد بن خویلد بعض لوگ کہتے ہیں ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ اسلمی بعض لوگ کہتے ہیں یہ جرہد بیٹے ہیں خویلد بن بجرہ بن عبد یالیل بن زرعہ بن رزاح بن عدی بن سہم کے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جرہد بن خویلد کو جرہد بن دراج کے علاوہ لکھا ہے دراج نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو اپنے والد سے نقل کیا ہے یہ اہل صفہ [3] میں سے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ مدینہ میں

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غصہ اس بات پر آیا کہ اس شخص نے قبل از وضع حمل اس سے ہم بستری کیوں کی۔

[2] یہ بسر حضرت معاویہ کی طرف کے تھے ان کا ذکر ردیف یاء میں ہو چکا ہے۔

[3] صفہ سائبان کو کہتے ہیں مسجد اقدس نبوی میں ایک مقام پر چھوٹا سا سائبان تھا فقراء صحابہ وہاں رہتے تھے انہیں کو اہل صفہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ بھی انہی میں تھے۔

رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔ ابواحمد عسکری نے جرہد کا دو جگہ تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ میں تو لکھا ہے جرہد اسلمی اور بعض لوگوں سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ اسلم میں ایک دوسرے جرہد بھی ہیں ان کو جرہد بن خویلد بھی کہتے ہیں وہ وہی ہیں جن سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنی رانوں کو چھپاؤ یہ دنوں جرہد قبیلہ اسلم کے ہیں اور دوسرے تذکرہ میں جرہد کو ابن خویلد لکھا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم کا قول وہم ہے یہ ایک شخص ہیں قبیلہ اسلم کے غالباً ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے امام ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوالنضر سے انہوں نے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی ﷺ کا گزر جرہد پر ہوا اور وہ مسجد میں تھے اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ ران [1] بھی عورت ہے۔ (اس کا ستر بھی ضروری ہے) ترمذی نے کہا ہے کہ میں اس حدیث کو متصل ہی سمجھتا ہوں اور اس حدیث کو معمر نے ابوالزناد سے انہوں نے ابن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے عبداللہ بن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۲۶۔ حضرت جرنج ابوشاہ

حضرت جرنج۔ کنیت ان کی ابوشاہ۔ بیٹے ہیں سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب ابن قراقر بن صحان کے قبیلہ بلی سے ہیں۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوشباث ہے بائے موحدہ کے ساتھ اور الف کے بعد ثے ہے اور خدیج نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی حرام کے حلیف ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اسی وقت آپ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۷۔ حضرت جریرؓ بن ارقط

حضرت جریرؓ بن ارقط۔ یعلی بن اشدق نے جریر ارقط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مجھے شفاعت کی اجازت مل گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۲۸۔ حضرت جریرؓ بن اوس

حضرت جریرؓ بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اوس اور تینوں نے ان کا تذکرہ خریم ہے کی ردیف میں لکھا ہے صرف ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو خریم بن اوس کا بھائی سمجھتا ہوں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور آپ کے پاس اس وقت پہنچے تھے جس وقت آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ پھر یہ اسلام لائے انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا وہ شعر روایت کیا ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کی مدح کی ہے یہ چچا ہیں عروہ بن مضرس طائی کے یہ وہی ہیں جن سے حضرت معاویہ نے پوچھا تھا کہ بتاؤ آج کل تمہارا سردار کون ہے انہوں نے جواب

---

[1] ران کا عورت ہونا حنفیہ کا مذہب ہے۔ شافعیہ اس کے خلاف ہیں۔

دیا کہ جو شخص ہمارے سائلوں کو دے اور ہمارے جاہلوں سے درگزر کرے اور ہماری لغزشوں کو معاف کرے حضرت معاویہ نے کہا اے جریر تم نے اچھی بات کہی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ خریم اور جریر دونوں ساتھ ہی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور دونوں نے حضرت عباس کا شعر روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۲۹۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری

حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری۔ بعض لوگ ان کو ابن عبدالحمید کہتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد بن کے یمن گئے تھے اور عراق میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے اور انہیں کے ساتھ جہاد کرنے ملک شام گئے تھے اور جنگ یرموک کے فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس بھی گئے تھے۔ یہ سیف بن عمر کا قول ہے اس کو حافظ ابوالقاسم بن عسا کر نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر

حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر۔ جابر کا نام شلیل بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن حزیمہ بن حرب بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش۔ کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ بجلی ہیں۔ قبیلہ بجیلہ کی بابت اہل نسب کا باہم اختلاف ہے بعض لوگ انہیں اہل یمن کہتے ہیں اور اراش بن عمرو بن غوث بن نبت عمرو نے کہا ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگ ازد کے بھائی ہیں یہی قول کلبی کا اور اکثر علمائے نسب کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے اور کہا ہے کہ بجیلہ کا نام انمار بن نزار بن معد بن عدنان ہے یہی قول ہے ابن اسحٰق کا اور مصعب کا۔ واللہ اعلم

لوگوں نے اس قبیلے کے لوگوں کو ان کی ماں بجیلہ بنت صعب بن علی بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیا ہے جریر نبی ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے تھے۔ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ فرمایا کرتے تھے جریر اس امت کے یوسف ہیں۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ جب نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی بہت عظمت کی اور فرمایا کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عظمت کرو۔ عراق کی لڑائیوں یعنی قادسیہ وغیرہ میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے بجیلہ کے لوگ متفرق رہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے انہیں یکجا کیا اور جریر کو ان پر سردار مقرر کیا۔ ہمیں استاد ابو منصور بن مکارم بن احمد بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابوالفضل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حمید رازی سے نقل کر کے روایت بیان کی گئی وہ سلمہ سے وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ کو اہل جسر کی مصیبت اور ان کی شکست کی خبر پہنچی اور (اسی وقت) جریر بن عبداللہ یمن سے سوار ہو کر ان بجیلہ کے ہمراہ پہنچے ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ بھی تھے جو قبیلہ ازد سے تھے اور بجیلہ کے حلیف تھے اور وہی اس زمانے میں بجیلہ کے سردار تھے تو حضرت عمر نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائیوں پر عراق میں کیا مصیبت آئی لہٰذا تم ان کے پاس جاؤ اور جتنے لوگ تم میں سے قبائل عرب میں سے ہیں ان سب کو میں تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور وہیں تم سب کو یکجا کرنا چاہتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم ایسا ہی کریں گے۔

چنانچہ حضرت عمر نے ان کے ہمراہ قیس کبہ کو اور بحمہ کو اور عرینہ کو جو عامر بن صعصعہ کے خاندان سے تھے اور یہ سب بجیلہ کی شاخیں ہیں ان کے ہمراہ کر دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو ان کا سردار بنایا جریر بن عبداللہ اس بات سے ناخوش ہوئے اور انہوں نے قبیلہ بجیلہ کے لوگوں سے کہا کہ تم امیر المومنین سے کہو کہ آپ نے ہم پر ایسے شخص کو سردار بنایا ہے جو ہم میں سے نہیں ہے (چنانچہ حضرت عمر سے یہ کہا گیا) تو انہوں نے عرفجہ سے پوچھوایا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں عرفجہ نے کہا اے امیر المومنین یہ لوگ سچ کہتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں میں قبیلہ ازد سے ہوں ہم نے زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم میں ایک خون کر دیا تھا اس سبب سے ہم قبیلہ بجیلہ سے مل گئے اور ہمیں ان کی سرداری ملی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا تو تم اپنے رتبہ پر قائم رہو اور ان لوگوں کی بات کو رد کر دو جس طرح یہ تمہاری بات کو رد کرتے ہیں انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا اور نہ ان کے ہمراہ جاؤں گا چنانچہ عرفجہ بصرہ چلے گئے بعد اس کے سرداری ان سے لے لی گئی اور حضرت عمر نے جریر کو بجیلہ کا سردار بنا دیا اور جریر عرفجہ کی جگہ پر (قائم ہوکر) عراق گئے۔ جریر نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ جب حضرت علی ﷺ کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی تو جریر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں وفات پائی بعض لوگ کہتے ہیں (مقام) سراۃ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹوں عبیداللہ اور منذر اور ابراہیم نے روایت کی ہے اور نیز ان سے قیس بن ابی حازم نے اور شعبی نے اور ہمام بن حارث نے اور ابووائل نے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے (امام) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سلمی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمر ازدی نے زائدہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور جب مجھے دیکھا مسکرا دیئے۔ اس حدیث کو زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے انہیں رسول اللہ نے ذی الخلصہ کی طرف بھیجا تھا ذی الخلصہ ایک گھر (کا نام) تھا جس میں قبیلہ خثعم کے بت رہتے تھے (حضرت نے) اس کے منہدم کرنے کے لئے (ان کو بھیجا تھا) انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کے نہیں بیٹھ سکتا رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ ٹھونکا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے پھر ڈیڑھ سو سوار اپنی قوم کے لے کر گئے اور ذی الخلصہ کو جلا دیا۔

پس رسول اللہؐ نے احمس کے گھوڑوں اور اس قبیلہ کے مردوں کے لئے دعا فرمائی۔ ہمیں ابوالفضل خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب بن بطر نے اجازۃً خبر دی اگر سماعانہ ہو وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبیداللہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین جعفی نے زائدہ سے انہوں نے بیان بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) شب بدر (یعنی چودھویں کی رات) میں رسول اللہؐ ہمارے سامنے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو کہ جس طرح اس کو (یعنی ماہتاب کو) دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک نہ کرو گے۔ جریر کی وفات ۵۱ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۳۱۔ حضرت جریرؓ

حضرت جریرؓ۔ ابوجریر اور بعض لوگ کہتے ہیں حریز۔ ان سے ابولیلیٰ کندی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حجتہ الوداع میں) جس وقت پہنچا اس وقت آپ منیٰ میں خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے آپ کے پائے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں نے دیکھا کہ آپ کا زین بھیڑی کی کھال کا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۲۔ حضرت جریؓ حنفی

حضرت جریؓ حنفی۔ ان کی حدیث حکیم بن سلمہ نے روایت کی ہے انہوں نے بنی حنیفہ کے ایک شخص سے جن کا نام جری ہے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ (اتفاقاً) کبھی کبھی حالت نماز میں میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی کبھی ایسا (اتفاق) ہو جاتا ہے (کچھ حرج نہیں) تم نماز پوری کر لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۳۔ حضرت جریؓ بن عمرو عذری

حضرت جریؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جریر کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی کہ **لیس علیھم ان یحشروا او یعشرو** "ان پر گھر سے باہر نکالا جانا اور عشر لیا جانا ضروری نہیں ہے۔" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جرو کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے جزؓ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۷۳۴۔ حضرت جریؓ

حضرت جریؓ۔ بعض لوگ ان کو جزی کہتے ہیں زے کے ساتھ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کی حدیث نبی ﷺ سے سوسمار اور لومڑی اور خزندہ جانوروں (کی حلت) میں مروی ہے مگر سند اس کی ٹھیک نہیں اس سند کا دارومدار عبدالکریم بن ابی امیہ پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

باب الجیم والزائے والسین

۷۳۵۔ حضرت جزؓ بن انس سلمی

حضرت جزؓ بن انس سلمی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سنان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن جز بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے یعنی اپنے باپ اور دادا کو دیکھا ہے ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خط تھا نائل کہتے تھے وہ خط اب تک ان کے پاس ہے اور رسول اللہؐ نے یہ خط رزین بن

انس کے نام لکھا ہے۔ جونائل کے دادا تھے اس خط میں ابتدائی مضمون یہ تھا ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ ﷺ لرزین انس ''یہ خط ہے محمد رسول اللہؐ کی طرف سے رزین بن انس کو۔'' راوی کہتا تھا کہ پھر انہوں نے پورے خط کی عبارت سنائی اور کہا کہ یہ خط رزین کے نام تھا جز کو اس میں دخل بھی نہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۳۶۔ حضرت جزؓ بن حدرجان

حضرت جزؓ بن حدرجان بن مالک۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی قذاذ سب صحابی ہیں۔ اپنے بھائی کی دیت اور قصاص کے طلب کرنے کے لئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہشام بن محمد ابن ہاشم بن جز بن عبدالرحمٰن بن جز ابن حدرجان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد ہاشم سے انہوں نے اپنے والد جز سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد جز بن حدرجان سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے بھائی قذاذ بن حدرجان نبیؐ کے حضور میں یمن کے ایک موضع سے جس کا نام فتونا تھا (قبیلہ ازد کے سرداروں کے ہمراہ اپنے ایمان اور اپنے گھر کے ان لوگوں کے ایمان کی جنہوں نے ان کا کہنا مانا خبر لے کے آئے تھے یہ کل چھ سو گھر تھے جنہوں نے کہ حدرجان کا کہنا مانا تھا اور محمد ﷺ پر ایمان لے آئے تھے (اثنائے راہ میں) نبیؐ کا سریہ انہیں مل گیا ان سے قذاذ نے کہا کہ میں مومن ہوں مگر لشکر والوں نے نہ مانا اور شب ہی کو انہیں قتل کر ڈالا جز کہتے تھے ہمیں جب خبر ملی تو ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اور اپنا خون طلب کیا اس وقت نبی پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ. الایة. (النساء: ۹۳) ''کہ اے مسلمانو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) سفر کرو جو شخص تم سے صلح کرنا چاہے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔''

پس نبیؐ نے مجھے ایک ہزار اشرفی میرے بھائی کی دیت عنایت فرمائی اور مجھے سو اونٹنیاں سرخ رنگ والی دیئے جانے کا حکم دیا۔ رسول اللہؐ نے (اسی وقت) ان کے لئے ایک جھنڈا بنا دیا اور مسلمانوں کا ایک سریہ انہیں دیا یہ سریہ حاتم طائی کے قبیلے کی طرف گیا اور وہاں اس کو بہت سی بکریاں غنیمت میں ملیں اور چالیس عورتیں حاتم کے قبیلے کی اس نے گرفتار کیں یہ عورتیں (مدینہ منورہ) لائی گئیں اللہ سبحانہ نے ان سب کو اسلام کی ہدایت کر دی اور رسول اللہؐ نے ان کا نکاح اپنے اصحاب سے کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۷۔ حضرت جزؓ سدوسی

حضرت جزؓ سدوسی ثم الیمامی۔ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں مقام یمامہ کے خرمے لے کے حاضر ہوا تھا بعض لوگ ان کا نام جرو کہتے ہیں جیم اور رے کے ساتھ اور آخر میں واو۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابوعمر نے وہیں لکھا ہے۔

۷۳۸۔ حضرت جزؓ بن عمرو عذری

حضرت جزؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں اور بعض لوگ جری کہتے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور

آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابو عمر نے ان کا تذکرہ یہاں مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر جرو میں لکھا ہے رے اور واو کے ساتھ۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۷۳۹۔ حضرت جزؓ بن مالک

حضرت جزؓ بن مالک بن عامر بنی جحجبا میں سے ہیں انصاری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حر بن مالک ہے بضم حاء مہملہ ورا اور کہا ہے کہ یہ ان صحابہ میں ہیں جو جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا پورا ذکر جرو کے بیان میں اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۷۴۰۔ حضرت جزؓ

حضرت جزؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ معاویہ بن صالح نے اسد بن وداعہ سے انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام جزء ہے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر والے میرا کہنا نہیں مانتے پس کیا میں ان کو سزا دوں حضرت نے فرمایا کہ معاف کر دو پھر دوبارہ انہوں نے آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا کہ معاف کر دو اور فرمایا کہ اگر سزا دو تو صرف اسی قدر جس قدر خطا ہے اور منہ پر مارنے سے احتیاط کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۱۔ حضرت جزیؓ

جیم اور زائے مکسورہ کے ساتھ اور آخر میں ے ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام جری ہے جیم مضموم اور رے کے ساتھ ان کی حدیث گوہ کے متعلق گزر چکی ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۷۴۲۔ حضرت جزیؓ ابو خزیمہ

حضرت جزیؓ۔ کنیت ان کی ابو خزیمہ۔ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلمی ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو دو چادریں دی تھیں۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن جزی نے اپنے بھائی حیان بن جزی سے انہوں نے جزی سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں رسول اللہؐ کے ایک صحابی کو جو ان کے یہاں قید تھے لے کے آئے تھے۔ ان لوگوں نے بحالت شرک ان کو قید کر لیا تھا بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اس قیدی کو رسول اللہؐ کے پاس لے آئے تو (اس کے صلہ میں) آپ نے جزی کو دو چادریں عنایت فرمائیں۔ جزی اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ اصحاب حدیث تو جزی کے نام میں جیم کو زیر کہتے ہیں اور اصحاب عربیت کہتے ہیں جیم مفتوح ہے اور اس کے بعد زے اور ہمزہ ہے اور عبد الغنی نے کہا ہے کہ جزی کی جیم مفتوح ہے اور زے مکسور ہے اور بعض لوگ جیم کو مکسور اور زے کو ساکن کہتے ہیں۔ المختصر ان ناموں میں علماء کا سخت اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

۷۴۳۔ حضرت جزیؓ بن معاویہ

حضرت جزیؓ بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن

سعد بن زید مناہ بن تمیم، تمیمی سعدی، احنف بن قیس سے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جزء بتایا ہے۔ یعنی آخر میں ہمزہ واللہ اعلم

۷۴۴۔ حضرت جسرؓ بن وہب

حضرت جسرؓ بن وہب۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جسر میں اگر جیم کو مکسور اور سین مہملہ ساکن پڑھیں تو یہ جسر بیٹے ہیں وہب بن سلمہ ازدی کے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس کی روایت ان سے صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔

باب الجیم والشین المعجمہ

۷۴۵۔ حضرت جشیبؓ

حضرت جشیبؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ جہم بن عثمان نے ابن جشیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھ لے گا وہ میرے برکت اور یمن کا امیدوار رہے اس پر صبح شام برکت نازل ہوا کرے گی قیامت تک۔ یہ جشیب پرانے تابعی ہیں حضرت ابوالدرداؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حمص کے رہنے والے ہیں۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جشیب صحابی ہیں یا نہیں اور انہوں نے زمانہ آنحضرتؐ کا پایا یا نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۶۔ حضرت جشیشؓ دیلمی

حضرت جشیشؓ دیلمی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں نبی ﷺ نے اسود عنسی کے قتل کے لئے یمن میں خط لکھا تھا اور انہوں نے فیروز اور داذویہ کے ساتھ مل کے اسے قتل کر دیا۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ امیر ابو نصر نے لکھا ہے کہ خشیش بضم خاے معجمہ وشین معجمہ مکررہ بصغیر ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے باقی رہے جشیش ان کا ذکر انہوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ اوپر ہو چکا صرف یہ فرق ہے کہ اس کے شروع میں جیم ہے یہ جشیش دیلمی ہیں رسول اللہؐ کے زمانے میں یمن میں تھے اور اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے اعانت کی تھی۔

۷۴۷۔ حضرت جشیشؓ کندی

حضرت جشیشؓ کندی۔ ان کا نسب جفشیش با لجیم کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے۔ سعد بن مسیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جشیش کندی نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں تین مرتبہ انہوں نے یہی کہا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ہم اپنی ماں کو گالی[1] نہیں دیتے اور ہم اپنے باپ سے علیحدہ نہیں ہوتے ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مضر کے اس قبیلہ کا سر کنانہ ہے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اپنے کو کسی دوسرے خاندان کا کہہ دیں تو گویا ماں پر گالی پڑی اور اپنے اصلی بات سے علیحدہ ہو گئے۔

اوراس کا شانہ جس سے وہ اٹھ کے کھڑا ہوتا ہے تمیم اوراسد ہے اوراس کے آلات قیس ہیں۔اس حدیث میں انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے ان کا نام جفشیش یا حفشیش یا خفشیش ہے ان تینوں میں سے ایک صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والعین المہملہ

۷۴۸۔حضرت جعالؓ

حضرت جعالؓ۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جعیل بن سراقہ غفاری ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضمری ہیں بعض لوگ ثعلبی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی سواد کے خاندان سے ہیں جو نبی سلمہ کی ایک شاخ ہے۔عوف کے بھائی ہیں اہل صفہ اور فقرائے مسلمین میں سے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں نبی ﷺ کے ہمراہ احد میں شریک تھے۔ان کی آنکھ جنگ قریظہ میں جاتی رہی تھی بہت بدصورت اور کریہہ منظر تھے نبیؐ نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کے ایمان پر اعتماد کیا ہے۔ہمیں عبداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ محمد بن اسحق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا کہ ایک کہنے والے نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ آپ نے اقرع بن حابس کو اور عیینہ بن حصن کو سوسو اونٹ دیئے اور جعیل کو آپ نے چھوڑ دیا تو نبی نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمام روئے زمین پر عیینہ اور اقرع کے جیسے لوگ ہو جائیں تو جعیل مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے ان دونوں کو بغرض تالیف دیا ہے تاکہ وہ دونوں (پکے) مسلمان بن جائیں اور جعیل تو مسلمان ہے۔ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن اسحق کے سوا اور لوگوں نے ان کا نام جعال بتایا ہے اور ابن اسحق کہتے ہیں کہ ان کا نام جعیل ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا اور کہا کہ (ان کا نام) جعال ضمری ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے بنی مصطلق سے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہے شعبان ۶ ہجری میں جہاد کیا اور مدینہ میں جعال ضمری کو خلیفہ بنا دیا۔ان سے ان کے بھائی عوف نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا تمام زمانہ کل (کی لفظ میں داخل) نہیں ہے۔لوگوں نے جعیل بن سراقہ ضمری کا تذکرہ لکھا ہے شاید یہ ان کے نام کی تصغیر ہے مگر رازدی نے ان کا نام فائے مشدد کے ساتھ لکھا ہے لیکن مشہور عین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید ان کا نام جعال ہے بہت ہی تعجب کی بات ہے کیونکہ یہی جعال جن کے تذکرہ ابن مندہ نے لکھا اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جعال کہتے ہیں پس ابن مندہ پر استدراک کرنے کوئی وجہ نہیں باقی رہا جفال وہ غلط ہے۔

۷۴۹۔حضرت جعالؓ آخر

حضرت جعالؓ آخر۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اور انہوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں آپ کے سامنے لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں تو مجھے میرا پروردگار عزوجل جنت میں داخل کر دے گا اور مجھے حقیر نہ سمجھے گا

آپ نے فرمایا کہ ہاں اس نے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہوگا میرے بدن میں تو بدبو آتی ہے میرا رنگ سیاہ ہے اور کمینہ خاندان کا ہوں یہ کہہ کے وہ چلا گیا اور اس نے لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا رسول اللہ کا گزر اس طرف سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے جعال اب اللہ نے تمہارے بدن کو خوشبودار کر دیا اور تمہارا چہرہ سپید کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جعال پہلے جعال کے علاوہ ہیں کیونکہ پہلے جعال کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی اور یہ جعال رسول اللہؐ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے۔ پس یہ ان کے علاوہ ہیں۔

۷۵۰۔ حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی

حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی۔ بنی جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن میں سے ہیں۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے پاس ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابواسرائیل سے انہوں نے جعدہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک فربہ آدمی کو دیکھا تو آپ اپنے ہاتھ سے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ اگر یہ اس کے سوا اور کہیں ہوتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔ نیز اسی سند سے مروی ہے کہ جعدہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ایک شخص لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! اس شخص نے چاہا تھا کہ آپ کو قتل کر دے تو اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نہ ڈر اگر تو ایسا ارادہ بھی کرتا تو اللہ تجھ کو اس پر قابو نہ دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۵۱۔ حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی

حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی جابلی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابن عائذ نے مقدام کندی سے اور جعدہ بن ہانی سے اور ابوعتبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر کو مدینہ کے ایک نصرانی کے پاس اسلام کی ترغیب دینے کے لئے بھیجا اور (حکم دے دیا کہ) اگر وہ اس کو نہ مانے تو اس کا مال دو حصے پر تقسیم کر دیا جائے چنانچہ حضرت عمر اس کے پاس گئے اور اس کے مال کو اسی طرح تقسیم کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۲۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی کوفی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی نے اور داؤد بن یزید اودی نے اپنے والد سے انہوں نے جعدہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بہتر میرا زمانہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کا بھی ذکر لکھا ہے اور یہ کہ آیا یہ کوئی اور ہیں (یا وہی ہیں) غالب گمان تو یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ اس حدیث کو عبداللہ بن ادریس بن یزید نے اور داؤد بن یزید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے روایت کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر آئے گا۔

۷۵۳۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے ہبیرہ سے تین بیٹے ہوئے جعدہ' ہانی اور یوسف اور زبیر نے کہا ہے کہ ام ہانی کے ہبیرہ سے چار بیٹے ہوئے انہیں میں سے ایک جعدہ ہیں اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے جعدہ حضرت علی کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھیں۔ (جو حضرت علی کی بہن تھیں) ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا جعدہ بن ابی وہب ام ہانی کے نواسے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار جعدہ ہی کے ہیں۔

ابی من بنی مخزوم ان کنت سائلا	ومن ھاشم امی لخیر قبیل
فمن ذا الذی یایٔ علی بخالہ	کخالی علی ذی الندی وعقیل

میرے والد بنی مخزوم سے ہیں اگر تو پوچھتا ہو۔ اور میری والدہ (خاندان) ہاشم سے ہیں جو عمدہ قبیلہ ہے۔ پھر وہ کون ہے جو اپنے ماموں پر میرے سامنے فخر کرے۔ جیسے میرے ماموں علی (نامی) صاحب سخاوت اور عقیل (نامی) ہیں۔

ان سے مجاہد نے اور یزید نے بواسطہ عبدالرحمٰن اودی نے اور سعید بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن محمد ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ضحاک بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان کا جو اس زمانے کے بعد ہوں گے پھر ان کا جو ان کے بعد ہوں گے پھر اس کے بعد کا زمانہ نہایت برا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ جعدہ وہ ہیں جو ام ہانی کے بیٹی کے بیٹے تھے یہ ان دونوں کا وہم ہے یہ ان کی بیٹی کے بیٹے نہیں بلکہ خود انہیں کے بیٹے ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کے وہم کی پیروی کر لیتے ہیں۔ واللہ اعلم

۷۵۴۔ حضرت جعشمؓ الخیر بن خلیبہ

حضرت جعشمؓ الخیر بن خلیبہ۔ معروف بہ خیر بن خلیبہ بن شاجی بن موہب بن اسد بن جعشم بن حریم بن صدف صدفی حریمی۔ درخت کے نیچے انہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی اور انہیں نبی ﷺ نے اپنا کرتہ اور اپنی جوتیاں اور اپنے کچھ بال عنایت فرمائے تھے۔ جعشم نے آمنہ بنت طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس سے نکاح کیا تھا۔ ان کو شرید بن مالک نے زمانہ ردۃ میں عکاشہ کے قتل کے بعد قتل کیا ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر ایسا ہی کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے پس اس بنا پر یہ صحیح نہ ہوگا کہ یہ قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔ ابن یونس کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن ماکولا نے ان کے نام میں بیان کیا ہے کہ پھر انہوں نے آمنہ بنت طلیق سے شرید بن مالک سے پہلے نکاح کیا پس ابن ماکولا نے شرید کو آمنہ کا

شوہر قرار دیا ان کا قاتل نہیں کہا۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۷۵۵۔ حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم

حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم۔ ان کا تذکرہ حمانی اور محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ حمانی نے عبداللہ بن جعفر محرمی سے انہوں نے عبدالحکم بن صہیب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے جعفر بن ابی احالحکم نے دیکھا کہ میں ادھر سے ادھر سے (ہر طرف سے) کھا رہا ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ایسا نہ کر واس طرح شیطان کھاتا ہے نبی ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو کبھی اپنے سامنے سے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ اس حدیث کو نعمان بن شبل نے محرمی سے انہوں نے جعفر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حکم نے یعنی ابن رافع نے دیکھا بعد اس کے انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۵۶۔ حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام

حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ابراہیم بن علاء نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور جعفر بن زبیر نے نبیؐ سے بیعت کی تھی حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوالیمان نے اور سلیمان بن عبدالرحمٰن وغیرہما نے ابن عیاش سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اور عبداللہ بن جعفر نے نبیؐ سے بیعت کی اور اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۷۔ حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی

حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی۔ کنیت ان کی ابوزمعہ بلوی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتہ الرضوان کی تھی۔ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ جعفر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عبد میں کیا ہے جعفر میں نہیں کیا۔

۷۵۸۔ حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان

حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ابوسفیان کا نام مغیرہ ہے مگر وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی والدہ کا نام جمانہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب ہے واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے ان کی خلافت کے درمیانی زمانے میں وفات پائی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے کیونکہ غزوۂ حنین میں خود ابوسفیان شریک تھے۔ جعفر شریک نہ تھے۔

۷۵۹۔ حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب

حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب۔ ابوطالب کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی ہیں ہاشمی

ہیں۔رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حقیقی بھائی ہیں۔یہ جعفر طیار [1] کے لقب سے مشہور ہیں۔
سیرت میں اور صورت میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے مشابہ تھے۔اپنے بھائی علی کے اسلام سے کچھ ہی پیچھے اسلام لائے روایت
ہے کہ ابو طالب نے ایک مرتبہ آپؐ کو اور علیؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں علیؓ آپ کی داہنی طرف ہیں تو ابو طالب
نے جعفر سے کہا کہ تم بھی اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو میں نماز پڑھ لو اور تم ان کی بائیں طرف کھڑے ہو۔بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ
اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔اور یہ خود بتیسویں شخص تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔انہوں نے دو ہجرتیں کیں۔ایک ہجرت
حبش کی طرف اور دوسری ہجرت مدینہ کی طرف۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابو موسیٰ اشعری نے اور عمرو بن عاص نے
روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ ان کو ابو المساکین کہا کرتے تھے۔یہ حضرت علیؓ سے دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی عقیل ان سے
دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی طالب عقیل سے دس برس بڑھے تھے۔جب انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تو وہاں نجاشی
کے پاس رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ فتح خیبر کے بعد لوٹے تو یہ (حبش سے واپس ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے
حضرت نے انہیں لپٹا لیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجھے (اس وقت) کس بات کی
زیادہ خوشی ہے آیا جعفر کے آنے کی یا فتح خیبر کی۔انہیں رسول اللہؐ نے مسجد اقدس کے پہلو میں رہنے کو جگہ دی۔ہمیں اسماعیل بن
عبیداللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب
ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بعد رسول اللہؐ
کے کسی نے [1] جوتی نہیں پہنی اور نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ کسی اونٹنی پر بیٹھا جو جعفر سے افضل ہو۔اسماعیل بن عبیداللہ کہتے تھے
ہمیں ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے علا بن عبدالرحمٰن سے انہوں
نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ وہ جنت میں
فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے محرز بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن الہاد سے اور محمد بن نافع بن
عجیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ جعفر) سے
فرمایا اے جعفر تم سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو اور تم میری عترت میں سے ہو یعنی اسی گھر کے ہو جس گھر کا میں ہوں۔یہ
حدیث قصہ طلب ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فطر نے کثیر بن نافع نواءؔ سے نقل کر
کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے عبداللہ بن ملیل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کوئی نبی
مجھ سے پہلے ایسا نہیں ہوا جس کو سات برگزیدہ رفیق اور وزیر نہ ملے ہوں اور مجھے چودہ ملے ہیں۔حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابو بکر،
عمر، مقداد، حذیفہ، سلمان، عمار، بلال، (دو نام اس روایت میں رہ گئے ہیں وہ عبداللہ بن مسعود اور ابوذر ہیں) ہمیں کئی لوگوں نے اپنی
سند سے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم

---

[1] عرب میں یہ محاورہ بہت رائج ہے کہ فلاں شخص سے بہتر کوئی اونٹ پر سوار نہیں ہوا فلاں شخص سے بہتر کسی پر آفتاب طلوع نہیں کیا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ اس سے بہتر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے۔

بن دینار یعنی ابوعبداللہ جہنی نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میری یہ حال تھی کہ شدت گرسنگی کے باعث سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا اور میں لوگوں سے ایک ایک آیت پڑھتا پھرتا تھا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی محض اسی لئے کہ وہ شخص مجھے اپنے گھر لے جائے اور مجھے کچھ کھلائے جعفر بن ابی طالب مسکینوں کے لئے سب سے زیادہ اچھے تھے۔ وہ مجھے اپنے گھر لے جاتے تھے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا تھا مجھے کھلاتے تھے یہاں تک کہ (اگر کچھ نہ ہوتا تھا تو) وہ اس خالی کپی کو اٹھالاتے تھے جس میں گھی یا چربی رہتی تھی۔ ہم اس کپی کو پھاڑ ڈالتے تھے اور جو کچھ اس میں ہوتا تھا اس کو چاٹ لیتے تھے۔

ہمیں ابن جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا سے ماہ ذی الحجہ میں مدینہ آئے اور مدینہ میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپ نے جمادی ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ کے لئے لشکر بھیجا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے عروہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ موتہ میں بہت سخت لڑائی ہوئی یہاں تک کہ زید بن حارثہ شہید ہو گئے بعد ان کے جعفر (طیار) نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابن اسحق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے یعنی میری مرضعہ کے شوہر نے جو بنی مرہ بن عوف کے خاندان سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے واللہ میں گویا اب بھی جعفر بن ابی طالب کی طرف دیکھ رہا ہوں جب وہ غزوۂ موتہ میں اپنے گھوڑے سے گرے اور انہوں نے (غصہ میں) اس گھوڑے کے پیر کاٹ ڈالے بعد اس کے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے ابن اسحق کہتے تھے اسلام میں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے گھوڑے کے پیر کاٹے جب لڑائی ہو رہی تھی تو جعفر کے دونوں ہاتھ کٹ گئے اور جھنڈا انہیں کے پاس رہا انہوں نے اس کو پھینکا نہیں (بلکہ اس کو دانتوں سے پکڑ لیا) رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ اس کے عوض میں اللہ نے انہیں دو پر دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ستر سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ کے ان کے بدن میں دیکھے گئے یہ سب زخم ان کے سامنے والے حصہ جسم میں تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پچاس سے کچھ اوپر زخم تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ابن اسحق کہتے تھے کہ جب یہ لوگ (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر وغیرہ) شہید ہوئے۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے اس وقت (جبرائیل سے) یہ خبر ملی ہے کہ اب لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور وہ لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے یہ کہہ کے رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ انصار کے چہرے غم سے متغیر ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ عبداللہ بن رواحہ کو بھی وہی بات پیش آئی جو وہ نہ چاہتے تھے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر یہ سب لوگ سونے کے تختوں پر بٹھا کے جنت میں اٹھائے گئے۔ میں نے عبداللہ (بن رواحہ) کے تخت کو دیکھا کہ وہ ان کے دونوں ساتھیوں (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر) کے تخت سے ہٹا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو مجھے بیان کیا گیا کہ وہ دونوں جب شہید ہو گئے تو ان کو تردد ہوا بعد اس کے یہ بھی شہید ہو گئے (اس تردد کی وجہ سے ان کا مرتبہ کچھ کم رہا) ابن اسحق کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم نے ام عیسیٰ سے انہوں نے ام جعفر بنت جعفر بن ابی طالب سے انہوں نے ان کی دادی اسماء بنت عمیس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں

جب جعفراوران کے اصحاب شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لے گئے میں اپنا خمیر گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلایا تھا اوران کے سر میں تیل ڈالا تھا اور انہیں صاف صاف کپڑے پہنائے تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں ان کو لے آئی رسول اللہؐ نے انہیں پیار کیا اور آپ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کیوں روتے ہیں کیا آپ کو جعفراوران کے اصحاب کی کوئی خبر ملی ہے آپ نے فرمایاہاں وہ آج شہید ہو گئے۔

پس (یکا یک میں بے اختیار) اٹھ کھڑی ہوئی اور چلانے لگی عورتیں جمع ہو گئیں اور رسول اللہؐ اپنے گھر لوٹ گئے اور آپ نے (امہات المومنین سے) فرمایا کہ جعفر کے گھر کی خبر رکھنا کیونکہ وہ لوگ آج مصیبت میں گرفتار ہیں ابن اسحق کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھی جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو ہم نے رسول اللہؐ کے چہرہ میں سخت رنج دیکھا اور مروی ہے کہ رسول اللہ کو جب جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کی بی بی اسماء بنت عمیس کے پاس تشریف لے گئے اور جعفر کی تعزیت کی اور حضرت (سیدۃ النساء) فاطمہ (زہرا) بھی روتی ہوئی تشریف لے گئیں اور کہتی تھیں واعماہ (اے میرے چچا) تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے رسول اللہ کو اس واقعہ سے بہت ہی سخت رنج ہوا یہاں تک کہ جبرائیل آپ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ جعفر کو دو خون آلودہ بازو دیئے گئے ہیں جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں عبداللہ بن جعفر کہتے تھے میں جب (اپنے چچا امیر المومنین) علی سے کچھ مانگتا تھا اور وہ مجھے نہ دیتے تھے تو میں کہتا تھا بحق جعفر (مجھے دے دیجئے) پس فوراً مجھے دیدیتے تھے۔ حضرت عمرؓ عبداللہ بن جعفر کو دیکھ کر فرماتے تھے السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین (اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو) حضرت جعفر کی عمر جب وہ شہید ہوئے۔ اکتالیس برس کی تھی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۰۔ حضرت جعفرؓ عبدی

حضرت جعفرؓ عبدی۔ ان کا تذکرہ عسکری یعنی علی بن سعید نے صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث لیث بن ابی سلیم نے زید سے انہوں نے جعفر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو یقین [1] کے ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص جنت میں ہے اور فلاں شخص دوزخ میں ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۶۱۔ حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یقین کے ساتھ کسی مومن کو جنتی کہہ دینا گو وہ کیسا ہی نیک اور صالح مومن ہی ہو سوا ان کے جن کے جنتی ہونے کی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

۷۶۲۔ حضرت جعفیؓ

حضرت جعفیؓ۔ بضم جیم۔ ان کے نام کے آخر میں یے ہے۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ جعفی بن سعد العشیرہ قبیلہ مذحج سے ہیں نبیؐ کے حضور میں جعفی کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ان دونوں میں کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی ہے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں بڑے تعجب کی بات ہے کہ کوئی عالم ایسی بات کہے (جو ابوعمر نے کہی) اس لئے کہ جعفی بن سعد العشیرہ نبیؐ سے بہت پہلے مر چکے تھے قبیلہ جعفی کے جن لوگوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے ان کے اور ان جعفی کے درمیان میں دس پشت سے زیادہ ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ ابوعمر نے وفد جعفی کا ذکر دیکھا تو انہوں نے یہ سمجھا کہ جعفی کسی شخص کا نام ہے اور وہ جعف کی طرف منسوب ہے وہ سمجھے کہ اصل نام جعف ہے اور اس میں یائے نسبت زیادہ کر دی گئی ہے اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ جعفی (پورا) نام ہے اور وہ ایک شخص تھا جو نبیؐ سے پہلے مر چکا تھا تو کبھی وہ اس کو صحابی نہ لکھتے۔

۷۶۳۔ حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی

حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا عریف [1] کے بغیر چارہ نہیں اور عریف دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۶۴۔ حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی

حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی کوفی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام جعال بھی لکھا ہے یہ اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان ہی نہیں کیا اور کہا ہے کہ جعیل اشجعی۔ ان سے عبداللہ بن ابی الجعد یعنی سالم کے بھائی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ ابن ابی الجعد نے جعیل اشجعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ آپ کے بعض غزوات میں تھا میں ایک لاغر اور کمزور گھوڑے پر سوار تھا اور سب سے پیچھے رہتا تھا پس رسول اللہؐ مجھ سے ملے اور آپ نے فرمایا کہ اے گھوڑے والے (تیز) چل میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ گھوڑا لاغر اور کمزور ہے (چلنے نہیں پاتا) پس آپ نے ایک درہ جو آپ کے ہاتھ میں تھا اٹھایا اور اس سے اس گھوڑے کو مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اس گھوڑے میں برکت دے پس بہ تحقیق میں نے اپنے کو دیکھا کہ مجھے اس پر قابو نہ تھا (اس قدر تیز رو ہو گیا کہ) تمام لوگوں سے آگے رہنے لگا اور میں نے اس کے بچے بارہ ہزار میں بیچے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ جعیل بضم جیم و فتح عین و سکون یا مثناۃ تحتانیہ ہے یہ جعیل اشجعی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت

---

[1] عریف قوم کے اس شخص کو کہتے ہیں جو سلطنت اور قوم کے درمیان واسطہ ہو جیسے سردار اگر وہ اپنے فرائض میں قصور کرے تو مستحق دوزخ ہے۔ ۱۲

کی ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جمیل کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

۷۶۵۔ حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری

حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری۔ بعض لوگ ان کو غفاری کہتے ہیں۔ عوف کے بھائی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جعال ہے یہ اہل صفہ میں سے ہیں ان کا ذکر جعال کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۶۔ حضرت جعیلؓ

حضرت جعیلؓ۔ ان کا نام نبیؐ نے عمر رکھا تھا۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ نے (غزوۂ خندق میں) خندق کو کھودوانا شروع کیا تو آپ نے کام لوگوں پر تقسیم کر دیئے تھے (کوئی کھودتا تھا کوئی مٹی ڈھوتا تھا (اور خود حضور بھی ان کے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ ان میں ایک شخص تھے جن کا نام جعیل تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عمر رکھا تھا۔ بعض لوگوں نے رجز میں یہ شعر پڑھا

سماہ من بعد جعیل عمرا وکان للبائس یوما ظہرا

حضرت نے بجائے جعیل کے عمران کا نام رکھا۔ وہ ایک زمانے میں غریبوں کے پشت پناہ تھے۔

اور رسول اللہ بھی جب وہ لوگ عمرا کہتے تھے تو عمرا کہتے تھے اور جب وہ لوگ ظہرا کہتے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ ظہرا کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والفاء

۷۶۷۔ حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی

حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی۔ بعض لوگ ان کے نام میں جیم کہتے ہیں اور بعض ح اور خ۔ یہ حضرمی ہیں کنیت ان کی ابوالخیر ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ وفد کندہ کے ہمراہ آئے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے پوچھا تھا کہ آپ ہم میں سے ہیں (یا کسی اور قبیلے سے) اور آپ نے جواب دیا تھا کہ ہم اپنی ماں کو گالی نہیں دیتے اور نہ اپنے باپ سے جدا ہوتے ہیں ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ تین میں سے کسی نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام معدان ہے یہ جفشیش ہیں بیٹے اسود بن معدی کرب بن ثمامہ بن اسود بن عبداللہ بن حارث الولاد ابن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ کے معاویہ کا نام کندہ ہے کندی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جفشیش ان کا لقب ہے۔ یہ وہی ہیں جن سے ایک شخص نے کسی زمین کی بابت نبیؐ کے سامنے جھگڑا کیا تھا اور آپ نے ان دونوں میں سے ایک پر قسم عائد کی تھی تو انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ قسم کھالے گا تو (کیا) میں اپنی زمین اس کو دے دوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ جھوٹی قسم کھالے گا تو تمہارا تو صرف دنیا کا ایک تھوڑا سا نقصان ہو جائے گا اور) اس کی مغفرت نہ ہوگی۔ اس حدیث کو شعبی نے اشعث بن قیس سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمارے اور ایک حضرمی شخص کے درمیان میں جن کا نام جفشیش تھا کسی زمین کی بابت کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ ورنہ یہ تمہار

سامنے قسم کھائیں گے۔ ابوعمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ شعبی نے اشعث سے روایت کیا ہے اور شعبی نے جفشیش سے روایت نہیں کیا مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سورۃ سلمی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرموت کا ایک شخص اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں آئے حضرموت والے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے میری زمین جو میرے قبضہ میں تھی دبالی ہے کندی نے کہا کہ وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ نبیؐ نے حضرمی سے فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں اس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا پھر (اے کندی) تجھے قسم کھانا ہوگی حضرمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہے قسم کھانے کی کچھ پروا نہ کرے گا کسی چیز سے یہ نہیں بچتا حضرت نے فرمایا پھر اور اس سے زیادہ تم کو اس سے کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ شخص قسم کھانے کے لئے چلا جب وہ پیچھے پھر گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر یہ اس کے مال پر قسم کھالے گا تاکہ ناحق اسے دبالے تو بیشک اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناخوش ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابونعیم نے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام جفشیش ہے ح کے ساتھ حالانکہ یہ وہم ہے۔ ابوعمر نے بھی ابن مندہ کی طرح لکھا ہے۔

۷۶۸۔ حضرت جفینہؓ جہنی

حضرت جفینہؓ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو نہدی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں ایک خط لکھا تھا انہوں نے اس خط سے [1] اپنے ڈول میں پیوند لگایا تو ان سے ان کی بیٹی نے کہا کہ تم نے (بہت برا کام کیا) سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا پھر (مسلمانوں سے اور ان سے لڑائی ہوئی اور) ان کو شکست ہوگئی اور جس قدر مال ان کا تھا قلیل اور کثیر سب ان سے لے لیا گیا بعد اس کے یہ مسلمان ہو کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے تم اپنا جس قدر مال شناخت کرو لے لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الجیم واللام

۷۶۹۔ حضرت جلاسؓ بن سوید

حضرت جلاسؓ بن سوید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک۔ بن اوس۔ انصاری اوسی بعد اس کے یہ بنی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کا ذکر مغازی میں ہوتا ہے۔ ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حارث بن سوید بن صامت دس فرقوں کے ساتھ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مکہ چلے گئے تھے پھر حارث بن سوید نادم ہوئے اور مکہ سے لوٹے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو اپنے بھائی جلاس بن سوید کے پاس کہلا بھیجا کہ میں اپنی حرکت پر نادم ہوں تم رسول اللہ سے میری طرف سے پوچھو کہ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں پس کیا اگر میں حاضر ہو جاؤں تو میری توبہ مقبول ہو جائے گی اگر نہ مقبول ہو تو میں پھر مکہ لوٹ جاؤں چنانچہ جلاس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ

[1] یہ خط غالباً اس زمانہ کے دستور کے موافق چمڑے پر لکھا ہوا ہوگا۔

سے حارث کا حال اور ان کی ندامت کا اور ان کے شہادت دینے کا واقعہ بیان کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الا الذین تابو من بعد ذلک و اصلحوا ''مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اچھے کام کئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' جلاس نے اپنے بھائی کے پاس کہلوا بھیجا اور وہ مدینہ آ گئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے عذر خواہی کی اور اپنی حرکت سے اللہ کے سامنے توبہ کی۔ یہ رسول اللہؐ نے ان کا عذر قبول کرلیا۔

جلاس (پہلے) منافق تھے پھر انہوں نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی عمیر بن سعد کے ساتھ ان کا واقعہ کتب تفسیر میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک میں یہ رسول اللہؐ سے پیچھے رہ گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو جانے سے روکتے تھے ایک روز) انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اگر محمد سے ہوں تو ہم گدھے سے بدتر ہیں۔ عمیر بن سعد کی ماں ان کے نکاح میں تھیں۔ عمیر یتیم تھے اور انہیں کی تربیت میں تھے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا یہی ان کی کفالت کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے تھے عمیر نے جوان کو یہ بات کہتے ہوئے سنی تو کہا کہ اے جلاس تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھے اور تمہارا احسان بھی مجھ پر بہت ہے اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک معظم ہو مگر یہ بات تم نے ایسی کہی کہ اگر میں اس کو (نبیؐ سے) بیان کروں تو یقیناً تم فضیحت ہو جاؤ گے اور اگر میں اس کو چھپاؤں تو خود ہلاک ہو جاؤں پس انہوں نے نبیؐ سے جلاس کی گفتگو بیان کی نبیؐ نے جلاس سے پوچھا انہوں نے اللہ کی قسم کھالی کہ میں نے ایسا نہیں کہا عمیر جھوٹا ہے عمیر (اس وقت) موجود تھے عمیر نبیؐ کے پاس سے یہ کہتے ہوئے چلے آئے کہ

اے اللہ جو کچھ میں نے بیان کیا اس کی تصدیق اپنے نبی پر نازل کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد قالوا کلمة الکفر. الایة (التوبہ: ۷۴) ''اور بے شک ان لوگوں نے کفر کی بات کہی۔'' پھر اس کے بعد جلاس نے توبہ کی اور اپنے گناہ کا قرار کیا اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی عمیر کے ساتھ جو سلوک کرتے تھے اس کو موقوف نہیں کیا اس سے ان کی توبہ (کی عمدگی) معلوم ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ (اس روایت میں جس حارث کا ذکر ہے وہ) حارث بن جلاس بن صامت (ہیں) مگر یہ صحیح نہیں حارث جلاس بن سوید کے بھائی تھے اس کو خود ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن سوید اور اور لوگوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۷۷۰۔ حضرت جلاسؓ بن صلیت

حضرت جلاسؓ بن صلیت یربوعی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی ام منقذ نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی آپ نے فرمایا کہ ایک ایک مرتبہ (بھی تمام اعضا کا دھونا) کافی ہے اور دو مرتبہ (بہتر ہے) اور میں نے خود آپ کو تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۱۔ حضرت جلاسؓ بن عمرو

حضرت جلاسؓ بن عمرو کندی۔ ان کی حدیث زید بن ہلال بن قطبہ کندی نے اپنے والد سے انہوں نے جلاس بن عمرو کندی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم یعنی بنی کندہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں گیا تھا جب ہم لوگ اپنے وطن لوٹنے لگے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمیں کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کام کرنے والے کی انتہا ہوتی ہے اور ابن آدم کی

انتہا موت ہے پس تم اپنے پروردگار کا ذکر لازم کرلو کیونکہ وہ تم پر (ہر مصیبت کو) آسان کردے گا اور تمہیں آخرت کی طرف راغب کرے گا اس حدیث کو ابوموسیٰ نے اپنی سند سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن قرین جو راوی حدیث ہیں ضعیف ہیں۔

۷۷۲۔ حضرت جلیبیبؓ

حضرت جلیبیبؓ۔ بضم جیم بروزن قنیدیل' یہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر ابوبرزہ اسلمی کی حدیث میں ہے ایک انصاری مرد کی لڑکی کے نکاح کرادینے کے قصہ میں۔ یہ پستہ قامت اور کم رو تھے پس وہ انصاری یعنی لڑکی کا باپ اور اس کی ماں ان سے نکاح کرنا نہ چاہتے تھے مگر جب لڑکی نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارادہ ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم .(احزاب:۳۶) ''کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس کام میں اختیار باقی رہے یعنی اس کام کا کرنا ان پر ضروری ہے۔'' اور کہا کہ میں اس بات پر راضی ہوں اور اس کو برقرار رکھتی ہوں جو میرے لئے رسول اللہؐ نے پسند فرمائی ہے پس رسول اللہؐ نے اس لڑکی کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں پر خیر و (وبرکت) نازل فرما اور ان کی زندگی کو تنگ نہ کر چنانچہ (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) تمام انصار سے زیادہ ان کے پاس مال و دولت تھی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے ابوبرزہ اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ اپنے کسی جہاد میں تھے جب آپ قتال سے فارغ ہوئے تو آپ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم کسی کو نہیں پاتے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں واللہ ہم فلاں فلاں لوگوں کو نہیں پاتے (معلوم ہوتا ہے وہ شہید ہوگئے) آپ نے فرمایا مگر میں جلیبیب کو ڈھونڈھ رہا ہوں تو لوگوں نے (انہیں مقتل میں تلاش کیا تو) سات آدمیوں کے پاس انہیں پایا جن کو انہوں نے قتل کیا تھا اور بعد سات آدمیوں کے قتل کے کافروں نے ان کو قتل کیا تھا پس یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے اور آپ سے سب کیفیت بیان کی گئی آپ نے فرمایا انہوں نے سات آدمیوں کو قتل کیا بعد اس کے کافروں نے ان کو قتل کیا اور آپؐ نے فرمایا یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہی کلمہ آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے پھر یہ نبیؐ کے دونوں ہاتھوں [1] پر رکھ دیئے گئے پس ان کے لئے رسول اللہؐ کے دونوں ہاتھ تخت تھے یہاں تک کہ یہ دفن کر دیئے گئے اس حدیث میں غسل [2] کا کچھ ذکر نہیں ہے اس حدیث کو ویلم بن غزوان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۷۳۔ حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ

حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ بن محارب بن ناشب بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن خزیمہ۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) عبداللہ بن حارث لیثی (ہے) طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید

---

[1] حضرت جلیبیب کی اس کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ کاش بجائے ان کے میں ہوتا گو ایسی آرزو بھی سوادب سے خالی نہیں۔

[2] یہ حدیث حنفیہ کے موافق ہے حنفیہ کے نزدیک شہید بغیر غسل کے دفن کئے جاتے ہیں۔

ہوئے پس ابن اسحٰق نے محارب کی جگہ پر حارث کہہ دیا ہے اور باقی نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والمیم

۷۷۴۔ حضرت جمانہؓ باہلی

حضرت جمانہؓ باہلی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ازدی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے اپنی اسناد سے بکر بن خنیس سے انہوں نے عاصم بن عاصم سے انہوں نے جمانہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے موسیٰ ﷺ کو فرعون کے لئے بددعا کرنے کی اجازت دی تو (موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کی) فرشتوں نے آمین کہی اللہ نے فرمایا کہ میں نے تیری دعا اور ان لوگوں کی دعا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں قبول کر لی بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد کرنے والوں کی ایذا سے بچو کیونکہ اللہ ان کے لئے غضبناک ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کے لئے غضبناک ہوتا ہے اور ان کی دعا بھی اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح پیغمبروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۷۵۔ حضرت جمدؓ کندی

حضرت جمدؓ کندی۔ حماد بن سلمہ نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ جمد کندی نے کہا مجھے ایک پیالہ مل جائے جس سے میں کچھ کھالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جائے پس نبیؐ سے یہ بات بیان کی گئی آپ نے پوچھا کہ اے جمد تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے کہا ہاں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اولاد تو ثمرہ قلب اور خنکی چشم ہیں اور (وہ ایسی محبوب چیز ہیں کہ) ان کی وجہ سے آدمی رنجیدہ ہوتا ہے اور بخیل بن جاتا ہے اور بزدل ہو جاتا ہے (تم ان کی ایسی ناقدری کرتے ہو) اس حدیث کو سفیان نے سلیمان سے انہوں نے خیثمہ سے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کندی کو بیٹے کے ولادت کی بشارت دی گئی اور وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد راوی نے ویسی ہی حدیث بیان کی اور اس حدیث کو مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اشعث ابن قیس الخ

ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہی مشہور اور مستفیض ہے اور حماد بن سلمہ نے اشعث بن قیس کو بسبب (اپنی اولاد سے) محبت نہ کرنے کے پتھر سے تشبیہ دی اسی باعث سے ان کا لقب جمد رکھا جمد بفتح جیم وسکون میم ہے۔ میں قبیلہ کندہ میں جمد نام کا کوئی شخص نہیں جانتا سوا اس جمد کے جوان چار بادشاہوں میں سے تھا جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی تھی اور وہ زمانہ جہالت میں بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم

۷۷۶۔ حضرت جمرہؓ بن عوف

حضرت جمرہؓ بن عوف۔ کنیت انکی ابو یزید ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ وہاس بن علاق بن ہاشم بن یزید بن جمرہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادا یزید بن جمرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا باپ جمرہ بن عوف اور میرا چچا حریث نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

جب وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۷۔ حضرت جمرہؓ بن نعمان

حضرت جمرہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سمعان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بنی عذرہ کے سردار تھے۔ عذرہ کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کا صدقہ آپ کے پاس لائے تھے یہ طبری کا قول ہے۔ انہوں نے نبی سے روایت کی ہے کہ آپ نے (ان کو قربانی کے) بال اور خون کے دفن کر دینے کا حکم دیا تھا نبیؐ نے انہیں وادی قری میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں ان کا کوڑا جا سکے اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔ یہ پہلے شخص ہیں جو عذرہ کا صدقہ نبیؐ کے پاس لے کے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے نسب سے تین آدمیوں کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے بیاع بن کاہل بن عذرہ مگر جو ہم نے بیان کیا وہ صحیح ہے ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہ ہما نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۷۷۸۔ حضرت جمہانؓ اعمی

حضرت جمہانؓ اعمی۔ ہمیں ابوغانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالظفر سعید بن سہل فلکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن عبیداللہ اخرم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن علی قامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن طریف نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جمہان اعمیٰ آ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ) ان سے چھپو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ جمہان تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو بھی مردوں کا دیکھنا مکروہ ہے جس طرح کہ مردوں کا عورتوں کا دیکھنا مکروہ ہے۔

۷۷۹۔ حضرت جمیعؓ بن مسعود

حضرت جمیعؓ بن مسعود بن عمرو بن اصرم بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' انصاری خزرجی سالمی۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنا تمام سامان اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا تھا یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۷۸۰۔ حضرت جمیلؓ بن بصرہ

حضرت جمیلؓ بن بصرہ' غفاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حمیل بضم حاء وفتح میم یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) بصرہ ابن ابی بصرہ (ہے) مصر میں رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔ مقبری نے ابوہریرہ سے انہوں نے جمیل غفاری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوا تین مسجدوں کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے لئے) سفر نہ کیا جائے (وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد مکہ یعنی کعبہ اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جمیل بضم حا مہملہ وفتح

میم کنیت ان کی ابو بصرہ غفاری ہے نام ان کا حمیل بن بصرہ ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ (امام) مالک نے زید بن اسلم کی حدیث میں مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں جمیل سے ملاقات کی یعنی (ان کا نام جمیل) جیم کے ساتھ انہوں نے بتایا اور دراوردی اور ابی نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے حمیل حامہملہ کے ساتھ روایت کیا ہے اور سعید بن ابی مریم نے محمد بن جعفر سے انہوں نے زید سے انہیں کے موافق نقل کیا ہے اور ابن الہاد نے کہا ہے کہ (ان کا نام) بصرہ بن ابی بصرہ ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ صحیح حمیل ہے یعنی بضم حاء اور انہوں نے کہا ہے کہ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔ یہ جمیل بیٹے ہیں بصرہ بن وقاص بن حاجب بن غفار کے ان سے عمرو ابن عاص اور ابو ہریرہ اور ابو تمیم حبشانی اور تمیم بن فرع مہری نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی وغیرہم نے روایت کی ہے ابن ماکولا کا کلام ختم ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابو عمر نے حمیل بحاء مہملہ میں لکھا ہے۔

۷۸۱۔ حضرت جمیلؓ بن ردام

حضرت جمیلؓ بن ردام عذری۔ انہیں نبیؐ نے مقام رمداء معافی میں دیا تھا عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے جمیل بن روام کو یہ تحریر لکھ کے دی تھی ھذا ما اعطی محمد رسول اللہ جمیل بن روام العذری اعطاہ الرمدا لا یحاقہ فیہ احد ''یہ سند ہے اس) عطیہ (کی) جو محمد رسول اللہ نے جمیل بن ردام عذری کو دیا میں نے انہیں مقام رمدا' دیدیا کوئی اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔ ۱۲''

۷۸۲۔ حضرت جمیلؓ بن عامر

حضرت جمیلؓ بن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح القرشی جمحی۔ سعید بن عامر کے بھائی ہیں اور دادا ہیں نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل جمحی مکی محدث کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۷۸۳۔ حضرت جمیلؓ بن معمر

حضرت جمیلؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی بھائی ہیں سفیان بن معمر کے اور چچا ہیں حاطب اور حطاب فرزندان حارث ابن معمر کے۔ زبیر نے کہا ہے کہ جمیل اور سفیان کی کوئی اولاد نہیں ہے ہاں ان کے بھائی حارث کے البتہ اولاد تھی یہ کوئی راز جو ان سے بیان کیا جائے چھپاتے نہ تھے اس بارے میں ان کا واقعہ عمر بن خطاب کے ساتھ مشہور ہے اسی وجہ سے ان کا نام ذو قلبین رکھا گیا تھا اور انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ ''اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔'' بقول بعض جمیل سال فتح مکہ میں اسلام لائے بہت معمر تھے رسول اللہ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے اور انہوں نے زہیر بن ابجر کو گرفتار کر کے قتل کیا تھا اسی واسطے ابو خراش ہذلی نے جمیل بن معمر سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہے تھے

فاقسم لو لاقیتہ غیر موثق	لا بک بالجزع الضباع النوھل
وکنیت جمیل اسوء الناس صرعۃ	ولکن اقران الظھور مقاتل

ولیس کعھد الداریا ام مالک ولکن احاطت بالرقاب السلاسل

قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں اسے کھلا ہوا (یعنی بے قید) پا جاؤں۔ تو میں اسے اس طرح رولائیں جیسے پیاسی اونٹنیاں چیختی ہیں۔اے جمیل تو نے بہت ہی نامردی کا حملہ کیا (کہ ایک دست و پابستہ قیدی کو قتل کیا) مردوں کا کام یہ ہے کہ ہتھیار بند حریف سے لڑیں۔اے ام مالک اس زمانے کا ایسا معاملہ نہ تھا۔ بلکہ (افسوس ہے کہ) گردنوں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔

اپنے والد کے ہمراہ جنگ فجار میں شریک تھے۔زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف کے یہاں (ایک مرتبہ) گئے تو انہیں سنا کہ وہ نصب میں یہ گا رہے ہیں

وکیف ثوائی بالمدینة بعد ما قضی وطرا منھا جمیل بن معمر

''میں مدینہ میں رہ کر کیا کروں جبکہ جمیل بن معمر اس سے اپنا مقصد پورا کر چکے۔'' نصب ایک راگ کی قسم کا نام ہے۔

حضرت عمر بن خطاب جوان کے پاس گئے تو کہا کہ اے ابو محمد یہ کیا (کہہ رہے ہو) انہوں نے کہا جب ہم اپنے گھروں میں تنہا ہوتے ہیں جو کچھ اور لوگ کہا کرتے ہیں وہی ہم بھی کہتے ہیں محمد بن یزید نے جس نے اس حدیث کو روایت کیا تو انہوں نے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر اس شعر کو پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے تھے مگر زبیر اس واقعہ کو ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں زیادتی کر دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جمیل بن معمر بن حارث بن معمر بن حبیب مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

۷۸۴۔حضرت جمیل رضی اللہ عنہ نجرانی

حضرت جمیل رضی اللہ عنہ نجرانی۔محکم بن صالح ضبی نے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے جمیل نجرانی کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آپ کی وفات سے ایک سال پہلے حاضر ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں ہر دوست کی دوستی سے علیحدہ نہ ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور میرے رفیق غار ہیں۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم والنون

۷۸۵۔حضرت جناب رضی اللہ عنہ ابوخابط

حضرت جناب رضی اللہ عنہ ابوخابط۔کنیت ان کی ابوخابط کنانی ان کی حدیث سعید بن مسیّب نے خابط بن جناب سے انہوں نے اپنے والد جناب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز جنگل میں تھا کہ اس عرف سے ایک بہت بڑا لشکر نکلا تو کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ہیں (اور یہ ان کا لشکر ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۸۶۔ حضرت جناب ؓ بن قیظی

حضرت جناب ؓ بن قیظی انصاری۔ جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے مروزی نے ابوایوب سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کو روایت کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام حباب بن قیظی (ہے) بضم حا و با موحدہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خباب بخائے معجمہ مگر حائے مہملہ کے ساتھ صحیح ہے۔

۷۸۷۔ حضرت جناب ؓ کلبی

حضرت جناب ؓ کلبی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ کو ایک میانہ قد آدمی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل میرے داہنی جانب اور میکائیل میری بائیں جانب ہیں اور فرشتوں نے میرے لشکر پر سایہ کیا ہے پس (اب کوئی خوف نہیں ہے) تم اپنے کچھ شعر سناؤ اس شخص نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد کہا

یا رکن معتمد وعصمة لائذ	وملاذ منتجع وجار مجاور
یامن تخیره الاله لخلقه	فحباه بالخلق الزکی الطاهر
انت النبی وخیر عصبة ادم	یا من یجود کفیض بحر زاخر
میکال معک وجبرائیل کلاهما	مدد لنصرک من عزیز قاهر

اے رکن معتمد اور اے جویا سے پناہ کو پناہ دینے والے۔ اور اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے اے وہ (نبی) جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لئے منتخب فرمایا اور عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انہیں آراستہ کیا آپ نبی ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اے وہ بزرگ جو مثل دریائے رواں کے بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں آپ کے ساتھ ہیں خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لئے۔

جناب کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لئے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

۷۸۸۔ حضرت جنادح ؓ بن میمون

حضرت جنادح ؓ بن میمون۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت جنادہ ؓ بن ابی اُمیہ

حضرت جنادہ ؓ بن ابی اُمیہ۔ یہ جنادہ بیٹے ہیں ابوامیہ کے ازدی ہیں بعد کو زہرانی ہوئے۔ ابوامیہ کا نام مالک ہے۔ یہ ابوعمر نے خلیفہ وغیرہ سے نقل کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ دوسی سے (ایک روایت نقل کی ہے اور) کہا ہے کہ نام ابوامیہ کا کبیر ہے۔ جنادہ کے والد بھی صحابی ہیں۔ شامی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ جنادہ بن مالک کے علاوہ ہیں جن کا

ذکر آئے گا ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد بن سعد کا قول صحیح ہے اس فن کے علما کے نزدیک یہ دو شخص ہیں انہوں نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ غزوہ روم کے لئے حضرت معاویہ کی طرف سے سفر دریا میں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر یزید کے زمانے تک وہیں رہے باستثناء ایام فتنہ ۵۹ ہجری میں انہوں نے جاڑے کا زمانہ دریا میں ختم کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کم سن صحابہ میں تھے انہوں نے نبی سے حدیثیں سنیں تھیں اور معاذ بن جبل سے اور عبادہ بن صامت سے اور ابن عمر سے روایت بھی کی ہے۔ ان سے ابوقبیل معافری نے اور مرثد بن عبداللہ اور بسر بن سعید اور شییم بن بیتان اور حارث بن یزید حضرمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے لیث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ کچھ لوگوں نے اصحاب نبیؐ سے باہم اختلاف کیا بعض کہتے تھے کہ ہجرت ختم ہوگئی (بعض کہتے تھے کہ ختم نہیں ہوئی۔ جنادہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس چلا گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک جہاد[1] باقی ہے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی۔ ان کی ایک حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی منقول ہے ان کی وفات ملک شام مین ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ یہ کم سن صحابہ میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کے والد کا نام کبیر نہیں بتایا انہوں نے کبیر کو ان جنادہ کا والد قرار دیا ہے جن کا ذکر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد کریں گے۔

۷۹۰۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان) ابوامیہ کا نام کبیر ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ ابوعبداللہ صنابحی نے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ کچھ لوگوں کے امام بنے جب نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو (نیت باندھنے سے پہلے) اپنی داہنی جانب مڑ کر دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگ (میری امامت پر) راضی ہو ان لوگوں نے کہا ہاں پھر بائیں جانب (والوں سے) بھی انہوں نے اسی طرح (سوال) کیا بعد اس کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ لوگ اس کی امامت سے ناخوش ہوں تو اس کی نماز اس کے حنجر و گردن سے نیچے نہ اترے گی (یعنی اس نماز کا اثر اس کے دل پر کچھ نہ ہوگا) یہ قول ابن مندہ کا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر لکھ کر کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ وہی جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں جن کا ذکر ہو چکا بعض متاخرین رواۃ نے ان کے درمیان میں فرق کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں میرے نزدیک ایک ہیں اور انہوں نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے کہ جو شخص کچھ لوگوں کا امام بنے اور وہ لوگ (اس کی امامت سے) خوش نہ ہوں الخ باقی رہے ابوعمر تو انہوں نے پہلے تذکرہ میں تو کہا ہے کہ ان کے والد کا نام کبیر ہے اور اس تذکرے کو بالکل انہوں نے لکھا ہی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] جہاد کے باقی رہنے کا مطلب ہے کہ جب تک اس کا سبب یعنی مشرکوں کی مخالفت باقی رہے۔

۷۹۱۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصر میں فروکش تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بارقی نے ان سے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ آٹھ آدمی جن میں ایک یہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ان کے سامنے کھانا رکھوایا اور فرمایا کہ کھاؤ ان لوگوں نے کہا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

اس تذکرہ کو صرف ابونعیم نے لکھا ہے پس انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ کے تین تذکرے لکھے ان میں سے ایک یہ ہے اور دوسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ کا جن کی نسبت کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کبیر ہے اور امامت والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے میں ہوا اور وہ دونوں ایک ہیں اور تیسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ زہرانی کا جنہوں نے بحری جہاد کیا تھا اور ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے اور ان تینوں کو انہوں نے ایک کہا ہے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ تذکرہ کیوں لکھا۔ ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے صرف دو تذکرے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم اور ابوعمر نے تصریح کی ہے کہ اس نام کے دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی جن کے والد کا نام کبیر ہے دوسرے جنادہ بن مالک۔ واللہ اعلم۔

۷۹۲۔ حضرت جنادہؓ بن جراد

حضرت جنادہؓ بن جراد عیلانی اسدی۔ بنی عیلان میں سے ایک شخص ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے زیاد ابن قریع نے جو عیلان ابن جاوہ میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں کچھ اونٹ لے کر گیا جن کی ناک پر میں نے داغ دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے جنادہ چہرے کے سوا اور کوئی ہڈی تمہیں نہ ملی جس پر داغ دیتے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے آگے (یعنی قیامت کے دن) قصاص [1] (ہونے والا) ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسے اونٹ لاؤ جن پر داغ نہ ہو چنانچہ میں ایک ابن لبون [2] اور ایک حقہ آپ کی خدمت میں لے کر گیا اور میں نے داغ دینے کا آلہ ان کے گردن کے محاذی رکھا آپ نے فرمایا پیچھے ہٹاؤ اور آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیچھے ہٹاؤ یہاں تک کہ جب میں ران تک پہنچا اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا علی برکتہ اللہ پس میں نے ان کی ران میں داغ دے دیا صدقہ [3] کے اونٹ صرف دو حقہ (میرے ذمہ) تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عیلانی اسدی۔ میں اس نسب کو نہیں جانتا۔ عیلان تو

---

[1] یعنی اس کا عوض تم سے لیا جائے گا۔

[2] ابن لبون اس اونٹ کو کہتے ہیں جو پورے دو برس کا ہو کر تیسرے برس میں شروع ہو گیا ہو اور حقہ وہ اونٹ جس کی عمر کے تین برس پورے ہو کر چوتھا برس شروع ہو گیا ہو۔

[3] یعنی خدا کا نام لے کر یہیں داغ دے دو۔

بیٹے ہیں جاوہ بن معن کے اور معن کی اولاد قبیلہ باہلہ میں منسوب ہے پس یہ عیلانی باہلی ہوں گے باقی رہے اسدی تو شاید قبیلہ اسد میں ان کی حلف رہی ہو ورنہ یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ ابواحمد عسکری نے قبیلہ باہلہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۳۔ حضرت جنادہؓ بن زید حارثی

حضرت جنادہؓ بن زید حارثی۔ اعراب بصرہ میں سے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں اس کی سند میں کچھ کلام ہے ان سے ان کی بیٹی ام متلمس نے اپنے والد جنادہ بن زید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کے گیا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم یعنی قبیلہ بیلہ بلحارث کا جو اہل بحرین میں سے وفد ہوں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے دشمن یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر کے مقابلہ میں ہماری مدد کرے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا فرمائی اور ایک تحریر بھی لکھ دی وہ تحریر ہمارے پاس اب تک ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۴۔ حضرت جنادہؓ بن سفیان

حضرت جنادہؓ بن سفیان۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جمحی اس لئے کہ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں اور منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معمر نے ان کو مکہ میں متبنیٰ کیا تھا۔ ہم نے ان کا حال سفیان کے نام میں ذکر کیا ہے یہ انصار میں سے ہیں بنی زریق بن عامر کے خاندان سے جو بنی جشم بن خزرج کی ایک شاخ ہے مگر ان پر معمر بن حبیب جمحی کا نسب غالب ہے یہ اور ان کی اولاد انہیں کی طرف منسوب ہے جنادہ اور ان کے بھائی جابر اور ان کے والد سفیان (تینوں آدمی) سرزمین حبش سے آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور جنادہ اور جابر دونوں بیٹے ہیں سفیان کے اور (اخیافی) بھائی ہیں شرحبیل بن حسنہ کے کیونکہ ان کے والد سفیان نے حسنہ سے جو شرحبیل کی والدہ تھیں مکہ میں نکاح کیا تھا اور ان کی اولاد ان سے ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۵۔ حضرت جنادہؓ بن عبداللہ

حضرت جنادہؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبدمناف۔ ان کے والد عبداللہ ہیں۔ کنیت ان کی ابونبقہ ہے جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۶۔ حضرت جنادہؓ بن مالک

حضرت جنادہؓ بن مالک ازدی۔ مصر میں رہتے تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث مرثد بن عبداللہ یزنی یعنی ابوالخیر نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ازد کے سات آدمیوں کے ہمراہ جن میں آٹھواں میں تھا جمعہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں گیا ہم لوگ روزہ دار تھے رسول اللہؐ نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا کھانا آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ ہم لوگ روزہ دار ہیں حضرت نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یہ بھی ارادہ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو (آج

بھی) روزہ [1] نہ رکھو یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ ابونعیم نے بھی جنادہ بن مالک کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے اوران کی اولاد کوفہ میں ہے انہوں نے ان کی حدیث مصعب ابن عبیداللہ بن جنادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا جنادہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تین باتیں افعال جاہلیت سے ہیں ان کو اہل اسلام میں بھی نہیں چھوڑتے کواکب [2] سے پانی برسنے کی خواہش کرنا' نسب میں طعن کرنا' میت پر (بآواز بیان کر کے) رونا۔ ابوعمر نے بھی اسی طرح ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

باقی رہی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث تو اس کو ابونعیم نے ایک علیحدہ تذکرہ میں جنادہ بن ابی امیہ ازدی کے بیان میں لکھا ہے جن کی کنیت ابوعبیداللہ ہے ہم ان کا ذکر کر چکے اور ابوعمر نے اس حدیث کو جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کے بیان میں لکھا ہے اورانہوں نے ان کو ابن مالک اور ابن کثیر لکھا ہے المختصر اس میں لوگوں کا اختلاف ہے ابوعمر نے تو اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ یہ دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ اور دوسرے جنادہ بن مالک اور انہیں سے رونے کے متعلق حدیث مروی ہے اور ابونعیم نے ایک تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی کا اور کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے وہ مصر میں رہتے تھے اور اولادان کی کوفہ میں ہے اوران سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث روایت کی ہے اور دوسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ کا جن کے والد کا نام کبیر ہے جنہوں نے امامت کی حدیث روایت کی ہے اور تیسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کا جو فتح مصر میں شریک تھے ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے بعداس کے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے جنادہ سے امامت کی اور ہجرت کی حدیث روایت کی اوران کے دو تذکرے لکھے ہیں صحابہ کا تذکرہ بڑھانے کے لئے حالانکہ یہ تینوں یعنی جنادہ ازدی اور جنادہ زہرانی اور جنادہ جن کی حدیث حذیفہ نے روزے کے متعلق روایت کی ہے میرے نزدیک ایک ہیں مگر ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے دو تذکرے لکھے ہیں اور ایک تذکرہ جنادہ بن مالک کا لکھا ہے اوران کو تین شخص قرار دیا ہے اوران کے متعلق کچھ کلام نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ ان کو تین آدمی سمجھتے ہیں۔ ابوعمر اور ابونعیم کا کلام صحت کے بہت ہی قریب ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۷۔ حضرت جنادہؓ ازدی

حضرت جنادہؓ ازدی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن مالک کے بعدان کا ذکر کیا ہے اوران کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جنادہ ازدی کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصری ہیں۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے۔ اس میں اور جنادہ بن ابی امیہ کے تذکرہ میں ابن ابی حاتم سے وہم ہو گیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جنادہ وہی ہیں جن کا ذکر اس تذکرے میں ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گزر چکا اوران کی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

---

[1] حنفیہ کے نزدیک بالتخصیص جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ حدیث ان کی موید ہے۔

[2] کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کا مطلب ہے کہ جس طرح نجومی پانی برسنے کو بلکہ کل تغیرات عالم کو کواکب کی تاثیرات سمجھتے ہیں اس طرح سمجھے۔

۷۹۸۔ حضرت جنادہؓ

حضرت جنادہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کو ایک خط لکھا تھا (جس کی عبارت یہ ہے) بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا كتاب من محمد رسول الله بجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وايتا الزكاة واطاع الله ورسوله واعطى الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشركين فان له ذمة الله وذمة محمد ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے جنادہ اور ان کی قوم کے ان لوگوں کے نام جنہوں نے نماز پڑھنے میں اور زکوۃ دینے میں جنادہ کی پیروی کی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبرداروں اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ خدا کے نام پر نکالتے ہوں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو گئے ہوں کہ بہ تحقیق وہ اللہ کی پناہ میں ہیں۔ اور محمد (ﷺ) کی پناہ میں ہیں۔ ۱۲'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۹۔ حضرت جنبذؓ

حضرت جنبذؓ۔ باء موحدہ سے پہلے نون ہے اور آخر میں ذال معجمہ ہے۔ امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ یہ جنبذ بیٹے ہیں سبع کے وہ کہتے تھے کہ میں نے صبح کو تو رسول اللہ ﷺ سے بحالت کفر جنگ کی اور شام کو مسلمان ہو کر آپ کی طرف سے (کافروں سے) لڑا اس حدیث کو ابو سعید مولی بنی ہاشم نے حجر یعنی ابو خلف سے انہوں نے عبد اللہ بن عوف سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے جنبذ سے سنا ہے خطیب ابو بکر کہتے تھے میں نے اس حدیث کو ابن الفرات کی کتاب میں انہیں کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے انہوں نے ابو الفتح ازدی سے انہوں نے ابو یعلی سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے جنبذ سے روایت کی ہے اسی طرح لکھا ہوا ہے اور وہ قوی الحافظہ اور حجت فی النقل ہے۔

۸۰۰۔ حضرت جندبؓ بن جنادہ

حضرت جندبؓ بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر۔ بعض لوگ اس کے علاوہ اور کچھ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوذر غفاری ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ آئے گا۔ یہ اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے۔ اول الاسلام تھے یہ چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ پانچویں مسلمان تھے ان کے نام میں اور ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ کے آئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے بعد اس کے کہ جنگ بدر اور احد اور خندق ہو چکی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین برس پہلے سے یہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ میں ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ ہوگا اور یہ کہ حق بات کہہ دیا کریں گے گو وہ تلخ ہو۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن عبید اللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن عمیر یعنی ابوالیقظان سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے ابوالاسود دیلی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) نہیں اٹھایا کسی ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ راست گفتار ہو۔ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر دنیا میں عیسیٰ بن مریم کے زہد پر چل رہے ہیں۔

ان سے حضرت عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے اور ابن عباس نے اور بہت صحابہ نے روایت کی ہے پھر بعد وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ ملک شام چلے گئے تھے اور برابر وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ کی شکایت پر ان کو بلالیا اور ان کو ربذہ میں رہنے کو جگہ دی (چنانچہ یہ وہیں رہنے لگے) یہاں تک کہ وہیں ان کی وفات ہوگئی۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری نے جو ابن شیرجی کے نام سے مشہور ہیں اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم بن عباس بن حسن بن حسین یعنی ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن علی بن یحییٰ بن سلوان مازنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم فضل بن جعفر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم بن فرج بن عبدالواحد ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابوذر سے روایت کر کے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے تھے کہ اس نے فرمایا اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اس کو تمہارے لئے بھی حرام کردیا ہے پس اے میرے بندو باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی ہوں جو خطاؤں کو بخشتا ہوں اور کچھ پروا نہیں کرتا پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہاری خطائیں بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوا اس کے جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوا اس کے جسے میں پہناؤں پس تم مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں کپڑا دوں گا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک بہت بڑے بدکار شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی نقصان پیدا نہ کرے گی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس و جن ایک بہت بڑے متقی شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی زیادتی نہ پیدا کرے گی۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انس اور جن سب ایک مقام میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک جو وہ مانگے دے دوں تو یہ بات میری سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ پیدا کرے گی مگر اس قدر جس قدر کہ دریا میں سوئی کے ایک مرتبہ ڈبونے سے دریا کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جن کی میں تمہیں پاداش دیتا ہوں پس اگر کوئی شخص بھلائی پائے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اس کے خلاف پائے اسے چاہیے کہ اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔

ہمیں ابومحمد حسن بن ابوالقاسم یعنی علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسہل یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عثمان بن خشیم نے مجاہد سے انہوں نے ابراہیم بن اشتر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوذر کی بی بی سے روایت کر کے خبر دی جب حضرت ابوذر کی وفات کا وقت آیا اور وہ ربذہ میں تھے تو ان کی بی بی رونے لگیں حضرت ابوذر نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا میں اس لئے روتی ہوں کہ مجھے تمہارے لئے کفن کی ضرورت ہوگی حالانکہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہیں ہے جو تمہارے کفن کے لئے کافی ہو جائے حضرت ابوذر نے کہا تم نہ روؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے (اس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں) ایک دن میں چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا آپ نے فرمایا کہ ایک شخص تم میں سے ایک ویران زمین میں مرے گا اس کی تجہیز و تکفین میں مومنین کی ایک جماعت شریک ہوگی پس میرے ہمراہ جتنے لوگ اس مجلس میں تھے سب آبادی میں اور بستی میں مرے سوا میرے کوئی باقی نہیں رہا اور میں ویرانہ ہی میں مر رہا ہوں پس تم راستے میں جا کر انتظار کرو تم یقیناً وہ بات دیکھو گی جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں واللہ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ مجھ سے جھوٹ بیان کیا گیا ہے وہ کہنے لگیں کہ یہ کس طرح ہوگا اب حجاج کا قافلہ بھی نکل گیا حضرت ابوذر نے کہا تم راستے میں جا کر انتظار کرنا (چنانچہ وہ راستے میں کھڑی ہوئیں وہ اسی حال میں تھیں کہ یکا یک کچھ لوگوں کو انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے آ رہے ہیں گو کہ وہ زخم (ایک تیز پرواز پرند) پس وہ لوگ سامنے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرد مسلمان (کا انتقال ہو رہا ہے) تم اسے کفن دو گے اور اس کا اجر حاصل کرو گے ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے انہوں نے کہا ابوذر تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں بعد اس کے انہوں نے اپنے اونٹوں کو کوڑے مارے تا کہ جلد حضرت ابوذر کے پاس پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب یہ حضرت ابوذر کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم خوش ہو جاؤ تم ہی وہ لوگ ہو تمہارے ہی حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ اس وقت میں یہاں ہوں جہاں تم دیکھ رہے ہو اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لئے کفایت کر سکتا تو مجھے اسی میں کفن دیا جاتا پس اب میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف رہا ہو یا قاصد رہا ہو اتفاق سے جس قدر لوگ تھے سب میں کوئی نہ کوئی بات موجود تھی سوا ایک انصاری کے جو انہیں لوگوں کے ہمراہ تھا اس نے کہا میں اس کام کے قابل ہوں دو کپڑے میرے پاس ہیں جو میری ماں کی کاتی ہوئی روئی سے (بنے ہوئے) ہیں ان دونوں میں سے ایک کپڑا یہ میرے جسم پر ہے حضرت ابوذر نے کہا ہاں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھے کفن دے۔

حضرت ابوذر کی وفات ۳۲ ہجری میں ہوئی ان کے جنازے کی نماز عبداللہ بن مسعود نے پڑھائی وہ بھی انہیں لوگوں میں تھے جو ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے وہ لوگ حضرت ابوذر کے اہل و عیال کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینے لے گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی صاحبزادی کو اپنے بچوں کے ساتھ رکھ لیا اور کہا کہ اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ حضرت ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے ہم ان کے باقی حالات انشاء اللہ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۱۔ حضرت جندبؓ بن حیان

حضرت جندبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ ہے۔ تمیمی ہیں بنی امرالقیس بن زید بن مناہ بن تمیم سے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ برقی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے رفاعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے

۸۰۲۔ حضرت جندبؓ بن زہیر

حضرت جندبؓ بن زہیر بن حارث بن کثیر بن سبیع بن جشم بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناہ ابن غامد ازدی غامدی۔ جنگ صفین کے پیادوں میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ تھے اسی جنگ صفین میں شہید ہوئے ابوعمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس شخص نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے سامنے جادوگر کو قتل کیا تھا وہ جندب بن زہیر ہیں یہ زبیر بن بکار کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ جندب بن کعب تھے یہی صحیح اور انہوں نے کہا ہے کہ جندب بن زہیر کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے اور انہوں نے ان کی حدیث میں سری بن اسمٰعیل کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جندب بن زہیر جب نماز پڑھتے تھے یا روزہ رکھتے تھے یا صدقہ دیتے تھے اور ان کی تعریف کی جاتی تھی تو وہ خوش ہوتے تھے اور لوگوں کے کہنے سے وہ ان باتوں کو زیادہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احد– (النساء: ۱۰۰)

''پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے بغرض تعریف کوئی نیک کام کرنا ریا ہے اور ریا ایک قسم کا شرک ہے۔''

یہ ان لوگوں میں تھے جنہیں حضرت عثمان ﷺ نے کوفہ سے شام بھیجا تھا (قبیلہ) ازد میں جو چار جندب تھے جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب جادوگر کے قاتل اور جندب بن عفیف اور جندب بن زہیر انہیں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ یہ جندب حضرت علی ﷺ کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے (ان کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا بلکہ) ان کے کچھ حالات جندب بن کعب کے تذکرہ میں لکھے ہیں۔

۸۰۳۔ حضرت جندبؓ بن ضمرہ

حضرت جندبؓ بن ضمرہ لیثی۔ یہ وہی شخص ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجر الی اللہ ورسولہ۔ (النساء:۱۰۰) الایۃ'' اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے پھر وہ اثنائے راہ میں قبل دارالہجرت میں پہنچنے کے۔'' علماء نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی لیث میں سے ایک شخص جن کا نام جندب ابن ضمرہ تھا بہت مالدار تھے اور ان کے چار بیٹے تھے انہوں نے ایک مرتبہ کہا کہ اے اللہ

میں اپنی جان سے تیرے رسول کی مدد کرتا ہوں اور اب میں مشرکوں کی جماعت کو چھوڑ کر دار الہجرت کی طرف جاتا ہوں اور نبی ﷺ کے پاس رہوں گا اور مہاجرین وانصار کی جماعت بڑھاؤں گا

چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ مجھے دار الہجرت (یعنی مدینہ منورہ) کی طرف لے چلو تاکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہوں پس ان لوگوں نے ان کو سوار کیا (اور لے چلے) جب یہ (مقام) تنعیم میں پہنچے تو مر گئے لہٰذا اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله الاية. (النساء: ۱۰۰) حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور حجاج بن منہال نے بھی محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے۔ ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے اور عکرمہ نے ابن عباس سے (ان کا نام) ضمرہ بن ابی العیص روایت کیا ہے اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ ان کا نام ضمرہ ہے اور ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور بعض لوگ ان کا نام ضمضم بن عمر وخزاعی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام جندب بن ضمرہ جندعی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی الم تکن ارض الله واسعة فتها جروا فيها. الايه (سورة النساء: ۹۷) "کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔" تو انہوں نے کہا کہ یا اللہ میں بہت ہی معذور و مجبور ہوں مگر (اب تیرے حکم کے سامنے) کوئی معذوری اور مجبوری نہیں ہے بعد اس کے وہ چل دیئے حالانکہ بہت ہی بوڑھے تھے۔ راستے ہی میں مر گئے تو نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے کہا کہ (افسوس) وہ ہجرت سے پہلے ہی مر گئے اب ہم نہیں جانتے کہ وہ (مرتبہ) ولایت [1] پر ہیں یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله انہوں نے کچھ بھی اختلاف نقل نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۴۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ

حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان بجلی علقی۔ علقہ بفتح عین ولام ایک شاخ ہے قبیلہ بجیلہ کی یہ علقہ بیٹے ہیں عبقر بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کے جو بھائی ہیں ازد بن غوث کے یہ صحابی ہیں مگر قدمائے صحابہ میں نہیں ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے کوفہ میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے مصعب بن زبیر کے ہمراہ کوفہ گئے تھے۔ ان سے اہل بصرہ میں سے حسن (بصری) اور محمد بن سیرین اور انس بن سیرین اور ابوالسواء عدوی اور بکر بن عبداللہ نے اور یونس بن جبیر باہلی نے اور صفوان بن محرز نے اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے اور اہل کوفہ میں سے عبدالملک بن عمیر نے اور اسود بن قیس نے اور سلمہ ابن کہیل نے روایت کی ہے اور خود انہوں نے ابی بن کعب سے اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کی پناہ میں ہو جاتا ہے پس خیال رکھو کہ اللہ تم سے اپنے حق کے متعلق مطالبہ نہ کرے۔ ابن مندہ اور

---

[1] ولایت کے معنی دوستی اور نزدیکی یہاں مراد خدا کی دوستی اور اس کا تقرب ہے چونکہ جو مسلمان دار الحرب سے باوجود قدرت کے ہجرت نہ کرے اور خدا کے دشمنوں کے شہر میں رہے وہ خدا کا دوست نہیں ہوتا لہٰذا ان کو یہ شبہ ہوا۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کولوگ جندب الخیر کہتے ہیں اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ جندب الخیر وہ جندب ہیں جو عبداللہ بن اخرم ازدی غامدی ہیں۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی عبیداللہ بن جعفر بن بیان زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حسن بن خراش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ خالد اثبج جو صفوان بن محرز کے بھتیجے تھے صفوان بن محرز سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جندب بن عبداللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس فتنہ ابن زبیر کے زمانے میں کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی بندوں کو میرے لئے جمع کر دو تا کہ میں ان سے کچھ بیان کروں۔

چنانچہ عسعس نے ایک آدمی بھیج کر سب کو جمع کر لیا جب وہ جمع ہو گئے تو جندب آئے ایک بارانی پہنے ہوئے تھے اس بارانی کو سر سے ہٹا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی طرف بھیجا تو جب وہ باہم مقابل ہوئے تو مشرکوں میں ایک شخص تھا کہ جب وہ کسی مسلمان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتا اور حملہ کرتا تو اسے قتل کر دیتا ایک مسلمان نے اس کی غفلت کا موقع تلاش کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے چنانچہ انہوں نے (اس کو غافل پا کر) اس پر تلوار چلائی اس نے (اپنے بچاؤ کے لئے) کہا لا الہ الا اللہ مگر انہوں نے (اس کے کہنے پر کچھ التفات نہ کیا اور) اس کو قتل کر دیا اور رسول اللہ کے پاس خوشخبری آئی آپ نے سب کیفیت پوچھی اور اس نے آپ سے بیان کیا یہاں تک کہ اس شخص کا حال بھی بیان کیا حضرت نے اسامہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے مسلمانوں میں سخت آفت برپا کر رکھی تھی فلاں فلاں مسلمانوں کو اس نے قتل کیا تھا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کے نام حضرت کو بتائے اور کہا کہ جب میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے تلوار کو دیکھ کے لا الہ الا اللہ کہہ دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے قتل کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا پھر تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن (مشکل ہو کر) آئے گا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن آئے گا یہ حدیث بیان کر کے جندب نے ہم سے کہا کہ دیکھو ایک فتنہ [1] تمہارے اوپر آیا ہے جو اس فتنے میں پڑے گا ہلاک ہو جائے گا۔ عسعس کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ آپ کو خوشحال رکھے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اگر وہ فتنہ ہمارے شہروں میں آ جائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے گھروں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا کہ اگر فتنہ ہمارے گھروں میں آ جائے (تو ہم کیا کریں) جندب نے کہا تو تم اپنی کوٹھڑیوں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا اگر فتنہ ہماری کوٹھڑیوں میں آ جائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے چھپنے کے مقامات میں گھس جاؤ لوگوں نے کہا اگر وہ فتنہ ہمارے چھپنے کے مقامات میں بھی آ جائے تو کیا کریں) جندب نے کہا تو خدا کے بندہ مقتول بنو بندہ قاتل نہ بنو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حضرت عبداللہ بن زبیر سے اور یزید والوں سے جنگ ہو رہی تھی چونکہ دونوں مسلمان تھے اس لئے اس لڑائی کو فتنہ کہا اور اس سے بچنے کی تاکید کی اور اسی فتنہ سے بچانے کے لئے اوپر والی حدیث بیان کی۔

۸۰۵۔ حضرت جندبؓ بن عمرو

حضرت جندبؓ بن عمرو بن حممہ دوسی۔ بنی عبد شمس کے حلیف ہیں عروہ بن زبیر نے اور ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ مقام اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۸۰۶۔ حضرت جندبؓ بن کعب

حضرت جندبؓ بن کعب بن عبداللہ بن غنم بن جز بن عامر بن مالک بن ذہل بن ثعلبہ بن ظبیان بن غامد ازدی ثمہ الغامدی ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا گیا ہے قبیلہ ازد کے جندبوں میں سے ایک یہ بھی ہیں اکثر (ائمہ فن) کے نزدیک جادوگر کو انہیں نے قتل کیا تھا جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں کلبی اور بخاری بھی ہیں۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کیا جائے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے بعض نے تو اس کو اسی سند سے مرفوع کیا ہے اور بعض نے اس کو جندب پر موقوف کیا ہے۔

انہوں نے جو جادوگر کو قتل کیا اس کا سبب یہ تھا کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب کوفہ کے امیر تھے تو ان کے پاس ایک جادوگر آیا اور ولید کے سامنے شعبدے کرنے لگا اس نے ولید کو یہ دکھایا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرتا ہے پھر اسے زندہ کر دیتا ہے اور اونٹنی کے منہ میں (کوئی چیز) ڈالتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے (اس کو) نکال لیتا ہے پس ایک تلوار صقیل کی ہوئی اٹھائی اور اسے لے کے جادوگر کے پاس آئے اور ایک ہی وار میں اسے قتل کر دیا پھر اس سے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو زندہ کر لے اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اتاتون اسحر وانتم تصبرون ''کیا تم دیدہ ودانستہ جادو کرتے ہو۔'' پس یہ (گرفتار کر لئے گئے اور) ولید کے سامنے پیش کئے گئے انہوں نے (ولید سے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ساحر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار ماردی جائے مگر ولید نے کچھ نہ سنا اور انہیں قید کر دیا پھر جب داروغہ قید خانہ نے ان کے نماز اور روزے کی حالت دیکھی تو اس نے ان کو رہا کر دیا ولید نے داروغہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (قتل نہیں کیا) بلکہ قید کر دیا تھا پھر حضرت عثمان ؓ کا خط ولید کے نام اس کے چھوڑ دینے کے متعلق آیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ ولید نے جندب کو قید کیا تو ان کے بھتیجے داروغہ قید خانہ کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور جندب کو نکال لیا اور اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے:

افی مضرب السحار یحبس جندب یقتل اصحاب النبی الاوائل

فان یک ظنی با بن سلمیٰ ورھطہ ھوا لحق یطلق جندب ویقاتل

کیا جادوگر کے قتل کرنے سے جندب قید ہو سکتے ہیں۔ اور کیا نبی کے قدیم صحابہ قتل کئے جا سکتے ہیں۔ پس اگر میرا خیال ابن سلمی اور اس کے گروہ کی طرف صحیح ہے تو جندب چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ جہاد کریں گے۔

اور یہ (بعد اس کے) سرزمین روم میں چلے گئے اور وہاں مشرکوں سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے دسویں سال میں وفات پائی۔ (ایک مرتبہ) حضرت ابن عمر سے کسی نے کہا کہ مختار نے ایک کرسی بنوائی ہے اپنے اصحاب سے

اس پر بیٹھ کر ملاقات کرتا ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی اور فتح ملنے کی دعائیں مانگتے ہیں تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ قبیلہ ازد کا کوئی جندب کیوں نہیں اس کی خبر لیتا (قبیلہ ازد میں جندب نام کے صحابی اتنے تھے) جندب بن زہیر بنی ذبیان سے اور جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب اور جندب بن عفیف۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۷۔حضرت جندبؓ بن مکیث

حضرت جندبؓ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی رافع بن مکیث کے بھائی ہیں۔یہ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ان سے مسلم بن عبداللہ لیثی نے اور ابو سبرہ جہنی نے روایت کی ہے۔انہیں نبی ﷺ نے (قبیلہ) جہینہ کے صدقات پر عامل بنایا تھا۔یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔یہ مدینہ میں رہتے تھے۔ہمیں ابویاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے مسلم بن عبداللہ لیثی سے انہوں نے جندب بن مکیث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبداللہ کلبی کو جو کلب لیث کے خاندان سے تھے (مقام) بلوح کی طرف بھیجا چنانچہ ہم لوگ گئے جب وہاں کے لوگ یکجا ہوئے اور اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تو ہم نے ان پر تاخت کی بہتوں کو ہم نے قتل کیا اور مویشی ہانک لائے۔ابواحمد عسکری نے (کہا ہے) کہ یہ جندب بیٹے ہیں عبداللہ بن مکیث کے پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف لکھ دیا ہے اور رافع بن مکیث کے نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ یہ جندب کے بھائی ہیں اور انہوں نے رافع کے نسب میں عبداللہ کو ذکر نہیں کیا پھر یہ جندب کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہیں جندب کے بیان میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے موافق یہ جندب بن عبداللہ بن مکیث کے چچا ہوں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۸۔حضرت جندبؓ بن ناجیہ

حضرت جندبؓ بن ناجیہ۔یا ناجیہ بن جندب۔محمد بن معمر نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ عبیداللہ سے انہوں نے عبیداللہ ابن عمرو اسلمی سے انہوں نے ناجیہ بن جندب یا جندب بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ قریش نے خالد بن ولید کو چند سواروں کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے مقابلہ کو پسند نہ کیا آپ ان لوگوں پر بہت مہربان تھے آپ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو ہم کو دوسرے راستے سے لے چلے میں نے عرض کیا کہ میرا باپ آپ پر فدا ہو جائے میں (ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں نے سب لوگوں کو ایک راستے پر لگا دیا پس ہم برابر چلتے رہے یہاں تک کہ (مقام) حدیبیہ میں جا کے اترے وہاں کا چشمہ بالکل خشک تھا اس میں ایک تیر یا دو تیر اپنے ترکش سے ڈالے بعد اس کے اس میں لعاب دہن ڈال دیا اور دعا کی وہاں کے چشمے ابلنے لگے یہاں تک کہ میں کہتا ہوں کہ (پانی اس کا اس قدر قریب آ گیا کہ) اگر ہم چاہتے تو اپنے ہاتھوں سے چلو بھر لیتے۔اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ناجیہ سے مروی ہے انہوں نے (ان کے نام میں) شک نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے۔یہ واقعہ عمرہ حدیبیہ کا ہے کیونکہ خالد اس وقت کافر تھے اس کے بعد اسلام لائے ہیں۔

۸۰۹۔ حضرت جندبؓ ابوناجیہ

حضرت جندبؓ۔ کنیت ان کی ابوناجیہ ان کے (صحابی ہونے کی) سند میں کلام ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔ مجزاۃ بن زاہر اسلمی نے ناجیہ بن جندب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ہدی [1] روکی گئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے تاکہ حرم میں قربانی کردی جائے آپ نے فرمایا کہ تم کس طرح لے جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ میں ایسے جنگلوں میں ہو کے جاؤں گا کہ کفار مجھے نہ پا سکیں گے وہ کہتے تھے کہ پھر حضرت نے ہدی بھیج دی اور میں نے اس کو حرم میں قربان کردیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ناجیہ بن جندب ہے مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد سے انہوں نے ناجیہ بن جندب اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا جبکہ ہدی روکی گئی اور بعد اس کے پوری حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض راویوں نے روایت کیا ہے اور ان سے وہم ہوگیا ہے انہوں نے مجزاۃ کی روایت اپنے والد سے ناجیہ تک پہنچائی ہے اور ناجیہ کی روایت ان کے والد سے قرار دی ہے پس انہوں نے اسی وہم پر ایک تذکرہ قائم کردیا ہے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ نبیؐ کی ہدی جو شخص لے گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب ہیں اور تمام ثابت قدم راویوں کی روایت اسرائیل سے ہے وہ مجزاۃ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ ناجیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۱۱۔ حضرت جندرہؓ بن خیشنہ

حضرت جندرہؓ بن خیشنہ بن نقیر بن مرہ بن عرنہ بن وائلہ بن فاکہ بن عمرو بن حارث بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ کنیت ان کی ابوقرصافہ بنی مالک بن النضر سے ہیں۔ ابن ماکولا نے ان کو لیثی کو قرار کردیا ہے حالانکہ وہ صحیح نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے نسب سے نضر اور کنانہ کو ساقط کردیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور نسب میں ان کا نام نہیں لیا۔ ملک شام کے مقام فلسطین میں سکونت میں اختیار کرلی تھی۔ ان کی بہت سی حدیثیں ہیں جو اہل شام سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۱۲۔ حضرت جندعؓ انصاری اوسی

حضرت جندعؓ انصاری اوسی۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندع بن ضمرہ جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے آدم سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کے بیٹے سے انہوں نے اپنے والد جندع انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً [2] میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر

---

[1] ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم بھیجا جائے۔

[2] عمداً جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ حضرت نے یہ نہیں فرمایا اور پھر آپ کی طرف منسوب کرے۔

لے اور عطا بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ جندع جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا کرتے تھے حضرت ان کو اپنے نزدیک بٹھا لیتے تھے اور ان پر مہربانی کرتے تھے ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے عمارہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن علا سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے سعید بن جناب سے سنا وہ ابو عنفوانہ مازنی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجنیدہ یعنی جندع بن عمرو بن مازن سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں آپ جب حجۃ الوداع [1] سے لوٹے اور غدیر خم [2] میں پہنچے تو آپ لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہو گئے اور آپ نے علی (مرتضیٰ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا **من کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ** "جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب میں ہیں اے اللہ محبت کر اس سے جو علی سے محبت کرے اور دشمنی رکھ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے۔" عبیداللہ (راوی) کہتے تھے میں نے زہری سے کہا کہ یہ حدیث تم ملک شام میں نہ بیان کرو تم خود اپنے کانوں سے سب [3] علی سن رہے ہو زہری نے کہا (پس اسی حدیث پر تم کو ایسا خیال آیا) خدا کی قسم میرے پاس علی کے فضائل اس قدر ہیں کہ اگر میں انہیں بیان کروں تو بے شک قتل کر دیا جاؤں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے شروع تذکرہ میں ایسی ہی روایت لکھی ہے تذکرہ لکھا ہے جندع انصاری کا اور حدیث لکھی ہے جندع ابن ضمرہ جندعی کی اور بے شک ابن مندہ کو اس میں اشتباہ ہو گیا ہے کیونکہ جندع بن ضمرہ کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آئے گا۔

۸۱۳۔ حضرت جندعؓ بن ضمرہ

حضرت جندعؓ بن ضمرہ۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندب بن ضمرہ لیثی وہی ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ و رسولہ الایہ** - (النساء: ۱۰۰) حجاج بن منہال نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید سے روایت کی ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے۔ ان کا تذکرہ جندب بن ضمرہ کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

---

[1] حجۃ الوداع وہ حج جو حضرت رسول اللہؐ کا آخری حج تھا۔۱۲

[2] غدیر خم ایک چشمہ کا نام ہے مقام جحفہ سے تین میل ہے ہم حجۃ الوداع کا مختصر حال نہایت جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں لکھ چکے ہیں اسی مقام پر ہم نے اس خطبہ کی مفصل کیفیت معہ اس کے مباحث و نتائج کے لکھی ہے شائقین اس جلد کو دیکھ کر تفصیلی حالات معلوم کرلیں۔۱۲

[3] سب کے معنی برا کہنا اہل شام شہادت عثمان کے بعد سے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے مشکوک ہو گئے تھے پھر جنگ جمل و صفین نے ان کے شکوک اور ظنون فاسدہ کو یقین کی سرحد تک پہنچا دیا تھا بشریت اور معاصرت اور پھر اس پر واقعات کی پیچیدگی اور ان سب پر مزید بلوائیوں کی فتنہ انگیزی نے ان کو تحقیقات کا موقع نہ دیا اور شیر خدا کی طرف سے وہ بدظن رہے زمانہ بعد میں جب تحقیقات کامل ہوگئی تو خیالات جاتے رہے یہ اسی زمانہ قبل از تحقیقات کا حال ہے کہ بعض لوگ حضرت علی مرتضیٰ کی برائیاں کیا کرتے تھے مگر علمائے ربانی علی مرتضیٰ کے فضائل و مناقب کے بیان سے ایسی حالت میں بھی باز نہ آتے تھے۔

۸۱۴۔ حضرت جندلہؓ بن نهلہ

حضرت جندلہؓ بن نهلہ بن عمرو بن بہدلہ۔ ان کی حدیث علامات نبوت کے متعلق ایک عمدہ حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۸۱۵۔ حضرت جنیدؓ بن سباع جهنی

حضرت جنیدؓ بن سباع جهنی اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب کنیت ان کی ابو جمعہ ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے لوگوں نے ان کا ذکر بیان نون کے بعد یای مثناۃ تحتانیہ کے ساتھ کیا ہے اور ان کی حدیث جنبذ نون کے بعد یائے موحدہ کے بیان میں گزر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۶۔ حضرت خنیدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت جنیدؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ یہ اور ان کے بھائی حمید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

باب الجیم والہاء

۸۱۷۔ حضرت جهبلؓ بن سیف

حضرت جهبلؓ بن سیف۔ بنی جلاح سے ہیں۔ یہی ہیں جو نبی ﷺ کے وفات کی خبر لے کر حضر موت گئے تھے اور انہیں کی نسبت امر القیس بن عابس نے یہ شعر کہا تھا

شمت البغا یا یوم اعلن جهبل　　　　بنبی احمد النبی المهتدی

نامراد ہو گئے لشکر (اسلام) جب جهبل نے اعلان کیا۔ خبر وفات احمد نبی ہدایت یافتہ کا۔

جهبل اور ان کے گھر کے لوگ (قبیلہ) کلب سے تھے حضر موت میں رہتے تھے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے کہ یہ کلب بن وبرہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت ججاہؓ بن قیس

حضرت ججاہؓ بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن سعید بن سعد بن حرام بن غفار غفاری۔ اہل مدینہ میں سے ہیں ان سے عطا ابن یسار اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے نبی ﷺ کے ہمراہ بیعتہ الرضوان میں شریک تھے اور غزوہ مریسیع میں بھی شریک تھے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کے ساتھ ہوا تھا۔ اس زمانے میں یہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے اجیر تھے۔ ان کے اور سنان بن فروہ جهنی کے درمیان میں اس غزوہ میں کچھ نزاع ہو گئی تھی تو ججاہ نے آواز دی کہ اے مہاجرین (دیکھو) اور سنان نے آواز دی کہ اے انصار (دیکھو) اور سنان بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے اور یہی معاملہ عبداللہ بن ابی سردار منافقین کے اس قول کا باعث تھا کہ لیخرجن الا عز منها الاذل ''صاحب عزت ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ اس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر

گئے تو ہم میں جو صاحب عزت ہیں یعنی منافقین ذلیل لوگوں یعنی مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔'' ان سے اس حدیث میں ان کی حالت کفر و اسلام مراد ہے کیونکہ انہوں نے قبل اسلام [1] لانے کے سات بکریوں کا دودھ پیا تھا پھر یہ اسلام لائے تو ایک بکری کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ ابو عمر نے کہا یہی ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا لے لیا تھا اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر انہوں نے اس عصا کو توڑ ڈالا تو ان کے گھٹنے میں مرض آکلہ ہو گیا تھا وہ عصا رسول اللہ ؐ کا تھا۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے ایک سال بعد ہوئی۔

ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جہاد میں تھے لوگ کہتے ہیں اس کا نام غزوۂ بنی المصطلق ہے ایک شخص نے مہاجرین میں سے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا تو اس مہاجر نے کہا کہ مہاجرین کی دوہائی ہے انصاری نے کہا انصار کی دوہائی ہے اس کو نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی گفتگو کیوں ہو رہی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ مہاجرین میں ایک شخص نے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا ہے حضرت نے فرمایا اس کا ذکر نہ کرو لغویات ہے اس خبر کو عبد اللہ بن ابی بن سلول نے سنا اس نے کہا کیا مہاجرین نے ایسا کیا (اچھا) لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانے دو لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب [2] کو قتل کرتے ہیں اور عمرو بن دینار کے علاوہ اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ (جب عبد اللہ بن ابی نے یہ نالائق جملہ کہا تو) اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے (جو کامل ایمان شخص تھے) اس سے کہا کہ (تو یہاں سے) لوٹ کر نہیں جا سکتا جب تک کہ اس امر کا اقرار نہ کر لے کہ تو ذلیل ہے اور رسول اللہ باعزت ہیں چنانچہ اس نے اس کا اقرار کر لیا۔ ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ شافعی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے عبیدہ بن سلمان قرشی سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے جہجاہ غفاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۹۔ حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ

حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد بن عثمان یعنی ابو حفص نے خبر دی وہ کہتے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن شاکر نے خبر دی نیز ابو حفص کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب ثقفی نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمار رازی نے خبر دی یہ دونوں (یعنی احمد بن عمار اور جعفر بن محمد) کہتے تھے ہم

---

[1] قبل اسلام لانے کے یہ نبی کے مہمان ہوئے تو سات بکریوں کے دودھ میں بھی سیر نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

[2] اس وقت تک منافق مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے ظاہری امتیاز کوئی نہ تھا لہٰذا اگر قتل کئے جاتے تو ناواقف اغیار یہی سمجھتے کہ رسول اللہ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

سے محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں منصور ابن ابی الاسود نے ابوحباب سے انہوں نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے جہدمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائے تھے آپ کے سر میں مہندی کا رنگ تھا۔ اس کو ایک جماعت نے ایاد سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابورمثہ تیمی کے نام میں اختلاف ہے ان مختلف اقوال میں میں نے یہ قول نہیں دیکھا کہ ان کا نام جہدمہ ہے اگر راوی ان سے بھی ایاد بن لقیط ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہدمہ ان کا نام ہے۔

۸۲۰۔ حضرت جہر ؓ ابوعبداللہ

حضرت جہر ؓ ابوعبداللہ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کی حدیث زہری نے عبداللہ بن جہر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (اور تسبیحات وغیرہ ذرا بلند آواز سے کہیں) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جہر اپنے پروردگار کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۱۔ حضرت جہم ؓ اسلمی

حضرت جہم ؓ اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو سلمی کہتے ہیں۔ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا جاہمہ ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حسان بن غالب نے ابولہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے ابوحنظلہ بن عبداللہ سے انہوں نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انہوں نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں میری والدہ زندہ ہیں حضرت نے فرمایا تم ان کے قدم کو پکڑ لو (یعنی ان کی خدمت کرو) جہم کہتے تھے کہ میں نے حضرت سے تین مرتبہ یہی کہا (بالآخر) آپ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو اپنی ماں کا قدم پکڑ لے وہیں جنت ہے۔ ابن جریج نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ اس بارے میں لوگوں نے ابن اسحٰق کی مخالفت کی ہے بعض نے تو کہا ہے کہ معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے وہ اپنے والد جاہمہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ابن معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا ان میں سے کسی نے (معاویہ بن) جہم نہیں کہا صرف حسان بن غالب ابن لہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد اور معاویہ کے درمیان میں ابوحنظلہ بن عبداللہ کو داخل کر دیا ہے پس ابن جریج کے شاگرد سب اس کے مخالف ہیں کیونکہ ابن جریج کے شاگرد متفق اللسان ابن جریج سے اور وہ محمد بن طلحہ سے وہ اپنے والد یعنی طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور تینوں نے ان کو جاہمہ کے نام میں لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے نہ اسلمی۔

۸۲۲۔ حضرت جہم ؓ بلوی

حضرت جہم ؓ بلوی۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے۔ حضرت نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم عبد مناف کی اولاد سے ہیں حضرت نے فرمایا تم عبداللہ[1] کے بیٹے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۲۳۔ حضرت جہم ؓ بن قثم

حضرت جہم ؓ بن قثم۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ زارع کے ساتھ آئے تھے بشرطیکہ صحیح ہو مطر بن عبدالرحمٰن نے عبدالقیس کی ایک عورت سے جن کا نام ام ابان بنت زارع تھا اور انہوں نے اپنے دادا زارع سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو بکار بن قتیبہ نے موسیٰ بن اسماعیل سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کے چچا کے بیٹے کا نام جہم ابن قثم ہے۔ یہ جہم وہی شخص ہیں جن کا ذکر حدیث عبدالقیس میں ہے جب انہوں نے نبی سے کچھ اشیا کی بابت پوچھا اور آپ نے انہیں ان کے پینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ (دیکھو نشہ کی حالت میں تم سے خلاف عقل حرکات صادر ہوتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی تم میں سے اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار مار دیتا ہے اور ان لوگوں میں ایک شخص تھا جو اسی وجہ سے زخمی ہوگیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ جہم بیٹے ہیں قثم کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۴۔ حضرت جہم ؓ بن قیس

حضرت جہم ؓ بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابوہند داری کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۲۵۔ حضرت جہم ؓ بن شرحبیل

حضرت جہم ؓ بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار قریشی عبدری۔ کنیت ان کی ابوخزیمہ انہوں نے سر زمین حبش کی طرف اپنی بی بی ام حرملہ بنت عبد بن اسود خزاعیہ کے ہمراہ ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان کی بی بی کا نام) حریملہ بنت عبدالاسود تھا ان کی بی بی کا انتقال وہیں حبش میں ہوگیا تھا۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں بیٹوں عمرو اور خزیمہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ جو جہم بن قیس کے بیٹے تھے بعض لوگ ان کو جہیم بن قیس کہتے ہیں۔ یہ جہم وہ نہیں ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام کلبی نے اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) جہم (ہے) بغیر یا کے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

۸۲۶۔ حضرت جہم ؓ

حضرت جہمؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ذوالکلاع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور

---

[1] یعنی تم میرے حقیقی بھائی کے مثل ہو آنحضرتؐ بھی عبد مناف کی اولاد سے تھے۔ ۱۲

کہا ہے کہ میں ان کو بلوی سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

۸۲۷۔ حضرت جہیش بن اویس

حضرت جہیش بن اویس نخعی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن مبارک نے اوزاعی سے سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیش بن اویس نخعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چند دوستوں کے ہمراہ جو قبیلہ مذحج کے تھے حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم قبیلہ مذحج کے لوگ ہیں پھر انہوں نے ایک طویل روایت کی جس میں کچھ شعر بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۸۔ حضرت جہیم بن صلت

حضرت جہیم بن صلت بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ غزوۂ خیبر کے سال اسلام لائے اور انہیں رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق[1] دیئے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے مقام جحفہ میں ایک خواب دیکھا تھا جب کہ قریش اپنے قافلہ کے بچانے کے لئے بدر کی طرف چلے تھے اور جحفہ میں فروکش ہوئے تھے تاکہ پانی بھر لیں اس وقت جہیم کو نیند زیادہ معلوم ہوئی (اور یہ سو رہے) انہوں نے خواب میں ایک سوار کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہے اور اس کا اونٹ بھی اس کے ہمراہ ہے وہ لشکر کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے اشراف قریش میں سے چند لوگوں کا نام لے کر کہا کہ فلاں فلاں لوگ مقتول ہو گئے پھر اس نے اونٹ کی گردن میں نیزہ مارا اور اسے لشکر کے اندر چھوڑا پس اس اونٹ کا خون قریش کے ہر خیمہ میں لگا۔ اس روایت کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ اور ابن شاہین نے موسیٰ بن ہیثم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیم بیٹے ہیں صلت بن مطلب بن عبد مناف کے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ان کے اس نسب میں اور ان کے اسلام کے وقت میں ابواحمد عسکری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور انہوں نے بھی ان کے نسب سے مخرمہ کو نکال دیا ہے مگر ان کا قائم رکھنا صحیح ہے۔ ابن کلبی نے اور ابن حبیب نے اور زبیر نے اور ابوعمر وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۲۹۔ حضرت جہیم بن قیس

حضرت جہیم بن قیس بن عبد بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جہم ہے۔ ان کا ذکر جہم کے بیان میں ہو چکا ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی خولہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

---

[1] وسق ایک پیمانہ کا نام ہے۔

باب الجیم والواؤ والیاء

۸۳۰۔ حضرت جودانؓ

حضرت جودانؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور بعض لوگ ان کو ابن جودان کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے اشعث بن عمیر نے اور عباس بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عباس بن عبدالرحمٰن بن مینا سے انہوں نے جودان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے اس کا (مسلمان) بھائی (اپنی کسی خطا کی) معذرت کرے اور وہ اس کو قبول نہ کرے تو اس پر ویسا ہی گناہ ہوگیا جیسا خطا کر کے عذر نہ کرنے والے پر ہوگا۔ اور ان سے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا وہ سب لوگ اسلام لائے اور آپ سے نبیذ [1] کا مسئلہ پوچھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک کی آب وہوا بہت ثقیل ہے اس کی اصلاح نبیذ ہی سے ہوسکتی ہے حضرت نے فرمایا (اچھا نبیذ کا استعمال کرو مگر) نقیر میں نہ پیو مجھے یہ خیال ہے کہ اگر تم نقیر میں پیو گے تو (نشہ پیدا ہوجائے گا اور) تم میں سے ایک دوسرے کو تلوار سے مار دے گا اور کوئی اس طرح مارے گا کہ تم میں سے کسی کا پیر قیامت تک لنگ ہوجائے گا تو وہ لوگ ہنسنے لگے حضرت نے پوچھا کہ کیوں ہنستے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں نبیذ پی تو (نشہ پیدا ہوا اور) ہم میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس شخص کے تلوار ماری گئی اور یہ لنگڑا ہوگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۱۔ حضرت جونؓ بن قتادہ

حضرت جونؓ بن قتادہ بن اعور بن ساعدہ بن عوف بن کعب بن عبشمس بن زید مناہ بن تمیم تمیمی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا صحابی اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہوا۔ اس میں ہشیم سے وہم ہوگیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ہشیم سے انہوں نے منصور بن وردان سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کسی سفر میں رسول ﷺ کے ہمراہ تھے (اثناء سفر میں) آپ کے بعض صحابہ کا گزر ایک لٹکی ہوئی مشک پر ہوا اس میں پانی بھرا ہوا تھا انہوں نے چاہا کہ (اس سے پانی لے کر) پئیں تو مشک کے مالک نے کہا کہ یہ مردار کی کھال ہے لہٰذا وہ (پینے سے) رک گئے یہاں تک کہ نبیؐ تشریف لے آئے انہوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا (کچھ حرج نہیں) پیو اس لئے کہ دباغت سے مردار کی کھال بھی پاک ہوجاتی ہے۔ ہشیم نے ایسا ہی کہا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو ان سے روایت کیا ہے منجملہ ان کے شجاع بن مخلد اور احمد بن منیع ہیں اور نیز اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور حسن بن عرفہ نے ہشیم سے انہوں نے منصور اور یونس وغیر ہما سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے سند میں جون کو ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث ہشیم سے مروی ہے وہ منصور سے وہ

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں چھوہارے بھگوئے جائیں نقیر ایک قسم کا ظرف تھا جس میں شراب استعمال ہوتی تھی اس میں پینے سے نشہ پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ ۱۲

جون سے راوی ہیں بعد اس کے کہا ہے کہ بعض وہمی لوگوں نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور اپنا وہم ہشیم کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہشیم سے اور انہوں نے منصور اور یونس سے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور اس سند میں جون کو ذکر نہیں کیا یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ زکریا بن یحییٰ بن حمویہ نے اس حدیث کو ہشیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے والے اسلم بن سہل واسطی ہیں جو شہر واسط کے بڑے حفاظ اور علما میں سے ہیں پس معلوم ہو گیا کہ یہ وہم ہشیم سے نہیں ہوا کیونکہ ان کی روایت اس روایت کے موافق ہے جو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون سے انہوں نے سلمہ سے کی ہے۔ واللہ اعلم جون واقعہ جمل میں طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۳۲۔ حضرت جویریہؓ عصری

حضرت جویریہؓ عصری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ سلمہ بنت سہل غنویہ نے اپنے دادی جمادہ بنت عبداللہ سے انہوں نے جویریہ عصری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی ﷺ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوا تھا ہمارے ہمراہ منذر بھی تھے ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردباری اور تامل ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۸۳۳۔ حضرت جیفرؓ بن جلندی

حضرت جیفرؓ بن جلندی بن مستکبر بن حراز بن عبدالعزیٰ بن معولہ بن عثمان بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران ازدی عمانی۔ عمان کے رئیس تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عبد بن جلندی دونوں عمرو بن عاص کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جب کہ ان میں رسول اللہؐ نے عمان کی طرف بھیجا تھا یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ آپ کو دیکھا۔ ان کا اسلام خیبر کے بعد ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف

۸۳۴۔ حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی

حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی۔ ان کی ایک حدیث علامات نبوت کے متعلق مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۳۵۔ حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی

حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی۔ کنیت ان کی ابوحیہ یہ حابس اقرع کے والد نہیں ہیں۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن کثیر یعنی ابوغسان عنبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں (نحوست) کچھ بھی نہیں ہے اور نظر حق ہے۔ اس حدیث کو

اوزاعی نے یحییٰ سے انہوں نے حیاۃ بن حابس سے یا عائش سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو شیبان نے یحییٰ سے انہوں نے ابو حیہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور حرب بن شداد نے بھی اس حدیث کو علی بن مبارک کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا نہ حیہ بن حابس کے والد کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرب بن شداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حیہ بن حابس تمیمی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں کچھ (نحوست) نہیں ہے ہاں نظر حق ہے اور فال نیک اچھی چیز ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۶۔ حضرت حابسؓ بن سعد

حضرت حابسؓ بن سعد اور بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ۔ بن منذر بن سعد بن یثربی بن عبد بن قصی بن قمران بن ثعلبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن حیان ابن جرم۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں عمرو بن غوث بن طی کے طائی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مغیرہ کے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان رحبی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن غابر الہانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ حابس بن سعد طائی صبح کے وقت مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حضرت نے لوگوں کو دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصہ میں نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ یہ لوگ ریا کار ہیں اور فرمایا کہ انہیں ڈانٹ دو جو کوئی ان کو ڈانٹ دے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا مطیع ہے۔

چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں (مسجد سے) نکال دیا حابس کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا صبح کے وقت مسجد کے اگلے حصہ میں فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ اہل شام میں یہ یمنی مشہور ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ مورخین نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حابس ابن سعد طائی کو بلایا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں حمص کا قاضی بناؤں تم وہاں کیا کرو گے انہوں نے کہا کہ میں اپنے رائے سے اجتہاد [1] کروں گا اور اپنے پاس والوں سے مشورہ کر لیا کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا جاؤ چنانچہ یہ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پھر لوٹ آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ خواب آپ سے بیان کر دوں امیر المومنین نے فرمایا بیان کرو انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ گویا آفتاب مشرق سے آ رہا ہے اور اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور مغرب سے ماہتاب آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ستاروں کی ایک بڑی جماعت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں ماہتاب [2] کی طرف تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مٹی [3] ہوئی علامت کے ساتھ تھے نہیں۔ خدا کی قسم تم میری طرف سے کبھی کوئی کام نہ کرنا اور ان کو واپس بلا لیا

---

[1] اس مقام سے اور نیز اور بہت سے احادیث سے رائے و قیاس شرعی اور اجماع کا حجت ہونا ثابت ہے۔

[2] اس خواب میں حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ کی جنگ کا واقعہ دکھایا گیا ہے حضرت علی مرتضیٰ آفتاب تھے اور حضرت معاویہ ماہتاب۔

[3] ماہتاب کو مٹی ہوئی علامت اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے رات کی علامت یعنی ماہتاب کو محو فرما دیا ہے۔

پھر یہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ ہوئے اور قبیلہ طئی کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اسی دن شہید ہوئے۔عدی بن حاتم کے سسرالی رشتہ دار ہیں یعنی ان کے بیٹے زید کے ماموں ہیں زید نے حابس کے قاتل کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا تو ان کے والد عدی نے قسم کھائی کہ میں ان کو اولیاے مقتول کے حوالہ کر دوں گا تو یہ حضرت معاویہ کی طرف بھاگ گئے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا قصہ مورخین کے نزدیک مشہور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔

۸۳۷۔حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ

حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ۔حاتم کہتے تھے کہ مجھے نبی ﷺ نے اٹھارہ اشرفیوں میں مول لیا تھا پھر مجھے آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس سے نہ جاؤں گا چاہے آپ مجھے آزاد کر دیں چنانچہ چالیس برس حضرت کے پاس رہا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ان کی حدیث کی سند نہایت غریب ہے۔

۸۳۸۔حضرت حاتمؓ بن عدی

حضرت حاتمؓ بن عدی۔ان کی حدیث ابن لہیعہ نے سالم بن غیلان سے انہوں نے سلیمان بن ابی عثمان سے انہوں نے حاتم بن عدی یا عدی بن حاتم حمصی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے۔جب تک کہ وہ افطار میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر کرتے رہیں گے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۳۹۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید بن تیم ابن امیہ بن خفاف بن بیاضہ۔انصاری خزرجی بیاضی حباب کے بھائی ہیں۔ابن شاہین نے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۴۰۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید انصاری۔اشہلی بنی عبدالاشہل سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زعورا بن جشم سے ہیں جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے۔زعورا بھائی ہیں عبدالاشہل کے بعض لوگ کہتے ہیں عبدالاشہل کے یہ حلیف ہیں اور خود قبیلہ ازدشنوہ سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۸۴۱۔حضرت حارثؓ بن ازمع

حضرت حارثؓ بن ازمع ہمدانی۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔یہ ابو عمر کا قول ہے۔ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ تابعی ہیں حضرت عمر وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۴۲۔ حضرت حارثؓ بن اسد

حضرت حارثؓ بن اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۸۴۳۔ حضرت حارثؓ بن اشیم

حضرت حارثؓ بن اشیم بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ابونعیم اور ابومعشر یعنی نجیح مدنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن اوس ہے، ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن انس بن رافع ہے ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۴۴۔ حضرت حارثؓ بن اقیش

حضرت حارثؓ بن اقیش۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) وقیش یہ دونوں ایک ہیں۔ یہ قبیلہ عکل کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عوفی ہیں یہ دونوں بھی ایک ہیں کیونکہ عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبدمناہ بن ادبن طابخہ کی اولاد کو عکلی بھی کہتے ہیں ان کی کھلائی کی طرف منسوب کر کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے انہوں نے حارث بن اقیش سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان (ماں باپ) کے چار بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں انہیں اللہ عزوجل جنت میں داخل فرمائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور تین مریں تو حضرت نے فرمایا تین مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ دو مریں تو۔ حضرت نے فرمایا دو مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائیگا۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور جعفر بن سلیمان نے اور بشر بن مفضل اور ابن عدی وغیرہم نے داؤد سے روایت کیا ہے ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے بنی زہیر کو جو قبیلہ عکل کی ایک شاخ سے تھی ایک خط لکھا تھا الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۵۔ حضرت حارثؓ بن انس

حضرت حارثؓ بن انس بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ابوعمر اور انس نے کہا ہے کہ یہ حارث وہ ہیں جن کی کنیت ابوالحسیر ہے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور کلبی نے بھی انہیں کے موافق لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان حارث کو مختلف فیہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن اسحٰق یعنی ابومعشر نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن اوس ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ حارث بن اشیم یہ ابونعیم کا کلام تھا ابونعیم نے ان تینوں کو ایک کر دیا اور ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے ان کو دو قرار دیا ہے ایک

حارث بن انس جن کو بعض لوگ ابن اوس بن رافع کہتے ہیں اور دوسرے حارث بن اشیم اور ابوعمر نے حارث ابن اوس کو حارث بن انس رافع کے علاوہ لکھا ہے مگر انہوں نے حارث بن انس بن مالک کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ وہی حارث ہیں جو رافع اشہلی کے بیٹے ہیں جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا اور ابن مندہ نے ان کے نسب میں بھی اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن انس بن رافع بن اوس بن حارثہ بنی عبدالاشہل میں سے ہیں مگر اس میں کلام ہے کیونکہ یہ سب کے خلاف ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۶۔ حضرت حارثؓ بن انس بن مالک

حضرت حارثؓ بن انس بن مالک بن عبید بن کعب۔ انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن انس بن مالک بن عبید بن کعب غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کو حارث بن انس بن رافع لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام حارث بن انس ابن مالک بن عبید بن کعب ہے ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں کیا ہے۔ اس میں اعتراض ہے مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں رافع کے بیٹے یعنی وہ جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور اس پر اس سے پہلے تذکرہ میں بحث ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ بنی نبیت منسوب ہیں نبیت کی طرف نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس ہے وہ عبدالاشہل کے دادا تھے کیونکہ عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن خزرج بن نبیت کے۔

۸۴۷۔ حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی

حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ حارث بن اوس ثقفی کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی طائف میں رہتے تھے۔ عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ طائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن اوس سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کو آخری طواف کعبہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث کو علی بن عمر بن علی بن محمد مقدمی نے اور عبداللہ بن مبارک نے اور عبدالرحیم بن سلیمان وغیرہ نے حجاج سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن عبداللہ بن اوس (ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۸۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک

حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبداعلم بن عامر بن زعور ابن جشم بن حارث بن خزرج۔ انصاری اوسی زعور اعبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ یہ حارث احد میں اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اجنادین اٹھائیس جمادی الاولی ۱۳ ہجری کو ملک شام میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۴۹۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ

حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ بیٹے ہیں نبیت بن مالک بن اوس کے انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ کنیت ان کی ابواوس یہ (برادرزاد) بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے انکی عمر اٹھائیس سال تھی یہ ابوعمر کا قول ہے علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں غزوۂ خندق میں لوگوں کے نشان قدم کو دیکھتی ہوئی چلی یکایک میں چلی جارہی تھی کہ میں نے اپنے پیچھے پیروں کی آہٹ سنی میں نے پیچھے پھر کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے پس میں وہیں بیٹھ گئی سعد بن معاذ کے ہمراہ ان کے بھتیجے حارث بن اوس بھی تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حارث جنگ احد کے بعد زندہ تھے اور یہ ان لوگوں میں تھے جو ابن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف حضرت عائشہ کی وہ حدیث لکھی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ واللہ اعلم

۸۵۰۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان

حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان نجاری۔ محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے ان دونوں کو نبی نے اس کے قتل پر مامور فرمایا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا جب انہوں نے ابن اشرف کو مارا تو تلوار کی نوک ان کے پیر میں لگ گئی اور ان کے ساتھی ان کو اٹھا کے لائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو ان کو نجاری لکھا ہے یہ تصحیف ہے کیونکہ بنی نجار خزرج کی شاخ ہے اور کعب بن اشرف کے قتل میں کوئی خزرجی شریک نہ تھا اس کو تو اوس کی ایک جماعت نے قتل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے ان کو حارثی روایت کیا ہے شاید انہوں نے ان کو نجاری سمجھا یا ابن مندہ اور ابونعیم نے کسی ایسی کتاب سے جس میں غلطی کاتب سے ان کو خزرجی لکھ دیا گیا ہو اس کو نقل کیا ہے ہمارے اس خیال کی مؤید ایک بات یہ بھی ہے کہ ان دونوں نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے بھیجا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے کہ ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کی ہے واللہ اعلم۔ حارث بن اوس انصاری کے آخری تذکرہ میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کی بحث آئی گی اگر وہ دونوں ان کو حارثی نہ کہتے تو بے شک میں کہہ دیتا کہ یہ حارث بیٹے ہیں اوس بن معاذ بن نعمان کے بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اگرچہ انہوں نے ان کا حارثی ہونا • عروہ بن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور یہ سند قابل اعتبار نہیں ہے۔

۸۵۱۔ حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔ یہ بیٹے ہیں رافع کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس بن رافع کے غزوۂ احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے

حارث بن اوس شہید تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

۸۵۲۔حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔موسیٰ بن عقبہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ غزوۂ بدر میں نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل میں سے حارث بن اوس شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث بن اوس کے چار تذکرہ لکھے ہیں۔ایک حارث بن اوس بن معاذ جو سعد بن معاذ کے بھتیجے ہیں۔دوسرے حارث بن اوس بن نعمان نجاری جو کعب کے قتل میں شریک تھے۔تیسرے سے حارث بن اوس بن رافع انصاری جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔چوتھے حارث بن اوس جو بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے تھے پس یہ چار تذکرے لکھے ہیں۔بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہیں کیونکہ حارث بن اوس بن معاذ بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اور وہی بنی عبدالاشہل سے بھی ہیں اور عبدالاشہل ایک شاخ ہے بنی نبیت کی جیسا کہ ہم ان کے نسب میں ذکر چکے ہیں بدر میں بھی یہ شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ غزوۂ خندق تک یہ موجود تھے اور یہی ہیں جن کو ان کے چچا سعد بن معاذ نے کعب بن اشرف کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور انہیں کو حارث بن اوس بن نعمان بھی کہتے ہیں اوس کی اضافت اس نسب میں ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہے ہے کیونکہ اوس بیٹے ہیں معاذ کے اور وہ بیٹے ہیں نعمان کے بھائی ہیں سعد بن معاذ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو نجاری قرار دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بنی نجار خزرج اکبر کی شاخ ہے اور یہ قبیلہ اوس کے ہیں پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے جس تذکرہ میں ان کو نجاری لکھا ہے اسی تذکرہ میں ان کو حارثی بھی لکھ دیا ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں متناقص ہیں کیونکہ (حارثی کا مطلب یہ ہے کہ یہ حارثہ کی اولاد سے ہیں اور حارثہ قبیلہ اوس سے ہیں وحارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو کے جو نبیت بن مالک بن اوس کے نام سے مشہور ہیں اور خزرجی اسی شخص کو کہتے ہیں جو اوس کے بھائی خزرج اکبر کی طرف منسوب ہو واللہ اعلم۔اور ان بعض علماء کا قول صحیح ہے (یعنی ان چاروں تذکروں کے ایک ہونے) میں کچھ شبہ نہیں۔

۸۵۳۔حضرت حارثؓ بن اوس

حضرت حارثؓ بن اوس۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن اوس سمجھتا ہوں جن کا ذکر کتابوں میں ہے واقدی نے ان کا یہی نام لکھا ہے۔

۸۵۴۔حضرت حارثؓ بن بدل

حضرت حارثؓ بن بدل سعدی۔بعض لوگ کہتے ہیں یہ حارث بیٹے ہیں سلیمان بن بدل کے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے تابعی ہیں ان کی حدیث عبیداللہ بن معاذ نے محمد بن عبداللہ سے شعیثی سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں

نبی ﷺ کے ۱ ہمراہ شریک تھا جب آپ کے اصحاب کے قدم ہٹ گئے سوا عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی ہماری طرف پھینکی ہم لوگوں کے پیر اکھڑ گئے اور ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شجر اور حجر ہمارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بکر بن بکار نے شعیثی سے انہوں نے حارث بن سلیم بن بدل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حنین میں ہم مشرکوں کی طرف تھے نبی ﷺ نے ایک مٹھی کنکریاں مشرکوں کی طرف پھینکیں اور فرمایا شاہت ۲ الوجوہ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔ ان کی حدیث کا دارومدار شعیثی پر ہے اور وہ ضعیف ہیں اور باوجود ضعف کے ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۵۵۔ حضرت حارثؓ بن بلال

حضرت حارثؓ بن بلال مزنی۔ ان کا نسب بلال بن حارث کے بیان میں گزر چکا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح بلال بن حارث ہے نعیم بن حماد نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے بلال بن حارث بن بلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے فسخ حج کی حدیث میں اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں نعیم سے وہم ہوگیا ہے اور اور لوگوں نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے حارث بن بلال بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۵۶۔ حضرت حارثؓ بن تبیع

حضرت حارثؓ بن تبیع عینی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن یونس نے کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ تبیع بفتح تائے فوقانیہ وکسری بائے موحدہ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدالغنی نے بضم تا وفتح بائے موحدہ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی عبدالغنی کے مثل بضم تا وفتح با بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۷۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان

حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ثابت بن سعید بن عدی بن عمرو بن امرالقیس (ہے) مگر یہ صحیح نہیں پہلا ہی قول صحیح ہے انہوں نے سفیان کے بدلے سعید کہا ہے حالانکہ سفیان ہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

۱ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے اور مسلمانوں کے لشکر میں تھے اور اس کے بعد کی روایت ہے معلوم ہوتا ہے اس وقت کافر تھے اور کافروں کے ساتھ تھے یہی صحیح ہے۔

۲ بگڑ گئے چہرے یہ ایک کلمہ بددعا کا ہے کہ کافروں کے چہرے بگڑ جائیں۔

۸۵۸۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے مگر صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور ان کے نسب کے ابتدائی ناموں میں غلطی ہوگئی ہے کیونکہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے (ان کے پردادا کا نام) سعید لکھا ہے اور اس تذکرہ میں سعد لکھا ہے اور اس تذکرہ میں عبداللہ کو زیادہ کر دیا ہے باقی سب یکساں ہے۔

۸۵۹۔ حضرت حارثؓ بن جماز

حضرت حارثؓ بن جماز بن مالک بن ثعلبہ۔ کعب بن جماز کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن جماز بن مالک بن ثعلبہ بن غسان ہے۔ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کے بھائی کعب بن جماز غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا پورا نسب ان کے بھائی سعد اور کعب کے بیان میں ان شاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۰۔ حضرت حارثؓ بن حارث ازدی

حضرت حارثؓ بن حارث ازدی۔ ان کی حدیث محمد بن ابی قیس نے عبدالاعلی بن ہلال سے انہوں نے حارث سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ جب کھانا کھاتے تھے یا پانی پیتے تھے تو فرماتے تھے کہ اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت و ارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک ''اللہ تیرا شکر ہے تو نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور سیر کر دیا اور رہنے کو جگہ دی تیرا شکر منایا نہیں جا سکتا اور نہ ترک کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھ سے بے پروائی۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۶۱۔ حضرت حارثؓ بن حارث اشعری

حضرت حارثؓ بن حارث اشعری۔ کنیت ان کی ابومالک۔ یہ کنیت ان کی صرف ابونعیم نے بیان کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے اور ابوسلام یعنی ممطور حبشی نے اور شریح بن عبید حضرمی نے اور شہر بن حوشب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالمکارم بن منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معافا بن عمران نے موسیٰ بن خلف سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے زید بن سلام سے روایت کر کے بیان کیا ان کے دادا ممطور نے ان سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا (پیغمبر) علیہما السلام سے کو پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا کہ تم خود بھی اس پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں۔ یحییٰ بن زکریاؑ اس حکم کی تعمیل میں کچھ دیر ہونے لگی یا ہوگئی تو

ان سے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ عزوجل نے تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیا تھا کہ تم بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں پس یا تو تم بنی اسرائیل کو ان کا حکم دے دو نہیں تو (مجھ سے کہو) میں انہیں حکم دے دوں یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم اس کام میں مجھ سے سبقت کرو گے تو (خدا مجھ سے ناخوش ہو جائے گا اور) مجھے خوف ہے کہ میں زمین میں دھنسا دیا جاؤں گا حضرت فرماتے تھے کہ پھر یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ بیت المقدس بھر گیا اور لوگ ٹیلوں پر بیٹھے پس یحییٰ علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تم کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ پہلی بات ان میں سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خاص اپنے مال سونے یا چاندی کے عوض میں مول لیا اور (اس غلام کو اپنے گھر بلایا اور اس سے) کہہ دیا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرے کام ہیں لہٰذا تو ان کاموں کو کر کے (ان کا نفع) مجھ تک پہنچا دیا کر چنانچہ وہ غلام کام کرنے لگا مگر (نفع اس کا) اپنے مالک کے علاوہ اور کسی کو پہنچانے لگا پس (اب بتاؤ) تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو اور بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں روزی دیتا ہے لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (دوسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ عزوجل اپنی ذات بزرگ برتر کو اپنے بندے کے منہ کے سامنے کر دیتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے اور (تیسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوا ہے اس کے پاس ایک تھیلی ہے جس میں مشک ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی خوشبو پائے اور بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اس کے پروردگار کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور (چوتھی بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی حالت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمن نے قید کر لیا ہو اور اس کی مشکیں کس دی ہوں وہ کہتا ہو کہ مجھے چھوڑ دو میں اپنی جان کے عوض میں فدیہ دوں گا اور وہ اپنی جان کے فدیہ میں اپنا کل مال قلیل وکثیر دینے پر تیار ہو گیا ہو اور (پانچویں بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں اپنی ذکر کی کثرت کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے تعاقب نے میں اس کا دشمن دوڑتا ہوا نکلا اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ میں پہنچ کر اپنے دشمن سے اپنی حفاظت کی پس بندہ شیطان سے امن میں اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے۔ نیز حارث کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ نے مجھے بھی پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں (وہ پانچ باتیں یہ ہیں) جماعت [1] اور (امام [2] وقت کی بات کا) سننا اور اطاعت کرنا اور ہجرت [3] اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا۔ پس یقیناً جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے الگ ہو گیا بے شک اس نے اسلام کا طوق اپنے گلے سے نکال دیا لیکن یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ

---

[1] جماعت سے مراد یہ کہ اسلام میں جو بڑا گروہ ہو اسی کی پیروی کرو اور یہ بھی مطلب ہے کہ مسلمانوں میں باہم اتحاد رہنا چاہیے تفریق نہ ہونا چاہیے۔

[2] امام وقت سے مراد حاکم شریعت یعنی خلیفہ مسلمین۔

[3] ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ہر شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ جب کسی مقام پر فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے ممانعت کی جائے تو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے اور جب کفار خود تنگ کریں اور ان سے لڑنے کی طاقت ہو تو جہاد کرنا چاہیے۔

جہنم کا ایندھن بنے گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے حضرت نے فرمایا ہاں اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے اللہ عزوجل کی تعلیم کے موافق باتیں کرو جس نے تمہارا نام مسلمین اور مومنین اور عباد اللہ رکھا ہے۔ اس حدیث کو مروان بن محمد اور محمد بن شعیب بن شابور اور کئی لوگوں نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے طول کے ساتھ لکھا ہے اور ابو عمر نے اس کو مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حارث اشعری کے وہ نہیں ہیں جن کی کنیت ابو مالک ہے اور ان کا ذکر اکثر بغیر کنیت ہی کے ہوتا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے علما کا یہی قول ہے منجملہ ان کے ابو حاتم رازی اور ابن معین وغیر ہما ہیں اور ابو مالک اشعری کا نام تو کعب ہے وہ بیٹے ہیں عاصم کے اس میں اختلاف ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ (امام) احمد بن حنبل نے اہل شام کے مسند[1] میں حارث اشعری کی روایتیں لکھی ہیں اور ان سے یہی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ہم نے بیان کیا اور ان کی کنیت انہوں نے نہیں بیان کی اور کعب بن عاصم کا ذکر کیا ہے اور ان سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں انہوں نے ان کو حارث اشعری نہیں کہا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابو عمر نے کعب ابن عاصم کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۸۶۲۔ حضرت حارث رض بن حارث غامدی

حضرت حارث رض بن حارث غامدی۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان سے شریح بن عبید اور ولید بن عبدالرحمٰن نے اور سلیم ابن عامر نے اور عدی بن ہلال نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں (ایک دفعہ ایک مقام پر لوگوں کو جمع دیکھ کر) اپنے والد سے پوچھا کہ یہ ازدحام کیسا ہے انہوں نے کہا یہ لوگ ایک بے دین کے پاس جمع ہو گئے ہیں ہم نے جا کے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور اس پر ایمان لانے کی ترغیب دیتے تھے اور لوگ آپ کو ستا رہے تھے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ آپ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اسی حالت میں ایک بی بی ایک پیالہ پانی اور ایک رومال لئے ہوئے آئیں ان کی گردن کھلی ہوئی تھی اور وہ رو رہی تھیں حضرت نے پیالہ ان کے ہاتھ سے لے لیا اور پیا بعد اس کے وضو کیا پھر آپ نے ان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے بیٹی چادر اوڑھو تم اپنے باپ کی طرف سے کچھ خوف نہ کرو کہ یہ لوگ غالب آ جائیں گے اور ذلت ہو گی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ ان کی بیٹی زینب ہیں اور ابو نعیم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث ذکر کی ہے جو حارث بن حارث ازدی کے بیان میں گزر چکی جس کی روایت ان سے عبدالاعلی بن ہلال نے کی ہے کہ حضرت کھانا کھا کے یا پانی پی کے کیا فرمایا کرتے تھے پس دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں۔ ابن مندہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے انہوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا یعنی اشعری جن کا ذکر اس سے پہلے ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے پہلے غامدی ہیں اور دوسرے یہ ہیں اور اس تذکرہ میں انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ ٹکڑا روایت کیا ہے کہ حضرت نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ اپنا گلا بند کرو اور یہ حدیث روایت کی ہے کہ فردوس وسط جنت میں ایک مقام ہے اور کچھ بعید نہیں کہ حارث ازدی اور غامدی دونوں ایک ہوں کیونکہ غامد قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور ابن مندہ کے

---

[1] محدثین کی اصطلاح میں اگر ہر شیخ کی حدیثیں جدا جدا مرتب کی جائیں تو اس کو مسند کہتے ہیں اہل شام کا مسند یعنی ان کی بیان کی ہوئی حدیثیں۔

قول کے موافق (بھی یہ بن سکتا ہے) کہ بعض لوگ کہتے ہیں یہ اشعری ہیں کیونکہ اشعری کے اور ازدی کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سوا اس کے کہ یہ دونوں یمن کے قبیلہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس

حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ حبش کی طرف اپنے دونوں بھائیوں بشر بن حارث اور معمر بن حارث کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۴۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف۔ ان کے والد عرب کے طبیب اور حکیم تھے اپنی قوم کے شریف لوگوں میں سے تھے اور ان کے والد حارث بن کلدہ شروع اسلام میں مر چکے تھے ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوا روایت ہے کہ رسول اللہ نے سعد بن وقاص کو حکم دیا تھا کہ ان کے پاس جائیں اور ان سے اپنی بیماری کی کیفیت پوچھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طبی معاملات میں کافروں سے رائے طلب کرنا جائز ہے اگر وہ طب کے ماہر ہوں ہم نے یہ قصہ حارث بن کلدہ کے بیان میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۵۔ حضرت حارثؓ بن حاطب

حضرت حارثؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت مجلل میں اور ان کے بھائی محمد بن حاطب سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ حارث محمد بن حاطب سے بڑے تھے عبداللہ بن زبیر نے حارث کو ۳۶ھ میں مکہ کا عامل بنایا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مروان کے زمانے میں جبکہ وہ حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تحصیل صدقات کا کام کرتے تھے۔ یہ ابوعمر اور زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے جمح سے حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کو حارث بن حاطب بن معمر لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے ان کے تذکرہ میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف گئے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ان دونوں کو اصحاب بدر کے ساتھ (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا۔ ان کی ایک حدیث یہ ہے جو ہم سے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے یوسف بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن حاطب سے یا حارث بن حاطب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عبداللہ بن زبیر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ ہمیشہ سے حکومت کے حریص تھے ہم لوگوں نے کہا یہ کس طرح (آپ کو معلوم ہوا) انہوں نے کہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا آپ سے عرض کیا گیا کہ اس نے تو صرف چوری کی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کے ہاتھ کاٹ دو پھر وہ اس کے بعد حضرت ابوبکر

صدیق کے پاس لایا گیا اس نے پھر چوری کی تھی اس کے ہاتھ پیر سب (اسی جرم میں) کٹ چکے تھے حضرت ابوبکر نے کہا میں تیرے لئے اس فیصلے سے زیادہ کچھ مناسب نہیں سمجھتا جو رسول اللہ ﷺ نے تیرے حق میں کیا تھا جب آپ نے تیرے قتل کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تیرے حال سے خوب واقف تھے بعد اس کے انہوں نے مہاجرین کو چند لڑکوں کو جن میں میں بھی تھا اس کے قتل کا حکم دیا ابن زبیر نے (ہم لوگوں سے) کہا کہ تم مجھے اپنے اوپر حاکم بنالو چنانچہ ہم (سب لڑکوں) نے انہیں اپنے اوپر حاکم بنالیا بعد اس کے ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جوان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حارث بن حاطب بن معمر اور اس کو ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہماری روایت میں جو ہم نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے کی ہے ایسا ہی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ان سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ باقی رہا ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے ان کو ابولبابہ کے ہمراہ واپس کر دیا تھا (یہ بالکل غلط ہے) کیونکہ یہ حارث وہ ہیں جو سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے اور غزوۂ بدر کے بعد مدینہ آئے تھے اور اس وقت بچے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرما دیا تھا وہ حارث بن حاطب انصاری ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے کے بعد ہوگا۔ ابن مندہ نے یہ سمجھا ہے کہ وہ حارث جن کو رسول اللہ نے راستے سے واپس کر دیا تھا وہ یہی ہیں انہوں نے حارث انصاری کا ذکر نہیں کیا اور ابونعیم اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۸۶۶۔ حضرت حارثؓ بن حاطب

حضرت حارثؓ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عبدالاشہل سے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف کے خاندان بنی امیہ ابن زید میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی ابولبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے حضرت نے مقام روحا سے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنا دیا اور حارث کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنایا اور ان دونوں کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا پس یہ دونوں مثل اس کے ہوئے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب کی طرف تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۷۔ حضرت حارثؓ بن حباب

حضرت حارثؓ بن حباب بن ارقم بن عوف بن وہب۔ کنیت ان کی ابومعاذ قاری۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۸۔ حضرت حارثؓ بن حبال

حضرت حارثؓ بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے اور آپ کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے اور طبری اور کلبی نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے ابو برزہ کا نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے ابو برزہ بن عبداللہ بن حارث بن حبال پس اس تقدیر پر حارث ابو برزہ کے دادا ہوں گے اور یہ بہت بعید ہے ابو برزہ کا پورا نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

۸۶۹۔ حضرت حارثؓ بن حسان

حضرت حارثؓ بن حسان ربعی بکری ذہلی۔ بعض لوگ ان کو حویرث کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے ابووائل نے اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلام یعنی ابوالمنذر رقاری نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا گزر مقام ربذہ میں ایک بوڑھیا پر ہوا جو راستہ بھول گئی تھی خاندان بنی تمیم سے تھی اس نے (ہم سے) پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں جاتے ہیں اس بوڑھیا نے کہا مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلو مجھے ان سے کچھ کام ہے حارث کہتے تھے میں نے اسے اپنے ہمراہ بٹھا لیا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں مسجد میں گیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ایک سیاہ جھنڈا اہل رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عاص کو کسی طرف (جہاد کے لئے) بھیجنا چاہتے ہیں اور بلال تلوار لئے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے میں مسجد میں بیٹھ گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مکان میں) تشریف لے گئے تو مجھے بلوایا میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمہارے اور بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کچھ دعوے ان پر ہیں اور میرا گزر ان کی ایک بوڑھیا پر ہوا تھا (میں اس کو لیتا آیا ہوں) وہ دروازے پر ہے حضرت نے اسے بلوایا اور وہ آئی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان میں مقام دہنا کو حد فاصل قرار دے دیں تو ہمیں کچھ تقویت ہو جائے حارث کہتے تھے یہ سن کے وہ بوڑھیا سنبھل کے بیٹھ گئی اور اسے (اپنی قوم کی) حمیت پیدا ہوئی اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر آپ کا (قبیلہ) مضر کہاں جائے گا حارث کہتے تھے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس بوڑھیا کو اپنے ساتھ بٹھا کے لائے ہیں ہم نہ جانتے تھے کہ یہی ہماری دشمن ہو جائے گی۔ میں اللہ کی اور رسول اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہ پہلے ا نے کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے نے کیا کہا تھا حارث کہتے ہیں میں نے کہا آپ نے ایک باخبر سے پوچھا سلام (نامی ایک شخص) نے کہا کہ یہ شخص بڑا بے وقوف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کس گستاخی کے ساتھ) کہتا ہے کہ آپ نے ایک باخبر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنے دو وہ مجھ سے ایک بات بیان کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ قوم عاد پر جب قحط پڑا تو انہوں نے ایک

توم عاد کی طرف سے جو شخص بارش کی دعا کرنے کو بھیجا گیا تھا اس کو اہل عرب اپنی مثالوں میں قاصد عاد بھی کہتے تھے اور بہلا بھی کہتے تھے۔۱۲

شخص کو بھیجا تا کہ وہ پانی برسنے کی دعا کرے۔

چنانچہ وہ شخص ایک مہینے تک معاویہ بن بکر کے پاس ٹھہرا رہا معاویہ بن بکر اسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونوں گانے والی لونڈیوں کا اس کو گانا سناتا تھا ایک مہینے کے بعد وہ مہرہ نامی پہاڑوں کی طرف گیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ میں کسی قیدی کے چھوڑانے کو نہیں آیا نہ کسی بیمار کی دوا کرنے کو آیا ہوں (بلکہ پانی طلب کرنے کو آیا ہوں) لہٰذا تو اپنے بندوں کو پانی پلا دے اور ان کے ساتھ ہی معاویہ بن بکر کے یہاں بھی ایک مہینے تک پانی برسا دے اس نے شراب پلانے کا شکریہ ادا کیا جو معاویہ بن بکر کے یہاں اس نے پی تھی پھر اس طرف سے سیاہ سیاہ ابر نکلے اور اسے آواز دی گئی کہ ان بادلوں میں کسی بادل کو پسند کر اس نے کہا کہ یہ سیاہ ابر مجھے پسند ہے پھر اسے آواز دی گئی اچھا اس ابر کو لے جس میں سے راکھ برسے گی جو قوم عاد کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑے گی (مجھے ابو وائل کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ پھر بہت ہی خفیف ہوا چلی۔ اس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے عفان سے انہوں نے ابوالمنذر سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے اس طرح روایت کیا ہے اور اس کو زید بن حباب نے بھی ابوالمنذر سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اور سعید اموی نے اور یحییٰ حمانی نے اور عبدالحمید بن صالح نے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان سب لوگوں نے اس کو ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حارث سے نقل کیا ہے اور وائل کا ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو عنبسہ بن ازہر ذہلی نے سماک بن حرب سے انہوں نے حارث ابن حسان بکری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جب ہمارے اور ہمارے بھائیوں بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا میں نے آپ کو منبر پر پایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ بکر بن وائل کی طرف لشکر بھیجنے کی تیاری کرو حارث کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاصد عاد کی طرح ہو جاؤں اور انہوں نے قاصد عاد کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حسان بن کلدہ کے۔ بکری ہیں اور بعض لوگ ان کو ربعی کہتے ہیں اور بعض لوگ ذہلی کہتے ہیں یعنی ذہل ابن شیبان کی اولاد سے اور بعض لوگ ان کو حارث بن یزید بن حسان کہتے ہیں اور بعض لوگ حریث بن حسان کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو شخص ان کی نسبت یہ تین قول دیکھے گا بکری اور ربیع اور ذہلی وہ سمجھے گا کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ ذہل بن شیبان قبیلہ بکر کی ایک شاخ ہے اور قبیلہ بکر ربیعہ کی شاخ ہے پس جب ان کو ذہلی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے اور ربعی بھی ہو گئے اور جب ان کو ربعی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے جب ربیع کہا جاتا ہے تو قبیلہ بکر اور ذہل سے بھی ہو سکتا ہے اور دوسرے قبیلہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی تغلب، حنیفہ اور عجل اور عبدالقیس وغیرہ سے واللہ اعلم۔ اگر ابو عمر نے ان کو کلدہ کی طرف منسوب نہ کیا ہوتا تو میرا غالب گمان یہی ہوتا کہ یہ حارث حسان بن خوط کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ جنگ جمل میں حضرت علی کی طرف تھے اور انہیں کے بھائی بشر نے یہ شعر کہے تھے

انا ابن حسان بن خوط و ابی رسول بکر کلها الی النبی

میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد قبیلہ بکر کی طرف سے نبی کے پاس قاصد بن کے گئے تھے۔

۸۷۰۔ حضرت حارثؓ بن حکم

حضرت حارثؓ بن حکم سلمی۔ نبی ﷺ کے ہمراہ انہوں نے تین غزوے کئے تھے ان سے عطیہ دعا نے روایت کی ہے مگر یہ وہم ہے (کہ ان کا نام) حکم بن حارث (ہے) یہی ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حکم بن حارث ہے اور انہوں نے ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ حکم ہی کے نام میں لکھا ہے اور ان دونوں نے بھی ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے۔

۸۷۱۔ حضرت حارثؓ بن حکیم

حضرت حارثؓ بن حکیم ضبی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حسن بن علی شیبانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے منذر بن محمد قابوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے سیف بن عمر سے انہوں نے صعب بن ہلال ضبی سے انہوں نے اپنے والد حارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ عبدالحارث حضرت نے فرمایا تم عبداللہ ہو پس آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور انہیں ان کے قوم کے صدقات کا متولی بنایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر اس میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ان کا وہی نام لکھا ہے جو جاہلیت میں تھا یعنی عبدالحارث اگر وہ ان کا اسلامی نام لکھتے یعنی عبداللہ تو پھر ان کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبدالحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا۔

۸۷۲۔ حضرت حارثؓ بن خالد بن صخر

حضرت حارثؓ بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے دادا ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی ریطہ بنت حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کا اور ان کی بیوی کا نسب عامر میں جا کے مل جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف پھر دوبارہ ہجرت کی تھی اور وہیں حبش میں ان کی اولاد یعنی موسیٰ اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی تھیں یہ سب بچے حبش ہی میں مر گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے والد انہیں حبش سے نبی ﷺ کے پاس لئے ہوئے آرہے تھے اثنائے راہ میں انہوں نے کہیں پانی پیا۔ (اس پانی میں نہ معلوم کیا تھا کہ) سب مر گئے صرف یہی تنہا بچ رہے جب یہ مدینہ پہنچے تو نبی نے یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف کی لڑکی سے ان کا نکاح کر دیا۔ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں ان کے ان اولاد کے نام میں جو مرے تھے ایک نام ابراہیم لکھا ہے اور اس کو انہوں نے زبیر سے روایت کیا ہے مگر زبیر نے ان کا ذکر نہیں لکھا۔ ان کے ایک بیٹے ابراہیم تھے جو ان کے بعد زندہ رہے محمد بن ابراہیم بن حارث فقیہ انہیں کی اولاد سے ہیں شاید ان کا کوئی اور لڑکا بھی ہو جس کا نام

ابراہیم ہو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ کی کتاب میں ان کا ذکر بہت طول کے ساتھ ہے۔

۸۷۳۔حضرت حارثؓ بن خالد قرشی

بن خالد قریشی۔ان کی حدیث ہشیم بن عبدالرحمٰن عذری نے موسیٰ بن اشعث سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک شخص جن کا نام حارث بن خالد تھا نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شاید یہ وہی حارث ہیں جو خالد بن صخر تیمی کے بیٹے ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۸۷۴۔حضرت حارثؓ بن خزمہ

حضرت حارثؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم۔غنم کا نام قوقل بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔انصاری ہیں خزرجی ہیں بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حارث بن خزیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) خزمہ یہ طبری کا قول ہے۔انہوں نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا اور ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے اور ان لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی خبر لے آئے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں کھوگئی تھی اور منافقوں نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہیں وہ آسمان کی خبر کیسے جان سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب ان کی اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں اللہ جن کی اطلاع مجھے دے اب اللہ نے اس کا مقام مجھے بتلا دیا ہے سنو وہ فلاں شعب کے وادی میں ہے چنانچہ لوگ گئے اور اس کو لے آئے جو شخص اس کو لائے ان کا نام حارث بن خزمہ تھا۔موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ انصار کے قبیلہ بنی عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن خزمہ بن عدی جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں ابوالحرم مکی بن ریان نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ (امام) مالک سے وہ عبداللہ بن ابی بکر بن عباد بن تمیم سے روایت کرتے تھے کہ ابوبشیر انصاری جن کی کنیت حارث بن خذمہ تھی نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی سفر میں تھے آپ نے ایک شخص کو اس کام پر متعین فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں بالوں کا پٹہ اگر پڑا ہو تو وہ کاٹ دیا جائے امام مالک کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پٹہ نظر بد سے بچانے کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارث بن خزمہ وہی شخص ہیں جو عمر بن خطاب ؓ کے پاس سورۃ توبہ کے اخیر کی دو آیتیں لے کر آئے تھے [1] لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ (التوبۃ: ۱۲۸) میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن

---

[1] حضرت عمرؓ نے جمع قرآن کے وقت یہ شرط کی تھی کہ جب تک کسی آیت پر دو گواہ نہ مل جائیں یعنی حافظ بھی اس کی شہادت دے اور کسی کے پاس لکھی ہوئی بھی ہو اس وقت تک وہ آیت مصحف میں نہ لکھی جائے تمام آیات قرآنی اس شرط پر ٹھیک اتریں سوا سورۃ توبہ کی آخری دو آیتوں کے سو وہ بھی بالآخر ان کے پاس لکھی ہوئی نکل آئی۔

علی اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سے مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبید بن سباق سے روایت کر کے خبر دی کہ زید بن ثابت ان سے بیان کرتے تھے کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوا بھیجا بعد اس کے انہوں نے جمع قرآن کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ سورۂ براۃ کی آخری آیتیں یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (التوبة: ۱۲۸-۱۲۹) تک مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملیں یہ حدیث صحیح ہے۔ان حارث کی وفات ۴۰ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۷۵۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خزیمہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خزیمہ کنیت ان کی ابوخزیمہ۔انصاری ہیں۔ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید (ابن ثابت) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا سورۂ توبہ کی آخری آیتیں مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس سے ملیں۔یہی قول صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۷۶۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خضرامہ ضبی

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن خضرامہ ضبی ہلالی اسی سند سے جو حارث بن حکیم کے بیان میں مذکور ہوئی سیف بن محمد بن صعب بن ہلال ضبی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حر بن خضرامہ آئے (ہلال ضبی) نے (ان کا نام) ایسا ہی بیان کیا ہے اور وہ بنی عبس کے حلیف تھے مدینہ میں کچھ بکریاں اور کچھ غلام بیچنے کے لئے لے گئے تھے مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس سے) کفن اور حنوط دیا پھر ان کے وارث آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں انہیں دلوادیں اور حکم دیا کہ غلام مدینہ میں بیچ ڈالے جائیں اور ان کی قیمت انہیں دلوادی بعض لوگوں نے دار قطنی سے انہوں نے منذر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے (ان کا نام) بجائے حر کے حارث بیان کیا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۷۷۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع بن مکیث

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع بن مکیث۔بقیہ نے عثمان بن زفر سے انہوں نے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث سے انہوں نے اپنے چچا حارث ابن رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق باعث برکت ہے اور کج خلقی باعث نحوست ہے اور نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے اس حدیث کو معمر نے عثمان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن مکیث کی بعض اولاد سے مروی ہے اور وہ اس کو رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے رافع بن مکیث کے نام میں یہ حدیث آئے گی ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۸۷۸۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن رافع۔ابوموسیٰ نے عبدان سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ

کہتے تھے کہ حارث ابن رافع نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جو غزوۂ احد واقع ۳ ہجری میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی حدیث محفوظ نہیں۔

۸۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ربعی

حضرت حارثؓ بن ربعی۔ بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ بن تزید ابن جشم بن خزرج۔ کنیت ان کی ابوقتادہ انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر بنی سلمہ سے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام نعمان ہے۔ یہ ابن اسحاق اور ہشام بن کلبی کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں بلدمہ بالفتح ہے اور بلذمہ بالذال معجمہ مضموم ہے ان کا ذکر کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ کنیت ہے سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۸۰۔ حضرت حارثؓ بن ربیع

حضرت حارثؓ بن ربیع بن زیاد بن سفیان بن عبداللہ بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطعیہ بن عبس غطفانی عبسی۔ ہشام کلبی نے ابوالشعب عبسی سے روایت کی ہے کہ انہوں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عبس کے نو آدمی آئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے انہیں میں حارث بن ربیع بن زیاد بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے تو نبی ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ربیع کامل اور عمارہ وہاب اور انس الفوارس اور قیس الحفاظ یہ سب لوگ زیاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۱۔ حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ مخزومی۔ ان سے نبی ﷺ نے کچھ قرض لیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اس کو عبداللہ ابن عبدالصمد بن ابی خداش موصلی نے قاسم جرمی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے روایت کیا ہے اور ثوری کے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن مبارک نے اور قبیصہ نے اور ثوری نے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور وکیع نے اور بشر بن عمرو نے اور ابن فدیک وغیرہ نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ حارث کا ذکر اس روایت میں وہم ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید بن کاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی فدیک نے وہ کہتے تھے موسیٰ اور اسماعیل فرزندان ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے ان سے کچھ قرض لیا موسیٰ کہتے تھے کہ تیس ہزار قرض لیا تھا اور کچھ ہتھیار ان سے عاریۃً لئے تھے پھر آپ واپس

آئے تو انہیں واپس کردیئے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ وہ ادا کر دیا جائے اور شکر گزاری کی جائے۔ ان کا تذکرہ ابو مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بن ابی ربیعہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کے وہ بصرہ میں ابن زبیر کے عامل تھے قباع ان کا لقب ہے۔ صحابی نہیں ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ کا ذکر ان کے باب میں ہوگا۔

۸۸۲۔ حضرت حارثؓ بن زہیر

حضرت حارثؓ بن زہیر بن اقیش عکلی۔ ابن شاہین نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی حارث بن اقیش یا کوئی اور ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث حارث بن یزید عکلی نے قبیلہ کے مشائخ سے انہوں نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں اوران کی قوم کو ایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکاۃ و اعطیتم سھم اللہ عزوجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عزوجل ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے محمد کی طرف سے بنی قیس بن اقیش کے نام اما بعد اگر تم لوگ نماز پڑھتے رہو گے اور زکوۃ دیا کرو گے اور اللہ عزوجل کا حصہ (مال غنیمت سے) بخوشی خاطر دیتے رہو گے تو تم اللہ عزوجل کی امان میں ہو۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے یعنی ان کے اور حارث بن اقیش کے ایک ہونے میں کچھ شک نہیں ہے ابن مندہ کو اشتباہ ہو گیا ہے جو انہوں نے ایک کے تذکرہ میں نبی کا خط روایت کیا ہے اور دوسرے کے تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخ کے چار بچے مرجائیں ابن مندہ نے ان کو دو سمجھا ہے حالانکہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی شخص یعنی حارث بن اقیش کی ہیں اور وہ بیٹے ہیں زہیر بن اقیش کے کبھی اپنے والد کی طرف منسوب کردیئے جاتے ہیں اور کبھی اپنے دادا کی طرف۔ واللہ اعلم

۸۸۳۔ حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری

حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری ساعدی بدری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن غسیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن ابی اسید نے جن کے والد شریک غزوۂ بدر تھے حارث بن زیاد ساعدی انصاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ غزوۂ خندق میں نبیؐ کے پاس گئے حضرت ﷺ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے انہوں نے (ایک شخص کی طرف) اشارہ کر کے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی بیعت لے لیجئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے عرض کیا میرے چچا کا بیٹا حوط بن یزید یا ابویزید بن حوط ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے بیعت نہ لوں گا لوگ تمہاری طرف ہجرت کر کے آتے ہیں اور تم ان کی طرف ہجرت کر کے نہیں جاتے (یعنی ان سے محبت نہیں کرتے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو کوئی مرتے دم تک انصار سے محبت رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے محبت رکھتا ہوگا اور جو شخص مرتے دم تک انصار سے بغض رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے بغض رکھتا ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ سعدی ہیں لیکن صحیح ساعدی ہے

ابواحمد عسکری نے لکھا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے۔حوط بفتح حاء مہملہ ہے۔

۸۸۴۔ حضرت حارثؓ بن زیاد

حضرت حارثؓ بن زیاد۔ یہ انصاری نہیں ہیں۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔حسن بن سفیان نے قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے یونس بن سیف سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب سکھادے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھ۔ اس حدیث کو حسن بن عرفہ نے قتیبہ سے۔ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں حارث بن زیاد بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے مگر یہ زیادتی وہم ہے۔اس حدیث کو اسد بن موسیٰ نے اور آدم نے اور ابوصالح نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حارث سے انہوں نے ابورہم سے انہوں نے عرباض سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۵۔ حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ

حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس۔ربعی عبدی۔ان کی والدہ ذوملہ بنت رویم ہیں جو بنی ہند بن شیبان سے تھیں ان کی کنیت ابوعتاب ہے ۲۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۶۔ حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف

حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۷۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔ بھائی ہیں بنی معیص کے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ یہ آیت وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' تمہارے دادا عیاش بن ابی ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔حارث بن زید معیص کے بھائی تھے وہ ان کو مکہ میں بحالت شرک ستایا کرتے تھے جب اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو حارث مسلمان ہو گئے مگر لوگوں کو ان کے اسلام کا حال نہیں معلوم ہوا وہ بارادہ ہجرت (مکہ سے) چلے یہاں تک کہ جب بنی عمرو بن عوف کے میدان میں پہنچے تو عیاش بن ابی ربیعہ انہیں ملے وہ یہی سمجھے کہ اب بھی یہ مشرک ہیں انہوں نے ان پر تلوار چلادی اور ان کو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا الی قولہ فان کان من قوم عدولکم وھو مومن فتحریر رقبة مومنة. (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر دھوکہ سے پھر وہ مقتول مسلمان کسی ایسی قوم سے ہو جو تمہاری

دشمن ہے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے۔'' مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے اور اہل شرک کو دیت نہ دے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۸۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث بن زید رسول اللہ ﷺ پر بہت سختی کیا کرتے تھے وہ مسلمان ہوئے اور نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے ان کا اسلام مشہور نہ ہوا تھا راستہ میں عیاش بن ابی ربیعہ ان کو ملے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ اس سے پہلے کے تذکرہ میں ان کا ذکر لکھ چکے تھے یہ بیٹے ہیں معیص بن عامر بن لوی کے پس کوئی وجہ استدراک کرنے کی نہیں ہے۔

۸۸۹۔ حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ

حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ۔ یہ والد ہیں سبرہ بن حارث بن ابی سبرہ کے بعض لوگ ان کو سبرہ بن ابی سبرہ کہتے ہیں یعنی ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سبرہ کے والد یزید بن ابی سبرہ ہیں۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۹۰۔ حضرت حارثؓ بن سراقہ

حضرت حارثؓ بن سراقہ۔ بعض لوگ ان کو حارثہ بن سراقہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بنی عدی بن نجار سے بدر میں شہید ہوئے تھے یہ پاسبانی کرتے تھے۔ ان کا ذکر عروہ بن زبیر نے شرکائے بدر میں کیا ہے اور حارثہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس سے زیادہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۱۔ حضرت حارثؓ بن سعد

حضرت حارثؓ بن سعد۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ انہوں نے اس کو عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے جھاڑ پھونک والی حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے روایت کی ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ حدیث ابوخزامہ سے مروی ہے جو حارث بن سعد کی اولاد سے تھے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ انہیں ابوخزیمہ نے جو حارث بن سعد ہذیم کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ

یارسول اللہ بتایئے کوئی دوا ایسی ہے جو استعمال کی جائے یا کوئی پرہیز ایسا ہے جو عمل میں لایا جائے اور وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو ٹال دے ابن ابی عاصم کہتے تھے کہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام خریمہ ہے بعض کہتے ہیں خرینہ اور بعض کہتے ہیں ابوخزامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی خزامہ اور رفع ونصب وجر میں بھی لوگوں کا اختلاف ہے (یعنی نے کو بعض مرفوع بعض منصوب بعض مجرور کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۲۔ حضرت حارثؓ بن سعید

حضرت حارثؓ بن سعید بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ اکرمین۔ کندی ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی جمہرہ میں لکھا ہے کہ یہ نبی کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔

۸۹۳۔ حضرت حارثؓ بن سفیان

حضرت حارثؓ بن سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کو ابوسفیان حبش سے لے کے آئے تھے۔ ابوعمر نے ان کے والد سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے علیحدہ ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔

۸۹۴۔ حضرت حارثؓ بن سلمہ

حضرت حارثؓ بن سلمہ عجلانی۔ احد میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۵۔ حضرت حارثؓ بن سلیم

حضرت حارثؓ بن سلیم بن ثعلبہ بن کعب بن حارثہ۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ عدوی کا قول ہے ابوعلی غسانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۸۹۶۔ حضرت حارثؓ بن سہل

حضرت حارثؓ بن سہل بن ابی صعصعہ۔ انصاری ہیں بنی مازن بن نجار سے۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے تصحیف کر دی ہے ان کا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابوجعفر نفیلی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انہوں نے تصحیف کی۔ ابن بکیر نے ابن اسحٰق سے ایسا ہی

نقل کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ابن مندہ کے مثل ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کوئی پہلا نام نہیں ہے جس میں اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیوں نے ابن اسحٰق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیوں کا قول رد نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

۸۹۷۔ حضرت حارثؓ بن سواد

حضرت حارثؓ بن سواد انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۹۸۔ حضرت حارثؓ بن سوید تیمی

حضرت حارثؓ بن سوید تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث قطن بن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمد اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہیں کہ وہ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اس کے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اس کے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ ان کو ابن مسلم کہتے ہیں مخزومی ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی **کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھد وان الرسول حق الی قولہ الا الذین تابو** (ال عمران ایت: ۸۷، ۸۸) ''اللہ ان لوگوں کو کیوں ہدایت کرے جو بعد ایمان لانے کے اور بعد اس بات کی شہادت دینے کہ رسول برحق ہیں کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی''۔
ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انہیں پڑھ کے سنایا حارث نے کہا واللہ میں تجھے سچا ہی جانتا ہوں اور اللہ تو سب سچوں سے سچا ہے۔ پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا یا نبی ﷺ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر اسلام لائے ان کا نام حارث بن سوید بن صامت ہے اور قسم ہے اپنی جان کی کہ مفسرین کی یہ حالت ہے کہ ایک کہتا ہے کہ فلاں آیت کے نزول کا سبب زید ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اس کے نزول کا باعث عمر ہے اور جو شخص اسمائے صحابہ کو جمع کرے اس پر ضروری ہے کہ جو کچھ علما نے بیان کیا ہے اس کو ذکر کر دے گو انہوں نے باہم اختلاف کیا ہوتا کہ گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ بات چھوٹ گئی اور اس تذکرہ نویس کی نظر وہاں تک نہیں پہنچی پس بہتر یہ ہے کہ سب اقوال کو ذکر کرے اور جو ان میں صحیح ہے اس کو ظاہر کر دے۔ دیکھو اس حادثہ میں ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے مرتد ہو گئے تھے اور پھر اسلام لائے وہ حارث بن سوید بن صامت ہیں اور مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ وہ یہی ہیں اور مجاہد زیادہ علم رکھنے والے اور زیادہ ثقہ ہیں پس یہ نامناسب ہے کہ کسی اور کے کہنے سے ان کا قول چھوڑ دیا جائے۔ واللہ اعلم

۸۹۹۔ حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت

حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت۔ جلاس کے بھائی ہیں عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں ان کا نسب اوپر گزر چکا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن سوید بن صامت (ہے) اور بیان کیا ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے بعد اس کے نادم ہوئے اور کہا ہے کہ میں ان کو پہلا ہی حارث سمجھتا ہوں یعنی تیمی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے حارث تیمی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ کوفی ہیں اور تمام علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو نبی ﷺ نے مجذر بن زیاد کے عوض میں قتل کرا دیا تھا انہوں نے جنگ احد میں دھوکہ دے کے مجذر بن زیاد کو قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ نے مجذر کے بیان میں لکھا ہے کہ حارث بن سوید بن صامت نے ان کو قتل کیا تھا بعد اس کے وہ مرتد ہو گئے اور پھر اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مجذر کے عوض میں قتل کرا دیا۔ حارث نے مجذر کو صرف اس لئے مارا تھا کہ مجذر نے حارث کے والد سوید بن صامت کو زمانہ جاہلیت میں انصار کی لڑائیوں میں قتل کیا تھا ان کے قتل کی وجہ سے جنگ بعاث کا واقعہ پھر لوگوں کو یاد آ گیا چنانچہ حارث نے جنگ احد میں جب ان کو دیکھا تو اپنے باپ کے عوض میں ان کو قتل کر دیا۔ واللہ اعلم۔ پورا قصہ جلاس کے بیان میں گزر چکا ہے لہٰذا اب ہم دوبارہ اس کو نہیں لکھتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۰۔ حضرت حارثؓ بن شریح

حضرت حارثؓ بن شریح نمیری۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ذویب کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن شریح بن ذویب بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ یا خویلد منقری تمیمی (ہے) نبی ﷺ کے حضور میں بنی منقرہ کے وفد میں قیس بن عاصم کے ہمراہ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان کی حدیث دلہم بن دہشم عجلی سے مروی ہے وہ عائذ بن ربیعہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں بعض لوگ ان کو نمیری کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی نمیرہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دلہم کی حدیث عائذ بن ربیعہ نمیری سے انہوں نے مالک سے انہوں نے قرۃ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے قرہ اور قیس بن عاصم اور ابو مالک اور حارث بن شریح وغیرہم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم حق پر ہیں یہ حارث نمیری ہیں تمیمی نہیں ہیں ابو عمر سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں نے حارث کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے ان میں قیس بن عاصم کا نام بھی لیا ہے اور ابو عمر کی کتاب میں صرف قیس بن عاصم منقری کا ذکر ہے لہٰذا ان میں یہ خیال آیا کہ یہ حارث بن منقری ہیں کیونکہ ابو عمر کے ان کو وفد میں قیس کے ہمراہ دیکھا ابو عمر نے قیس نمیری کا ذکر نہیں کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ قیس بن عاصم بن اسید بن جعونہ نمیری کے بیٹے ہیں نبی کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا ابن کلبی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو وفد بن کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حارث بن نمیری ہیں۔ ابو موسیٰ نے قیس بن عاصم نمیری کا ذکر ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اس سے بھی ہمارے ہی قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اگر منقری ہوتے تو ابو موسیٰ استدراک نہ کرتے کیونکہ ابن مندہ نے منقری کا ذکر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۹۰۱۔ حضرت حارثؓ بن صبیرہ

حضرت حارثؓ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب۔ کنیت ان کی ابووداعہ سہمی یہ ان لوگوں میں تھے جو جنگ بدر میں مشرکوں کے ہمراہ آئے تھے پھر یہ گرفتار کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ میں ایک ان کا بیٹا بڑا عقل مند ہے وہ مالدار ہے وہ ان کا فدیہ ادا کردے گا چنانچہ ان کا بیٹا مطلب مکہ سے مدینہ چار دن میں آیا اور اس نے اپنے باپ کی طرف سے فدیہ ادا کیا قریش کے قیدیوں میں سب سے پہلے انہیں کا فدیہ ادا ہوا۔ ابووداعہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے والد صبیرہ کی بہت بڑی عمر ہوئی تھی اور بوڑھے نہیں ہوئے انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے

حجاج بیت الله ان صبیرۃ القرشی ماتا سبقت منیته المشیب و کان میتته افتلاتا

اے خانہ خدا کے حج کرنے والوں صبیرہ قرشی.........اس کی موت بڑھاپے سے پہلے آ گئی ہے۔

۹۰۲۔ حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ

حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں۔ ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کے تین بھائی تھے قیس اور ابوکلاب اور جابر ابوکلاب اور جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۰۳۔ حضرت حارثؓ بن صمہ

حضرت حارثؓ بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر ان کی ملاقات مبذول بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری سے ہوئی۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے وہ سعد کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہؐ نے صہیب بن سنان اور ان کی درمیان مواخاۃ قائم فرمائی تھی۔ اور بدر کیطرف آپ کے ساتھ چلے تھے اور مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ مال غنیمت میں آپ نے ان کیلئے اجر اور حصہ مقرر فرمایا تھا۔ اور احد میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ احد میں نہایت ثابت قدم رہے۔ اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا اور اس کا سامان اتار کر رسول اللہؐ کے حضور میں پیش کیا ان کے علاوہ اور کسی نے سامان حضورؐ کے حضور پیش نہ کیا انہوں نے حضورؐ سے موت پر بیعت کی تھی۔ بئر معونہ میں شریک ہوئے وہ اور عمرو بن امیہ مقام سرح میں تھے کہ ان دونوں نے ایک منزل ایک پرندہ بیٹھا ہوا دیکھا تو وہاں پہنچے تو اس جگہ ان کے شہید ساتھی موجود تھے پس حارث نے عمرو سے کہا آپ کی کیا رائے ہے۔ عمرو نے کہا میرا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہؐ سے ملا جائے۔ حارث نے کہا میں تو مقتول ساتھیوں کے پاس رہنے کو ترجیح دونگا۔ اور وہ آگے بڑھے قاتل قوم سے جنگ ہوئی اور شہید ہوئے۔

عبداللہ بن ابی بکر نے کہا۔ کہ انہوں نے انکو قتل نہیں کیا مگر وہ (دشمن) انکی طرف مسلسل نیزے پھینکتے رہے جو ان کے جسم میں پیوست ہوتے گئے اور وہ شہید ہو گئے۔ عمر بن امیہ قید ہو گئے پھر وہ آزاد ہو گئے حارث کے بارے میں شاعر نے بدر والے دن یہ کہا۔

یا ربّ ان الحارث بن صمہ اهل وفاء صادق و ذمة

اقبل فی مھامہ ملمہ فی لیلۃ ظلماء مدلھمہ

یسوق بالنبی ھادی الامہ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

اے رب! حارث بن صمہ۔ سچا وفادار اور ذمہ داروں میں سے ہے۔

سخت اندھیری رات یعنی گھمسان کی جنگ میں بھی آگے بڑھنے والا ہے۔ جنت کی تلاش میں ہادی الامۃ نبیؐ کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہے۔

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ اشعار حضرت علی بن ابی طالب نے احد کے دن کہے تھے۔ زہری' موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ عروہ اور زہری نے کہا ہے کہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

محمود بن لبید روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حارث بن صمہ کہتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہؐ نے مجھ سے سوال کیا جبکہ وہ ایک گھاٹی میں تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ تو نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے میں نے عرض کی ہاں میں نے اسے دیکھا کہ وہ پہاڑی کے پہلو میں تھے۔ اس پر مشرکین کا لشکر حملہ آور تھا۔ میں اسکی طرف متوجہ ہوا تاکہ میں اسکو روکوں۔ پس میں نے آپ کو دیکھا میں آپکی طرف متوجہ ہوا پس آپؐ نے فرمایا فرشتے اسکو روک رہے ہیں۔ پس میں حارث کیطرف لوٹا۔ تو حارث کے سامنے سات آدمی مقتول پڑے تھے۔ میں نے کہا آپ تو کامیاب ہوگئے کیا آپ نے ان سب کو قتل کیا۔ پس عبدالرحمٰن نے کہا ارطاہ بن شرحبیل اور یہ دونوں انکو تو میں نے قتل کیا ہے مگر ان کے قاتل کو میں نے نہیں جانتا حارث کہتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۰۴۔ حضرت حارثؓ بن ضرار

حضرت حارثؓ بن ضرار۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی ضرار کہتے ہیں۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سابق نے عیسیٰ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حارث بن ابی ضرار سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی ترغیب دی میں مسلمان ہو گیا اور میں نے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا آپ نے مجھے زکوٰۃ کی تعلیم کی میں نے اس کا اقرار کر لیا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاتا ہوں اور انہیں اسلام کی طرف اور ادائے زکوٰۃ کی طرف بلاتا ہوں جو لوگ ان میں سے میری بات مان لیں گے میں ان کی زکوٰۃ جمع کروں گا اور اے رسول اللہؐ آپ فلاں فلاں وقت میں میرے پاس کسی کو بھیج دیں تاکہ جو کچھ زکوٰۃ میں جمع کروں وہ آپ کے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث نے ان لوگوں سے جنہوں نے ان کی بات مانی زکوٰۃ جمع کر لی اور وہ وقت آ گیا جس وقت رسول اللہؐ نے بھیجنا چاہا تھا تو کوئی قاصد آپ کو نہ ملا حارث نے سمجھا کہ کوئی بات ناخوشی کی خدا اور رسول کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو بلایا اور ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک وقت مقرر کر دیا تھا کہ تمہارے پاس

قاصد بھیجوں گا تا کہ جو کچھ زکوۃ میں نے جمع کی ہو اس پر وہ قبضہ کر لے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وعدہ خلافی نہیں ہو سکتی اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے قاصد نے آنے میں دیر کی بلکہ کوئی بات ناخوشی کی ہوئی ہے لہٰذا چلو رسول اللہ کے پاس اور (ادھر) رسول اللہ نے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو حارث کے پاس بھیجا تا کہ جو کچھ زکوۃ انہوں نے جمع کی ہو اس پر قبضہ کر لیں چنانچہ ولید گئے اور اثنائے راہ سے لوٹ آئے اور رسول اللہ سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ حارث نے زکوۃ مجھے نہیں دی اور میرے قتل کا ارادہ کیا پس رسول اللہ نے حارث کی طرف لشکر بھیجا حارث معہ اپنے ساتھیوں کے آ رہے تھے جب لشکر انہیں ملا تو انہوں پوچھا کہ تم کس کی طرف بھیجے گئے ہو ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری ہی طرف حارث نے کہا کہ کیوں ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ نے تمہارے پاس ولید بن عقبہ کو بھیجا تھا وہ لوٹ کر حضرت کے پاس گئے اور انہوں نے بیان کیا کہ تم نے انہیں زکوۃ نہیں دی اور ان کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا نہیں قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے نہ میں نے ولید کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے چنانچہ جب حارث رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے زکوۃ نہ دی اور میرے قاصد کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا کہ نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے نہ ان کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے میں جو آیا تو اسی وقت آیا جبکہ آپ کا قاصد میرے پاس نہ گیا مجھے خوف ہوا کہ خدا اور رسول کی کچھ ناخوشی ہے اس پر سورۃ حجرات نازل ہوئی: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ م بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بجهالة الى قوله والله عليم حكيم- (الحجرات: ٦) ''اے مسلمانوں جب تمہارے پاس کوئی فاسق کسی خبر کو لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ (اس کی خبر پر) اعتماد کر کے تم نادانستگی میں کسی قوم پر جا پڑو'' اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کی تحقیق کرنا چاہیے تاوقتیکہ پوری طرح اس کی تصدیق نہ ہو جائے اس کو ماننا نہ چاہیے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ضرار ہے اور بعض لوگوں ابن ابی ضرار کہتے ہیں اور کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۹۰۵۔ حضرت حارثؓ بن ابی ضرار

حضرت حارثؓ بن ابی ضرار۔ ابوضرار کا نام حبیب بن حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ جذیمہ کا نام مصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں والد ہیں جویریہ زوجہ نبی ﷺ بنت حارث کے۔ ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سے نکاح کیا وہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کی قیدیوں میں تھیں اور ثابت بن قیس ابن شماس کے حصہ میں آئی تھیں پھر انہوں نے پورا قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا کہ ان کے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کی طرف سے فدیہ دینے کو آئے جب مقام عقیق میں پہنچے تو جو اونٹ وہ فدیہ دینے کے لئے لائے تھے ان میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے معلوم ہوئے اور ان دونوں کو وادی عقیق کے کسی درے میں چھپا دیا بعد اس کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ لوگوں نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ اس کا فدیہ ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ دونوں اونٹ کہاں ہیں جو تم نے مقام عقیق کے فلاں فلاں درے میں چھپا دیئے ہیں حارث (اس معجزہ کو سنتے ہی) بول اٹھے کہ اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله- میری اس بات پر رسول اللہ کے کوئی مطلع نہ تھا حارث اور ان کے دونوں بیٹے اور ان کی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے ان

حارث کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۹۰۶۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر

حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر بن خزیمہ۔ عوف بن طفیل کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے ان کے لئے شرف رؤیت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۷۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ بن سنجرہ قریشی۔ احمد بن زہیر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور ان کا نسب ازد میں ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ طفیل کے نام میں اس کو ذکر کریں گے یہ حارث وہی ہیں جو حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن فرزندان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی کے بیٹے ہیں کیونکہ ان کے والد طفیل ہیں اور وہ حضرت عائشہ کے اخیافی بھائی ہیں ان کے والد طفیل کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۰۸۔ حضرت حارثؓ بن ظالم

حضرت حارثؓ بن ظالم بن عبس سلمی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوالاعور ہے۔ ہم نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے یہ حارث جنگ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابونعیم اور ابوابن مندہ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑا وہم ہے انہوں نے دو آدمیوں کو ایک کر دیا حارث بن ظالم کی کنیت ابوالاعور ہے اور ابوالاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان ہے ان دونوں کی کنیت ابوالاعور ہے مگر پہلے انصاری خزرجی ہیں بنی عدی بن نجار سے ان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بدری ہیں اور دوسرے کا نام عمرو بن سفیان سلمی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں آدمیوں کو ایک کر دیا باوجودیکہ ان کے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے۔

۹۰۹۔ حضرت حارثؓ بن عباس

حضرت حارثؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ ان کی والدہ قبیلہ ہذیل کی خاتون تھیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی تمام بن عباس کے ذکر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے حضرت کو دیکھا ہے ہم نے بھی ان کا ذکر ویسا ہی لکھا ہے جیسا انہوں نے لکھا ہے۔

۹۱۰۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ بعض لوگ ان کو حارث بن اوس کہتے ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ حجازی ہیں۔ طائف میں رہتے تھے۔ انہوں نے حائضہ عورت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر

بن عبدالرحمٰن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبیداللہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص حج کعبہ کرے اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۹۱۱۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی اور بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث حماد بن عمرو نصیبی نے زید بن رفیع سے انہوں نے معبد جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے ضحاک بن قیس نے حارث بن عبداللہ جہنی کے پاس بیس ہزار درہم دے کر بھیجا اور کہا کہ ان سے کہنا امیر المومنین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم یہ اشرفیاں تم پر خرچ کردیں لہٰذا تم اس سے اپنا کام نکالو (چنانچہ میں گیا) حارث نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے کہا میں معبد بن عبداللہ بن عویمر ہوں میں نے کہا امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے وہ بات پوچھوں جو ایک کتابی عالم نے آپ سے یمن میں کہی تھی حارث نے کہا اچھا (سنو) مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا اگر میں جانتا کہ آپ کی وفات ہو جائے گی تو ہرگز نہ آپ کو چھوڑتا وہ کہتے تھے پھر میرے پاس ایک کتابی عالم آیا اور اس نے کہا کہ محمد کی وفات ہوگئی میں نے پوچھا کہ کب اس نے کہا آج اگر میرے پاس (اس وقت) کوئی ہتھیار ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا مگر پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس سے ایک آدمی میرے پاس آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں نے آپ کے بعد مجھے خلیفہ بنا کر مجھ سے بیعت کی ہے پس تم بھی اپنے وہاں کے لوگوں سے بیعت لو میں نے کہا کہ اس دن جس شخص نے مجھے اس کی خبر دی تھی تو یقیناً اس کے پاس کچھ علم ہے میں نے اسے بلوا بھیجا اور کہا کہ جو بات تم نے مجھ سے بیان کی تھی وہ صحیح تھی اس نے کہا میں تم سے کبھی جھوٹ نہ بولتا میں نے پوچھا کہ تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی اس نے کہا کہ اگلی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ آج کے دن کوئی نبی مرے گا میں نے کہا پھر ان کے بعد کیا حال ہوگا اس نے کہا مسلمانوں کی چکی پینتیس سال تک (اپنی حالت پر) گھومے گی (اس کے بعد رنگ بگڑ جائے گا) اس حدیث کو محمد بن سعد نے حماد بن عمر سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے ابو موسیٰ سے اس استدراک میں سہو ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قصہ جریر بن عبداللہ بجلی کے نام سے مشہور ہے میں خیال کرتا ہوں کہ غلطی سے جریر کا حارث بن گیا ہے۔

۹۱۲۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔عیاش بن ابی ربیعہ کے بھتیجے ہیں۔ عبدالکریم بن ابی امیہ نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے حضور میں ایک چور لایا گیا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے یہ بھائی ہیں عمرو بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر کے جن کا نام قباع ہے۔ان کے متعلق گفتگو حارث ابن ابی ربیعہ کے نام میں ہو چکی ہے۔یہ ابن زبیر کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔

۹۱۳۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ ان کی حدیث سعید مقبری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش پر پیش قدمی نہ کرو اور نہ قریش کو پڑھاؤ اگر قریش کو تکبر نہ پیدا ہو جاتا تو میں بتا دیتا کہ کس وجہ سے اللہ عزوجل کے نزدیک ان کی بزرگی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۱۴۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۱۵۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ کنیت ان کی ابوعنکثہ۔ ان کا شمار اہل شام میں سے اہل رملہ میں ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ازدی ہیں اور ان کی حدیث انہیں کے گھر والوں سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۱۶۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب بن مالک بن عمرو بن عوف بن مبذول۔ انصاری۔ حدیبیہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے اور حرہ کے دن شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کے والد کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب دوسی۔ بخاری نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان کی حدیث محمد بن حمید رازی سے مروی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر یعنی عبدالرحمٰن بن مغراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن مغراء بن عیاض بن حارث بن عبداللہ بن وہب نے خبر دی قبیلہ دوس کے ستر (۷۰) آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حارث اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے والد تو (مقام) سراۃ کی طرف واپس چلے گئے ان کے یہاں میوہ جات کے درخت بہت تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حارث مدینے میں تھے۔ یہ جنگ یرموک میں شریک تھے بالآخر فلسطین میں فروکش ہوئے تھے۔ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۹۱۸۔ حضرت حارثؓ ابوعبداللہ

حضرت حارثؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ انہوں نے نبی ﷺ سے نماز جنازہ کے متعلق روایت کی ہے۔ ان کی حدیث علقمہ بن مرثد سے مروی ہے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بیٹے ہیں نوفل کے ابوعمر نے ان کا تذکرہ حارث بن نوفل کے نام میں کیا ہے پس انہیں مناسب نہ تھا کہ

ان کا ذکر دوبارہ کرتے۔ واللہ اعلم

۹۱۹۔ حضرت حارثؓ بن عبد شمس

حضرت حارثؓ بن عبد شمس خثعمی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حمیری ابن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور اپنے تمام ساتھیوں کے لئے جان و مال کی امان آپ سے طلب کی تھی حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور ان کو اپنے ملک میں فلاں فلاں باتوں کی اجازت دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۲۰۔ حضرت حارثؓ بن عبد العزیٰ

حضرت حارثؓ بن عبد العزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن قصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ رسول اللہؐ کے رضاعی باپ ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن عبد العزیٰ جو رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے۔ مکہ میں رسول اللہ کے پاس آئے ان سے قریش نے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ تمہارے یہ بیٹے کیا کہتے ہیں حارث نے پوچھا کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ اللہ مرنے کے بعد پھر (لوگوں) کو زندہ کرے گا اور ایک دوسرا عالم بھی ہے جہاں اللہ نافرمانوں کو سزا دے گا اور فرمانبرداروں کو انعام دے گا تمہارے بیٹے نے ہمارے معاملات کو برہم کر دیا اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا پس حارث حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ کیا بات ہے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بیان کرتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے بعد اس کے جنت اور دوزخ میں بھیجے جائیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں میں یہ بیان کرتا ہوں اور جب وہ دن آئے گا تو اے باپ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں آج کی بات دکھا دوں گا۔ اس کے بعد حارث مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام عمدہ ہوا جب وہ مسلمان ہوئے تو کہتے تھے کہ جب میرا بیٹا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی بیان کی ہوئی باتیں دکھائے گا تو بغیر جنت میں داخل کئے ہوئے مجھے نہ چھوڑے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

۹۲۱۔ حضرت حارثؓ بن عبد قیس

حضرت حارثؓ بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر۔ ان کے بھائی سعید بن قیس اور یہ حبش کے مہاجرین سے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور پھر دوبارہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر حارث بن قیس کے نام میں لکھا ہے وہاں بھی ان کا ذکر آئے گا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۹۲۲۔ حضرت حارثؓ بن عبد کلال

حضرت حارثؓ بن عبد کلال۔ انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو خط لکھا تھا اس میں بعد حمد کے صدقات اور دیت کے احکام

بتائے تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں صرف اس زمانے میں موجود تھے میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے لوگوں کو جیسے احنف اور مروان وغیرہما کا کیوں ذکر کرتے ہیں حالانکہ ان کا صحابی ہونا اور دولت دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں۔

۹۲۳۔ حضرت حارثؓ بن عبد مناف

حضرت حارثؓ بن عبد مناف بن کنانہ۔ عبدان بن محمد نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے پھوپھی اور خالہ [1] کی میراث کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۴۔ حضرت حارثؓ بن عبید

حضرت حارثؓ بن عبید بن رزاح بن کعب۔ انصاری ظفری۔ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے تھے۔ ان کا ذکر ابوعمر نے ان کے بیٹے نضر بن حارث کے بیان میں کیا ہے۔

۹۲۵۔ حضرت حارثؓ بن عتیق

حضرت حارثؓ بن عتیق بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف۔ غزوۂ احد میں اپنے والد اور دونوں چچاؤں کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۶۔ حضرت حارثؓ بن عتیک

حضرت حارثؓ بن عتیک بن حارث بن ہیشہ۔ جبر بن عتیک کے بھائی ہیں احد میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے عتیک بن حارث بن عتیک بھی تھے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے جابر بن عتیک کے نام میں کیا ہے وہ ان کے بھائی ہیں اور کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

۹۲۷۔ حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار ہے۔ یہ بھائی ہیں سہل ابن عتیک کے جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ حارث غزوۂ احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے حارث کی کنیت ابواخزم ہے۔ جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔ واقدی اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۸۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ

حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ۔ انصاری خطمی۔ احد کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یہ کسی خاص صورت کا جواب ہے ورنہ دقت نہ ہوتے اور وارثوں کے ان کو حصہ ملتا ہے۔

۹۲۹۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک

حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ انصاری۔ معاوی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ بھی ان کا ذکر لکھ چکے تھے پھر کوئی وجہ ان پر استدراک کرنے کی نہیں۔

۹۳۰۔ حضرت حارثؓ بن عرفجہ

حضرت حارثؓ بن عرفجہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرالقیس ابن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ اور واقدی کا قول ہے۔ کلبی نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے مگر انہوں نے مالک کو اور کعب ثانی کو نکالدیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ قبیلہ بنی سلیم کے تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۱۔ حضرت حارثؓ بن عفیف

حضرت حارثؓ بن عفیف کندی۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۲۔ حضرت حارثؓ بن عقبہ

حضرت حارثؓ بن عقبہ بن قابوس۔ اپنے چچا وہب بن قابوس کے ہمراہ جبل مزینہ سے کچھ اپنی بکریاں لئے ہوئے مدینہ آئے تھے مدینہ کو دیکھا تو خالی تھا پوچھا کہ سب لوگ کہاں گئے کسی نے بتایا کہ احد میں مشرکوں سے لڑنے گئے ہیں چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے پاس (احد میں) گئے اور مشرکوں سے خوب لڑے یہاں تک کہ دونوں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۳۳۔ حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی

حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے حضرت عمر اور ابن مسعود سے کئی حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ واقدی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۳۴۔ حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری ہیں۔ چچا ہیں حضرت براء ابن عازب (مشہور صحابی) کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ماموں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد (امام احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے اشعث بن سواد سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء ابن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حارث بن عمرو کا گزر میری طرف ہوا ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک جھنڈا منعقد کر

دیا تھا میں نے پوچھا کہ اے چچا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کس طرف بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن ماردوں۔ اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے اور معمر نے اور فضل بن علا نے اور زید بن ابی انیسہ نے اشعث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے زید بن برأ بن عازب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے چچا مجھے ملے الی آخر الحدیث اور سدی نے اور ربیع بن رکین نے اور بعض لوگوں نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا گزر میری طرف ہوا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا الی آخر الحدیث حالانکہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار ہیں۔

یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے متعلق اختلاف ذکر کر کے کہا ہے کہ اس میں اضطراب ہے۔ جس کے ذکر سے طول ہوگا۔ اگر یہ حارث عمرو کے بیٹے ہیں تو یہ وہی حارث ہیں جو عمرو بن غزیہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے اور عمرو بن غزیہ ان لوگوں میں ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور موافق بیان علمائے نسب ان کے چار بیٹے تھے اور چاروں صحابی ہیں (ان کے بیٹوں کے نام یہ ہیں) حارث، عبدالرحمٰن، زید اور سعید مگر ان میں سے حارث کے سوا اور کسی سے روایت نہیں ہے صحابہ کے بعض تذکرہ نویسیوں نے ایسا ہی کہا ہے مگر اس قول میں اعتراض ہے حجاج بن عمرو بن غزیہ نے بھی نبیؐ سے روایت کی ہے۔ جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور میں ان حارث کو عمرو بن غزیہ کا بیٹا نہیں سمجھتا واللہ اعلم۔

اور شعبی نے برأ بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا ممکن ہے کہ ان کے کئی ماموں اور کئی چچا ہوں۔ ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔

۹۳۵۔ حضرت حارثؓ بن عمرو

حضرت حارثؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر باہلی۔ ابو احمد عسکری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کو حارث بن عمرو باہلی سہمی کہا ہے اور ابو احمد نے ان کے نسب میں ان کو سہمی نہیں کہا مگر ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہمی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ان سے کچھ رہ گیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی ان کو باہلی سہمی لکھا ہے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ قبیلہ باہلہ سے جن لوگوں کو نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے ان کے اور معن کے درمیان میں آٹھ پشتیں ہیں اور کم از کم سات پشتیں ہیں منجملہ ان کے سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن نصلہ بن غنم بن قتیبہ بن معن ہیں پس ابو احمد نے کئی پشتیں نکال ڈالیں۔ واللہ اعلم

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان بن زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ سے ملے تھے آپ اپنی اونٹنی عضباء (نامی) پر سوار تھے (یہ کہتے تھے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ میرے لئے استغفار کیجئے حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ فرائع[1] اور عتائر (کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں) حضرت نے

---

[1] فرائع جمع ہے فریعہ کی اور عتائر جمع ہے عتیرہ کی۔ فریعہ عام قربانی کو کہتے ہیں اور عتیرہ خاص رجب کے مہینے کی قربانی کو جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھی سائل کا مطلب یہ تھا کہ قربانیاں ضروری ہیں یا نہیں۔

فرمایا جو چاہے کرے جو نہ چاہے نہ کرے اور بکریوں میں ان کی قربانی کرنی چاہیے پھر آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر (ہمیشہ) اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے اور معمر بن سلیمان نے اور ابوسلمہ منقری وغیرہم نے یحیٰی بن زرارہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۳۶۔ حضرت حارثؓ بن عمرو اسدی

حضرت حارثؓ بن عمرو۔کنیت ان کی ابومکعت اسدی۔کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابومکعت اسدی کا نام حارث بن عمرو ہے اور سیف بن عمر نے لکھا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ کو ایک شعر بھی سنایا تھا۔

۹۳۷۔ حضرت حارثؓ بن عمرو مزنی

حضرت حارثؓ بن عمرو بن غزیہ مزنی۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ان کا شمار انصار میں ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو وہ حارث بن غزیہ سمجھتا ہوں جنہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے اور ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ حارث بن غزیہ کے نام میں کیا ہے وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۳۸۔ حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل

حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ان سواروں کے ہمراہ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی جو سال خیبر میں بنی عدی سے ہجرت کر کے آئے تھے یہ کل ستر آدمی تھے اور یہ وہ وقت تھا جب تمام بنی عدی نے ہجرت کی تھی مکہ میں ان کا ایک شخص باقی نہ رہا تھا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۳۹۔ حضرت حارثؓ بن عمیر

حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی۔قبیلہ بنی لہب میں سے ایک شخص ہیں۔انہیں رسول اللہؐ نے اپنا خط دے کے ملک شام کی طرف شاہ روم کے پاس بھیجا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں شاہ بصریٰ کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو شرحبیل بن عمرو غسانی ملا اس نے ان کی مشکیں کسیں اور ان کو لے گیا پھر یہ باندھ کر قتل کر دیئے گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد ان کے سوا مقتول نہیں ہوا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ایک لشکر مرتب کیا جسے موتہ کی طرف بھیجا ان پر زید بن حارثہ کو آپ نے سردار بنایا تھا اس لشکر میں قریباً تین ہزار آدمی تھے اہل روم نے ایک لاکھ آدمیوں سے ان کا مقابلہ کیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے صرف ان کا نام لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۹۴۰۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید

حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید بن جابر بن عویرہ بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔کنیت ان کی ابوواقد لیثی۔لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں عوف بن مالک اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن مالک مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور

ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں اور قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہاں ان کے اپنے متعلق یہ خبر صحیح ہے کہ وہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم کفر سے قریب العہد تھے۔ ان سے سعید بن میسّب نے اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور عروہ بن زبیر نے اور عطا بن یسار نے اور بسر بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن انس نے ضمرہ بن سعید مازنی سے انہوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید فطر اور نماز عید الضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ (سورۃ: ق)

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ० (سورۃ ق: ١) اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ० (القمر: ١) پڑھتے تھے۔ ان کی وفات ٦٦ ہجری میں ہوئی (اس وقت) عمر ان کی ستر برس کی تھی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ٦٥ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر پچھتر سال کی تھی شاید یہ زیادہ صحیح ہو کیونکہ جب ان کی عمر ستر برس کی ہو تو اس قول کے موافق جو ان کی وفات ٦٨ھ میں کہتے ہیں ہجرت کے وقت ان کی عمر دو برس کی ہوگی اور حنین میں دس برس کے ہوں گے پس حنین میں یہ کیونکر شریک ہوں گے ہاں جب ان کی عمر پچھتر برس کی ہو تو حنین میں ان کی عمر پندرہ برس کی ہوگی یہی قریب بصحت ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

٩٤١۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن ابی حارثہ

حضرت حارثؓ بن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن نشبہ بن غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ثم ذبیانی ثم المری۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے حضرت نے ان کے ہمراہ انصار میں سے ایک شخص کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا ان کی قوم کے لوگوں نے انصاری کو قتل کر دیا اور حارث ان کو بچا نہ سکے انہیں کے متعلق حسان کے یہ شعر

یا حار من یغدر بذمته جاره	منکم فان محمد الا یغدر
وامانة المری ما استودعته	مثل الزجاجة صدعها لا یجبر

اے حارث تم میں سے جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت میں بدعہدی کرتا ہے (وہ سمجھ لے) کہ محمد بدعہدی نہیں کرتے تم نے قبیلہ مرہ کی امانت اچھی طرح نہ رکھی، شیشہ کی طرح اس کی شکست جڑ نہیں سکتی۔

حارث عذر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! اللہ کی اور آپ کی قسم کہ یہ واقعہ ابن فریعہ کی شرارت سے ہوا خدا کی قسم (وہ ایسا شریر ہے کہ) اگر دریا میں اس کی شرارت ملا دی جائے تو تمام دریا خراب ہو جائے۔ نبی نے فرمایا کہ اے حسان اسے چھوڑ دو حسان نے عرض کیا کہ میں نے چھوڑ دیا۔ غزوۂ احد وغیرہ میں جھنڈا یہی اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ خندق میں یہ سرداران احزاب سے تھے جب وہ انصاری مقتول ہوئے جن کو انہوں نے پناہ دی تھی تو انہوں نے ان کی دیت میں ستر اونٹ بھیجے تھے یہ اونٹ رسول

اللہ نے انصاری کے وارثوں کو دے دیئے انہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ بنی مرہ پر عامل بنایا تھا۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۲۔ حضرت حارثؓ بن غزیہ

حضرت حارثؓ بن غزیہ اور بعض لوگ ان کو غزیہ بن حارث کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حارث بن غزیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ بعد فتح کے اب ہجرت باقی نہیں ہے اب صرف ایمان اور نیت (نیک) اور جہاد باقی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے۔ اس حدیث کو سوید بن عبدالعزیز نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فردہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۳۔ حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی

حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی کندی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) غضیف بن حارث ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے ان سے یونس بن سیف عبسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں کوئی بات بھولتا نہیں ہوں میں یہ بات بھی نہیں بھولتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ دیکھا آپ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۴۔ حضرت حارثؓ بن فروہ

حضرت حارثؓ بن فروہ بن شیطان بن خدیج بن امرالقیس بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور۔ بنی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے دادا کو اہل عرب شیطان صرف ان کے حسن و جمال کی وجہ سے کہتے تھے۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں قرہ کا نام لکھا ہے حالانکہ میں نے کلبی کی کتاب جمہرہ میں ان کا نام فروہ لکھا دیکھا ہے ایسا ہی طبری نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۵۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث

حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث بن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ بڑے شہسوار اور شاعر تھے۔ ابن دباغ اندلسی نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۹۴۶۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن

حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری۔ عیینہ بن حصن کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے چچا کے نام میں گزر چکا ہے۔ قبیلہ فزارہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں پہنچے تھے جبکہ آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ان کے چچا عیینہ بن حصن ان کے یہاں آئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن کو

حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے اور اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ عسکری کا وہم ہے یہ حال حر بن قیس کا ہے۔ ان کا حال پورا اوپر ہو چکا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کو دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کا ذکر ہم سے رہ گیا۔ واللہ اعلم

۹۴۷۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن خلدہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۸۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن عدی

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے حکومت انہیں کے متعلق تھی اور جس قدر مال بتوں کے نامزد کئے جاتے تھے وہ سب انہیں کی تحویل میں رہتے تھے۔ بعد اس کے یہ مسلمان ہوئے اور انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی۔ ان کا ذکر ابو عمر نے لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام قیس بن عدی بن سعد بن سہم (ہے) ان کے نکاح میں غبطلہ بنت مالک بن حارث بن عمرو بن صعق بن شنوق بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ تھیں یہ لوگ غبطلہ ہی کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ حارث بن قیس بن عدی بھی انہیں لوگوں میں تھے جو حضرت کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی افرایت من اتخذ الھہ ھواہ ''اے محمد کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔'' زبیر نے بھی ان کو مسخرپن کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہو سوا ابو عمر کے اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسخرپن کرنے والوں میں سے تھے۔

۹۴۹۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ حبش کے مہاجرین میں سے ہیں۔ یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر یہاں کیا ہے اور ابو عمر نے حارث بن عبد قیس کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے ابن مندہ نے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ان کا ذکر یہاں بھی کیا اور وہاں بھی کیا تو انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض لوگ ان کو حارث بن قیس کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد قیس کہتے ہیں ابو نعیم اور ابو عمر پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابو نعیم نے ان کا ذکر صرف اسی مقام پر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عبد قیس کہتے ہیں اور ابو عمر نے ان کا ذکر صرف وہاں کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۰۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن عمیرہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن قیس بن عمیرہ اسدی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کے نکاح میں آٹھ بیویاں تھیں۔ بعض لوگ ان کو قیس

بن حارث کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے وہ بھی کسی صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔ ان سے حُمیضہ بن شمرذل نے روایت کی ہے ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا نیز ابوداؤد کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حُمیضہ بن شمرذل سے انہوں نے حارث بن قیس سے روایت کر کے خبر دی کہ مسدد بن عمیرہ کہتے تھے کہ وہب اسدی نے بیان کیا کہ حارث کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی سے اس کا ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو۔ اس حدیث کو حمید بن ابراہیم نے ہشیم سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام قیس ابن حارث بتایا ہے احمد بن ابراہیم بن احمد نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے یعنی قیس بن حارث ہم نے ان کا ذکر قیس کے نام میں بھی کیا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۱۔ حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو

حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری نجاری ثم المازنی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے شرف یاب تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ کلبی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۹۵۲۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب۔ یہ اسلع کے لقب سے مشہور ہیں۔ علی بن سعید عسکری نے صحابہ میں ان کا نام لکھا ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا حال اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۹۵۳۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب جاہلی۔ عبدان نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حارث جاہلی ہیں انہوں نے خود اپنا حال بیان کیا ہے کہ ان کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی ہو چکی تھی۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو بہت عمدہ عمدہ باتوں کی نصیحت کی تھی جس سے ان کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۵۴۔ حضرت حارثؓ بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف، ثقفی۔ عرب کے طبیب تھے۔ ابوبکرہ کے خاندانی آقا تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے بواسطہ ایسے لوگوں کے جو متہم نہ تھے عبداللہ بن مکرم سے انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جب اہل طائف اسلام لائے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی جو محاصرہ طائف کے وقت رسول اللہؐ کے پاس آ گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے منجملہ ان کے ابوبکرہ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کئے ہوئے ہیں (اب یہ غلام نہیں بنائے جا سکتے) جن لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی تھی ان میں حارث بن کلدہ بھی تھے اور ابن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد بن سعد ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سعد بیمار ہوئے اور وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے رسول اللہؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے

عرض کیا کہ یارسول اللہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرض موت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تمہیں شفا دے گا یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو ضرر پہنچے گا پھر آپ نے حارث بن کلدہ سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے کہا واللہ میں ان کی شفا اسی چیز میں سمجھتا ہوں جو غالباً ان کے پاس موجود ہوگی (پھر سعد سے) کہا کیا تمہارے پاس عجوہ کی کھجوریں ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر حارث نے ان کے لئے فریقہ بنا دیا کھجوروں کو دودھ میں ملایا پھر اس میں گھی مخلوط کیا اور یہ انہیں چٹوایا اس کو چاٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ کوئی بندھن بندھا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۵۔ حضرت حارثؓ بن مالک طائی

حضرت حارثؓ بن مالک طائی۔ عدی بن حاتم کے ہمراہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس قبیلہ طی کا صدقہ لے کے آئے تھے اس کے متعلق ان کا ایک شعر بھی ہے۔ اس کو ابن دباغ نے وثیمہ سے نقل کیا ہے۔

۹۵۶۔ حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس

حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس عوذ بن جابر بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔ معروف بہ ابن برصا۔ برصا ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی دادی تھیں نام ان کا ریطہ بنت ربیعہ بن رباح بن ذی البردین تھا۔ ہلال بن عامر کے خاندان سے تھیں وہ اہل حجاز میں سے تھے مکہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے ابن جریج نے اور شعبی نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام مالک بن حارث ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حارث بن مالک بن برصا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے آج کے بعد سے قیامت تک قریش سے شرعی جہاد کبھی نہ کیا جائے گا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زکریا سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن مطیع سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور نیز ان سے عبید ابن جریج نے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں جمروں کے درمیان میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس (میرے) منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۷۔ حضرت حارثؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثؓ بن مالک انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو حارثہ کہتے ہیں انصاری ہیں ان سے زید سلمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یوسف بن عطیہ نے قتادہ اور ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ایک روز حارث سے ملے آپ نے پوچھا کہ اے حارث تم نے کس حال میں صبح کی حارث نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں سچا مومن ہوں آپ نے فرمایا کہ اے حارث دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ (اچھا بتاؤ) تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے انہوں نے عرض کیا کہ میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہے اسی وجہ سے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور (اب میری حالت یہ

ہے کہ) گویا میں اپنے پروردگار کا عرش ظاہر طور پر دیکھ رہا ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک دوسرے کی زیارت کرر ہے ہیں اور گویا میں اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کرر ہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث تم اب پہچان گئے ہو لہٰذا اسی پر قائم رہو۔ اس حدیث کو مالک بن مغولِ نے زبید سے روایت کیا ہے کہ نبی نے حارث سے فرمایا پھر انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور اس کو ابن مبارک نے صالح بن مسماء سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا اے حارث بن مالک الی آخری الحدیث اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تزکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۸۔ حضرت حارثؓ بن مالک

حضرت حارثؓ بن مالک۔ ابوہند حجام کے آقا تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے ان کا نام ہم سے بتایا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوہندی کا نام حارث بن مالک تھا۔ ابوعوانہ نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی ابوہند نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے آپ کے پچھنے لگائے تھے ان کو ہر روز (ڈیڑھ) مزدوری دینا پڑتی تھی رسول اللہؐ نے ان کے آقا سے ان کی سفارش کی تو انہوں نے نصف معاف کر دیا اس حدیث کو شعبہ اور ثوری اور شریک اور ابواسرائیل نے جابر سے روایت کیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبید کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ بنی بیاضہ کے غلام تھے اور اس حدیث کو اسحٰق بن بہلول نے اپنے والد سے انہوں نے ورقا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ابوہند نے جن کا نام حارث بن مالک تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس میں ابوہند کے آقا کا ذکر نہیں ہے ابوہند ہی کا نام حارث لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۹۔ حضرت حارثؓ بن مخاشن

حضرت حارثؓ بن مخاشن۔ اسماعیل بن اسحٰق نے علی بن مدینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن مخاشن مہاجرین میں سے تھے۔ ان کی قبر بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۶۰۔ حضرت حارثؓ بن مخلد

حضرت حارثؓ بن مخلد۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں۔ احمد بن یحیٰ صوفی نے محمد بن بشر سے انہوں نے سفیان بن سعید سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مخلد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عورتوں کی دبر میں ادخال کرے گا قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہ کرے گا۔ احمد بن یحیٰ نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور معاویہ بن عمرو نے محمد بن بشر سے اس کو روایت کیا ہے اور موسیٰ بن اعین ثوری سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے حارث بن مخلد زرقی سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۶۱۔ حضرت حارثؓ بن مسعود

حضرت حارثؓ بن مسعود بن عبدہ بن عبیدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری اوسی۔ صحابی ہیں۔ جسر کے دن حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ اس کو طبری نے ابن شہاب اور ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۲۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن حارث تمیمی۔ بعض لوگ ان کو مسلم بن حارث کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابومسلم ہے۔ ان کی حدیث ہشام بن عمار نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے انہوں نے مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ (یہ کہتے تھے) جب ہم مقام مغار میں پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے پہلے مقام رنین میں جا کے حریف کے لوگوں سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تو بچ جاؤ گے ان لوگوں نے کہہ دیا جب میرے ساتھی آئے تو انہوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا حالانکہ وہ ہمارے لئے ثابت ہو چکی تھی ہم جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے مجھے بلایا اور جو کچھ میں نے کیا تھا اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ آگاہ رہو اللہ عزوجل نے ان میں سے ہر شخص کے عوض میں تمہارے لئے اس قدر نیکیاں لکھی ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے تھے میں نیکیوں کی مقدار کو بھول گیا وہ کہتے تھے پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں گا اور میرے بعد مسلمانوں کے جو لوگ حاکم ہوں گے ان کو تمہارے متعلق (اس تحریر میں) وصیت کروں گا۔

چنانچہ آپ نے یہ تحریر لکھ دی اور اس پر مہر کر کے میرے حوالہ کر دی۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید ابن عبدربہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلم بن حارث تمیمی نے اپنے والد سے نقل کر کے ان سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو پس اگر تم اس دن مرو گے تو اللہ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو اگر تم اس رات کو مر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دنیا سے اٹھا لیا تو میں اس تحریر کو لے کر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا انہوں نے اس کو کھولا اور پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر میں اس تحریر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر میں اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ مسلم کہتے تھے کہ حضرت عثمان ہی کے زمانے میں میرے والد کی وفات ہو گئی پھر وہ تحریر ہمارے پاس رہی یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنے عامل کو جو ہمارے یہاں تھا لکھ کے بھیجا کہ مسلم بن حارث تمیمی کو میرے پاس مع رسول اللہ ﷺ کے خط کے جو حضرت نے ان کے والد کو لکھ دیا تھا بھیج دو یہ کہتے تھے کہ پھر میں ان کے پاس گیا انہوں نے اس خط کو پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا

پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تجھے اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے والد نے جو حدیثیں تم سے بیان کی ہوں مجھ سے بیان کر و یہ کہتے تھے کہ پھر میں نے صحیح صحیح حدیثیں بیان کیں۔ اس حدیث کو حوطی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابوذرعہ سے پوچھا گیا کہ (صحیح کیا ہے) مسلم بن حارث یا حارث بن مسلم انہوں نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۳۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن مغیرہ۔ قریشی حجازی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بخاری نے بھی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن مسلم جن کی کنیت ابوالمغیرہ ہے مخزومی قریشی حجازی ہیں صحابی ہیں۔ ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۔ حضرت حارثؓ بن مضرس

حضرت حارثؓ بن مضرس بن عبدرزاح۔ انہوں نے بیعۃ الرضوان [1] کی تھی اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۹۶۵۔ حضرت حارثؓ بن معاذ

حضرت حارثؓ بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل اوسی اشہلی سعد بن معاذ کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ تین بھائی تھے سعد' حارث اور اوس۔ عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک تھے حارث بن معاذ بن نعمان کا نام بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۶۔ حضرت حارثؓ بن معاویہ

حضرت حارثؓ بن معاویہ۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے۔ عبادہ بن صامت کی حدیث میں حسن نے مقدام رہاوی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبادہ اور ابوالدرداء اور حارث بن معاویہ بیٹھے ہوئے تھے) ابوالدرداء نے کہا کہ تم میں سے کسی کو اس دن کا واقعہ یاد ہے جب رسول اللہؐ نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھائی تھی عبادہ نے کہا ہاں مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی ایک مینگنی کی طرف اشارہ کر کے آپ نے فرمایا کہ تمہارے مال غنیمت سے میرے لئے اس قدر بھی حلال نہیں جو اس مینگنی کے برابر ہو سوا خمس کے سوہ خمس بھی پھر تمہیں کو واپس جاتا ہے۔ اس حدیث کو ابوسلام اسود نے مقدام بن معدی کرب کندی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (یہ حدیث) حارث بن معاویہ کندی (سے مروی ہے) یہ حدیث بواسطہ مقدام کے حارث

[1] واقعہ حدیبیہ میں آنحضرت نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ سے بیعت لی تھی۔ اللہ نے اس بیعت والوں سے اپنی رضامندی کی خبر دی اسی لئے اس کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں۔

بن معاویہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبادہ بن صامت نے بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اورابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۷۔حضرت حارثؓ بن معلیٰ

حضرت حارثؓ بن معلیٰ۔انصاری کنیت ان کی ابوسعید۔فلیح بن سعید بن حارث بن معلیٰ نے ان کا نام بیان کیا ہے۔حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم جو مجھ کو دیا گیا ہے اس سے مراد سورۃ الحمد ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۶۸۔حضرت حارثؓ بن معمر

حضرت حارثؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔مہاجرین حبش میں سے ہیں۔ان کو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جن لوگوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان میں قبیلہ بنی جمح بن عمرو سے حارث بن معمر بن حبیب بھی تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں جو مظعون کی بیٹی تھیں سرزمین حبش میں ان کے بطن سے حاطب پیدا ہوئے تھے۔اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۹۶۹۔حضرت حارثؓ ملیکی

حضرت حارثؓ ملیکی۔ان کی حدیث یزید بن عبداللہ بن حارث نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث ملیکی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں خیر و کامیابی قیامت تک وابستہ ہے اور ان کے مالکوں کو اس کا بدلہ ملے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۰۔حضرت حارثؓ بن نبیہ

حضرت حارثؓ بن نبیہ۔ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کا ذکر اہل صفہ میں کیا ہے۔انس بن حارث بن نبیہ نے اپنے والد حارث بن نبیہ سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اہل صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس وقت حسینؓ آپ کی گود میں تھے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں شہید کیا جائے گا جو شخص اس وقت کو پائے وہ اس کی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوئے انس بن حارث سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے باپ سے انہوں نے روایت نہیں کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۷۱۔حضرت حارثؓ بن نعمان

حضرت حارثؓ بن نعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے عدوی نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر،احد اور اس کے مابعد کے تمام غزوات میں یہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

۹۷۲۔ حضرت حارث ؓ بن نعمان بن امیہ

حضرت حارث ؓ بن نعمان بن امیہ بن امر القیس۔ ان کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے عبداللہ بن جبیر اور خوات بن جبیر کے چچا ہیں ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۹۷۳۔ حضرت حارث ؓ بن نعمان بن خزمہ

حضرت حارث ؓ بن نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزیمہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری اوسی۔ بدر میں شریک تھے عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ایک حدیث ان کی عبدالکریم جزری سے نقل کی ہے عبدالکریم نے ابن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو نبی ﷺ کے ہمراہ دیکھا یہی ہیں جن کو حارثہ بن نعمان بھی کہتے ہیں مگر عبدان نے ان دونوں نے کے نام اور کنیت اور نسب میں فرق بیان کیا ہے۔ انہوں نے حارثہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن مالک بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں انہوں نے ان کی ایک حدیث بواسطہ زہری کے عبداللہ بن عامر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ کلام انہیں کا تھا ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے چونکہ ان کے نسب میں ابوخزمہ کا نام دیکھا اور ابن مندہ نے اس کو نہیں بیان کیا اور نسب میں انہوں نے اور بھی تغیر کر دیا ہے جیسا کہ تم اس کے بعد کے تذکرہ میں دیکھو گے لہذا ابوموسیٰ نے ان کو اور کوئی سمجھا حالانکہ یہ وہی ہیں ابوموسیٰ اگر ابن مندہ کی غلطی جو اس نسب کے بیان کرنے میں انہوں نے کی، ظاہر کر دیتے تو اس سے بہتر ہوتا کہ انہوں نے ایک نیا نام ان پر استدراک کیا۔ جس شخص نے جبرائیل کو دیکھا وہ حارثہ بن نعمان ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۷۴۔ حضرت حارث ؓ بن نعمان بن رافع

حضرت حارث ؓ بن نعمان بن رافع بن ثعلبہ بن جشم بن مالک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے بعد اس کے انہوں نے خود اپنے قول کی مخالفت کی ہے۔ ابن مندہ نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے ابن حارث بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد حارث بن نعمان انصاری سے روایت کی ہے جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے ابونعیم نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر ہوئے تھے حارث بن نعمان کا نام بھی نقل کیا ہے یہ نسب علاوہ اس نسب کے ہے جو پہلے بیان کیا گیا اور یہی صحیح ہے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر تھے حارث بن نعمان بن ابی حرام کا نام نقل کر کے خبر دی اس سے بھی انہیں دونوں کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ نسب جو شروع تذکرہ میں بیان کیا گیا صحیح نہیں ہے اور یہی ہیں جن کو ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ذکر کیا ہے ابن مندہ سے ان کے نسب میں غلطی ہوگئی ہے۔ واللہ اعلم

۹۷۵۔ حضرت حارثؓ بن نفیع

حضرت حارثؓ بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ زرقی انصاری کنیت ان کی ابوسعید بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو حارث بن معلیٰ کہتے ہیں یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۷۶۔ حضرت حارثؓ بن نوفل

حضرت حارثؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔قریشی' ہاشمی۔ان کے والد نبیؐ کے چچا کے بیٹے تھے نبی ﷺ کی صحبت انہیں حاصل تھی اور حضرت کے زمانے میں ان کے بیٹے عبداللہ پیدا ہو چکے تھے جن کا لقب ببہ تھا جو یزید بن معاویہ کے مرتے وقت بصرہ کے حاکم تھے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے نام میں کیا جائے گا۔ان کے والد حارث اپنے باپ نوفل کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حارث بن نوفل کو مکہ کا حاکم بنایا تھا پھر وہ مدینہ سے بصرہ چلے گئے۔بصرہ میں انہوں نے عبداللہ بن عامر کی امارت کے زمانہ میں ایک گھر بنالیا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستر برس کی تھی۔رسول اللہؐ کے ہم زلف بھی تھے۔حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول اللہؐ کے نکاح میں تھیں اور ہند بنت ابی سفیان حارث کے نکاح میں تھیں۔وہی ان کے بیٹے عبداللہ کی ماں ہیں۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں نماز جنازہ میں اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی اللھم اغفر لاحیائنا وامواتنا واصلح ذات بیننا والف بین قلوبنا اللھم ھذا عبدک ولا نعلم الاخیرا وانت اعلم بہ فاغفرلنا ولہ ''اے اللہ ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے درمیان میں صلح لا دے اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور ہم (اس کے متعلق) بھلائی مانگتے ہیں۔''میں اس زمانے میں کم سن تھا میں نے کہا کہ اگر ہم بھلائی نہ جانتے ہوں حضرت نے فرمایا تو پھر جو بات تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حارث کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا یہ ان کا وہم ہے مکہ میں حاکم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بنا بر قول صحیح عتاب بن اسید تھے ہاں نبی ﷺ نے حارث کو جدہ کا حاکم بنایا تھا اسی وجہ سے وہ غزوۂ حنین میں شریک نہیں ہو سکے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تھا بعد اس کے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے پھر ان کو حاکم بنایا اس کے بعد وہ بصرہ چلے گئے۔

۹۷۷۔ حضرت حارثؓ بن ہانی

حضرت حارثؓ بن ہانی بن ابی شمر بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین' کندی۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے اور جنگ ساباط میں شریک تھے جنگ ساباط عراق میں اس جنگ کا نام ہے جب حضرت سعد نے قادسیہ سے مدائن پر حملہ کیا جب مقام ساباط میں پہنچے تو سخت جنگ ہوئی اس دن انہوں نے بہت خونریزی کی دشمن نے ان کو گھیر لیا تو انہوں نے پکارا اے حکر اے حکر یہ ایک یمنی لغت ہے مراد ان کی حجر بن عدی تھے چنانچہ حجر ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان کو چھڑایا اس روز ان

کو دو ہزار پانچ سو انعام ملا تھا۔ یہ کلبی اور ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

۹۷۸۔ حضرت حارثؓ بن ہشام جہنی

حضرت حارثؓ بن ہشام جہنی۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن۔ ان سے اہل مصر نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ہشام بن مغیرہ

حضرت حارثؓ ، ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام جلاس اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمہ ہیں یہ ابو جہل کے حقیقی بھائی ہیں اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں اور بنا بر قول صحیح حضرت عمر بن خطابؓ کی والدہ حنتمہ کے بھی چچا کے بیٹے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے بھائی ہیں غزوۂ بدر میں کافروں کی طرف سے آئے تھے اور (آخر میں) بھاگ گئے ان کو اس بھاگنے سے عار دلائی گئی اور یہ اشعار حسان بن ثابت نے انہیں کے حق میں کہے تھے۔

ان کنت کاذبة بما حد ثتنی	فنجوت منجی الحارث بن هشام
ترک الا حبته ان یقاتل دونهم	ونجا براس طمرة ولجام

اگر تو نے مجھ سے جھوٹ بات بیان کی ہے۔ تو تو حارث بن ہشام کی طرح بچ جائے گا۔ اس نے دوستوں کو چھوڑ دیا ان کے لئے نہ لڑا۔ اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کے بھاگا۔

حارث نے اپنے اس بھاگنے کا عذر ایسا بیان کیا ہے کہ (علامہ) اصمعی نے اس کی نسبت کہا ہے کہ ان سے بہتر فرار کے متعلق کسی کا عذر سنا نہیں گیا اور وہ عذر ان کا یہ ہے۔

الله یعلم ما ترکت قتالهم	حتی رموا فرسی باشقر مزبد

اللہ جانتا ہے کہ میں نے لڑائی ترک نہیں کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے میرے گھوڑے کو نیزہ مارا۔

یہ اشعار مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے یہاں اس روز پناہ لی۔ حضرت علی نے چاہا کہ ان کو قتل کر دیں مگر ام ہانی نے اس کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا (اے ام ہانی) جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ قول زبیر وغیرہ کا ہے اور مالک وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت ام ہانی نے جن کو پناہ دی تھی وہ ہبیرہ بن ابی وہب تھے۔ جب حارث مسلمان ہوئے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور ان سے بحالت اسلام کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی انہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے جیسا کہ آپ نے مولفتہ القلوب کو دیا تھا یہ غزوۂ حنین میں آپ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس میں ابوالحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے یحیٰی سے انہوں نے (امام) مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سے حارث بن ہشام نے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ کبھی گھنٹی کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے جب یہ حالت رفع ہوتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے بیان کیا اس کو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ بشکل انسان

میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ بے شک میں نے سخت سردی کے دنوں میں دیکھا کہ جب حالت وحی آپ سے رفع ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا تھا۔ حارث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مع اپنے اہل وعیال اور مال کے ملک شام کی طرف جہاد کرنے گئے تھے اور وہاں برابر جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ جنگ یرموک میں رجب ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ طاعون عمواس واقع ۱۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۵ ہجری میں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ سے جو حضرت خالد بن ولید کی بہن تھیں اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی ماں تھیں حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کر لیا تھا۔

علماء نسب نے بیان کیا ہے کہ حارث بن ہشام کی اولاد میں ان کے بعد صرف عبدالرحمٰن اور ان کی بہن ام حکیم باقی تھیں۔ عبداللہ بن مبارک نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابی عقرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ جب حارث بن ہشام مکہ سے بغرض جہاد نکلے تو اہل مکہ کو سخت رنج ہوا کوئی شخص ایسا جو کھانا کھاتا [1] ہو نہیں بچا جو ان کے پہنچانے کو نہ آیا ہو جب یہ بطحا کی بلندی پر پہنچے تو یہ ٹھہر گئے اور سب لوگ ان کے گرد کھڑے ہو کر رونے لگے جب انہوں نے لوگوں کی بے صبری کی حالت دیکھی تو ان کو بھی رقت طاری ہوئی اور یہ بھی رونے لگے اور کہا کہ اے لوگوں میں اس واسطے نہیں نکلا کہ تمہارے پاس رہنے کی مجھ کو خواہش نہ ہو یا تمہارے اس شہر سے میں کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہوں بلکہ یہ معاملہ جب ہوا تو کچھ لوگ نکلے حالانکہ خدا کی قسم وہ نہ اس عمر کے تھے اور نہ ان کے گھر میں سامان تھا۔

پس اب اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیں تو ان کے دنوں میں سے ایک دن بھی نہیں پا سکتے پس اگر وہ دنیا میں ہم سے بڑھ گئے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ان کے شریک ہو جائیں لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر ہے اور ملک شام کا قصد ہے چنانچہ یہ شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس کو میں گرہ میں باندھ لوں حضرت نے فرمایا اس کو قابو میں رکھو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یہ کہتے تھے کہ میں نے اس کو بہت آسان سمجھا اور میں بہت کم سخن آدمی تھا میں اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا مگر جب میں نے تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی بات دشوار نہیں ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ یہ سب لوگ غزوۂ یرموک میں زخمی ہوئے جب یہ لوگ اٹھا کے لائے گئے تو حارث بن ہشام نے پانی پینے کے لئے مانگا (جب پانی آیا) تو عکرمہ نے ان کی طرف دیکھا انہوں نے (خود پانی نہ پیا اور) کہا کہ یہ پانی عکرمہ کو دے دو جب عکرمہ نے پانی لیا تو عیاش نے ان کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا یہ پانی عیاش کو دے دو عیاش تک جب پانی پہنچا تو ان کی وفات ہو چکی تھی پھر کسی کو پانی نہ پہنچ سکا یہاں تک کہ سب کی وفات [2] ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ دودھ پیتے بچوں کے سب آنے تھے۔۱۲

[2] یہ تھی ہمدردی اور سچی محبت اپنے بھائیوں کی۔

۹۸۰۔ حضرت حارثؓ بن وہبان

حضرت حارثؓ بن وہبان۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بنی عبد بن عدی بن دیل کا جو وفد آیا تھا اس میں حارث بن وہبان بھی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد ہم اہل حرم (ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے سب لوگوں میں زیادہ معزز ہیں یہ واقعہ اسید بن ابی اناس کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۱۔ حضرت حارثؓ بن یزید اسدی

حضرت حارثؓ بن یزید اسدی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا حج ہر سال فرض ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی **وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا**۔ ''لوگوں پر اللہ کے لئے کعبہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچ سکے۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابومندہ نے لکھا ہے۔

۹۸۲۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ

حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ اور بعض لوگوں نے انیسہ کہا ہے جب عیاش بن ابی ربیعہ مدینہ تشریف لائے تو بقیع میں انکی ملاقات ہوئی تھی ابن ابی حاتم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ایک اور جگہ بھی تذکرہ ہوا ہے۔ پس حارث بن یزید قرشی نے کہا ہے کہ اسکا بعد میں ان شاء اللہ اس کا ذکر کیا جائے گا۔

۹۸۳۔ حضرت حارثؓ بن یزید جہنی

حضرت حارثؓ بن یزید جہنی۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ایک شخص ہیں اصحاب نبیؐ سے۔ قبیلہ جہینہ سے ہیں ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں مگر ان کا ذکر ابوالیسر کی حدیث میں ہے۔ جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ابوالیسر کہتے تھے میرا کچھ مال حارث بن یزید جہنی کے ذمہ تھا اور وہ بہت دنوں ان کے پاس رہا یہ حدیث مشہور ہے۔ حسن بن زیاد نے حارث بن یزید جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری

حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری۔ ابن شاہین نے اور سراج نے اور عسکری مروزی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالمنذر نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن یزید بکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں علاء بن حضرمی کی شکایت کرنے کو (نبی ﷺ کی طرف) چلا جب میں مقام ربذہ میں پہنچا تو ایک بوڑھیا کو میں نے دیکھا کہ وہ راستہ بھول گئی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ اے بندہ خدا مجھے نبیؐ سے

کچھ کام ہے کیا تم مجھ کو ان کے پاس پہنچا دو گے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی زید بن حباب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ حارث بن حسان کا ہے جو ان کی کتابوں میں مذکور اور بعض لوگ کہتے ہیں حریث بن حسان کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۵۔ حضرت حارثؓ بن یزید

حضرت حارثؓ بن یزید۔ قرشی عامری۔ عامر بن لوئی کے خاندان سے ہیں۔ انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' اس کا وقعہ اس طرح پر ہے کہ یہ بقصد ہجرت نبیؐ طرف چلے راستے میں ان کو عیاش بن ابی ربیعہ ملے یہ ان لوگوں میں تھے جو مکہ میں ابوجہل کے ساتھ مل کے عیاش کو ستایا کرتے تھے۔ عیاش نے ان پر تلوار اٹھائی وہ ان کو کافر سمجھتے تھے (چنانچہ ان کو قتل کردیا حالانکہ اس وقت وہ مسلمان ہو چکے تھے) بعد اس کے عیاش نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' نبیؐ نے اس آیت کو پڑھا بعد اس کے عیاش سے فرمایا کہ اٹھو اور غلام آزاد کرو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے اس سے پہلے بھی ان کا ذکر لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن یزید بن انسہ ہے اور پورا قصہ بیان کیا فرمایا دونوں تذکروں میں کچھ فرق نہیں ہے سوا اس کے کہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے پورا قصہ بیان کردیا ہے اور ان کا نسب دادا تک بیان کردیا ہے اور اس جگہ انہوں نے پورا قصہ نہیں بیان کیا اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ یہ دونوں دو ہو جائیں۔ واللہ اعلم

۹۸۶۔ حضرت حارثؓ

حضرت حارثؓ۔ ان کی حدیث حسن بن موسیٰ اشیب نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس طرف سے ایک اور شخص کا گزر ہوا تو اس بیٹھنے والے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس شخص کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو اس کی اطلاع کردی ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تم اس کو اس کی اطلاع کردو چنانچہ اس شخص نے جا کر کہا کہ میں تم کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں اس شخص نے (دعا دی اور) کہا کہ جس کے لئے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابن عائشہ اور عفان نے حماد بن ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ ضبعی سے انہوں نے حارث سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو مبارک ابن فضالہ نے اور حسین بن واقد نے اور عبداللہ بن زبیر نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ حماد کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۷۔ حضرت حارثہؓ

حضرت حارثہؓ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے ہیں اضبط ذکوانی کے۔ اہل جزیرہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن یحییٰ ابن حارثہ

بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۸۔ حضرت حارثہؓ بن جبلہ

حضرت حارثہؓ بن جبلہ بن حارث کلبی۔ یہ بھتیجے ہیں زید بن حارثہ کے۔ غلام نبیؐ کے ان کا نسب اسامہ ابن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۹۔ حضرت حارثہؓ بن خذام

حضرت حارثہؓ بن خذام۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور آپ کو ایک شکار جو خود انہوں نے کیا تھا۔ ہدیہ میں دیا تھا حضرت نے اسے لے لیا اور نوش فرمایا اور رسول اللہؐ نے ان کو ایک عدنی عمامہ دیا تھا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۰۔ حضرت حارثہؓ بن خمیر

حضرت حارثہؓ بن خمیر اشجعی۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔ انصار میں سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی خزرج کے حلیف ہیں موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن خمیر اور عبداللہ بن خمیر کا بھی نام نقل کیا ہے یہ دونوں قبیلہ اشجع کے حلیف تھے اور ابراہیم بن سعد نے اور سلمہ نے ابن اسحٰق سے شرکائے بدر کے ناموں میں خارجہ بن حمیر اور عبداللہ بن حمیر کا نام نقل کیا ہے کہ یہ دونوں قبیلہ اشجع سے تھے اور بنی سلمہ کے حلیف تھے اور واقدی نے حمزہ بن حمیر لکھا ہے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ حمزہ کے نام میں ان کو بھی ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ بنی سلمہ کے حلیف ہیں اور انصار میں سے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بنی خزرج کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے بنی سلمہ خزرج ہی سے ہیں پس جب یہ ان کے حلیف ہوئے تو خزرج کے حلیف ہو گئے۔ واللہ اعلم

۹۹۱۔ حضرت حارثہؓ بن ربیع

حضرت حارثہؓ بن ربیع عبدان نے اور ابن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے یعنی بفتح را و تخفیف حالانکہ یہ لفظ ربیع ہے بضم را و تشدید با۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حارثہ بن ربیع بدر کے دن تماشہ دیکھنے کو آئے تھے۔ اس وقت یہ بچے تھے کسی کا تیر ناگہاں ان کے گلے میں لگ گیا اور یہ شہید ہو گئے تو ان کی ماں ربیع آئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں ورنہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ اس کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں وہ فردوس اعلیٰ میں ہے حارثہ کی ماں نے کہا تو اب میں صبر و کروں گی۔ یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ بیٹے ہیں سراقہ کے جن کا ذکر آگے آئے گا اور ربیع ان کی

ماں ہیں یہ اپنی ماں کی طرف نسبت کئے گئے اس لئے کہ ان کی ماں نے نبیؐ سے نکاح کی درخواست کی تھی اور نیز اسی وجہ سے کہ اس حادثہ کے وقت ان کے والدین میں سے صرف یہی باقی تھیں۔ ابن مندہ پر اس تذکرہ میں استدراک کرنا درست نہیں کیونکہ ان کا اپنی والدہ کی طرف منسوب ہونا بہ نسبت اس کے مشہور نہیں ہے اور نیز اس وجہ سے کہ ان مندہ نے حارثہ بن سراقہ کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حارثہ بن ربیع کہتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

۹۹۲۔ حضرت حارثہؓ بن زید

حضرت حارثہؓ بن زید انصاری' بدری۔ محمد بن اسحٰق مسیبی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے حارثہ بن زید بن ابی زہیر ابن امرالقیس کا نام بھی نقل کیا ہے۔ مسیبی کی روایت میں ان کا نام حارثہ ہی بتایا گیا ہے اور ابراہیم بن منذر کی روایت میں ان کا نام خارجہ ہے اور ابن اسحٰق نے ایسا ہی کہا ہے۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے خارجہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور یہی صحیح اور اور پہلا قول وہم ہے۔

۹۹۳۔ حضرت حارثہؓ بن سراقہ

حضرت حارثہؓ بن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار' انصاری' خزرجی' نجاری۔ بدر کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ ربیع بنت نضر ہیں جو حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ان کو حبان بن عرقہ نے بدر میں شہید کیا تھا یہ حوض سے پانی پی رہے تھے اسی حال میں حبان نے ان کے تیر مارا وہ تیر ان کے گلے میں لگا اور یہ شہید ہو گئے تماشا دیکھنے آئے تھے اس زمانے میں یہ کم سن تھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی والدہ ربیع نبیؐ کے حضور میں آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ اہل جنت میں سے ہوں تو میں صبر کروں ورنہ اللہ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ' حارثہ کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہیں۔ ربیع نے کہا تو اب میں صبر کروں گی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ اپنی والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے۔ یہاں تک کہ نبی نے فرمایا تھا کہ میں جنت میں گیا تو میں نے حارثہ کو دیکھا۔ دیکھو ماں کی اطاعت ایسی ہی چاہیے۔

ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف بن دوست علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ چلے جا رہے تھے ایک انصاری جوان آپ کے سامنے آیا اس سے نبیؐ نے فرمایا کے اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی انہوں نے کہا میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں اللہ پر یقیناً ایمان رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے (تمہارے اس قول کی کیا حقیقت ہے) اس جوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا دل دنیا سے پھر گیا ہے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش کھلم کھلا دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک

دوسرے سے مل رہے ہیں اور گویا اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کر رہے ہیں حضرت نے فرمایا تم اسی بات پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو کہ اللہ نے ایمان کو تمہارے دل میں روشن کر دیا ہے۔ پھر اس جوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمایئے۔

چنانچہ رسول اللہؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ ایک مرتبہ سواروں کو آواز دی گئی تو سب سے پہلا سوار جو آیا وہ یہی تھے اور سب سے پہلا سوار جو شہید ہوا وہ یہی تھے جب ان کی شہادت کی خبر ان کی والدہ کو پہنچی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ جنت میں ہو تو میں نہ روؤں اور نہ رنجیدہ ہوں اور اگر وہ دوزخ میں ہو تو میں جب تک دنیا میں زندہ رہوں روتی رہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ ان کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے پس ان کی ماں ہنستی ہوئی لوٹ گئیں اور یہ کہتی جاتی تھیں کہ اے حارثہ تجھ کو مبارک ہو بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار میں سے غزوۂ بدر میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابونعیم نے اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہے اور ایک روایت بھی ابن اسحٰق اور انس سے اس مضمون کی نقل کی ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے جو ذکر کیا ہے کہ ان کو نبیؐ نے جنت میں دیکھا یہ حال حارثہ بن نعمان کا ہے اس کو بہت سے ائمہ نے بیان کیا ہے منجملہ ان کے امام احمد بن حنبل بھی ہیں انہوں نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں ہوں وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی کی وہ پڑھ رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہیں میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنا چاہیے۔ (ان) حارثہ بن سراقہ کا ذکر حارثہ بن ربیع کے نام میں ہو چکا ہے وہ یہی ہیں اگر ہم نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ترک نہ کریں گے تو بے شک ہم اس تذکرہ کو ترک کر دیتے اور پہلے تذکرہ پر اکتفا کرتے۔

۹۹۴۔ حضرت حارثہؓ بن سہل

حضرت حارثہؓ بن سہل ابن حارثہ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ تمام اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔

۹۹۵۔ حضرت حارثہؓ بن شراحیل

حضرت حارثہؓ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرالقیس بن عامر بن نعمان کلبی۔ والد ہیں زید بن حارثہ غلام نبیؐ کے۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اپنے بیٹے زید کو لینے آئے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ اسامہ بن زید نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد حارثہ کو اسلام کی ترغیب دی تو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۹۶۔ حضرت حارثہؓ بن ظفر

حضرت حارثہؓ بن ظفر۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۹۹۷۔ حضرت حارثہؓ بن عدی

حضرت حارثہؓ بن عدی بن امیہ بن ضبیب۔ بعض لوگوں نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں مشہور نہیں ہیں بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عصمہ بن کمیل بن وہب بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب نے اپنے باپ دادا سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور میرے بھائی اور اس وفد میں تھے جو رسول اللہ کے حضور میں گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ حارثہ کو ان کے رزق میں برکت دے ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارثہ بن عدی ان کا شمار اہل شام میں ہے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۹۸۔ حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری۔ انکا تعلق بنی ساعدہ سے ہے احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۹۔ حضرت حارثہؓ بن قطن

حضرت حارثہؓ بن قطن بن زابر بن کعب بن حصن بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ ابن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ، کلبی۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی حصن وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان دونوں کو یہ تحریر لکھ دی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لحارثة و حصن ابنی قطن لا هل المواث من بنی جناب من الماء الجاری العشر و من العشری نصف العشر فی السنة فی عمائر کلب "شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حارثہ اور حصن فرزندان قطن کے نام کہ قبیلہ بنی جناب کی افتادہ زمین میں آب جاری سے جو چیز پیدا ہو اس پر دسواں حصہ عشر ہے اور جو آب باراں سے ہو اس پر نصف عشر ہے قبیلہ کلب کی تمام آبادی کا یہی حکم ہے۔" ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۰۔ حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری۔ حبیب بن عبد کی اولاد سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ جو لوگ حبیب بن عبد کی اولاد سے بدر میں شریک تھے۔ ان میں حارثہ بن مالک بھی ہیں اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس نے اپنا وہم محمد بن اسحٰق کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حبیب بن عبد حارثہ بن مالک ہے انہوں نے عبد کے اور حارثہ کے درمیان میں فصل کر دیا اور یہی بات فرض کر لی کہ حارثہ صحابی کا نام ہے حالانکہ ابن اسحٰق نے جو کچھ لکھا وہ اس کے خلاف ہے۔ جو ابن مندہ نے ان سے نقل کیا ہے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے شہید ہوئے رافع بن معلیٰ کا نام روایت کیا ہے پس شہید رافع ہیں اور وہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے ہیں اس وہم کرنے والے نے یہ سمجھا کہ شہید حارثہ ہیں۔ ابونعیم نے کہا کہ یہ وہم ابن مندہ کو اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں

کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی بیاضہ سے بیعت عقبہ میں شریک تھے حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کا نام نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں اس معاملہ میں حق ابونعیم کی طرف ہے اگرچہ ابن مندہ پر ابونعیم کا ابراہیم بن سعد سے اوران کا اپنے والد سے اور ان کا ابن اسحٰق سے نقل کرنا حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ راوی ابن اسحٰق سے اکثر اختلاف کرتے ہیں۔ہاں ابن مندہ پر وہ روایت ضرور حجت ہے جو یونس نے ابن اسحٰق سے نقل کی ہے یونس نے ابن اسحٰق سے یہ روایت نقل کی ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے شرکاے بدر کے ناموں میں نقل کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا بنی حبیب بن عبد سے رافع بن معلیٰ بن لوذان ہیں۔کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔واللہ اعلم

اس حدیث کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور شرکاے بدر کے ناموں میں کہا ہے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن عدی بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بھی ہیں اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ ابن مندہ سے وہم ہوگیا ہے اور انہوں نے حارثہ بن مالک کو جو بنی حبیب بن عبد سے ہیں صحابی سمجھ لیا ہے حالانکہ وہ (خود صحابی نہیں ہیں بلکہ) صحابی کے دادا ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۰۱۔حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب

حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بعد اس کے یہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے ہوئے انصاری ہیں زرقی ہیں۔واقدی نے ان کو شرکاے بدر میں ذکر کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری بنی بیاضہ میں سے ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اس کو انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ان دونوں کی غلطی ہے کیونکہ ان دونوں نے جو یہ کہا ہے کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک بن غضب کے یہ بہت ہی بعید ہے کیونکہ نبی ﷺ کے ہمراہ بنی مالک بن غضب سے جو لوگ تھے ان کے اور ان حارثہ کے درمیان میں تقریباً دس پشتوں کا فصل ہے پس کم سے کم یہ ان سے تین سو برس بعد ہوں گے پس کیونکر مالک حارثہ کے باپ ہو سکتے ہیں پھر ابوعمر یہ بھی کہتے ہیں کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک کے اور ان کا نسب بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بنی مخلد بن زریق سے ہیں پس اگر بنی مخلد سے انہوں نے خزرج مراد لیا ہے تو بھی صحیح نہیں کیونکہ زریق بنی خزرج سے ہیں اور اگر انہوں نے حارثہ کو مراد لیا ہے تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مالک بیٹے ہوں غضب جشم بن خزرج کے۔پھر بنی مخلد سے بھی ہو جائیں کیونکہ مخلد بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے یہ اقوال متناقض ہیں صحیح نہیں۔علاوہ اس کے واقدی نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا انہوں نے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے نہ صحابہ ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۰۲۔ حضرت حارثہؓ بن مضرب

حضرت حارثہؓ بن مضرب۔ بقول بعض انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۰۳۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان

حضرت حارثہؓ بن نعمان بن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی النجار۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فضلائے صحابہ سے ہیں۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے حارثہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی طرف سے ہوکے گزرا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور نکل گیا پھر میں جب لوٹا اور نبیؐ بھی فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے۔ انہوں تمہارے سلام کا جواب بھی دیا۔

حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حارثہ بن نعمان کا گزر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے آپ ان سے کچھ آہستہ باتیں کر رہے تھے حارثہ نے آپ کو سلام نہیں کیا جبرئیل نے کہا انہوں نے سلام کیوں نہیں کیا تو رسول اللہؐ نے حارثہ سے پوچھا کہ تم جب اس طرف سے گئے تو تم نے سلام کیوں نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا آپ اس سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کر رہے تھے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں آپ کی بات کو قطع کردوں حضرت نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کو دیکھ لیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آگاہ رہو وہ جبرئیل تھے اور وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص سلام کرتا تو میں اسے جواب دیتا پھر بعد اس کے جبرئیل نے کہا کہ یہ ۸۰ لوگوں میں سے ہے رسول اللہ ﷺ (فرماتے تھے کہ میں) نے پوچھا کہ اسی کے کیا معنی جبرئیل نے کہا ۸۰ آدمیوں کے سوا اور سب لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے وہ ۸۰ آدمی آپ کے ساتھ رہیں گے ان کا رزق اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں اللہ کے ذمہ ہے پس آپ نے حارثہ سے یہ سب بیان کیا۔

ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ) جنت میں گیا تو میں نے پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسی طرح کی نیکی تم سب کو کرنا چاہیے یہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کیا کرتے تھے۔

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ شخص جو اپنی والدہ کی اطاعت زیادہ کرتے تھے حارثہ بن ربیع تھے مگر یہی قول صحیح ہے۔ یہ ان اسی آدمیوں میں تھے جو غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے جبکہ اور لوگ بھاگ گئے تھے حارثہ نہیں بھاگے۔ آخر میں نابینا ہو گئے تھے پس انہوں نے ایک رسی اپنے مصلیٰ سے دروازے تک باندھ دی تھی اور اپنے پاس ایک زنبیل رکھے رہتے تھے جس میں چھوہارے بھر لیتے تھے جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو یہ اس رسی کو پکڑ کر اپنے مصلا سے دروازے تک آتے اور اس کو

چھوہارے دیتے ان کے گھر والے کہتے تھے کہ ہم آپ کی خدمت کر دیا کریں مگر یہ (منظور نہ کرتے تھے اور) اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ سے غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن نالک کا نام لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بدر میں انصار کی شاخ بنی نجار سے حارثہ بن نعمان شریک تھے یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہو کے گزرے تھے اور آپ جبرئیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے نعمان بن رافع اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور پہلا نسب ابوعمر کا بیان کیا ہوا ہے۔ انہوں نے نعمان بن نفع کہا ہے کلبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۰۰۴۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی

حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی۔ کنیت ان کی ابوشریح۔ عسکری یعنی علی بن سعید نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے لہٰذا میں ان کا ذکر ایک دوسرے مقام میں بھی کروں گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۵۔ حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی

حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی۔ عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحٰق سبیعی نے اور معبد بن خالد جہنی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے معبد بن خالد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے حالات بتاؤں ہر کمزور مسکین کہ اگر اللہ پر بھروسہ کر کے قسم کھالے تو اللہ اس کو پوری کرے کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے حالات نہ بتاؤں ہر سرکش جواظ مغرور۔ یہ حدیث صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جواظ کے معنی بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ مال جمع کرے اور بخیل ہو اور بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ فربہ حیلہ جو اور مختال بعض لوگوں نے کہا ہے پستہ قامت تو ندیل۔

۱۰۰۶۔ حضرت حازمؓ انصاری

حضرت حازمؓ انصاری۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ) انصار کو نماز مغرب پڑھائی (اور قرأت میں خوب طول دیا) حازم انصاری نہ ٹھہر سکے (اور اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چل دیئے) پس حضرت معاذ ان پر غصہ ہوئے حازم نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ معاذ نے ہمیں بہت طویل نماز پڑھائی تو نبی ﷺ نے معاذ سے فرمایا کہ کیا تم فتنہ میں ڈالنے والے ہو اے معاذ لوگوں پر تخفیف کرو کیونکہ ان میں مریض بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کا نام حازم بتایا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حزام بن ملحان تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حزام بن ابی کعب تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ سلیم تھے۔ واللہ اعلم

۱۰۰۷۔ حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی

حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے۔ ابو حازم کا نام عبد عوف بن حارث ہے۔ حازم اور ان کے بھائی قیس دونوں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ حازم جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ قبیلہ احمس اور بجیلہ کے جھنڈے کے نیچے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۰۰۸۔ حضرت حازمؓ بن حرملہ

حضرت حازمؓ بن حرملہ بن مسعود غفاری۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابو الفرج یحییٰ بن محمود اصبہانی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو زینب نے جو حازم بن حرملہ کے غلام تھے حازم بن حرملہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا لا حول و لا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۰۹۔ حضرت حازمؓ بن حرام

حضرت حازمؓ بن حرام اور بعض لوگ کہتے ہیں حزام، خزاعی۔ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث مدرک بن سلیمان بن عقبہ بن شبیب بن حازم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شبیب سے انہوں نے اپنے والد حازم سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا حازم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ ابو عمر نے ان کو خزاعی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو جذامی لکھا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے (ان کے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہے اور دار قطنی اور عبد الغنی نے بجائے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۰۔ حضرت حازمؓ

حضرت حازمؓ۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں عبدان نے ان کی حدیث ذکر کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لئے تمام لغو اور فحش باتوں سے پاکی کا سبب قرار دیا ہے جو شخص اس کو قبل نماز (عید) کے ادا کر دے اس کے لئے زکوٰۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اس کو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۱۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ۔ ابو بلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ۔ بنی خالفہ سے ہیں جو ایک شاخ ہے لخم کی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جزیلہ بن لخم بن عدی۔ بنی اسد کے حلیف ہیں۔ کنیت ان کی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ مذحج سے ہیں اور حلیف ہیں بنی اسد بن عبد العزیٰ کے بعد اس کے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زبیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انہوں نے ان کو مکاتب [1] کر دیا تھا انہوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ الآیہ** (الممتحنہ:۱) ''اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے اس خط کو اس سے لے کر میرے پاس لے آؤ۔

چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ اس مقام میں پہنچ گئے وہ بڑھیا ہمیں ملی ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا کہ تجھے یقیناً خط نکالنا ہوگا۔ ورنہ ہم تجھے برہنہ کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے یہ سن کے اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول اللہؐ کے پاس لے آئے اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھے۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے انہیں نبیؐ کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں عجلت نہ فرمائیے۔ (اصل بات یہ ہے کہ) میں ایک شخص ہوں کہ قریش میں مل گیا ہوں درحقیقت قریش سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو اور مہاجرین ہیں مکہ میں ان کی قرابتیں ہیں جن کی وجہ سے اپنے گھر والوں کی اور مال کی (جو مکہ میں ہے) حفاظت کرتے ہیں پس جبکہ ان میں میری کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میں کچھ احسان ان پر کروں جس کی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کریں (اسی غرض سے میں نے یہ خط لکھا تھا) میں نے کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہو کر یہ کام نہیں کیا۔

پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردوں رسول اللہؐ نے فرمایا (نہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہے لہٰذا اس نے فرما دیا ہے **اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم** ''تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔۱۲'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہیں کے حق میں یہ سورت نازل ہوئی **یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ** اس حدیث کو ابو عبد الرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے اس خط کا واقعہ یوں ہے کہ نبیؐ نے جب سال فتح مکہ میں مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انہیں رسول اللہؐ کے ارادہ جہاد سے خبردار کرنے کے لئے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کر دیا چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ کو اور زبیر کو بھیجا اور اس کا یہی واقعہ ہوا

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تم اس قدر روپیہ مجھے دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اس کو بدل کتابت کہتے تھے۔

جو ہم ذکر کر چکے۔

حاطب کو رسول اللہ نے ۶ ہجری میں مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہنچے تو) مقوقس نے ان کو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھ سے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہیں ہیں حاطب کہتے تھے میں نے کہا ہاں بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا پھر انہوں نے اپنی قوم پر بد دعا کیوں نہ کی جب کہ ان کی قوم نے ان کو ان کے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے میں نے مقوقس کو یہ جواب دیا کہ عیسیٰ بن مریم کی نسبت تو آپ خود کہتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب ان کو ان کی قوم نے سولی دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کیوں نہ انہیں بد دعا دی یہاں تک کہ ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا مقوقس نے کہا تم نے اچھا جواب دیا تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا تھا اسی ہدیہ میں ماریہ قبطیہ اور ان کی بہن سیرین بھی تھیں اور ایک لونڈی اور تھی پس ماریہ کو تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے رکھ لیا اور وہی ابراہیم فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہیں اور سیرین کو آپ نے حسان بن ثابت کے حوالہ کر دیا وہ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کی ماں ہیں اور دوسری لونڈی آپ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو دے دی مقوقس نے حاطب کے ہمراہ کچھ لوگ بھی کر دیئے تھے جو ان کو امن کے مقام تک پہنچا دیں۔ حاطب کی وفات ۳۰ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ اس وقت ان کی عمر پینسٹھ سال کی تھی۔ یحیٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب حاطبی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حاطب سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور (سویرے سے) جامع مسجد جائے اور (امام کے) قریب بیٹھے تو یہ بات اس کے لئے دوسرے جمعہ تک (تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۲۔ حضرت حاطبؓ بن حارث

حضرت حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ سرزمین حبش میں ان کی وفات ہوئی۔ جب یہ وہاں ہجرت کر کے گئے تھے یہ وہاں جب گئے تھے تو ان کے ہمراہ ان کی بیوی فاطمہ بنت مجلل عامریہ بھی تھیں وہیں ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث پیدا ہوئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے (اس طرح) لکھا ہے حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث بھی تھے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں کے نام میں حاطب بن حارث بن مغیرہ ابن حبیب بن حذافہ جمحی کا نام بھی نقل کیا ہے مگر یہ وہم ہے جو بروایت یونس بن بکیر کے ابن اسحٰق سے منقول ہے اور اسی کو ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے صحت کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ۔ سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی روایت کیا ہے شاید یہ وہم یونس سے ہوا ہے یا اور کسی راوی سے جو اس سند میں ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۳۔ حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد

سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ بنی عامر بن لوئیٰ میں سے حاطب ابن عبد العزیٰ مولفتہ القلوب میں سے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۴۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔ سہل اور سلیط اور سکران کے بھائی ہیں۔ انکا تعلق بنی عمرو سے ہے۔ رسول اللہؐ کے ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے سر زمین حبش کی طرف دونوں ہجرتیں انہوں نے کی تھیں ایک قول کے موافق حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں یہ سب سے پہلے تھے۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحٰق نے اور واقدی نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے حاطب بن عمرو کا نام لکھا ہے۔ جو بنی عامر بن لوئیٰ میں سے تھے بعض لوگ ان کو ابوحاطب بھی کہتے ہیں کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۵۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۶۔ حضرت حامدؓ صائدی کوفی

حضرت حامدؓ صائدی کوفی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں نقل کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ ازد کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

باب الحاء والباء

۱۰۱۷۔ حضرت حبابؓ بن جبیر

حضرت حبابؓ بن جبیر۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ عرفطہ بن حباب ان کے بیٹے ہیں۔ یہ غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ہمراہ شہید ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۸۔ حضرت حبابؓ بن جزء

حضرت حبابؓ بن جزء بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جزء بفتح جیم وسکون زا ہے اور بعد اس کے ہمزہ ہے انہیں کی اولاد میں سے حباب بن جزء بن عمرو بن عامر انصاری ہیں وہ صحابی ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے اور مصعب نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام حباب بن

جزی ہے بضم جیم مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۹۔حضرت حبابؓ بن زید

حضرت حبابؓ بن زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرہ بن مالک بن اوس انصاری بیاضی احد میں مع اپنے بھائی حاجب بن زید کے شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرا ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۲۰۔حضرت حبابؓ بن عبداللہ

حضرت حبابؓ بن عبداللہ ابی بن سلول۔ان کا نام حباب تھا اور ان کے والد کی کنیت انہیں کے نام پر تھی۔(یعنی ابوحباب) مگر جب یہ اسلام لائے تو نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ کے نام میں پورا کیا جائے گا۔یہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تھی جبکہ ان سے نفاق کی باتیں ظاہر ہوئیں مگر حضرت نے ان کو اجازت نہیں دی۔ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۱۔حضرت حبابؓ بن عمرو

حضرت حبابؓ بن عمرو۔ابوالیسر انصاری کے بھائی ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ بنت معقل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا زمانہ جاہلیت میں آئے اور انہوں نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کرڈالا حباب نے مجھ سے خلوت کی چنانچہ مجھ سے ان کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا پھر جب حباب کی وفات ہوئی اور انہوں نے (اپنے اوپر) کچھ قرض چھوڑا تو ان کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ اے سلامہ اب تم قرض کی بابت بیچی جاؤ گی [1] میں نے جواب دیا کہ اگر اللہ نے میرے لئے یہ مقدر کردیا ہے تو میں اس پر صبر کروں گی پھر میں رسول اللہ کے پاس گئی اور میں نے اپنا سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے لوگوں نے کہا ان کے بھائی ابوالیسر بن عمرو تو رسول اللہؐ نے (ابوالیسر سے) سے فرمایا کہ اسے آزاد کردو اور جب تم سننا کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آنا میں اس کے عوض میں تمہیں غلام دے دوں گا۔

چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کردیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر کو بلایا اور فرمایا کہ ان غلاموں میں سے کوئی غلام اپنے بھتیجے کے لئے لے لو۔اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کا نام سلامہ بتایا ہے اور بعض متاخرین نے اس حدیث کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خطاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ سے وہ سلمہ بنت معقل سے حالانکہ ان کا نام سلامہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔بعض لوگوں نے (اس صحابی کا نام بجائے حباب کے) حتات بیان کیا ہے جو اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] اس وقت تک یہ حکم نازل نہ ہوا تھا کہ جس لونڈی سے اولاد پیدا ہوجائے وہ آزاد ہوجاتی ہے۔

۱۰۲۲۔ حضرت حبابؓ بن قیظی

حضرت حبابؓ بن قیظی۔ ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں جو بہن ہیں ابوالہیثم بن تیہان کی۔ احد کے دن شہید ہوئے ابن شہاب نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ جو مسلمان انصار کی شاخ بنی نبیت سے شہید ہوئے تھے ان میں حباب بن قیظی بھی تھے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ عبدالاشہل بھی نبیت کی شاخ ہے کیونکہ نبیت لقب ہے عمرو بن مالک بن اوس کا اور عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن حارث بن جزرج بن عمرو نبیت کے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے نے خای معجمہ اور بای موحدہ کی ردیف میں کیا ہے اور امیر ابونصر نے حباب بجاے مہملہ مضمومہ کی ردیف میں لکھا ہے کہ حباب بن قیظی انصاری احد کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں اور موافق روایت مروزی کے ابن ایوب سے اور ان کی ابن سعد سے ابن اسحٰق نے ان کا نام جناب بن قیظی جیم کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۰۲۳۔ حضرت حبابؓ بن منذر

حضرت حبابؓ بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمر و غزوۂ بدر میں جب یہ شریک ہوئے تو ان کی عمر تینتیس سال کی تھی۔ واقدی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ان سب لوگوں نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بدر میں شریک تھے ان کو لوگ اہل الرای کہتے تھے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے ابن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا نیز ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے زہری نے اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ ہمارے علمانے غزوۂ بدر کے واقعات میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ قریش سے پہلے پانی پر پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب سب سے پہلا پانی مقام بدر کا ملا اور حضرت وہاں اترے تو حباب بن منذر بن جموح نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام میں جو اللہ نے آپ کو اتار دیا ہے کیا ہم کو اختیار نہیں ہے کہ یہاں سے آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹیں یا رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہوں اس کے کرنے کا ہمیں اختیار ہے۔ اللہؐ نے فرمایا ہاں رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہو اس کے کرنے کا اختیار ہے۔

پس حباب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس مقام کو منزل نہ بنایئے بلکہ یہاں سے چلئے یہاں تک کہ جس قدر کنویں ہیں سب آپ کی پس پشت رہ جائیں پھر جس قدر کنوئیں ہیں سب کا پانی خشک کر دیا جائے سوا ایک کنویں کے اور اس کنویں پر ایک حوض بنوا دیجئے تاکہ ہم کافروں سے لڑیں ہمیں پانی پینے کو ملے اور ان لوگوں کو نہ ملے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان میں فیصلہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نے عمدہ رائے بتائی پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔ حباب تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور انہیں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگ بیعت کرنے لگے کہا تھا

کہ میں اس معاملہ میں مثل جزیل محکک [1] اور عذیق مرجب [2] کے ہوں ایک خلیفہ ہم میں سے (یعنی انصار میں سے) اور ایک خلیفہ تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) ہونا چاہیے۔ حباب کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان سے ابوالطفیل یعنی عامر بن وائلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۴۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ انصاری

حضرت حباب رضی اللہ عنہ انصاری۔ سعید بن مسیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا نام جو حباب تھا بدل دیا تھا اور فرمایا تھا کہ حباب ایک شیطان کا نام ہے اور ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور میں ان حباب کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول سمجھتا ہوں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۔ حضرت حبان رضی اللہ عنہ

حضرت حبان رضی اللہ عنہ بفتح حاء و بای موحدہ مشددہ۔ یہ حبان بیٹے ہیں منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری ہیں' خزرجی ہیں' مازنی ہیں' صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ انہوں نے زینب صغریٰ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے یحییٰ بن حبان اور واسع بن حبان پیدا ہوئے تھے۔ یہ دادا ہیں محمد بن یحییٰ بن حبان استاد امام مالک کے یہی ہیں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم خرید فروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ لاخلابتہ ان کی زبان میں کچھ ثقل تھا پس جب یہ کوئی چیز مول لیتے تو کہتے لاخیابتہ ان کو بوجہ نقصان عقل خرید فروخت میں گھاٹا ہو جاتا تھا۔ (اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلمہ کے کہنے کی ان کو تعلیم فرمائی تھی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۶۔ حضرت حبان رضی اللہ عنہ بن بح

حضرت حبان رضی اللہ عنہ بن بح۔ بکسر حا اور بعض لوگ کہتے ہیں بفتح حاء مگر کسرہ زیادہ مشہور اور صحیح ہے۔ آخر میں بائے موحدہ اور نون ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یائے تحتانیہ ہے اس کا ذکر بھی ہوگا۔ یہ حبان بیٹے ہیں بح صدائی کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے حبان بن بح صدائی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا نماز صبح کا وقت آ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے قبیلہ صدا کے بھائی اذان دو جب میں اذان دے چکا تو حضرت بلال اقامت کہنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے اس روایت میں ایسا ہی ہے۔ اس روایت کو ہناد نے عبدہ اور یعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ مشہور بھی ہے مگر یہ حدیث بواسطہ افریقی کے

---

[1] جذیل محکک اس لکڑی کو کہتے ہیں جو خارشی اونٹ کے پاس رکھ دی جاتی ہے تاکہ وہ اس سے اپنے بدن کو کھجلائے اور عذیق مرجب رکن کو کہتے ہیں مطلب ہے کہ میں اس معاملہ کا ایک رکن ہوں۔

[2] اس لفظ کے معنی ------ نقصان نہ ہونا چاہیے چونکہ اس زمانے میں دیانت زیادہ تھی لہٰذا اس لفظ کو سن کر دوسرا شخص خود ہی نقصان دینے سے رک جاتا تھا۔

مروی ہے اور علمائے حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ حبان نے نبیؐ سے ایک حدیث طویل روایت کی ہے جس میں یہ مضمون بھی ہے کہ مسلمان کے لئے امارت میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اذان کی حدیث اور امارت میں بہتری نہ ہونے کی حدیث زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے اور یہ بات بعید ہے کہ یہ دونوں حدیثیں قبیلہ صدا کے دو دو آدمیوں سے مروی ہوں حالانکہ قبیلہ صدائے سے نبیؐ کے حضور میں بہت کم لوگ آئے تھے یہ روایت زیاد ہی کی نسبت سے زیادہ مشہور ہے۔

۱۰۲۷۔ حضرت حبانؓ بن حکم سلمی

حضرت حبانؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار بھی کہتے ہیں۔ فتح مکہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ بنی سلیم بھی تھے اور جب فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی سلیم کا جھنڈا باندھا تو فرمایا کہ یہ جھنڈا کس کو دوں لوگوں نے کہا حبان بن حکم فرار کو دیجئے رسول اللہ کو فرار کہنا ناپسند ہوا اور پھر دوبارہ آپ نے ان سے پوچھا بعد اس کے آپ نے جھنڈا ان کو دے دیا اسی جھنڈے کو لے کر وہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک ہوئے پھر آپ نے جھنڈا ان سے لے لیا اور یزید بن اخنس کو دے دیا اور جو بنی زغب یمن سے تھے۔ یہ ایک شاخ ہے قبیلہ سلیم کی ان کا ذکر ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۲۸۔ حضرت حبحابؓ ابو عقیل انصاری

حضرت حبحابؓ ابو عقیل انصاری۔ کنیت ان کی ابو عقیل انصاری۔ یہ وہی ہیں جن پر منافقوں نے طعن کیا تھا جب یہ ایک صاع چھوہارے خیرات کے لئے لائے تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جهدهم فیسخرون منهم. (التوبہ: ۷۹) الایہ سعید نے قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات و الذین لا یجدون الا جهدهم ''جو لوگ صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اپنی مشقت سے روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ ۱۲'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنا نصف مال نبیؐ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میرا نصف مال ہے جو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں اور نصف اپنے بال بچوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں نبیؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے اس چیز میں جو تم نے دی اور جو تم نے باقی رکھ لی پس منافقوں نے ان پر طعن کیا کہ انہوں نے دکھانے سنانے کے لئے اس قدر دیا ہے پھر ایک انصاری فقرائے مسلمین میں سے جن کا نام حبحاب تھا اور کنیت ان کی ابو عقیل تھی آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے رات بھر رسی بٹی اور وہ دو صاع کھجورے کے عوض میں بکی پس ایک صاع تو میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رہنے دیا اور ایک صاع یہ ہے۔ منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ابو عقیل کے ایک صاع سے بے نیاز ہیں پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۹۔ حضرت حبشیؓ بن جنادہ

حضرت حبشیؓ بن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معط بن عمرو بن جندل بن مرہ بن صعصعہ۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن

صعصعہ کے ان کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں ان کی ماں کی طرف نسبت کرتے ہیں جن کا نام سلول بنت ذہل بن شیبان تھا۔کنیت ان کی ابوالجنوب تھی۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے حجۃ الوداع میں نبیؐ کو دیکھا تھا۔ان سے شعبی نے اور ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص بے ضرورت سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا آپ مقام عرفات میں تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اسے دے دیا اور وہ چلا گیا اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہو گیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لئے اور طاقتور کے لئے حلال نہیں ہے سوا اس شخص کے جو نہایت سخت محتاج ہو اور جو شخص لوگوں سے بغرض تجارت کے سوال کرے گا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم اور جہنم کے داغ ہوں گے۔پس اب جس کا جی چاہیے سوال کم کرے جس کا جی چاہے زیادہ کرے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۰۔حضرت حبہؓ بن بعکک

حضرت حبہؓ بن بعکک۔کنیت ان کی ابوالسنابل بیٹے ہیں بعکک قریشی عامری کے ابوعمر نے ایسا ہی کہا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حبہ جن کی کنیت ابوالسنابل ہے بیٹے ہیں۔بعکک بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے ابوموسیٰ کا یہ کہنا ہے کہ قبیلہ عبدالدار سے ہیں صحیح ہے۔ابوعمر نے بھی کنیت کے باب میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا ابوموسیٰ نے کیا اور کلبی نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔یہ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں یہی ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ سے ان کے شوہر کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام حبہ ہے حای مہملہ اور بای موحدہ کے ساتھ بیٹے ہیں بعکک کے۔ان کی کنیت ابوالسنابل ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حنہ ہے نون کے ساتھ۔

۱۰۳۱۔حضرت حبہؓ بن جوین

حضرت حبہؓ بن جوین بجلی ثم العرنی۔کنیت ان کی ابوقدامہ۔کوفہ کے رہنے والے ہیں۔حضرت علیؓ کے اصحاب سے ہیں۔ابوالعباس بن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے اور احمد بن حسین بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن مسلم ملائی نے اپنے والد سے انہوں نے حبہ بن جوین عرنی بجلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب غدیر خم کا دن آیا تو نبیؐ نے دو پہر کے وقت اعلان کرایا کہ الصلوٰۃ جامعۃ وہ کہتے تھے پھر (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) نبیؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمہارا تمہاری جان سے بھی زیادہ دوست ہوں سب لوگوں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے فرمایا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ''میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ محبت رکھ اس سے جو علی سے محبت

رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو ان سے دشمنی رکھے۔'' اور آپ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا یہاں تک کہ میں نے ان کی بغل کو دیکھ لیا میں اس زمانہ میں مشرک تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبہ بن جوین صحابی نہیں ہیں۔ ہاں حضرت علی اور ابن مسعود کے اصحاب میں سے ہیں اور انہوں نے جو یہ کہا کہ میں اس واقعہ میں بحالت شرک موجود تھا (بالکل غلط ہے کیونکہ) نبی نے یہ قول حجۃ الوداع میں فرمایا تھا اور اس سال کسی مشرک نے حج نہیں کیا کیونکہ ۹ ہجری میں نبیؐ نے حضرت علی ؓ کو موسم حج میں بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نبی ﷺ نے حجۃ الوداع ۱۰ ہجری میں کیا ہے اس وقت تمام جزیرہ عرب میں اسلام پھیل گیا تھا۔ حبہ کا نسب یہ ہے حبہ بن جوین بجلی بن عبدنہم بن مالک بن غانم بن مالک بن ہواذن بن عرینہ بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی ثم العرنی۔

۱۰۳۲۔ حضرت حبہؓ بن حابس

حضرت حبہؓ بن حابس۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کا نام حیہ ہے یای مثناۃ کے ساتھ ہم اس کو اسی مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۳۔ حضرت حبہؓ بن خالد

حضرت حبہؓ بن خالد۔ بھائی ہیں سواء بن خالد خزاعی کے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث سلام یعنی ابوشرحبیل نے روایت کی ہے انہوں نے حبہ سے اور سواء سے جو دونوں بیٹے تھے خالد کے سنا کہ وہ دونوں کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے حضور میں گئے آپ کچھ عمارت بنا رہے تھے ان دونوں سے بھی آپ نے فرمایا کہ آؤ بناؤ پھر جب یہ دونوں فارغ ہوئے تو انہیں کچھ دیئے جانے کا حکم دیا بعد اس کے ان سے فرمایا کہ جب تک تمہارے سر ہل رہے ہیں (یعنی تم زندہ ہو) رزق سے مایوس نہ ہونا کیونکہ جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سرخ پیدا ہوتا ہے اس کے اوپر چھلکا بھی نہیں ہوتا (یعنی اپنے ساتھ کچھ لے کے نہیں آتا) پھر اللہ عزوجل اسے رزق دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت حبہؓ بن مسلم

حضرت حبہؓ بن مسلم۔ ان کا تذکرہ عبدان نے احمد بن سیار سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن یعقوب عصفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالمجید بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبہ بن مسلم سے نقل کر کے بیان کیا گیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے اور جو اس کی طرف دیکھے وہ ایسا ہے جیسا سور کا گوشت کھانے والا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۵۔ حضرت حبیبؓ بن اساف

حضرت حبیبؓ بن اساف۔ اور بعض لوگ بساف کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بھائی ہیں بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ ان کا نام خبیب خاء معجمہ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا نسب خائے معجمہ میں بیان کیا جائے گا کیونکہ وہی نام ان کا صحیح ہے اور یہ تو بعض راویوں

کی تصحیف ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر حبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۳۶۔ حضرت حبیبؓ بن اسود

حضرت حبیبؓ بن اسود نبیؐ کے صحابی ہیں انکا تذکرا ابوموسیٰ نے خبیب خائے معجمہ کی ردیف میں کیا ہے اور انہیں حبیب بھی کہا گیا ہے ان شاء اللہ اس کا ذکر ہم وہاں کریں گے۔

۱۰۳۷۔ حضرت حبیبؓ بن اسید

حضرت حبیبؓ بن اسید بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے یہ بھائی ہیں ابوبصیر کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۸۔ حضرت حبیبؓ بن بدیل

حضرت حبیبؓ بن بدیل بن ورقا۔ ابوالعباس بن عقدہ وغیرہ نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث زر بن جیش نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے حضرت علی (ایک روز) محل سے نکلے تو چند سواروں نے جو تکواریں لٹکائے ہوئے تھے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مولانا ورحمتہ وبرکاۃ حضرت علی نے پوچھا کہ یہاں اصحاب نبی ﷺ سے کون کون لوگ ہیں پس بارہ آدمی کھڑے ہوگئے۔ جن میں قیس بن ثابت بن شماس اور ہاشم بن عتبہ اور حبیب بن بدیل بن وقاء بھی تھے ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ **من کنت مولاہ فعلی مولاہ**۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۹۔ حضرت حبیبؓ بن حارث

حضرت حبیبؓ بن حارث۔ یہ ابوالغادیہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر کے آئے تھے۔ عاص بن عمرو طفاوی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوالغادیہ اور ان کی والدہ اور حبیب بن حارث یہ سب لوگ ہجرت کر کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے ابوالغادیہ کی ماں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا ایسی بات نہ کرو جو کان کو بری لگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۰۔ حضرت حبیبؓ بن حباشہ

حضرت حبیبؓ بن حباشہ۔ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ انصار میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان کی وفات نبی ﷺ کی زندگی ہی میں ہوگئی تھی ایک زخم ان کو لگ گیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ رات کو دفن کئے گئے تھے پھر نبی ﷺ تشریف لے گئے تھے اور ان کی قبر پر نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سوا ذکر وفات کے اور کوئی حال ان کا محفوظ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حبیب بن حباشہ بن جویریہ بن عبید

بن عنان ابن عامر بن خطمہ ان کے جنازہ کی نماز نبی ﷺ نے پڑھائی تھی۔

۱۰۴۱۔ حضرت حبیبؓ بن حماز

حضرت حبیبؓ بن حماز۔ عبدان نے کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں آپ کے ہمراہ کئی سفر میں شریک رہے ان کی صرف ایک حدیث مروی ہے اس کو زائدہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حبیب بن حماز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے آپ کسی منزل میں فروکش ہوئے بعض لوگوں نے مدینہ جانے کی عجلت کی اور کہا کہ ہم اس کو پھر آراستہ کریں اس سے بھی زیادہ جیسا کہ پہلے تھا اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بواسطہ حبیب کے ابوذر سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی روایت مرسل ہے۔

۱۰۴۲۔ حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی

حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی۔ ابن مندہ وغیرہ نے مجہول لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور عبدان نے احمد بن سیار سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حمامہ کے بیٹے کا نام حبیب ہے۔ ان ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کو حمامہ لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں ان کی ایک حدیث مشہور ہے اور لوگوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۳۔ حضرت حبیبؓ بن حیان

حضرت حبیبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ۔ تیمی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ تیمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ رفاعہ کہتے ہیں بعض لوگ عمارہ اور بعض لوگ خشخاش اور بعض لوگ حیان۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارا گناہ اس پر نہ پڑے گا اور اس کا گناہ تم پر نہ پڑے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۴۴۔ حضرت حبیبؓ بن خراش

حضرت حبیبؓ بن خراش بن حریث بن صامت بن کباس بن جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی بدر میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کے غلام صامت بھی تھے۔ یہ کلبی کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے خاندان بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۴۵۔ حضرت حبیبؓ بن خراس عصری

حضرت حبیبؓ بن خراش عصری قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث محمد بن حبیب بن خراش عصری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہیں مگر بوجہ پرہیزگاری کے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۰۴۶۔ حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری

حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری اوسی خطمی۔ خطمہ بیٹے ہیں جشم بن مالک بن اوس کے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مقام عرفات میں فرماتے ہوئے سنا کہ عرفات سب موقف ہے سوا بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سب موقف ہے سوا بطن محسر کے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حبیب بن خماشہ دادا ہیں ابو جعفر یعنی عمیر بن یزید بن حبیب بن خماشہ خطمی کے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۷۔ حضرت حبیبؓ بن ربیعہ

حضرت حبیبؓ بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ جسر کے دن ابو عبید کے ساتھ شہید ہوئے۔ غسانی نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۸۔ حضرت حبیبؓ بن زید تمیم

حضرت حبیبؓ بن زید بن تمیم بن اسید بن خفاف بن بیاضہ انصاری بیاضی۔ بنی بیاضہ میں سے ہیں احد میں شہید ہوئے ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کر کے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۹۔ حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم

حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار عقبی ابن اسحق نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نسیبہ بنت کعب یعنی ام عمارہ اور ان کے شوہر زید بن عاصم بن کعب اور ان کے دونوں بیٹے حبیب اور عبداللہ فرزندان زید بیعت عقبہ میں شریک تھے اور نیز وہ اور ان کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے احد میں شریک تھے۔ یہ حبیب وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ کذاب حنفی صاحب یمامہ کے پاس بھیجا تھا مسیلمہ جب ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد خدا کے رسول ہیں تو یہ کہتے تھے کہ ہاں اور جب وہ ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں تو یہ کہتے تھے کہ میں بہرا ہوں سنتا نہیں ہوں ایسا ہی انہوں نے کئی بار کیا پس مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا اور یہ شہید ہو گئے۔ اللہ ان سے راضی رہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۵۰۔ حضرت حبیبؓ بن زید کندی

حضرت حبیبؓ بن زید کندی۔ صحابی ہیں۔ ابوالحسن عسکری وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن حبیب نے اپنے والد سے حبیب بن زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ عورت کو شوہر سے کس قدر حصہ ملتا ہے جب شوہر مر جائے تو حضرت نے فرمایا کہ چوتھائی مال بشرطیکہ شوہر کی اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ اور انہوں نے نبی ﷺ سے وضو کا طریقہ بھی پوچھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۱۔ حضرت حبیبؓ بن سباع

حضرت حبیبؓ بن سباع۔ اور بعض لوگ ان کو حبیب بن وہب کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن سبع کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کنانی ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابو جمعہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو جمعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے ہمارے ہمراہ ابوعبیدہ بن جراح بھی تھے ابوعبیدہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم سے بھی بہتر کوئی شخص ہے ہم اسلام لائے اور ہم نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے حضرت نے فرمایا ہاں (تم سے بھی بہتر لوگ ہیں) کچھ لوگ تمہارے بعد ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۲۔ حضرت حبیبؓ بن سعد

حضرت حبیبؓ بن سعد۔ انصار کے غلام تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حبیب بیٹے ہیں اسود بن سعد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ حبیب بیٹے ہیں اسلم کے جو غلام تھے جشم بن خزرج کے اور ان سب نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی ایک کی بابت یہ قول ہے یا دو کی بابت۔

۱۰۵۳۔ حضرت حبیبؓ سلمی

حضرت حبیبؓ سلمی۔ والد ہیں ابوعبدالرحمٰن سلمی کے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ان کے بیٹے ابوعبدالرحمٰن کا نام عبداللہ تھا زہیر نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کے تمام غزاوت میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے ابوعبدالرحمٰن فضلائے تابعین میں سے ہے انہوں نے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۴۔ حضرت حبیبؓ بن سندر

حضرت حبیبؓ بن سندر۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے غلام کو خصی کیا تھا۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے یہ ابن سندر کی لفظ سے مشہور ہیں سب لوگوں نے ابن سندر کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور اسی نام سے ان کی ایک حدیث بھی مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۵۔ حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی

حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن بدر حلوانی نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن عبداللہ بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح بن ابی الفوارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن بقیہ نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے انہوں نے سلمہ بن حامد سے انہوں نے حبیب بن ضحاک جمحی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے میں نے پوچھا کہ کیوں مسکراتے ہو تو انہوں نے کہا میں یہ دیکھ کر مسکرایا کہ ایک رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اس شخص کے لئے بددعا کر رہا ہے جس نے اس کو قطع کیا ہے حضرت فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ اس قطع کرنے والے اور اس رحم کے درمیان میں کس قدر فصل ہے۔ جبرئیل نے کہا پندرہ پشت کا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کو جہنمی لکھا ہے۔

۱۰۵۶۔ حضرت حبیبؓ ابوضمرہ

حضرت حبیبؓ۔ کنیت ان کی ابوضمرہ۔ ان سے ان کے بیٹے ضمرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دادا ہیں عبدالعزیز بن ضمرہ بن حبیب کے۔ عبدالعزیز نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہے اور نماز نفل کا گھر میں پڑھنا ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔ ان کا ذکر غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۵۷۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی

حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی۔ قبیلہ قضاعہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حبیب بیٹے ہیں فدیک بن عمرو سلامانی کے مقام جفار میں رہتے تھے۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حبیب سلامانی ہیں۔ واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ سلامان کا وفد آیا تھا وہ سات آدمی تھے ان کے سردار حبیب سلامانی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۸۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بھائی ہیں مسعود بن عمرو کے اور بھائی ہیں ربیعہ کے جو دادا تھے امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ کے اور ان کے بھائیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی و ان تبتم فلکم رؤوس اموالکم ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی جن میں سے مسعود اور ربیعہ اور حبیب اور عبد یالیل فرزندان عمرو بن عمیر بن عوف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میرے نزدیک اس کے صحیح ہونے میں کلام ہے۔

۱۰۵۹۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن غنم بن مازن بن نجار۔ یہ یمامہ کی طرف جا رہے

تھے (اثنائے راہ میں) مقتول ہوئے ان کا شمار شہدائے یمامہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۶۰۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو۔ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جمعہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علاء بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے حبیب بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی وہ جب کسی کو سلام کرتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۱۔ حضرت حبیبؓ بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمیر خطمی۔ ان کا ذکر بھی عبدان نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن یعقوب سعدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر خطمی نے اپنے دادا حبیب بن عمیر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بے عقل لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا ایک مرض ہے جو شخص کم عقل کی بات برداشت کرلے گا وہ اس بردباری سے خوش ہوگا اور جو شخص کم عقل سے دوستی کرے گا وہ پشیمان ہوگا جو شخص کم عقل کی ذرا سی تکلیف پر صبر نہ کرے گا وہ اس کی بہت تکلیف پر صبر نہ کرسکے گا اور جو شخص اپنے خلاف مزاج بات پر صبر کرے گا وہ اپنی محبوب چیز کو پاجائے گا۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص عمدہ بات کی تعلیم اور بری بات سے روکنے کا قصد کرے تو جب تک اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی نہ بنالے ایسا نہ کرے اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھتا ہے اس کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبیب بن خماشہ اور حبیب بن عمرو جو سلام والی حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ حبیب تینوں ایک ہیں کیونکہ نسب ایک ہے اور خطمی ہیں اور راوی بھی ان سب سے ایک ہی ہے یعنی ابوجعفر کا پوتا اسی سبب سے ابوعمر نے صرف حبیب بن خماشہ کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ کے پاس حبیب بن عمرو اور حبیب بن عمیر کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ وہی حبیب بن خماشہ ہیں ابن مندہ نے اس پر تنبیہ بھی کردی۔ واللہ اعلم

۱۰۶۲۔ حضرت حبیبؓ العنزی

حضرت حبیبؓ عنزی والد ہیں طلق بن حبیب کے۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے صحیح وہ ہے جو غندر نے شعبہ سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق سے انہوں نے ایک شامی شخص سے اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے ان کو قبض کی بیماری تھی حضرت نے انہیں حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھیں ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۳۔ حضرت حبیبؓ بن فدیک

حضرت حبیبؓ بن فدیک۔ بعض لوگ ان کو حبیب بن فویک واو کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن عمرو بن فدیک کہتے ہیں۔ سلامانی ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے بنی سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ ان کے ماموں حبیب بن فدیک نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نبیؐ کے حضور میں گئے ان کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں دکھائی نہ دیتا تھا حضرت نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ اپنا بوجھ لئے جا رہا تھا اتفاق سے میرا پیر سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا پس میری بینائی جاتی رہی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ پڑھ کر ان کی آنکھوں پر دم کر دیا ان کی آنکھوں میں روشنی آ گئی حبیب کہتے تھے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے حالانکہ ان کی عمر اسی برس کی تھی اور ان کی آنکھیں بدستور اسی طرح سفید تھیں اور محمد بن سہل نے اپنے والد سے انہوں نے حبیب بن عمرو سلامانی سے روایت کی ہے کہ وہ سلامان کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ حبیب ابن عمرو سلامانی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۴۔ حضرت حبیبؓ فہری

حضرت حبیبؓ فہری۔ ابن مندہ نے حبیب فہری کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ حبیب بن مسلمہ فہری کے علاوہ قائم کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے انہوں نے ابی عاصم اور داؤد عطار سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے حبیب فہری سے روایت کیا ہے کہ وہ مدینہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا ہاتھ اور میرا پیر ہے (یعنی اسی کے سبب سے مجھے قوت وطاقت ہے) حضرت نے حبیب سے فرمایا تو تم انہیں کے ساتھ لوٹ جاؤ کیونکہ عنقریب ان کا انتقال ہو جائے گا چنانچہ اسی سال ان کا انتقال ہوگیا۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اکٹھا کر کے کہا ہے کہ بواسطہ ابن ابی ملیکہ کے حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں مدینہ گئے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ان کے والد نے انہیں مدینہ میں چھوڑ دیا پھر مسلمہ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس کے سوا اور کوئی میرا لڑکا نہیں ہے جو میرے مال اسباب کی حفاظت کرے اور میرے گھر والوں کی خبر گیری کرے نبیؐ نے حبیب کو مسلمہ کے ہمراہ کر دیا اور فرمایا کہ شاید اسی سال تم ان کے دیکھنے سے محروم ہو جاؤ گے۔

چنانچہ اسی سال حبیب نے جہاد کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے بواسطہ داؤد عطار کے بن جریج سے ان کا حصہ آ کر نقل کیا ہے اور ان کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے حالانکہ اس میں شک نہیں کہ یہ حبیب مسلمہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۶۵۔ حضرت حبیبؓ بن مخنف

حضرت حبیبؓ بن مخنف غامدی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عمری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں

ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے حبیب ابن مخنف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں عرفہ کے دن پہنچا حضرت فرمارہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے کیا جواب دیا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ ایک بکری رجب میں قربانی کرے اور ایک بکری عیدالضحیٰ میں بعض اوقات عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں ان کے والد کا ذکر نہ کرتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے حبیب بن مخنف سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں عرفہ کے دن رسول اللہؐ کے حضور میں پہنچا پھر انہوں نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اس حدیث کو ابن عون نے ابو رملہ سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں عرفہ کے دن رسول اللہؐ کے حضور میں گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۶۔ حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ

حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا صحابی ہونا نہیں جانتا مگر یہ حدیث ان سے اسی طرح روایت کی گئی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر میں ایک وبائی مقام میں قیام کیا خیبر کے لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس مقام میں اترے ہیں یہ وبائی مقام ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو بلندی پر اٹھ چلیں ان کی آب و ہوا اچھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۷۔ حضرت حبیبؓ بن مروان

حضرت حبیبؓ بن مروان بن عامر بن ضباری بن جبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم تمیمی مازنی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا بغیض حضرت نے فرمایا کہ تم حبیب ہو پس آپ نے ان کا نام حبیب رکھ دیا۔ ابن کلبی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کسی نے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۰۶۸۔ حضرت حبیبؓ بن سلمہ

حضرت حبیبؓ بن سلمہ بن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر قریشی فہری کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن بعض لوگ ان کو حبیب دروب اور حبیب روم بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ یہ رومیوں کے یہاں بہت جایا کرتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حبیب بن مسلمہ ایک شریف شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے سنا تھا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ واقدی نے حبیب کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیرہ کی حکومت ان کے متعلق کی تھی جبکہ عیاض بن غنم کو وہاں سے معزول کیا پھر آرمینیہ اور آذربائیجان بھی انہیں کے متعلق کر دیا تھا بعد اس کے ان کو معزول کر دیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کو حضرت عمر نے حاکم نہیں بنایا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو شام سے آذربائیجان بھیجا تھا اور سلمان بن ربیعہ باہلی کو کوفہ سے ان کی مدد کے لئے ساتھ کر دیا تھا پس کوفہ کے متعلق ان دونوں میں باہم

اختلاف ہوا ایک نے دوسرے کو دھمکایا سلمان کو لوگوں نے قتل کی دھمکی دی تو سلمان کے اصحاب نے کہا

فان تقتلوا سلمان نقتل حبیبکم وان ترحلوا نحوا بن عفان لرحل

اگر تم سلمان کو قتل کرو گے تو ہم تمہارے حبیب کو قتل کر دیں گے اور اگر تم حضرت عثمان کے پاس جاؤ گے تو ہم بھی ان کے پاس جائیں گے۔

یہ پہلا اختلاف تھا اور اہل عراق اور اہل شام کے درمیان میں واقع ہوا۔ اہل شام ان حبیب کی بہت تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت معاویہ نے ایک لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا تھا اس لشکر پر حبیب بن مسلمہ کو سردار بنایا تھا تاکہ یہ لوگ حضرت عثمان کی مدد کریں مگر جب حبیب بن مسلمہ مقام وادی قری میں پہنچے تو ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی پس یہ واپس لوٹ آئے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں یعنی صفین وغیرہ میں رہے۔ انہیں حضرت معاویہ نے آرمینیہ پر حاکم بنا کے بھیجا تھا۔

چنانچہ وہیں ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر پچاس برس کی نہ تھی بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات دمشق میں ہوئی۔ ابن وہب نے مکحول سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے فقہا سے پوچھا کہ کیا حبیب صحابی تھے انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر میں نے ان کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ صحابی تھے واقدی نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حبیب بن مسلمہ کی عمر بارہ برس کی تھی انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کوئی جہاد نہیں کیا اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا تھا۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے سلیمان ابن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے زیاد بن جاریہ سے انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک جہاد میں) جاتے وقت چوتھائی مال خیرات کیا اور لوٹتے وقت پانچواں حصہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۹۔ حضرت حبیبؓ بن ملہ

حضرت حبیبؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں ربیعہ بن ملہ کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی اناس کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۷۰۔ حضرت حبیبؓ بن وہب

حضرت حبیبؓ بن وہب۔ کنیت ان کی ابو جمعہ قاری اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حبیب بن سباع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب بن جنبذ۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے تو یہیں لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر حبیب بن سباع کے نام میں لکھا ہے اور ابن مندہ نے وہاں بھی لکھا ہے اور یہاں تو صرف ابن مندہ ہی نے لکھا ہے۔

۱۰۷۱۔ حضرت حبیبؓ بن یساف

حضرت حبیبؓ بن یساف۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص ہیں اہل بدر میں سے قدیم

الاسلام ہیں ان کی کوئی روایت ذکر نہیں کی گئی صرف حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا تھا کہ اگر تم اہل بدر میں سے نہ ہوتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا کرتا) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عمرؓ نے ان کو رجم کیا۔ ابن شاہین نے ان کو حای مہملہ کے باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام خای معجمہ مضمومہ کے ساتھ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ خبیب کے ناموں میں سب سے پہلے کیا ہے خبیب بن اساف کے نام میں اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو یساف کہتے ہیں۔

۱۰۷۲۔ حضرت حبیبؓ بن ابی الیسر

حضرت حبیبؓ بن ابی الیسر بن عمرو انصاری۔ صحابی ہیں۔ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان کے دو بھائی تھے یزید اور عمیر یزید بھی اس واقعہ حرہ میں شہید ہوئے اور عمیر واقعہ جسر میں شہید ہوئے ان کا ذکر غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۷۳۔ حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی

حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ بن کلاب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان میں قبیلہ ثقیف سے جبی بن حارثہ بھی ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ لکھنے والے نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں واقدی نے بھی کہا ہے کہ جبی بن حارثہ اور طبری نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ابو معشر نے ان کا نام یعلی بن جاریہ ثقفی بتایا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن اسحٰق نے کہا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کے نام کو حرفوں میں ضبط نہیں کیا تاکہ پھر متغیر نہ ہوتا اور امیر ابو نصر ابن ماکولا نے ان کو ذکر کیا ہے اور حروف میں بہت اچھی طرح ان کے نام کو ضبط کیا ہے ہم اس کو ذکر کرتے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے انہوں نے کہا ہے کہ جبی بائے مشددہ مواحدہ امالہ کی ہوئی کے ساتھ ہے پھر انہوں نے اس نام کے کئی آدمیوں کو ذکر کر کے کہا ہے کہ جبی بن حارثہ حلیف ہیں بنی زہرہ کے قبیلہ ثقیف سے ہیں یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اس کی روایت ابراہیم بن سعد نے کی ہے اور یحیٰی بن سعید اموی نے ابن اسحٰق سے ان کا نام یا کے ساتھ نقل کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام جبی ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ جاریہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے حاے مہملہ مفتوحہ اور ایک یاے مشددہ کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ ثقفی کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۰۷۴۔ حضرت حبیشؓ اسدی

حضرت حبیشؓ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بعد وفات نبی ﷺ کے بنی اسد میں خطبہ پڑھا تھا اور انہیں اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی تھی جب کہ طلیحہ (نامی ایک شخص) ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔

۱۰۷۵۔ حضرت حبیش رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت حبیش رضی اللہ عنہ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بعض لوگ ان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ منقذ کا ذکر نہیں کرتے یہ خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوصخر ہے اور ابو خالد ہے ان کو بعض لوگ اشعر بھی کہتے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حبیش اشعر ہیں اور انہوں نے انکے نسب میں کچھ بڑھا دیا ہے اور کہا ہے حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن اصرم اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے مگر انہوں نے اشعر خالد کا لقب قرار دیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ان کا نام خنیس خاے معجمہ اور نون کے ساتھ نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابوصخر ہے یہ بھائی ہیں ام معبد کے اور ان کی حدیث کو انہیں نے روایت کیا ہے۔ ہمیں خبر دی عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حصین نے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی ہو کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے بشر بن انس یعنی ابوالخیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو ہشام یعنی محمد بن سلیمان بن حکم بن ایوب بن سلمان بن زید بن ثابت بن یسار کعبی ربعی خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے بیان کیا نیز ابوبکر کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یوسف بن تمیم بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام یعنی محمد بن سلمان نے قدیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے حرام بن ہشام قدیدی سے انہوں نے اپنے والد ہشام بن حبیش سے انہوں نے ان کے دادا حبیش بن خالد صحابی رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ اور ان کے رہنما عبداللہ بن اریقط ہجرت کر کے مکہ سے چلے تو (اثنائے راہ میں) ان کا گزر (ام معبد خزاعیہ کے دونوں خیموں پر ہوا انہوں نے کھال کے خیمہ بنا لئے تھے انہیں کے سامنے وہ بیٹھی تھیں اور مسافروں کو) پانی پلاتی تھیں اور کھانا کھلاتی تھیں حضرت ابوبکر وغیرہ نے گوشت اور کھجوریں ام معبد سے مانگے تا کہ خرید لیں مگر وہاں کچھ نہ نکلا وہ لوگ محتاج ہو گئے تھے وہاں قحط پڑ گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے خیمہ کے دراز سے ایک بکری دیکھی تو آپ نے پوچھا کیا ہے ام معبد یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ کمزور ہونے کے سبب سے یہ بکری گلہ سے پیچھے رہ گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا کہ یہ بہت کمزور ہے اس میں دودھ کہاں حضرت نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس بکری کا دودھ دوہوں ام معبد نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو دوہ لیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو منگوایا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزوجل کا نام لیا اور اس کی بابت دعا کی پس اس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا اور پھول گئے آپ نے ایک برتن منگوایا جس میں سب لوگ مل کر کھاتے تھے آپ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ اس کے اوپر تک آ گیا پھر آپ نے وہ دودھ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئیں پھر آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر سب کے بعد آپ نے پیا پھر آپ نے اسی برتن میں دوبارہ دھویا یہاں تک کہ پھر وہ برتن بھر گیا بعد اس کے وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا۔ ام معبد نے اس کو بیچا اور آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھ کے لوگ وہاں سے چل دیئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ام معبد کا شوہر اپنی دبلی کمزور بکریوں کو لئے ہوئے آیا جو ایسی دبلی تھیں کہ ان کی ہڈیوں میں مغز بھی کم تھا جب ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) نے دودھ دیکھا تو تعجب سے کہا کہ اے ام معبد یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا بکری بھی بہت دنوں کی جنی ہوئی ہے اور کوئی دوسرا دودھ والا جانور بھی گھر میں نہیں ہے ام معبد نے کہا نہیں واللہ (یہ کوئی بات نہیں ہے) بلکہ ایک مرد مبارک کا گزر ہم پر ہوا جس کا یہ حال تھا ابو معبد نے کہا کہ اے ام معبد کچھ اوصاف ان کے بیان کر و ام معبد نے کہا میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا حسن غالب تھا چہرہ چمکدار تھا خوش خلق تھا نہ ان کا پیٹ بڑا تھا اور نہ سر چھوٹا تھا جسم خوشبودار اور حسین تھا آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں اور آواز میں ایک خاص لہجہ تھا گردن لمبی تھی ڈاڑھی گھنی تھی ابرو خمدار اور دراز تھیں اگر وہ چپ ہوتے تو ان پر ایک ہیبت ہوتی تھی اور اگر وہ کلام کرتے تو ایک رونق ہوتی دور سے نہایت جمیل اور باہیبت معلوم ہوتے تھے اور قریب سے نہایت حسین اور شیریں کلام تھے باتیں بہت میٹھی ہوتی تھیں نہ کم سخن تھے اور نہ بہت باتیں کرنے والے تھے ان کی باتیں گویا موتی کی لڑیاں ہوتی تھیں میانہ قد تھے نہ دراز قامت اور نہ ایسے کہ کوئی شخص پستہ قدی کی وجہ سے ان کو حقیر سمجھے ایک درمیانی حالت تھی تین آدمی تھے تینوں میں وہی زیادہ تروتازہ اور صاحب قدر تھے ان کے کچھ رفیق تھے جو ان کے گھیرے رہتے ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو وہ لوگ چپ ہو کے ان کی بات سنتے ہیں اور اگر وہ کچھ حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ فوراً اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں مخدوم اور مطاع تھے ترش رو اور بے فیض نہ تھے ابو معبد نے کہا خدا کی قسم یہ وہی قریش کے شخص ہیں جن کا ذکر ہم سے مکہ میں کیا گیا تھا میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ان کے ساتھ رہوں گا اور یقیناً میں ایسا کروں گا اگر مجھے کوئی سبیل اس کی ملی پھر ایک بلند آواز مکہ میں ظاہر ہوئی لوگ اس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ دیکھتے تھے وہ یہ کہہ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ — رفیقین قالا خیمتی ام معبد
ھما نزلا ھابا لھدی واھتدت بہ — فقد فاز من امسی رفیق محمد
فیال قصی ماز وی اللہ عنکم — بہ من فعال لا یجاری وسودد
لیھن بنی کعب مقام فتاتھم — ومقعدھا للمومنین بمرصد
سلوا اختکم عن شاتھا وانا ئھا — فانکم ان تسالوا الشاۃ تشھد
دعاھا بشاۃ حائل فتحلبت — علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد
فغادرھا ھنا لدیھا لحالب — یرددھا فی مصدر ثم مورد

جب حسان بن ثابت نے ان اشعار کو سنا تو انہوں نے اس ہاتف غیب کے جواب میں یہ اشعار کہے

لقد خاب قوم زال عنھم نبیھم — وقدس من یسری الیھم ویغتدی
ترحل عن قوم فضلت عقولھم — وحل علی قوم بنور مجدد
ھداھم بہ بعد الضلالہ ربھم — وارشدھم من یتبع الحق یرشد
وھل یستوی ضلال قوم تسفھوا — عمایتھم وھادبہ کل مھتد
وقد نزلت منہ علی اھل یثرب — رکاب ھدی حلت علیھم باسعد
نبی یری مالا یری الناس حولہ — ویتلو کتاب اللہ فی کل مسجد

وان قال فی یوم مقالة غائب فتصد یقها فی الیوم اوفی ضحی الغد

یہ حبیش پھر اسلام لائے اور فتح مکہ میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہو گئے تھے۔ یہ دونوں خالد بن ولید کے سواروں میں تھے اور ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چلے تھے پس مشرک ان کو مل گئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۷۶۔ حضرت حبیشؓ بن شریح

حضرت حبیشؓ بن شریح کنیت ان کی ابوحفصہ، حبشی ہیں۔ اسحٰق بن سوید رملی نے ان کا ذکر صحابہ میں لکھا ہے۔ اہل فلسطین سے ہیں۔ جبرین میں رہتے تھے اور موسیٰ بن سہل نے ان کا ذکر تابعین میں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں ان سے علی بن ابی جملہ نے روایت کی ہے۔ حسان بن ابی معن نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) میں اور تیس (۳۰) صحابی یکجا تھے ان لوگوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور میں نے انہیں نماز پڑھائی اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے حسان نے ان کا نام حبیش بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والتاء

۱۰۷۷۔ حضرت حتاتؓ بن عمرو انصاری

حضرت حتاتؓ بن عمرو انصاری۔ بھائی ہیں ابوالیسر کے ان کے نام میں دو تائے فوقانیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حباب ہے دو بائے موحدہ کے ساتھ ان کا ذکر حباب کے نام میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۸۔ حضرت حتاتؓ بن یزید

حضرت حتاتؓ بن یزید بن علقمہ بن حوی بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی دارمی۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد میں عطارد بن حاجب اور اقرع بن حابس وغیرہما کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ابن اسحٰق نے اور کلبی نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب حضرت معاویہ کو خلافت حاصل ہوئی تو حتات اور جاریہ بن قدامہ اور احنف بن قیس ان کے پاس گئے۔ یہ دونوں بھی قبیلہ بنی تمیم سے تھے۔ حتات حضرت عثمان کے دوستوں میں تھے اور جاریہ اور احنف حضرت علی کے اصحاب میں سے تھے حضرت معاویہ نے ان دونوں کو حتات سے زیادہ دیا تو حتات نے ان سے کہا کہ تم نے محرق (یعنی جلا دینے والے) اور مخذل (یعنی پریشان کرنے والے) کو مجھ پر فضیلت دی حضرت معاویہ نے کہا (میں نے فضیلت نہیں دی) بلکہ میں نے ان سے ان کا دین مول لیا ہے اور تم کو اس محبت پر چھوڑ دیا ہے جو تم کو حضرت عثمان کے ساتھ ہے حتات نے کہا مجھ سے بھی میرا دین مول لے لو جلا دینے والا انہوں نے جاریہ بن قدامہ کو کہا کہ انہوں نے ابن حضرمی کو جلا دیا تھا اور پریشان کرنے والا احنف بن قیس کو کہا کہ انہوں نے حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں کو پریشان کر دیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حتات حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انہیں کے یہاں وفات پائی اور حضرت معاویہ اس اخوت کے سبب سے ان کے وارث ہوئے حضرت معاویہ اس زمانہ میں خلیفہ

تھے۔ فرزوق نے اس معاملہ میں حضرت معاویہ سے مخاطب ہو کر یہ اشعار کہے تھے

ابوک وعمی یا معاوی اورثا تراثا فیحتاز بالتراث اقاربه

فما بال میراث الحتات اکلته ومیراث صخر جامدلک زائبه

فلو کان هذا الامر فی جاهلیة علمت من المرا القلیل خلائبه

ولو کان فی دین سواذ اسننتم لنا حقنا اوغص بالما شاربه

الست اعز الناس قوما واسرة وامنعهم جارا اذا اضیم جابنه

وما ولدت بعد النبی واله کمثلی حصان فی الرجال یقاربه

وبینی الی جنب الثریا فناء ہ ومن دونه البدر المضی ء کو اکبه

انا ابن الجبال الشم فی عدد الحصی وعرق الثری عرقی فمن ذایحسابه

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہمیں اور فخریہ اشعار میں یہ سب سے عمدہ کلام ہے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

باب الحاء والجیم

۱۰۷۹۔ حضرت حجاج ؓ باہلی

حضرت حجاج ؓ باہلی صحابی ہیں قواریری نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجاج بن حجاج باہلی کو اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا وہ صحابی تھے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کا نام مجھے ابن مسعود یاد پڑتا ہے۔وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے پس جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو لوگو نماز ظہر کو ٹھنڈے میں پڑھو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت حجاج ؓ بن حارث

حضرت حجاج ؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی۔انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور احد کے بعد مدینہ منورہ لوٹ کر آئے تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ حقیقی بھائی ہیں سائب اور عبداللہ اور ابو قیس فرزندان حارث کے اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کے چچازاد بھائی ہیں عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اور ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن حارث سہمی جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حجاج بیٹے ہیں قیس بن عدی کے۔

۱۰۸۱۔ حضرت حجاج ؓ بن عامر ثمالی

حضرت حجاج ؓ بن عامر ثمالی۔ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ان سے خالد بن معدان اور شرحبیل ابن مسلم نے روایت کی ہے۔ ثور نے خالد بن معدان سے انہوں نے حجاج بن عامر ثمالی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور عبداللہ بن عامر ثمالی سے کہ وہ بھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ہمراہ نماز پڑھی حضرت عمر نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور شرحبیل بن مسلم نے ان سے روایت کی ہے اور یہ اصحاب نبی ؐ سے تھے

انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے بچو اور مال کا دینا بہتر ہے اس کے روکنے سے روکنا بہت برا ہے اور تنگی معیشت پر خدا کو ملامت نہ کرے اور خیرات کرنے میں ابتدا اس شخص سے کرو جس کی تم عیال داری کرتے ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عبداللہ ثمالی کہتے ہیں اور بعض لوگ نصری کہتے ہیں شام میں رہتے تھے۔ ان سے صرف ایک حدیث بواسطہ اہل حمص کے مروی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کثرت سوال سے بچو الخ پس ابوعمر نے حجاج بن عامر ثمالی کو اور حجاج بن عبداللہ نصری کو ایک کر دیا ہے، جن کا ذکر اس کے بعد کے تذکرہ میں آئے گا اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کے تذکرہ علیحدہ قائم کئے ہیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بھی اپنی تاریخ میں اسی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی صحابی ہیں۔ مجھے ان کے بعض اولاد کے دیکھنے والوں نے حمص میں خبر دی تھی۔ بعد اس کے حجاج بن عبداللہ ثمالی کا ذکر کیا ہے ان سے ابوسلام اسود نے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اسی کے موافق لکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے حجاج بن عبداللہ نصری ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عامر ثمالی کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۲۔ حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری

حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن یعیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یعلی نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کر کے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد مقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے ابوعمر بن حمدان نے وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن سفیان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابواسامہ نے عبدالرحمٰن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مکحول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجاج ابن عبداللہ نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (غازیوں کو کچھ بطور) انعام دینا درست ہے رسول اللہ ﷺ نے انعام دیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوذرعہ سے پوچھا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے انہوں نے کہا میں اس کی وجہ نہیں جانتا ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۳۔ حضرت حجاجؓ بن علاط

حضرت حجاجؓ بن علاط بن خالد بن نویرہ بن حنثر بن ہلال بن عبید بن ظفر بن سعد بن عمرو بن تیم بن بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ثم البہزی کنیت ان کی ابوکلاب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ مدینہ میں رہتے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انہوں نے وہاں ایک مسجد بنائی تھی اور ایک گھر بنایا تھا وہ انہیں کے نام سے مشہور ہے یہ والد ہیں نصر بن حجاج کے جن کو حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے جلاوطن کر دیا تھا جب انہوں نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا

ھل من سبیل الی خمر فاشربھا   ام ھل سبیل الی نصر بن حجاج

کیا کوئی سبیل شراب ملنے کی ہے کہ میں اس کو پیوں کیا کوئی سبیل نصر بن حجاج کے ملنے کی ہے۔

نصر بن حجاج بہت حسین تھے۔ حجاج اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف گئے تھے ایک خوفناک جنگل میں انہیں شام ہوگئی ان سے ان کے ساتھ والوں نے کہا کہ ابو کلاب اٹھو اور اپنی اصحاب کی حفاظت کرو چنانچہ حجاج بن علاط کھڑے ہو گئے اور اپنے اصحاب کے گرد گشت کرنے لگے ان کی پاسبانی کرتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ میں اپنی جان کی اور اپنے ساتھیوں کے جان کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس جن سے جو اس جنگل میں ہو یہاں تک کہ میں اور میرے ساتھی صحیح سلامت لوٹ جائیں پس انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے **یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذو من اقطار السموات والارض فانفذ والا تنفدون الا بسلطان** پھر جب یہ مکہ پہنچے تو انہوں نے جماعت قریش کو اس کی خبر دی ان لوگوں نے ان سے کہا کہ تم بے دین ہو گئے ہو واللہ اے ابو کلاب یہ تو اسی کلام کا ایک ٹکڑا ہے جو محمد کہا کرتے ہیں کہ ان پر نازل ہوا ہے انہوں نے کہا واللہ میں نے اس کو سنا ہے اور میرے ساتھ والوں نے سنا ہے بعد اس کے یہ اسلام لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں میرا کچھ مال ہے اور وہیں میری بیوی بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جاؤں تو کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ میں آپ کی کچھ برائی بیان کردوں یا کچھ کہہ دوں۔

ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بعض اہل مدینہ نے بیان کیا کہ جب حجاج بن علاط سلمی اسلام لائے تو خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! مکہ میں کچھ مال میرا تاجروں کے پاس ہے اور کچھ مال میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے جو بنی عبد الدار کی بہن ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر وہ لوگ میرے اسلام سے واقف ہو جائیں گے تو میرا مال ہضم کرلیں گے پس آپ مجھے اجازت دیجئے کہ وہاں جاؤں شاید اپنا مال لے آؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں اجازت دی پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہاں مجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ کچھ کہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو تم کو اجازت ہے۔

چنانچہ حجاج گئے وہ کہتے تھے کہ جب میں (مقام) ثنیہ بیضا میں پہنچا تو وہاں قریش کے کچھ لوگ ملے جو خبروں کا تجسس کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ یہ حجاج ہیں ان کے پاس کچھ خبر ہوگی میں نے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کو تو بہت بڑی شکست ہوگئی تم نے سنا ہوگا اور اس کے اصحاب بھی مقتول ہو گئے اور محمد قید کر لئے گئے لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہ کریں گے ان کو مکہ لیجائیں گے اور وہاں سب لوگوں کے سامنے قتل کریں گے پھر ہم مکہ پہنچے تو ان لوگوں نے مکہ میں شور مچا دیا کہ یہ حجاج آئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ محمد قید کر لئے گئے اب صرف اس بات کا انتظار ہے کہ وہ یہاں لائے جائیں اور تم لوگوں کے سامنے قتل کئے جائیں میں نے کہا کہ تم لوگ میرا مال جمع کردو میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں محمد کا مال لوٹا گیا ہے اس کو مول لوں گا قبل اس کے کہ تاجر لوگ وہاں پہنچیں چنانچہ ان سب لوگوں نے اچھی طرح میرا مال جمع کر دیا اور میں نے اپنی بی بی سے بھی کہا کہ میرا مال لاؤ تاکہ میں خیبر جاؤں اور وہاں سے سستا مال خرید لاؤں اس نے بھی میرا مال مجھے دے دیا جب اس خبر کا مکہ میں بہت چرچا ہوا تو عباس میرے پاس آئے اس وقت میں ایک تاجر کے خیمہ میں کھڑا ہوا تھا وہ نہایت شکستہ خاطر اور رنجیدہ میرے

پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حجاج یہ خبر کیسی ہے میں نے کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مجھ سے خلوت میں ملیے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حجاج تمہارے پاس کیا خبر ہے میں نے کہا میرے پاس واللہ وہ خبر ہے جو آپ کو خوش کر دے گی میں نے واللہ آپ کے بھتیجے کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اللہ نے خیبر ان پر فتح کر دیا اور وہاں کے بہت سے لوگ مقتول ہوئے اور ان کے مال آپ کے بھتیجے کو اور ان کے اصحاب کو ملے اور میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے خیبر کی شہزادی (حضرت ام المومنین صفیہ) سے نکاح کیا ہے اور میں تو مسلمان ہوں یہاں صرف اپنا مال لینے آیا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ جاؤں گا آپ اس خبر کو تین دن تک مخفی رکھیے گا ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا تعاقب کیا جائے گا بعد اس کے میں چل دیا جب تیسرا دن ہوا تو حضرت عباس نے اپنا لباس پہنا اور خوشبو لگائی بعد اس کے عصا لے کر مسجد میں گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا قریش کے لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہا کہ اے ابوالفضل تم اس سخت مصیبت پر ایسی سنگ دلی کرتے ہو حضرت عباس نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم خیبر فتح ہو گیا اور محمد اور ان کے اصحاب کو مل گیا اور محمد نے وہاں کی شہزادی سے نکاح کیا ہے ان لوگوں نے پوچھا کہ تم سے یہ خبر کس نے بیان کی حضرت عباس نے کہا حجاج بن علاط نے وہ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے یہاں وہ صرف اپنا مال لینے آئے تھے وہ پھر وہیں لوٹ جائیں گے کفار قریش نے یہ سن کے بہت واویلا کیا) کہا کہ اے خدا کے بندو دیکھو وہ خدا کا دشمن ہمیں دھوکہ دے گیا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد (فتح خیبر کی) خبر ان لوگوں کو پہنچ گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۴۔ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن عمرو

حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن عمرو بن غزیہ بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے عکرمہ مولی ابن عباس نے اور کثیر بن عباس وغیر ہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے حجاج بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (کسی پرند کے پر) توڑ ڈالے یا (اس کو) لنگڑا کر دے وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دوسرا حج فرض ہوتا ہے میں نے یہ روایت ابن عباس سے اور ابوہریرہ سے بیان کی انہوں نے کہا کہ حجاج نے سچ کہا اس حدیث کو معمر نے اور معاویہ بن سلام نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ بہت صحیح ہے ان سے کثیر بن عباس نے تہجد کی حدیث روایت کی ہے یہی ہیں جنہوں نے مروان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے زمانے میں مارا یہاں تک کہ وہ گر پڑا تھا ان کے مولی ابوحفصہ نے ان کو اس بات پر امادہ کیا تھا یہ اس زمانہ میں زیادہ سمجھ نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور لڑتے وقت لوگوں سے کہتے تھے کہ اے گروہ انصار کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب ہم اپنے پروردگار سے ملیں تو اس سے کہیں کہ انا اطعنا سادتنا و کبراء انا فاضلونا السبیلا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۵۔ حضرت حجاج ؓ ابوقابوس

حضرت حجاج ؓ۔کنیت ان کی ابوقابوس۔سماک بن حرب نے قابوس بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لیتا ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اس کو نصیحت کرو اور ہٹا دو۔ابن قانع نے ایسا ہی کہا ہے کہ حالانکہ یہ وہم ہے۔صحیح نام ان کا مخارق ہے کنیت ان کی ابوقابوس ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ مخارق کے نام میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۰۸۶۔ حضرت حجاج ؓ بن قیس

حضرت حجاج ؓ بن قیس بن عدی سہمی۔ چچا ہیں عبداللہ بن حذافہ سہمی کے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ اور ان کے بھائی قیس بن حذافہ کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن حارث بن قیس قریشی اور کہا ہے کہ میں ان کو وہی حجاج سمجھتا ہوں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی سہمی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کو حجاج بن حارث بن قیس سہمی کے علاوہ سمجھا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے۔حالانکہ یہ بلاشک وہی ہیں چونکہ ابن مندہ نے ان کے والد حارث کا ذکر نہ دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو اور کوئی سمجھ لیا اور ابونعیم نے دونوں تذکروں سے ان کے والد کا ذکر حذف نہیں کیا اور دونوں تذکروں میں ابن زبیر اور زہری اور ابن اسحٰق سے ایک ہی مضمون یعنی ان کا ہجرت کرنا اور اجنادین میں شہید ہونا روایت کیا ہے۔واللہ اعلم اس میں شک نہیں کہ ان کے والد حارث کا نام حذف ہو گیا ہے حجاج بن حارث کے نام میں اس کی بحث ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۷۔ حضرت حجاج ؓ بن مالک

حضرت حجاج ؓ بن مالک بن عویمر بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی سلمی اور بعض لوگ ان کو حجاج بن عمرو اسلمی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے یہ مدنی ہیں۔مقام عرج میں فروکش تھے ان سے صرف ایک مختلف فیہ حدیث مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حق [1] رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے اور لوگوں نے سفیان کی مخالفت کی ہے۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

---

[1] اہل عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ کا دودھ چھڑاتے تھے تو مرضعہ کو اس کی مقررہ اجرت کے علاوہ بھی کچھ دیتے تھے تا کہ اس کا حق ادا ہو جائے اسی کے متعلق انہوں نے پوچھا کہ کیا چیز دینا چاہیے جس میں پوری طرح حق ادا ہو جائے۔

پس انہوں نے عروہ اور حجاج اسلمی کے درمیان میں حجاج ابن حجاج کو بڑھا دیا ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حق رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے۔ نفیلی نے بھی حجاج بن حجاج اسلمی کہا ہے یہ الفاظ انہیں کے تھے۔ معمر اور ثوری اور ابن جریج اور لیث بن سعد اور عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ قطان وغیرہم نے بھی حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے انہوں نے سند میں حجاج بن حجاج کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۸۔ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن مسعود

حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن مسعود۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور انہوں نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی کے شعبہ سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کو میں حجاج بن مسعود سمجھتا ہوں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو نماز ٹھنڈک میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حجاج بن حجاج سے سنا وہ ان لوگوں کے امام تھے اپنے والد سے نقل کرتے تھے ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کیا تھا وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی سے نقل کرتے تھے حجاج کہتے تھے میں ان صحابی کا نام عبداللہ سمجھتا ہوں وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو ابن مسعود سمجھتا ہوں اور قواریری نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو عبداللہ بن مسعود سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ بن مندہ کے حق میں انصاف نہیں کیا کیونکہ ابن مندہ نے حجاج بن مسعود کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہوگا اور انہوں نے قواریری کی حدیث ذکر کر دی ہے پس ان پر کوئی اعتراض باقی نہ رہا ابن مندہ نے اس بات میں شک نہیں کیا کہ حجاج بن مسعود کی صرف ایک روایت ہے اور اس حدیث کو انہوں نے صرف اس واسطے پیش کیا ہے کہ اس میں حجاج بن حجاج نے اپنے والد کو صحابی بتایا ہے اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا تھا پس اس لئے انہوں نے اس حدیث کو پیش کیا ورنہ نفس حدیث سے کچھ مطلب نہیں ہے اور جو ان کو یہ خیال ہوا کہ لوگ اس کو وہم سمجھیں گے لہٰذا انہوں نے کہہ دیا کہ یہ وہم ہے ابن مندہ نے اس حدیث کے دو ترجمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا حجاج باہلی کا ہے اس میں ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۰۸۹۔ حضرت حجاج ؓ بن منبہ

حضرت حجاج ؓ بن منبہ بن حجاج بن حذیفہ بن عامر سہمی۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابراہیم بن منبہ بن حجاج سہمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر وعمر کا ذکر بری طرح کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کو چاہتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۹۰۔ حضرت حجر ؓ بن ربیعہ

حضرت حجر ؓ بن ربیعہ بن وائل۔ والد ہیں وائل بن حجر حضرمی کے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس میں اعتراض ہے ہشیم نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشانی اور ناک کے بل سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ابوعمر نے کہا ہے کہ اگر یہ قول وہم نہیں ہے تو یہ حجر صحابی ہیں اور اگر یہ قول غلط ہے تو یہ حدیث ان کے بیٹے وائل کی ہوگی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں ان کے دادا کا ذکر وہم ہے اور غلط ہے یہ حدیث وائل اور ان کے بیٹے کی حدیث کی روایت سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم

۱۰۹۱۔ حضرت حجر ؓ ابو عبداللہ

حضرت حجر ؓ۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (ایک مرتبہ) نماز پڑھی (تو تسبیحات وغیرہ میں نے بلند آواز سے کہیں) آپ نے فرمایا کے اے حجر اللہ کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ غسانی نے ابن قانع سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حضرت حجر ؓ عدوی

حضرت حجر ؓ عدوی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے قاسم ابن دینار سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن جحل سے انہوں نے حجر عدوی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کہ ہم نے عباس کی زکوٰۃ لے لی۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعیسیٰ نے اپنی کتاب جامع میں اسی سند سے جس کو ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں اس قدر بات زیادہ ہے کہ حجر عدوی نے حضرت علی سے روایت کی اور ترمذی نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن منصور سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے حجیہ بن عدی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ ؐ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبل از وقت لے لیا جائے حضرت نے انہیں اس کی اجازت دے دی ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ اسماعیل بن زکریا کی حدیث جو حجاج سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح ہے اس حدیث سے جو اسرائیل نے حجاج بن دینار سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۰۹۳۔ حضرت حجرؓ بن عدی

حضرت حجرؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن نور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی۔ یہ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ادبر کے ان کے والد عدی کو ادبر اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بھاگے جارہے تھے ان کے سر میں کسی نے نیزہ مار دیا تھا اسی وجہ سے ان کو لوگ ادبر کہنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں تھے۔ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سپہ سالار تھے اور نہروان میں لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اس نے سختی اور بد چلنی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت واپس کر دی اور حضرت معاویہ کی بیعت انہوں نے واپس نہ کی تھی۔ شیعان [1] علی ؓ کی ایک جماعت ان کی پیرو ہوگئی ایک دن تاخیر نماز کی بابت انہوں نے اور ان کے اصحاب نے زیاد پر طعن و تشیع کی تو زیاد نے ان کی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ ان کو معہ ان کے اصحاب کے میرے پاس بھیج دو۔

چنانچہ زیاد نے سب لوگوں کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیج دیا ان کے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقام مرج عذرا میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام میں تکبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی قریہ میں جو دمشق کے پاس ہے اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سفارش کی وہ چھوڑ دیئے گئے اور حجر اور ان کے ساتھ چھ آدمی قتل کر دیئے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیئے گئے جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی بزدلی کا) تو بے شک میں ان دونوں رکعتوں کو طول دیتا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا میں (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال میں ملوں گا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے حجر اور ان کے اصحاب کی بے حرمتی نہ کرنا مگر عبدالرحمٰن ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔

تو عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوسفیان تو حجر اور ان کے اصحاب کے ساتھ بہت بردباری کیا کرتے تھے یہ بات تم میں کیوں نہ ہوئی تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے عبدالرحمٰن نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب نہ تم کو حلیم سمجھیں گے اور نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے حضرت معاویہ نے کہا میں کیا کرتا زیاد نے مجھے ان کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق ان سے طویل گفتگو کی حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے پروردگار کے یہاں ملیں۔ نافع کہتے

---

[1] شیعان علی سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ رہتے تھے فرقہ روافض۔

تھے کہ حضرت ابن عمر بازار میں تھے جب ان کو حجر کی وفات کی خبر ملی تو ان سے صبر نہ ہوسکا اٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی آواز ان سے بلند ہوگئی۔ محمد بن سیرین سے قتل کے دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا ان دونوں رکعتوں کو حجر اور خبیب نے پڑھا ہے اور یہ دونوں بڑے فاضل تھے۔ حسن (بصری) حجر اور ان کے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے۔

ربیع بن زیاد حارثی کو جو حضرت معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے حجر کے قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ربیع کے لئے اگر تیرے پاس بھلائی ہو تو اسے اپنی طرف اٹھالے اور جلدی کر چنانچہ وہ اس مقام سے ہٹنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا ان کا قتل ۵۱ ہجری میں ہوا ان کی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے۔ مستجاب الدعوت تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۴۔ حضرت حجرؓ بن عنبس

حضرت حجرؓ بن عنبس۔ بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں کنیت ان کی ابوالعنبس ہے کوفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالسکن ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور اسی زمانہ میں انہوں نے (ایک مرتبہ) خون پیا تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مگر آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کی روایت حضرت علی بن ابی طالب اور وائل بن حجر سے ہے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ ان سے موسیٰ بن قیس حضرمی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبیؐ سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منظور نہیں کیا اور حضرت علی سے) فرمایا کہ اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو۔ اس حدیث کو عبداللہ بن داؤد حربی نے موسیٰ بن قیس سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام حجر بن قیس بتایا ہے اور اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو) بشرطیکہ فاطمہ سے عمدہ معاشرت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۹۵۔ حضرت حجرؓ والد مخشی

حضرت حجرؓ والد مخشی۔ یہ والد ہیں مخشی کے۔ عبدان نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام حجیر ہے اور اسی نام میں لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۹۶۔ حضرت حجرؓ بن نعمان

حضرت حجرؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور اسلام لائے۔ انکے بیٹے صلت بن حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۷۔ حضرت حجرؓ بن یزید

حضرت حجرؓ بن یزید بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ ان کو لوگ حجر شر کہتے ہیں اس سبب سے

کہ یہ (پہلے) بہت شریر تھے اور حجر بن عدی ادبر کو حجر الخیر کہتے تھے یہی ان دونوں کے درمیان میں مابہ الامتیاز ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے تحکیم کے گواہوں میں ایک یہ بھی تھے حضرت علی کی طرف تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں آرمینیہ کا حاکم بنایا تھا۔ ان کے بیٹے عائذ شریف تھے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کو طمانچہ مارا تھا۔ قبیلہ کندہ کو تو اس پر غصہ نہیں آیا مگر قبیلہ ہمدان کے لوگ اس پر بگڑے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۰۹۸۔ حضرت حجنؓ

حضرت حجنؓ ۔ آخر میں نون ہے۔ بیٹے ہیں مرقع بن سعد بن عبدالحارث بن حارث بن عبدالحارث ازدی غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۱۰۹۹۔ حضرت حجیرؓ بن ابی اہاب

حضرت حجیرؓ بن ابی اہاب۔ بضم حاء۔ تصغیر ہے حجر کی۔ یہ حجیر بیٹے ہیں ابواہاب تمیمی کے حلیف ہیں بنی نوفل کے صحابی ہیں۔ ان سے ان کی لونڈی ماریہ نے زید بن عمرو بن نفیلؓ کا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۰۔ حضرت حجیرؓ بن بیان

حضرت حجیرؓ بن بیان۔ ان کا شمار اہل عراق میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ابوقزعہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) یہ آیت پڑھی **ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ** ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۱۔ حضرت حجیرؓ بن ابی حجیر

حضرت حجیرؓ بن ابی حجیر۔ کنیت ان کی ابومخشی ہلالی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں حنفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیعہ بن نزار کے خاندان سے ہیں ان سے ان کے بیٹے مخشی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ فرمارہے تھے کہ تم لوگوں کے خون اور آبروئیں (آپس میں ہمیشہ کے لئے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن اس مہینے میں اس شہر میں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۲۔ حضرت حجیرہؓ

حضرت حجیرہؓ۔ بزیادت ہا۔ کنیت ان کی ابویزید۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں حسن بن سفیان وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید ابن حجیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ فائدہ نہیں حاصل کرتے صحت اور فارغ البالی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والدال

۱۱۰۳۔ حضرت حدرجانؓ بن مالک

حضرت حدرجانؓ بن مالک۔ ان کا ذکر ان کے بھائی کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۴۔ حضرت حدردؓ بن ابی حدرد

حضرت حدردؓ بن ابی حدرد۔ ان کا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عنبس بن ہوازن بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی ہے کنیت ان کی ابوخراش' جندل بن والق نے یحییٰ بن یعلی اسلمی سے انہوں نے سعید بن مقلاص سے انہوں نے ولید بن ابی الولید سے انہوں نے عمران بن انس سے انہوں نے حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنے بھائی (مسلمان) کو ایک سال تک چھوڑ دینا مثل اس کی خونریزی کے ہے۔ اس حدیث کو عباد بن یعقوب نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے ابوخراش سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اور مقبری نے حیوۃ سے انہوں نے ولید بن ابی الولید سے انہوں نے عمران سے انہوں نے ابوخراش سلمی سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۵۔ حضرت حدیرؓ

حضرت حدیرؓ۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے۔ ابن ابی رواد نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اس لشکر میں ایک شخص نے جن کا نام حدیر تھا اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۶۔ حضرت حدیرؓ بن ابی فوزہ

حضرت حدیرؓ بن ابی فوزہ۔ کنیت ان کی ابوفوزہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوفروہ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں اسلمی ہیں۔ صحابی ہیں ان سے علا بن حارث اور بشیر مولائے معاویہ نے روایت کی ہے۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے سگے بھائی نے جن کا نام زیاد تھا بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمیں اس مہینے میں برکت دے۔ زیاد کہتے تھے کہ اس دعا کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چھ شخصوں نے متفق اللفظ روایت کیا ہے اور ساتویں شخص تیز گھوڑے کے شہسوار اور تیز نیزہ کے باندھنے والے ابوفوزہ سلمی ہیں۔ اس حدیث کو ابوعمر ازدی نے بشیر مولائی معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دس آدمیوں کو دیکھا منجملہ ان کے ایک حدیر یعنی ابوفوزہ تھے کہ یہ لوگ جب نیا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے ان کے ذکر میں حضرت ابوالدرداء سے بھی روایت ہے وہ روایت ہم سے ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی حافظ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں ابوالحسن کازری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز تے ابوعبید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابن علیہ سے سناوہ جویری سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ ابوالدرداء نے ایک سال جہاد نہیں کیا (اس کی تلافی کے لئے) انہوں نے ایک شخص کو روپیہ کی تھیلی دی اور کہا جاؤ جب تم قوم میں سے کسی شخص کو دیکھنا کہ یمامہ کی طرف جا رہا ہے تو اس کو دے راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر ابوالدرداؑ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ تو حدیر کو نہیں بھولتا پس حدیر کو بھی ایسا کر دے کہ وہ تجھ کو نہ بھولے پس اس شخص نے ابوالدرداؑ سے آ کے بیان کیا کہ وہ نعمت اس کے مستحق کو مل گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والذال المعجمہ

۱۱۰۷۔ حضرت حذیفہؓ ازدی

حضرت حذیفہؓ ازدی۔ بغوی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے جنادہ ازدی سے انہوں نے حذیفہ ازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ ازد کے آٹھ آدمیوں کے ہمراہ جمعہ کے دن حاضر ہوا میں ان میں کا آٹھواں شخص تھا ہم لوگ روزہ دار تھے حضرت نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا جو آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ روزہ دار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو آج بھی نہ رکھو وہ کہتے تھے کہ پھر سب لوگوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ اس حدیث کو محمد بن اسحٰق نے یزید سے روایت کیا ہے انہوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو راوی قرار دیا ہے اور اسی طرح لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے ابن مندہ سے ان کو حذیفہ بارقی لکھا ہے۔ حذیفہ بارقی کا بھی تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۱۰۸۔ حضرت حذیفہؓ بن اسید

حضرت حذیفہؓ بن اسید بن خالد بن اغور بن واقعہ بن حرام بن غفار بن ملیل کنیت ان کی ابوسریحہ، غفاری ہیں۔ انہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان کے جنازے کی نماز حضرت زید بن ارقم نے پڑھائی تھی اور نماز میں چار تکبیریں کہی تھیں ان سے ابوالطفیل اور شعبی اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن حماز نے روایت کی ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کنیت میں ان کا تذکرہ آئے گا۔ ہمیں ابراہیم محمد بن مہران فقیہ شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے فرات قزاز سے انہوں نے ابوالطفیل سے انہوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے ہمارے پاس تشریف لائے ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا' یاجوج ماجوج' دابہ' تین خسوف ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور ایک آگ جو عدن سے نکلے گی لوگوں کو ہنکا لے جائے گی رات کو بھی وہ انہیں لوگوں کے ساتھ رہے گی اور دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے ان کے دادا کا نام اغوس بھی کہا ہے۔

۱۱۰۹۔ حضرت حذیفہؓ بن اوس

حضرت حذیفہؓ بن اوس۔ ان کی اولاد تھی اور ان کی ایک کتاب ان کی اولاد کے پاس تھی۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد یوسف عبدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن عثمان نے اپنے والد عثمان بن حذیفہ سے انہوں نے ان کے دادا حذیفہ بن اوس سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مبتلا کو دیکھے اور کہے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس چیز سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر فضیلت دی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس بلا سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ کوئی بلا ہو۔ اس سند سے ان کی بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۱۰۔ حضرت حذیفہؓ بارقی

حضرت حذیفہؓ بارقی۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا جنادہ ازدی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوالخیر یزنی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابوموسیٰ نے حذیفہ ازدی کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ شروع میں لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے سمجھا کہ ازدی اور چیز ہے اور بارقی اور چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ازد ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں منجملہ ان کے اوس اور خزرج اور خزاعہ اور اسلم اور بارق اور عتیک وغیرہ۔ بارق کا نام سعد ہے وہ بیٹے ہیں عدی ابن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد کے اس سے معلوم ہوا کہ جتنے بارقی ہیں سب ازدی ہیں بارق کی وجہ تسمیہ میں بہت سے اقوال ہیں جن کے ذکر کی حاجت نہیں۔ پھر ابوموسیٰ نے خود بھی اقرار کرلیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن اسحٰق نے روایت کیا ہے اور انہوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو ان سے راوی ظاہر کیا ہے اور اسی طرح شیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلام ابوموسیٰ کا تھا ابن مندہ نے بھی بارقی کے تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے کہ حذیفہ جنادہ سے روایت کرتے ہیں اور ابوالخیر حذیفہ بارقی سے روایت کرتے ہیں اور ان کا نام جنادہ بن ابی امیہ ازدی بھی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور ان کی حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ جنادہ جن کی بابت کہا گیا ہے کہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حذیفہ ان سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے اور جنادہ بن ابی امیہ ازدی یہ سب ایک ہیں اور حذیفہ ازدی کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۱۱۔ حضرت حذیفہؓ بن عبید مرادی

حضرت حذیفہؓ بن عبید مرادی۔ ان کا ذکر قضائے عمری کے بارے میں ہے فتح مصر میں شریک تھے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوسعید بن یونس بن عبدالاعلی سے نقل کیا ہے۔

۱۱۱۲۔ حضرت حذیفہؓ قلعانی

حضرت حذیفہؓ قلعانی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ابوبکر صدیق نے عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے معزول کر کے یمن بھیجا تھا اور حذیفہ قلعانی کو عمان کا حاکم بنایا تھا یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے قلعانی کے لفظ کو ضبط کیا ہے جیسا کہ ہم نے نہایت صحیح نسخوں میں دیکھا ہے قاف لام عین کے ساتھ مگر مجھے اس میں شک ہے طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حذیفہ بن محصن غلفانی ہے غین معجمہ اور لام اور فے کے ساتھ اہل فارس کے قتال میں ان سے بہت کارہائے نمایاں ظاہر ہوئے تھے حضرت عمر ﷺ نے ان کو یمامہ کا حاکم بنایا تھا۔

۱۱۱۳۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان

حضرت حذیفہؓ بن یمان۔ یہ حذیفہ بیٹے ہیں حسل کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیٹے ہیں حسیل بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جروہ بن حارث بن مازن بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ عبسی ہیں۔ یمان لقب ہے حسل بن جابر کا ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ لقب ہے جروہ بن حارث کا۔ ان کو یمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم میں ایک خون کیا تھا پھر بھاگ کر مدینہ چلے گئے اور بنی عبدالاشہل سے جو انصار کی ایک شاخ ہے انہوں نے حلف سے دوستی کر لی لہٰذا ان کی قوم نے ان کا نام یمان رکھ دیا کیونکہ انہوں نے انصار سے حلف کی دوستی کی اور وہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے۔ ان سے ابوعبیدہ اور عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، قیس بن ابی حازم، ابووائل اور زید بن وہب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے ان کو ہجرت اور نصرت کے درمیان میں اختیار دیا انہوں نے نصرت کو اختیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے ان کے والد اسی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا نام اس طرح لیا جاتا ہے حذیفہ صاحب سر رسول اللہؐ فی المنافقین منافقوں کے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا حذیفہ کے اور کسی کو نہیں بتائے تھے۔ حضرت عمر نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ کیا میرے عمال میں کوئی منافق ہے حضرت حذیفہ نے کہا ہاں ایک ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ کون ہے انہوں نے کہا میں یہ نہ بتاؤں گا حضرت حذیفہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے اس منافق کو معزول کر دیا گویا ان کو کسی نے بتا دیا۔ حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو حذیفہ سے پوچھتے تھے اگر وہ اس کی نماز میں شریک ہوتے تو حضرت عمر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاتے اور اگر حضرت حذیفہ نہ شریک ہوتے تو خود بھی نہ جاتے۔ حضرت حذیفہ جنگ نہاوند میں شریک تھے جب نعمان بن مقرن سردار لشکر شہید ہوئے تو انہوں نے جھنڈا لیا ہمذان اور رے اور دینور کی فتح انہیں کے ہاتھ پر ہوئی۔ فتح جزیرہ میں شریک تھے نصیبین کی سکونت اختیار کی تھی اور وہیں نکاح کر لیا تھا۔ نبی ﷺ سے فتنہ کے حالات بہت پوچھا کرتے تھے تاکہ اس سے بچیں غزوۂ احزاب کی شب کو نبی ﷺ نے انہیں ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ کفار کی خبر لے آئیں۔

غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے مشرکوں نے ان سے عہد لے لیا تھا کہ ہم سے نہ لڑنا انہوں نے نبی سے پوچھا کہ لڑیں یا نہ لڑیں حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ہم کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیے اور اللہ سے ان کے مقابلہ میں مدد مانگنی چاہیے۔

ایک شخص نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت فتنہ کون سا ہے انہوں نے کہا یہ کہ نیکی اور بدی دونوں تمہارے سامنے پیش کئے جائیں اور تم نہ سمجھ سکو کہ کس کو اختیار کرو۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہناد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں میں نے ایک کو دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں میں نازل کی گئی بعد اس کے قرآن نازل ہوا اور لوگوں نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا پھر آپ نے ہم سے رفع امانت کی کیفیت بیان کی کہ ایک شخص سو کے اٹھے گا تو امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل ایک نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل نقطہ کے رہ جائے گا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت نکل جائے گی اور اس کا نشان مثل آبلہ کے رہ جائے گا جس طرح تم آگ کا انگارا اپنے پیر پر لڑھکاؤ اس سے آبلہ پڑ جائے اس آبلہ کو تم پھولا ہوا دیکھتے ہو مگر اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری اپنے پاؤں پر لڑھکائی حضرت نے فرمایا پھر لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ آپس میں خرید و فروخت کریں گے اور کوئی امانت سے کام نہ کرے گا یہاں تک کہ یہ چرچا کیا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار شخص ہے یہاں تک کہ ایک شخص کی اس طرح تعریف کی جائے گی کہ وہ کیسا دلیر ہے اور کیسا خوش طبع اور کیسا عقل مند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حضرت حذیفہ کہتے تھے وہ زمانہ تو آ چکا کہ میں جس سے چاہتا تھا معاملہ کر لیتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو اس کا ایمان میرے نقصان کی واپسی پر مجبور کرتا تھا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہوتا تھا اس کا ساعی مجھے واپس دیتا تھا مگر آج میں صرف فلاں فلاں شخص سے معاملہ کرتا ہوں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے (ایک مرتبہ) اپنے اصحابہ سے کہا کہ اپنی اپنی خواہشیں بیان کروں چنانچہ لوگوں نے خواہش کی کہ یہ گھر مال سے اور جواہر سے بھر جائے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کی خواہش رکھتا ہوں جیسے ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان تا کہ میں ان سے خدا کا کام لوں پھر حضرت عمر نے کچھ مال حضرت ابو عبیدہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ دیکھو وہ کیا کرتے ہیں حضرت ابو عبیدہ نے اس کو تقسیم کر دیا پھر کچھ مال حضرت حذیفہ کے پاس بھیجا اور کہا دیکھو یہ کیا کرتے ہیں انہوں نے بھی اس کو تقسیم کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو تم سے کہتا تھا۔

لیث بن سلیم نے کہا ہے کہ جب حضرت حذیفہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو انہوں نے بہت جزع کی اور بہت روئے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں دنیا کے چھوٹنے کے افسوس میں نہیں روتا بلکہ موت مجھے بہت محبوب ہے مگر (میں اس سبب سے روتا ہوں کہ) میں نہیں جانتا کہ میں خدا کی رضا مندی کی طرف جا رہا ہوں یا ناخوشی کی طرف جب ان کی موت بالکل قریب آ گئی تو انہوں نے کہا یہ دنیا کی آخری ساعت ہے اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں پس تو مجھے اپنی ملاقات میں برکت عنایت فرما بعد اس کے ان کی وفات ہو گئی۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے چالیس دن کے بعد

۳۶ ہجری میں ہوئی۔

محمد بن سیرین کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کا دستور تھا کہ جب کسی کو حاکم مقرر کرتے تھے تو اس کے پروانہ میں لکھ دیتے تھے کہ میں فلاں شخص کو مقرر کرتا ہوں اور اسے میں نے فلاں فلاں بات کا حکم دیا ہے مگر جب انہوں نے حضرت حذیفہ کو مدائن کا حاکم مقرر کیا تو ان کے پروانے میں لکھا کہ اے لوگو! ان کی بات سنو اور مانو اور جو کچھ یہ مانگیں ان کو دو چنانچہ جب یہ مدائن پہنچے تو وہاں کے سرداروں نے ان کا استقبال کیا جب انہوں نے اپنا پروانہ پڑھا تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ جو چاہیں مانگیں حضرت حذیفہ نے کہا میں تم سے کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو میں کما لیا کروں اور اپنے گدھے کا چارہ مانگتا ہوں جب تک میں تمہارے یہاں رہوں پھر یہ وہاں مقیم رہے بعد اس کے حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ میرے پاس چلے آؤ پس جب حضرت عمرؓ کو ان کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو راستہ میں چھپ کے بیٹھ رہے جب حضرت عمر نے ان کو اسی حال میں دیکھا جس حال میں وہ ان کے پاس سے گئے تھے تو آئے اور ان کو لپٹا لیا اور کہا کہ تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۴۔ حضرت حذیمؓ بن حنیفہ بن حذیم

حضرت حذیمؓ بن حنیفہ بن حذیم۔ کنیت ان کی ابو حنظلہ حنفی۔ ان سے ان کے بیٹے حنظلہ نے روایت کی ہے کہ ان کے دادا حنیفہ نے حنظلہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے کئی بیٹے ہیں اور یہ ان سب میں چھوٹا ہے حضرت نے ان کے لئے دعائے خیر کی حنظلہ کہتے تھے پھر رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں اس لڑکے میں برکت دے۔ ابو حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نواحی بصرہ کے اعراب میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۵۔ حضرت حذیمؓ جد حنظلہ

حضرت حذیمؓ جد حنظلہ۔ دادا ہیں حنظلہ کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے کنیت ان کی ابو حذیم ہے یہ اور ان کے بیٹے حذیم اور حنظلہ بن حذیم سب صحابی ہیں ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ دادا ہیں حذیم بن حنیفہ کے جن کا ذکر اوپر ہوا (ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی بابت بہت اختلاف ہے بعض لوگ حنظلہ کو مقدم رکھتے ہیں اور بعض لوگ ان کو موخر کرتے ہیں ہم اس اختلاف کو حنظلہ بن حذیم کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ چونکہ ابن مندہ نے پہلے نام میں حذیم ابو حنظلہ دیکھا اور اس نام میں حذیم جد حنظلہ دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو دو سمجھ لیا حالانکہ یہ ایک ہی ہیں۔ واللہ علم

۱۱۱۶۔ حضرت حذیمؓ بن عمرو

حضرت حذیمؓ بن عمرو سعدی قبیلہ بنی سعد بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حذیم بن عمرو سعدی یہ نہیں بیان کیا کہ یہ سعد بن عمرو کے خاندان سے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ سے انہوں نے موسیٰ بن زیاد بن حذیم سعدی سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں

نے ان کے دادا حذیم سے۔ بن عمر سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم لوگ پر (ہمیشہ کے لئے اسی طرح) حرام ہیں جس طرح اس دن میں اس مہینے میں اس شہر میں اور آگاہ رہو میں تبلیغ کر چکا سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والراٗ

۱۱۱۷۔ حضرت حرؓ بن خصرامہ

حضرت حرؓ بن خصرامہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ ان کا نام حارث ہے۔ ہم ان کا ذکر لکھ چکے ہیں۔

۱۱۱۸۔ حضرت حرؓ بن قیس

حضرت حرؓ بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان فزاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کے دادا کا نام حصن بن بدر بن حذیفہ ہے مگر یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا یہ بھتیجے ہیں عیینہ بن حصن کے منجملہ ان وفود کے تھے جو تبوک سے لوٹتے وقت رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے تھے۔ انہیں نے حضرت ابن عباس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسیٰ نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف کیا تھا زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ خضر تھے اتفاق سے حضرت ابی بن کعب اس طرف سے گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں آواز دی اور کہا کہ مجھ سے اور ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی تھی۔ اختلاف ہے۔ پس کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا کچھ حال بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک دن اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ علم والا بھی کسی کو جانتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ نہیں اور بعد اس کے پوری حدیث بیان کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس بارے میں حضرت ابن عباس سے جس نے اختلاف کیا تھا وہ نوف بکالی تھے۔

ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی سند سے ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسن حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یعقوب اموی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ جن سے خضر ملاقات ہوئی تھی بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ خدا کا دشمن جھوٹ بولتا ہے مجھے ابی بن کعب نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اس میں فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے ان سے پوچھا گیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے انہوں نے کہا میں پس اللہ عزوجل نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے اس بات کو اللہ کے علم کے حوالہ کیوں نہ کیا بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی۔

یہ حر حضرت عمر بن خطابؓ کے ہم نشینوں میں تھے اپنے چچا عینیہ بن حصن کو حضرت عمر کے پاس آنے کی اجازت انہیں نے دلائی تھی۔ ہمیں ابو محمد بن سویدہ نے اپنی سند سے ابوالحسن واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب نے زہری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عینیہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آئے حر بن قیس ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اے میرے بھتیجے تم کو خلیفہ کے یہاں تقرب ہے مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دلا دو چنانچہ حر نے عینیہ کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی جب عینیہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے تو ان سے کہا کہ اے ابن خطاب خدا کی قسم تم ہمیں مال نہیں دیتے اور ہمارے درمیان میں انصاف نہیں کرتے حضرت عمر کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ انہوں نے چاہا کہ عینیہ کو سزا دیں مگر حر نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ خذا لعفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے راوی کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ سنتے ہی حضرت عمر رک گئے اور وہ کتاب اللہ کو سن کر فوراً رک جایا کرتے تھے۔ غلابی نے کہا ہے کہ حضرت حر کا بیٹا شیعہ تھا اور ان کی بیٹی خارجیہ تھی اور ان کی بیوی معتزلہ تھی اور ان کی بہن مرجیہ تھی تو حضرت حر نے ان لوگوں سے کہا کہ ہم اور تم ایسے ہی ہیں جیسے اللہ نے فرمایا وانا منا الصالحون ومنادون ذلک کناطر ائق قددا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۹۔ حضرت حرؓ بن مالک

حضرت حرؓ بن مالک بن عامر بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن جحجبی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ یہ طبری کا قول ہے کہ ان کے نام میں حائے مہملہ ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جزء بن مالک جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ جزء کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے حے اور رے کے نام میں نقل کیا ہے ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبری نے ان کو حر بن مالک بیان کیا ہے احد میں شریک تھے ہم نے ان کو جزء کے نام میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۰۔ حضرت حراشؓ بن امیہ کعبی

حضرت حراشؓ بن امیہ کعبی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ بن حراش نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ وادی محسر میں فروکش تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے حے کی ردیف میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن طرخان نے بھی ان کو حائے مہملہ کی ردیف میں لکھا ہے اور ابن ابی حاتم نے خائے معجمہ کی ردیف میں ان کا نام لکھا ہے۔

۱۱۲۱۔ حضرت حرامؓ بن عوف بلوی

حضرت حرامؓ بن عوف بلوی۔ ایک شخص تھے اصحاب نبی ﷺ سے۔ فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس

سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۱۱۲۲۔ حضرت حرامؓ بن ابی بن کعب انصاری

حضرت حرامؓ بن ابی بن کعب انصاری سلمی۔ بعض لوگ ان کو حزم کہتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہی حضرت معاذ جبل کے پیچھے نماز عشاء میں شریک تھے اور جماعت کو چھوڑ کر خود تنہا نماز پڑھ کر چلے آئے تھے پھر ایک نے دوسرے کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ اے معاذ کیا تم فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔ اس حدیث کو عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام حرام بن ابی بن کعب ہے اور عبدالرحمٰن ابن جابر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور ان کا نام حزم بتایا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سلیم بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۲۳۔ حضرت حرامؓ بن معاویہ

حضرت حرامؓ بن معاویہ۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ معمر نے زید بن رفیع سے انہوں نے حرام بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جو شخص سلطان کے یہاں مقرب ہو اور وہ اس کا دروازہ حاجت والوں اور فاقہ وفقر والوں کے لئے کھول دے اللہ اس کے لئے آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور فاقہ کے واسطہ کھول دیتا ہے اور جو شخص اس کا دروازہ حاجت والوں اور فقر وفاقہ والوں کے لئے بند رکھے گا اللہ آسمان کے دروازوں کو اس کی حاجت اور فقر کے وقت بند کر دے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان کی کتاب میں ان کا نام زے کے ساتھ ہے اور ابن ابی حاتم نے حرام بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حزام زے کے ساتھ کہتے ہیں اور خطیب نے کہا ہے کہ حرام بن معاویہ وہی حرام بن حکیم دمشقی ہیں۔

۱۱۲۴۔ حضرت حرامؓ ابن ملحان

حضرت حرامؓ ابن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن نجار ہے۔ انصاری نجاری ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک کے ماموں ہیں۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے اور بیرء معونہ کے دن شہید ہوئے۔ ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے انس بن حرام بن ملحان سے روایت کی ہے کہ حرام بن ملحان حضرت انس کے ماموں تھے جب بیر معونہ کے دن ان کے نیزہ لگا تو اپنا خون لے کے انہوں نے اپنے چہرہ پر اور اپنی سر پر چھڑک لیا اور کہا کہ میں تو قسم ہے رب کعبہ کی پہنچ گیا ہوں اپنی مراد کو۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الحسن بن ابراہیم یعنی ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج یعنی سہل بن بشر بن احمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن حسن کلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن طلاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباس بن ولید بن صبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سماعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے اسحٰق بن عبداللہ نے بیان کیا انس بن مالک

ان سے کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ستر آدمیوں کو عامر کلابی کے پاس بھیجا جب یہ لوگ اس کے قریب پہنچ گئے تو انصار میں سے ایک شخص نے جن کا نام حرام تھا کہا کہ تم یہیں ٹھہرو میں خبر لے آؤں۔

چنانچہ وہ گئے یہاں تک کہ وادی کے کنارے سے انہیں آواز دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں تم مجھے امن دو تا کہ میں تمہارے پاس آؤں اور تم سے کلام کروں لوگوں نے ان کو امن دے دیا پس وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ یکا یک ایک شخص ان کے پیچھے سے آیا اور اس نے نیزہ مار دیا جب حرام کو نیزہ کی حرارت محسوس ہوئی تو کہنے لگے کہ میں تو قسم رب کعبہ کی (اپنی مراد کو) پہنچ گیا پھر ان سب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا بعد اس کے ان کے نشان قدم کو دیکھتے ہوئے آئے اور ان کے اصحاب پر حملہ کیا ان کو بھی قتل کر دیا۔ حضرت انس کہتے تھے کہ جو آیتیں قرآن کی منسوخ ہو گئیں ان میں ایک آیت یہ بھی تھی (جو انہیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی) بلغو الاخواننا ان لقدلقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنه. ''ہمارے بھائیوں کو خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے اور وہ ہم سے خوش ہوا ہم اس سے خوش ہوئے۔''

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حرام بن ملحان بیر معونہ کے دن زخمی اٹھالائے گئے تھے ضحاک بن سفیان کلابی نے جو پوشیدہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے اپنی قوم کی ایک عورت سے کہا کہ کیا میں تیرے پاس ایک ایسے شخص کو لے آؤں کہ اگر وہ اچھا ہو جائے تو عمدہ چرواہا ہوگا (وہ عورت راضی ہوگئی اور ضحاک حرام کو اس عورت کے پاس لے گئے) اس عورت نے ان کو اپنے یہاں رکھ لیا اور ان کا علاج کیا ایک روز اس عورت نے ان کو یہ کہتے ہوئے سن لیا۔

انت عامر ترجوا لهوادة بيننا — وهل عامر الا عدو مداجن

اذا ما رجعنا ثم لم تک وقعة — باسيا فنا فی عامر ونطاعن

فلا ترجونا ان يقاتل بعدنا — عشائرنا والمقربات الصوافن

قبیلہ عامر کے لوگ ہم میں مصالحت کی امید رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ (ہمارے) مخفی دشمن ہیں ہم یہاں سے لوٹ کے گئے اور ہم نے اپنی تلواروں سے عامر پر حملہ نہ کیا ورنہ لڑے تو ہم سے یہ بھی امید نہ رکھو کہ ہم اس کے بعد اپنے قبیلہ والوں سے تیز گھوڑوں پر سوار ہو کے لڑیں گے۔

پس جب ان لوگوں نے یہ شعر سنے تو سب ان کے پاس جمع ہو گئے اور ان کو قتل کر دیا مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۲۵۔ حضرت حربؓ بن حارث محاربی

حضرت حربؓ بن حارث محاربی۔ ان سے ربیع بن زیاد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عورتوں کو ورس (نام خوشبو) کے استعمال کا حکم دے دیا ہے ورس (اس زمانے میں) یمن سے آ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۲۶۔ حضرت حربؓ بن ابی حرب

حضرت حربؓ بن ابی حرب۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس میں اختلاف ہے عبدان نے ابوسعید

شیخ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے حرب بن ابی حرب سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مسلمانوں پر عشر نہیں ہے عشر یہود و نصاریٰ پر ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے سفیان سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے ماموں سے سے جو بکر بن وائل کے ایک شخص تھے روایت کی ہے اور جریر نے عطا سے انہوں نے حرب بن ہلال ثقفی سے انہوں نے ابوامیہ سے جو بنی ثعلبہ کے ایک شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حرب بن ابی حرب اگر قبیلہ بکر کے ہیں تب تو کچھ بھی اختلاف نہ رہے گا کیونکہ قبیلہ بکر سے ہونا اور بنی ثعلبہ سے ہونا ایک بات ہے اس لئے کہ ثعلبہ بیٹے ہیں عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہاں ان سے روایت کرنے والے یعنی عطا کی بابت البتہ اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ وہ حرب سے اور وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حرب سے اور وہ کسی اور صحابی (یعنی) اپنے ماموں ابوامیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۷۔ حضرت حرقوصؓ بن زہیر سعدی

حضرت حرقوصؓ بن زہیر سعدی۔ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہرمزان فارسی والی خوزستان کافر ہو گیا اور اس نے اپنے یہاں کا جزیہ موقوف کر دیا اور قوم کرد سے مدد لی اس کی جماعت بڑھ گئی پس سلمی نے اور ان کے ساتھ والوں نے یہ خبر عتبہ بن غزوان کو لکھ بھیجی عتبہ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے عتبہ کو ہرمزان سے لڑنے کا حکم دیا اور حرقوص بن زہیر سعدی کو جو رسول اللہؐ کے صحابی بھی تھے مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیج دیا اور انہیں سردار جنگ بنایا پس مسلمانوں سے اور ہرمزان سے جنگ ہوئی ہرمزان کو شکست ہوئی حرقوص نے اہواز کے بازاروں کو فتح کر لیا اور وہیں فروکش ہوئے ہرمزان کی لڑائی میں انہوں نے بڑا کارہائے نمایاں کیا۔ حرقوص حضرت علی مرتضیٰؓ کے زمانے تک باقی تھے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ پھر خوارج میں سے ہو گئے اور ان سب سے زیادہ حضرت علی بن ابی طالبؓ کے لئے سخت تھے جب حضرت علی نے خوارج سے قتال کیا تو یہ خوارج کے ساتھ تھے اور اسی زمانے میں ۳۷ ہجری میں مقتول ہوئے۔

۱۱۲۸۔ حضرت حرملہؓ بن ایاس

حضرت حرملہؓ بن ایاس۔ دادا ہیں صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ کے۔ بغوی نے ان کے اور حرملہ بن عبداللہ بن ایاس جد ضرغامہ کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور حافظ ابونعیم وغیرہ نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور سب لوگوں نے ان دونوں کا ذکر لکھا ہے ابواحمد عسکری نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر کی طرح لکھا ہے حرملہ بن ایاس عنبری اور بعض لوگ ان کو حرملہ بن عبداللہ ابن ایاس کہتے ہیں بنی مجفر بن کعب سے ہیں۔ جو قبیلہ عنبر کی ایک شاخ ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۲۹۔ حضرت حرملہؓ بن زید انصاری

حضرت حرملہؓ بن زید انصاری۔ بنی حارثہ میں سے ایک شخص ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ حرملہ بن زید انصاری آئے جو بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے وہ حضرت کے

سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ایمان تو اس مقام پر ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور نفاق اس جگہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور ہم اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ چپ رہے حرملہ نے اس کو کئی بار کہا پس رسول اللہ نے حرملہ کی زبان پکڑ لی اور کہا کہ اے اللہ حرملہ کو سچی زبان اور شکر کرنے والا دل عنایت کر اور ان کو میری محبت اور میرے محبت کرنے والوں کی محبت دے اور ان کا انجام بخیر کر حرملہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے کچھ بھائی منافق ہیں میں ان سب کا سردار تھا کیا میں ان کے نام آپ کو بتادوں رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے پاس اس طرح آئے گا جس طرح تم آئے ہو تو ہم اس کے لئے استغفار کریں گے جس طرح تمہارے لئے استغفار کیا اور جو شخص اس پر اصرار کرے گا تو اللہ کو اس کی بابت اختیار ہے تم کسی کی پردہ دری نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۳۰۔ حضرت حرملہؓ بن عبداللہ بن ایاس

حضرت حرملہؓ بن عبداللہ بن ایاس۔ بعض لوگ ان کو حرملہ بن ایاس کہتے ہیں۔ تمیمی عنبری ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث صفیہ اور وحیہ دختران علیبہ سے مروی ہے وہ اپنے والد علیبہ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتی ہیں اور ضرغامہ بن علیبہ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر یعنی ابوالفضل نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری نے اپنے والد علیبہ سے انہوں نے ان کے دادا حرملہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ کے کچھ سواروں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا حضرت نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی وہ ایسا وقت تھا کہ تاریکی کے سبب میں اپنے پاس والے آدمی کو نہ پہچان سکتا تھا پھر جب میں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے کچھ وصیت کیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو جب وہاں سے اٹھنے لگو تو اگر ان لوگوں کو ایسی بات کہتے سنو جو تمہیں پسند آجائے تو پھر اس مجلس میں جانا اور اگر ان کو ایسی بات کہتے سنو جو تمہیں ناگوار ہو تو پھر وہاں نہ جانا۔ اس حدیث کو ابن مہدی اور معاذ بن معاذ نے قرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے دادا کا نام اوس ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ایاس ہے ابوموسیٰ نے بھی ایاس کہا ہے۔ ابوعمر نے اس طرح کہہ کر شبہ دور کر دیا ہے حرملہ بن عبداللہ بن ایاس اور بعض لوگ ان کو حرملہ بن ایاس کہتے ہیں پس انہوں نے ابن مندہ اور ابوموسیٰ کے قول کو جمع کر دیا ہے۔

۱۱۳۱۔ حضرت حرملہؓ بن عمرو بن سنتہ اسلمی

حضرت حرملہؓ بن عمرو بن سنتہ اسلمی۔ والد ہیں عبدالرحمٰن بن حرملہ کے ینبع میں رہتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ اسلمی سے انہوں نے حرملہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے چچا سنان بن سنہ کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں انہوں نے کہا فرماتے ہیں کہ کنکریوں سے رمی جمار کرو اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے بہت لوگوں سے روایت کیا ہے منجملہ ان کے وہیب بن وردا اور دراوردی اور یحییٰ بن ایوب ہیں۔ یحییٰ بن ہند کے والد ہند بھی صحابی ہیں ہم ان کو ان کے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

۱۱۳۲۔ حضرت حرملہؓ مدلجی

حضرت حرملہؓ مدلجی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ہمیں حافظ ابوموسیٰ نے یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبیداللہ بن حارث نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص یعنی عمر بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبری دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرملہ مدلجی یعنی ابوعبداللہ نے خبر دی کہ وہ ینبع میں رہتے تھے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا ہے اور آپ سے روایت کی ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کے ساتھ کسی سفر میں بھی رہے ہیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ ہجرت کو دوست رکھتے ہیں مگر ہمارا ملک ہمارے لئے بہت موافق ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ناقص نہ کرے گا چاہے تم جہاں رہوان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۳۔ حضرت حرملہؓ بن مریطہ

حضرت حرملہؓ بن مریطہ۔ سیف نے ان کو کتاب الفتوح میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حرملہ بن مریطہ نیکوکار صحابہ میں تھے ان کو طبری نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے ان کو عتبہ نے اہل فارس سے لڑنے کے لئے میسان اور دست میسان کی طرف بھیجا تھا جو خوزستان کا علاقہ ہے یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ عتبہ نے ان کے ہمراہ سلمی بن قین کو بھی بھیجا تھا وہ بھی مہاجرین میں سے تھے چار ہزار آدمی بنی تمیم اور رباب کے ان کے ہمراہ تھے یہ لوگ مقام جعرانہ اور نعمان میں اترے یہ دونوں مقامات نواحی عراق میں ہیں انہیں کے مقابل میں نوشجان اور قیومان دو مقام ہیں مقام درکا میں اہل فارس جمع ہوئے تھے۔

۱۱۳۴۔ حضرت حرملہؓ بن ہوذہ

حضرت حرملہؓ بن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر ضحیا نامی ایک گھوڑا ان کے پاس تھا اس پر سوار ہوا کرتے تھے ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ عمرو بن عامر بھائی ہیں بکاء کے بکاء کا نام ربیعہ ابن عامر ہے۔ نبیؐ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی خالد آئے تھے اور دونوں اسلام لائے تھے حضرت ان کے اسلام سے خوش ہوئے ان کا شمار (پہلے) مولفۃ القلوب میں تھا جب یہ دونوں اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان کے اسلام کی بشارت لکھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۵۔ حضرت حریثؓ بن حسان شیبانی

حضرت حریثؓ بن حسان شیبانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حارث ہے حارث کے نام میں ان کا حال گزر چکا ہے قیلہ بنت مخرمہ کے شوہر تھے بکر بن وائل کے وفد میں تھے لہٰذا ہم ان کے ذکر کو طول نہیں دیتے ان کا نام حارث ہی صحیح ہے اس مقام میں ان کا ذکر ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے یہاں لکھا ہے اور باقی سب لوگوں نے حارث کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۱۳۶۔ حضرت حریثؓ بن زید بن عبدربہ

حضرت حریثؓ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید۔ بنی جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عبداللہ بن زید کے ساتھ شریک تھے عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا اور باتفاق سب لوگوں کے احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید بن حارث بن خزرج خزرجی۔

میں کہتا ہوں کہ انہیں دونوں کا قول حق ہے یہ حریث بن جشم بن حارث بن خزرج سے نہیں ہیں بلکہ بنی زید بن حارث سے ہیں ابن اسحٰق نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبدربہ بن زید ہشام کلبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۳۷۔ حضرت حریثؓ بن زید خیل طائی

حضرت حریثؓ بن زید خیل طائی۔ ان کا نسب ان کے والد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا یہ اور ان کے بھائی مکنف بن زید مرتدین کے قتال میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ابوعمر نے ان کے والد زید الخیل کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث جن کو بعض لوگ حارث بھی کہتے ہیں یہ دونوں مسلمان تھے اور نبی ﷺ کے صحابی تھے اور قتال مرتدین میں خالد کے ہمراہ شریک تھے۔ ابوعمر نے ان دونوں کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے لکھا ہے۔

۱۱۳۸۔ حضرت حریثؓ بن سلمہ

حضرت حریثؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبدالاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۳۹۔ حضرت حریثؓ ابوسلمی

حضرت حریثؓ۔ کنیت ان کی ابوسلمی رسول اللہ ﷺ کے چرواہے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کی حدیث ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے حریث ابوسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ چیزیں بڑی مبارک ہیں ترازوی اعمال میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) لا الہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ اور نیک فرزند جس کی وفات ہو جائے اور صبر کیا جائے اس حدیث کو لیث ابن سعد نے ولید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس حدیث کو زید بن یحییٰ بن عبید نے اور ابراہیم بن عبداللہ بن علاء بن زید نے عبداللہ بن علا سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۴۰۔ حضرت حریثؓ بن شیبان

حضرت حریثؓ بن شیبان۔ قبیلہ بکر بن شیبان کے وفد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور

انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حارث بن حسان کہتے ہیں یہ دونوں ایک ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے جو عبدان سے ان کا نسب نقل کیا ہے یہ نہایت عجیب وغریب قول ہے بکر بن شیبان قبیلہ ہے ہاں اگر شیبان بن بکر کہتے تو البتہ صحیح ہوتا اور یہ کہتا کہ یہ دونوں ایک ہیں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں ایک تو حریث بن شیبان دوسرے حریث یا حارث بن حسان ہیں شاید انہوں نے حریث کو قبیلہ شیبان سے دیکھا اور من کی جگہ ابن کا لفظ کر دیا اس قسم کی غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔

۱۱۴۱۔حضرت حریثؓ بن عمرو

حضرت حریثؓ بن عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔والد ہیں عمر اور سعید فرزندان حریث کے یہ سب لوگ صحابی ہیں۔ان کے بیٹے عمرو نبیؐ کے حضور میں لائے گئے اور حضرت نے ان کے لئے دعا کی تھی۔ان کی حدیث عطا بن سائب نے عمرو بن حریث سے انہوں نے اپنے والد حریث سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کماۃ من کے قسم ہے اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر نے عمرو بن حریث سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے حریث بن ابی حریث کا تذکرہ قائم کیا ہے اور بعد اس کے ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں۔

۱۱۴۲۔حضرت حریثؓ بن عوف

حضرت حریثؓ بن عوف نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے بھائی ضمرہ بن عوف کے نام میں لکھا ہے۔

۱۱۴۳۔حضرت حریزؓ بن شراحیل کندی

حضرت حریزؓ بن شراحیل کندی۔صحابی ہیں۔ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس کندی سکونی سے انہوں نے حریز سے روایت کی ہے اور اسماعیل ابن عیاش نے عمرو بن قیس سے انہوں نے حریز سے انہوں نے بواسطہ کسی اور شخص کے نبیؐ سے روایت کی ہے ابوزرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ اسماعیل کا قول زیادہ صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔حریز بفتح حاء وکسر را ہے اور آخر میں زے ہے۔یہ ابن ماکولا کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سال حازر واقع ۶۶ ہجری میں شہید ہوئے تھے۔

۱۱۴۴۔حضرت حریزؓ یا ابوحریز

حضرت حریزؓ یا ابوحریز۔اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ان سے ابولیلیٰ کندی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں پہنچا آپ منیٰ میں خطبہ پڑھ رہے تھے پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سواری پر رکھ لیا میں نے دیکھا کہ اس کا زین بھیڑ کی کھال کا تھا۔ان کا تذکرہ ابومسعود نے افراد میں لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام جریر یا ابوجریر ہے جیم کے ساتھ مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۴۵۔حضرت حریشؓ

حضرت حریشؓ۔حبیب بن خدرہ نے حریش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کے ساتھ تھا جب حضرت

ماعز سنگسار کئے گئے جب ان کے پتھر زیادہ لگے تو مجھے لرزہ آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لپٹا لیا میرے اوپر آپ کا پسینہ ٹپکا جس میں مشک کی ایسی خوشبو تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ خدرہ بضم خای معجمہ وسکون دال مہملہ وفتح را ہے اور بعد اس کے ہی ہے حریش کی اولاد میں سے ایک شخص تھے وہ اپنے والد کے ہمراہ تھے جب نبیؐ نے حضرت ماعز کو سنگسار کیا ان سے ابوبکر بن عیاش نے روایت کی ہے اور ابن عینیہ نے چند اشعار روایت کئے ہیں۔

۱۱۴۶۔ حضرت حریشؓ بن ہلال

حضرت حریشؓ بن ہلال قریعی۔ ابوتمام طائی نے ان کے چند اشعار حماسہ میں لکھے ہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے شروع کے اشعار ہیں:

شهدن مع النبی مسومات ... حنینا وهی دامیة الحوامی

ووقعة خالد شهدت وحکت ... سنابکها علی البلدا الحرام

پس اگر یہ اشعار صحیح ہیں تو بلاشک یہ صحابی ہیں۔ اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اشعار جحاف بن حکیم سلمی کے ہیں ہم ان کو جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں۔

دوسری جلد ختم

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ سوم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی

فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد

فاضل وفاق المدارس

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز

فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاء

۱۱۴۷۔ حضرت حزابہؓ بن نعیم

حضرت حزابہؓ بن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضبیب۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ جنگ تبوک کے سال اسلام لائے ان کی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھوں نے اپنے والد (طریف) سے انھوں نے اپنے دادا (عمرو) سے انھوں نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) تبوک میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۴۸۔ حضرت حزامؓ بن خویلد

حضرت حزامؓ بن خویلد۔ والد ہیں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے۔ قرشی ہیں اسدی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے اپنی سند سے علی بن یزید صدائی سے انھوں نے ابوموسیٰ مولی عمرو بن حریث سے انھوں نے حکیم بن حزام سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا کہ یارسول اللہ! (آپ اجازت دیجیے) تو میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ پھر میں نے (تیسری بار) عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شش عید کے) روزے رکھو اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھو پس (تم اگر ایسا کرو گے تو) گویا تم نے تمام سال [1] کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابوموسیٰ اصفہانی نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے ابوموسیٰ یعنی ہارون بن سلیمان فراء مولیٰ عمرو بن حریث سے انھوں نے مسلم بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اس کے پوری حدیث ویسے ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگوں نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہے مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبیداللہ بن مسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

۱۱۴۹۔ حضرت حزمؓ بن عبد

حضرت حزمؓ بن عبد۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے انھوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے نافع بن مالک سے انھوں نے حزم بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں پر واجب ہیں اللہ عزوجل اور اس

[1] یعنی تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ قوت ویسی ہی قائم رہے گی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہ ہو۔

کے رسول کی اور اولی الامر [1] کے احکام کا سننا اور ان کی اطاعت کرنا۔ اس کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۵۰۔ حضرت حزمؓ بن عمرو

حضرت حزمؓ بن عمرو۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ انکا نام حزم بن عبد عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو خثعمی ہیں مدنی ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابوسہیل نے روایت کی ہے۔ ابوسہل کا نام نافع بن مالک ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہ دونوں تذکرے یعنی یہ اور جو اس سے پہلے ہے ایک ہوں گے اور یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں ہیں) اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ صحابہ میں (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خثعمی ہیں۔

۱۱۵۱۔ حضرت حزمؓ بن ابی کعب

حضرت حزمؓ بن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن جابر نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) ان کا گزر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ! رات کو حزم نے ایک نئی بات کی میں نہیں جانتا کہ کیوں؟ اتنے میں حزم بھی آ گئے اور انھوں نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل میرا گزر معاذ کی طرف ہوا انھوں نے سورۂ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہٰذا میں نے اچھی طرح اپنی نماز علیحدہ پڑھ لی بعد اس کے میں لوٹ گیا (جماعت میں شریک نہ ہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ! فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو تمہارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت بھی نماز پڑھتے ہیں (تم کو اتنی بڑی بڑی سورتیں نماز میں نہ پڑھنی چاہئیں) اِس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے اور ابوصالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہے کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام میں گزر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۲۔ حضرت حزنؓ بن ابی وہب

حضرت حزنؓ بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم۔ قرشی مخزومی۔ سعید بن میتب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین میں سے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی ہیں جنھوں نے حجر اسود کو کعبہ سے اُٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سرنو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جس نے اُٹھایا تھا وہ ابووہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہے ان کے بھائی ہبیرہ اور یزید ہیں جو ابووہب کے بیٹے ہیں اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی

---

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اب اس میں اختلاف ہے کہ صاحب اختیار سے کیا مراد ہے؟ بعض کہتے ہیں خلفائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں بعض کہتے ہیں علماء مجتہدین مراد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہے اس مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے جن میں خلیفہ وقت کی اطاعت کی تاکید ہے۔

ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبردی وہ کہتے تھےہمیں ابوالعباس سراج نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیاوہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن میتب سے روایت کر کے بیان کیاوہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھامگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارانام کیا ہے انھوں نے کہاحزن تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمھارانام سہل ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ بدلوں گاسعید کہتے تھے کہ وہ حزن (بمعنی رنج) کی کیفیت ہم میں ابھی تک موجود ہے پس ان کی اولاد میں بھی ایک کج خلقی تھی۔ یہ حدیث سعید بن میتب سے مشہور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔زبیری مصعب نے ان کی ہجرت کا انکار کیا ہےاور کہا ہے کہ یہ اوران کے بیٹے میتب فتح مکہ کے مسلمانوں میں ہیں۔حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئےاور بعض لوگ کہتے ہیں بزاخہ کے دن شروع خلافت ابوبکر صدیقؓ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔

عایذ: یاء کے ساتھ ہےاور آخر میں ذال ہے۔

باب الحاء والسین

۱۱۵۳۔حضرت حسانؓ بن ثابت

حضرت حسانؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہے۔انصاری ہیں خزرجی ہیں۔پھر بنی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے۔کنیت ان کی ابوالولید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحسام (حسام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت) بوجہ اس کے (رکھی گئی) کہ یہ رسول اللہ کی طرف سے (زبانی لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکوں کی آبروریزی کرتے تھے ان کی ماں فریعہ بنت خالد بن خنس ابن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاری ہیں۔انکا لقب شاعر رسول اللہ ﷺ ہے۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کررہی تھیں توانھوں نے کہاخدا کی قسم آپؐ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپ کی شان میں کہا ہے۔

متی یبد فی الداجی البھیم جبینہ یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان اومن ذا یکون کاحمد نظام لحق اونکال لملحد

جب شب تاریک میں ان کی پیشانی کھل جاتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے اندھیرے میں روشن چراغ۔پس مثل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا منتظم اور کجرو کو سزادینے والا کون ہوا ہے یا کون ہوگا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے مسجد اقدس میں منبر رکھ دیتے تھے کہ یہ اُس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائیاں بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسان کی تائید کرتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔روایت ہے کہ مشرکین قریش میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے۔وہ یہ لوگ تھے۔ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اُن لوگوں کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہیں حضرت علی نے کہا کہ

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں ایسا کروں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میں وہ بات نہیں جس کی (اس کام میں) ضرورت ہے پھر کسی نے کہا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلواروں سے مدد کی انھیں اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے آپ کی مدد کریں حسان نے کہا کہ میں اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہوں چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے لگے اور کہا کہ مجھے اس کے بدلے [1] میں بصریٰ سے صنعاء تک کوئی کلام خوش نہیں آتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی ہجو کس طرح کرو گے میں بھی تو اُسی خاندان سے ہوں تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کرو گے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہے تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہیں چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ ان کو انساب قریش پر مطلع کریں تو حضرت ابوبکر ان سے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نہ کرنا اور فلانے فلانے کا ذکر کرنا پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہیں کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہیں کہے گئے۔ ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھوں نے کہے تھے ان میں سے چند شعر یہ ہیں:

وان سنام المجد من آل هاشم ... بنو بنت مخزوم و والدك العبد

ومن ولدت ابناء زهرة منهم ... كرام و لم يقرب عجائزك المجد

ولست كعباس ولا كابن امه ... ولكن لئيم لا يقام له زند

وان امرء كانت سمية امه ... و سمراء مغموز اذا بلغ الجهد

ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جس کو ہم نے اصل کتاب میں نہیں رکھا اور اب اس کے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لیں گے: ''بہ تحقیق بزرگی کی عزت ہاشم کی اولاد سے ہے۔ جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہیں (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم مراد ہیں جو ابوطالب' حضرت عبداللہ اور زبیر صاحبزادگان عبدالمطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھیں) اور تیرا باپ تو غلام ہے۔ اور ان میں سے جو زہرہ کی اولاد ہیں وہ بھی بزرگ ہیں۔ (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اور صفیہ ہیں ان دونوں کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں) اور بزرگی تیری بڑھیوں کے قریب ہو کے بھی نہیں نکلی اور تو عباس اور ان کے اخیافی بھائی کے مثل نہیں۔ (عباس کے اخیافی بھائی سے مراد ضرار بن عبدالمطلب ہیں ان دونوں کی والدہ نتیلہ تھیں جو نمر بن قاسط کے خاندان کی تھیں۔ بلکہ تو ایسا لئیم ہے جس کی مدد کے لیے کسی کا ہاتھ نہیں اٹھتا۔ بے شک وہ شخص جس کی ماں سمیہ اور سمراء ہو۔ وہ ہمت کے کاموں میں پست ہو جاتا ہے (سمیہ ابوسفیان کی ماں تھیں یہ سمراء ان کی دادی تھیں)

جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان کو پہنچی تو انھوں نے کہا کہ یہ شعر تو بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہیں کہے گئے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لئے مشرکوں میں سے وہ لوگ مستعد تھے جن کا ہم نے ذکر کیا اور اُن کے علاوہ اور

---

[1] بصریٰ اور صنعاء دونوں مقامات کے نام ہیں مطلب یہ ہے کہ میں اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہیں سمجھتا۔

لوگ بھی تھے اور مشرکوں کی ہجو کے لئے انصار میں سے تین آدمی مستعد ہوئے تھے حسان' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ۔
پس حسان اور کعب تو اُنھیں (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان میں
اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ انھیں کفر اور ایسی چیزوں کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن
سکتے ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتے ہیں لہٰذا عبداللہ بن رواحہ کا کلام انھیں نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھیں بہت گراں گزرتا
تھا مگر جب کفار قریش مسلمان ہوئے اور سمجھ ان کی درست ہوئی تو عبداللہ کا قول انھیں سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) انصار اور مشرکین قریش کے باہم ردوقدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرما دی تھی
اور فرمایا تھا کہ اس میں زندہ اور مردہ لوگوں کی برائی ہے اور (پرانے) کینوں کا ازسر نو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے
جاہلیت کے معاملات کو منہدم کر دیا ہے (لہٰذا اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھوں نے ابو عبیدہ
سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا حسان میں بہ نسبت اور شعرا کے تین باتیں فضیلت کی تھیں (۱) زمانہ جاہلیت میں انصار کے
شاعر تھے۔ (۲) زمانہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ (۳) زمانہ (اشاعت) اسلام میں تمام یمن کے شاعر تھے۔
ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام صحرائے اعرب) کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعرا چھے
ہوتے ہیں پھر قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہے) کہ اہل مدینہ میں
سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہے کہ شعر ایک بُری چیز ہے ہمیشہ وہ بُرے مضامین (یعنی جھوٹ اور
مبالغہ) میں عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین میں شعر کہا جائے گا تو کمزور ہو جائے گا یہی حسان ہیں جو زمانہ جاہلیت
میں بڑے نامور شعراء میں تھے مگر جب (ان کے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو ان کا شعر اپنے مرتبہ سے گر گیا کسی نے حسان سے
پوچھا کہ اے ابوالحسام! آپ کا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اس کا کیا سبب؟) انھوں نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے!
اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہے یعنی عمدگی شعر کی یہی ہے کہ جو مضمون اس میں بیان کیا جائے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جائے
حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اسلام اُس سے منع کرتا ہے لہٰذا شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن الحسن بن ابی عبداللہ
طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ
نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو جنھوں نے حضرت عائشہؓ
پر تہمت لگائی تھی اُسی اُسی درے [1] لگوائے تھے اُن لوگوں کے نام یہ ہیں: حسان بن ثابت' مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش۔
حسان بھی انہی لوگوں میں تھے جنھوں نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہٰذا بقول بعض ان کے بھی درے لگائے گئے تھے اور بعض لوگوں
نے اس کا انکار کیا ہے کہ ان کے دُرے نہ لگے تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف میں تھیں اور
انکے ہمراہ ام حکیم بنت خالد بن عاص کی والدہ تھیں اور ام حکیم بنت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھیں انہوں نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا
اور انھیں بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں ان کے لئے اس بات کی امید رکھتی ہوں کہ اللہ انھیں جنت میں داخل فرمائے اس
لئے کہ وہ اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تم کو یاد) نہیں ہے:

---

[1] کسی پر جھوٹی تہمت لگانے کی شرعاً یہی سزا ہے۔

فان ابی و والدہ و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

''پس بہ تحقیق میری والد، دادا اور میری آبرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے تم لوگوں کے سامنے سپر (ڈھال) ہے''۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھوں نے ان پر افترا کیا ہوا ُن دونوں عورتوں نے کہا کہ کیا انھوں نے آپ کی نسبت (کچھ) نہیں کہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کچھ نہیں کہا بلکہ انھوں نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہیں:

حصان رزان ما تزن بریبة و تصبح غرثیٰ من لحوم الغوافل

فان کان ماقد قیل عنی قلته فلا رفعت سوطی الی انا ملی

پاکدامن اور خوبیوں والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے)۔ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہے کہ میں نے کہا ہے۔ اگر میں نے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیاں میرا کوڑا نہ اٹھائیں۔ (یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائیں)۔

حضرت حسان بزدل لوگوں میں تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں ان کو عورتوں کے ہمراہ ٹیلوں پر بٹھا دیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ خندق میں) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھیں جس کو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنا لیا تھا وہ کہتی تھیں کہ حسان بن ثابت بھی عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ میں تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی تھی صفیہ کہتی تھیں ایک یہودی کا گزر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیوں کو جو ہمارے پیچھے ہیں آگاہ کر دے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہمارے حال سے بے خبر اپنے کام میں مشغول ہیں لہٰذا تم اترو اور اسے قتل کر دو حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ میں اس کام کا نہیں ہوں صفیہ کہتی تھیں جب انھوں نے یہ کہا تو میں نے قلعہ میں سے ایک ستون اُٹھا لیا اور میں قلعہ سے اُتر کے اس کے پاس گئی اور میں نے ستون سے اُسے مارا یہاں تک کہ اُسے قتل کر دیا پھر میں قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور میں نے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اس کا لباس وغیرہ اُتار لو حسان (سے یہ بھی نہ ہو سکا اور انھوں) نے کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اس کے سامان کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھیں ہبہ فرمائی تھی انھیں سے عبد الرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبد الرحمٰن اور ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عبد اللہ بن عثمان سے نقل کر

کے خبر دی نیز عبداللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبیصہ نے بھی سفیان سے انھوں نے ابن خثیم سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن مہران سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبور کی زیارت کریں۔ حضرت حسان کی وفات ۴۰ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ھ میں۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی ان کی عمر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور ان کی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت میں گزرے اور ساٹھ برس اسلام میں۔ اسی طرح ان کے والد ثابت اور ان کے دادا منذر اور ان کے دادا کے والد حرام ان سب لوگوں کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی سوا ان کے عرب میں چار پشتیں ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جن کی عمر ایک سو بیس برس ہو۔ (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے ان کے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹے رہے اور ہنسے بعد اس کے مر گئے اُس وقت ان کی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۴۔ حضرت حسانؓ بن جابر

حضرت حسانؓ بن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ طائف میں شریک تھے۔ بقیہ بن ولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھوں نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا! بالمحمرین والمصفرین[۱] ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے، ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العطوف حرانی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف میں تھے آپ نے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین و المصفرین۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۵۵۔ حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی

حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ آئے تھے ان سے ان کے بیٹے یحیٰی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[۲] (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے اور انھیں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے یحیٰی بن عبداللہ بن حارث سے انھوں نے یحیٰی بن حسان سے انھوں نے ابن رسیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی۔

۱۔ یعنی خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والوں کو۔

۲۔ یہ اشارہ ہے دباء حنتم وغیرہ نام کے ظروف کی طرف ان ظروف میں پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سد باب کے لیے حضرت نے ان ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرما دی تھی۔

۱۱۵۶۔ حضرت حسانؓ بن خوط

حضرت حسانؓ بن خوط۔ ذُہلی ثم البکری۔ اپنی قوم میں شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وافد (قاصد) بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک تھے۔ انھیں کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے۔

انا ابن حسان بن خوط وابی رسول بکر کلھا الی النبی

''میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔''

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا ان کے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوئے تو ان کے حق میں کسی نے یہ اشعار کہے۔ انعی الرئیس الحارث بن حسان [1] الی آخر الابیات اور ان کے بھائی بشر نے یہ اشعار کہے۔ انا ابن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

۱۱۵۷۔ حضرت حسانؓ بن ابی سنان

حضرت حسانؓ بن ابی سنان۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے عمر بن حفص عبدی سے انھوں نے ہیثم بن حکیم سے انہوں نے ابو عاصم حبطی سے انھوں نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلوں کے درمیان میں ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردوں کے درمیان میں۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے۔ ابوموسی نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۱۵۸۔ حضرت حسانؓ بن شداد

حضرت حسانؓ بن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تمیمی طھوی۔ ان سے ان کے بیٹے نہشل نے روایت کی ہے یہ اور اُن کی والدہ دونوں شرف صحبت سے مشرف ہیں ان کا شمار بصرہ کے دیہاتیوں میں ہے۔ ان کے بیٹے نہشل نے ان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میری والدہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اس میں برکت دے اور اللہ اُس کو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت بنادے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے (بیٹے یعنی میرے) چہرے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں کو اس میں برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم۔

---

[1] میں رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہوں۔

۱۱۵۹۔ حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی

حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی۔ عسکری نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھوں نے ابوداؤد طیالسی سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسان بن عبدالرحمٰن ضبعی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتوں پر فرض ہے) دشوار ہو جاتا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبیؐ سے مرسلاً (یعنی بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۰۔ حضرت حسانؓ بن قیس

حضرت حسانؓ بن قیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن (غدانہ) بن عبداللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت ان کی ابوسود ہے۔ ابوعمر نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوسود بن ابی وکیع تمیمی ہے اور ان کا نام ذکر نہیں کیا ہے جبکہ ابن قانع نے انکا نام ونسب ہماری طرح ذکر کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

۱۱۶۱۔ حضرت حسحاسؓ بن بکر

حضرت حسحاسؓ بن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن بن ازد۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ ابوالفیض بن حسحاس بن بکر انھیں کی اولاد میں سے ہیں اس کو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث ان کی نقل نہیں کی۔ ہاں ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد ان کی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ (کلمات) کے ساتھ ملے گا وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا وہ پانچ (چیزیں) یہ ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچویں چیز اس روایت میں چھوٹ گئی جو آئندہ تذکرہ میں معلوم ہوگی)۔

۱۱۶۲۔ حضرت حسحاسؓ

حضرت حسحاسؓ۔ یہ ایک اور دوسرے شخص ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن جارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زافر بن سلیمان نے ابویحمد سے انھوں نے یونس بن زہران سے انھوں نے حسحاس سے روایت کی جو کہ صحابی تھے انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزوں کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچالیا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چیزیں یہ ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ ولآ الہ الا اللہ واللہ اکبر (اور پانچویں چیز) فرزند صالح۔ ابویحمد کا نام بقیہ بن ولید ہے۔ یہ عبارت ابوموسیٰ کی تھی اور ابوعمر نے کہا ہے کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ ---- الی آخر الحدیث' کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے اور ابن

ابی حاتم کے علاوہ اور لوگوں نے خائے نقطہ دار میں ذکر کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہے تو ان کا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ جو کہ خائے منقوطہ اور شین کے ساتھ ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث سے جدا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہیں پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گزر چکا اور ان کا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور دوسرا تذکرہ یہی ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے حسحاس ہیں اس دوسرے تذکرہ میں سبحان اللہ کی حدیث بھی انھوں نے روایت کی ہے اور پہلا تذکرہ انھوں نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہے اور اُن کے متعلق کوئی حدیث نہیں روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ میں لکھا تھا جس کو ابو موسیٰ نے ان سے روایت کیا ہے مگر ابو موسیٰ نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ میں لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُس کو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۱۶۳۔ حضرت حسل رضی اللہ عنہ بن خارجہ

حضرت حسل رضی اللہ عنہ بن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں اور بعض لوگ حنبل کہتے ہیں۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے اُس دن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

حسل: حاء پر زیر ہے اور آخر میں لام ہے۔

۱۱۶۴۔ حضرت حسل رضی اللہ عنہ عامری

حضرت حسل رضی اللہ عنہ عامری۔ قبیلہ بنی عامر بن لؤی سے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ زمانہ حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمہارا حج ختم ہو چکا؟ اُس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ (اچھا اب) جلدی جلدی کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلیں)۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۶۵۔ (سیدنا وابن سیدنا) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ والدہ ان کی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہیں (صورت میں بھی) آپ کے مشابہ تھے۔ ان کا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا (اور ان کی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی) اور ولادت کے ساتویں دن آپ نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کے بال منڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی جائے۔ اہل کساء [1] کے پانچویں شخص ہیں۔

[1] اہل کساء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو آیۂ تطہیر کے نازل ہونے کے بعد ایک چادر اوڑھائی تھی اور ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ! ان کو بھی میرے اہل بیت میں داخل فرمادے۔

ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا' اور انکی کنیت ابومحمد رکھی اور یہ نام جاہلیت میں (کسی کا) معلوم نہیں ہوتا اور انھوں نے ابن اعرابی سے انھوں نے مفضل سے راویت کی ہے کہ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے (یہ دونام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں صاحبزادوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔ ابن اعرابی کہتے ہیں میں نے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن میں تھے؟ (ان کا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا ان کا نام حسن ساکن السین اور حسین بفتح حاء وکسر سین تھا۔ ان دونوں صاحبزادوں سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤں بلاد ضبہ میں ہے: (جس کی نسبت) ابن عنمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہے:

غداة اضر بالحسن السبيل

"اس صبح کو جبکہ مقام حسن میں راہ تاریک ہوگئی۔"

اسی مقام میں بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے۔ ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی احمد بن عبدالواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابوبکر بن عبدالرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جن کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں نصف رمضان ۳ھ کو پیدا ہوئے تھے اور مدینہ (منورہ) میں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی ولادت نصف شعبان ۳ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہیں دو سال بعد پیدا ہوئے ہجرت اور غزوۂ احد کے درمیان میں دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا وقفہ تھا۔

دولابی نے کہا ہے کہ ہم سے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھوں نے قابوس بن مخارق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گویا ایک عضو آپ کا میرے گھر میں ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس کو تم قثم [1] کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوئے اور ام فضل نے ان کو قثم کا دودھ پلایا۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا نام حرب رکھا ہے حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہم نے ان کا نام بھی حرب رکھا' جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے حرب رکھا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) حسین ہے پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ میں نے

---

[1] ام فضل حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں قثم ان کے بیٹے کا نام ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اس کو پلاؤ گی یعنی وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہے۔

عرض کیا کہ میں نے اس کا نام حرب رکھا آپؐ نے فرمایا وہ (حرب نہیں ہے) بلکہ (اس کا نام) محسن ہے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ میں ان تینوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو پیغمبر ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے (یعنی) شبر اور شبیر اور مشبر۔

حضرت حسن سے ام المومنین سیدہ عائشہ اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مسیب بن نجبہ اور اصبع بن نباتہ اور ابوالحوراء اور معاویہ بن حدیج اور اسحق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے ابواسحاق سے انھوں نے یزید بن ابی مریم سے انھوں نے ابوالحوراء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہیں جن کو میں وتر (کی دعائے قنوت) میں پڑھ لیا کرتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں):

اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی و لا یقضی علیک وانہ لایذل من والیت تبارکت ربنا و تعالیت

''اے اللہ! مجھے ہدایت کر ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت دی اور مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے دی ہیں اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو سب پر حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اے ہمارے پروردگار! تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے۔''

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی نیز ابوبشر کہتے تھے ہم سے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ابی مریم نے ابوالحوراء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہوں؟ (تو بیان کیجیے) انھوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ میں نے (ایک مرتبہ) صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی آنحضرت ﷺ نے اُس کو (میرے منہ سے) نکال لیا' اس حال میں کہ اُس میں میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اُس کو صدقہ کی کھجوروں میں ملا دیا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایک کھجور کی کیا بات تھی؟ (آپ نے کھا لینے دیا ہوتا) آپ نے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنی آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں تم کو شک ہو اُس کو ترک کر دو کیونکہ سچائی اطمینان کا نام ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور آنحضرت ﷺ ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُس کے بعد انھوں نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھوں نے عمیر بن مامون سے

روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھ کر اپنے مصلّٰی پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جائے گا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہو جائے گا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبدالرحمٰن ابن (ابی نعم) بجلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابوسعید خدری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین [1] جوانان جنت کے سردار ہیں سوا دو خالہ زاد بھائیوں یعنی عیسیٰ [2] اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید بن مہاجر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن (ابی سہل) زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اُٹھائے ہوئے (چادر میں چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اُٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہے جس کو آپ اُٹھائے ہوئے ہیں؟ آپ نے چادر کھول دی تو معلوم ہوا کہ وہ حسن اور حسین تھے جن کو آپ اپنی گود میں لئے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور جو شخص ان سے محبت [3] رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عبدالملک نے حسن (بصری) سے انھوں نے ابوبکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنی حسن) سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو بریدہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت میں حسن اور حسین گھر سے

---

[1] جوانانِ اہل جنت کے سردار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو نیک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے ان سب کے یہ سردار ہوں گے ورنہ جنت میں تو جتنے لوگ ہوں گے سب جوان ہوں گے بوڑھا کوئی نہ ہوگا۔

[2] حضرات حسنین کو ان دونوں پر فضیلت نہیں ہے یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہو سکتی۔

[3] ان سے محبت رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف زبان سے محبت کا دعویٰ کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہے کہ اپنے محبوب کی پیروی بھی کرے۔

باہر آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آرہے تھے اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر پڑے اور اُن کو گود میں اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا بعد اُس کے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ ''سواس کے نہیں کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہیں''۔

اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت اولاد وغیرہ غالب تھی ہرگز نہیں آنحضرت کو جس سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے۔

میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آرہے ہیں اور اُن کے پیر لڑکھڑاتے ہیں تو مجھ سے نہ رہا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور اُن کو اُٹھالیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔

ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے اور ابوبکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ! میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان اصفہانی نے یحییٰ بن عبید سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[1] نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر میں جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔''[2]

یہ آیت ''آیۂ تطہیر'' کے نام سے مشہور ہے۔

---

[1] ربیب اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی ماں سے اس کی صغرسنی کی حالت میں نکاح کر لیا جائے ان کی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی تھیں اس وجہ سے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہوئے۔

[2] اس آیت کی تفسیر میں اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اہل بیت سے مراد ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لغت عرب بلکہ تمام دنیا کی لغت میں اہلبیت اور اہل خانہ اور گھر کے لوگ بیوی ہی کو کہتے ہیں اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلی کی آیتوں میں تمام خطاب ازواج سے ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین اور حضرت مرتضیٰ اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت میں داخل فرمایا یا داخل فرمانے کی دعا کی۔ ازواج کا اس آیت میں اصالۃً وحقیقتاً داخل ہونا اس جواب سے بھی سمجھا جاتا ہے جو حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے)

تو رسول اللہؐ نے (حضرات) فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور ان کو چادر اوڑھا دی اور انکے پیٹھ کے پیچھے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) تھے پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور فرما اور ان کو خوب پاک فرما۔ تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بھی ان لوگوں میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو۔ محمد کہتے تھے ہم سے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے عطیہ سے انھوں نے ابوسعید سے اور اعمش سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دو گرانقدر چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان کے ساتھ تمسک [1] کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک چیز ان میں سے دوسرے کے نسبت بڑی ہے (وہ دونوں یہ ہیں) کتاب اللہ جو مثل ایک رسی کے ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عزت یعنی میرے اہل بیت اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہنچ جائے گی۔ پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونوں [2] سے کیا معاملہ کرتے ہو؟

نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن معین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن یوسف نے عبداللہ بن سلیمان نوفلی سے انھوں نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ اُن نعمتوں کے جو روزانہ تم پر فائض ہوتی ہیں اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھ سے محبت رکھو اور بوجہ میری [3] محبت کے میرے اہل بیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کئے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں اس حال میں اس سے ملوں کہ میں اس کے گھر تک پیادہ پا نہ جاؤں اور تین مرتبہ انھوں نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ میں دیا نصف بھی اس طرح کہ ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک جوتی دے دیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دے دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط [4] میں سے ایک سبط ہیں حضرت حسن بہت ہی بردبار، کریم اور پرہیزگار تھے ان کی پرہیزگاری ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا کہ انھوں نے اللہ کے یہاں کی ناز و نعیم پر قناعت کر کے دنیا اور اُس کی سلطنت چھوڑ دی اور فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنوں اور میری حکومت میں کسی کا خون پچھنے سے بھی گرایا جائے۔

حضرت عثمان بن عفان کی مدد میں سبقت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت علی ۱۷ رمضان ۴۰ھ میں شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے جان دے دینے کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے ان کے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کی زیادہ اطاعت

---

[1] قرآن کے ساتھ تمسک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اہل بیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ ان سے محبت رکھے۔

[2] الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام میں جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن اہل بیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہیں ہوا۔

[3] یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے محبت کرے گا تو اس محبوب کے جس قدر محبوب ہوں گے یا اس سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں گے سب اس کی نظر میں محبوب ہو جائیں گے۔ مگر صرف زبانی محبت کبھی کام نہیں دیتی۔

[4] سبط کے معنی اولاد اور اسباط اس کی جمع ہے مراد یہاں پیغمبروں علیہم السلام کی اولاد ہے۔

کرنے والے اور ان سے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن تقریباً سات مہینہ عراق اور اس کے ماسوا یعنی خراسان' حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ شام سے اُن کی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہؓ کی طرف چلے جب دونوں لشکر مقابل میں آ گئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہیں مل سکتی جب تک کہ دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہ ہو جائے لہٰذا انھوں نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ میں تمھیں خلافت دیئے دیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر میں خلیفہ کیا جاؤں اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے اُن چیزوں کو طلب نہ کرنا جو میرے والد کے وقت میں انھیں مل چکی ہیں اس کے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سردار فرمایا؟

ہمیں ابو محمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المؤمنین (علی مرتضٰی) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمیں اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہیں روکا بلکہ ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اس وقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمھاری دنیا تمھارے دین سے مقدم ہو گئی ہے آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہیں جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہیں رہے جیسے تھے اس وقت دو قسم کے لوگ تمھارے مقتول ہو چکے ہیں کچھ تو صفین میں مقتول ہو چکے ہیں جن کے لئے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہرواں میں مقتول ہوئے ہیں جن کا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ ناکام ہیں اور جو رو رہے ہیں وہ پریشان ہیں سنو معاویہ نے ہمیں ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جس میں نہ عزت ہے نہ انصاف۔ پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دیں اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کریں اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لیں اور جس بات پر تم راضی ہو اُسی کو اختیار کریں تو سب لوگوں نے ہر طرف سے اُنھیں آواز دی کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہیں جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن فضل حرانی (حدانی) نے یوسف بن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اُس شخص نے کہا کہ تم نے مومنوں کے منہ میں کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنوں کے روسیاہ کرنے والے! حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آپ کے منبر پر کھڑے ہیں یہ بات آپ کو بہت ناگوار ہوئی اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شَہۡرٍ﴾ (القدر: ۱-۳)
"ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے شب قدر میں۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔" (ترجمہ فتح محمد جالندھری)
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار مہینوں سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں) جن میں میرے بعد بنی امیہ بادشاہت کریں گے۔

اس وقت کی تعیین میں اختلاف ہے۔ جس میں حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہیں نصف جمادی الاولی ۴۱ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیع الاول کے آخر میں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیع الآخر میں۔ پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں ربیع الاخرہ میں یہ واقعہ ہوا ان کے قول کے موافق چھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہیں جمادی الاولی میں یہ واقعہ ہوا اُن کے نزدیک تقریباً آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال میں انھیں لوگوں کا قول صحیح ہے جو کہتے ہیں ۴۱ھ میں یہ صلح ہوئی اور جن لوگوں کا قول ۴۰ھ ہے ان سے وہم ہو گیا ہے۔

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اس کے کہ حضرت معاویہ کوفہ میں آئیں حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو! ہم تمھارے سردار اور تمھارے مہمان ہیں اور ہم تمہارے نبی کے اہل بیت سے ہیں جن سے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہے اور انھیں خوب پاک کر دیا ہے اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہاں تک کہ سب لوگ رونے لگے اور اُن کے رونے کی آواز کانوں میں آئی جب معاویہ کوفہ پہنچے تو لوگوں نے ان سے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہئے کہ خطبہ پڑھیں حضرت معاویہ نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا میں اس کو مناسب سمجھتا ہوں تا کہ ان کی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتوں کو نہیں جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اُٹھو اور لوگوں سے بیان کرو جو ہمارے اور تمھارے درمیان میں واقعات گزرے ہیں ان کو ظاہر کرو پس حضرت حسن اُس بات کے بیان کرنے کو کھڑے ہو گئے جس کے متعلق انھوں نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فی البدیہہ فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تمہیں ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمھارے جانوں کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیز گاری ہے اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہے اور یہ معاملہ جس کے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان میں اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہیں) یا تو مجھ سے زیادہ اس کے حق دار ہیں اور یا یہ میرا حق ہے جو میں نے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمھاری جانوں کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا: وان ادری لعلہ فتنۃ لکم و متاع الی حین۔ "میں نہیں جانتا شاید یہ تمہارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمہارے لیے فائدہ ہو۔"

تو حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ (اب منبر سے) اُتر پڑیئے اور عمرو (ابن عاص) سے کہا کہ تمھارا یہی مقصود تھا۔

حضرت حسن کی وفات کے وقت میں بھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۴۹ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں ۵۰ھ میں۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ھ میں۔ وہ خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھیں زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوئے اور یہ حالت ہوئی کہ) ان کے نیچے ایک طشت رکھ دیا جاتا تھا اور

دوسرا اُٹھایا جاتا تھا قریباً چالیس دن تک یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہوگئی۔ جب ان کا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی! مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اب کی مرتبہ کا ایسا کبھی نہیں پلایا گیا۔ میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپ کو زہر کس نے پلایا ہے؟ حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیوں پوچھتے ہو کیا تم اُن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو؟ میں انھیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہوں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤں۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم حضرت عائشہؓ سے اجازت طلب کرنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اُن سے اجازت طلب کی تھی اور انھوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید انھوں نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہٰذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دیں تو تم مجھے ان کے گھر میں دفن کر دینا مگر مجھے خیال ہوتا ہے کہ بنی امیہ تمہیں روکیں گے لہٰذا اگر وہ ایسا کریں تو تم اُن سے اس کے متعلق مزاحمت نہ کرنا اور مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا چنانچہ جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حسین' حضرت عائشہ کے پاس اس کی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہنچی تو انھوں نے کہا خدا کی قسم! وہ وہاں ہرگز دفن نہیں کیے جا سکتے۔

حضرت حسین کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے اور ان کے ساتھ والوں نے ہتھیار اٹھا لئے مروان نے بھی ہتھیار اٹھا لئے حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کا سنا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ بڑا ظلم ہے کہ حسن کو ان کے باپ کے پاس دفن ہونے سے روکا جاتا ہے۔ واللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا اور اللہ کا واسطہ دلایا اور کہا کہ کیا آپ کے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانوں کے مقبرہ میں لے جانا حضرت حسین نے مان لیا اور انہیں جنت البقیع میں اُٹھا لے گئے۔ بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سعید بن عاص کے ان کے جنازے کے ساتھ نہ تھا۔ سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے۔ حضرت حسین خود ان کے پاس گئے تھے تا کہ وہ نماز جنازہ پڑھا دیں اور ان سے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں ہرگز تمھارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے جنازے میں خالد بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انہوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھوں نے ان کو اجازت دے دی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دونوں کو خدا ہمارے گھر میں جمع نہ کرے گا لہٰذا اہل کوفہ تمھیں دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نہ کریں۔ فضل بن دکین کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھیں جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ اے ابو محمد یہ جزع کیسی! جس وقت آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہوگئی اُس وقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا نانی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموؤں یعنی قاسم' طیب' طاہر' ابراہیم اور اپنی خالہ یعنی رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہنچیں گے یہ سن کر ان کی وہ حالت دور ہوگئی۔ جب حضرت حسن کی وفات ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتوں نے ایک مہینے تک ان کے لئے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

ابو الحوراء: حاء اور راء کے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۶۶۔ حضرت حسیلؓ بن جابر

حضرت حسیلؓ بن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق ان کے بیٹے حذیفہ کے بیان میں بحث ہو چکی ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور ان کے دونوں بیٹے حذیفہ اور صفوان احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانوں ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے حسیل بن جابر کو جن کا نام یمان ہے اور حذیفہ بن یمان کے والد ہیں اور ثابت بن وقش بن زعوراء کو عورتوں اور بچوں کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونوں بہت بوڑھے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہ گئی ہے جیسے گدھے کی پیاس[1]! ہم تم آج یا کل مر جائیں گے پس کیوں نہ ہم اپنی تلواریں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائیں شاید اللہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں اُٹھالیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو گئے ان کو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم ان کو پہچانتے نہ تھے اُن لوگوں کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھیں معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کی دیت ادا کر دیں مگر حذیفہ نے ان کی دیت مسلمانوں پر خیرات کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور زیادہ مال دے دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۶۷۔ حضرت حسیلؓ بن خارجہ

حضرت حسیلؓ بن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حسل ہے (بغیر یاء کے۔) یہ (اوپر) گذر چکا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حسین ہے۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور انھوں نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے دو حصے گھوڑے کو دیئے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ مویشی بیچنے کے لئے لے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے حسیل! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ میں تمھیں بیس صاع کھجوریں دوں اس بات کے عوض میں کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتا دو؟ حسیل کہتے تھے میں نے منظور کر لیا چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع کھجوریں دیں اور میں (اُسی وقت) مسلمان ہو گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ یہیں کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ حسل کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حسیل کہتے ہیں بس اسی پر انھوں نے اکتفا کی ہے۔

حویہ بفتح حائے مہملہ و کسر واؤ ہے اور بعد واؤ کے یائے تحتانیہ ہے اور آخر میں "ہ" ہے۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہے اور انھوں

---

[1] تمام جانوروں کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہٰذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہیں۔

نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ حنین میں شریک تھے انھوں نے حنیناً الف کے ساتھ لکھا ہے الف نہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس کی مخالفت کی ہے۔

۱۱۶۸۔ حضرت حسیلؓ بن نویرہ

حضرت حسیلؓ بن نویرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ حسل (بغیر یا کے نام) لکھا ہے اور ان کو حسل بن خارجہ اشجعی لکھا ہے اور کہا ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر میں شریک ہوئے اور انھوں نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے لئے دو حصہ دیئے۔ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ ان کے نسب میں علما کا اختلاف ہے جیسا کہ اور لوگوں کے نسب میں اختلاف ہے اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور نہ ابونعیم نے کیونکہ ان دونوں نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر میں شریک ہونے والا حسیل ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

۱۱۶۹۔ حضرت حسینؓ بن خارجہ

حضرت حسینؓ بن خارجہ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ احمد بن سیار نے بیان کیا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہم سے کسی نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کر چکے تھے مگر ان کی حدیث حسن ہے اُس میں سننے والے کے لے عبرت ہے۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو حسین لکھا ہے اور ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جن سے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے پس گویا یہ کوئی اور ہیں۔ ابوموسیٰ نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے ان دونوں گروہوں میں سے کسی کے ساتھ ہو کے لڑنے کی برائی ظاہر ہوتی ہے جنھوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۰۔ حضرت حسینؓ بن ربیعہ

حضرت حسینؓ بن ربیعہ احمسی۔ یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ ان کا نام حصین کہتے ہیں یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم ان کا تذکرہ حصین کے اور ابوارطاۃ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔

۱۱۷۱۔ حضرت حسینؓ بن سائب

حضرت حسینؓ بن سائب انصاری۔ رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوۂ بدر کی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑو گے تو عاصم بن ثابت ابن ابی اقلح کھڑے ہو گئے اور انھوں نے تیر کمان اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جب لوگ دو سو گز یا اس کے

قریب فاصلے پر ہوں گے تو تیروں سے ماریں گے پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہنچ سکے تو پھر پتھروں سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آ جائیں گے کہ ان کا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ ان تک پہنچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہوگی یہاں تک کہ جب نیزے ٹوٹ جائیں گے تو ہم ان کو پھینک کر تلواروں کو کھینچ لیں گے پھر تلواروں سے لڑائی ہوگی۔ حسین کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۷۲۔ حضرت حسینؓ بن عرفطہ

حضرت حسینؓ بن عرفطہ بن نھلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ان کا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسین نون کے ساتھ رکھا۔ دار قطنی نے احمد بن سعید سے انھوں نے داؤد بن محمد بن عبدالملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے اپنے دادا کے دادا سے انھوں نے حسین بن عرفطہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العلمین یہاں تک کہ آپ نے پوری سورت ختم کر دی (پھر اُس کے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد آخر تک۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۷۳۔ (سیدنا ابن سیدنا) حضرت حسینؓ بن علیؓ
فرزند جگر گوشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ کنیت ابو عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی بہار اور سینے سے لے کر نیچے تک آپ کے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان پڑھی۔ جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور اہل کساء کے پانچویں شخص ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو سوا مریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتوں کی سردار تھیں۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات بن نظیف فراء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم یعنی فضل بن دکین اور عبداللہ بن موسیٰ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انھوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے عرض کیا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اُس کا نام بھی حرب رکھا پھر نبی

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے کہا کہ حرب۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ محسن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں ان بچوں کے وہ نام رکھتا ہوں جو (پیغمبر) ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام تھے یعنی شبر اور شبیر اور مشبر۔

ابواحمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوشیبہ یعنی ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغسان یعنی مالک بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں زمانۂ جاہلیت میں یہ نام نہ تھے۔

ابواحمد کہتے تھے ہمیں دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوصالح یعنی عبداللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث بن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے اور زبیر ابن بکار نے کہا ہے کہ حسین ۵ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور جعفر بن محمد نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان میں صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہے کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوئے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔

ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھوں نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی انھوں نے اپنے والد حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچی ہو گو اُس کو بہت زمانہ گزر چکا ہو اور وہ از سر نو اُس کے لئے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے از سر نو اُسی قدر ثواب عنایت فرماتا ہے جس قدر اُس مصیبت کے دن کا وعدہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابومحمد یعنی قاسم ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ام مجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن علاء نے مروان بن سالم سے انھوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے انھوں نے حسین بن علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہے جب وہ دریا کا سفر کریں تو یہ آیت پڑھ لیا کریں:

بسم اللہ مجرا ھا و مرسا ھا ان ربی لغفور رحیم

''اللہ کے نام سے اس کی روانگی اور اس کا قیام ہے بیشک میرا پروردگار غفور ورحیم ہے۔''

ہمیں ابومنصور بن مسلم بن علی بن محمد بن یحیٰی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ حسن! جلدی کرو حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ یہ کیوں فرماتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ حسن! جلدی کرو ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ ابراہیم بن محمد بن مہران اور ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقبہ بن مکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے؟) حضرت ابن عمر نے فرمایا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگوں نے قتل کر دیا (اُس وقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرماتے تھے **الحسن و الحسین ریحانتای من الدنیا!** (حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہیں) اور اسی قسم کی حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی مروی ہے جو ان کے بھائی حضرت حسن کے بیان میں گزر چکی یہ حدیثیں دونوں بھائیوں کے درمیان میں مشترک ہیں لہٰذا دوبارہ اُن کے لکھنے کی حاجت نہیں۔

اسمٰعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عرفہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے انہوں نے سعید بن راشد سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں۔ اللہ اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہیں اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابن اسحاق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لے کر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لے کر نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی حالانکہ میں حاضر تھا اور سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد صائغ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سیرین نے انس بن مالکؓ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا اور طشت میں رکھا گیا۔ ابن زیاد اُس کو کونچنے لگا اور ان کے حسن میں کچھ کلام کیا حضرت انسؓ نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری سے) کہہ دیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اس وقت حضرت حسین کے بالوں میں خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہے متفق علیہ ہے۔

اور اوزاعی نے شداد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام میں سے ایک شخص نے ان پر اور ان کے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو واثلہ (ابن اسقع) کھڑے ہو گئے اور (انھوں نے نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ اللہ کی قسم! میں علی، حسن، حسین اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق حدیثیں سنیں میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا

اتنے میں حضرت حسن آئے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھیں آپ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئیں تو انھیں آپ نے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُس کے فرمایا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا. (الاحزاب: ۳۳)

''اے اہل بیت (محمد) اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے۔''

(راوی کہتا ہے) میں نے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہے؟ انھوں نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابواحمد عسکری کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ اوزاعی نے سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل میں روایت نہیں کی واللہ اعلم۔ وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل میں صرف ایک حدیث روایت کی ہے ان دونوں کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ مجھ سے مصعب نے بیان کیا کہ حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھوں نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے مدینہ (منورہ) میں ہوتے ہوئے کیے عراق سے انھوں نے کوئی حج نہیں کیا عراق سے آنے کے بعد صرف انیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق ۴۱ھ میں آئے تھے اور شروع ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ حضرت حسین اُس بات کو برا سمجھتے تھے جو اُن کے بھائی حسن نے حضرت معاویہ کو خلافت دی تھی۔ حضرت حسین نے ان سے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ معاویہ کے دعویٰ کو مان کر اپنے باپ کے دعویٰ کی تکذیب نہ کیجیے۔ حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو میں اس بات کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ' زیادہ روزے رکھنے والے' نماز پڑھنے والے' حج' صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہیں ہفتہ کے دن دسویں محرم ۶۱ھ میں بمقام کربلا جو مضافات عراق سے ہے شہید ہوئے۔ ان کی قبر مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

ان کی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والوں نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ لکھ کر ان سے بیعت کرنے کے لیے انھیں بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اس کی ولیعہدی کی بیعت لوگوں سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر' عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوئے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی میں اہل کوفہ کے خطوط اُن کے پاس پہنچے۔ لہٰذا انھوں نے سفر کا سامان تیار کرلیا بہت لوگوں نے انھیں منع کیا ان منع کرنے والوں میں ان کے بھائی محمد بن حنفیہ' ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اُس کو میں ضرور کروں گا چنانچہ وہ عراق چلے گئے۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اُسے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اُسے رَے کی حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی' بعد اس کے کہ ان سے اس بات کی درخواست کی کہ عبیداللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئیں اور انھوں نے اس کو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ خود شہید ہوئے اور اُنیس آدمی ان کے گھر کے شہید ہوئے۔ حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے ان پر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہیں ہے صحیح

یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے اُنھیں شہید کیا اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھیں شہید کیا ان کی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگوں کو ان کے شہادت کی ترغیب دی تھی اور ان سے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہٰذا یہ قتل اُسی کی طرف منسوب کیا گیا جب خولی نے ان پر حملہ کیا تو ان کا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے

اوقر ركابى فضة و ذهبا	فقد قتلت السيد المحجبا
قتلت خير الناس اما و ابا	و خيرهم اذ ينسبون نسبا

"میں اپنی رکاب کو سونے سے منڈھوں گا۔ میں نے ایک بڑے سردار کو قتل کیا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا جس کے ماں باپ تمام آدمیوں سے افضل تھے۔ اور جس کا نسب سب سے بہتر تھا۔"

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھوں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت زائل کر دیں پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدیں تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہوگا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جا کر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اشعار مذکورہ اُس نے پڑھے۔ عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتیں کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ابن زیاد ان باتوں کو سنے گا تو مجھے قتل کر دے گا۔ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کریں۔ حضرت حسین کے ہمراہ ۷۲ آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے ان کا اور ان کے ساتھیوں کے سر ابن زیاد کے پاس بھیج دیئے۔ ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی سے کونچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہیں تو انھوں نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا۔ قسم ہے اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں۔ آپ ان ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے یہ کہہ کے وہ روئے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھوں کو روتا ہوا رکھے۔ خدا کی قسم! اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوئے نہ ہوتے تو میں تمھاری گردن مار دیتا۔ پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے گروہ عرب! آج کے بعد سے تم غلام ہو تم نے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تم نے ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور بُرے لوگوں کو غلام بناتا ہے۔ لوگوں نے حضرت حسین کے مرثیہ بہت لکھے ہیں منجملہ اُن کے سلیمان بن قتہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے۔

مررت على ابيات آل محمد	فلم ارها امثالها حين حلت
فلا يبعد الله البيوت واهلها	وان اصبحت منهم برغمى تخلت
و كانوا ارجاء ثم عادوا رزية	لقد عظمت تلک الرزايا و جلت
اولئک قوم لم يشيمو اسيو فهم	ولم تنک فى اعدائهم حين سلت
و ان قتيل الطف من آل هاشم	اذل رقابًا من قريش فذلت
الم تران الارض اضحت مريضة	لفقد حسين والبلا داقشعرت

وقد اعولت تبکی السماء لفقده وانجمها ناحت علیه وصلت

میں آل محمد کے گھروں پر گزرا۔ تو میں نے ان کو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے۔ اللہ گھروں کو ان کے لوگوں سے جدا نہ کرے۔ اگر چہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے۔ پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے۔ اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور ظاہر تھیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنی تلواروں کو میان سے باہر نکالا۔ اور جب وہ نکالی گئی تو ان کے دشمنوں کو قتل نہ کیا۔ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے۔ قریش میں ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ زمین بیمار ہوگئی۔ حسین کے نہ رہنے سے اور ملک کانپ اٹھے۔ اور آسمان اُن کی جدائی سے رونے لگا۔ اور اس کے ستاروں نے نوحہ کیا اور فرشتوں نے دعائے رحمت مانگی۔

اس (مرثیہ) میں بہت اشعار ہیں اور (مرثیہ) منصور نمری نے کہا ہے۔

ویلک یا قاتل الحسین لقد بوءت بحمل ینوء بالحامل

ای حباء حبوت احمد فی حفرته من حرارة الشاکل

تعال فاطلب غدا شفاعته وانهض فرد حوضه مع الناهل

ما الشک عندی بحال قاتله لکنني قد اشک بالخاذل

کانما انت تعجبین الا تنزل بالقوم نقمة العاجل

لا یعجل الله ان عجلت وما ربک عما ترین بالغافل

ما حصلت لامرء سعادته حقت علیه عقوبة الآجل

"تیری خرابی ہو اے قاتل حسین بیشک۔ تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اپنے اُٹھانیوالے کو تھکا دیتا ہے۔ تو نے کیا کام کیا؟ تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر میں رلایا۔ آج اور کل ان کی شفاعت طلب کر۔ اُٹھ اور پینے والوں کے ساتھ ان کے حوض (کوثر) پر جا۔ مجھے ان کے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہیں ہے۔ شک تو مجھے اُن کے حال پر ہے جنھوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اے آنکھ! تو کیوں تعجب کرتی ہے؟ اس بارے کہ ان لوگوں پر فوراً عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟ اللہ جلدی نہیں کرتا گو تو جلدی کرے۔ اور تیرا پروردگار ان باتوں سے غافل نہیں۔ اُس شخص کو نیک بختی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جس پر آئندہ عذاب آنے والا ہو۔"

ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے ابوخالد احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت ام سلمہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے سر پر اور داڑھی پر غبار تھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا حالت ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا۔ حماد ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے دوپہر کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوئے تھے آپ کے چہرہ پر پراگندگی اور غبار تھا۔ آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شیشی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ خون کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسین کا

خون ہے میں آج صبح سے اس کو اُٹھا رہا ہوں حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسی دن شہید ہوئے تھے۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں واصل بن عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انھوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لا گیا اور یہ سب سر تلے اوپر مسجد میں رکھے گئے میں وہاں گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا۔ یکا یک میں نے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان میں گھسا یہاں تک کہ عبیداللہ بن زیادہ کے نتھنوں میں گھس گیا اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر ابعد اُس کے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اس نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء مع الشين المعجمة ومع الصاد

۱۱۷۴۔ حضرت حشرج رضی اللہ عنہ

حضرت حشرج رضی اللہ عنہ۔ یہ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا پھر ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۷۵۔ حضرت حصیب رضی اللہ عنہ

حضرت حصیب رضی اللہ عنہ۔ آخر میں بائے موحدہ ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُس کے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُس نے لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی تھی بعد اس کے اُس نے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہے میں (اُس کی تلاش میں) چلا گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو عمر کا وہم ہے اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا میں نے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلہ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابتدائے خلقت کی حالت ہمیں بتایئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُس کے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے شاید بعض راویوں نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھ دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۱۷۶۔ حضرت حصن رضی اللہ عنہ بن قطن

حضرت حصن رضی اللہ عنہ بن قطن۔ بعض لوگ ان کو حصین کہتے ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

حصن: حاء پر کسرہ صاد پر جزم جبکہ آخر میں نون ہے۔

۱۱۷۷۔ حضرت حصینؓ بن اوس

حضرت حصینؓ بن اوس اور بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن اوس بن خیبر بن صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی کنیت ابوزیاد تھی ان سے ان کے بیٹے زیاد نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن مستمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں غسان بن اغر بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں مدینہ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قریب آ جاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں پر رکھ دیا اور انہیں دعا دی۔ اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ میں کچھ اونٹ لے کر گیا تھا اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گندم تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصین: حصن کی تصغیر ہے۔

۱۱۷۸۔ حضرت حصینؓ بن بدر

حضرت حصینؓ بن بدر بن امرءالقیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیمؓ تمیمی معروف بہ زبرقان۔ نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ زبرقان کے نام میں ان کے حالات اس سے زیادہ آئیں گے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب سے امرءالقیس کو نکال ڈالا ہے حالانکہ صحیح اس کا باقی رکھنا ہے۔

۱۱۷۹۔ حضرت حصینؓ بن جندب

حضرت حصینؓ بن جندب۔ کنیت ان کی ابوجندب۔ ان سے ان کے بیٹے جندب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے آپ سے کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اذان دیں اور نماز پڑھیں۔ کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہے اور یہ بھی حکم دیا کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۸۰۔ حضرت حصینؓ بن حارث

حضرت حصینؓ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہیں یہ اور ان کے دونوں بھائی بدر میں شریک تھے عبیدہ جنگ بدر میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حصین بن حارث ہے ابوالوفاء بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکهف: ۱۱۰)

"جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔"

کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علی' حمزہ' جعفر' عبیدہ' طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ایسا لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ واللہ اعلم

۱۱۸۱۔ حضرت حصینؓ بن ام حصین

حضرت حصینؓ بن ام حصین۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زہیر نے ابو اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور حصین میری گود میں تھے۔ آنحضرت ﷺ نے بغل کے نیچے سے نکال کر چادر اوڑھی تھی۔ اس حدیث کو اسرائیل اور ابو الاحوص وغیرہما نے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ حصین میری گود میں تھے اس کو صرف زہیر نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۸۲۔ حضرت حصینؓ بن حمام انصاری

حضرت حصینؓ بن حمام انصاری۔ لوگوں نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کنیت ان کی ابو معیہ ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہیں وہ بدری ہیں۔ انصاری نہیں ہیں۔ یہ حصین بیٹے ہیں حمام بن ربیعہ بن مساب ابن حرام بن وائلہ بن سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور شہسوار تھے واللہ اعلم

۱۱۸۳۔ حضرت حصینؓ بن ربیعہ

حضرت حصینؓ بن ربیعہ۔ بعض لوگ ان کو حصن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن ازور کے۔ ازور کا نام مالک ہے۔ بجلی ہیں' احمسی ہیں کنیت ان کی ابو ارطاۃ ہے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے ذی الخلصہ کے جلا دینے کی بشارت کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں بھیجا تھا۔ قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے کیوں نہیں چین دلا دیتے؟ پس میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر گیا ان سب لوگوں کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہم نے اسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابو ارطاۃ یعنی حصین بن ربیعہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں اس حالت میں ذی الخلصہ کو چھوڑ کے آیا ہوں کہ وہ خارشتی (خارشی) اونٹ کے مثل (جل کر داغ دار) ہو گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے دعائے برکت فرمائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ام حصین قبیلہ احمس کی وہ

(عورت) ہیں جنہوں نے نبیؐ سے ''خلع کرنے والی عورت'' کی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنی ابوارطاۃ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے علیحدہ مستقل طور پر لکھا ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ حصین بن ام حصین ہے۔ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا یہ بیان (اوپر) ہو چکا ہے ابونعیم نے اس میں یہ بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہے کیونکہ حصین یعنی ابوارطاۃ کی والدہ یحیٰی بن حصین کی دادی ہیں جن کی نسبت ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کو دیکھا اور حصین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود میں تھے جس کے راوی صرف زہیر ہیں قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۱۸۴۔حضرت حصینؓ خطمیؓ (ابوعبداللہ)

حضرت حصین خطمیؓ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ خطمی ہیں۔دادا ہیں ملیح بن عبداللہ کے انہوں نے نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین ہے۔ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ (اوپر) ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ خطمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ پانچ چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں: حیا۔حلم۔خوشبو لگانا۔ پچھنے لگانا۔(پانچویں بات کا ذکر نہیں کیا۔) اور ابوموسیٰ نے عبدان بن محمد سے انہوں نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کا نام حصین صرف اسی روایت میں جانتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بدر ہے۔ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اگرچہ ابوموسیٰ نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہیں مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوئے نام پر کیا جاتا ہے اور حالات و روایات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہے نہ کسی اور نے۔اور اگر وہ اور تذکروں میں بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ واللہ اعلم

۱۱۸۵۔حضرت حصینؓ بن عبید

حضرت حصینؓ بن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی۔والد ہیں عمران بن حصین کے۔ان سے ان کے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اور مسلمان ہونے میں اختلاف ہے۔ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے شبیب بن شیبہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آج کل کتنے خداؤں کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا سات کی چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب میں کس کی پرستش کرتے ہو؟ انہوں نے کہا اس کی جو آسمان میں ہے حضرت نے فرمایا اے حصین! اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمہیں دو باتیں ایسی بتاتا جو تمہارے لیے مفید ہوتیں۔ عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے وہ دونوں باتیں بتایئے جن کا آپ

نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو: اللھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔ "اے اللہ! مجھے بری ہدایت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے"۔

اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یا (یہ کہا کہ) اے محمد! عبدالمطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر تھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انہیں ذبح کیے ڈالتے ہیں۔ پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ میں کیا کہا کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہا کرو: اللھم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری۔ "اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے اور میرے معاملات میں عمدہ بات پر مجھے قائم کر۔" پس وہ چلے گئے اور مسلمان نہ ہوئے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جب میں پہلے آپ کے پاس آیا تھا تو آپ نے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب میں مسلمان ہو گیا ہوں اب کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو: اللھم قنی شر نفسی و اعزم لی علی ارشد امری اللھم اغفرلی ما اسررت و ما علنت و ما اخطاء ت و ما عمدت و ما جھلت۔ "اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچادے اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم کر۔ اے اللہ! بخش دے وہ گناہ جو میں نے پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بقصد یا دانستگی میں کیے ہوں"۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۸۶۔ حضرت حصینؓ بن عوف

حضرت حصینؓ بن عوف۔ کنیت ابو حازم بجلی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔

۱۱۸۷۔ حضرت حصینؓ عرجی

حضرت حصینؓ عرجی۔ والد ہیں ابوالغوث کے جب ان کی وفات ہوئی تو ان پر حج فرض تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے ابوالغوث کو حکم دیا کہ ان کی طرف سے حج کر لیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ ابوالغوث کے نام میں کیا ہے یہاں کسی نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔

۱۱۸۸۔ حضرت حصینؓ بن عوف

حضرت حصینؓ بن عوف خثعمی۔ یہ اور ان کے باپ دونوں صحابی ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے انہوں نے حصین بن عوف خثعمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہے گر اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے انہوں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنے کا زیادہ سزاوار ہے۔ پس تم ان کی طرف سے حج کرلو چنانچہ انہوں نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حصین بن عوف سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور اس پر حج

فرض ہے مگر وہ سفر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۸۹۔ حضرت حصینؓ بن قطن

حضرت حصینؓ بن قطن۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حصن ہے۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی حارثہ اور حصن کے نام میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۹۰۔ حضرت حصینؓ بن محصن

حضرت حصینؓ بن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہے میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں محصن بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کی پھوپھی کسی کام سے نبیؐ کے حضور میں گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے شوہر ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انہوں نے عرض کیا کہ میں ان کی خدمت میں تقصیر نہیں کرتی۔ سوائے اس کے جو میں نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم سے راضی ہیں یا نہیں کیونکہ یہ تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان دونوں (عبدان اور ابن شاہین) کے سوا اور کسی نے صحابہ میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ہم نہیں جانتے کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ ابواحمد عسکری نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر کے ساتھ۔

یسار: یائے تحتانی اور سین معجمہ کے ساتھ۔

۱۱۹۱۔ حضرت حصینؓ بن مروان

حضرت حصینؓ بن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ حصین بن مروان بن عبدالاحد بن اجٔس، نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اجٔس کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن اسود -- انہوں نے ہجرت کی تھی اور مدینہ میں اقامت اختیار کی تھی بعد اس کے لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۹۲۔ حضرت حصینؓ بن مشمت

حضرت حصینؓ بن مشمت بن شداد بن زہیر بن نمر بن مرہ بن جمان بن عبدالعزیٰ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم۔ تمیمی جمانی صحابی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا رسول اللہ نے کئی چشمے پانی کے انہیں معافی میں دیئے تھے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عاصم نے ان سے روایت کی

یہ کہ یہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ [1] کے آپ کے حضور میں پیش کیا تھا اور رسول اللہؐ نے انہیں چند چشمے بطور معافی کے دیئے تھے منجملہ ان کے جراذ اصیہب ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبیؐ نے ان ان معافیوں کے متعلق یہ شرط کرلی تھی کہ ان کی گھاس نہ کاٹی جائے اور ان کا پانی نہ بیچا جائے اور ان کے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انہیں سے مروی ہے اور طلحہ بن براء کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہیں۔ اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان میں بھی لکھا ہے اور زہیر بن عاصم نے کہا ہے ؎

ان بلادی لم تکن املاسا بھن خط القلم الانقاسا

من النبی حیث اعطی الناسا فلم یدع لبسا ولا التباسا

"میرے شہر ویران نہ تھے۔ ان کے متعلق نبی نے قلم سے لکھا۔ جب آپ نے لوگوں کو انعام دیا۔ پس آپ نے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رکھا۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے:

۱۱۹۳۔ حضرت حصینؓ بن معلیٰ

حضرت حصینؓ بن معلیٰ۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں حصین بن معلیٰ بن ربیعہ بن عقیل ذہنی کے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۹۴۔ حضرت حصینؓ بن نضلہ

حضرت حصینؓ بن نضلہ اسدی۔ انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلة الاسدی ان له ثرمدا و کنیفا لا یحاقه فیھا احد-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ ثرمد اور کنیف (نامی مواضع) ان کو دیئے گئے کہ کوئی شخص اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔"

یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اس کو محتاجوں پر تقسیم فرمادیں نہ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کے لیے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہیں فرماتے تھے۔

۱۱۹۵۔ حضرت حصینؓ بن وحوح

حضرت حصینؓ بن وحوح انصاری اوسی۔ ان کا نسب ان کے والد وحوح کے نام میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد سے انہوں نے حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول اللہؐ سے ملتے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپ کے پیروں کو چومتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اس وقت نوجوان کمسن تھے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وہ چلے تا کہ وہ اس کی تعمیل کریں۔ نبیؐ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ (میں نے امتحاناً ایسا کہا تھا)۔ میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ اس کے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول اللہؐ سخت سردی اور ابر کے دن ان کی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہے۔ لہٰذا تم لوگ اس کی اطلاع مجھے دینا تا کہ میں ان کی نماز پڑھاؤں۔ اور ان کے دفن کرنے میں جلدی کرنا۔ رسول اللہؐ قبیلہ بنی سلیم تک ہی پہنچے نہ پائے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انہوں نے (مرتے وقت جو باتیں کہیں تھیں) ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملا دو اور (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ میں آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچے۔ لہٰذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی ﷺ کو اس کی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو گئے لوگوں نے آپ کے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی)۔ بعد ازاں آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو انہیں دیکھ کے ہنسے اور وہ تجھے دیکھ کر ہنسیں۔ حصین اور ان کے بھائی محصن جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ان دونوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۹۶۔ حضرت حصینؓ بن یزید کلبی

حضرت حصینؓ بن یزید بن جری بن قطن بن زنکل کلبی۔ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں کنیت ان کی ابو رجاء ہے۔ ان سے ان کے غلام جبیر یعنی ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اس وقت ان کی عمر ایک سو چونتیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہاں! آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی ﷺ (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہو کر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۱۹۷۔ حضرت حصینؓ بن یزید

حضرت حصینؓ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی۔ لوگ ان کو ذو الغصہ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ذو والے ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ یہ بہت دنوں تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے ان کے حلق

میں سنگدانہ مرغ کی طرح ایک چیز تھی اسی وجہ سے ان کو ذوالغصہ کہتے تھے۔ اور انہیں کے سبب سے یحیٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھیں۔ انہیں سے یحیٰ بن سعید پیدا ہوئے تھے۔ انہیں حصین کی اولاد میں سے قیس بن حصین ہیں جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے باب میں کیا جائے گا۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ وہ شخص جو نبیؐ کے حضور میں گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین۔)

ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قنان یعنی ذوالغصہ بھی تھے۔ قیس کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۱۹۸۔ حضرت حصینؓ بن یعمر

حضرت حصینؓ بن یعمر۔ بنی ربیعہ بن عبس سے ہیں۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ میں نے یہ مضمون اشیری کے مخطوطے سے نقل کیا ہے جس میں انہوں نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۹۹۔ حضرت حصینؓ

حضرت حصینؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس[۱] آدمیوں پر بھی حکومت کرے گا۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ زنجیروں میں کسا ہوا ہوگا اب یا اس پر عذاب ہو رہا ہوگا یا معاف کر دیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والضاد المعجمة والطاء المهملة

۱۲۰۰۔ حضرت حضرمیؓ بن عامر

حضرت حضرمیؓ بن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قین بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ ابو حفص بن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی اسد بن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بھیجیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرمی بن عامر اور ضرار بن ازور اور ابو مکعت اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور ان کے ہمراہ کچھ لوگ بنی زنیہ کے تھے۔ زنیہ لقب ہے سلمی بنت مالک بن

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ وہ زنجیروں میں جکڑا لایا جائے گا پھر اگر اس نے انصاف کیا ہے تو معاف کر دیا جائے گا ورنہ اس پر عذاب ہوگا۔ مقصود حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نہ کریں اور اس سے خائف رہیں۔

غنم بن دودان بن اسد کا۔ وہ مالک بن مالک کی ماں تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد کو بنی زنیہ کہتے ہیں۔ حضرمی بھی انہیں میں سے تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مآبؐ میں پہنچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں شب تاریک کو قطع کرتے ہوئے سردی کے زمانہ میں آپ نے ہمیں بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہیں) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہیں۔ خزیمہ میں جا کے ہمارا اور آپ کا نسب مل جاتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہیں اور ہماری عورتیں مالدار ہیں اور ہماری اولاد بڑی شریف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی ترغیب دی ان لوگوں نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہیں کہ ہمارے مال کا صدقہ ہمارے ہی یہاں کے فقیروں کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک میں قحط پڑ جائے تو ہم کہیں اور چلے جائیں۔ یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زنیہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم بنی زنیہ ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدہ ہو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑیں گے ہم ویسے نہیں ہیں جیسے بنی محولہ یعنی بنی عبداللہ بن غطفان ان کا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے۔ جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہاں یہ اشعار میرے ہیں

حی ذوی الاضغان تسب عقولهم	تحیتک الحسنی فقدیر قع النغل
و ان دحسوا بالکره فاعف تکرما	و ان خنسوا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یوذیک منه سماعه	و ان الذی قالوا و راء ک لم یقل

"کینہ ور قبیلے کے لوگ ہیں ان کی عقلیں گالی سمجھتی ہیں۔ تمہاری عمدہ دعا کو کیونکہ کمینہ قابل ہجو ہے۔ اگر انہوں نے شہر میں فساد ڈالا تو تم ازراہ کرم معاف کر دو۔ اور اگر تمہاری بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے۔ اور جو بات انہوں نے تمہارے پیچھے کہی وہ گویا نہیں کہی گئی۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی وہ لوگ چند روز قرآن پڑھنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے اور وہ سب مر گئے اور حضرمی ان کے مال کے وارث ہوئے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کر باہر نکلے تو ان کی قوم کے ایک شخص نے جس کا نام جزء تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیوں کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب ان کے مال کا وارث ہو گیا انہیں کا لباس پہنتا ہے۔ حضرمی اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا

ان کنت ازنتنی بها کذبا	جزء فلاقیت مثلها عجلا
افرح ان ارزأ الکرام و ان	اورث زود اشصائصًا نبلا
کم کان فی اخوتی اذا اعتلج	الابطال تحت الغمامة الاسلا
من ماجد و اجد اخی ثقة	یعطی جزیلا و یقتل البطلا

"اے جزء اگر تو مجھے ناحق اس کا طعنہ دیتا ہے۔ تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے۔ کیا میں خوش ہوتا ہوں کہ اچھے لوگ مر جائیں۔ اور میں حرص اور چالاکی سے ان کے مال کا وارث بنوں۔ میرے بھائیوں میں بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے۔ تو بڑے بڑے بہادر ان کے نیزہ کے سائے میں آتے تھے۔ بڑے بزرگ، مالدار اور معتبر تھے۔

بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادروں کو قتل کرتے تھے۔''
راوی کہتا ہے کہ جزء ایک دن اپنے بھائیوں کے ہمراہ باہر نکلے کنواں کھود رہے تھے دیوار ان پر گر پڑی اور وہی کنواں ان کی قبر بن گیا۔ یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری بددعا ان کی موت سے مطابق ہوگئی۔ اور مجھے ان کی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۱۔ حضرت حطابؓ بن حارث

حضرت حطابؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ ان کی اور ان کے بھائی حاطب کی ماں قیلہ بنت عنبس بن وہبان بن حذافہ بن جمح ہیں۔ انہوں نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی۔ حطاب کا انتقال راستے ہی میں ہو گیا حبش تک پہنچنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبش سے لوٹتے ہوئے راستے میں انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے خطاب کے نام میں کیا ہے خائے معجمہ کے ساتھ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابن ماکولا وغیرہ نے ان کا ذکر حائے مہملہ میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۰۲۔ حضرت حطیئہؓ شاعر

حضرت حطیئہؓ شاعر۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمرو نے اسحٰق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا حطیئہ نے زبرقان بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیئہ کی شکایت ان سے کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اسلام میں ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔ لہٰذا تم جاؤ اور ان کی زبان کاٹ لو۔ حطیئہ بھاگ گئے جب زمین ان پر تنگ آ گئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دو شعر ان کی مدح میں پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمہیں امن دیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہاں ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اسلام لائے ہوں پھر آپ کے بعد مرتد ہو گئے ہوں پھر اسلام لے آئے ہوں۔ اور ان کے صحابی نہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ عبسی ہیں اور قبیلہ عبس سے جو لوگ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے ان کے نام مشہور ہیں۔ یہ ان میں سے نہیں ہیں کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بن کے وہی لوگ آتے تھے جو اس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیئہ ہمیشہ اپنی قوم میں کم درجے کے رہے ان کو یہ مرتبہ کبھی نہیں ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جا سکیں۔ واللہ اعلم

۱۲۰۳۔ حضرت حطیمؓ حدانی

حضرت حطیمؓ حدانی۔ ان کو ابن ابی علی نے حائے مہملہ میں ذکر کیا ہے اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے ان کو خائے معجمہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے شعیب حدانی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی

طرف پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والفاء

۱۲۰۴۔ حضرت حفشیش رضی اللہ عنہ کندی

حضرت حفشیش کندی۔ اس کا نام حاء کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے، جیم کے ساتھ بھی اور خاء کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں پس اب یہاں زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۰۵۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن ابی جبلہ

حضرت حفص بن ابی جبلہ فزاری۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں؟ ہمارے بعض اصحاب نے مسند میں ان کا نام لکھا ہے۔ یہ بنی تمیم کے مولیٰ ہیں۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسیٰ تمیمی نے حفص بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولیٰ تھے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اللہ عزوجل کے قول:

یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا۔

''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو''۔

کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ہے وہ اپنی ماں کے کاتنے کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۶۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن سائب

حضرت حفص بن سائب۔ ابوحفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ہیاج نے محمد بن حفص بلخی سے انہوں نے ہارون بن حفص بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۰۷۔ حضرت حفص رضی اللہ عنہ بن مغیرہ

حضرت حفص بن مغیرہ۔ بعض لوگ ان کو ابوحفص کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابواحمد کہتے ہیں۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لفظ میں تین طلاقیں دی تھیں۔ اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ احمد بن حفص (کے نام) میں گزر چکا ہے۔

باب الحاء والکاف

۱۲۰۸۔ حضرت حکمؓ بن حارث

حضرت حکمؓ بن حارث سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور نبیؐ کے ہمراہ سات غزوے کئے آخری غزوہ ان کا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں تین غزوے کئے۔ ان سے عطیہ بن سعد دعاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی اس وقت بیٹھ گئی تھی اٹھتی نہ تھی اور میں اسے مار رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نہ مارو پھر آپ نے فرمایا حل [1] وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ چلنے لگی ان سے حبیب نے جوان کے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب ان کی زکوۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے تھے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہیں ان کو ادا کر دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اسے ایک داغ دیا جائے گا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اس کو دو داغ دیئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خلاءت: یعنی اَڑ گئی تھی، اونٹ کے اڑنے کو "خلاء" کہا جاتا ہے جیسا کہ گھوڑے کے اڑنے کو "حران" کہا جاتا ہے۔

۱۲۰۹۔ حضرت حکمؓ بن حزن

حضرت حکمؓ بن حزن کلفی۔ کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یہ کلفہ بیٹے ہیں حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام حکیم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آنحضرتؐ نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے دعائے خیر کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے دعائے خیر کی اور ہمارے ٹھہرائے جانے کا حکم دیا اور ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا اس وقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دن وہاں رہے اور جمعہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے آنحضرتؐ ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا بہت مختصر، پاکیزہ اور پیارے الفاظ میں بیان فرمائی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو! تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ جو کچھ تمہیں احکام ملے ہیں ان سب کی تعمیل کرو لہٰذا تم راہ راست اختیار [2] کرو اور خوشخبری سناؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ ایک کلمہ ہے جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے۔

[2] یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنی ترغیبی احکام لوگوں سے بیان کرو۔

۱۲۱۰۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ ان کا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث میں ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۲۱۱۔ حضرت حکمؓ بن ابی الحکم

حضرت حکمؓ بن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول (شخص) ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ (سے قتل کر) دیں چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہم نے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ تہامہ میں جس قدر پہاڑ ہیں وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے (اس آواز کو سن کر) ہم بے ہوش ہوگئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہیں نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن حبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ حدیث آئے گی۔

حبتر: حاء اور باء کے ساتھ۔

۱۲۱۲۔ حضرت حکمؓ بن رافع

حضرت حکمؓ بن رافع بن سنان انصاری اوسی۔ اہل مدینہ سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت بچہ تھا میں کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اس طرف سے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے لڑکے! اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہے۔ نبیؐ جب کھانا کھاتے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۳۔ حضرت حکمؓ بن سعید

حضرت حکمؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ نبیؐ کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حکم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں عبداللہ تو ہوں ہی۔ ان کا تذکرہ عبداللہ کے نام میں کیا گیا ہے۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے، بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۴۔ حضرت حکمؓ بن سفیان

حضرت حکمؓ بن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ سفیان بن حکم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (ان کی کنیت) ابوالحکم ثقفی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سفیان ہے۔ ہمیں ابواحمد

یعنی عبدالوہاب ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہبند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور روح بن قاسم' شعبہ' شیبان' معمر' ابوعوانہ' زائدہ' جریر بن عبدالحمید' اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ' ابوعوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابوالحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردوں نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے سوائے عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونوں کی روایت میں صرف حکم بن سفیان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب بن خالد نے منصور سے انہوں نے حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور مسعر نے اس کو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انہوں نے ان کا نام نہیں بتایا۔ اور سلام بن ابی مطیع' قیس بن ربیع اور شریک نے بھی روایت میں شک نہیں کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ حکم بن سفیان سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۵۔ حضرت حکمؓ (ابوشبث)

حضرت حکمؓ (ابوشبث)۔ کنیت ان کی ابوشبث بن حکم ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا تو نبی ﷺ نے اس پر پڑھ کر دم فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے ان کی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی کہ شبث شین' باء موحدہ اور ثائے مثلثہ کے ساتھ ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ لفظ شبیث ہے بضم شین وفتح باء معجمہ اور بعد اس کے یاء معجمہ پھر ثائے معجمہ ہے۔ پس ان کا نام شبیث ہے بیٹے ہیں حکم بن میناء کے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۔ حضرت حکمؓ بن صلت

حضرت حکمؓ بن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ ان کو صلت بن حکیم کہتے ہیں۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ ان کا نام حکیم بن صلت ہے قریشی ہیں مطلبی ہیں۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے تیس وسق دیئے تھے یہ قریش کے لوگوں میں سے تھے انہیں محمد بن ابی حذیفہ نے مصر میں اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش میں گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبدالعزیز بن حیان قریشی سے انہوں نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم (پنج وقتی) نماز میں یا جنازہ (کی نماز) میں بے عقل لوگوں کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام صلت بن حکیم ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۱۷۔ حضرت حکیمؓ بن ابی العاص

حضرت حکیمؓ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت ان کی ابو مروان بن حکم۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ فتح (مکہ) کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ! میں نے کسی قوم کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ بداندیش اور ناکام نہیں دیکھا۔ حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی! مجھے ملامت نہ کرو میں تم سے وہی بات بیان کرتا ہوں جو میں نے خود اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھی ہے۔

ایک روز ہم نے باہم گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ یہ صابی (یعنی آنحضرت ﷺ روحی فداہ) ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے لیے کچھ بندوبست کرو چنانچہ ہم لوگوں نے باہم اس کے لیے عہد کیا جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کریں) تو ہم نے ایک ایسی (مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ میں کوئی پہاڑ نہیں بچا جو ریزہ ریزہ نہ ہو گیا ہو پس ہم لوگ بے ہوش ہو گئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ پھر ہم نے ایک دوسری رات میں ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپؐ تشریف لائے اور ہم لوگ آپ کی طرف اٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونوں پہاڑیاں) ایک دوسرے سے مل گئیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئیں۔ پس قسم اللہ کی! ہمیں ان باتوں نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں ابوالعاص کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اور شخص ہیں ان کو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہیں۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن سلمان بن اشعث نے یعنی ابوبکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ تھے اور ادھر سے حکم بن ابی العاص کا گزر ہوا نبیؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہو گی۔ [1]

یہ (حکم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوئے تھے انہیں رسول اللہؐ نے مدینہ سے طائف کی طرف نکال دیا تھا اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مروان طائف ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول اللہؐ نے ان کو نکلوایا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انہیں کی نسبت رسول اللہؐ نے ارادہ کیا تھا کہ ان کی آنکھ اس چاقو سے جو آپ کے دست مبارک میں تھا پھوڑ دیں۔ جبکہ انہوں نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے رفتار کی اور آپ کی بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار میں اسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تم

---

[1] چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ان کے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پھیلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانوں پر آئی ظاہر ہے۔

ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ ان کی رفتار میں اس وقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت نے عبدالرحمٰن بن حکم کی ہجو میں اس کا ذکر کیا ہے

ان اللعین ابوک فارم عظامه ان ترم ترم مخلجا مجنونا

یمسی خمیص البطن من عمل التقی ویظل من عمل الخبیث بطینا

بے شک لعین تیرا باپ ہے اس کی ہڈیوں کو پھینک دے۔ اگر تو پھینک دے گا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیوں) کو پھینکے گا۔ وہ پرہیزگاری کے کاموں سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہے۔ اور بُرے کاموں سے ہمیشہ اس کا پیٹ بھرا رہتا ہے۔

عبدالرحمٰن نے جو حکم کو لعین کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ جن کو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اس نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نالائم گفتگو کی۔ یزید کی ولیعہدی کی بیعت نہ کرنے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہوں کہ رسول اللہؐ نے تیرے باپ پر لعنت کی اور اس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں مگر یہ بات قطعی ہے کہ نبیؐ نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتوں پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی ﷺ کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو ان سے حکم کی سفارش کی گئی تا کہ ان کو مدینہ میں واپس بلالیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں اس گرہ کو نہیں کھول سکتا جس کو رسول اللہؐ نے باندھا ہے۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حکم کو واپس بلالیا اور فرمایا کہ میں نے حکم کی سفارش رسول اللہؐ سے کی تھی اور آپ نے مجھ سے ان کے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۱۸۔ حضرت حکمؓ بن ابی العاص

حضرت حکمؓ بن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعثمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالملک بھائی ہیں عثمان بن ابی العاص ثقفی کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ بحرین کے امیر تھے اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر ان کے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق میں ۱۹ھ یا ۲۰ھ میں بہت فتوحات کیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اور بعض لوگ ان کی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہیں (یعنی ان کو صحابی نہیں کہتے) مگر ان کے بھائی عثمان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان سے معاویہ بن قرہؓ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیموں کا کچھ مال ہے۔ عنقریب صدقہ[1] اس کو فنا کر دے گا۔ پس کیا تمہارے پاس کوئی تجارت ہے؟ یہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا ہاں چنانچہ حضرت عمرؓ نے مجھے دس ہزار دیئے میں ان کو لے کر چلا گیا پھر میں لوٹ کر حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا وہ یہ ہے ایک لاکھ تک پہنچ گیا

---

[1] اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہے نہ کہ زکوٰۃ۔ صدقہ فطر نابالغ بچوں کے مال پر بھی واجب ہے۔

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے کہ بشیر "ے" کے ساتھ ہے حالانکہ صحیح بشر ہے۔اور انہوں نے بشیر کو دہمان کا بیٹا کہا ہے حالانکہ وہ عبد دہمان کے بیٹے ہیں۔اور ہمارے تذکرے کی طرح ابو عمر نے بھی ان کا تذکرا نکے بھائی "عثمان" کے تذکرے میں کیا ہے۔اور پورا نسب کچھ یوں ہے: عبد دہمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ شخص جس نے (یتیموں کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۲۱۹۔حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی۔ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے اس کو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے ایک عورت ایک بچے کو لئے ہوئے آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے اس بچے کو پیش آیا ہے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔اس حدیث کو عبداللہ بن یعلی بن مرہ نے اپنے والد یعلی بن مرہ سے روایت کی ہے۔نیز اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انہوں نے ابن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے رویت کیا ہے اور نیز یہ حدیث کئی سندوں سے یعلی بن مرہ سے مروی ہے اور حکم کا ذکر اس میں بالکل بے اصل ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۰۔حضرت حکمؓ انصاری (ابو عبداللہ)

حضرت حکمؓ انصاری۔کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے انصاری ہیں۔دادا ہیں مطیع یعنی ابو یحییٰ کے۔ان کی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حکم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔یہ مطیع یعنی ابو یحییٰ مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہیں۔ان کے دادا حکم احد میں شریک تھے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۲۲۱۔حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی۔ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے۔بدر میں شریک تھے ان سے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثیں مروی ہیں۔جو صحیح نہیں ہیں۔واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمیر ثمالی کے۔ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۲۲۲۔حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید

حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔محمد بن مثنی نے عبداللہ بن حمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شرید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے......الی آخر الحدیث۔ابن المثنی نے ان کا نام حکم بتایا ہے۔ان کا

تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۳۔ حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری

حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہیں رافع بن عمرو کے۔ یہ دونوں بھائی قبیلہ غفار کی نسبت سے مشہور ہیں مگر علمائے نسب اس کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں نعیلہ بن ملیل کے خاندان سے ہیں جو غفار بن ملیل کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم بیٹے ہیں عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے۔ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ بعد اس کے انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ ان کے حقیقی بھائی زیاد نے انہیں خراساں کا حاکم بنایا تھا ان کو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنی کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش میں آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے ان کے پاس چلا گیا اور ان کو لے کر آیا جب زیاد نے ان کو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہیں اصحاب نبی ﷺ سے پھر ان کو خراسان کا حاکم بنا دیا انہوں نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے ان کو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنی معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی ان کے لیے رہنے دیا جائے لہٰذا غنیمت میں سونا چاندی ملے تو تم لوگوں میں تقسیم نہ کرنا۔ حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تم نے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے اللہ کی کتاب مجھے مل چکی ہے (اس میں اس کے خلاف ہے لہٰذا میں امیر المومنین کے حکم کو نہیں مان سکتا (اور مجھے بالکل خوف نہیں) کیونکہ بے شک اللہ کی قسم! اگر آسمان اور زمین دونوں کسی بندے پر جھک پڑیں اور وہ اللہ سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مخلصی کی کوئی صورت نکال دے گا۔ والسلام۔ اور انہوں نے غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا بعد اس کے حکم نے کہا کہ اے اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے پس ان کی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو میں ۵۰ھ میں ہوئی جب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے انس بن ابی اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ ان سے حسن (بصری)' ابن سیرین' عبداللہ بن صامت' ابوالشعثاء' دلجہ بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی اور ابوجعفر بن سمین وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے بنی غفار کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ عمران بن حصین (ان کی ملاقات کو گئے اور) دارالامارۃ میں لوگوں کے مجمع میں ان سے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ (سنو! اس لیے آیا ہوں۔) کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپ کے (مقرر کیے ہوئے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ میں گر پڑ اور وہ شخص آگ میں

---

[1] یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے ہے نہ کہ حرمت کے لیے۔

گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبیؐ نے فرمایا کہ اگر وہ آگ میں گر پڑتا تو دوزخ میں جاتا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حکم نے کہا ہاں۔ (مجھے یہ حدیث یاد ہے۔) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ میں تم کو یہ حدیث یاد دلا دوں (تا کہ تم اپنی حکومت کے زمانے میں اس کا لحاظ رکھو۔) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اس وقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہیں رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا ہی قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مجدع: میم پر پیش، جیم پر زبر، دال پر شد اور آخر میں عین کے ساتھ ہے۔ یہ امیر ابو نصر کا قول ہے۔

۱۲۲۴۔ حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب

حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب۔ ثقفی۔ یہ اس وفد میں تھے جو عبد یالیل کے ہمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر (نبی ﷺ کے حضور میں) آیا تھا۔ یہ حکم احلاف سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثقیف میں دو قبیلے ہیں احلاف اور مالک۔ احلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں یہ انہیں میں سے ہیں کیونکہ معتب بیٹے ہیں مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

۱۲۲۵۔ حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی

حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے صرف موسیٰ بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ (رات کو) نماز شب میں اور نماز صبح میں اور نماز جمعہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسیٰ بن ابی حبیب نے ان سے اس حدیث کے سوا اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابو عمر نے ان کا ذکر ایک دوسرے نام میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (اسکا نام) حکم بن عمرو جن کا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن ابراہیم نے موسیٰ بن ابی حبیب سے انہوں نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھ اور ایسا شر جو منقطع نہ ہو اظہار بدعات ہے۔

۱۲۲۶۔ حضرت حکمؓ بن کیسان

حضرت حکمؓ بن کیسان۔ غلام ہیں ہشام بن مغیرہ کے۔ ہشام والد تھے ابو جہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کی ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ میں ان کو ایک سریہ ملا جس کے سردار عبداللہ بن جحش تھے۔ ان میں باہم لڑائی ہوئی پس واقد تمیمی نے جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن

کیسان کو گرفتار کرلیا عبداللہ بن جحش نے ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا اس کو چھوڑ دو ہم اس کو رسول اللہ کے حضور میں لے جائیں گے چنانچہ وہ لوگ ان کو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں لائے اور یہ مسلمان ہو گئے۔ان کا اسلام اچھا ہوا۔عروہ بن زبیر اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ حکم بن کیسان بیر معونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۲۷۔حضرت حکمؓ بن مرہ

حضرت حکمؓ بن مرہ۔نبیؐ کے صحابی ہیں۔شیبہ بن مساور نے حکم بن مرہ صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس نے اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھی اور چلے جانے کا ارادہ کیا انہوں نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اس نے کہا میں پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انہوں نے کہا (اور اس نے یہی جواب دیا) پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تجھے نماز پڑھنی ہوگی۔ اللہ کی قسم! کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہیں کی جاسکتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۲۸۔حضرت حکمؓ ابو مسعود زرقی

حضرت حکمؓ۔کنیت ان کی ابو مسعود زرقی ہے۔ان سے ان کے بیٹے مسعود نے روایت کی ہے۔ان کی حدیث میں اختلاف ہے اس کو میمون بن یحییٰ اشج نے مخرمہ بن بکیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں ابن حکم زرقی سے جن کا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد مجھ سے بیان کرتے تھے کہ وہ سب لوگ منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار! (آج کل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور انہوں نے حکم کا ذکر کیا ہے حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابن وہب نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اس کے بعد انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اس کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور محمد بن اسحٰق نے اس حدیث کو عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے مسعود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج میں منیٰ میں تھیں بدیل بن ورقاء ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے (یعنی کوئی شخص آج کل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنی ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۲۹۔ حضرت حکمؓ بن مسلم

حضرت حکمؓ بن مسلم عقیلی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان سے روایت بھی کی ہے۔

۱۲۳۰۔ حضرت حکمؓ بن مینا

حضرت حکمؓ بن مینا۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب یعنی ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوالحویرث سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جس قدر لوگ یہاں ہوں ان کو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ان کے پاس جائیں گے یا وہ آپ کے پاس آئیں گے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ان کے پاس جاؤں گا چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش! کیا تم میں کچھ لوگ تمہارے خاندان کے علاوہ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ صرف ہمارے بھانجے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بھانجا بھی انہیں میں سے ہے۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش! سمجھ لو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار لوگ ہیں پس خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ اور لوگ قیامت میں اپنے اپنے اعمال لائیں اور تم لوگ دنیا کو لاد کر لے جاؤ اور میں تم سے اپنا منہ پھیرلوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

''بے شک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانوں کا دوست ہے۔''

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سکی شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات یعنی محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی یعنی احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے حکم بن منہال سے سنا اور انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انہوں نے ابوالحویرث کے بدلہ ابوالجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا کہہ دیا ہے اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہے۔ امام بخاری نے بھی حکم بن مینا ذکر کیا ہے۔ حکم یعنی ابوشبث کے نام میں ابن ماکولا کا قول نقل ہو چکا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کنیت ابوشبیث ہے وہاں دیکھنا چاہیے۔

۱۲۳۱۔ حضرت حکیمؓ اشعری

حضرت حکیمؓ اشعری۔ ہاء کے اضافہ کے ساتھ۔ یہ حکیم اشعری ہیں۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ اشعری کی حدیث میں ہے۔ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جو ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعری لوگوں کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہوں۔ جب وہ شب کو اٹھتے ہیں انہیں میں سے حکیم بھی ہیں جب یہ دشمن سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ میرے اصحاب تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کو (ذرا) مہلت دو۔

۱۲۳۲۔ حضرت حکیمؓ بن امیہ

حضرت حکیمؓ بن امیہ بن حارثہ بن اوقص۔ سلمی۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں مکہ میں پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انہوں نے کچھ اشعار کہے تھے جن میں اپنے قوم کو رسول اللہ ﷺ کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کی بات مانی جاتی تھی انہیں میں سے چند اشعار یہ ہیں

تبرأت هلاوجه من يملك السبا — واهجركم مادام مدل و نازع

واسلم وجهى للانام و منطقى — ولوراعنى من الصديق روائع

میں ہر چیز سے بیزار ہوں سوائے اس کی ذات کے جو صبا کا مالک ہے۔ اور میں تم لوگوں کو چھوڑتا ہوں جب تک کہ دنیا قائم ہے۔ اور میں اپنا منہ اور اپنی گفتگو لوگوں کی صلح میں رکھتا ہوں۔ گو میرے اس دوست سے موانع مجھے روکیں۔

ان کا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور میں نے اس کو اشیری اندلسی کے مخطوطے سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ امام تھے۔

۱۲۳۳۔ حضرت حکیمؓ بن جبلہ

حضرت حکیمؓ بن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ ان کو حکیم بضم حاء کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو ابن جبل کہتے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ (کا زمانہ) پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت ان کی معلوم نہیں اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم میں ذی وجاہت تھے۔ یہی ہیں جن کو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں گئے بعد اس کے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے۔ حضرت عثمان نے ان سے سندھ کی حالت پوچھی تو انہوں نے بیان کیا کہ پانی وہاں کمیاب ہے اور چور وہاں کے بہت دلیر ہیں اور وہاں کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہے اگر وہاں زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہیں مل سکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائے گا۔ لہٰذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہ بھیجا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اس کے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ میں حضرت زبیر اور

طلحہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ میں عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلہ عبدالقیس اور بکر بن وائل کے سات سو سواروں کے ہمراہ بھیجا انہوں نے بصرہ کے قریب مقام زابوقہ میں حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور ان سے سخت جنگ کی اور شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہنچے تو ان کے اور عثمان بن حنیف کے درمیان میں یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اس کے عبداللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) پر شب خون مارا یہاں تک کہ انہیں محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلہ ربیعہ کے سات سو سواروں کے ہمراہ نکلے اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر ان سے لڑتے رہے یہاں تک کہ ان کا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انہوں نے اس پیر کو اٹھا کے اس شخص پر مارا جس نے اس کو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے:

یاساق لن تراعی ان معی ذراعی احمی بھا کراعی

"اے میرے پیر خوف نہ کر۔ (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہے۔ اس سے میں اپنے پیر کو بچاؤں گا"۔

یہاں تک کہ خون بہت جاری ہوا تو انہوں نے اسی شخص سے تکیہ لگا لیا جس نے ان کا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے ان سے پوچھا کہ تمہارا پیر کس نے کاٹا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ ان سے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا پھر ان کو سحیم حدانی نے قتل کیا۔ ابوعبیدہ یعنی معمر بن مثنی نے کہا ہے کہ کوئی شخص جس نے ایسا کام کیا ہو نہ زمانہ جاہلیت میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمانہ اسلام میں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی تقریباً ایسا ہی کام جنگ بدر میں کیا تھا جبکہ ان کا ہاتھ پہنچے (کلائی) سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر ان کے نام میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۳۴۔ حضرت حکیمؓ بن حزام

حضرت حکیمؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی اور ان کے دونوں بھائیوں خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزی ہیں۔ یہ حکیم حضرت ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور حضرت زبیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہیں۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ یہ اس طرح ہوا کہ ان کی والدہ قریش کی دوسری عورتوں کے ہمراہ کعبہ میں گئی تھیں ان کی والدہ حاملہ تھیں وہیں ان کو دردزہ ہونے لگا اور وہیں حکیم پیدا ہوئے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلموں میں ہیں۔ زمانہ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام میں قریش کے اشراف اور ذی وجاہت لوگوں میں تھے پہلے مؤلفۃ القلوب [۱] میں سے تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین میں سو اونٹ دیئے تھے پھر بعد اس کے ان کا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ساٹھ برس زمانہ جاہلیت میں اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور ۵۴ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۸ھ میں۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اس کی جس نے

---

[۱] ابتدائے اسلام میں جو نومسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے ان کو کچھ دیا کرتے تھے انہیں لوگوں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔

مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں جس قدر نیک کام کئے تھے اسی قدر زمانہ اسلام میں بھی کئے۔ دارالندوہ [1] انہیں کے قبضے میں تھا انہوں نے اس کو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں بیچا تھا ان سے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش کے عزت کی چیز بیچ ڈالی اس کا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب پرہیز گاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہیں رہی اور انہوں نے اس کی قیمت خیرات کر دی۔ ایک مرتبہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بتایئے جو نیک کام میں زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مسلمان ہو جانے پر تمہاری تمام نیکیاں قائم رہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ زمانہ اسلام میں حج کیا اور ان کے ہمراہ سو اونٹ تھے۔ ان کو حبرہ [2] کی جھولیں انہوں نے اوڑھائی تھیں ان سب اونٹوں کو انہوں نے ہدی بنایا تھا (یعنی قربانی کی تھی)

جب عرفہ میں انہوں نے وقوف کیا تو ان کے ساتھ سو غلام تھے جن کی گردنوں میں چاندی کے طوق پڑے ہوئے تھے اور ان پر یہ عبارت منقوش تھی: عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام ۔ "یہ اللہ کے لیے آزاد کئے گئے ہیں حکیم بن حزام کی طرف سے"۔ اور انہوں نے ہزار بکریاں بھی قربانی کی تھیں۔ بڑے سخی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے حزام' سعید بن مسیب' عروہ' موسیٰ بن طلحہ' صفوان بن محرز' مطلب ابن حنطب' عراک بن مالک' یوسف بن ماہک' محمد بن سیرین نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابو بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہے کیا میں بازار سے خرید کر کے ان کے ہاتھ بیچ ڈالوں۔ حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو۔ اور زہری نے ابن مسیب اور عروہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے دے دیا پھر میں نے آپ سے مانگا آپ نے پھر مجھے دیا بعد اس کے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو حرص کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ مثل اس شخص کے ہو جاتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے حکیم کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اب میں نہ آپ سے کبھی لوں گا اور نہ آپ کے بعد اور کسی سے کچھ لوں گا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو وہ انکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم کو ان کا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ نہیں لیتے الغرض انہوں نے پھر کسی سے کچھ نہیں مانگا یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو انہوں نے وصیت کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جوان لوگوں نے کہا ہے کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئے اور ۵۴ھ میں وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ

---

[1] دارالندوہ ایک مکان تھا۔ جس میں اہل عرب باہم بیٹھ کر مشورہ کرتے تھے۔

[2] حبرہ یمن کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہیں۔

جاہلیت میں زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں زندہ رہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا ان کی عمر حالت شرک میں چوہتر برس گزری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول اللہ ﷺ کے اور تیرہ برس مکہ میں ہجرت تک بر بنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ ۷۴ برس ہوا اور زمانہ اسلام میں ان کی عمر ۴۶ سال ہوئی اور اگر ہم ان کی عمر اسلام میں اس وقت سے رکھیں جب سے رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو بالکل صحیح نہیں کیونکہ نبیؐ مکہ میں بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک ۵۴ برس ہوتے ہیں اس کا بھی مجموعہ ۶۷ برس ہوتا ہے اور ان کی عمر زمانہ جاہلیت میں بعثت تک ۵۳ برس رہتی ہے نبیؐ کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ ان کی پوری عمر ۱۲۰ برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہیں (کہ ۶۰ برس ان کے زمانہ جاہلیت میں گزرے اور ۶۰ برس اسلام میں) بہر حال میں ان کی عمر میں اس قول کو صحیح نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم

۱۲۳۵۔ حضرت حکیمؓ بن حزن

حضرت حکیمؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ یہ چچا ہیں سعید بن میسب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوئے۔ یہ قول ابن اسحٰق اور زبیر کا ہے۔ اور ابو معشر نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں حزن بن ابی وہب اور ان کے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوئے تھے انہوں نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۳۶۔ حضرت حکیمؓ بن طلیق

حضرت حکیمؓ بن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ پہلے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ سو اونٹ دیئے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام مہاجر تھا اس کا انتقال ہوا تو اس کی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا ان کا ذکر ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۱۲۳۷۔ حضرت حکیمؓ بن قیس

حضرت حکیمؓ بن قیس بن عاصم بن سنان۔ تمیمی منقری۔ ان کے نسب کا ذکر انکے باپ کے تذکرہ میں آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کی (مبارک) زندگی میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ مطرف بن شخیر نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۳۸۔ حضرت حکیمؓ بن معاویہ

حضرت حکیمؓ بن معاویہ نمیری۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کی حدیث اہل حمص کے پاس ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہیں سب نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں منجملہ اُن کے یہ ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نحوست (کسی چیز میں) نہیں ہوتی (ہاں) کبھی گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں برکت ہو جاتی ہے۔ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابوعیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھوں نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کر کے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہے جو صحابی تھے۔ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشیر کے ان سے روایت کی ہے۔ یہ قول ابوعمر کا تھا۔اور انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہے اس میں اعتراض ہے۔مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہے۔اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے ان کے والد سے یہی روایت کی گئی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں وہی حدیث روایت کی ہے جو سعر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس چیز کے ساتھ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور فرض نمازیں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔اور مسلمان کی ہر چیز (یعنی جان، مال اور عزت) مسلمان کے لیے حرام ہے۔

اے حکیم بن معاویہ! یہی تمہارا دین ہے جہاں تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہے۔اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہوں گے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہے۔ابوعمر نے اس حدیث کو اس کے بعد والے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔اس تذکرہ کو تینوں نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اس تذکرہ کو مخبر بن معاویہ کے نام میں لکھا ہے۔اس کا ذکر وہیں کیا جائے گا۔

۱۲۳۹۔حضرت حکیمؓ ابومعاویہ

حضرت حکیمؓ ۔کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔ان کا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ میں کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک صریح غلط ہے۔یہ شخص صحابہ میں نہیں معلوم ہوتے نہ میرے علم میں سوائے ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور جو حدیث ان کے متعلق ذکر کی ہے وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔اور انھوں نے اپنی سند سے سعید بن سنان اور یحییٰ بن جابر طائی سے، انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور اسی حدیث پر انھوں نے اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دھوکا ہوا۔صحیح وہ ہے جو عبدالوارث بن سعید نے بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اس لیے کہ) تم نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور ایک مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنی ابومعاویہ کی۔ یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں یہ (سند کیسی ہے؟) انھوں نے کہا یہ سند صحیح ہے اور اُن کے دادا معاویہ بن حیدہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض جو ابوعمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اس میں خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ میں اس حدیث کی سندوں کا اختلاف بیان کر چکے ہیں۔ کیونکہ بعض راویوں نے تو اس کو معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی اور بعض راویوں نے اس کو معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہوں گے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سنان نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ بن حکیم سے انھوں نے اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوئی جو ان (حکیم) کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اس کی قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

حکیم: بضم حاء۔ یہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض لوگ ان کا نام حکیم بفتح حاء کہتے ہیں اور وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

۱۲۴۰۔ حضرت حلیسؓ بن زید

حضرت حلیسؓ بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعید بن ضبہ ضبی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے موافق بیان ابن شاہین کے لکھا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں اپنے بھائی حارث بن زید بن صفوان کے وفد میں جانے کے بعد گئے تھے نبیؐ نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو مل جاتا ہے (ایسی حالت میں میں کیا کروں؟) آنحضرتؐ نے فرمایا معاف کر دینا تمام کاموں سے افضل ہے پھر انہوں نے عرض کیا کہ میں حسد کرتا ہوں اور احسان کی برابری کرتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دولت مندوں کی کون برابری کر سکتا ہے اور جو شخص لوگوں پر حسد کرتا ہے اس کی سوزش کبھی کم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۱۔ حضرت حلیسؓ

حضرت حلیسؓ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے ابوزاہریہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سنا کہ قریش کو وہ چیزیں دی گئی ہیں جو اور کسی کو نہیں ملیں۔ قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہے اور جو نہروں میں بہتی ہے اور جو نالوں میں رواں ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۴۲۔ حضرت حمادؓ

حضرت حمادؓ۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سہل ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یقظان بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی ﷺ اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے آئے اور انہوں نے نبیؐ اور آپ کے اصحابؓ کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا اے حماد! بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اے ابوالحسن! جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اسی کو عمر کہتے ہیں۔ تو اللہ اس کو تین باتوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔ جذام، جنون اور سفید داغ سے اور جب اس کی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو دہر کہتے ہیں تو اللہ اس سے حساب میں تخفیف کر دیتا ہے اور جب اس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو وقف کہتے ہیں ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام مرغوب چیزوں سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق دیتا ہے اور جب اس کی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو حقب کہتے ہیں تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اس کی عمر اسی سال ہو جاتی اور اس کی عقل صحیح نہیں رہتی تو اس کی نیکیاں قائم رکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جب اس کی عمر نوے برس کی ہو جاتی ہے اور اس کو فنا کہتے ہیں اور اس عمر میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور آسمان والے اس کو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہیں اور جب سو برس کی عمر ہو جاتی ہے تو اس کو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حق ہے کہ اپنے حبیس کو عذاب نہ کرے اس حدیث کو ابوبکر یعنی عبداللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۳۔ حضرت حمارؓ

حضرت حمارؓ۔ ان کے نام کے آخر میں ''راء'' ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حمار ایک شخص ہیں صحابہ میں سے ان کا نام عبداللہ ہے۔ اس کو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص تھے جن کا لقب حمار تھا وہ نبی ﷺ کو کبھی گھی کی کپی اور کبھی شہد کی کپی ہدیہ میں بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک ان کے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اسے نبیؐ کے پاس لے آتے تھے اور کہتے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس کو اس

کے مال کی قیمت دے دیجئے۔ رسول اللہؐ تبسم[1] فرماتے تھے اور اس کو قیمت دیئے جانے کا حکم دے دیتے تھے ایک دن وہ رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے انہوں نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول اللہؐ کے پاس لایا جاتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کو لعنت نہ کرو یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

۱۲۴۴۔ حضرت حماسؓ لیثی

حضرت حماسؓ لیثی۔ واقدی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے یہ والد ہیں ابو عمر بن حماس کے۔ ان کا ایک گھر بھی مدینہ میں تھا۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۲۴۵۔ حضرت حمامؓ

حضرت حمامؓ۔ ان کے نام کے آخر میں میم ہے۔ اسلمی ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانہ جاہلیت کا ہے پھر میرے چچا رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول اللہؐ سے گفتگو کی رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ جہاں تک تمہارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرا لو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول اللہؐ کے حضور میں لے آئے اس لڑکے کا مالک رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے دو غلام اس کے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ ان میں سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اس کے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا جس کا نام رافع تھا۔ اور ان کے بیٹے کو ان کے لیے چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اس کو لے کر اس کے بدلے میں ایک غلام دے دے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۴۶۔ حضرت حمامؓ بن جموح

حضرت حمامؓ بن جموح بن زید انصاری۔ سلمی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۴۷۔ حضرت حمامہؓ اسلمی

حضرت حمامہؓ اسلمی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن ابی حمامہ کہتے ہیں اور (بعض لوگ) ابن حماطہ۔ ہم نے ان کا تذکرہ حبیب کے نام میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] غالباً اس کی صورت یہ ہوتی ہوگی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہوں گے پھر قرض کے ادا کرنے کی صورت نہ ہوتی ہوگی۔

۱۲۴۸۔ حضرت حمرانؓ بن جابر

حضرت حمرانؓ بن جابر حنفی یمامی۔(کنیت ان کی) ابوسالم ہے۔ یہ دادا ہیں عبداللہ بن بدر کے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھیں عبداللہ بن بدر کی اور انہوں نے ابوسالم یعنی حمران بن جابر سے جو منجملہ ان سات آدمیوں کے تھے جو قبیلہ بنی حنیفہ سے وفد بن کے آئے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۴۹۔ حضرت حمرانؓ بن حارثہ

حضرت حمرانؓ بن حارثہ۔ فزاری۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی انہیں میں سے حمران بھی ہیں اور وہ بیعۃ الرضوان میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے ہند کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۵۰۔ حضرت حمزہؓ بن حمیر

حضرت حمزہؓ بن حمیر۔ بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہیں۔ واقدی نے ان کا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا کہ وہ کہتے تھے ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن حمیر ہے۔ ہم بھی ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ خارجہ کے نام میں کریں گے۔ بعض لوگ ان کا نام حارثہ بن خمیر بھی کہتے ہیں۔ یعنی خاء پر پیش کے ساتھ۔ یہ (نام) اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۵۱۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب سید الشہداء عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔(کنیت ان کی) ابو یعلی ہے اور بعض لوگ ابوعمارہ کہتے ہیں یعلی اور عمارہ دونوں ان کے صاحبزادے تھے جن کی وجہ سے انکی کنیتیں رکھی گئیں۔ ان کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں۔ وہ حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں اور وہ صفیہ بنت عبدالمطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں ان کو اور نبی ﷺ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابولہب کی لونڈی تھی اور ابوسلمہ بن عبدالاسد کو بھی اسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہؐ سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے ان کا لقب سید الشہداء ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے ان کے اسلام کا سبب وہ ہے جو ہم سے ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ابوجہل ایک روز رسول اللہؐ کے سامنے آیا اور اس نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کو گالیاں دیں اور اس قسم کے معائب آپ میں بیان کئے جو دیانت کے خلاف ہوں مگر رسول اللہؐ نے اس سے بات نہیں کی۔ عبداللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان میں کوہ صفا پر اس کو سن رہی تھی بعد اس کے ابوجہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس میں کعبہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں حمزہ رضی

اللہ عنہ بھی اپنی کمان لئے ہوئے شکار سے لوٹے ہوئے آرہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے تھے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (ان کی عادت تھی) کہ جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال میں اگر مجلس قریش میں ان کا گزر ہوتا تو ٹھہر جاتے اور ان لوگوں کو سلام کرتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے قریش میں یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اس وقت وہ مشرک تھے اپنی قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اس لونڈی پر ان کا گزر ہوا رسول اللہؐ اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اس لونڈی نے ان سے کہا کہ اے ابو عمارہ کاش! تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جوان کو ابھی ابوالحکم سے پہنچی۔ ابوالحکم یعنی ابوجہل نے ان کو اسی مقام پر پایا اور انہیں ستایا اور انہیں گالی دی اور بہت نامناسب باتیں کیں اور بعد اس کے لوٹ گیا۔ محمد (ﷺ) نے ان سے کچھ بات نہیں کی یہ سن کے حضرت حمزہ کو غصہ آ گیا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان کو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہیں نہیں ٹھہرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کر کے گئے کہ جا کے ابوجہل سے لپٹ پڑیں چنانچہ جب مسجد میں پہنچے تو ابوجہل کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے پس وہ اس کی طرف چلے اور اسے کمان ماری اور بہت زخمی کر دیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حمزہ! ہم سمجھتے ہیں کہ تم بے دین ہو گئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون سی چیز مانع ہے؟ مجھے ان کی سچائی معلوم ہو گئی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں ﷺ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ہے حق ہے۔ خدا کی قسم! میں اسے نہ چھوڑوں گا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابوجہل نے کہا ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم! میں نے ان کے بھتیجے کو بہت سخت گالیاں دی ہیں۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہو گئے اور اب حمزہ ان کی طرف داری کریں گے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آ گئے اس کے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اس غزوہ میں ان کی بڑی سخت آزمائش کی گئی جو مشہور ہے۔ انہوں نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑ کر قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل میں یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انہوں نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔

ابوالحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا کیا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپ نے ان کو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ میں قبیلہ جہینہ کی سرزمین میں بھیجا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپ نے باندھا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ جنگوں میں شتر مرغ کے پر سے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر میں رسول اللہؐ کے سامنے دونوں ہاتھ میں تلواریں لے کر جنگ کی کفار کے بعض قیدیوں نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے؟ لوگوں نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انہوں نے ہمارے اوپر بہت سختیاں کیں حضرت حمزہ احد میں بھی شریک تھے اور اسی غزوۂ احد میں ہفتہ کے دن ۱۵ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہید ہونے سے پہلے انہوں نے اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔ سباع خزاعی بھی انہیں لوگوں میں تھا اس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مقطعۃ البظور[1] کے بیٹے! ادھر آ اس کی ماں ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اسے قتل کیا۔ ابن اسحٰق نے کہا

---

[1] اس کے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے۔

ہے کہ حمزہ اس دن دو تلواروں سے لڑ رہے تھے۔ کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہے؟

یہ حمزہ ہیں ناگاہ اسی حالت میں ان کا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ ان کے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی نامی ایک حبشی نے جو جبیر بن معطم کا غلام تھا ان کو نیزہ مارا اور ان کو شہید کیا مشرکوں نے ان کے ساتھ اور نیز تمام شہدائے مسلمین کے ساتھ مثلہ کیا تھا سوائے حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ ان کے باپ مشرکوں کی طرف سے تھے ان کی خاطر سے مشرکوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا مشرکوں کی عورتوں یعنی ہند اور اس کی ساتھ والیوں نے مسلمانوں کے ناک اور کان کاٹے اور ان کے پیٹ چاک کئے۔ ہند نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور ان کا جگر نکالا اور اس کو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اس نے تھوک دیا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اس کے پیٹ میں پہنچ جاتا تو وہ دوزخ میں نہ جاتی۔ جب نبیؐ نے ان کی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو میں کافروں کے ستر آدمیوں کے ساتھ مثلہ کروں گا اس پر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ وَ اصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّابِاللّٰهِ

"اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے اور تمہارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حمزہ کے پاس جا کے کھڑے ہوئے ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا آپ نے کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ آپ کے دل کو صدمہ پہنچائے پھر آپ نے فرمایا کہ اے چچا! اللہ تم پر رحم کرے بے شک تم بڑے صلہ رحمی کرنے والے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپ نے یہ دیکھا کہ ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا ہے تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہ ہوتیں تو میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ دیتا تا کہ (پرند اور درندان کا گوشت کھائیں اور) یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے حشر کے دن نکلیں یہ صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہیں اور حضرت حمزہ کی بہن ہیں۔ اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اٹھے۔ اور جب آپ نے خود ان کی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپ پر غشی سی طاری ہو ہونے لگی۔ جب نبی ﷺ مدینہ لوٹ کر آئے تو آپ نے سنا کہ شہدائے انصار کے لیے عورتیں رو رہی ہیں آپ نے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہیں ہے انصار نے جو اس کو سنا تو انہوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ اپنے شہیدوں سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ واقدی نے لکھا ہے کہ اب تک برابر زنان انصار مرثیوں میں حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہے اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار عبداللہ بن رواحہ کے ہیں:

بکت عینی وحق لها بکاها — وما یغنی البکاء ولا العویل

علی اسد الاله غداة قالوا — لحمزة ذاکم الرجل القتیل

اصیب المسلمون به جمیعا — هناک وقد اصیب به الرسول

ابا یعلی لک الارکان هدت — وانت الماجد البر الوصول

علیک سلام ربک فی جنان — یخالطها نعیم لایزول

الایا ہاشم الاخیار صبرا | فکل فعالکم حسن جمیل
رسول اللہ مصطبر کریم | بامر اللہ ینطق اذیقول
الامن مبلغ عنی لؤیا | فبعد الیوم دائلة تدول
وقبل الیوم ماعرفوا وذاقوا | وقائعنا بہ یشفی العلیل
نسیتم ضربنا بقلیب بدر | غداۃ اتاکم الموت العجیل
غداۃ ثویٰ ابوجہل صریعا | علیہ الطیر حائمة تجول
وعتبة و ابنہ خرًا | جمیعًا و شیبة عضہ السیف الصقیل
الایا ہند لا تبدی شماتا | بحمزۃ ان عزکم ذلیل
الایا ہند فابکی لاتملی | فانت الوالہ العبری الشکول

''میری آنکھ رورہی ہے اور اس کو رونا سزاوار ہے۔ اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ (آنکھ روئی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ تمہارے شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا۔ اور اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا۔ اے ابویعلیٰ تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے۔ تم بڑے بزرگ نیکوکار صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں۔ جن میں ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہ ہو۔ اے ہاشمی نیکوکار صبر کرو۔ کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہیں۔ خدا کے حکم سے بولتے ہیں جب وہ کچھ کہتے ہیں۔ میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے کہ آج کے بعد اس کا انتقام لیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہیں جانتے۔ ہمارے ان واقعات کو جو بیمار کے لیے باعث شفا ہیں۔ کیا تم لوگ جنگ بدر میں ہماری مار بھول گئے۔ جب جلدی جلدی تم کو موت آتی تھی۔ جب ابوجہل گرا تھا۔ اور اس پر (گوشت خوار) پرندے اڑ رہے تھے۔ اور عتبہ اور ان کا بیٹا گرا تھا۔ اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا۔ اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش نہ ہو۔ تمہاری عزت ذلت سے بدل جائے گی۔ اے ہند پے درپے رؤو۔ کیونکہ تو (عنقریب) پریشان ہو کر چلا چلا کر روئے گی۔''

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵ شوال ۳ھ کو ہوئی اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس تھی موافق ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہؐ سے عمر میں دو برس بڑے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۹ برس کی تھی موافق قول ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہؐ سے چار برس بڑے تھے۔ اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی عمر ۵۴ برس کی تھی یہ ان لوگوں کا قول ہے جو نبی ﷺ کا قیام بعد نبوت کے مکہ میں دس برس کہتے ہیں۔ پس نبی ﷺ کی عمر اس وقت ۵۲ برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی ۵۴ برس۔ اس باب میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ حضرت حمزہ نبیؐ سے عمر میں بڑے تھے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے اصحاب میں سے ایک شخص نے مقسم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے اس کی روایت پائی تھی کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں سات تکبیریں آپ نے کہیں۔ پھر آپ کے پاس جو شہید لایا گیا آپ نے اس پر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپ نے ان پر ۷۲ نمازیں پڑھیں۔ ہمیں فتیان بن محمود

بن سودان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عیسیٰ ابن علی بن عیسیٰ بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفرورکانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیریں کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز میں آپ نے ستر تکبیریں کہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ حمزہ پہلے شہید ہیں جن پر رسول اللہؐ نے نماز پڑھی۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاہد نے اور مسمار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن شہاب نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ احد کے دو دو شہیدوں کو ایک ساتھ قبر میں دفن کر دیتے تھے۔ آپ پوچھتے تھے کہ ان دونوں میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر میں پہلے اسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو) آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپ نے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیئے جائیں ان کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت حمزہ اور ان کے بھانجے عبداللہ بن جحش ایک قبر میں دفن کیے گئے۔ حضرت حمزہ کو کفن میں صرف ایک چادر دی گئی تھی وہ بھی ایسی چھوٹی کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تو ان کے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اس سے ان کے پیر بند کیے جاتے تھے ان کا سر کھل جاتا تھا لہٰذا اس چادر سے ان کا سر بند کر دیا گیا تھا اور پیروں پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولوں کو مدینہ لے جا کر وہاں دفن کریں مگر رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہاں وہ شہید ہوئے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبیؐ سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بن غیلان بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب میں عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عمر بن شبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک سے (یہ مالک بیٹے ہیں فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے) بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابومرثد سے انہوں نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا یہ دعا ضرور پڑھا کرو: **اللھم انی اسألک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر** ۔ ہمیں ابومحمد ابن ابوالقاسم دمشقی نے اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسن نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن منیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ذہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہؓ نے نہر کھدوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدوں کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر میں ان کی قبریں کھدی تھیں) ہم نے ان کو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمٰن نے اس اس روایت میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہے کہ یہ واقعہ ۴۰ھ کی ابتداء کا ہے وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم

نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھ سے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھینٹیں اڑیں[1]۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمی: میم پر پیش اور لام کے ساتھ ------ حازم: حاء کے ساتھ

۱۲۵۲۔ حضرت حمزہؓ بن عمرو

حضرت حمزہؓ بن عمرو بن عویمر بن حارث اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ۔ اسلمی۔ کنیت ان کی ابو صالح اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو محمد ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحٰق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہؐ سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔ اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حمزہ ---- (نے یہ سوال کیا تھا۔) ان ائمہ میں سے یحییٰ بن سعید انصاری، ابن جریج، ایوب سختیانی، ابن عجلان، شعبہ، ثوری اور دونوں حماد وغیرہم ہیں اور دراوردی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور ابواسود نے عروہ سے انہوں نے ابومراوح سے اور انہوں نے حمزہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ مگر پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا۔ ان کی وفات ۶۱ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۱ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عمرو: عین پر زبر، میم پر جزم اور آخر میں واؤ کے ساتھ۔

۱۲۵۳۔ حضرت حمزہؓ بن عمر

حضرت حمزہؓ بن عمر۔ عین پر پیش اور میم پر زبر کے ساتھ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے یہ وہم ہے اور انہوں نے طبرانی سے انہوں نے مطین سے انہوں نے منجاب سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حمزہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو۔ مطین کہتے تھے میں نے منجاب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس میں شریک سے غلطی ہوگئی ہے۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابونعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہے جو اوپر گزر چکا ہے اور کہا ہے کہ

---

[1] شہداء چونکہ زندہ رہتے ہیں لہٰذا زندوں کی طرح ان کے جسم میں خون بھی رہتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

باوجودیکہ یہ وہم ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابونعیم سے بھی اس میں وہم پر وہم ہوگیا ہے کیونکہ طبرانی نے ان کا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر میں کیا ہے کوئی تذکرہ مستقل ان کا نہیں لکھا۔ ابونعیم سے اس میں یہ وہم ہوگیا کہ انہوں نے عمرو سے واؤ نکال ڈالا اور عمر لکھ دیا اور ان کا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انہوں نے دو غلطیاں کیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۵۴۔ حضرت حمزہؓ بن عمار

حضرت حمزہؓ بن عمار بن مالک بن خنساء بن مبذول۔ انصاری۔ احد میں اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۲۵۵۔ حضرت حمزہؓ بن عوف

حضرت حمزہؓ بن عوف۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے یزید بھی تھے دونوں نے آپ سے بیعت کی۔ نبیؐ نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یزید کے نام میں کیا ہے یہاں کوئی مستقل تذکرہ ان کا قائم نہیں کیا۔

۱۲۵۶۔ حضرت حمزہؓ بن مالک

حضرت حمزہؓ بن مالک بن ذی معسار۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبد اللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابوبکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ازہری نے اور ابومحمد جوہری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویوں سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلہ ہمدان کا وفد رسول اللہؐ کے پاس آیا اس وفد میں حمزہ بن مالک بن ذی معشار بھی تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہے! کس قدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انہیں کیسا صبر آ گیا ان میں ابدال ہیں اور اسلام کے اوتاد ہیں پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے قبیلہ ہمدان کے مخلاف خارف[1] یام شاکر اہل ہضب حقاف الرمل کے مسلمانوں کے لیے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

خارف: خاء الف کے بعد راء اور آخر میں فاء کے ساتھ۔

یام: یاء کے ساتھ

شاکر: شین الف کاف اور آخر میں راء کے ساتھ۔

یہ سب ہمدان کے قبیلے ہیں۔ مخالیف کی نسبت اس لیے ان کو کی گئی کہ یہ لوگ وہاں رہتے تھے۔ اور ہضب مشہور ہے۔

۱۲۵۷۔ حضرت حمزہؓ بن نعمان

حضرت حمزہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ۔ اہل حجاز میں سب

---

[1] یہ سب نام قبائل ہمدان کے نام ہیں۔

سے پہلے یہی قبیلہ عذرہ کا صدقہ لے کر نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ انہیں نبیؐ نے وادی قریٰ میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں یہ تیراندازی کر سکیں اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔ (بالآخر) یہ وادی قریٰ میں جا کے رہے یہاں تک کہ (وہیں) وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جیم اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے ہم اس کو وہاں ذکر کر چکے ہیں۔

۱۲۵۸۔ حضرت حمطظؓ بن شریق

حضرت حمطظؓ بن شریق بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتوحات میں بھی شریک تھے۔ طاعون عمواس میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

عبید و عویج: میم پر زبر کے ساتھ۔

۱۲۵۹۔ حضرت حملؓ بن سعدانہ

حضرت حملؓ بن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے آنحضرتؐ نے ان کے لیے ایک جھنڈا باندھ کر دیا تھا اس جھنڈے کو لے کر یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے یہ کلام انہیں کا ہے ع

لبّث قليلا يلحق الهيجا حمل ۔اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ان کے تمام جنگوں میں شریک رہے اور سعد بن معاذ کا کلام جو انہوں نے جنگ خندق میں کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے ؎

لبّث قليلا يلحق الهيجا حمل ما احسن الموت اذا حان الاجل

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ حمل بھی جنگ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ موت کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جب وقت آ جائے!''

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے۔ کئی علماء نے ان کو ذکر کیا ہے۔

حارثہ: حاء اور ثاء کے ساتھ۔

۱۲۶۰۔ حضرت حملؓ بن مالک

حضرت حملؓ بن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ ہذلی۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ وہاں ان کا ایک گھر بھی ہے کنیت ان کی ابونضلہ ہے۔ مسلم بن حجاج نے ان کا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے مناولۃً اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسعود مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نے ابن جریج سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے ایک مرتبہ جنین

کے بارے میں نبیؐ کا فیصلہ (لوگوں سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا میں دوعورتوں کے درمیان میں تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو مسطح سے مارا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا وہ بھی مر گیا تو رسول اللہؐ نے اس کے بچے کے بارے میں ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اور (یہ کہ وہ قاتلہ) عورت قتل کر دی جائے ابوعبید نے کہا ہے کہ مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۶۱۔حضرت حممہؓ بن ابی حمیہ

حضرت حممہؓ بن ابی حمیہ دوسی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد بن القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے داود اودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبیؐ سے جن کا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اصفہان میں جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہے اے اللہ اگر وہ سچا ہے تو اس کی سچائی کو پورا کر دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اس کے اس سفر سے واپس نہ کر چنانچہ اصفہان میں ان کی وفات ہوگئی۔اشعری نے کہا ہے کہ اے لوگو! ہم نے نبیؐ سے نہیں سنا مگر ہم یہی جانتے ہیں کہ حممہ شہید ہیں۔یہ اصفہان ہی میں دفن ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں ہرم بن حیان عبدی سے انہوں نے حممہ صحابی رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ ہرم ایک شب کو ان کے یہاں رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر روتے رہے۔ہرم نے ان سے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ حممہ نے کہا میں نے اس رات کو یاد کیا جس کی صبح کو لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے پھر وہ دوسری شب کو ان کے پاس رہے تو اس رات بھی وہ روتے رہے۔ہرم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آ گئی جس کی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائیں گے الی آخر الحدیث میں ان کو یہی حممہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم

۱۲۶۲۔حضرت حمنن‌ؓ بن عوف

حضرت حمننؓ بن عوف بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب۔قریشی زہری عبدالرحمٰن بن عوف زہری کے بھائی ہیں۔زبیر نے کہا ہے کہ انہوں نے ہجرت نہیں کی نہ مدینہ میں آئے۔زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام میں اور عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے ؎

فیا عجبا اذا لم تفتق عیونھا نساء بنی عوف و قدمات حمنن

''تعجب ہے کہ بنی عوف کی عورتوں نے اپنی آنکھیں کیوں نہ پھاڑ ڈالیں جب حمنن مرے۔''

ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمنن ان کی اولاد میں سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں تھے۔

۱۲۶۳۔حضرت حمیدؓ انصاری

حضرت حمیدؓ انصاری۔ہمیں ابوموسیٰ نے ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کر کے خبر دی کہ حمید نے جو انصار میں سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے نالہ حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کی بہت سی سندیں ہیں مگر حمید کا ذکر سوائے اس سند کے اور کسی سند میں میں نے نہیں دیکھا۔ حمید: حاء پر پیش اور آخر میں دال کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۶۴۔ حضرت حمیدؓ بن ثور

حضرت حمیدؓ بن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ ان کو حمید بن ثور بن عبداللہ بن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور پہلا قول کلبی کا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہے۔ کنیت ان کی ابوالمثنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاخضر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخالد۔ انہوں نے یعلی بن اشدق سے روایت کی ہے کہ یہ غزوۂ حنین میں کفار کے ساتھ تھے بعد اس کے مسلمان ہو گئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے

اضحی فوادی من سلیمی مقصدا ان خطأ منها و ان تعمدا

اور آخر میں یہ اشعار ہیں:

حتی ارانا ربنا محمدا یتلو امن اللہ کتابا مرشدا
فلم نکذب و خررنا سجدا نعطی الزکوۃ و نقیم المسجدا

''میرا دل سلیمی کے مقصود سے بھرا رہتا تھا۔ خطأً یا عمداً۔ یہاں تک کہ ہمارے پروردگار نے ہمیں محمد کو دکھایا۔ وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان کی تکذیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے۔ ہم زکوۃ دیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعراء کو یہ حکم دیا تھا کہ کوئی شخص عورت کے محاسن کا ذکر اشعار میں نہ کرے ورنہ اسے میں سزا دوں گا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے

ابی اللہ الا ان سرحۃ مالک علی کل افنان العضاہ تروق
فقد ذہبت عرضا وما فوق طولہا من السرح الاعشۃ و سحوق
فلا الظل من برد الضحی تستطیعہ ولا الفی من بعد العشی تذوق
فہل انا ان عللت نفسی بسرحۃ من السرح موجود علی طریق

''اللہ یہی چاہتا ہے کہ مالک کے درخت۔ تمام درختوں کی شاخوں سے بلند ہو جائیں۔ عرض میں بھی بڑھ گئے ہیں اور طول میں۔ ان سے زیادہ کوئی درخت نہیں مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما۔ پس نہ دوپہر کا سایہ ان تک پہنچتا ہے اور نہ بعد زوال کا سایہ ان کو ملتا ہے۔ پس کیا اگر میں اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤں۔ ان درختوں میں سے تو اس کی

کوئی سبیل ہے۔"
حمید بن ثور کا ذکر شعراء میں کیا گیا ہے، جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہے کہ یہ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے اور آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے

فلا یبعد اللہ الشباب وقولنا ۔۔۔ اذا ما صبونا صبوۃ سنتوب
لیالی ابصار الغوانی و سمعھا ۔۔۔ الی و اذریحی لھن جنوب
واذاما یقول الناس شی مھون ۔۔۔ علینا و اذا غصن الشباب رطیب

"اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے۔ کہ جب ہم کوئی گناہ کریں گے تو توبہ کرلیں گے۔ گانے والی عورتوں کے دیکھنے اور ان کے سننے کی راتیں۔ اور میری ہوا ان کیلئے خوشگوار تھی اور جب لوگ ذلیل بات ہماری نسبت کہہ رہے تھے۔ اور جب شباب کی شاخ تروتازہ تھی۔"

۱۲۶۵۔ حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری رواسی۔ یہ اور ان کے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۱۲۶۶۔ حضرت حمیدؓ بن عبد

حضرت حمیدؓ بن عبد یغوث بکری۔ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا فرمایا ابوبکر میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی ہوں مجھے کسی کے مال نے اس قدر نفع نہیں دیا جس قدر ان کے مال نے نفع دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۶۷۔ حضرت حمیدؓ بن منہب

حضرت حمیدؓ بن منہب بن حارثہ طائی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی روایتیں حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہیں میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۲۶۸۔ حضرت حمیرؓ بن عدی

حضرت حمیرؓ بن عدی۔ قاری۔ بھائی ہیں بنی خطمہ کے۔ انہوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیوی تھیں ان سے جڑواں بچے پیدا ہوئے تھے حارث اور عدی اور ان کی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۲۶۹۔ حضرت حمیرؓ

حضرت حمیرؓ کا تعلق اشجع سے ہے۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔ مسجد[1] ضرار کے لوگوں میں سے تھے آخر میں انہوں نے توبہ کی اور ان کی توبہ اچھی ہوئی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے غلابی سے نقل کیا ہے۔ اور ابوعلی غسانی نے کہا ہے کہ ان کا نام حمیر ہے

[1] منافقوں نے مل کر مسجد نبوی کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اسی کا نام مسجد ضرار تھا۔

اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہیں الف لام کے ساتھ یہ انصاری ہیں۔ خطمی ہیں اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں مسجد ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی الحمیر: پہلے کی طرح ہے۔ ابن ماکولا نے ان کو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۷۰۔ حضرت حمیضہؓ بن رقیم

حضرت حمیضہؓ بن رقیم۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے ہیں جن کے سوا قبیلہ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے۔

حمیضہ: حاء پر پیش، میم پر زبر اور ضاد پر بھی زبر کے ساتھ

۱۲۷۱۔ حضرت حمیلؓ بن بصرہ

حضرت حمیلؓ بن بصرہ۔ کنیت ابوبصرہ ہے غفاری۔ اور بعض لوگ ان کو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ ان کو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہیں اس کا ذکر بھی ب کی ردیف میں ہو چکا ہے۔ یہ حمیل بضم حاء و فتح میم ہے یہی صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے بنی غفار کے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انہوں نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا ان کے ہمراہ تھا (اس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا) مصعب زبیری نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ۔ حمیل، بصرہ اور ابوبصرہ یہ سب نبیؐ کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا سوائے تین مسجدوں کے اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام حمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والنون

۱۲۷۲۔ حضرت حنبلؓ بن خارجہ

حضرت حنبلؓ بن خارجہ۔ ان سے معن بن حویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں غزوہ حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہے۔ وہ کہتے تھے: حویہ حاء پر زبر اور واؤ پر زیر کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کے ذکر کے بعد لکھا اور ان میں سے معن بن حویہ ہے۔ انہوں نے حنبل بن خارجہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۔ حضرت حنشؓ بن عقیل

حضرت حنشؓ بن عقیل۔ بنی نعیلہ بن ملیل میں سے ایک شخص ہیں۔ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں دلائل نبوت کے متعلق ایک

حدیث انہوں نے روایت کی ہے حدیث بڑی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپ نے ان کو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہوگئے اور آپ نے ان کو کچھ بچے ہوئے ستو بھی کھلائے تھے۔

۱۲۷۴۔ حضرت حنش رضی اللہ عنہ ابوالمعتمر

حضرت حنش رضی اللہ عنہ۔ کنیت ان کی ابوالمعتمر ہے۔ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر کوئی روایت ان کی صحیح نہیں ہے۔ جابر جعفی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حنش یعنی ابوالمعتمر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھائی پھر آپ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوئے ہے پس آپ نے اُس کو بہت ڈانٹا یہاں تک کہ وہ مدینہ کے ٹیلوں میں پوشیدہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۵۔ حضرت حطب رضی اللہ عنہ بن حارث

حضرت حطب رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابوعبداللہ ہے۔ دادا ہیں مطلب بن عبداللہ بن حطب کے۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ ان کی صرف ایک حدیث ہے جس کی سند ضعیف ہے اس کو جعفر بن مسافر اور عبدالسلام بن محمد حرانی نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالمطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (میرے نزدیک) ایسے ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے عبدالعزیز بن مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عبداللہ بن حطب سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حطب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اسی حال میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن خزامی ہیں۔ ضعیف ہیں (اور یہ وہ مشہور) فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہیں ہے۔ وہ حدیث میں معتبر ہیں اور ان کی رائے عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حطب: طاء کے ساتھ

۱۲۷۶۔ حضرت حنظل رضی اللہ عنہ بن ضرار

حضرت حنظل رضی اللہ عنہ بن ضرار بن حصین۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے حنظل بن ضرار سے روایت کی ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ میں ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اس نے مجھ سے کہا کہ اے حنظل! میرے قریب آ جاؤ میں تم کو ان نالائق آدمیوں سے علیحدہ کرلوں گا میں تم سے باتیں کروں اور تم مجھ

سے باتیں کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر میں رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اس کی جگہ ہو جائے مگر میں خدا کی قسم چاہتا ہوں کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤں مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ یہ حنظل بغیر ھاء کے ہے (یعنی حنظلہ نہیں ہے)

۱۲۷۷۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ

حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ۔ بزیادت ہا۔ یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابو حنظلہ انصاری کے۔ مسجد قبا کے امام تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے جبلہ ابن سحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھی وہ اصحاب نبی ﷺ میں سے تھے انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہنچے تو انہوں نے سجدہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۷۸۔ حضرت حنظلہؓ ثقفی

حضرت حنظلہؓ ثقفی۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ عفیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول اللہؐ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے۔ پھر آپ دیکھتے کہ کوئی نظر آرہا ہے (ورنہ) بعد اس کے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۹۔ حضرت حنظلہؓ بن حذیم

حضرت حنظلہؓ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ کنیت ان کی ابو عبید۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی حنیفہ میں سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہیں۔ عقیل نے ایسا ہی کہا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں حذیم کے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یعقوب بن اسحق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حنظلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہے۔ الی آخر الحدیث۔

بخاری نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر پورا ذکر نہیں لکھا۔ ان حنظلہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد بلوغ کے یتیمی [1] نہیں رہتی۔ ان سے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہے یہ قول ابو عمر کا ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اس طرح لکھا ہے۔ حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ بعض لوگ ان کو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ دادا ہیں ذیال بن عبید کے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہیں۔ میں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہوں اور ان کا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہے بنی اسد بن خزیمہ کی اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کو ان کے والد حنیفہ نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہے۔ پس آنحضرتؐ نے انہیں دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے! یہاں آؤ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ

---

[1] یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہے وہ اس کے ساتھ ضروری نہیں۔

اللہ تمہیں برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید بن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم اکٹھے ہو جاؤ۔

ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعید مولی بنی ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ ان کے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمہارے بیٹوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم باپ کے سامنے تو اس کا اقرار کرلیں گے مگر ان کے بعد پھر پلٹ جائیں گے۔ حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمہارے درمیان میں رسول اللہؐ حکم ہیں۔ حکیم نے کہا ہاں۔ ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم' حنیفہ اور انکے ساتھ لڑکا حنظلہ جو حذیم کے ساتھ تھا سب چلے گئے۔ پس جب یہ لوگ نبیؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ کو سلام کیا نبیؐ نے فرمایا کہ اے حنیفہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے ران کے اوپر رکھ کر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکایک مجھے موت آ جائے پس میں نے چاہا کہ میں وصیت کروں اور میں نے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اس کے سو اونٹ ہیں جن کو ہم زمانہ جاہلیت میں مطیہ کہتے تھے یہ سن کر نبیؐ غضبناک ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے غصہ کے آثار آپ کے چہرہ میں دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور اس کو سن کر آپ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہیں نہیں نہیں! صدقہ[1] پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جس کے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہیں ان میں سے بعض کی داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہیں اور یہ سب سے چھوٹا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے یا یہ فرمایا کہ اس میں برکت دی جائے۔ اصل السماع میں زیاد بن عبید ہے حالانکہ وہ ذیال بن عبید ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور اس میں اختلاف ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

۱۲۸۰۔ حضرت حنظلہؓ بن ربیع

حضرت حنظلہؓ بن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ربیعہ بیٹے ہیں صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہیں۔ کنیت ان کی ابو ربعی اور ان کو لوگ حنظلہ اسیدی اور کاتب کہتے ہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کی طرف سے خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ میں پیچھے رہ گئے تھے۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے اور یزید بن شخیر نے اور

---

[1] وہ سو اونٹ اس یتیم کو بطور صدقہ کے دینا چاہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس قدر نہ دو۔

مرقع بن صیفی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہم سے ہارون بن عبداللہ بزار نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے (اور دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے) ہم سے سعید جریری نے ابوعثمان سے انہوں نے حنظلہ اسیدی سے جو نبیؐ کے کاتبوں میں سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کا گزر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول اللہؐ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم سے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہیں گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے لوٹ کے آتے ہیں تو عورتوں میں اور مال واسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے چلو رسول اللہؐ کے پاس چلیں (حنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ نے پوچھا کہ اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہم سے بیان کرتے ہیں تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہیں تو عورتوں میں اور مال میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں پس نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اسی حال پر قائم رہو جس حال میں میرے پاس سے اٹھ کے جاتے ہو تو بے شک تمہاری مجلسوں میں، تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں پر فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! کوئی وقت کیسا ہوتا ہے اور کوئی وقت کیسا؟ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد طیالسی نے عمران سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے حنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے حنظلہ بن ربیع بن صیفی جو کہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے تھے، کو طائف کی طرف بھیجے کہ آپ لوگ صلح کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حنظلہ جیسے لوگوں کی اقتداء کرو۔ آخر میں یہ قرقیسیا میں جا کے رہے تھے اور وہیں وفات پائی جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی نے بہت جزع فزع کی ان کے پڑوس والی عورتوں نے ان کو منع کیا کہ تمہارا ثواب جاتا رہے گا اس کے جواب میں انہوں نے اشعار کہے۔

تعجبت دعد لمحزونة — تبکی علی ذی شیبة شاحب

ان تسأ لینی الیوم ماشفنی — اخبرک قولا لیس بالکاذب

ان سواد العین اودی به — حزن علی حنظلة الکاتب

"دعد (ایک عورت کا نام) ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہے کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیوں روتی ہے۔ اگر تو مجھ سے پوچھتی ہے کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہے؟ تو میں تجھ سے ایک ایسی بات بیان کرتی ہوں جو جھوٹی نہیں ہے۔ آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا۔ حنظلہ کاتب کے غم نے۔"

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شریف: شین پر پیش اور راء پر زبر کے ساتھ۔ جروہ: جیم اور راء کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر، یاء پر شد۔ محدثین بھی ان کو تشدید کے ساتھ نسبت کرتے ہیں جبکہ عرب لوگ تخفیف کے ساتھ۔ رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یاء کے

ساتھ ہے لیکن اکثریت پہلے قول کی طرف ہے۔

۱۲۸۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر

حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عامر کا نام عبد عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہے۔ اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں پھر بنی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کے والد ابو عامر زمانہ جاہلیت میں راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبداللہ بن ابی بن سلول دونوں کو رسول اللہ ﷺ پر بوجہ ان احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبداللہ بن ابی تو دل میں نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد میں کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول اللہؐ نے ان کا نام فاسق رکھا تھا۔ یہ مکہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہیں بحالت کفر ۹ ھ میں مر گئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۰ ھ میں ان کے ساتھ کنانہ بن عبد یالیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے ان دونوں نے ان کی میراث میں جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو ان کی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونوں شہری ہیں اور تم دیہاتی ہو۔ مگر ان کے بیٹے حنظلہ مسلمانوں کے سرداروں اور بزرگوں میں سے ہیں۔ غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ لقب ان کا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت میں ذکر کرتے ہیں) ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہو گئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہیں تم ان کے گھر والوں سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ ان کو ملا) چنانچہ ان کی بیوی سے پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ جس وقت انہوں نے اعلان جنگ سنا اسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول اللہ نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے ان کو غسل دیا۔ عنداللہ ان کی یہ بزرگی اور شرف کافی ہے جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو ان کا اور ابوسفیان بن حرب کا مقابلہ ہوا یہ ابوسفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اس کو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بہ ابن شعوب لیثی آ گیا اور اس نے ابوسفیان کی مدد کی پس ابوسفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہو گئے ابوسفیان نے یہ شعر کہا ؎

ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ ولم احمل النعماء لابن شعوب

''اگر میں چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا۔ اور میں ابن شعوب کا احسان نہ لیتا''۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض میں حنظلہ (کو مارا) حنظلہ ایک ابوسفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس وخزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا حنظلہ ہم میں سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہم میں سے تھے۔ جن کو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہم میں سے تھے جن کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہم میں سے تھے جن کی ایک گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والوں نے کہا کہ ہم میں چار آدمی تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے زمانہ میں قرآن یاد کر لیا تھا ان کے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہیں) (۱) زید بن ثابت (۲) ابوزید۔ (۳) ابی بن کعب۔

(۴) معاذ بن جبل۔ مطلب ان کا یہ تھا کہ قبیلہ اوس میں سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی بن ابی طالب اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن مسعود اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۸۲۔ حضرت حنظلہؓ عبشمی

حضرت حنظلہؓ عبشمی۔ ان کا ذکر عسکری نے کیا ہے اور انہوں نے ابان قطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبیؐ سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ اے لوگو! اٹھو تمہاری مغفرت کر دی گئی تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۳۔ حضرت حنظلہؓ بن علی

حضرت حنظلہؓ بن علی۔ ان کا تذکرہ محفوظ نہیں ہے۔ ان کی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میرا پردہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۴۔ حضرت حنظلہؓ بن عمرو

حضرت حنظلہؓ بن عمرو اسلمی۔ حسن بن سفیان نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ ان سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلہ عذرہ کے فلاں شخص کو اگر تم نے پایا تو اسے آگ میں جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپ نے پھر بلند آواز سے فرمایا یا آدمی بھیجا کہ اگر تم نے اس شخص کو پایا تو قتل کر دینا۔ آگ میں نہ جلانا آگ میں جلانا خدا کا عذاب ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حمزہ بن عمرو ہے۔ اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور ان کا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہے۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۸۵۔ حضرت حنظلہؓ بن قسامہ

حضرت حنظلہؓ بن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبیؐ کے حضور میں یہ اور ان کی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھیں۔ جو اسامہ بن زید کی بیوی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ان کی بیٹی زینب کے نام میں لکھا ہے۔

۱۲۸۶۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی۔ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے حضرت عمرؓ عثمان اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۲۸۷۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری

حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری۔ بنی حارثہ بن ظفر میں سے ہیں انہوں نے نبیؐ کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصلہ کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دار قطنی نے ان کا ذکر نقل کیا ہے۔

۱۲۸۸۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس

حضرت حنظلہؓ بن قیس۔ عبدان مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب رسول اللہؐ سے ہیں۔ ان کی حدیث سفیان نے زہری سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھیں گے صرف حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونوں کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایسا ہی فرمایا اور اس کو کئی آدمیوں نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے پس اس بنا پر صحیح نام ان کا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۹۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان

حضرت حنظلہؓ بن نعمان۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ہاشم نے محمد بن عبیداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے والد سے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۹۰۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر

حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے یہی ہیں جنہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ سے بعد ان کے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے ان کا ذکر نقل کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اگر پہلے تذکرہ میں بھی پورا نسب بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے۔ واللہ اعلم

۱۲۹۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ

حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان

کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے ناموں میں نقل کر کے خبر دی کہ ان میں سے بنی صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا نام حرملہ بن ہوذہ ہے اور عداء بن خالد ان دونوں کے چچا ہیں۔ واللہ اعلم

۱۲۹۲۔ حضرت حنظلہؓ

حضرت حنظلہؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ ابن قانع نے مطین سے ان کا ذکر نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اس نام سے پکارا جائے جو اس کو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۲۹۳۔ حضرت حنیفؓ بن ریاب

حضرت حنیفؓ بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔

۱۲۹۴۔ حضرت حنیفہؓ ابوحذیم

حضرت حنیفہؓ۔ کنیت ابوحذیم ہے۔ یہ حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ کا دادا ہیں۔ یہ تینوں یعنی حنیفہ، حذیم اور حنظلہ صحابی ہیں۔ اور ان کا تذکرہ حذیم اور حنظلہ میں گزر چکا ہے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۵۔ حضرت حنیفہؓ رقاشی

حضرت حنیفہؓ رقاشی۔ چچا ہیں ابوحرہ کے۔ ابوحرہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہیں اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوحرہ رقاشی سے انہوں نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے جائز نہیں مگر اسی کی خوشی سے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۶۔ حضرت حنینؓ مولی العباس

حضرت حنینؓ۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ نبیؐ کے غلام اور خادم تھے مگر آپ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ دادا ہیں ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابوحنین بن عبداللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے بھائی تھے۔ اپنی بھتیجی سے روایت کی ... جن کا نام ابن الشاعر تھا روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا حنین نبیؐ کے غلام تھے آپ کی خدمت کیا کرتے

تھے جب نبیؐ وضوء کر چکتے تھے تو آپ کے وضوء کا غسالہ یہ آپ کے اصحاب کے پاس لے جاتے تھے وہ کچھ اسے اپنے چہروں پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگوں نے نبیؐ سے اس کی شکایت کی آپ نے حنین سے پوچھا تو انہوں نے کہا اب میں اس کو ایک گھڑے میں بھر لیتا ہوں جب پیاسا ہوتا ہوں تو اسی کو پیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے کسی غلام کو دیکھا ہے جو ایسی چیز جمع کرتا ہو؟ جیسے اس نے جمع کی ہے بعد اس کے آپ نے انہیں عباس کو دے دیا اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والواو

۱۲۹۷۔ حضرت حوثرہؓ عصری

حضرت حوثرہؓ عصری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انہوں نے سہلہ بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اپنی دادی حمادہ بنت عبداللہ نے انہوں نے حوثرہ عصری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم وفد عبدالقیس میں منذر کے ہمراہ گئے تھے میں اور منذر ساتھ تھے (پس جب مدینہ پہنچے) تو منذر اپنی سواری سے اترے اور وہ اپنے کپڑے پہننے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچ گئے نبیؐ نے اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے جب منذر آئے تو نبیؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لئے اور ان کو اپنے پیروں کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہم نے یہ جگہ تمہارے لیے خالی کر دی ہے منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا ان سے نبیؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ منذر۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردباری اور انجام بینی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۹۸۔ حضرت حوشبؓ بن طخیہ

حضرت حوشبؓ بن طخیہ اور بعض لوگ ان کو طخمہ میم کے ساتھ کہتے ہیں۔ ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلوم بن الہان بن شداد بن زرعہ بن قیس بن صنعاء بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل بن عوف بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہیں۔ رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے ان کا شمار اہل یمن میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور تمام اہل سیر کا اور علمائے حدیث کا اتفاق ہے کہ نبیؐ نے ان کے پاس جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انہیں کے ہاتھ ایک خط ان کو لکھا تھا تا کہ یہ اور ذوالکلاع' فیروز دیلمی اور وہ لوگ جو ان کے مطیع ہوں سب مل کر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مددویں۔ محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سواروں کو عبد شر کی ہمراہی میں بھیجا چنانچہ عبد شر مدینہ پہنچے تو انہوں نے پوچھا کہ محمد (ﷺ) کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں۔ (ہم کو سنایئے) اگر وہ حق ہو تو ہم اس کی پیروی کریں گے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور خونریزی نہ کرو اور اچھی بات کا

حکم دو اور بری بات سے منع کرو۔ عبد شر نے کہا یہ باتیں تو بہت عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے۔ پھر نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا عبد شر۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انہیں کے ہاتھ آپ نے حوشب ذی ظلیم کو جواب لکھ بھیجا تھا ذوالکلاع اور ذی ظلیم دونوں اپنی قوم میں رئیس اور متبوع تھے۔ یہ دونوں اور انکے یمنی متبعین (جنگ) صفین میں معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوئے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد دمشقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حوشب حمیری نے صفین میں حضرت علی مرتضیٰ کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمہیں اپنے اور تمہارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں ہم تمہیں عراق دے دیں گے اور تم ہمیں شام دے دو اور مسلمانوں کی خونریزی نہ کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہے خدا کی قسم! اگر خدا کے دین میں مداہنت جائز ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اہل قرآن سکوت اور مداہنت کریں اس حال میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اس کے روکنے کی اور جہاد کرنے کی طاقت رکھتے ہوں یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آ جائے ابو عمر نے کہا ہے کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جس کا بچہ مر جائے مروی ہے اس کو ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حسان بن کریب سے انہوں نے حوشب حمیری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا بچہ مر جائے اور وہ صبر کرے اس سے قیامت میں کہا جائے گا کہ اس دولت کے عوض میں جو ہم نے تجھ سے لے لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۲۹۹۔ حضرت حوشبؓ

حضرت حوشب۔ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن اسحٰق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک لڑکے کا (مقام) حمص میں انتقال ہو گیا اس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اس سے حوشب صحابی نبی ﷺ نے کہا کہ کیا میں تم سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو میں نے رسول اللہؐ سے تمہارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہے آپ کے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں آیا کرتا تھا پھر اس کی وفات ہو گئی تو ان کو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبیؐ کے حضور میں نہ آئے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں دیکھتا؟ لوگوں نے کہا یا نبی اللہ ﷺ! ان کے بیٹے کی وفات ہو گئی اس کا انہیں سخت رنج ہے پھر جب (وہ آئے اور) انہیں نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ یہ چاہتے ہو کہ اس وقت تمہارا وہ بیٹا خوش خوش تمہارے پاس آ جائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہم نے تم سے لے لی تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہے اور ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور حق بھی یہی ہے اس میں شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے چونکہ ان کی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انہوں نے ان حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہیں لیکن ان دونوں کو انہوں نے دو

شخص سمجھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی وفات حمص میں جو شام سے متعلق ہی ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور وہ یہ جانتے ہوں کہ ذی ظلیم نبی ﷺ تک نہیں پہنچ سکے نہ انہوں نے آپ کو دیکھا لہٰذا ان کو ان کے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا کچھ حجت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

ظلیم: ظاء پر پیش اور لام پر زبر کے ساتھ

۱۳۰۰۔ حضرت حوشبؓ بن یزید فہری

حضرت حوشبؓ بن یزید فہری۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث ان کے بیٹے یزید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج[1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو جواب دینا اللہ عزوجل کی عبادت میں اس کے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۱۔ حضرت حوطؓ بن عبدالعزی

حضرت حوطؓ بن عبدالعزی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عامر بن لوی میں سے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو ان سے ابن بریدہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابن بریدہ نے حویطب بن عبدالعزیٰ سے روایت کی مگر صحیح حوط ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام حوط ہے اور بعض لوگ حویطب کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ حویط بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصبع۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے۔ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان سے عبداللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام میں لکھا ہے اور انہوں نے حوط بن عبدالعزیٰ کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انہوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونوں کے تذکرے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو نعیم نے ان کا تذکرہ خوط (خاء کے ساتھ) کے نام میں بھی لکھا ہے۔ وہاں ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

۱۳۰۲۔ حضرت حوطؓ عبدی

حضرت حوطؓ عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے مگر میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں جانتا ہاں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دجال کے کان ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہوں گی (یعنی وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لے گا) واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] جریج زمانہ گزشتہ میں ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کی ماں نے انہیں پکارا وہ نہ بولے۔

۱۳۰۳۔ حضرت حوطؓ بن قرواش

حضرت حوطؓ بن قرواش بن حصن بن ثمامہ بن شبیث بن حدرد۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ان کی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عدی کا (یہی) ایک شخص بھی تھا جس کا نام واقد تھا یہ اول اسلام کا حال ہے اور انہوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے۔اُن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۴۔ حضرت حوطؓ بن مرہ

حضرت حوطؓ بن مرہ۔ یاسین بن حسن بن یاسین نے کہا ہے کہ میں ۲۴۶ھ میں حج گیا تھا پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ میں نے [1] جنگل میں ایک اعرابی کو دیکھا جس کا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں میں نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے جنت کا کھانا دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے میں نے اس کو کھایا تھا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۰۵۔ حضرت حوطؓ بن یزید انصاری

حضرت حوطؓ بن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ان کی حدیث عبد الرحمٰن بن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بھی بیعت لے لیجئے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا کہ حوط بن یزید۔ میرے چچا کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تو ہجرت کر کے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں گے ہم نے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۶۔ حضرت حولیؓ

حضرت حولیؓ۔ ابو الفتح ازدی نے حائے مہملہ کے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام خائے معجمہ کے ساتھ ہے۔اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انہوں نے سعید بن عبد العزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام حولی تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب [2] تمہارے لشکر جدا جدا

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

[2] یہ ایک پیشینگوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پوری ہوگئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضٰی کی خلافت ملک حجاز میں اور حضرت معاویہ کی ملک شام میں۔

ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حوالہ ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے لشکر جدا جدا ہو جائیں گے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ حوالی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے کیا بات بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا تم شام میں رہنا ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس بنا پر ان کو ازدی کہنا صحیح ہے اگرچہ اس میں بھی کچھ غلطی ہے کیونکہ صحیح حوالی ہے منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن حولی ان کا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہیں انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۰۷۔ حضرت حویرثؓ بن عبداللہ

حضرت حویرثؓ بن عبداللہ بن خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری۔ یہی ہیں جن کا لقب آبی اللحم ہے ان کا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن ابی اللحم ہے۔ ابی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ابی اللحم جنگ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۰۸۔ حضرت حویرثؓ والد مالک

حضرت حویرثؓ والد مالک بن حویرث کے والد ہیں۔ خالد حذاء نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی:

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ۔ ''پس اس دن اس جیسا عذاب کوئی نہ کرے گا۔''

اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھا فیومئذ ---- الآیہ اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں ہے اور اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے خالد سے انہوں نے قلابہ سے انہوں نے اس شخص سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہے ان لوگوں نے نہ مالک کا ذکر کیا ہے نہ ان کے باپ کا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۰۹۔ حضرت حویصہؓ بن مسعود

حضرت حویصہؓ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الحارثی۔ سعد کے والد ہیں اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں احد، خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ شریک ہوئے۔ ان سے محمد بن سہل بن ابی حشمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہے یونس بن بکیر نے ابن اسحق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنی محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو۔ پس محیصہ بن مسعود نے ابن سنینہ نامی ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانوں میں ملا جلا رہتا تھا اور ان کے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اس زمانے میں مسلمان نہ ہوئے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے جب محیصہ نے اس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے ان کو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ میں زیادہ تر چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے محیصہ کہتے تھے میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ خدا کی قسم اس کے قتل کا مجھے اس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمہارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو میں تم کو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمہیں میرے قتل کا حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے۔ محیصہ نے کہا ہاں خدا کی قسم! حویصہ نے کہا واللہ تمہارا دین اس حد تک پہنچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو محیصہ نے یہ اشعار پڑھے

یلوم ابن ام لو امرت بقتلہ	لطبقت ذفراہ بابیض قاضب
حسام کلون الملح اخلص صقلہ	متی ما امضیہ فلیس بکاذب
وما سرنی انی قتلتک طائعا	وانا لنا مابین بصری فمارب

''میری ماں کا بیٹا مجھے ملامت کرتا ہے کہ اگر مجھے اس کے قتل کا حکم دیا جائے۔ تو میں سفید تلوار اس کی گردن میں لگاؤں۔ ایسی تلوار جو نمک کی طرح صاف رنگ کی ہے۔ کہ جب میں اس کو چلاتا ہوں تو خالی نہیں جاتی اور اطاعت نبی میں اگر میں تجھے قتل کر دوں۔ تو اس کے بدلے میں بصریٰ اور مارب کے درمیانی مقامات بھی مجھے ملیں تو میں خوش نہ ہوں گا۔''

اس نے بعد حویصہ کے اسلام والی حدیث بیان کی ہے اور وہ مغازی میں مشہور حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۱۰۔ حضرت حویطبؓ بن عبدالعزی

حضرت حویطبؓ بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی قریشی عامری۔ کنیت ان کی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالاصبغ فتح مکہ کے نومسلموں میں سے اور مؤلفۃ القلوب سے ہیں۔ حنین میں نبیؐ کے ہمراہ تھے ان کو نبیؐ نے سو اونٹ دیئے تھے۔ یہ اور سہل بن عمر عبدود میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔ ان سے ابو نجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا ہے میں ان کی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا۔ مروان بن حکم نے ایک مرتبہ حویطب سے کہا کہ اے شیخ! تم بہت دیر میں اسلام لائے یہاں تک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ میں نے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑتے ہو؟ اور کیوں دوسرے کے تابع ہوئے جاتے ہو۔

مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادام ہوا اور حویطب نے اس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ مسلمان ہوئے تو تمہارے باپ سے انہیں کیا کیا مصیبتیں پہنچیں؟ حویطب نے یہ بھی کہا کہ میں بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا میں نے ایک قافلہ کو دیکھا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان میں معلق کھڑے ہوئے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے میں نے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابوذر نے ان کو امان دیا تھا اور ان کو ان کے عیال کے ساتھ یکجا کر دیا تھا یہاں تک کہ جن لوگوں کے قتل کا حکم ہوا تھا ان کے سوا سب کو معافی کا اعلان ہوا۔ پھر اس کے بعد یہ اسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف میں بحالت اسلام شریک ہوئے ان سے رسول اللہ ﷺ نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انہوں نے قرض دے دیئے تھے۔ حویطب کی وفات مدینہ میں آخر خلافت حضرت معاویہ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ بیس سال کی تھی۔ ان کی حدیث ''موطا امام مالک'' میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الحاء والیاء

۱۳۱۱۔ حضرت حیانؓ بن ابجر

حضرت حیانؓ بن ابجر کنانی۔ صحابی ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے ان کی حدیث عبداللہ بن جبلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور میں تھے، میں ایک دیگ کے نیچے آگ جلا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگیں الٹ دی گئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۱۲۔ حضرت حیانؓ اعرج

حضرت حیانؓ اعرج۔ انہیں نبی ﷺ نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی سے نقل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوحمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہے انہوں نے محمد بن زید خراسانی سے انہوں نے حیان اعرج سے انہوں نے علاء حضرمی سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۱۳۔ حضرت حیانؓ بن بح صدائی

حضرت حیانؓ بن بح صدائی۔ مصر میں فروکش ہوئے تھے۔ صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے خبر دی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے حیان بن بح رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت کی وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول اللہؐ نے ان کی طرف لشکر بھیجا ہے تو میں آپ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر میں ایک شب صبح تک آپ کے ہمراہ رہا

پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپ نے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا میں نے اس سے وضو کیا۔ پھر نبیؐ نے اپنی انگلی اس برتن میں رکھ دی تو اس سے چشمے ابلنے لگے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس جس کا ارادہ وضو کرنے کا ہو وہ وضو کر لے بعد اس کے میں نے وضو کر کے نماز پڑھی پھر آپ نے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور ان کے صدقے مجھے دیئے (اسی اثنا میں) ایک شخص رسول اللہؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا سردار بننے میں کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہیں ہے اس کے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر میں درد ہو گا اور پیٹ میں سوزش ہو گی یا فرمایا کہ مرض ہو گا پس یہ سن کے میں نے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ میں نے عرض کیا کہ میں کیونکر اس کو قبول کروں ابھی تو میں آپ سے سن چکا جو کچھ سن چکا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تم نے سنی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حیان (یاء کے ساتھ) کے باب میں لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان (حاء پر زیر کے ساتھ) بن بح صدائی ہے۔ اور ابو نصر نے کہا ہے کہ حبان (بکسر حاء) حبان بن بح صدائی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ایک حدیث ان سے مروی ہے اس کو ان سے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ نے ان سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حیان بالفتح کہتے ہیں۔ مگر حبان بالکسر صحیح ہے۔

۱۳۱۴۔ حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ

حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ۔ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے انہوں نے حیان بن ابی جبلہ جشمی سے نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص اپنے مال بہ نسبت اپنے باپ، بیٹے اور دوسرے سب لوگوں کے زیادہ حق دار ہے۔ عبدان نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حبان بکسر حا و بائے معجمہ۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۱۵۔ حضرت حیانؓ بن ضمرہ

حضرت حیانؓ بن ضمرہ۔ عبدان نے ان کا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ میں رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انہوں نے حیان بن ضمرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہیں (دوسروں کو) دکھائیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے ابو عبداللہ وغیرہ نے ان کا ذکر حرف جیم میں لکھا ہے۔ ابن شاہین نے بھی ان کے نام میں غلطی کی اور انہوں نے بھی حاء کی ردیف میں ان کا نام حیان بن صخر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام جبار بن صخر ہے۔

۱۳۱۶۔ حضرت حیانؓ بن قیس

حضرت حیانؓ بن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ جعدی

شاعر۔ ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ حیان کہتے ہیں اور بعض لوگ حنان۔ انشاء اللہ تعالیٰ نون کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۳۱۷۔ حضرت حیانؓ بن ملہ

حضرت حیانؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں انیف یمانی کے۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان کا ذکر ان کے بھائی انیف کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ دونوں یمامہ کے وفد میں آئے تھے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی ہیں انیف بن ملہ کے صحابی ہیں۔ ابن اسحٰق نے بھی قبیلہ جذام کے وفد میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انہیں رسول اللہؐ نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سورۂ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۱۸۔ حضرت حیانؓ بن نملہ

حضرت حیانؓ بن نملہ۔ کنیت ان کی ابوعمران انصاری ہے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزیں آپ نے لوگوں کے لیے حلال کر دیں جن کو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں آپ نے لوگوں پر حرام کر دیں جن کو لوگ حلال سمجھتے تھے۔ آپ نے ان کے لیے قربانی کے گوشت' قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بیچ ڈالے اور اس بات سے کہ قید کی لونڈیوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائیں قبل اس سے کہ وہ کارآمد ہو سکیں اور آفات سے محفوظ ہوں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ آپ نے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتوں سے ہمبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتیں اس میں قید ہو کر نہیں آئی تھیں بلکہ جنگ حنین میں قید ہو کر آئیں تھیں۔ واللہ اعلم

۱۳۱۹۔ حضرت حیدہؓ بن مخرم

حضرت حیدہؓ بن مخرم یا مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن حممہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہیں وردان بن مخرم کے۔ یہ دونوں صحابی ہیں۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ دونوں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے بھی ان کو ذکر کیا ہے۔

مخرم: میم پر پیش' خاء پر زبر اور راء پر شد زبر ہے۔

۱۳۲۰۔ حضرت حیدہؓ

حضرت حیدہؓ۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ بے ختنہ کئے ہوئے اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ ان کی بزرگی کو معلوم کرلیں پھر اور تمام لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ شاید ابو عمر نے ان دونوں کو ایک سمجھا مگر میں ان دونوں کو دو سمجھتا ہوں کیونکہ ان کا شمار مجہول لوگوں میں ہے اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہما نے کیا ہے واللہ اعلم۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے حیدہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان سے طلق بن حبیب نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ وردان اور حیدہ دونوں بیٹے ہیں مخرم کے اور ان دونوں کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہے پس ابن ماکولا نے بھی ان کو دو سمجھا۔ واللہ اعلم

۱۳۲۱۔ حضرت حیسمانؓ بن ایاس

حضرت حیسمانؓ بن ایاس بن عبداللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ بن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم میں شریف تھے بعد اس کے اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لے کر مکہ گئے تھے۔ یہ بدر میں مشرکوں کی طرف تھے بعد اس کے اسلام لائے۔

۱۳۲۲۔ حضرت حیہؓ بن حابس

حضرت حیہؓ بن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کو بائے موحدہ کی ردیف میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام ''یاء'' کے ساتھ ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے حرب بن شداد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حیہ بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الو کی آواز میں کچھ بھی نحوست نہیں ہے اور نظر کا لگ جانا حق ہے اور عمدہ چیز فال نیک ہے۔ اس روایت میں ایسا ہی ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن رجاء نے حرب سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا یہ حدیث حیہ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۲۳۔ حضرت حییؓ بن حارثہ

حضرت حییؓ بن حارثہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو یحییٰ اموی نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے یعنی ''حاء'' اور ''ثائے مثلثہ'' کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے ''حا'' اور ایک ''یا'' کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ (جیم کے ساتھ) کے اور واقدی نے کہا ہے کہ ان کا نام حيي ہے ''دویاء'' اور ''جیم'' کے ساتھ (یعنی جاریہ میں) اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ہم نے ان کا تذکرہ جبی کے نام میں بھی کیا ہے یعنی ''حاء'' کے بعد ''بائے موحدہ'' ہے۔

۱۳۲۴۔ حضرت حییؓ لیثی

حضرت حییؓ لیثی۔ صحابی ہیں۔ شام میں رہتے تھے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے ابوتمیم جیشانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھتے تھے بعد اس کے جاتے تھے اگر مسجد میں ان کو نماز ظہر مل جاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

۱۳۲۵۔ حضرت خارجہؓ بن جبلہ

حضرت خارجہ بن جبلہ۔ اور کہا جاتا ہے کہ جبلہ بن خارجہ ان سے فروہ بن نوفل نے قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ کے متعلق روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اس کے لئے یہ سورت شرک سے براءت ہے اس حدیث میں بہت اضطراب ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض تو کہتے ہیں کہ جبلہ بیٹے ہیں خارجہ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ خارجہ بن جبلہ کہنا وہم ہے صحیح جبلہ بن خارجہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۶۔ حضرت خارجہؓ بن جزی

حضرت خارجہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزء عذری۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ سعید بن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ میں نے مقام تبوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کیا اہل جنت بھی (اپنی بیویوں سے) ہم بستری کریں گے آنحضرتؐ نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک دن میں تمہارے ستر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے جزی بفتح جیم ہے اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہیں اور زائے مکسور ہے اور بعض لوگ اس کو ساکن کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ لفظ جزء ہے بفتح جیم وزائے ساکنہ اور بعد اس کے ہمزہ ہے اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۳۲۷۔ حضرت خارجہؓ بن حذافہ

حضرت خارجہؓ بن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہیں۔ قریش کے شہسواروں میں سے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ تنہا ہزار شہسواروں کے برابر تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لئے ہزار سوار بھیج دیجئے تو حضرت عمر نے انہیں اسی خارجہ بن حذافہ' زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کو بھیج دیا۔ خارجہ فتح مصر میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ان کی طرف سے مصر میں محتسب تھے اور برابر مصر ہی میں رہے یہاں تک کہ ان کو ایک خارجی نے ان تین خارجیوں میں سے جو حضرت علی' حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے ان کو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اس نے عمرو سمجھ کے حضرت خارجہ کو قتل کر دیا جب اس خارجی نے ان کو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اس نے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ میں نے قتل کس کو کیا لوگوں نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ میں نے عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے کی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ خارجہ جن کو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بن سہم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ خارجہ بن حذافہ کا قبر انکے اہل کے ساتھ مصر میں مشہور ہیں بخاری نے تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو عدوی قرار دیا ہے اور ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے جو آگے بیان ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں کیا ہے اور ان کو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہے اور انہوں نے بھی ان سے وتر کی حدیث روایت کی ہے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی مرہ زرقی سے انہوں نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمہیں عنایت کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ نے اس کا وقت بعد نماز عشاء کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۲۸۔ حضرت خارجہؓ بن حصن

حضرت خارجہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت ان کی ابواسماء فزاری ہے رسول اللہؐ کے حضور میں اس وقت حاضر ہوئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنی نے ابومعشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے قحط سالی' تنگی معاش' تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجئے آپ نے فرمایا اللہ بزرگ برتر تمہاری تکلیف کو دیکھ رہا ہے اور اس نے تمہارے لئے سامان کر دیا ہے اور اب تمہاری فریادرسی قریب ہے ایک شخص نے کہا کہ ہم اس پروردگار سے غائب نہیں ہو سکتے جو آپ کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے پس رسول اللہؐ مسکرائے اور

آپ نے یہ دعا مانگی:

اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار سقیا رحمۃ لاسقیا عذاب ولا ھدم ولا غرق واسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء

یا اللہ! ہم پر مینہ برسا دے ایسا مینہ جو فریادرسی کرے سیراب کر دے جلد برسے دیر نہ ہو نفع دے نقصان نہ کرے یہ مینہ رحمت کا سبب ہو نہ عذاب کا اور نہ (مکانات کے) گرنے اور ڈوبنے کا اے اللہ مینہ برسا دے اور ہمیں دشمنوں پر فتح دے۔

پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آسمان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں رہتا ہوں ایک آنکھ اس کی شام میں ہے اور دوسری آنکھ اس کی یمن میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۲۹۔ حضرت خارجہؓ بن حمیر

حضرت خارجہؓ بن حمیر اشجعی۔ بنی دہمان سے ہیں انصار کے قبیلہ بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہیں۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے ان کا نام خارجہ بتایا ہے اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جاریہ بن حمیر ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ قبیلہ اشجع سے ہیں اور بدر میں شریک تھے اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام خمیر ہے خائے معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور عبدان سے نقل کیا ہے کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہیں اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کے والد کا نام جمیز ہے جیم اور زاء کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمزہ بن جمیز کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۰۔ حضرت خارجہؓ بن زید

حضرت خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرأ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ سب لوگ بنی اغر ہی سے مشہور ہیں غزوۂ بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے وہ ان کے چچا کے بیٹے تھے یہ دونوں ابوزہیر میں باکےمل جاتے ہیں۔ تمام شہدائے احد اسی طرح دفن کئے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر میں دفن کئے جاتے تھے۔ یہ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر میں سے ہیں بقول بعض یہی ہیں جن کے یہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوئے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے۔ خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر بھی تھے ان کی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح میں تھیں انہیں حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب ان کی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اس کو میں دختر سمجھتا ہوں چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خارجہ اور حضرت ابوبکر کے درمیان مواخات کرادی تھی جب کہ آپ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی۔ ان کے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اس میں کچھ اختلاف ہے جس کو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ میں اس کے بعد

لکھیں گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گزران کی طرف سے ہوااس نے ان کو پہچان لیا اوران پر حملہ کیا اوران کے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے میرے والد ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا ان میں یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام کا تھا جس کی وجہ سے یہ اس کی کنیت ہے۔ وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے یا حضرت ابوبکر ان کے یہاں اترے تھے انہوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا۔

۱۳۳۱۔ حضرت خارجہؓ بن زید

حضرت خارجہؓ بن زید خزرجی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابونعیم کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا ان (کے نام) میں اختلاف ہے بعض لوگ سید بن خارجہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں خارجہ بن زید اور میں ان کو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں۔ اس کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص ہم سے مر گئے جن کا نام خارجہ بن زید تھا ہم نے ان کو کفن پہنایا اور میں نماز پڑھنے کھڑا ہوا یکا یک میں نے کچھ آواز سنی میں نے پھر کے دیکھا کہ خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہیں پھر انہوں نے کہا سب لوگوں میں زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عند اللہ معتدل امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے جسم میں بھی قوی ہیں اور خدا کے کام میں بھی قوی ہیں اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہیں جو لوگوں کے بہت خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں لوگ مختلف ہو رہے ہیں ان کا انتظام درست نہیں ہوتا۔ اے لوگو! اپنے امام کی طرف متوجہ ہو اور ان کی بات سنو اور مانو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ ابن رواحہ ہیں اس قدر کہنے کے بعد آواز پست ہوگئی۔ خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کیا ہے اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ انہوں نے کہا کہ زید بن خارجہ ہے اور اسی حدیث کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے زید سے انہوں نے نافع سے یا زید بن نافع سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا میں نے اس کو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اس میں بھی ان کا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لوگوں نے ان کو کفن پہنایا۔ اس کے بعد انہوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہے۔ اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام زید بن خارجہ بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ میں کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ میں ان کو پہلا خارجہ سمجھتا ہوں یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انہوں نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ان کی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی اور یہی ہیں جنہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہیں کہ میں

ان کو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہوں یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہیں وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ابونعیم نے اس تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے اور ان کی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انہوں نے کلام کیا یہ نہیں لکھا کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے لہٰذا ان کا قول متناقض نہیں ہو سکتا اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور ان کے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہوں گے کیونکہ پہلے خارجہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان بات کرنے والے خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی اور صحیح بھی یہی ہے کہ زید بن خارجہ (موت کے بعد) کلام کرنے والا تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۳۳۲۔ حضرت خارجہؓ بن صلت

حضرت خارجہؓ بن صلت۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ یعلی بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ ان کے چچا (بیان کرتے تھے کہ انہوں) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور اسلام لائے تھے وہاں سے لوٹے ہوئے آرہے تھے ایک اعرابی کو انہوں نے دیکھا کہ اسے جنون ہو گیا ہے اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کے پاس کچھ دوا ہو تو اس کا علاج کرے کیونکہ تمہارے صاحب نیکی لے کے آئے ہیں (خارجہ کہتے تھے) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہو گیا تو اس نے مجھے سو بکریاں دیں میں نے وہ بکریاں نہیں لیں یہاں تک کہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو وہ بکریاں لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض میں لیتے ہیں تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھونک کے عوض میں لیا۔ اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے خارجہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہاں سے لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۳۳۔ حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذر

حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذر انصاری۔ اس کو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہے اور ابن ابی داؤد نے بھی ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام خارجہ ہے۔ حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا رفاعہ بن عبدالمنذر ہے۔ احمد بن عبدالجبار نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے خارجہ بن عبدالمنذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی ان کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بتایا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کی حدیث کہ ''سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن

ہے'' کو عطاردی سے نقل کیا ہے اور انہوں نے خارجہ بن عبدالمنذر کہہ دیا ہے یہ غلطی ہے کیونکہ یہ رفاعہ بن عبدالمنذر ہیں ہاں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ رفاعہ البتہ خارجہ کسی نے بھی نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۳۴۔ حضرت خارجہؓ بن عقفان

حضرت خارجہؓ بن عقفان۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے جب آپ بیمار تھے انہوں نے دیکھا کہ حضرت کے پسینہ نکل رہا ہے اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے باپ کی مصیبت پس نبیؐ نے فرمایا کہ تمہارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہیں ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث ان کے بیٹوں اور پوتوں کے پاس ہے اور وہ لوگ کچھ مشہور نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۵۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری

حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اس کو نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۳۶۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی

حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی۔ ان سے قدامہ یعنی ابوعبدالملک نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہے نہ کہ خارجہ بن عمرو کے نام سے۔ اور ابواحمد عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے۔

۱۳۳۷۔ حضرت خارجہؓ بن عمرو

حضرت خارجہؓ بن عمرو۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہے اور وہ زمانہ جاہلیت میں ابوسفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحیح نام ان کا عمرو بن خارجہ ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر کہا ہے حالانکہ وہ عبدالحمید بن بہرام ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہیں اس لئے کہ یہ حلیف ہیں ابوسفیان کے اور حلیف اس قبیلہ کا نہیں ہوتا جس سے حلف کرے اور جمح قریش ہی کے ایک شاخ ہے پس ان کو کیا ضرورت ہے کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کریں اور اس وجہ سے کہ اگر یہ ان کے علاوہ نہ ہوتے تو ابوموسیٰ ان کو ذکر نہ کرتے۔

۱۳۳۸۔ حضرت خارجہؓ بن المنذر

حضرت خارجہؓ بن المنذر۔کنیت ابولبابہ ہے۔انصاری ہیں۔عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن منذر ہے حالانکہ ابولبابہ کا یہ نام مشہور نہیں ہے ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ نہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذ ریعنی ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہے صرف اس وجہ سے کہ ان کے نام میں غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انہوں نے ان کے نام میں بھی غلطی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہے اور ان کے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہے کیونکہ ان کے والد کا نام عبدالمنذر ہے۔ابوموسی نے عبد کا لفظ نکال ڈالا اور صرف منذر کہہ لیا شاید بعض کاتبوں سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور ابوموسیٰ نے اس کو مستقل تذکرہ بنا دیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی غلطیاں بہت ہوتی ہیں اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائے گا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائے گا۔واللہ اعلم۔

۱۳۳۹۔ حضرت خارجہؓ بن نعمان

حضرت خارجہؓ بن نعمان۔علی بن سعید عسکری نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے معن بن عبداللہ یا عبداللہ بن معن سے سنا انہوں نے خارجہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بیشک ہم اس حالت میں تھے کہ ہمارا تنور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنی ہمارا اور آپ کا کھانا ایک ہی جگہ پکتا تھا) اور میں نے سورۂ قٓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کے یاد کر لی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ میں پڑھا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہیں۔ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو اور عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبیب سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن معن سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھیں۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ ہشام کی والدہ ہیں۔ خبیب: خاء پر پیش اور دونوں باء کے درمیان یاء ہے۔

۱۳۴۰۔ حضرت خالدؓ احدب

حضرت خالدؓ احدب، حارثی۔مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن عمارہ سے انہوں نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے دو بھائی ہیں ایک سے تو میں اللہ و رسول کے لئے محبت رکھتا ہوں اور دوسرے سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بغض رکھتا ہوں اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۴۱۔ حضرت خالدؓ ازرق

حضرت خالدؓ ازرق غاضری۔ صحابی ہیں حمص میں جا کے رہتے تھے اور وہیں وفات پائی۔ ان سے ابوراشد حمرانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں ایک اونٹنی پر کچھ مال لے کر گیا اور برابر آپ کے ساتھ چلتا رہا اس کے بعد انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا کے منیٰ میں آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعائے رحمت کیجئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا صلی اللہ علی المحلقین۔ ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۳۴۲۔ حضرت خالدؓ بن اساف

حضرت خالدؓ بن اساف جہنی۔ بھائی ہیں کلیب اور خبیب کے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیوں کے غلام تھے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپ کی خوش تھی ہم لوگوں نے خیال کیا کہ (اس وقت) اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کر کے آئیں ہیں ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے بعد اس کے آپ نے مالداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اس کو مالداری نقصان نہیں کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لئے صحت مالداری سے بہتر ہے اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہے ابوحفص بن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد میں شریک تھے اور خالد فتح مکہ میں تھے یہ حدیث ان دونوں میں سے کسی ایک سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ خالد احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہے کہ یہ جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔

۱۳۴۳۔ حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ بھائی ہیں عتاب بن اسید کے۔ ان دونوں کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبدشمس ہیں فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ میں وفات پائی یہ والد ہیں عبدالرحمٰن بن خالد کے مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ ابن اسید نے کہا ہے کہ اسید خزاز[1] تھے۔ خالد سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب منیٰ جانے لگے تو آپ نے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبدالرحمٰن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد بن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

---

[1] خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے اس کے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہیں۔

۱۳۴۴۔ حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس

حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس۔ عبدان نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انہوں نے احمد بن سیار سے اپنی سند کے ساتھ اور انہوں نے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ ان لوگوں نے مولفۃ القلوب کے ناموں میں بیان کیا ہے کہ منجملہ ان کے خالد بن اسید بن ابی المغلس بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلطی ہے صحیح نام ان کا خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ ہے۔

۱۳۴۵۔ حضرت خالدؓ اشعر

حضرت خالدؓ اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے بیٹے کے نام میں اختلاف ہے واقدی نے کہا ہے کہ کرز بن جابر کے ہمراہ فتح مکہ کے سال مکہ کے راستہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ہم نے ان کو حبیش کے نام میں ذکر کیا ہے ام معبد کی حدیث کے راوی یہی ہیں اور ابوعمر نے حبیش بن خالد بن منقذ خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کے والد خالد کو لوگ اشعر کہتے ہیں وہ اسی نام سے مشہور ہیں اور ابوعمر نے وہاں بیان کیا ہے کہ خالد کرز کے ساتھ شہید ہوئے اور کرز کے بیان میں لکھا ہے کہ کرز کے ساتھ جو شخص شہید ہوئے تھے ان کا نام حبیش بن خالد ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۴۶۔ حضرت خالدؓ بن ایاس

حضرت خالدؓ بن ایاس۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ابن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۴۷۔ حضرت خالدؓ بن ایمن

حضرت خالدؓ بن ایمن معافری۔ انہوں نے روایت کی ہے کہ عوالی (بلندی مدینہ) کے لوگ (اپنے یہاں سے نماز پڑھ کر آتے تھے اور پھر) نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے حضرت نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ وہ ہر نماز کو دو دو دفعہ پڑھیں۔ ابن ابی حاتم نے اسی طرح ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھ کر کہا ہے کہ یہ غلط ہے خالد بن ایمن صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور نہ سوائے ابن ابی حاتم کے اور کسی نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو عمرو بن شعیب سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۴۸۔ حضرت خالدؓ بن بکیر

حضرت خالدؓ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی کنانی۔ بھائی ہیں عاقل ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے ان کے دادا عبد یالیل نے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کے دادا نفیل بن عبدالعزی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور ان کی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ (جنگ) بدر سے

پہلے بھیجا تھا جن میں خالد بن بکیر بھی تھے انہیں لوگوں نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی تھی۔ یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ الایۃ (اور اے نبی یہ لوگ تم سے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ کیا اس میں جنگ لڑنا جائز ہے؟) یہ خالد جنگ رجیع واقع صفر ۴ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں نے قبائل ہذیل' عضل اور رقاصہ کے لوگوں سے قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی بھی ان کے ساتھ تھے وہ قید کر لئے گئے پھر مکہ میں انہیں سولی دی گئی انہیں لوگوں کے حق میں حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے۔

الا لیتنی فیھا شھدت ابن طارق وزید اوما تغنی الامانی ومرثدا

فدافعت عن حبی خبیب وعاصم وکان شفاء لو تدارکت خالدا

اے کاش میں اس موقع پر ابن عباس' زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی تو میں اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے۔

خالد جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۴۹۔ حضرت خالدؓ بن ثابت

حضرت خالدؓ بن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ میں شہید ہوئے غسانی نے عدوی سے ان کا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے ان کے والد کا نام ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۔ حضرت خالدؓ بن ابی جبل

حضرت خالدؓ بن ابی جبل جیم اور بائے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یائے تحتانیہ کے ساتھ کہتے ہیں۔ یہ عدوانی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ (آخر میں) انہوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ ان کی حدیث عبیداللہ بن موسیٰ نے یحییٰ بن معین سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہ گذر پر آپ ایک کمان کے سہارے کھڑے ہوئے تھے اور والسمآء والطارق پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ آپ نے اس کو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھ سے ثقیف کے لوگوں نے آ کر پوچھا کہ میں نے اس شخص سے کیا سنا؟ میں نے ان لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا ان کے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انہوں نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کی حالت خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہتا ہے اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اس کی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمٰعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے جبل بفتح جیم و بائے موحدہ کہا ہے اور بخاری نے اس کو اپنی تاریخ میں مسندی سے انہوں نے مروان سے نقل کیا ہے اور انہوں نے جبل بکسر جیم و یائے تحتانیہ کہا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے یحییٰ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے عبداللہ بن

عبدالرحمٰن طائفی سے انہوں نے خالد بن عبدالرحمٰن بن ابی جبل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا مگر یہ وہم ہے پہلی ہی روایت صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۱۔حضرت خالدؓ بن حزام

حضرت خالدؓ بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب، قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہیں اور حضرت (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں قدیم الاسلام ہیں جب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف دوبارہ ہجرت کی تو انہیں سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا تھا قبل اس کے کہ حبش پہنچیں انہیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا۔ **ومن یخرج من بیته مهاجرًا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله** (اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ ورسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اثنائے راہ میں اس کو موت آجائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا) اس کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۲۔ حضرت خالدؓ بن حکیم

حضرت خالدؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد یہ ان خالد کے بھتیجے ہیں جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور یحییٰ اسلام لائے تھے انہیں کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ان کے والد زمانہ جاہلیت میں اور نیز زمانہ اسلام میں سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خالد بن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابوعبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگوں کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا میں دوسروں کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابوعبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور ان کو چھوڑ دو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۳۔ حضرت خالدؓ بن حواری

حضرت خالدؓ بن حواری حبشی۔اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ان سے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والوں سے چن گئے جب ان کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۴۔حضرت خالدؓ بن ابی خالد

حضرت خالدؓ بن ابی خالد۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیوں میں شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۵۵۔ حضرت خالدؓ خزاعی

حضرت خالدؓ خزاعی۔ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ان کے سوا اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین باتیں مانگیں دو باتیں اس نے مجھے دے دیں اور تیسری نہیں دی الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ میں انشاء اللہ اس کی بحث ہوگی۔

۱۳۵۶۔ حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ

حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ، انصاری۔ عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کی لڑائیوں میں شریک تھے ان کا بھی ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۵۷۔ حضرت خالدؓ بن رافع

حضرت خالدؓ بن رافع۔ ان کی بابت اور نیز ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انہوں نے عبد بن مالک معافری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن عبداللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن رافع سے روایت کرتے تھے کہ نبیؐ نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر نہ کرو جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہوگا جو رزق تمہاری قسمت میں ہے وہ تم کو پہنچ جائے گا۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انہوں نے مالک بن عبد غافقی سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن حکم سے انہوں نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ عیاش: یاء اور آخر میں شین ہے۔ اور والد کا نام عباس ہے۔ باء اور سین کے ساتھ۔

۱۳۵۸۔ حضرت خالدؓ بن رباح

حضرت خالدؓ بن رباح۔ بھائی ہیں حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے ان کی کنیت ابو رویحہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی ان کے نسبی بھائی نہ تھے۔ اخیر میں یہ اور حضرت بلال مقام داری میں جو دمشق کے مضافات سے ہے رہتے تھے۔ حصین بن نمیر نے روایت کی ہے کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں۔ ہم دونوں غلام تھے ہم کو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونوں غریب تھے اللہ نے ہمیں مالدار کر دیا اور ہم دونوں گمراہ تھے اللہ نے ہمیں راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیوں کا) ہم سے نکاح کر دو تو الحمد للہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کرو تو لا الہ الا اللہ ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کندہ سے تھی۔ یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ بلال نے ایک گھر والوں سے نکاح کی درخواست کی اور کہا میں بلال ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے ان سے درخواست کی کہ ان کو شام ہی میں رہنے دیں حضرت عمر نے اس کو منظور کر لیا تھا انہوں نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرا دی تھی۔

چنانچہ یہ دونوں مقام داری میں رہے پھر بلال اور ان کے بھائی قبیلہ خولان میں گئے اور ان لوگوں سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لئے نکاح کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۵۹۔ حضرت خالدؓ بن ربعی

حضرت خالدؓ بن ربعی، تمیمی ثم النہشلی۔ بعض لوگ ان کو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہیں ان سرداروں میں سے ایک یہ بھی ہیں جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ اور قعقاع بن معبد اسد بن خذیمہ کے بھائی ربیعہ بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوئے تو) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے تم دونوں کو پہچان لیا اور آپ نے چاہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بنائیں حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص کو حاکم بنایئے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ فلاں شخص کو بنایئے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو میں دونوں کی رائے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جن کا یہ قصہ ہے قعقاع بن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ میں اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

حذار: حاء پر زیر اور ذال کے ساتھ اور ابوعمر نے اپنے مخطوطہ میں جیم اور دال کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۳۶۰۔ حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ

حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ابن ابی عاصم اور ہلال بن علاء نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے ان کی حدیث مجمع بن یحییٰ نے اپنے چچا ابراہیم سے انہوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ بخل سے پاک ہوگا جو زکوٰۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں (لوگوں کی) مدد کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۶۱۔ حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب

حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہے کنیت ان کی ابوایوب انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر، احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ ابن عقبہ، ابن اسحاق اور عروہ وغیر ہم کا قول ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو انہیں کے یہاں اترے اور انہیں کے یہاں قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ کے حجرے اور آپ کی مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہاں منتقل ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور مصعب بن عمیر کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ ہمیں عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس

بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہے کہ پانچ دن سے زیادہ آپ ان (بنو عمرو بن عوف) کے یہاں ٹھہرے تھے اور بنو عمرو کے خیال میں اس سے بھی زیادہ ٹھہرے۔ اور بعد اس کے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلئے ہمارے یہاں اتریئے رسول اللہؐ نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) بعد اس کے آپ کا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہ بھی سامنے آئے اور آپ نے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپ کا گذر ہوا انہوں نے بھی اترنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائے گی میں وہیں اتروں گا) پھر آپ کا گذر آپ کے ماموؤں بنی عدی [1] بن نجار پر ہوا انہوں نے کہا آپ اپنے ماموؤں کے یہاں چلئے آپ نے ویسا ہی جواب دیا پھر آپ کا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنی جہاں اب مسجد اقدس ہے) بیٹھ گئی پھر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جا کر اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور وہیں بیٹھ گئی بعد اس کے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہیں بولی پس رسول اللہ اترے اور ابو ایوب یعنی خالد بن زید نے آپ کا اسباب اٹھایا اور اپنے گھر میں لے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی یحییٰ بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے ابو رہم سماعی سے روایت کر کے خبر دی کہ ان سے ابو ایوب نے بیان کیا کہ نبی ﷺ میرے گھر کے نیچے کے حصہ میں ٹھہرے تھے اور میں بالا خانہ پر تھا اوپر چھت پر کچھ پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب دونوں اٹھے اور کپڑوں سے اس کو جذب کر لیا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول اللہؐ تک یہ پانی پہنچ [2] جائے پھر میں ڈرتے ڈرتے رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں لہٰذا آپ بالا خانہ پر تشریف لے چلئے پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول اللہؐ نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو میں اس کو دیکھتا تھا جہاں آپ کی انگلیوں کا نشان بنا ہوتا تھا وہیں سے میں کھاتا تھا مگر اس کھانے میں جو آپ نے مجھے بھیجا جسے میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کا نشان میں نے نہیں پایا رسول اللہؐ نے فرمایا ان میں پیاز تھی لہٰذا فرشتوں کے خیال سے میں نے اس کا کھانا پسند نہیں کیا مگر تم لوگ کھاؤ، یہ بھی مروی ہے کہ اس کھانے میں لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور ہے واللہ اعلم۔

حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو ایوب (ایک دفعہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے ابو ایوب سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنا گھر تمہارے لئے خالی کر دوں جس طرح تم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ اس گھر سے چلے آئیں

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپ کے ماموں تھے۔

[2] اس زمانے میں چھتیں ایسی ہوتی تھیں کہ ان سے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لئے بنا لیتے تھے۔

اور جتنا اسباب اس گھر میں تھا وہ بھی انہوں نے ابوایوب کو دے دیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ابوایوب سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ ابوایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھ کو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہئے کہ وہ میری زمین میں کام کریں ان کا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اس کو پنج گنا کر دیا اور بیس ہزار انہیں دیئے اور چالیس غلام کو دیئے ابوایوب بھی ان لوگوں میں تھے جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک رہے انہوں نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انفروا خفافا وثقالا پس میں اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہوں یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہیں رہے صرف ایک سال جب کہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اس سال نہیں گئے مگر اس کے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کوئی شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عباس' ابن عمر' براء بن عازب' ابوامامہ' زید بن خالد جہنی' مقدم بن معد یکرب' انس بن مالک' جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوایوب کی وفات ۵۰ ھ میں ہوئی جب کہ یہ جہاد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۱ ھ میں اور بعض کہتے ہیں ۵۲ ھ میں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ایک لشکر میں تھے جس کا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوئے تو یزید ان کی عیادت کو گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کی کیا خواہش ہے؟ ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ جب میں مرجاؤں تو تم مجھے لے کے سوار ہونا اور دشمن کے ملک میں جہاں تک تمہیں جگہ ملے چلے جانا اور وہیں مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب ان کی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا۔ ان کو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہیں ان کی قبر ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم کچھ حالات ان کے انشاء اللہ ان کی کنیت میں بھی بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۶۲۔ حضرت خالدؓ بن زید

حضرت خالدؓ بن زید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابوایوب کے علاوہ ہیں۔ حسین بن ابی زینب نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن زید سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ لے اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اب تو ہم بہت سے محل بنوالیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہے یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۶۳۔ حضرت خالدؓ بن سطیح

حضرت خالدؓ بن سطیح غسانی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۶۴۔ حضرت خالدؓ بن سعد

حضرت خالدؓ بن سعد۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عامر سے انہوں

نے خالد بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات کھجوریں عجوہ کے کھائے اس دن اس پر نہ کوئی زہر اثر کرے گا نہ جادو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ہے کہا ہے کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہ ہے جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اس کے بعد انہوں نے ایک حدیث ذکر کیا ہے۔ وہ حدیث ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۶۵۔ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص

حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت ان کی ابوسعید ہے ان کی والدہ ام خالد بن حباب بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ ہیں۔ ثقفی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ پانچویں تھے ۔ضمرہ ابن ربیعہ نے کہا ہے کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص کہتی ہیں کہ میرے والد پانچویں مسلمان تھے (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا کہ ان سے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انہوں نے کہا علی بن ابی طالب، ابوبکر، زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ انؓ کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہوں پھر انہوں نے اس کی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی کو اس کا علم ہے ان کے باپ ان کو دوزخ میں دھکیل رہے ہیں اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر پکڑے ہوئے ہیں ان کو آگ میں گرنے نہیں دیتے اس خواب کو دیکھ کر یہ بہت ڈرے اور انہوں نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ خواب سچا ہے پھر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ اللہ کو تمہارے ساتھ بھلائی منظور ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تم ان کی پیروی کرو اسلام میں تم ایسی باتیں کرو گے کہ وہ تم کو دوزخ میں جانے سے بچا لیں گے اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے گا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ (اس وقت مقام) اجیاد میں تھے انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگوں کو) کس کی طرف بلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں کہ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور اب جو تم ایسے پتھر کی پرستش کرتے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع اور نہیں جانتا کہ کون اس کی پرستش کرتا ہے اور کون اس کی پرستش نہیں کرتا اس کو چھوڑ دو خالد نے (یہ سن کے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اسلام سے خوش ہوئے اس کے بعد خالد چھپے رہے ان کے باپ کو ان کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے ان کی تلاش میں باقی بیٹوں کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے وہ ان کو پکڑ کر ان کے والد ابواحیحہ یعنی سعید کے پاس لے آئے سعید نے ان کو گالیاں دیں اور بہت سخت سست کہا اور ایک لاٹھی ان کے ہاتھ میں تھی اس سے ان کو مارا یہاں تک کہ اس لاٹھی کو ان کے سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہے؟ حالانکہ تو

دیکھتا ہے کہ تمام قوم ان کے خلاف ہے اور وہ ان کے معبودوں کی اور ان کے گزشتہ باپ دادا کی برائیاں بیان کرتے ہیں خالد نے کہا۔ ہاں۔ خدا کی قسم! میں نے ان کی پیروی کر لی پس اس پر ان کے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انہوں نے ان کو اور بھی مارا اور کہا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلا جا۔ خدا کی قسم! اب میں تجھے کھانے کو نہ دوں گا۔ خالد نے کہا کہ اگر تم مجھے کھانے کو نہ دو گے تو میں جب تک زندہ ہوں اللہ مجھے رزق دے گا۔ پس ان کے باپ نے ان کو نکال دیا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی اس سے کلام نہ کرے جو شخص اس سے کلام کرے گا اس کے ساتھ بھی میں ایسا کروں گا جیسا میں نے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول اللہؐ کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ میں رہتے تھے یہاں تک کہ مسلمانوں نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ ان کے باپ مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھے اور مکہ میں بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوئے تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ میں کوئی شخص ابن ابی کبشہ [1] کے خدا کی پرستش نہ کرنے پائے گا۔ خالد نے یہ سن کے کہا کہ اے اللہ! اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض میں وہ گئے۔

خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی بیوی امیمہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھیں وہیں ان کے بیٹے سعید بن خالد اور ان کی بیٹی ام خالد پیدا ہوئیں ان کی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف ان کے ساتھ ان کے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونوں حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر نبیؐ کے حضور میں بمقام خیبر پہنچے تھے نبیؐ نے ان کے متعلق اور مسلمانوں سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر میں ان کا حصہ بھی لگایا یہ نبیؐ کے ہمراہ قضیہ، فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک میں شریک تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں مذحج اور صنعاء کے صدقات کے لئے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور ان کے دونوں بھائی عمرو اور ابان برابر اپنے ان کاموں پر رہے جو رسول اللہؐ نے ان کے متعلق کئے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ لوگ اپنے کاموں سے لوٹ آئے حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ تم کیوں لوٹ آئے؟ رسول اللہ ﷺ کے عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہے تم لوگ اپنے کاموں پر واپس جاؤ ان لوگوں نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابواحیحہ [2] کے ہیں رسول اللہؐ کے بعد کسی کی طرف سے کام نہ کریں گے خالد یمن میں تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابان بحرین میں تھے اور عمرو تیماء، خیبر اور بعض قری عربیہ میں تھے۔ خالد اور ان کے بھائی ابان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں توقف کیا تھا انہوں نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگوں کا شجرہ نسب عالی اور اس کا میوہ شیریں ہے ہم آپ کے تابع ہیں چنانچہ جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی تو خالد اور ابان نے بھی ان سے بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر نے خالد کو ایک لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر میں بعہد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر ۱۴ ہجری شروع خلافت حضرت عمر میں ہوا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ملک شام میں واقعہ اجنادین میں حضرت ابوبکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے

---

[1] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

[2] بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہیں کیا۔

شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین واقعہ (موج) الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان میں سے کون سا پہلے تھا کون سا بعد میں؟ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ غسانی نے کہا ہے قری عربیہ اسی طرح یہ غیر منون ہے ان بستیوں کو کہا جاتا ہے جو حجاز میں ہیں۔ جیسا کہ بہت سے اہل علم نے مقید کیا ہے۔

۱۳۶۶۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید

حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔ غسانی نے یہ قول عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث

حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں نہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہوں گے کہ ان کی قوم ان کی بے قدری کرے گی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ عبس بن بغیض بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہیں۔ ان کی بیٹی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں انہوں نے حضرت کو قل ھواللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کلام نہیں کہ یہ صحابی نہیں ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابوموسیٰ نے کیوں ان کو ذکر کیا ہے؟ اگر اس وجہ سے ذکر کیا ہے کہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں منقول ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مسیح علیہ السلام اور دیگر نبیوں نے بھی بیان کی ہیں ان کو صحابہ میں کیوں نہ ذکر کیا؟

۱۳۶۸۔ حضرت خالدؓ بن سوید

حضرت خالدؓ بن سوید بعض لوگ ان کو خلاد کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے خلاد کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۶۹۔ حضرت خالدؓ بن سیار

حضرت خالدؓ بن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احمس بن غفار وہ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور لے کے گئے تھے یہ کلبی کا قول ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کو ایک دوسرے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۰۔ حضرت خالدؓ بن صخر

حضرت خالدؓ بن صخر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہیں۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی اور خالد مہاجرین حبش میں سے تھے وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ

(ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہاں سوار ہو کے جا رہے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ آپ جنازوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور آپ کی دعوت کی جاتی تھی تو آپ اس کو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپ نے (اثنائے راہ میں) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھے کہ اس سے پہلے آپ نے ان کو نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنی نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھہر جانا میں تم سے کچھ باتیں کروں گا چنانچہ جب رسول اللہ نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپ نے اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتیں نہ پہلے کبھی آپ کو کسی نے پڑھتے دیکھی تھیں اور نہ اس کے بعد دیکھیں تمام انصار نواحی مسجد میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول اللہ نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے گروہ انصار! پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیموں کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہاں تک کہ اب جو اللہ نے تمہیں اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور پرندے جو کھاتے ہیں اس میں بھی ثواب ہے خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار میں ایک یا دو سوراخ کر لئے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث میں دیکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہیں تو یہ بیٹے ہیں عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کے ان کے ساتھ ان کی بی بی رائطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں حبش میں ان کے بچے موسیٰ' عائشہ اور زینب پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابو موسیٰ کا کلام ہے انہوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ میں نے مہاجرین حبش میں حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہوں گے تو بیٹے ہیں عامر کے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس میں شک کیوں کیا؟ پہلے تو وہ لکھ چکے ہیں کہ یہ والد ہیں محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اسکے باوجود اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں بے شک یہ بیٹے ہیں صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہاں صحابی نہیں ہیں صحابی ان کے والد حارث ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۱۳۷۱۔ حضرت خالدؓ بن طفیل

حضرت خالدؓ بن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انہوں نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لئے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذبر ضاک من سخطک و اعوذ بعفوک من عقوبتک و اعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک (اے اللہ میں تیری ناخوشی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری تعریف ویسی نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۲۔ حضرت خالدؓ بن عاص

حضرت خالدؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہیں حارث اور ابوجہل فرزندان ہشام کے ان کے باپ عاص بدر میں بحالت کفر مقتول ہوئے۔ ان کو حضرت عمر بن خطابؓ نے مکہ میں حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبدالحارث خزاعی کو وہاں سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے بھی ان کو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ ان سے ان کے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا یہود پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کر دی گئی تھی انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ خالد نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیذی نے اور محمد بن ابوالقاسم طبرانی نے اور ابوشروان بن شیرزاذ دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو تم وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے عاص ہیں اور خالد عکرمہ کے والد ہیں نہ کہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگوں کا اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سعید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے (ایک دوسرے تذکرہ میں) لکھا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہیں خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونوں کے درمیان میں انہوں نے فرق کیا ہے اور ابونصر کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہیں سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام بن مغیرہ کے گویا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حیان بن ہلال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا کہ جب کسی مقام میں طاعون آ جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے باہر نہ نکلو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۷۳۔ حضرت خالدؓ بن عبادہ

حضرت خالدؓ بن عبادہ غفاری یہ وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن کنویں میں اتارا تھا پھر آپ نے کنویں میں کلی ڈال دی جس سے پانی بڑھ گیا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول اللہؐ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا تھا اس تیر کو انہوں نے کنویں میں گاڑ دیا تھا اس کنویں میں پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنویں میں اترے؟ تو خالد بن عبادہ غفاری اس میں اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کنویں میں ناجیہ بن جندب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں براء بن عازب اترے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۳۷۴۔ حضرت خالدؓ بن عبداللہ

حضرت خالدؓ بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث تحیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان میں قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتوں اور اونٹوں کی کچھ ضرورت ہے؟ قوم میں ایک شخص بنی مدلج کا تھا اس کے چہرے سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی قوم کو بچائے بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہ ہونے پائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۵۔ حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ بن سلامہ خزاعی، کنیت ان کی ابوخناش ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مسعود بن خالد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ان کے یہاں اترے تھے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کی (اور اس کا گوشت پکایا) خالد کے اہل وعیال بہت تھے نبیؐ نے اور آپ کے بعض اصحاب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور بچا ہوا خالد کو دے دیا خالد کے عیال واطفال نے اس کو کھایا اور پھر بھی بچا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۷۶۔ حضرت خالدؓ بن عبیداللہ

حضرت خالدؓ بن عبیداللہ بن حجاج سلمی۔ بعض لوگ ان کو ابن عبداللہ کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خزاعی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں مرتے وقت تہائی مال پر اختیار دیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حنین کے قیدیوں کو لے کے آئے تھے اور (مقام) جعرانہ میں ان کو تقسیم کیا تھا اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں ضعف ہے کیونکہ راوی اس کے مجہول ہیں۔

۱۳۷۷۔ حضرت خالدؓ بن عدی

حضرت خالدؓ بن عدی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے قبیلہ اشعر میں اترا کرتے تھے۔ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اور ابن مدینی نے اور احمد بن حنبل نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور عباس عنبری وغیرہم نے روایت کی ہے یہ لوگ ابوعبدالرحمٰن مقری سے وہ سعید بن ابی ایوب سے وہ ابی الاسود سے وہ بکر بن عبداللہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ خالد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسن طبری مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالاسود نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے خالد بن عدی جہنی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس کسی کے پاس اس کے بھائی کے یہاں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر طمع کے آئے تو وہ اس کو قبول کر لے

کیونکہ وہ ایک چیز ہے جو خدا نے اس کی طرف بھیجی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بسر: باء پر پیش اور سین کے ساتھ ہے۔

۱۳۷۸۔حضرت خالدؓ بن عرفطہ

حضرت خالدؓ بن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی ان کو بکری بھی کہتے ہیں یعنی قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہیں جس شخص کا یہ قول ہے وہ ان کو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہے یہ ثعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہیں بنی حزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہیں بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ان میں سے بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ خالد بیٹے ہیں عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہائلہ بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن حزاز بن کاہل بن عذرہ کے پس یہ عذری بھی ہیں اور حزازی بھی ہیں یہ ابو عمر کا کلام تھا اس میں سہو ہے جس کو ہم اخیر میں بیان کریں گے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا ابونعیم نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ عذری ہے اور عذرہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف۔اور یہ بھی غلط ہے۔ان کو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہیں رہتے تھے اور ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے جب ۴۱ھ میں حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبداللہ ابن ابی الحوساء نے مقام نخیلہ میں ان سے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انہوں نے جمادی الاولی میں ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ ان کو ابن ابی الحمساء کہتے ہیں۔ان سے ابوعثمان نہدی' عبداللہ بن یسار اور ان کے غلام مسلم نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن عرفطہ نے ان سے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اے خالد! عنقریب کچھ نئی باتیں اور اختلافات پیدا ہوں گے جب ایسا ہو تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مقتول قاتل نہ بنو تو ایسا کرنا ان کی وفات کوفہ میں ۶۰ھ میں اور بعض کا قول ہے کہ انکی وفات ۶۱ھ میں ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے پہلے نسب میں ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی یہ بعینہ وہی نسب ہے جو انہوں نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہیں جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہے سنان بن صیفی بن ہائلہ حزاز بن کاہل تک۔باقی رہا یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ بھتیجے ہیں ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہیں بہت کم مشہور ہیں مشہور نسب ان کا صیفی بن ہائلہ تک ہے وہ اور ثعلبہ حزاز میں جا کے مل جاتے ہیں اور ابن مندہ نے جو کہا ہے کہ یہ خزاعی ہے بالکل غلط ہے۔واللہ اعلم۔

حزاز: حاء پر زبر۔زاء پر شد اور الف کے بعد دوسری زاء ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۳۷۹۔ حضرت خالدؓ

حضرت خالدؓ۔ عرفطہ کے بھائی ہیں اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں۔ ان کا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن فضل بن احمد اور معبد بن عبدالواحد بن محمود نے خبر دی دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو طاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالشیخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح کندی نے ابو صالح سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہ ہو جائیں پس ایک شخص کا انصار میں سے انتقال ہوا جن کا نام اوس بن ثابت تھا اور انہوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس ان کے چچا کے دونوں بیٹے آئے وہی دونوں ان کے عصبہ تھے ان دونوں نے ان کی میراث لے لی ان کی بیوی نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم نکاح کر لو وہ لڑکیاں کچھ بدصورت تھیں لہذا ان دونوں نے نکاح سے انکار کر دیا پس ان کی بیوی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اوس کی وفات ہو گئی اور انہوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں ان کے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور ان کی میراث لے گئے میں نے ان دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کر لو مگر انہوں نے نہ مانا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں؟ اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا پس اللہ عزوجل نے نبیؐ پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء (مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اس چیز میں جو والدین اور اعزہ چھوڑیں اور عورتوں کا بھی) پھر رسول اللہؐ نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہے پھر اس کے بعد نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء قل الله یفتیکم فیهن (اے نبی تم سے عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں ان کی بابت فتویٰ دیتا ہے) پھر حضرت نے ان دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اس کے نبیؐ پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین --- الی قوله --- والله علیم حکیم (اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کی بابت کہ مرد کیلئے عورت سے دوگنا حصہ ہے) پس رسول اللہؐ نے میراث منگوائی اور ان کی بیوی کو آٹھواں حصہ دیا اور باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہنچی تو آپ نے پوچھا تمہیں کیا خبر پہنچی؟ تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیسی خبر ہمیں آپ کی طرف سے پہنچی ہے؟ آپ نے پوچھا کیا خبر پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہے جو گھوڑے پر چڑھ نہیں سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنایا ہے جو غیروں کے گھر میں مال لے جائیں گی حضرت نے ان کو قرآن پڑھ کر سنا دیا اور انہیں وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ وہ دونوں وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اوس بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حضرت عثمان کی

خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات نبیؐ کی زندگی میں فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبیؐ کے ہمراہ آپ کسی غزوہ میں نہ تھے سوائے فتح مکہ کے وہ اس وقت تک مشرک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ کی خلافت کے بہت دنوں بعد ہوئی اور تمام لوگوں نے اوس بن ثابت کے نام میں بھی ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبیؐ کی حیات میں ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت میں بہر حال یہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے وارث ہوئے حالانکہ ان کے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہوں گے نہ ان کے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹوں کو میراث نہیں پہنچتی) پس چاہئے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہ ہو تا کہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگوں نے اور کسی اوس کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

۱۳۸۰۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہے اور ابو عمرو کا نام ذکوان ہے یہ خالد بھائی ہیں ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نومسلموں میں سے ہیں (مقام) رقہ میں جا کے رہے تھے وہاں انکی اولاد تھی ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہے کیونکہ ان کے والد عقبہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ میں تھے تو ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے ازہر بن سیحان نے انہیں کے حق میں یہ شعر کہا ہے۔

یلوموننی ان جلت فی الدار حاسرا　　وقد فر منها خالد و هو دارع

لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا؟ حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے۔

مقام قرطبہ میں قبیلہ معیط کے جو لوگ ہیں وہ انہیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۸۱۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ

حضرت خالدؓ بن عقبہ۔ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنایئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان الایہ انہوں نے عرض کیا کہ اس کو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس میں شیرینی ہے اور اس پر ایک تازگی ہے اس کا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں؟ اور انہوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

۱۳۸۲۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی

حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۳۸۳۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب

حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میں ان کو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب ان کے دادا کی کنیت ہوگی اور نام ان کا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۴۔ حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔ بشر بن مفضل نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبیؐ وہیں تھے میں نے وہاں ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (اس کی قیمت میں چاندی) مجھے تول کر دی اور جھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابوداؤد اور عبدالصمد نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابوصفوان بن مالک سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انہوں نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۸۵۔ حضرت خالدؓ بن عمیر

حضرت خالدؓ بن عمیر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان سے حمید بن ہلال نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے (ابوموسیٰ نے بھی کہا ہے کہ) یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ انہوں نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہے کہ وہ بصرہ میں ان کے خطبہ میں شامل تھا۔

۱۳۸۶۔ حضرت خالدؓ بن عنبس

حضرت خالدؓ بن عنبس۔ ابوعبداللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے ان صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ جو مصر میں جا کے رہے تھے۔

۱۳۸۷۔ حضرت خالدؓ بن غلاب

حضرت خالدؓ بن غلاب۔ صحابی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہاں سے چلے آئے اور بصرہ میں رہنے لگے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انہوں نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد ان کی مدد کے لئے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر جو طائف میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اس وقت واقعہ جمل درپیش تھا میں نے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المومنین ہم میں ان کی عورتوں کو تقسیم کریں گے پس میں احنف بن قیس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا! میں نے ایسا ایسا سنا ہے انہوں نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے حضرت علی نے فرمایا اے احنف! اس بات سے خدا کی پناہ پھر انہوں نے پوچھا کہ یہ کون ہے احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا

(عمرو بن خالد) بن غلاب؟ احنف نے کہاہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس کے باپ کو رسول اللہؐ کے سامنے دیکھا ہے حضرت فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے تو ان کے باپ نے کہا کہ یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے فتنوں سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ! اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنوں سے بچالے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے تو اس صورت میں یہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام۔ واللہ اعلم۔

۱۳۸۸۔ حضرت خالدؓ بن فضاء

حضرت خالدؓ بن فضاء۔ علی بن سعید عسکری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے خالد بن فضاء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرآءت کس کی ہے حضرت نے فرمایا اس شخص کی جب تم اس کی قرآءت کو سنو تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۸۹۔ حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک

حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر میں بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۰۔ حضرت خالدؓ بن قیس

حضرت خالدؓ بن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر اور احد میں شریک تھے۔ بعض لوگ ان کا نام خلید کہتے ہیں ان کا ذکر وہیں کیا جائے گا مع ان کے نسب اور اختلاف کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۳۹۱۔ حضرت خالدؓ بن کعب

حضرت خالدؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

۱۳۹۲۔ حضرت خالدؓ بن لجلاج

حضرت خالدؓ بن لجلاج۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ایک حسن (درجہ کی) حدیث مروی ہے اس کو ابن عجلان نے زرعہ سے انہوں ابراہیم سے انہوں نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

۱۳۹۳۔ حضرت خالدؓ بن مالک

حضرت خالدؓ بن مالک تمیمی نہشلی۔ یہی ہیں جنہوں نے قعقاع بن معبد تمیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونوں سے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جس نے مانگا اور کھلایا اس شخص کو جس نے کھایا اور میں نے اپنی دیگوں کو چڑھا دیا جب مچھلیاں بکثرت آگئیں اور میں نے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور اس کی رانوں کو اس کے گھوڑے سمیت چھید دیا اس کے بعد کہا کہ اے قعقاع! تمہاری کیا فضیلت ہے؟ تو انہوں نے کہا (اپنے چچا) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہے اس کو انہوں نے اہل عرب سے گروی رکھا تھا اور یہ دونوں جوتیاں میرے دادا کی ہیں جس کو پہن کر انہوں نے چالیس چراگاہوں کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہے جس کے ذریعے سے انہوں نے سات بادشاہوں کے درمیان صلح کرا دی جن میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سوید بن زرارہ ایسے تھے کو جو ڈرنے والا ان کی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی ان کے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس ربیعہ بن حذار نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہے مگر میں نے ان کے مقابلہ پر ایسے شخص کو ان کے مقابل میں کیا ہے جس کے باپ معبد ہیں اور چچا حاجب ہیں اور دادا زرارہ ہیں۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ پھر قعقاع بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونوں مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کو امیر بنائیے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں اختلاف نہ کرتے تو میں ان دونوں کو امیر بنا دیتا اور تم دونوں کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ میں گذر چکی ہے وہاں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے خالد بن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم اور کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا اور سوائے ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی میں نے نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۴۔ حضرت خالدؓ بن معبد حدلی

حضرت خالدؓ بن معبد حدلی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ ان کے بیٹے معبد بن خالد نے ابو سریحہ یعنی حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے تمہارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونوں میں پہلے مسلمان تھے جو ملک شام کے شہر عذراء میں جا کے ٹھہرے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۹۵۔ حضرت خالدؓ بن مغیث

حضرت خالدؓ بن مغیث۔ ابوبکر بن ابی عاصم نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بشر یعنی اسماعیل بن عبد اللہ نے ابو سعید جعفی سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہے (اس روایت میں اسی طرح ہے

حالانکہ صحیح یہ ہے کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے) انہوں نے خالد بن مغیث صحابی سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا میں نے قزمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا قزمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت میں خیانت کی تھی۔ اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابوسعید سے روایت کیا ہے نیز اس کو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہے ان سب لوگوں نے سند میں خالد کو صحابی کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ نبیؐ سے مرسلا روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۳۹۶۔ حضرت خالدؓ بن نافع

حضرت خالدؓ بن نافع۔ کنیت ان کی ابونافع خزاعی۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہؐ (نماز میں) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یارسول اللہؐ! آپ بہت دیر تک بیٹھے یہاں تک کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی اس میں اللہ سے تین باتوں کی درخواست کی دو باتیں تو اللہ نے مجھے دے دیں اور ایک نہیں دی میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگوں پر اس قسم کا عذاب نہ کرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کیا تھا اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمہارے تمام لوگوں پر مسلط نہ کرے جو تمہاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ تم میں باہم لڑائی نہ ہو اس کو اللہ نے نامنظور[1] کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صرف وہیں تک روایت کیا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انہوں نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہے حالانکہ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ان کے بیٹے نافع ہے دونوں تذکروں میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خالد خزاعی کے تذکرے میں کہا ہے جن کا نسب نہیں بیان کیا کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں کی درخواست کی تھی اخیر حدیث تک ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں کیا ہے اور حق انہیں کے ہاتھ میں ہے اور ہم نے انہیں کے اتباع سے دونوں تذکروں کو قائم رکھا اور جو اس میں صحیح تھا اس کو بیان کر دیا۔ واللہ اعلم۔

۱۳۹۷۔ حضرت خالدؓ بن نضلہ

حضرت خالدؓ بن نضلہ۔ کنیت ان کی ابوبرزہ ہے اسلمی۔ ہیثم بن عدی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور واقدی نے ان کا نام عبداللہ بن نضلہ بتایا ہے اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے ان کا تذکرہ اور اور مقامات میں کیا ہے عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ اور مقامات میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نہ رہیں گے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

۱۳۹۸۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید۔ انصاری۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلبی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جن پر اس جنگ میں بڑی مصیبت پڑی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اسی قدر جانتا ہوں۔

۱۳۹۹۔ حضرت خالدؓ بن ولید

حضرت خالدؓ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابوسلیمان ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالولید، قریشی مخزومی۔ والدہ ان کی لبابہ صغریٰ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبریٰ مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بیٹی تھیں حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی اور بہن تھیں لبابہ کبریٰ زوجہ عباس بن عبدالمطلب عم نبی کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قبہ اور اعنۃ الخیل انہیں کے متعلق تھا قبہ اس خیمہ کو کہتے تھے جس میں لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہؐ کے حضور میں وہ خود' عمرو بن عاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیئے۔ حضرت خالد کے اسلام اور ان کی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۶ھ میں ہوا تھا اور خیبر اس کے بعد محرم ۷ھ میں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۵ھ میں جب رسول اللہؐ نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ۸ھ میں ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے سواروں کے سربراہ تھے حدیبیہ ۶ھ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہے اس لئے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد بن ولید مشرکوں کے سواروں کے سردار تھے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ کعبہ کی زیارت کے لئے تشریف لے چلے نہ کہ بارادہ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے تھے پس رسول اللہؐ چلے یہاں تک کہ جب مقام عسفان میں پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ میں سے تھے آپ کو ملے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! قریش نے آپ کے آنے کی خبر سنی ہے لہٰذا وہ مقام عوذ المطافیل میں جمع ہوئے ہیں سب نے چیتے کی کھالیں پہنی ہوئی ہیں اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کہ مکہ میں بجبر وقہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہیں جن کو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع میں بھیجا ہے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خرابی! قریش کی لڑائی نے ان کو فنا کر دیا (اور پھر باز نہیں آتے) پس یہ حدیث صحیح ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خالد اس دن قریش کے سواروں کے سردار تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے

ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ایک منزل میں فروکش ہوئے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول اللہؐ پوچھتے تھے کہ اے ابو ہریرہ یہ کون ہے؟ میں کہہ دیتا تھا کہ فلاں شخص ہے تو فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرے تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندہ خدا ہے! خالد بن ولید جو ایک تلوار ہے خدا کی تلواروں میں سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہے کیونکہ نبیؐ نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب غزوۂ موتہ میں دیا تھا۔ آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگوں کو زید، جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے کہ اس دن میرے ہاتھ میں سات تلواریں ٹوٹ گئیں صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ میں رہی اور جب سے اسلام لائے برابر رسول اللہؐ نے سواروں کی سرداری ان کے متعلق رکھی اور موقع جنگ میں یہ ہمیشہ سواروں کے آگے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور اس میں بڑے بڑے کارنامے انہوں نے کئے ان کو رسول اللہ عزیٰ کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جس کی وہ بہت تعظیم کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اس کو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا۔

یا عز کفرانک لا سبحانک   انی رایت اللہ قداھانک

اے کفر کی عزت! تیری کچھ پاکی نہیں ہے۔ میں نے اللہ کو دیکھا ہے کہ اس نے تیری توہین کی ہے۔

حضرت خالد کسی لڑائی میں فتح مکہ سے پہلے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپ نے ان کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے انہوں نے وہاں سے ایسے لوگوں کو قتل کیا جن کا قتل جائز نہ تھا نبیؐ نے فرمایا اے اللہ! میں تیرے سامنے براءت کرتا ہوں اس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انہوں نے مقتولوں کی دیت ادا کی اور جس قدر مال ان کے لوٹے گئے اس کی قیمت دی یہاں تک کہ کتے کے پانی پینے کے برتنوں کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچا رہا وہ حضرت علی نے انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا جب رسول اللہؐ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کر آئے تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان پر اس کا انکار کیا اور ان دونوں میں باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا پس نبیؐ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) تقسیم کر دے تب بھی ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلہ بنی سلیم کے ساتھ رسول اللہؐ کے آگے والے حصہ لشکر میں تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول اللہؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے اور ان کے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونک دیا وہ اچھے ہو گئے۔ ان کو رسول اللہؐ نے اکیدر بن عبدالملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے اس کو قید کر لیا اور رسول اللہؐ کے حضور میں لے آئے حضرت نے ان سے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا اور ۱۰ میں رسول اللہؐ نے ان کو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ ان کے ہمراہ ان میں سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ

کر نجران میں اپنی قوم کے پاس چلے گئے۔ پھر رسول اللہؐ کے بعد حضرت ابوبکر نے ان کو قتال مرتدین میں سردار لشکر بنایا انہیں مرتدین میں سے مسیلمہ حنفی یمامہ میں تھا۔ ان لوگوں کی لڑائی میں حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور انہیں مرتدین میں سے مالک بن نویرہ قبیلہ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کے ساتھ تھا مگر لوگوں نے مالک بن نویرہ کے قتل میں اختلاف کیا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حالت اسلام میں قتل ہو گیا حضرت خالد کو ان کی ایک گفتگو سن کر شبہ ہو گیا تھا ابوقتادہ نے ان کے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ میں تمہارے جھنڈ کے نیچے قتال نہ کروں گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔ اہل فارس و روم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے اور دمشق کو انہیں نے فتح کیا ان کی ٹوپی میں جس کو پہن کر جنگ کرتے تھے رسول اللہ کا ایک موئے مبارک تھا اسی کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتح مند رہتے تھے۔

ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ ان بالوں کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لئے اور ایک ٹوپی میں نے بنائی اس ٹوپی کے آگے والے حصہ میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا جس مہم میں میں اس ٹوپی کو پہنتا ہوں وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان سے ابن عباس' جابر بن عبداللہ' مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اور معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی اثناء میں ایک کفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول اللہؐ نے چاہا کہ اس کو کھائیں لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہ کفتار ہے پس رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ اٹھا لیا (حضرت خالد کہتے ہیں) میں نے کہا کہ کیا یہ حرام ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پیدا ہوتی لہٰذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے کہ پھر میں نے اسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول اللہؐ دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ میں نے سو لڑائیاں یا اس کے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے جس میں تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہ ہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہوں جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے نامردوں میں آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں ہے میں اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہوں۔ مقام حمص میں جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ ۲۱ میں بعہد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے وصیت کی تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ بنی مغیرہ کی عورتیں خالد پر رونے کے لئے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں کہ وہ ابوسلیمان کے لئے روئیں بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہ ہو۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت نہیں بچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ

منڈوائے ہوں۔ جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیئے۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ خالد کی اولاد کوئی باقی نہ تھی مدینہ میں ان کے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث میں لئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سریج بن یونس: سین اور جیم کے ساتھ والعوذ امطافیل: ان سے مراد عورتیں اور بچے ہیں۔ عوذ اصل میں عائذ کی جمع ہے کئی جننے والی اونٹی مطافیل مطفل کی جمع ہے بچہ والی اونٹنی اس کا قول نقع ولقلقہ:

نقع: آواز بلند کرنا بعض لوگ کہتے ہیں گریبان پھاڑنا۔ لقلقہ: حرکت واضطراب والی آواز۔ لقلق: زبان

۱۴۰۰۔ حضرت خالدؓ ابو ہاشم

حضرت خالدؓ۔ کنیت ان کی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ اکابر اصحاب رسول اللہؐ سے تھے حضرت ان کو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوۃ [1] وسطیٰ کے بارے میں ہم نے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اس کی تحقیق کئے دیتا ہوں چنانچہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور وہ آپ کی خدمت میں بہت دلیر تھے پس وہ اجازت لے کر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہے۔ ان کو رسول اللہؐ نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے ان کی مونچھوں [2] پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو نہ کترانا یہاں تک کہ مجھ سے ملو مگر قبل اس کے یہ واپس آئیں رسول اللہ کی وفات ہوگئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی موچھیں نہ کتراؤں گا یہاں تک کہ حضرت سے ملوں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے لوگوں نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں لکھا ہے ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ وہاں کریں گے۔

۱۴۰۱۔ حضرت خالدؓ بن ہشام

حضرت خالدؓ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے نسب نہیں بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہے کہ خالد بن ہشام بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے اور انہوں نے ان کو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کلام ہے ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مؤلفۃ القلوب کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ منجملہ ان کے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھے پھر انہوں نے ابو جہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر قید کر لئے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نمازوں کی اور خاص کر صلوۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو اس کی تعیین میں اختلاف تھا۔

[2] مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا۔

۱۴۰۲۔ حضرت خالدؓ بن ہوذہ

حضرت خالدؓ بن ہوذہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابوعمر کا قول ہے یہ اوران کے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبیؐ نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونوں مؤلفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہیں عداء بن خالد کے جن سے رسول اللہؐ نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خالد اوران کے بیٹے عداء دونوں مسلمان ہو گئے تھے اوراپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوذہ (جو خالد کے والد ہیں) انف الناقہ کی اولاد سے نہیں ہیں جن کی حطیئہ نے تعریف کی ہے وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہیں مگران خالد کے دادا کو بھی لوگ انف النافہ کہتے ہیں ان کے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ گیا تھا تو میں نے نبی کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں ایسا ہی لکھا ہے کہ عامری ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کی مخالفت کی اورانہوں نے ان کو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکاء بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر صعصعہ میں جا کے مل جاتے ہیں ان کو ابن ابی عاصم نے بنی بکاء سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۰۳۔ حضرت خالدؓ بن یزید

حضرت خالدؓ بن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہیں زید بن حارثہ کے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انہوں نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائے گا۔ جو شخص زکوۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے اور مصیبت میں (لوگوں کو) دے۔ ان کو ابن ابی عاصم نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بخاری نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۰۴۔ حضرت خالدؓ بن یزید مزنی

حضرت خالدؓ بن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس گھر والوں کے یہاں شام کو بکریاں آتی ہیں اوران کے یہاں رہتی ہیں فرشتے ان کے لئے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعائے مغفرت کیا کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۰۵۔ حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ

حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد بن ابی ہلال نے علی بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابوامامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابوامامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انہوں نے رسول اللہؐ سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ خالد نے ابوامامہ سے حدیث پوچھی تھی۔

باب الخاء والباء

۱۴۰۶۔ حضرت خبابؓ خزاعی

حضرت خبابؓ۔ کنیت ان کی ابوابراہیم ہے' خزاعی ۔ یزید بن خباب نے قیس سے انہوں نے مجزاۃ بن ثور اسلمی سے انہوں نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر پردہ ڈال' میرے خوف کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو غسان نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مجزاۃ بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید یہی صحیح ہے۔

۱۴۰۷۔ حضرت خبابؓ بن ارت

حضرت خبابؓ بن ارت۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ خباب بیٹے ہیں ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابویحییٰ یہ عربی النسل ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ گرفتار کر کے مکہ میں بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھیں پس یہ (خباب) تمیمی النسب' خزاعی الولاء اور زہری الحلف ہیں کیونکہ ان کی سیدہ ام انمار عوف بن عبدعوف بن عبدالحارث بن زہرہ والد عبدالرحمٰن بن عوف کی حلیف تھیں۔ یہ خباب ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگوں میں ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں اسلام میں یہ چھٹے شخص تھے (یعنی اس سے پہلے پانچ آدمی مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول اللہؐ، ابوبکر، خباب' صہیب، بلال، عمار اور سمیہ والدہ عمار۔ پس رسول اللہ کو تو اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو خود ان کی قوی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور دھوپ میں لٹائے گئے اور ان کو لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جس قدر اللہ نے چاہا تکلیف ہوئی۔ شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے ان کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے خباب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دین دار) لوگ تھے (ان کی یہ حالت تھی کہ) ان میں ایک شخص کو پکڑ کے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرا لا کر اس کے سر پر رکھ دیا جاتا تھا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے چھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ

کنگھیاں اس کے ہڈی اور پٹھے تک پہنچ جاتی تھیں اور یہ بات اس کو اس کے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ رکھے گا اور بھیڑیا بکریوں کی چرواہی کرے گا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو۔ ابو صالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلواریں بنایا کرتے تھے رسول اللہ ان سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے ان کی سیدہ کو جب اس کی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا ان کے سر پر رکھنے لگی انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! خباب کی مدد کر پس ان کی سیدہ ام انمار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتوں کے بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوالے چنانچہ خباب گرم لوہا لے کے اس کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان مصائب کی کیفیت پوچھی جو انہیں مشرکین سے پہنچتی تھیں تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھو حضرت عمرؓ نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی خباب نے کہا کہ آگ روشن کی جاتی تھی اور اس میں لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اللہؐ نے ان کے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان مؤاخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان میں مؤاخات کرائی تھی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ' مسروق' قیس بن ابی حازم' شقیق' عبداللہ سنخبرہ' ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل' شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن راشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن خباب بن ارت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور اس کو بہت طول دیا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایاں ہاں یہ نماز رغبت اور خوف کی ہے میں نے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور کر لی اور میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میری امت باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہیں فرمائی۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن انخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاصم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابو خالد سے جو عبداللہ (بن مسعود) کے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک دن اسی حال میں ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم ان سے باتیں کرو یا انہیں کچھ حکم دو خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں؟ شاید میں انہیں کسی ایسی بات حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول اللہؐ کی خباب کی عیادت کو گئی اور ان لوگوں نے

(خباب سے) کہا کہ اے ابوعبداللہ! تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا میں) نہیں پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہم نے اس قدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہیں شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہے۔ حضرت خباب بہت سخت اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم خباب (کی عیادت) کو گئے اور ان کے ساتھ داغ لگائے گئے تھے (ان کو سخت تکلیف تھی) پس انہوں نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول اللہؐ نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک میں موت کی دعا مانگتا۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو سرزمین کوفہ میں صحابہ میں سے مدفون ہوئے۔ ان کی وفات ۳۷ میں ہوئی۔ زید بن وہب نے کہا ہم حضرت علی کے ساتھ آ رہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہاں تک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو داہنی طرف ہم لوگوں کو سات قبریں ملیں حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کے جانے کے بعد خباب بن ارت کی وفات ہوگئی انہوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائیں وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے گھروں میں دروازوں پر دفن کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انہوں نے باہر دفن کرنے کی وصیت کی تو اور لوگوں نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انہوں نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا گیا اور جسمانی آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا بعد اس کے حضرت علی ان کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا **السلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لا حق اللهم اغفرلنا ولهم وتجاوز بعفوک عنا وعنهم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف وارضی الله عزوجل.** (تم پر سلام ہو اے رہنے والو! جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے اگلے سامان کرنے والے ہو اور ہم تم سے عنقریب ملنا چاہتے ہیں اے اللہ! ہم کو اور ان کو بخش دے اور اپنی بخشش سے ہم سے اور ان سے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے) ابو عمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات ۳۷ میں ہوئی بعد اس کے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان میں شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب ان کی وفات ہوئی ان کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی اور ان کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہی ہے کہ ان کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی مگر جنگ صفین میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہو گیا اس کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکے اور جن خباب کی وفات ۱۹ھ میں ہوئی وہ عتبہ بن مروان کے غلام تھے اور ابو عمر نے ان کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہے جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہیں ان کا ذکر بھی آئے گا اور ان دونوں نے شرکائے بدر میں خباب بن ارت کا ذکر کیا ہے جو بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے پھر خباب غلام عتبہ جو بدر میں شریک تھے کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنی ان کے حلف عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ پھر ابونعیم نے مولائے عتبہ کا

یہ حال لکھا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ ان کی کوئی روایت معلوم ہے یہی دلیل اس بات کی کافی ہے یہ دونوں دو جدا شخص ہیں کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادیں چھوڑی تھیں جن میں سے ایک عبداللہ تھے جن کو خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو جدا قبیلے ہیں اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ بنی زہرہ یعنی ان کے حلیفوں میں سے خباب بن ارت غزوۂ بدر میں شریک تھے اور انہوں نے بنی نوفل میں سے خباب مولائے عتبہ بن غزوان کو بھی ذکر کیا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولیٰ کوئی اور ہے خباب بن ارت کے علاوہ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۰۸۔ حضرت خبابؓ ابوالسائب

حضرت خبابؓ ۔ کنیت ان کی ابوالسائب ہے۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خباب مولائے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبد مناف انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا وضوء (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہے (صرف شک سے نہیں جاتا) ان سے صالح بن حیوان نے روایت کی۔ اور ان کے بیٹے مقصورہ میں رہتے تھے ان میں سے سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ تھے۔ میں نے ابوعمر کا پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ کوئی اور خباب ہیں ابوسائب کے علاوہ حالانکہ یہ وہی ہیں بخاری نے کہا ہے کہ سائب بن خباب ابومسلم صاحب مقصورہ جن کو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولی بھی کہتے ہیں۔

۱۴۰۹۔ حضرت خبابؓ مولائے عتبہ

حضرت خبابؓ مولائے عتبہ بن غزوان۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور ان کے مولیٰ عتبہ رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابویحیٰ ہے ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش سے رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان اور جناب مولائے عتبہ بن غزوان یہ دونوں شریک تھے۔ خباب نے مدینہ میں ۱۹ھ میں بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۱۰۔ حضرت خبابؓ والد عطاء

حضرت خبابؓ والد عطاء۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور ابوبکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم

نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کے انہوں نے نبی کو دیکھا ہے حالانکہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ ان کی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لئے خوشی! ہو میں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہؐ کے دوست ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۱۱۔ حضرت خبابؓ بن قیظی

حضرت خبابؓ بن قیظی بن عمرو بن سہل، انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور ان کے بھائی بن قیظی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا نام حباب حائے مہملہ کے باب میں لکھا ہے ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں۔ اور اس پر اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

۱۴۱۲۔ حضرت خبابؓ بن منذر

حضرت خبابؓ بن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے ان کو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام حباب ہے یعنی حائے مہملہ کے ساتھ اور کہا ہے کہ ہم نے ان کا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

۱۴۱۳۔ حضرت خبیبؓ بن اساف

حضرت خبیبؓ بن اساف۔ اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں ابن عنبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ، انصاری خزرجی۔ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے اور مدینہ میں آ کے رہے تھے یہ دیر سے اسلام لائے تھے جب نبیؐ بدر کی طرف تشریف لے چلے تو اثنائے راہ میں یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لئے تشریف لئے جاتے تھے میں تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک اور شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے، ہم لوگوں نے آپ سے کہا کہ ہمیں اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہماری قوم کسی لڑائی میں جائے اور ہم اس کے ہمراہ نہ جائیں (لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں) رسول اللہؐ نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ ہم مشرکوں کے مقابلہ میں مشرکوں سے مدد نہیں لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین میں سے میرے شانے پر تلوار ماری میں نے اس کو قتل کر دیا اور بعد اس کے اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھ سے کہا کرتی تھی کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتی ہوں جس نے تمہیں یہ

۱؎ یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الٰہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اے پرندے تو ہم سے اچھا ہے کہ تجھ سے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

حمائل! پہنائی ہے اور میں کہتا تھا کہ میں ہمیشہ اس شخص کو یاد کیا کرتا ہوں جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیج دیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ خبیب دادا ہیں خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب استاد امام مالک کے ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کو بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول اللہؐ نے اس پر لعاب مبارک ڈال دیا اور ہاتھ پھیرا اور اس کو اٹھا دیا پس وہ چلنے لگے۔ یہی ہیں جنہوں نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگوں کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انہوں نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اس کے کہ (ان کے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عنبہ: نون اور باء کے ساتھ۔

۱۴۱۴۔ حضرت خبیبؓ بن اسود

حضرت خبیبؓ بن اسود، انصاری۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبیؐ سے ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد۔ خبیب ان لوگوں کے غلام تھے۔ ابوتمیلہ نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب ان کے حلیف تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار میں سے تھے پھر بنی نجار میں سے تھے پھر بنی سلمہ میں سے تھے اس کلام میں اعتراض ہے کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہیں سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں پھر (خبیب) کس طرح ان (دونوں قبیلوں) سے ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۵۔ حضرت خبیبؓ بن حارث

حضرت خبیبؓ بن حارث۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خائے معجمہ کی ردیف میں ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ ان کے نام میں جیم ہے اور سب لوگوں نے جیم ہی میں ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۴۱۶۔ حضرت خبیبؓ ابوعبداللہ

حضرت خبیبؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ جہنی ہے۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابومسعود نے ابی فدیک سے انہوں نے ابی ذئب سے انہوں نے اسید بن اسید براد سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ میرے خیال میں ان کے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے میں رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم میں نبی کی تلاش میں نکلے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں وہ کہتے تھے کہ ہم نے نبی کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر میں نے کچھ نہ

---

۱ حمائل مراد وہ زخم ہے جو ان کے شانے پر لگا تھا جس کا نشان بشکل حمائل کے باقی رہ گیا تھا۔

کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کہ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہر صبح وشام تم قل ھواللہ اور معوذ تین پڑھ لیا کرو یہ تمہیں ہر کام کے لئے کفایت کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ (عبداللہ بن خبیب) اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہے مشہور اور صحیح یہی ہے کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ کہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے بغیر دادا کی روایت کے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے ابن ابی ذئب سے اور کہا ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اور طبری، ابن قانع اور ابن سکن نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

اسید: دونوں میں ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

۱۴۱۷۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری اور یعقوب سے وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنی امام احمد کہتے تھے یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کو جاسوس بنا کر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی اقلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھا ان پر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہاں تک کہ جب مقام ہدہ میں عسفان اور مکہ کے درمیان میں پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جن کو بنی لحیان کہتے ہیں ان کی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازوں کے لے کر ان کی طرف چلے ان کے قدم کو پہچانتے ہوئے چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں جہاں وہ لوگ اترے تھے ان کی کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھیں تو انہوں نے کہا یہ تو یثرب کی کھجوروں کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور ان کے اصحاب کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دے دو ہم تم سے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کریں گے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم! ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اتروں گا اے اللہ! اپنے نبی کو ہماری خبر پہنچا دے پھر کافروں نے انہیں تیر مارنا شروع کئے پس عاصم کو معہ اور سات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے انہیں میں سے خبیب انصاری اور زید بن دشنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب ان پر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانیں کھول کر ان کو باندھا تو تیسرے شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہے واللہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤں گا مجھے تو انہیں

مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی ہے پس کافروں نے ان کو گھسیٹا اور مارا مگر وہ ان کے ساتھ جانے پر راضی نہ ہوئے بالآخر کافروں نے ان کو وہیں قتل کر دیا اور خبیب کو اور یزید بن دثنہ کو لے کے چلے اور ان کو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہے) مکہ میں بیچ ڈالا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا یہ خبیب وہی ہیں جنہوں نے حارث بن عامر بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیب (کچھ دنوں) ان کے یہاں قید رہے یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے ان کے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے حارث کی کسی لڑکی سے استرا مانگا تا کہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کر لیں اس نے دے دیا اسی اثناء میں اس کا ایک بیٹا ان کے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہاں تک کہ وہ لڑکا ان کے پاس پہنچ گیا اور میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ خبیب نے اس کو اپنے ران پر بٹھالیا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ تم سمجھتی ہو کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا نہ کروں گا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا خدا کی قسم! میں نے ان کو ایک دن انگور کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس زمانے میں انگور تھے بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے خبیب کے لئے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر حل میں لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اجازت ہو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا خدا کی قسم! اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہے تو میں ابھی نماز میں طول دیتا اے اللہ! انہیں شمار کر لے اور انہیں گن گن کے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ رکھ (بعد اس کے یہ اشعار انہوں نے پڑھے)

فلست ابالی حین اقتل مسلما　　علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء　　یبارک علی اوصال شلو ممزع

مجھے کوئی پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے' یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے۔

بعد اس کے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اس نے حضرت خبیب کو قتل کر دیا خبیب ہی نے ہر اس مسلمان کے لئے جو روک کر قتل کیا جائے یہ نماز مستحب کر دی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انہوں نے اپنے اخیر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اسی دن جس دن یہ واقعہ ان پر گذرا قریش کے کافروں نے جب سنا کہ عاصم قتل کر دیئے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جا کے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لا دیں جس سے وہ پہچانے جاسکیں عاصم نے بھی بدر کے دن ان کے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا (چنانچہ یہ لوگ گئے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہنچے) اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑ کی متعین کر دی اس نے عاصم کے جسم کو ان لوگوں سے بچالیا اور یہ لوگ ان کے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہ ہوئے۔

جیسا کہ اس روایت میں ہے کہ بنو حارث بن عامر نے خبیب کو خریدا تھا ایسا ہی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو ان لوگوں کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اس نے عقبہ بن حارث کے لئے ان کو مول لیا تھا تا کہ وہ ان کو اپنے باپ کے عوض میں قتل کرے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے خریدنے میں ابو اہاب بن عزیز' عکرمہ بن

ابی جہل، اخنس بن شریق، عبیدہ بن حکم بن اوقص، امیہ بن ابی عتبہ، بنو حضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ ان مشرکوں کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگوں نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے ان کو اپنے گھر میں قید رکھا پھر جب ان لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف ان کو لے گئے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے:

لقد جمع الاحزاب حولی والبو	قبائلهم واستجمعوا کل مجمع
وقد قربوا ابناءهم ونساءهم	وقربت من جزع طويل ممنع
وکلهم يبدی العداوة جاهدا	عَلَیَّ لانی فی وثاق بمضيع
الی الله اشکو غربتی بعد کربتی	وما جمع الاحزاب لی عند مصرعی
فذالعرش صبرنی علی ما اصابنی	فقد بضعو الحمی وقد ضل مطمعی
وذالک فی ذات الاله وان يشا	يبارک علی اوصال شلو ممزع
وقد عرضوا بالکفر والموت دونه	وقد ذرفت عيناى من غير مدمع
ومابی حذار الموت انی لميت	ولکن حذاری حر نار تلفع
فلست بمبد للعد وتخشعا	ولا جزعا انی الی الله مرجعی
ولست ابالی حين اقتل مسلما	علی ای جنب کان فی الله مصرعی

میرے گرد کافروں کا گروہ جمع ہے اور انہوں نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہے اور ایک بڑا مجمع کیا ہے اور اپنے لڑکوں اور عورتوں کو بھی قریب بلا لیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہے ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہے اس وجہ سے کہ میں بندھا ہوا مرنے کے قریب ہوں میں اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں و نیز اس کی جو اس گروہ نے میرے مقتل میں مجمع کیا ہے اے مالک عرش! مجھے اس مصیبت میں صبر دے۔ ان لوگوں نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں اور میری امید منقطع ہوگئی ہے یہ سب مصیبت اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت دے ان لوگوں نے میرے سامنے کفر پیش کیا جس کے انکار میں موت ہے میری دونوں آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے میں موت سے نہیں ڈرتا موت تو آتی ہے بلکہ میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جو شعلہ مارتی ہے میں دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نہ کروں گا اور نہ بے صبری کروں گا اللہ کے پاس مجھے جانا ہے۔ میں کچھ پرواہ نہیں کرتا جب کہ میں مسلمان قتل کیا جاتا ہوں خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ میں قتل کیا جائے۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو خدا کی راہ میں مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اس کو انہوں نے اٹھا لیا اس کا نام ابوحسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمٰعیل سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا وہ ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ ان کو رسول اللہ نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے میں خبیب کی لکڑی کے پاس گیا میں اس پر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر میں نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر میں نے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی کہ) گویا اس کو زمین نے نگل لیا پھر اس وقت سے اب تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوئیں گے اور نہ ان کو مشرک چھو سکے گا پس اللہ نے وفات کے بعد ان کو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ ان کے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ تعالیٰ نے بھڑوں کو بھیج دیا انہوں نے عاصم کی حفاظت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین پر زیر ہے۔

براد: باء راء اور آخر میں دال ہے۔ اور اسید بن جاریہ میں بھی ہمزہ پر زبر ہے اور سین پر کسرہ ہے اور جاریہ جیم کے ساتھ ہے۔

۱۴۱۸۔ حضرت خبیبؓ جد معاذ

حضرت خبیبؓ جد معاذ بن عبداللہ بن خبیب کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول اللہ کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آ کے ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اس کے بعد انہوں نے سورۂ اخلاص اور معوذ تین کی فضیلت میں حدیث روایت کی۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر کیا حالانکہ ان خبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور ان کا تذکرہ انہوں نے اسی عنوان سے شروع کیا ہے خبیب بن عبداللہ بن عبداللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے ہم ان کا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور ابونعیم کا اعتراض بھی اس پر نقل کر چکے ہیں۔

باب الخاء والدال

۱۴۱۹۔ حضرت خداشؓ بن بشیر

حضرت خداشؓ بن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔ بقول بنی عامر مسیلمہ کذاب کے قاتل یہ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۲۰۔ حضرت خداشؓ بن حصین

حضرت خداشؓ یا خراش بن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور انہوں نے کہا ہے کہ بنی عامر یہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے قاتل یہی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہیں بشیر کے جن کا تذکرہ ابوعمر نے بھی لکھا ہےان کا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے۔ کلبی نے ان کا نام خداش بتایا ہے اور اس میں شک نہیں کیا اور ان کے والد کا نام بشیر بتایا ہے اس میں شک نہیں کہ علماء نے ان کے والد کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ جس طرح اور باتوں میں اختلاف کیا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان کے دادا اصم کی بابت لوگوں کا اختلاف نہیں ہے نہ ان کے قبیلہ میں اختلاف ہے اور نہ اس بات کی نقل میں اختلاف ہے کہ انہوں نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا۔

۱۴۲۱۔ حضرت خداشؓ بن ابی خداش مکی

حضرت خداشؓ بن ابی خداش مکی۔ صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صفیہ بنت بحر (کے چچا ہیں) اور بعض لوگوں نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھیں روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے ایوب بن ثابت سے انہوں نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں صیفہ بنت بحر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے چچا خداش نے نبی کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ پیالہ آپ سے مانگ لیا۔ ابو عامر عقدی اور معاذ بن ہانی وغیرہما نے ایوب سے انہوں نے صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۲۔ حضرت خداشؓ بن سلامہ

حضرت خداشؓ بن سلامہ۔ کنیت ان کی ابوسلامہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلمی انکی شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے منصور سے انہوں نے عبداللہ بن علی سے انہوں نے عرفطہ سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنی ماں کی خدمت کرنے وصیت کرتا ہوں (یعنی تین دفعہ فرمایا) میں آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنے کی وصیت کرتا ہوں میں آدمی کو اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہوں جو ہر وقت اس کے پاس رہتا ہے اگرچہ اس پر کوئی تکلیف ہو جو اسے اذیت دے اور ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے منصور سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے انہوں نے عرفطہ سلمی سے انہوں نے خداش بن ابی سلامہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں ہر آدمی کو وصیت کرتا ہوں پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا۔ اس کو ثوری نے منصور سے انہوں نے عبید بن علی سے انہوں نے خداش سے روایت کیا ہے اور (اس سند میں) عرفطہ کو ذکر نہیں کیا اور اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے شریک سے انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ خداش حبیب سلمی کی اولاد میں سے ہیں ابو عبدالرحمٰن سلمی کے والد ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۲۳۔ حضرت خداشؓ بن قتادہ

حضرت خداشؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید انصاری اوسی، بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۴۲۴۔ حضرت خدعؓ

حضرت خدعؓ۔ ابوالفتح ازدی اور ابوالحسن عسکری وغیرہما نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ ان کی حدیث جیم کی ردیف میں گذر چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۵۔ حضرت خدیجؓ بن سالم

حضرت خدیجؓ بن سالم۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے انہوں نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ صحابہ میں خدیج بن اوس بن سالم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۲۶۔ حضرت خدیجؓ بن سلامہ

حضرت خدیجؓ بن سلامہ بعض لوگ کہتے ہیں ابن سالم بن اوس بن عمرو بن قراقر بن ضحیان بلوی۔ انصار کے بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ طبری کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابورشید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب کنیت ابوشباث بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر اور احد میں شریک نہ تھے۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے پس ابن ماکولا اور ابوموسیٰ نے خدیج بن سلامہ کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا اور ابن سالم کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے کیونکہ ابوموسیٰ نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کر لیا ہے مگر ابوعمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ (خدیج) بن سلامہ اور بعض لوگ ان کو ابن سالم کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

شباث: شین پر پیش، یاء اور آخر میں ثاء ہے۔

باب الخاء والذال

۱۴۲۷۔ حضرت خذامؓ بن ودیعہ

حضرت خذامؓ بن ودیعہ۔ انصاری۔ قبیلہ اوس سے ہیں۔ ابوعمر نے ان کو ذکر کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خذام بیٹے ہیں خالد کے ابوعمر نے بھی اس کو بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی اور ابونعیم نے بھی کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوودیعہ ہے بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں پس (ابونعیم نے) ابوودیعہ ان کی کنیت قرار دی ہے اور ابوعمر نے (ودیعہ) ان کے والد کا نام لکھا ہے۔ یہ خذام والد ہیں خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہے تو انہی

خذام کے یہاں اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور (خذام) تھے۔ ہمیں ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سمنیہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع فرزندان یزید بن جاریہ انصاری سے انہوں نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ثیب [1] کی حالت میں بغیر ان کی رضامندی کے ان کا نکاح کر دیا پس یہ نبیؐ کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپ نے ان کا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء سے روایت کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو ان کے والد نے قبیلہ بنی عوف میں سے ایک شخص سے نکاح سے کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبیؐ کے حضور میں پیش ہوا رسول اللہؐ نے ان کے والد کو حکم دیا کہ وہ ان کو ان کی خوشی پر چھوڑ دیں چنانچہ انہوں نے ابولبابہ سے نکاح کر لیا اور ان سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والراء

۱۴۲۸۔ حضرت خراشؓ بن امیہ

حضرت خراشؓ بن امیہ کعبی خزاعی۔ ان کا ذکر تو (کتابوں میں) ہے لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہیں نبیؐ کے ہمراہ حدیبیہ، خیبر اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک تھے رسول اللہؐ نے انہیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انہیں سوار کیا تھا جس کا نام ثعلب تھا قریش نے ان کو بہت ستایا اور ان کے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور ان کے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے ان کو بچا لیا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس لوٹ گئے پھر اس وقت رسول اللہؐ نے حضرت عثمان بن عفان کو بھیجا۔ انہیں (خراش) نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخری زمانے میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی خزاعی، بنی مخزوم کے حلیف تھے کنیت ان کی ابونضلہ تھی یہی ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے دن رسول اللہ کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہیں جو عامر بن ابی ضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع میں جھک پڑے تھے تاکہ انصار اس کو قتل نہ کریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیر مارا تھا۔

۱۴۲۹۔ حضرت خراشؓ بن حارثہ

حضرت خراشؓ بن حارثہ۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام

---

[1] ثیب اس عورت کو کہتے ہیں جس کی بکارت زائل ہوگئی ہو کسی مرد سے ہم بستری کے باعث یا اور کسی سبب سے۔

لائے اور سب نے نبی کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے ان کے نام یہ ہیں (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذؤیب (۵) حمران (۶) فضالہ اور (۷) مالک۔ ان سب کا نسب ان کے بھائی اسماء کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۳۰۔ حضرت خراشؓ بن صمہ

حضرت خراشؓ بن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر اور احد میں شریک تھے کلبی اور ابوعبید نے کہا ہے کہ بدر کے دن ان کے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن ان کے دس زخم تھے یہ انہیں مشہور تیر اندازوں میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۳۱۔ حضرت خراشؓ کلبی

حضرت خراشؓ کلبی ثم السلولی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہی خبران کے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہیں۔ یہ کلام ابوعمر کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خراش بیٹے ہیں امیہ کے اس میں کچھ شک نہیں جس شخص نے نسب میں ان کے پہلے نام کو دیکھا اس نے سمجھا کہ یہ کلبی ہیں' سلولی ہیں اور خزاعی ہیں پس میں نہیں جانتا کہ ابوعمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام میں ان کا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۲۔ حضرت خراشؓ بن مالک

حضرت خراشؓ بن مالک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے ان کو ذکر کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن بجرہ اسلمی سے انہوں نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول اللہؐ کی شہ رگ پر استرا لے کے کھڑا ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۳۳۔ حضرت خرباقؓ سلمی

حضرت خرباقؓ سلمی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ظہر کی نماز میں ایک مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز میں قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہاں ہاں پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے سلام پھیرا پھر بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کئے بعد اس کے سلام پھیرا۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام میں اس کا ذکر آئے گا۔ خرباق کو کسی نے ذکر نہیں کیا ہاں محفوظ نے خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث میں کیا ہے کہ نبیؐ نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھ لمبے تھے[1] ان کا تذکرہ ذوالیدین کے نام میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] ذوالیدین کے معنی دو ہاتھ والے ان کے ہاتھ لمبے بہت تھے اس وجہ سے ان کو ذوالیدین کہتے تھے

۱۴۳۴۔ حضرت خرشہؓ بن حارث

حضرت خرشہؓ بن حارث مرادی۔ قبیلہ بن زبید سے ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے ابو خرشہ یعنی عبداللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے خرشہ بن حارث صحابی نبیؐ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل میں شریک نہ ہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہ ہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور ان ظالموں پر عذاب نازل ہو جائے اور اس کو بھی ان کے ساتھ پہنچ جائے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ میں فتنہ میں قتال کی ممانعت نقل کی ہے۔ ہم ان کا تذکرہ بعد اس کے لکھیں گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہے حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۳۵۔ حضرت خرشہؓ بن حر

حضرت خرشہؓ بن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ خرشہ بن حر فزاری اور بعض لوگ ان کو ازدی کہتے ہیں حمص میں رہتے تھے۔ یہ بھائی ہیں سلامہ بنت حر کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت میں تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ ابوذر اور عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ ان کے ربعی بن خراش، مسیب بن رافع اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہیں انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابونعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے، ہمیں ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد ابی الزرقاء نے ثابت بن عجلان سے انہوں نے ابوکثیر محاربی سے روایت کی ہے انہوں نے خرشہ محاربی سے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا[1] ہوں گے کہ اس وقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اس کو چاہئے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر میں) لیٹ رہے یہاں تک کہ وہ فتنہ ختم ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ان لوگوں نے یہ حدیث انہیں کے تذکرہ میں لکھی ہے مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ ان دونوں کو ایک کر دیا ہے۔ حالانکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں اور ابو عمر نے یہ نہیں بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہے؟ بلکہ اس راوی کو انہوں نے اس کے بعد والے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور اس کو انہوں نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث وہیں کی جائے گی۔

۱۴۳۶۔ حضرت خرشہؓ شامی

حضرت خرشہؓ شامی۔ یہ صحابی ہیں۔ ابو عمر کہتے تھے کہ اسی طرح ابوحاتم نے کہا ہے اور انہوں نے یہ خرشہ بن حر کے علاوہ دوسرا

---

[1] یہ اشارہ ہے ان فتنوں کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے۔

سمجھا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ بن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے جس کی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ میں اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ حمصی ہیں اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ وہ شامی ہیں ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۴۳۷۔ حضرت خریتؓ بن راشد ناجی

حضرت خریتؓ بن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول اللہؐ سے مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ملے یہ بنی سامہ بن لوئی کے وفد میں تھے رسول اللہؐ نے ان کی باتیں سنیں اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمہاری قوم کے ہیں تم ان کے یہاں اترو زبیر نے بیان کیا ہے کہ خریت بن راشد (جنگ) جمل میں طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے اور عبداللہ بن عامر نے خریت بن راشد کو نواح فارس میں کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اس کے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم [1] کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو کر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے ان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جن پر جزیہ مقرر تھا خریت کے ساتھ ہو گئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوۃ روک لیں اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیہ روک لیں وہاں کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہو گئے تھے انہوں نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انہوں نے بھی خریت کی اعانت کی پس ان سب لوگوں نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور ان سے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کر دیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اس کو امان مل جائے گی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیوں میں سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] جنگ جمل میں بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ میں یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کئے جائیں ایک ان کی طرف سے اور ایک ان کی طرف سے یہ دونوں حکم جس کو خلیفہ مقرر کریں وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابو موسیٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے۔

۱۴۳۸۔ حضرت خریمؓ بن اوس

حضرت خریمؓ بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے طائی۔ کنیت ان کی ابو لجاء رسول اللہؐ سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمیں محمد بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیرزاد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسیٰ بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالسکین زکریا بن یحییٰ بن عمرو بن حصن بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد کے چچا زحر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انہوں نے اپنے دادا خریم سے روایت کی ہے

کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی میں اس وقت پہنچا جب آپ تبوک سے لوٹے تھے میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے عباس بن عبدالمطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ کچھ مدح آپ کی بیان کروں رسول اللہ نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے:

من قبلها طبت فی الظلال وفی — مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر انت — ولا مضغة ولا علق

بل نطفة ترکب السفین وقد — الجم نسرا واهله الغرق

تنقل من صالب الی رحم — اذا مضی عالم بدا اطبق

حتی احتوی بیتک المهیمن من — خنذف علیاء تحتها النطق

وانت لما ولدت اشرقت الار — ض وضاءت بنورک الافق

فنحن فی ذلک الضیاء وفی — النور وسبل الرشاد نخترق

''اس سے پہلے آپ پاکیزہ تھے سایوں میں اور جب کہ آپ اس امانت کی جگہ میں تھے جہاں پتے چپکائے جاتے ہیں پھر آپ دنیا میں تشریف لائے نہ بصورت بشریت اور نہ مضغہ یا علقہ بن کر۔ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیوں پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ سے نسر (نامی بت) کو لگام دے دی تھی اور اس کے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے۔ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کا مقدس گھر اس رفتار سے گھر گیا اس کے نیچے آواز تھی آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور افق آپ کے نور سے چمکنے لگے۔ ہم اس روشنی اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے خوشہ توڑ رہے ہیں۔''

خریم کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضاء (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سفید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شیماء کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے تو کیا وہ میری ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا ہاں وہ تمہاری ہے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی خریم کہتے تھے کہ میں خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہنچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے ہم کو شیماء بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جس طرح کہ رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ اس کو رسول اللہ نے مجھے ہبہ فرما دیا ہے پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟ چنانچہ وہ (گواہ) ان کے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیماء کو میرے حوالہ کر دیا اور شیماء کا بھائی عبدالمسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اس نے مجھے کہا کہ شیماء کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ میں نے کہا خدا کی قسم! میں ایک ہزار سے کم میں اس کو نہ بیچوں گا اس کے بھائی نے ایک ہزار درہم مجھے دیئے اور میں نے شیماء کو اس کے حوالے کر دیا بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ایک لاکھ بھی کہتے تو شیماء کا بھائی تمہیں دیتا میں نے کہا میں یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہے۔

۱۴۳۹۔ حضرت خریمؓ بن ایمن

حضرت خریمؓ بن ایمن عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خریم بن کعب بن خریم بن ایمان بن زرعہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے ادا نہیں کر سکتا لہٰذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو تمام اعمال کو جامع ہو؟ نبیؐ نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہئے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھ کو کافی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۰۔ حضرت خریمؓ بن فاتک

حضرت خریمؓ بن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خریم بن فاتک کی کنیت ابویحییٰ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوایمن ہے کیونکہ ان کے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی سبرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خریم اور ان کے بیٹے ایمن دونوں فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہے کہ خریم اور ان کے بھائی سبرہ بن فاتک بدر میں شریک تھے اور یہی صحیح ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں اہل کوفہ میں مقام رقہ میں رہتے تھے۔ ان سے معرور بن سوید' شمر بن عطیہ' ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مروان بن حکم نے ایمان بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط میں چل کر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر میں شریک تھے ان دونوں نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فلان بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں آدمیوں کی قسمیں یہ ہیں:

(۱) دنیا و آخرت دونوں میں ان کو فراخی دی جائے (۲) صرف دنیا میں فراخی ملے اور آخرت میں تنگی ہو (۳) دنیا میں تنگی ہو آخرت میں فراخی ہو۔ (۴) دنیا و آخرت دونوں میں بدبخت ہو۔ اور اعمال کی قسمیں یہ ہیں کچھ اعمال واجب کرنے والے ہیں کچھ اعمال برابر سرابر ہوتے ہیں کچھ اعمال دس گنے ہوتے ہیں کچھ سات سو گنے ہوتے ہیں پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہیں کہ جو کوئی بحالت اسلام مر جائے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص بحالت کفر مر جائے اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اس پر عمل نہ کر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہے کہ اس کے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہے اور وہ اس پر راغب ہوا ہے تو وہ نیکی اس کے لئے لکھ لی جاتی ہے

اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہے وہ اس کے لئے دس گنا لکھی جاتی ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کو سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ یہاں فلاں سے مراد بسیر یعنی یاء پر پیش، سین پر زبر اور اس کے بعد یاء اور راء ہیں۔ اسرائیل نے ابو اسحاق سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم میں دو باتیں نہ ہوتیں میں نے عرض کیا کہ وہ دونوں باتیں کون سی ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنوں سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو میں نے عرض کیا کہ بیشک یہ (دونوں مجھ میں ہیں) پھر انہوں نے اپنے بال کٹوا دیئے اور تہبند اونچی باندھنے لگے ان کی ایک حدیث دلائل نبوت میں داخل ہے ان کے اسلام کا سبب مالک جنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ قلیب: قاف پر پیش اور آخر میں باء ہے۔

باب الخاء والزاے

۱۴۴۱۔ حضرت خزاعیؓ بن اسود

حضرت خزاعیؓ بن اسود اور بعض لوگ کہتے ہیں اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگوں میں سے ہیں جو ابو رافع کے قتل کے لئے گئے تھے اسود کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۴۲۔ حضرت خزاعیؓ بن عبد نہم

حضرت خزاعیؓ بن عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عداء جن کو بعض کہتے ہیں عدی بن ثعلبہ بن ذؤیب بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبداللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہیں یہ قبیلہ مزنیہ کے ایک بت کے دربان تھے جس کا نام نہم تھا انہوں نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبیؐ کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے:

ذهبت الى نهم لاذبح عنده — عتيرة نسک كالذى كنت افعل

فقلت لنفسي حين راجعت حزمها — اهذا الـه ابكم ليس يعقل

ابيت فديني اليوم دين محمد — الـه السماء الماجد المتفضل

"میں نہم (نامی بت) کے پاس گیا۔ تاکہ اس کے پاس قربانی کا جانور ذبح کروں جس طرح میں کیا کرتا تھا پھر اپنے دل میں کہا جب خوب غور کیا کہ کیا یہی خدا ہے جو گونگا اور بے عقل ہے؟ اب میں آ گیا میرا دین محمد کا دین ہے اس آسمان کے خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ہے۔"

پھر انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تمام قبیلہ مزنیہ کی طرف سے انہوں نے بیعت کی۔ ان کی قوم میں سے ان کے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث، عبداللہ بن درہ، ابو اسماء، نعمان بن مقرن اور بشیر بن محتفر اور تمام قبیلہ مزنیہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ نے ان کا جھنڈا فتح کے دن انہیں کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبیؐ کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کیلئے مامور تھے۔ ان کا ذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۳۔ حضرت خزامہؓ بن یعمر

حضرت خزامہؓ بن یعمر لیثی۔ زہری سے اس میں مختلف روایتیں نقل کی گئی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوخزامہ بن زید بن حارث سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور محمد بن عبداللہ بیاضی نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحییٰ یونس سے روایت کرتے ہیں اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۴۴۔ حضرت خزرجؓ ابوالحارث

حضرت خزرجؓ۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کی حدیث میں کلام ہے ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت! میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کر اس لئے کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عُرض کیا کہ اے محمد! آپ خوش ہوں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم یعنی ابویعقوب قلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

۱۴۴۵۔ حضرت خزیمہؓ بن اوس

حضرت خزیمہؓ بن اوس بن یزید بن اصرم۔ بنی نجار میں سے ہیں۔ مسعود بن اوس کے بھائی ہیں انصاری۔ ان کا تذکرہ ابن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو جسر کے دن مقتول ہوئے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۴۴۶۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ۔ ان کی والدہ کبشہ بنت ابوس تھیں جو قبیلہ بنی ساعدہ سے تھیں۔ کنیت ان کی ابوعمارہ تھی ان کا لقب ذوالشہادتین ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتوں کو توڑا کرتے تھے بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ جنگ جمل وصفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہیں کیا پھر جنگ صفین میں عمار بن یاسر شہید ہوئے تو خزیمہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اس کے بعد انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہاں تک کہ مقتول ہو گئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ میں ہوا تھا یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابواحمد حاکم نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں شریک تھے

ابن قداح نے اس کو ذکر کیا ہے مگر اور اہل مغازی ان کا احد میں شریک ہونا ثابت نہیں کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک گھوڑا سواء بن قیس غاربی سے مول لیا تھا سواء انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبیؐ کی طرف سے گواہی دی رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیسے گواہی دی؟ حالانکہ (جب ہم نے گھوڑا مول لیا ہے اس وقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہاں لائے ہیں اس کی میں نے تصدیق کر لی ہے اور میں معلوم کر چکا ہوں کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہیں کہتے (پس میں آپ کی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس کے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انہیں کی گواہی کافی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے قراءۃً خبر دی اور میں سن رہا تھا اور حسین بن یوحن بن ابویہ بن نعمان یمنی باوری نے اذناً خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم محمد بن علی بن محمد بن حسین بن مہریز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمیں ابوبکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بوعلی حسین بن عیسٰی بن حمران بسطامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرہ بن خزیمہ نے عمارہ بنت خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلے ہونا چاہئے جن میں کوئی ہڈی نہ ہو اور زہری نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے نبی کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سن کر) نبیؐ ان کے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انہوں نے نبی کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

غیان: غین پر زبر، یاء مشدد جبکہ آخر میں نون ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زبر اور دونون ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر زیر اور دونون ہیں۔

۱۴۴۷۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت

حضرت خزیمہؓ بن ثابت یہ انصاری نہیں ہیں۔ بعض لوگ ان کو خزیمہ بن حکیم کہتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسٰی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالصمد سلمی نے خبر دی جن کی کنیت ابوبکر تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمران حرانی نے یوسف بن یعقوب سے نقل کر کے بیان کیا ہمیں ابن جریر نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی ﷺ بھی ان کے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد! میں آپ میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جو سرزمین تہامہ سے پیدا ہوں گے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں جب میں آپ کے بعثت کی خبر سنوں گا تو آپ کے پاس حاضر ہوں گا پھر یہ بہت دنوں تک رسول اللہؐ کے حضور میں نہیں آئے یہاں تک کہ فتح مکہ

کے دن یہ آپ کے پاس آئے جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے اس امر سے کہ میں سب سے پہلے آپ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں درحالیکہ میں آپ پر ایمان رکھتا تھا آپ کی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بد عہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتوں کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپ کے بعد پے در پے قحط ہم پر پڑے اور انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابومعشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انہوں نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہیں حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

۱۴۴۸۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی

حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی۔ صحابی ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بھائی حبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے انہوں نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے کفتار کے کھانے کی بابت پوچھا اور کہا کہ میں نے بھیڑیئے کے کھانے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بھیڑیئے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جس میں کچھ بھلائی ہو؟ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہیں وہ بیٹے ہیں ابن ابی المخارق کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔

حبان: حاء پر زیر اور باء کے ساتھ ہے۔ دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جیم پر زیر ہے اور ابن ماکولا نے کہا کہ اس میں عبدالغنی نے کہا ہے کہ بعض لوگ جیم پر زبر کہتے ہیں اور بعض لوگ بغیر ہمزہ کے جز پڑھتے ہیں۔

۱۴۴۹۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی

حضرت خزیمہؓ بن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث کفتار والی مروی ہے اس کی اسناد اور متن میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفتار کے بارے میں روایت کی ہے جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ میں ہے اور انہوں نے اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ابوعمر نے یہاں اختلاف کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ان دونوں کا قول قریب قریب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۰۔ حضرت خزیمہؓ بن جہم

حضرت خزیمہؓ بن جہم بن عبدقیس بن عبدشمس۔ ان کو نجاشی نے عمرو بن امیہ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے انکے والد سے کیا ہے اور زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی قریشی عبدری' اپنے والد جہم اور اپنے بھائی عمرو کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہے۔

۱۴۵۱۔ حضرت خزیمہؓ بن حارث

حضرت خزیمہؓ بن حارث۔ اہل مصر میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے ان کی حدیث ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۵۲۔ حضرت خزیمہؓ بن حکیم

حضرت خزیمہؓ بن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبیؐ کے ہمراہ کسی تجارت میں بصرہ کی طرف گئے تھے۔ ان کی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وجیہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انہوں نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر میں ہو چکا ہے جو کہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۵۳۔ حضرت خزیمہؓ بن خزمہ

حضرت خزیمہؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم جن کا نام قوقل بن عوف بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ قوافلہ میں سے ہیں احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۵۴۔ حضرت خزیمہؓ بن عاصم

حضرت خزیمہؓ بن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ عکلی۔ عکل نام ہے سعد، حارث، جشم اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل ان لوگوں کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی ﷺ کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے ان کو ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جس میں اپنے جانشین کو (ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکو ان کی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ابن کلبی نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۱۴۵۵۔ حضرت خزیمہؓ بن معمر

حضرت خزیمہؓ بن معمر انصاری خطمی۔ کنیت ان کی ابو معمر ہے۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک عورت رسول اللہؐ کے عہد میں (بجرم زنا) سنگسار کی گئی لوگوں نے کہا کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ سزا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت میں گنہگار مبعوث نہ ہو گی۔ اس حدیث کو عبداللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسیٰ مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا میں نہیں جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو ان سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والشین والصاد

۱۴۵۶۔ حضرت خشخاش ؓ بن حارث

حضرت خشخاش ؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں خشخاش بن جناب بن حارث بن اخیف۔ لقب ان کا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہے تمیمی عنبری ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے ان کی قوم کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جائے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اس کی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا۔ یہ (خشخاش) اور ان کے بیٹے نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ دونوں اور نیز خشخاش کے دونوں بیٹے قیس اور عبید بھی صحابی ہیں ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبید نے حصین بن ابی حر سے انہوں نے خشخاش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ تمہارا لڑکا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کا گناہ تمہارے اوپر نہ رکھا جائے گا اور تمہارا گناہ اس پر نہ رکھا جائے گا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل کر کے خبر دی اور عمرو بن عون واسطی، یحیٰی حمانی، سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حصین بن ابی الحر سے انہوں نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوا الخ۔ اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے خشخاش سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جناب: جیم اور نون کے ساتھ، اور بعض کہتے ہیں حباب یعنی حاء پر پیش اور باء کے ساتھ اور اسی کو ابو عمر نے پسند کیا ہے۔

احنیف: ہمزہ پر پیش اور خاء پر زبر کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہمزہ پر زبر اور خاء پر سکون کے ساتھ اور بعض نے خلف کہا ہے۔

۱۴۵۷۔ حضرت خشخاش ؓ

حضرت خشخاش ؓ۔ یہ وہ ہیں جن سے یوسف بن زہران نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے خائے معجمہ کے ساتھ کیا ہے حالانکہ اوپر حائے مہملہ کی ردیف میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۵۸۔ حضرت خشرم ؓ بن حباب

حضرت خشرم ؓ بن حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ میں شریک تھے اور اس میں بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۱۴۵۹۔ حضرت خصفہؓ

حضرت خصفہؓ یا ابن خصفہ۔ ایک مجہول شخص ہیں ان کی حدیث شعبہ نے یزید سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن کا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والطاء

۱۴۶۰۔ حضرت خطابؓ بن حارث

حضرت خطابؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جُمح قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہیں انہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگوں میں کیا ہے، جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار بھی تھیں خطاب نے وہیں بحالت اسلام وفات پائی اور انکی اولاد تھی۔ اور ان کی بیوی ان دو کشتیوں میں سے ایک پر سوار ہو کر مدینہ آئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کے بیان میں کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبدالغنی بن سعید، دارقطنی اور ابن ماکولا نے بھی کیا ہے اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیوں کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم۔

۱۴۶۱۔ حضرت خطیمؓ

حضرت خطیمؓ۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مسجدوں کی طرف اندھیری رات میں) پیادہ پا جانے والوں کو بشارت دو۔ ان کا تذکرہ حائے مہملہ کی ردیف میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الخاء والفاء

۱۴۶۲۔ حضرت خفافؓ بن ایماء

حضرت خفافؓ بن ایماء بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار، غفاری۔ ان کے والد قبیلہ غفار کے سردار تھے اور یہ خود بنی غفار کے امام اور ان کے خطیب تھے۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے عبداللہ بن حارث، حنظلہ بن علی اسدی، خالد بن عبداللہ بن حرملہ اور ان کے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خفاف، ان کے والد اور ان کے دادا رحضہ سب صحابی تھے اور مقام غیقہ میں جو غفار کے شہروں میں سے ہے رہتے

ے اور مدینہ میں اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف
ن ایماء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہوگیا۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجاء نے اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی
ند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن ایوب' قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل نے خبر دی
کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبداللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حارث بن خفاف نے
پنے والد خفاف بن ایماء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع فرمایا بعد اس کے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار
و اللہ بخش دے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ! لحیان پر لعنت کر اے اللہ!
ل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اس کے آپ سجدہ میں گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کہی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں
نے لکھا ہے۔

۱۴۶۳۔ حضرت خفاف رض بن ندبہ

حضرت خفاف رض بن ندبہ۔ یہ ان کی ماں کا نام ہے وہ بیٹی تھیں ابان بن شیطان کی قبیلہ بنی حارث بن کعب سے تھیں ان کے
والد عمیر تھے۔ کنیت ان کی ابوخرشہ ہے صخر' خنساء اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف
مشہور شاعر تھے ان کا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہے کہ خفاف ابن عمیر بن
حارث بن عمرو بن شرید بن ریاح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرأالقیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ان لوگوں میں سے تھے جو زمانہ
ردت میں اسلام پر ثابت قدم رہے قبیلہ قیس کے سواروں اور شاعروں میں سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہے کہ خفاف حنین میں رسول
اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ فتح مکہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور
حنین اور طائف میں بھی شریک تھے ابوعبیدہ نے کہا ہے ہم سے ابوبلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
معاویہ بن عمرو بن شرید بردار خنساء نے مرہ اور فزارہ کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید
فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے ان کو باندھا اور دوسرے نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا پھر جب لوگوں
نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہوگئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھے ہلاک کر دے اگر میں یہاں سے ہٹوں جب تک کہ اس پر حملہ نہ
کرلوں پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور کہا۔

ان تک خیلی قداصیب صمیمها — فعمدا علی عینی تیممت مالکا
وقفت له علوی وقد خان صحبتی — لا نبی مجدا او لأثأرها لکا
اقول له والرمح یأطر متنه — تامل خفافا اننی انا ذلک

"اگر میرے سواروں میں سے منتخب لوگ شہید ہو گئے (تو ہو جائیں) میں نے مالک پر حملہ کرنے کا قصد کر لیا ہے۔
میں نے اپنی ہمت اس کے لئے قائم کی ہے اس نے میری صحبت میں خیانت کی ہے تاکہ میں بزرگی کو قائم رکھوں یا کسی
ہلاک ہونے والوں کو پراگندہ کروں۔ میں اسی سے کہوں گا جب نیزہ اس کی پشت پر پہنچ جائے گا کہ خفاف کو دیکھ لے میں
ہی ہوں۔"

ابو عمر نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی میں نہیں جانتا وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں میں کہاں اتروں؟ کسی قریشی کے یہاں؟ یا کسی انصاری کے یہاں؟ یا قبیلہ اسلم کے یہاں یا قبیلہ غفار کے یہاں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خفاف! راستے سے پہلے رفیق کو تلاش کرلیا کرو تا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ تمہاری مدد کرے اور تم اس کی طرف محتاج ہو تو وہ تمہاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ندبہ میں نون پر زبر اور نون پر زیر دونوں کہا جاسکتا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۴۶۴۔ حضرت خفافؓ بن نضلہ

حضرت خفافؓ بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان سے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور جس قدر میں نے ان سے نقل کیا ہے اس سے زیادہ انہوں نے نہیں لکھا۔ ان کی نہ کوئی روایت معلوم ہے اور نہ ان کا کہیں تذکرہ ہے۔

۱۴۶۵۔ حضرت خفشیشؓ کندی

حضرت خفشیشؓ کندی۔ نام ان کا معدان ہے اور کنیت ان کی ابو الخیر ہے۔ جیم اور حائے مہملہ کی ردیف میں بھی ان کا نام گذر چکا ہے یہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں الخ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء واللام

۱۴۶۶۔ حضرت خلادؓ ابو عبد الرحمٰن

حضرت خلادؓ انصاری۔۔ کنیت ان کی ابو عبد الرحمٰن ہے۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبد العزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عبد اللہ بن جمیع نے عبد الرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کیا کریں ان کا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبد العزیز سے انہوں نے ولید سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے اور عبد الرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے اور باقی سب لوگوں نے اس حدیث کو ولید سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے اور عبد الرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

جمیع: جیم پر پیش کے ساتھ۔

۱۴۶۷۔ حضرت خلاد انصاریؓ

حضرت خلاد انصاریؓ۔ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فرج ابن فضالہ نے عبدالخبیر بن قیس بن ثابت بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جنگ قریظہ میں انصار میں سے ایک شخص شہید ہوئے جن کا نام خلاد تھا ان کی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد! خلاد مقتول ہو گئے وہ منہ پر نقاب ڈال کر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھیں کسی نے ان سے کہا کہ خلاد مقتول ہو گئے تم ہمارے پاس نقاب ڈال کر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہو گئے تو میں اپنے احباب کو تکلیف دینا نہیں چاہتی یہ واقعہ نبیؐ سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ ان کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۶۸۔ حضرت خلادؓ بن رافع

حضرت خلادؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہیں رفاعہ بن رافع کے بدر میں شریک تھے ان کی کنیت ابویحیٰی تھی۔ رفاعہ بن یحیٰی نے معاذ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی خلاد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر میں ایک دبلے اونٹ پر سوار ہو کر گئے یہاں تک کہ جب ہم مقام برید میں پہنچے جو روحاء کے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہم لوگوں نے کہا کہ یا اللہ! اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہنچ جائیں تو ہم تیرے لئے نذر کرتے ہیں کہ اس اونٹ کی قربانی کر دیں گے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپ نے پوچھا کہ تم دونوں کا کیا حال ہے؟ ہم نے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور آپ نے وضو کیا بعد اس کے آپ نے اپنے غسالہ وضو میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا پھر آپ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اونٹ کا منہ آپ کے سامنے پھیلا دیا آپ نے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منہ میں ڈال دیا اور کچھ اس کے سر پر ڈالا پھر اس کی گردن پر بعد اسؑ کے اس کے شانے پر پھر اس کے کوہان پر پھر اس کے سرین پر پھر اس کی دم پر بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ! رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور ہم نے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اس قدر تیز ہو گیا تھا کہ) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادیٔ منصف کی ابتداء میں پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہاں تک کہ مقام بدر میں پہنچ گئے جب ہم وادیٔ بدر کے قریب پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہم نے کہا الحمد للہ پھر ہم نے اس کی قربانی کر دی اور اس کا گوشت خیرات کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوئے مگر اور کسی نے ایسا نہیں کہا یہ بھی قریب اسی کے ہے جو ہم نے کہا۔ ابوعمر نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کوئی روایت بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبیؐ کے بعد زندہ رہے۔

۱۴۶۹۔ حضرت خلادؓ زرقی

حضرت خلادؓ زرقی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے خلاد بن زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اس سے کسی قسم کی توبہ اور فدیہ قبول نہ کرے گا اس کو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت کیا ہے اور بعض لوگ ان کو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ ان کا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئے گا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اگر ابوموسیٰ نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہے تو ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بھی لکھا ہے جو اوپر گذر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہے تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئے گا وہ اگرچہ زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے الخ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گذر چکی اور ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہیں صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔ یا شاید لوگوں نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہوں۔

۱۴۷۰۔ حضرت خلادؓ بن سائب

حضرت خلادؓ بن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امراُالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث من خزرج۔ ان سے سائب' عطاء بن یسار اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے روایت کی ہے۔ محمد بن عبید اور سلیمان بن حرب نے حماد بن یزید سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسلم بن ابی مریم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اس کو ڈرائے اور اس پر اللہ کی' فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالیٰ کسی قسم کی توبہ و فدیہ قبول نہ فرمائے۔ اس حدیث کو عارم نے حماد بن زید سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہے اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سائب بن خلاد سے مروی ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا سائب کے نام میں انشاء اللہ ان کا تذکرہ کیا جائے گا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہے اور ان کا نسب بھی ابن کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بیٹے سائب بن خلاد حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کے نسب میں سائب کا نام نہیں ذکر کیا شاید انہوں نے ان کے دادا کا تذکرہ لکھا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۷۱۔ حضرت خلادؓ بن سوید

حضرت خلادؓ بن سوید بن ثعلبہ۔ ان کا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ میں گذر چکا ہے کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگوں کے

کے دادا ہیں اور ایک قول کے موافق ان کے باپ ہیں ابوعمر اور ابونعیم نے ان دونوں کو دو لکھا ہے ایک خلاد بن سائب بن خلاد سوید اور دوسرے خلاد بن سوید اور ابواحمد عسکری نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ خلاد بن سوید جس کو بعض لوگ خلاد سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہیں اور موافق اس نسب کے جو خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ میں گذر چکا یہ خلاد ان خلاد دادا ہوں گے واللہ اعلم۔ یہ خلاد بیعت عقبہ' بدر' احد اور خندق میں شریک تھے اور جنگ قریظہ میں شہید ہوئے ان کے اوپر ایک سی پہاڑ کے اوپر سے پھینک دیا گیا تھا اس سے ان کا سر پھٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو دو شہیدوں کا ملے گا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ پتھر ان پر ایک عورت نے پھینکا تھا جس کا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر اللہ نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کرا دیا جب کہ اس قبیلہ کے بالغ لوگ قتل کئے گئے کوئی عورت سوا اس عورت ہیں قتل کی گئی۔ مطلب بن عبداللہ بن حطب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہو نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج ثجاج[1] بن جائیے۔ ان کا تذکرہ یم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اس تذکرہ میں یہ نہیں بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے اس کو صرف ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ یم نے ایک اور تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے خلاد انصاری۔ پہلے گزر چکا ہے یہ جنگ قریظہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کو ان خلاد کے وہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں صرف یہ ہے کہ ابونعیم نے ان کا نسب یہاں نہیں بیان کیا اور وہاں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر نے صرف آخری تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ کو نہیں لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنی خلاد انصاری کو لکھا ہے۔ یہ دونوں م سے بچ گئے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے رف نسب نہیں بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہیں تو چاہئے تھا کہ ان کی کتاب کے شر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہیں۔ جنگ قریظہ میں ان کے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم و گئی کہ ان کے دونوں بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہیں۔

۱۴۷۔ حضرت خلادؓ والد عبداللہ

حضرت خلادؓ۔ والد ہیں عبداللہ کے۔ ابوموسیٰ نے اپنی سند سے وکیع سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان ے انہوں نے یحیٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی بعد اس کے نبیؐ کے حضور میں گئے اور آپ کے پاس بیٹھ گئے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس سند میں اختلاف کیا گیا ہے عبداللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے علی بن یحیٰ بن عبداللہ بن خلاد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد میں گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبدالجبار نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے انصار کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

---

[1] عجاج کے معنی غبار آلود ثجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہے کہ حج کیجئے حج میں یہ دونوں صفتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۴۷۳۔ حضرت خلادؓ بن عمرو

حضرت خلادؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن تزید بن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ خلادؓ ان کے والد اور ان کے بھائی معاذ' ابوایمن اور معوذ یہ سب بدر میں شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوایمن عمرو بن جموح کے غلام تھے ان کے بیٹے نہ تھے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ خلاد بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۴۔ حضرت خلدہؓ انصاری

حضرت خلدہؓ انصاری زرقی۔ دادا ہیں عمر بن عبداللہ بن خلدہ کے۔ ان کی حدیث اسمٰعیل بن ابی اویس نے یحییٰ بن یزید بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عبداللہ بن خلدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا خلدہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے خلدہ! میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دھودے پس خلدہ ایک شخص کو لے آئے حضرت نے (اس شخص سے) پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس شخص نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپ کے پاس لے آیا اس سے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا یعیش حضرت نے فرمایا اے یعیش! تم اس اونٹنی کا دودھ دوہو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۷۵۔ حضرت خلفؓ بن مالک

حضرت خلفؓ بن مالک بن عبداللہ بن غفار غفاری۔ معروف بہ آبی اللحم۔ اس (آبی) کا مادہ اباء ہے یعنی انکار کرنا چونکہ یہ بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے آبی اللحم ان کو کہتے ہیں ابن کلبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے۔

۱۴۷۶۔ حضرت خلفؓ والد اسود

حضرت خلفؓ۔ اسود کے والد ہیں۔ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور زہیر بن محمد نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے محمد بن خثیم سے انہوں نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور ان کو پیار کیا بعد اس کے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر آپ نے فرمایا کہ اولاد[1] آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے محمد بن اسود بن خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہے؟ اس حدیث کو ان کے علاوہ اور لوگوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن خثیم سے یعنی عبداللہ بن محمد بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

1 یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہے اور نیز لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رکتا ہے۔

۱۴۷۷۔ حضرت خلید حضرمی

حضرت خلید حضرمی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ سے جن کا نام خلید تھا جو اہل مصر میں سے تھے مردوں کو عورتوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز جنازہ میں۔ نیز عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے حمید سے انہوں نے بکر سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انہوں نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلمہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۷۸۔ حضرت خلید بن قیس

حضرت خلید بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کا شمار اہل بدر میں ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن فلیح نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا کہ خلدہ بن قیس ہے جوان کے غلام تھے ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ اور ابومعشر نے کہا ہے کہ خلیدہ بزیادت ہاء ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی خلیدہ بزیادت ہا لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ موسیٰ اور ابومعشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام خلید بن قیس ہے اور محمد بن عبداللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہے مگر اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے۔

۱۴۷۹۔ حضرت خلیفہ بن بشر

حضرت خلیفہ بن بشر۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی وہ حدیث روایت کی ہے جس کو ابوعبداللہ بن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو خلیفہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔

۱۴۸۰۔ حضرت خلیفہ ابوسہیل

حضرت خلیفہ ۔ کنیت ان کی ابوسہیل ہے۔ سویہ کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جن کا نام محمد ہے اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۴۸۱۔ حضرت خلیفہ بن عدی

حضرت خلیفہ بن عدی بن معلی، انصاری بیاضی۔ ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے اور عبدان نے کہا

ہے کہ معلیٰ بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انہوں نے ان کا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہؐ سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیوں میں) شریک رہے' خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہیں وہ اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

باب الخاء والمیم

۱۴۸۲۔ حضرت خمخامؓ بن حارث

حضرت خمخامؓ بن حارث بکری۔ مجالد بن خمخام' خمخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسود ہے' نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے والد خمخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلہ سدوس کے چار آدمیوں کے ساتھ نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے وہ چار وں آدمی یہ تھے۔ (۱) بشیر بن خصاصیہ (۲) فرات بن حیان (۳) عبداللہ بن اسود اور (۴) یزید بن ظبیان۔ خمخام نبیؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے۔ حضرت نے ان کے ہمراہ ایک تحریر ان کے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانوں کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہے یمامہ میں یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اس خط کا پڑھنے والا نہ ملا سوا ایک شخص کے جو قبیلہ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیعہ سے تھا اس وجہ سے ان لوگوں کو بنی قاری کہنے لگے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۸۳۔ حضرت خمیصہؓ بن ابان

حضرت خمیصہؓ بن ابان حدانی۔ یہ وہی شخص ہے جو نبی کی وفات کی خبر لے کر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اے اہل عمان! میں تمہیں رسول اللہؐ کے وفات کی خبر دیتا ہوں اور تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ لوگ (اس صدمہ سے) ایسا جوش کر رہے ہیں جیسے دیگیں جوش کرتی ہیں یہ حدیث طویل ہے۔

باب الخاء والنون

۱۴۸۴۔ حضرت خنافرؓ بن توأم

حضرت خنافرؓ بن توأم حمیری۔ یہ حمیر کے کاہنوں میں سے ایک کاہن تھے۔ پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر یمن میں اسلام لائے علامات نبوت میں ان کی ایک عمدہ حدیث ہے مگر اس کی سند میں گفتگو ہے اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۵۔ حضرت خنیسؓ بن حذافہ

حضرت خنیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ یہ بھائی ہیں عبداللہ

حذافہ کے۔اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور بعد اس کے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے۔بدر اور احد میں شریک ہوئے احد میں ان کے کچھ زخم لگ گئے تھے انہیں زخموں سے ان کی وفات ہوگئی۔نبیؐ سے پہلے ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر یہی تھی جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول خداؐ نے نکاح کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۸۶۔حضرت خنیسؓ بن خالد

حضرت خنیسؓ بن خالد۔ان کا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت ان کی ابوصخر ہے۔ابراہیم بن سعد اور سلمہ سب نے ابن اسحاق سے ان کا نام خائے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور دوسرے لوگ حبیش کہتے ہیں حائے مہملہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ہم نے بھی ان کا ذکر "حاء" کی ردیف میں کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حبیش ان کے نسب میں ایک شخص ہیں جن کا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہے۔یہ کلبی کا قول ہے ابوعمر نے بھی حبیش کے نام میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوئے یہ دونوں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔راستہ بھول گئے اور دونوں اکٹھے قتل کیے گئے۔جب حبیش قتل ہوئے تو انہوں نے ان کو دونوں پیروں کے درمیان میں کرلیا بعد اس کے وہ لڑے یہاں تک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے۔وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے:

قد علمت صفراء من بنی فهر　　نقية الوجه نقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

"مقام صفراء کے بنی فہر جانتے ہیں کہ میں صاف چہرہ اور صاف دل ہوں آج ابوصخر کی طرف سے میں لڑوں گا۔
حبیش کی کنیت ابوصخر ہے۔"

۱۴۸۷۔حضرت خنیسؓ بن ابی سائب

حضرت خنیسؓ بن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عبسہ بن خراش بن جحجبی۔بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔بیعۃ الرضوان اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور فتح عراق میں بھی موجود تھے۔شہسوار تھے۔ان کا نام خنیس نبیؐ نے رکھا تھا۔ان کا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۱۴۸۸۔حضرت خنیسؓ غفاری

حضرت خنیسؓ غفاری۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام ابوخنیس ہے۔ان سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ تہامہ میں تھے (رمضان کا مہینہ تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہاں تک کہ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے تو آپ کے بعض صحابہ آپ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہے تو حضرت نے ہم لوگوں کو ظہر کے وقت کھانا کھالینے کی اجازت دی اور بعد اس کے انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ مشہور ابو خنیس ہے اور خنیس وہم ہے۔

باب الخاء والواو والیاء

۱۴۸۹۔ حضرت خوات ؓ بن جبیر

حضرت خوات ؓ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو صالح رسول اللہ ؐ کے سواروں میں سے ہیں۔ بدر میں یہ اور بقول بعض ان کے بھائی عبداللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ خوات بن جبیر رسول اللہ کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا میں پہنچے تو ان کی پنڈلی میں پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول اللہ ؐ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ خوات بدر میں شریک نہ تھے مگر رسول اللہ ؐ نے ان کا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ یہ ذات النحیین کے شوہر تھے۔ ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت میں گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اس کو ضرب المثل کر دیا ہے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام میں مشغول رہنے والا ہے۔

قصہ اس کا مشہور ہے لہٰذا اس کو ذکر کے طول نہ دیں گے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو غسان اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جرح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبیر کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران میں اترے یہ کہتے تھے میں اپنے خیمہ سے نکلا تو میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ وہ باتیں کر رہی ہیں وہ عورتیں مجھے اچھی معلوم ہوئیں میں لوٹ آیا اور میں نے لباس نکال کر پہنا اور جا کے انہیں عورتوں کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول اللہ ؐ اپنے قبہ سے باہر نکلے جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میں ڈر گیا اور بدحواس ہو گیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ؐ! میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے میں اس کے پکڑنے کے لیے نکلا ہوں۔ رسول اللہ ؐ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا۔ پس آپ نے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) میں گھس گئے اور قضائے حاجت فرمائی اور وضوء فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپ کے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! اس اونٹ کا کیا حال ہے؟ اور اس کے بعد ہم لوگوں نے کوچ کیا پس آپ اثنائے راہ میں جب کبھی مجھ سے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک اے ابو عبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ جب میں نے یہ حال دیکھا کہ آنحضرت ؐ اصل بات میری سمجھ گئے۔ تو میں بوجہ شرم کے بہت دنوں تک مدینہ میں پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی ؐ کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا۔ بہت دنوں کے بعد میں مسجد میں گیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہ ؐ اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے نماز میں خوب طول دیا تا کہ آپ چلے جائیں اور مجھے

چھوڑ دیں مگر آپ نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا! تو جس قدر چاہے طول دے میں یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک تو نماز ختم نہ کرے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ سے عذر کروں گا اور آپ کا دل صاف کردوں گا پس جب میں نماز ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ السلام علیک اے ابو عبداللہ! وہ اونٹ بھاگ کر کہاں گیا؟ میں نے کہا قسم اس کی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اونٹ جب سے میں اسلام لایا کبھی نہیں بھاگا آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے خوف کی نماز روایت کی ہے اور یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۴۰ھ میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۴ برس کی تھی مہندی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

برک: محمد بن نقطہ کہتے ہیں کہ باء پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۰۔ حضرت خوط انصاری

حضرت خوط انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو مسعود نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئی تھیں۔ پس وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی ﷺ کے حضور میں لے گئے (کہ یہ بچہ کس کو ملنا چاہیے؟) نبیؐ نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ! اسے ہدایت کر۔ پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابو مسعود نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ اس حدیث کے راوی عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انہوں نے ابو مسعود سے روایت کی ہے اور اس روایت میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کے دادا خوط سے روایت کی ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہے کہ ابو مسعود نے اسی طرح کہا ہے یہ کھلا ہوا وہم ہے اس کے روایت کرنے والے عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہیں اور ان کے دادا یعنی رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت میں بالکل بے اصل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہے ابو نعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہے۔ جس کو خود انہوں نے ابو مسعود پر رد کر دیا ہے پس ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں وہ خود اس پر تنبیہ کر چکے ہیں۔

۱۴۹۱۔ حضرت خوط بن عبدالعزی

حضرت خوط بن عبدالعزی۔ بعض لوگ ان کو حوط بھی کہتے ہیں حائے مہملہ کے ساتھ۔ ابو نعیم نے ان کو خاء معجمہ کی ردیف میں لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے خوط بن عبدالعزی سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور ان کے قافلہ میں گھنٹی بج رہی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے خائے معجمہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے اور ابو عبداللہ نے حائے مہملہ کی ردیف میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ یہاں ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۴۹۲۔ حضرت خولیؓ بن اوس

حضرت خولیؓ بن اوس انصاری۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو نبی ﷺ کی قبر میں حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اترے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۴۹۳۔ حضرت خولیؓ بن ابی خولی

حضرت خولیؓ بن ابی خولی۔ یہ خولی بیٹے ہیں ابوخولی عجلی کے۔ ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہے اور ان کو عجل بن لجیم کی طرف منسوب کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ جعفی ہیں۔ یہ قول ابن اسحٰق وغیرہ کا ہے اور یہی صحیح ہے یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خولی بیٹے ہیں خولی کے مگر اکثر لوگوں کا قول وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔ ابوعمر نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث بن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفی۔ اس نسب کے بعض حصہ میں ہشام کلبی نے ان سے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ خولی، ہلال اور عبداللہ یہ سب بیٹے ہیں ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران کے ابوحمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن خریم بن جعفی۔ یہ سب لوگ بدر میں شریک تھے واقدی اور ابومعشر نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے بدر میں شریک تھے مگر ان دونوں نے ان کے بیٹے کا نام نہیں لیا مگر محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر میں شریک تھے اور ان کے ہمراہ ان کے دونوں بھائی ہلال اور عبداللہ بھی تھے۔ اور طبری نے کہا ہے کہ خولی بن ابی خولی بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان خولی سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا زمانے کے فتنوں کا ذکر کر کے آپ نے ان سے کہا کہ تم شام چلے جانا انہوں نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے دفن میں شریک تھے مگر یہ وہم ہے آپ کے دفن میں جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے۔ واللہ اعلم

۱۴۹۴۔ حضرت خولیؓ

حضرت خولیؓ۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان سے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن محمر نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا یہ ان دونوں کے علاوہ ہیں یا انہیں میں سے ایک ہیں یعنی ان دونوں میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۱۴۹۵۔ حضرت خویلدؓ بن خالد خزاعی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی۔ بھائی ہیں ام معبد کے۔ ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اور عاتکہ کے نام میں ذکر کیے جائیں گے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت معلوم نہیں۔ اور ان کے بھائی خنیس بن خالد نے روایت کی ہے اور ان دونوں کی بہن ام معبد خزاعیہ سے ان کی حدیث کہ نبی ﷺ ہجرت کرتے وقت ان کی طرف سے ہو کے گزرتے تھے روایت کی گئی

ہے اور عنقریب ہم ان کے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۴۹۶۔حضرت خویلدؓ بن خالد ہذلی

حضرت خویلدؓ بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل۔کنیت ان کی ابوذؤیب ہذلی مشہور شاعر ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔یہ ابو عمر نے کنیت کے باب میں لکھا ہے۔اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ وفد بن کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے اخنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہے۔جس کو ابو مسعود نے ذکر کیا ہے یہاں ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔اور عنقریب کنیت کے باب میں ان ذکر کیا جائے گا۔

۱۴۹۷۔حضرت خویلد ضمریؓ

حضرت خویلد ضمریؓ۔انہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔اور ابو سفیان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔اس کو ابراہیم بن منذر خزامی نے عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انہوں نے عثمان بن سعید ضمری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۴۹۸۔حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی

حضرت خویلدؓ بن خالد کنانی۔کنیت ان کی ابو عقرب۔بیٹے ہیں خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہیں۔عریجی ہیں۔عریج بھائی ہیں لیث بن بکر بن عبد مناہ کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہیں۔ان کی کچھ اولاد مدینہ میں بھی ہے مکہ میں ان کا قیام تھا اور ان کی اولاد بصرہ میں رہتی تھی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

بجیر: باء پر پیش اور جیم پر زبر ہے۔حماس: حاء پر زیر ہے۔عریج: عین پر پیش جبکہ راء پر زبر ہے۔

۱۴۹۹۔حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری

حضرت خویلدؓ بن عمرو انصاری سلمی۔بنی سلمہ کے خاندان سے ہیں۔بدری ہیں۔محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ ان کی لڑائیوں میں شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی سلمہ میں سے تھے۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۰۔حضرت خویلدؓ بن عمرو خزاعی

حضرت خویلدؓ بن عمرو بن صخر بن عبدالعزیٰ بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔کنیت ان کی ابو شریح خزاعی۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہے۔مدینہ میں آ کے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۱۔ حضرت خیبریؓ بن نعمان

حضرت خیبریؓ بن نعمان طائی۔ یہ وہی ہیں جو حاتم طائی کے یہاں گئے تھے حاتم نے ان کی ہجو کی تھی جس کا جواب انہوں نے ان اشعار میں دیا جن کا ایک شعر یہ ہے

انا الخیبری وانت امرء ظلوم العشیرة حسادها

"میں خیبری ہوں اور تو ایک معمولی شخص ہے۔ قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہے۔"

عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خیبری بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمارے پہاڑ اجاء نامی کو دیکھا تو فرمایا کہ اجاء والوں کا کیا حال ہے؟ اجاء والے بھوکے رہیں اللہ ان کے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنادے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپ کو زکوٰۃ دی پس آپ راضی ہو کر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ اجاء والے بھوکے رہیں اس سے بددعا مقصود نہ تھی یہ آپ نے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہہ دیا تھا۔ اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں ہم نے اس وقت سے اب تک کبھی زکوٰۃ دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۱۵۰۲۔ حضرت خیثمہؓ بن حارث

حضرت خیثمہؓ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن غنم انصاری اوسی۔ والد ہیں سعد بن خیثمہ کے ان کا ذکر اور ان کا نسب ان کے بیٹے کے نام میں آئے گا۔ خیثمہ احد کے دن شہید ہوئے ان کو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۰۳۔ حضرت خیرؓ

حضرت خیرؓ۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور آپ کے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عبد خیر تھا۔ مسہر بن عبدالملک بن سلع نے اپنے والد سے انہوں نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عبد خیر سے کہا اے ابوعمارہ! میں آپ کا جسم بہت توانا دیکھتا ہوں آپ کی عمر کس قدر ہے؟ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! میری عمر ۱۲۰ برس کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

حرف الدال المہملہ

۱۵۰۴۔ حضرت داذویہؓ

حضرت داذویہؓ۔ یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعاء میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس کو ان لوگوں نے نبی ﷺ کی حیات میں قتل کر دیا تھا ان لوگوں کے نام یہ ہیں قیس بن مکشوح۔ داذویہ۔ فیروز دیلمی یہ تینوں آدمی زندہ رہے یہاں تک کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو قیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے

اصحاب کی لوگوں کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعاء نے ان کو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داذویہ کے پاس گئے اور ان سے اسود کے اصحاب کے معاملہ میں مشورہ اور رائے طلب کی محض مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونوں ان سے مطمئن ہو گئے قیس نے ان دونوں کی دعوت کی پس جب داذویہ ان کے پاس گئے تو قیس نے ان کو قتل کر دیا اور فیروز جوان کے پاس گئے تو انہوں نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیئے جائیں گے جس طرح ان کے ساتھی قتل کئے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے میں ان کو جشنس بن شہر ملے وہ بھی ان کے ساتھ خولان کے پہاڑوں میں چلے گئے قیس تمام صنعاء کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور ان سے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی پس سب لوگوں نے قیس سے مقابلہ کیا اور ان سے لڑے اور ان کو شکست دی قیس گرفتار کر کے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیج دیئے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو بہت سرزنش اور ملامت کی انہوں نے ان تمام باتوں سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۰۵۔ حضرت دارمؓ بن ابی دارم

حضرت دارمؓ بن ابی دارم جرشی۔ ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس برس تک رہے گا پہلے طبقہ میں میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں جو اہل علم و یقین ہیں۔ چالیس برس تک رہیں گے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہے جو ۸۰ برس تک رہے گا اور تیسرا طبقہ صلہ رحمی کرنے والوں اور باہم رحم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۲۰ برس تک رہے گا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والوں کا ہے یہ طبقہ ۱۶۰ برس تک رہے گا اور پانچواں طبقہ ہرج مرج کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ طبقہ ۲۰۰ برس تک رہے گا۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمیمی ان سے ان کے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔

۱۵۰۶۔ حضرت داوٗدؓ بن بلال

حضرت داوٗدؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن احیحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بلال بن بلال ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام داوٗد بن بلال ابن احیحہ بن جلاح ہے کنیت ان کی ابولیلی ہے والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابولیلیٰ کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہے۔ انصار کے غلام تھے اور انہیں میں داخل ہو گئے تھے اور جو ابویعلی کے والد ہے تو ان کا نام داوٗد بن بلال بن احیحہ ابن جلاح بن حریش بن جحجبی بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہاء طلب کئے جاتے تو وہ بھی ان کے ساتھ طلب کئے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی ان کے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب ان کا تذکرہ کنیت (کے باب) میں اور ''یاء'' (کی ردیف میں) انشاء اللہ کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۷۔ حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی

حضرت دحیہؓ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن زید بن امرأالقیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں احد اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے کبھی کبھی جبریل انہیں کی شکل میں نبیؐ کے پاس آیا کرتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف ۶ھ زمانہ صلح میں بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہاں کے علماء[1] نے انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ اس کی سلطنت کو قائم رکھے۔ ان سے شعبی، عبداللہ بن شداد بن ہادؓ منصور کلبی اور خالد بن یزید بن معاویہ نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انہوں نے ابواسحٰق شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول اللہ ﷺ کو دو موزے ہدیۃً دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو پہن لیا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ عبیداللہ بن عباس نے ان سے بیان کیا انہوں نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انہوں نے دحیہ کلبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے پاس کچھ قبطی چادریں آئیں آنحضرتؐ نے ایک ان میں سے مجھے بھی دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

خزج: خاء پر زبر زاء پر جزم اور اسکے بعد جیم ہے۔

۱۵۰۸۔ حضرت دخانؓ ابوشعبہ

حضرت دخانؓ۔ کنیت ان کی ابوشعبہ ہذلی ہے۔ ان کا دیکھنا ثابت ہے اور نہ صحابی ہونا۔ ان کی حدیث کی سند میں وہم ہو گیا ہے۔ ابوامیہ یعنی محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعر عرب میں ایک کلام موزوں ہے اس کے ذریعہ سے مانگنے والے کو دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے غصہ پیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کی مجلس مزین کی جاسکتی ہے۔ اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انہوں نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انہوں نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انہوں نے اہل یمن کے ایک شخص سے انہوں نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علماء نے اس کو منع کیا۔

۱۵۰۹۔ حضرت درہمؓ ابوزیاد

حضرت درہمؓ۔کنیت ان کی ابوزیاد ہے۔ابن خزیمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔محمد بن یحییٰ قطعی نے ابوایوب یعنی یحییٰ بن میمون قرشی سے انہوں نے درہم بن زیاد بن درہم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمہارے جمال' شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دے گا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۰۔ حضرت درہمؓ ابومعاویہ

حضرت درہمؓ۔کنیت ان کی ابومعاویہ ہے۔سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہے کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپکے پاس آیا ہوں تا کہ آپ سے جہاد میں مدد طلب کروں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری ماں ہیں؟انہوں نے کہاہاں۔آنحضرتؐ نے فرمایا توان (کی خدمت) کولازم کر لو۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۱۔ حضرت دعامہؓ بن عزیز

حضرت دعامہؓ بن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی۔والد ہیں قتادہ کے عمرو بن علی نے ان کا نسب بیان کیا ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔محمد بن جامع عطار نے عبیس بن میمون سے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا میں اللہ کا قید خانہ ہے اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہے اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے یہی کہا ہے کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان شاذکونی نے عبیس سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اس کو روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۱۲۔ حضرت دعثورؓ بن حارث

حضرت دعثورؓ بن حارث غطفانی۔ابوسعید نقاش نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انہوں نے زید بن ابی عتاب سے انہوں نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ انمار میں گئے۔جب اعراب نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور رسول اللہؐ مقام ذی امر میں پہنچ گئے اور وہیں آپ نے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہاں پانی برسنے لگا آپ کے دونوں کپڑے تر ہو گئے پس آپ نے خشک ہونے کے لیے ان کو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اس وقت اپنے اصحاب سے علیحدہ ہیں اور اس سے زیادہ تنہائی میں کسی وقت تم ان کو نہیں پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور پہاڑ سے اترے رسول اللہؐ لیٹے ہوئے تھے اپنے کپڑوں کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکا یک آپ نے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوئے آپ کے سر مبارک کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے

ہیں کہ اے محمد (ﷺ)! اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل اور جبریئل نے انکے سینے میں دھکا دیا کہ تلوار انکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول اللہؐ نے تلوار اٹھالی اوران کے سر کے قریب جا کے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ دعثور نے کہا کوئی نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اٹھ اور اپنے کام سے جا۔ جب دعثور اٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں بہ نسبت تیرے اس کا زیادہ مستحق ہوں پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم! جیسی نادانی تم نے آج کی ایسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تم ان کے سر پر تلوار لے کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ میں ان پر حملہ نہ کر سکا اور بعد اس کے قصہ پورا بیان کیا اس کے بعد دعثور مسلمان ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسعید نقاش نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ غورث بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہے۔ ان دونوں ناموں میں کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہے ان کے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت میں ہے۔ ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہے اور انہوں نے بھی ان کا نام دعثور بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۱۳۔ حضرت دغفلؓ بن حنظلہ

حضرت دغفلؓ بن حنظلہ شیبانی۔ عرب کے نسب کے ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے۔ سدوسی ذہلی ہیں ان سے حسن (بصری) اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ میں دغفل کو صحابی نہیں سمجھتا اور بخاری نے کہا ہے کہ دغفل کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نفیر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے دغفل سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ۶۵ برس کی عمر میں نبیؐ کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انہوں نے دغفل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے نصاریٰ پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر ان کا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اس نے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفاء دے گا تو میں سات روزے اور زیادہ کر دوں گا پھر ایک بادشاہ اور اس کے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اس کے منہ میں درد پیدا ہوا تو اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کو شفاء دے گا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دے گا پھر اس کے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اور اس نے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نہ کریں گے اور ہم ربیع کے زمانے میں روزہ رکھا کریں گے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہو گئے۔

اور عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور ان سے اہل عرب کے حالات 'لوگوں کے نسب اور نجوم کی بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ اے دغفل! یہ باتیں تم نے کہاں سے یاد کیں دغفل نے کہا کہ سمجھدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہے (مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا) پھر معاویہ نے کہا کہ یزید کے پاس جاؤ اور اس کو لوگوں کے نسب' نجوم اور عربیت سکھا دو۔ کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ دغفل

بیٹے ہیں حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کو شیبانی لکھا ہے اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہے تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے ہیں۔انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہیں اور ان کی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہیں ان کو ذہلی بھی کہتے ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سدوسی ہیں بنی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمر دونوں بیٹے شیبان بن ذہل کے بھائی ہیں پھر کیونکر ممکن ہے کہ یہ سدوسی ہوں اور بنی عمرو سے ہوں اور حنظلہ جو ان کے والد ہیں بنی عمرو بن شیبان سے ہوں بنی سدوس سے نہ ہوں واللہ اعلم۔اور ابونعیم نے انکو سدوسی لکھا ہے اور کچھ نہیں لکھا۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قتال خوارج کے زمانہ میں ملک فارس میں دولاب کے دن غرق کئے گئے۔

۱۵۱۴۔حضرت دفہ رضی اللہ عنہ بن ایاس

حضرت دفہ رضی اللہ عنہ بن ایاس بن عمرو۔انصاری۔بدر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور انہوں نے واؤ کی ردیف میں بیان کیا ہے کہ وذفہ بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر، احد اور خندق میں شریک تھے ابوعمر نے ان کو دو کر دیا ہے۔حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

۱۵۱۵۔حضرت دکین رضی اللہ عنہ بن سعید

حضرت دکین رضی اللہ عنہ بن سعید خثعمی۔بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں۔ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے وکیع سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے۔ہم لوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جاؤ اور ان کو دے دو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف اسی قدر ہے جو مجھ کو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے آپ نے فرمایا جاؤ اور ان لوگوں کو دے دو۔پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں نے سنا اور میں تابعدار ہوں وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی ان کے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کمرے پر لے گئے حضرت عمر نے انکے حجرے سے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اس کمرے میں کھجوریں بھری ہوئی تھیں جیسے کوئی چیز تہہ بہ تہہ جمائی گئی ہو۔حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کر دو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جس قدر اس نے چاہا لیا پھر سب سے آخر میں میں گیا تو میں نے دیکھا وہ کھجوریں اسی طرح بھری ہوئی ہیں گویا ہم نے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۱۶۔حضرت دلجہ رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت دلجہ رضی اللہ عنہ بن قیس۔ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کی حدیث مسیّب بن واضح نے ابن مبارک سے انہوں نے سلیمان

تیمی سے انہوں نے ابوتیمیہ سے انہوں نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء[1] حنتم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا میں نے کہا ہاں۔ میں اس کا گواہ ہوں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انہوں نے تیمی سے انہوں نے ابوتیمیہ سے انہوں نے دلجہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اسی طرح یحیٰ قطان وغیرہ نے تیمی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۱۷۔ حضرت دلیم رضی اللہ عنہ

حضرت دلیم رضی اللہ عنہ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں صحابہ کے ضمن میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی خبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام دلیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سکرکہ[2] کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے جو گیہوں سے بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق اور عبدالحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) دیلم ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۱۸۔ حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم

حضرت دہر رضی اللہ عنہ بن اخرم بن مالک بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی۔ اسلمی۔ والد ہیں نصر بن دہر کے یہ دونوں صحابی ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۱۹۔ حضرت دوس رضی اللہ عنہ

حضرت دوس رضی اللہ عنہ۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ میں تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور میں نے تمہارے پاس دوس غلام رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ جھنڈا لے کے تمہارے سامنے رہیں اور خالد بن ولید کو بھی تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ روانہ ہو جائے اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں دوس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں دوس کو نہیں جانتے اس میں بعض لوگوں سے وہم ہو گیا ہے وہ سمجھے ہیں کہ دوس کسی شخص کا نام ہے حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہے لہٰذا انہوں نے ان کو ان لوگوں کے ذیل میں ذکر کیا جنہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

---

[1] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ان کے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف میں شراب کا استعمال ہوتا تھا۔

[2] بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکرکہ چینا کی شراب کو کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۔ حضرت دومی ؓ بن قیس

حضرت دومی ؓ بن قیس۔ دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہیں قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے جس قدر لوگوں نے آپ سے بیعت کی تھی ان پر انکو سردار بنا دیا تھا۔ انکا ذکر امیر ابونصر نے جمہرہ سے نقل کیا ہے ان کا نسب وہی ہے جو قبیلہ قضاعہ کا ہے۔

۱۵۲۱۔ حضرت دیلم ؓ بن فیروز

حضرت دیلم ؓ بن فیروز حمیری۔ جیشانی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور دیلم ان کا لقب ہے اور یہ فیروز بیٹے ہیں یسع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن حبر ان کے اور حبران کا نام جبشان بن وائل بن رعین رعینی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بیٹے ہیں ہوشع بن سعد بن ذی جناب بن مسعود بن غن کے۔ اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہیں جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے اور انہوں نے ان کا نسب رعین تک پہنچایا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں ضحاک اور عبداللہ اور ابوالخیر مرثد بن عبداللہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جن سے اسود عنسی کذاب کے قتل میں یمن میں بہت کار نمایاں ظاہر ہوئے۔ اور انہیں نے اس کو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اس کا سر لے کر نبیؐ کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن محمد نے ضمرہ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن دیلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کہاں آئے ہیں اور کس کے پاس آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں میں جانتا ہوں) تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے یہاں انگور بہت پیدا ہوتے ہیں ہم ان کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا تم ان کو خشک کر کے زبیب بنا لو ہم لوگوں نے کہا پھر زبیب کو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اس کو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح کے وقت پی لو اور مشک میں بھگوؤ مٹکوں میں نہ بھگوؤ کیونکہ مٹکے میں بھگونے سے اگر زیادہ دیر تک بھیگا رہے گا تو سرکہ بن جائے گا۔

فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہے اور ابوالخیر نے ابوخراش رعینی سے انہوں نے دیلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں پس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ دیلم حمیری جیشانی بیٹے ہیں ابودیلم کے بعض لوگ ان کو دیلم بن فیروز کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہیں۔ یہ حمیر بن سباء کی اولاد سے ہیں۔ صحابی ہیں مصر میں رہتے تھے ان سے صرف ایک حدیث پینے کی چیزوں کی بابت مروی ہے۔ ان سے اہل مصر نے

روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بجستانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے دیلم حمیری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے پوچھا کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں ایک سرد ملک میں رہتا ہوں اور بہت محنت کے کام کرتا ہوں ہم لوگ گیہوں کی شراب بناتے ہیں اور محنت کے کام کرنے کے واسطے اس سے قوت حاصل کرتے ہیں اور برودت کو بھی دفع کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بچو میں نے کہا کہ لوگ اس کو نہ چھوڑیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ اس کو نہ چھوڑیں تو ان سے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کا کلام ختم ہوا میں کہتا ہوں کہ جبل: بعض کے قول کے مطابق جیم پر پیش اور باء کے ساتھ اور بعض کے قول کے مطابق حاء اور باء پر جزم کے ساتھ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ اسود کذاب کو انہیں نے قتل کیا ہے یہ غلط ہے۔ اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس میں سے تھے اہل عرب میں سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات میں مبتلا تھے آپ نے لوگوں کو اس کی خبر دی پھر اس کی خوشخبری مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

۱۵۲۲۔ حضرت دیلمیؓ

حضرت دیلمیؓ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے اصحاب نے ان کا ذکر کیا ہے یہ دیلم مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام فیروز ہے اور اکثر احادیث میں اسی طرح آتا ہے۔ یہ عبارت ابوموسیٰ کی ہے اس میں استدراک کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جو اوپر گزر چکا۔

۱۵۲۳۔ حضرت دینارؓ انصاری

حضرت دینارؓ انصاری۔ دادا ہیں عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحیٰی بن معین نے ان کا نام دینار بتایا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس خطمی ہے۔ ان کی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا دینار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز میں قے' نکسیر' چھینک' اونگھ' حیض اور جمائی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث جو مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے اس کو لوگ ضعیف کہتے ہیں اور ان کی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے میں ہے اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۵۲۴۔ حضرت دینارؓ والد عمرو

حضرت دینارؓ۔ والد ہیں عمرو بن دینار کے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔

حرف الذال المعجمة

۱۵۲۵۔ حضرت ذابلؓ بن طفیل

حضرت ذابلؓ بن طفیل بن عمرو سدوسی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث ان کی بیٹی جمعہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی مسجد میں بیٹھے تھے کہ خفاف بن نھلہ بن بہدلہ ثقفی آپ کے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۲۶۔ حضرت ذبابؓ بن حارث

حضرت ذبابؓ بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن بلال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ میں ان کو ذکر کیا ہے یحیٰ بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابوخیثمہ یعنی عبدالرحمٰن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیر ہ کا ایک بت تھا جس کو لوگ فراص کہتے تھے لوگ اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اس بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشیر ہ میں سے تھے کہ جن کا نام ابن رقیبہ یا وقشہ تھا عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھ سے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے ان کی خبر ابن رقیبہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اس نے کوئی خبر ابن رقیبہ سے بیان کیا ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:

یاذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکة فلا یجاب۔

"اے ذباب اے ذباب! ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ میں دعوت دین کررہے ہیں۔ مگر ان کی بات نہیں مانی جاتی۔"

میں نے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہے؟ ابن رقیبہ نے کہا میں نہیں جانتا مجھ سے ایسا ہی بیان کیا گیا ہے پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور میں اسلام لے آیا اور اس بت کے پاس جاکے میں نے اسے توڑ ڈالا بعد اس کے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے میں چند اشعار بھی کہے تھے

تبعت رسول الله اذجاء بالهدیٰ	وخلفت فراصا بدار هوان
شددت علیه شدة فکسرته	کان لم یکن والدهر ذوحدثان

"میں نے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے۔ اور فراص نامی بت کو ذلت کے مقام میں چھوڑ دیا۔ میں نے اس پر سختی کی اور اس کو توڑ ڈالا۔ گویا کہ وہ تھا ہی نہیں اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہے۔"

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۵۲۷۔ حضرت ذرعؓ ابوطلحہ

حضرت ذرعؓ۔ کنیت ان کی ابوطلحہ خولانی ہے۔ طبرانی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف

ہے۔حماد بن سلمہ نے ابوسنان یعنی عیسیٰ سے انہوں نے ابوطلحہ خولانی سے جن کا نام ذرع تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے عنقریب لشکر اسلام کے چار حصہ ہو جائیں گے پس تم لوگ ملک شام میں چلے جانا اس لیے کہ اللہ نے میرے لیے شام میں ذمہ داری کرلی ہے۔ابواحمد حاکم نے کہا ہے کہ ابوطلحہ خولانی ان لوگوں میں ہیں جن کا نام مشہور نہیں۔وہ تابعی ہیں اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۲۸۔حضرت ذفافہ رضی اللہ عنہ

حضرت ذفافہ رضی اللہ عنہ۔ان کا ذکر ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کی حدیث میں ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں صحابی ہیں۔ہم نے ان کو ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۹۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ۔بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں۔بنی امیہ کے غلام تھے۔ان کی حدیث عبدالرزاق کے پاس ہے انہوں نے عمر بن حوشب سے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جس کو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اس کا کچھ حصہ آزاد ہوا تھا۔اور ایک حدیث انہوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ابوعمر نے کہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی ہیں جن سے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں کوئی نیک کام کرتا ہوں اور لوگوں کو اس کی خبر ہو جاتی ہے تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا تم کو دوہرا ثواب ملے گا پوشیدہ عبادت کرنے کا بھی اور ظاہری عبادت کرنے کا بھی۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۳۰۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ غلام رسول اللہ ﷺ

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ۔رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے بعض لوگ ان کو طہمان کہتے ہیں اور بعض لوگ مہران کہتے ہیں۔عطاء بن سائب نے کہا ہے کہ میں ابوجعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انہوں نے کہا میں تمہیں ایک خاتون کا پتہ دیتا ہوں جو ہمارے ہی خاندان سے یعنی علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں چنانچہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جن کا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لیے۔اور بے شک قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۳۱۔حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبد قیس

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔کنیت ان کی ابوالسبع ہے۔ان کا تذکرہ انشاءاللہ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شریک تھے۔پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبی ﷺ کے پاس مکہ گئے اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے ان کو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ان کو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر ابوحکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اس کے پیر میں تلوار ماری اس کا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اس کو مار ڈالا۔واقدی نے عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز سے

انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں عتبہ بن ربیعہ کے پاس جارہے تھے انہوں نے رسول اللہؐ کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپ نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور ان کو قرآن پڑھ کرسنایا یہ دونوں مسلمان ہوگئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اس کے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو مسلمان ہوکر مدینہ آئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۳۲۔حضرت ذکوانؓ بن یامین

حضرت ذکوانؓ بن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔بنی نضیر میں سے ہیں۔ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابو لیلیٰ اور عبداللہ بن مغفل سے ملے یہ دونوں رورہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے پاس (جہاد میں جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپ کے پاس ہم نے کوئی سواری نہ دیکھی۔جس پر آپ ہمیں سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اس قدر سرمایہ نہیں ہے کہ ہم اپنے خرچہ سے آپ کے ساتھ جاسکیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سی کھجوریں زادراہ کے لیے دیں۔ان کا تذکرہ ابو علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس ان کا صحابی ہونا ثابت ہوگیا۔)

۱۵۳۳۔حضرت ذکوانؓ مولائے انصار

حضرت ذکوانؓ۔انصار کے مولیٰ ہیں۔ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے حرام بن عثمان سے انہوں نے محمود بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن جموح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گائے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اس پر سوار ہوں وہ گائے بھاگی اور اس نے ہمیں سوار نہ ہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جس کا نام ذکوان تھا تلوار لے کے ہاتھ میں آیا وہ گائے بھاگ رہی تھی ذکوان نے اس کی گردن میں تلوار ماری تلوار سے اس کی گردن کٹ گئی اور وہ گرپڑی ہم اس کو ذبح نہ کرسکے پس میں اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول اللہؐ سے ملے اور ہم نے آپ سے اس گائے کی کیفیت بیان کی۔آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا گوشت کھاؤ۔ان جانوروں میں سے جب کوئی تمہارے قابو سے نکل جائے تو اس کو اسی طرح روکو جس طرح وحشی جانوروں کو روکتے ہو (یعنی شکار کرلو)۔

۱۵۳۴۔حضرت ذہنؓ بن قرضم

حضرت ذہنؓ بن قرضم بن جعیل بن قناث بن قومی بن نقلل بن بعیدی بن آمری مہری۔مہرہ بن حمدان کی اولاد سے ہیں۔نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اس لیے آنحضرتؐ نے ان کی بہت خاطر کرتے تھے۔یہ سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو آنحضرتؐ نے ان کو سواری دی اور ایک تحریر ان کو لکھ دی وہ تحریر ان کے خاندان میں رہی۔انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔امیر ابن ماکولا نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرضم قاف کے ساتھ (درج) ہے حالانکہ یہ "ف" کے ساتھ ہے اور قباث "ق" اور "ب" پر زبر کے ساتھ ہے۔حالانکہ قاف پر زیر ہے اور ایک دوسری جگہ آمری کے بجائے ندغی اور دوسری جگہ نقلل کی بجائے بقلل ہے یہ ابو موسیٰ کی آخری بات ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انکی اس بات کہ آمری کی بجائے ندغی ہے کی کوئی اصل نہیں۔ کیونکہ ابن کلبی اور ابن حبیب دونوں نے کہا ہے کہ فولد الامری بن مہرہ ندغی تو یہ ان کا بیٹا ہو گیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ اس مقام پر دار قطنی کا قول کچھ یوں ہے جعیل: یعنی عجیل کی جگہ حالانکہ یہ خطاء ہے اور کہا کہ اس نے ذال کی ردیف میں صحیح ذکر کیا ہے۔ اور قثاث: قاف پر زبر اور آخر میں ثاء ہے۔

۱۵۳۵۔ حضرت ذوالاذنین ؓ

حضرت ذوالاذنین ؓ۔ ان کو عبدان نے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہیں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین۔ [1] ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر ان کو ذوالاذنین کہا تھا۔ ورنہ نہ یہ ان کا نام ہے اور نہ لقب ہے۔

۱۵۳۶۔ حضرت ذوالاصابع ؓ تمیمی

حضرت ذوالاصابع ؓ تمیمی۔ بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور بعض لوگ جہنی کہتے ہیں۔ بیت المقدس میں رہتے ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوصالح یعنی حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انہوں نے ابوعمران سے انہوں نے ذوالاصابع سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم اگر اس مصیبت میں مبتلا کئے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رکھے جائیں تو آپ ہمیں کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرت ؐ نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہے کہ وہاں تمہاری کچھ اولاد ہو گی جو اس مسجد میں آمد و رفت کرے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۳۷۔ حضرت ذوالبجادین ؓ

حضرت ذوالبجادین ؓ۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ عبدان وغیرہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اکثر حدیثوں میں اسی طرح آتا ہے ان کا نام نہیں آتا عبدان نے کہا ہے کہ ان کو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ ؐ کے پاس لوٹ کر جانے کا ارادہ کیا تو ان کی والدہ نے ایک بجاد یعنی چادر کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے انہوں نے ایک ٹکڑے کو بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ ان کی وفات نبی ؐ کے زمانہ میں غزوہ تبوک کے ایام میں ہو گئی تھی اور ان کو رات ہی کے وقت آپ نے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف میں ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۳۸۔ حضرت ذوجدن ؓ

حضرت ذوجدن ؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس حبشہ سے ۲۷ آدمی آئے تھے ان میں ذوجدن بھی تھے۔ ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے ان کا نام ذودجن ہے۔ یعنی جیم سے پہلے دال ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں ان کا تذکرہ کیا جائے گا۔

---

[1] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا بطور ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت میں بھی جھوٹ نہ بولتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۳۹۔حضرت ذوالجوشن ؓ ضبابی

حضرت ذوالجوشن ؓ ضبابی۔ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن کے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اعور جو اوپر گزر چکا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے۔ ان کا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی ثم الضبابی۔ ان کو ذوالجوشن اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کا سینہ ابھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش کلام تھے نیکوکار تھے۔ ان کے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہیں جن میں وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انہوں نے کہا ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحٰق سبیعی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں بعد اس کے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوئے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جس کا نام قرحا تھا لے گیا میں نے عرض کیا کہ یا محمد میں آپ کے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہوں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم چاہو کہ میں اس کے عوض میں تمہیں بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہیں دے دوں تو میں ایسا نہیں کر سکتا ذوالجوشن نے کہا میں وہ زرہیں نہ لوں گا مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ذی الجوشن تم اسلام کیوں نہیں لاتے تاکہ تم اس امت کے اول مسلمین میں سے ہو جاؤ ذوالجوشن کہتے تھے میں نے کہا میں اسلام نہ لاؤں گا۔ آنحضرت ؐ نے پوچھا کہ کیوں؟ وہ کہتے تھے میں نے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ میں نے آپ کی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا تم کو ان کی لڑائیوں کی حالت معلوم ہوئی؟ میں نے کہا ہاں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤ گے میں نے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آ جائیں گے۔ (یعنی فتح مکہ کرلیں گے) اور وہاں رہنے لگیں گے آنحضرت ؐ نے فرمایا اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہے کہ یہ بھی دیکھ لو گے بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے بلال! اس شخص کی تھیلیاں لے لو اور ان میں عجوہ نامی کھجوریں بھر دو پس جب میں واپس ہو کر چلا تو آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سواروں میں سے ہے۔ ذوالجوشن کہتے تھے کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقام (غورہ) میں تھا کہ یکا یک ایک سوار آیا میں نے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا مکہ سے میں نے کہا کیا خبر ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم محمد ﷺ وہاں غالب آ گئے اور وہاں مقیم ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری ماں مجھے روئے اگر میں اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤں پھر میں نے آنحضرت ؐ سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپ نے مجھے معافی میں دے دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو اسحٰق نے ان سے نہیں سنا بلکہ انہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۰۔حضرت ذوحوشب ؓ

حضرت ذوحوشب ؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام میں لکھا ہے۔

۱۵۴۱۔ حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی

حضرت ذوالخویصرہؓ تمیمی۔ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی ابوالفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم میں سے ایک شخص تھے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں نہ انصاف کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہیں جن کے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر سمجھو گے وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس کی گانسی کی طرف دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کے پروں کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا اور اس کی ڈنڈی کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ ملے گا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے آیا ہے۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے گا ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دو پستانوں میں ایک پستان عورت کے پستان کے مثل یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ ہلتا ہوگا۔ ابوسعید کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب انہوں نے ان لوگوں سے قتال کیا مقتولین میں جستجو کی گئی تو ایک شخص اسی ہیئت کا نکلا جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی اسناد سے ابواسحٰق ثعلبی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن حامد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ تمیمی آئے جن کا نام حرقوص بن زہیر تھا وہی خوارج کی بنیاد ڈالنے والے تھے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! انصاف کیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ اس کے بعد انہوں نے وہی واقعہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا۔ پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہے واللہ اعلم۔ حرقوص کے نام میں انکے باقی حالات گزر چکے۔

مشکل الفاظ: رصافہ۔ رصفۃ کی جمع ہے۔ پٹھا جو چھڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔

نضیہ: کہا جاتا ہے کہ یہ تیر کے پیکان کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پر اور پیکان کے درمیان حصے کا نام ہے اور اس کو نضی (لاغر) اس لئے کہا جاتا ہے کہ بہت تراشنے اور چھیلنے کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے اور یہ بہت مناسب ہے۔

قذذ: قذۃ کی جمع ہے تیر کے پر کو کہا جاتا ہے۔ تدردر: حرکت کرتا ہے۔ آتا جاتا ہے یہ تیر کے جلد نکلنے کیلئے ضرب المثل کے طور استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں اس میں کوئی خون وغیرہ نہیں رہتا۔

۱۵۴۲۔ حضرت ذوالخویصرہؓ یمانی

حضرت ذوالخویصرہؓ یمانی۔ عمرو بن عطاء نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد میں رسول اللہؐ کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگوں میں سے تھے پس جب رسول اللہؐ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول اللہؐ کے سامنے کھڑے ہوئے تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت میں داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نہ کرے۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول اللہؐ اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور اپنا تہبند کھول کر مسجد میں اس نے پیشاب کر دیا لوگ اس پر چلائے اور رسول اللہؐ کے اس فرمانے سے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبیؐ نے لوگوں کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھہر جاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اس شخص نے مسجد میں پیشاب کر دیا ہے آپ نے فرمایا نرمی کرو اس کو تعلیم دو پھر آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اس کے پیشاب کی جگہ پر بہا دے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۳۔ حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی

حضرت ذوخیوانؓ ہمدانی۔ شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو ان سے کسی نے کہا کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور ان سے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو ان کا ایک گاؤں تھا جس میں ان کے غلام رہتے تھے پس یہ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جس میں غلام رہتے ہیں لہٰذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجئے رسول اللہؐ نے انہیں تحریر لکھ دی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- من محمد رسول اللہ لعک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ و مالہ ورقیقہ فلہ الامان و ذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- محمد رسول اللہ کی طرف سے عک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلاموں کی بابت سچے ہوں تو ان کے لیے امان ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔''

یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خالد ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۴۴۔ حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق

حضرت ذودجنؓ وحشی بن اسحٰق بن وحشی بن حرب۔ بن وحشی اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے ۱۷ آدمی رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے جن میں ذودجن بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے چند اشعار کہے جو ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ ان سب لوگوں نے نبیؐ کی صحبت

اٹھائی۔ان کا شمار اہل حبش میں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا نام ذوجدن بتقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۱۵۴۵۔حضرت ذوالزوائدؓ جہنی

حضرت ذوالزوائدؓ جہنی۔صحابی ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جس نے نماز چاشت پڑھی وہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ذوالزوائد تھا۔ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہؓ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو وادی القریٰ کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کر چکا؟ لوگوں نے کہا بار خدایا ہاں آپ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ پھر آپ نے فرمایا کہ جب اہل قریش باہم سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنے والے کون شخص ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ ذوالزوائد ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذوالاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ ان کو ابوالزوائد کہتے ہیں۔کنیت کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۶۔حضرت ذوالشمالینؓ

حضرت ذوالشمالینؓ۔ان کا نام عمیر بن عبد عمر بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے۔ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔انہوں نے ان کو ملک بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے جو کہ بھائی ہیں خزاعہ کے اور بعض لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصیٰ ہے۔حلیف تھے بنی زہرہ کے پس انہوں نے ملکان بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے ان کو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین نہیں ہیں جن کا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہؓ بھی شریک تھے جن کا اسلام بدر کے کئی سال بعد ہوا اس کی بحث انشاءاللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئے گی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۴۷۔حضرت ذوظلیمؓ

حضرت ذوظلیمؓ۔نام ان کا حوشب بن طخیہ ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظاء ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔اور بعض لوگوں نے ان کے والد طخمہ میم کے ساتھ لکھا ہے اور بعض لوگ طخیہ بکسر طاء کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ان کے پاس اور ذوالکلاع کے پاس رسول اللہؐ نے جریر بن عبداللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود عنسی سے لڑنے میں یہ مدد دیں۔یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ذوظلیم جنگ صفین میں

حضرت معاویہ کے ساتھ ۳۷ھ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

ظلیم: ظاء پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۵۴۸۔ حضرت ذوعمروؓ

حضرت ذوعمروؓ یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہیں ذوالکلاع کے ہمراہ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اور ان دونوں کے ساتھ جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے ان کو نبیؐ نے انہیں دونوں کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ جریر بھی ان کے ہمراہ مسلمان ہو کے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور وہ قاصد جن کو رسول اللہؐ نے ان کے پاس بھیجا تھا جابر بن عبداللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے جب یہ لوگ اثنائے راہ میں تھے تو ذوعمرو نے جریر سے کہا کہ نبیؐ کی وفات ہوگئی مجھے ان کی وفات کا حال معلوم ہو گیا ہے جریر کہتے تھے کہ اسی حال میں ہم کو کچھ سوار دکھائی دیئے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ ذوعمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تمہاری یہ حالت رہے گی کہ جب ایک سردار تمہارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنالو اور جب تلوار پر نوبت پہنچ جائے گی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ گے۔ جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی خوش ہوں گے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہیں اسی طرح تم بھی غضبناک ہوں گے پھر ذوالکلاع اور ذوعمرو دونوں نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہہ دینا اور اب ہم پھر آئیں گے کہہ کے دونوں لوٹ گئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۴۹۔ حضرت ذوالغرہؓ جہنی

حضرت ذوالغرہؓ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام یعیش ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے ذی غرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول اللہؐ کے سامنے آیا وہ اکثر سفر میں رہتا تھا اس نے کہا کہ یارسول اللہؐ! کبھی نماز کا وقت ہمیں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں آ جاتا ہے تو کیا ہم اس مقام میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔[1]

پھر اس نے پوچھا کہ کیا ہم بکریوں کے باندھنے کی حنفیہ جگہ میں نماز پڑھ لیں؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر اس نے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت براء کے چہرہ میں سفید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اس وجہ سے لوگ ان کو ذوالغرہ کہتے

---

[1] حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں ان کے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہیں جاتا۔

تھے۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغرہ کہتے تھے بوجہ اس کے کہ ان کے چہرہ میں سفید داغ تھا۔ مگر میرے نزدیک اس میں کلام ہے کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے نہ ہلالی اور نہ جہنی۔ اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے یعیش جہنی سے جن کا مشہور نام ذوالغرۃ تھا روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے اونٹوں کے باندھنے کے مقامات میں نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔ اور اس حدیث کو اعمش نے عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے براء بن عاذب سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۰۔ حضرت ذوالغصہؓ

حضرت ذوالغصہؓ۔ نام ان کا حصین بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن جلد بن مالک بن ادد حارثی جن کو لوگ ذوالغصہ کہتے ہیں بوجہ ایک گلٹی کے جوان کے حلق میں تھی ان کی بات صاف سمجھ میں نہ آتی تھی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر ابن کلبی نے ان کا وفد بن کے آنا نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے۔ یحیٰ بن سعید بن عاص کی اولاد میں انہیں کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی گلے میں گلٹی) پیدا ہو گیا تھا ہاں ابن کلبی نے ان کے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہے وہ عنقریب اپنے مقام میں ذکر کیا جائے گا۔

۱۵۵۱۔ حضرت ذوقرناتؓ

حضرت ذوقرناتؓ۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے یونس بن میسرہ بن حلبس نے کچھ مقطوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۲۔ حضرت ذوالکلاعؓ

حضرت ذوالکلاعؓ۔ ان کا نام اسمیفع بن ناکور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایفع اور بعض لوگ کہتے ہیں۔ سمیفع۔ (بغیر ہمزہ کے) یہ حمیری ہیں کنیت ان کی ابوشرحبیل ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوشراحیل۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔ ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہیں نہ چھیڑیں۔ یہ اپنی قوم میں رئیس تھے ان کی اطاعت کی جاتی تھی۔ انہیں رسول اللہؐ نے اسود عنسی کے قتل میں مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو اور بقول بعض جابر بن عبداللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہے ذی عمرو کے نام میں یہ قصہ گزر چکا ہے۔ پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہیں مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انہیں نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ ان کے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوئے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو

جب یہ خبر ملی کہ نبی ﷺ نے عمار بن یاسر کے حق میں فرمایا ہے کہ ان کو باغی گروہ قتل کرے گا اور عمار حضرت علی کی طرف تھے تو انہوں نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہیں تو ان لوگوں نے ان کو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آ جائیں گے اور وہ ہماری طرف سے لڑیں گے۔ پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور ان کے بعد عمار شہید ہوئے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور ان کے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگوں کو لے کر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اس وجہ سے اختلاف کیا تھا کہ ان کے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہیں۔

ابوعمر نے کہا ہے میں ذوالکلاع کو صحابی نہیں جانتا البتہ وہ حضرت کی حیات میں اسلام لا چکے تھے اور آپ کے متبع تھے۔ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں سوائے اس کے جو عمرو سے اور عوف بن مالک سے انہوں نے روایت کی ہے۔ جب ذوالکلاع مقتول ہوئے تو ان کے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا میں خوف کرتا ہوں کہ امیر المومنین مجھ سے بدگمان ہو جائیں گے لہٰذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب میں ہیں۔ حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر میں داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تا کہ کچھ فساد نہ پیدا ہو۔ پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت علی کے لشکر میں سعید بن قیس کے پاس جانے کی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دے دی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے ان کو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائیں چنانچہ یہ لے آئے۔ ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حریث بن جابر نے۔ ابومیسرہ یعنی عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب میں دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے باغ کی روش پر کھڑے تھے میں نے کہا کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے سے لڑے تھے ان لوگوں نے کہا ہاں مگر ہم نے اللہ کو بہت وسیع المغفرت پایا میں نے پوچھا کہ اہل نہروان یعنی خوارج کا کیا حال ہے؟ تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہیں ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلاموں کے) آزاد کئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں دس ہزار۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۳۔ حضرت ذوالّلحیہؓ کلابی

حضرت ذوالّلحیہؓ کلابی۔ ان کا نام شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے صحابی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ یعنی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے ذوالّلحیہ کلابی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس حدیث میں عمل کر رہے ہیں کہ نئی باتیں ہوا کرتی ہیں یا اس حالت میں کہ تمام باتیں (روز ازل میں) لکھی جا چکی ہیں آپ نے فرمایا اس حالت میں کہ لکھی جا چکی ہیں انہوں نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کریں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اسلئے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہے۔ جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۵۴۔ حضرت ذوالّلسانین ؓ

حضرت ذوالّلسانین ؓ۔ان کا نام مولہ بن کنیف ہے۔ بسبب فصیح ہونے کے ان کو ذوالّلسانین کہتے تھے (ذوالّلسانین کے معنی دو زبان والے) یہ عبدان کا قول ہے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا گیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۵۵۔ حضرت ذومخبرؓ

حضرت ذومخبرؓ۔بعض لوگ ان کو ذومخمر کہتے ہیں۔اوزاعی کے نزدیک ان کا نام مخمر ہے۔ بھتیجے ہیں نجاشی شاہ حبش کے۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ان سے ابوحی موذن' جبیر بن نفیر' عباس بن عبدالرحمٰن' ابوالزاہریہ اور عمر بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہے۔جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرابی سے انہوں نے ابوحی موذن سے انہوں نے ذی مخمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلہ حمیر میں تھا مگر اب اللہ نے اس کو قریش میں قائم کردیا ہے۔ دومخمر ان لوگوں میں سے تھے جو حبش سے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ۷۲ آدمی تھے۔ذومخمر نے نبیؐ کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپ کی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے ان کو نبیؐ کے غلاموں میں شمار کیا ہے۔
ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج یعنی ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن صبیح نے ذی مخبر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے ہلکا سا وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہیں ہوئی) پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی بعد اس کے نبیؐ نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی' آپ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اسکے آپ نے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپ کو نہ تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حریز: حاء' راء اور زاء کے ساتھ۔

۱۵۵۶۔ حضرت ذومرانؓ ہمدانی

حضرت ذومرانؓ ہمدانی۔ان کا نام عمیر ہمدانی ہے۔مجالد نے شعبی سے انہوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران اور قبیلہ ہمدان کے ان لوگوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے خط لکھا تھا جس کی ابتداء سلام علیکم سے تھی پھر انہوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر عین کی ردیف میں لکھا ہے۔

۱۵۵۷۔ حضرت ذومناحبؓ

حضرت ذومناحبؓ۔ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ۷۲ آدمی حبشہ کے آئے تھے منجملہ ان کے ذومخبر' ذومہدم' ذومناحب اور ذودجن بھی تھے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ

تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی تھی۔ ان کا شمار اہل حبش میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام مناحب لکھا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور انہوں نے منادح لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۵۸۔ حضرت ذومنادح رضی اللہ عنہ

حضرت ذومنادح رضی اللہ عنہ۔ حبش سے جو ۲۷ آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے ان میں ذومہدم اور ذومنادح بھی تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کا نام ذومناحب لکھا ہے یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۵۹۔ حضرت ذومہدم رضی اللہ عنہ

حضرت ذومہدم رضی اللہ عنہ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے ان میں ذومہدم ذومخبر اور ذوجدن وغیرہم بھی تھے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذومہدم نے کہا

علی عھدذی القرنین کانت سیوفنا صوارم یفلقن الحدید المذکرا
وھود ابو ناسید الناس کلھم وفی زمن الاحقاف عزا و مفخرا
فمن کان یعمی عن ابیہ فاننا وجدنا ابانا العد ملی المذکرا

''ذوالقرنین کے زمانے میں ہماری تلواریں بہت تیز تھیں کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھیں۔ اور (حضرت) ہود ہمارے باپ تھے سب لوگوں کے سردار تھے۔ اور زمانہ احقاف میں صاحب عزت وفخر تھے۔ جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپائے (وہ چھپائے) ہم نے تو آپ باپ کو صاحب تدبیر اور بہادر پایا۔''

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش میں رہتے تھے۔ واللہ اعلم۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے اس قول ''اور ہود ہمارے باپ تھے'' میں اعتراض ہے کیونکہ ہود حبشہ والوں کے باپ نہیں تھے اور شاید وہ عرب سے تھے اور حبشہ کی زمین میں رہتے تھے۔

۱۵۶۰۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام خرباق تھا۔ قبیلہ بنی سلیم سے تھے۔ ناحیہ مدینہ میں مقام ذی خشب میں رہتے تھے۔ یہ ذوالشمالین ذوالشمالین خزاعی نہیں تھے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ ہم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ذوالیدین زندہ رہے یہاں تک کہ ان سے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اس وقت موجود تھے جب رسول اللہ ﷺ کو نماز میں سہو ہو گیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے۔؟ حضرت ابوہریرہؓ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہم اس حالت میں کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ہمیں رسول اللہؐ نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث۔ اور حضرت ابوہریرہؓ خیبر کے سال بدر کے بہت دنوں بعد اسلام لائے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ جنہوں نے رسول اللہؐ سے نماز کے بارے میں مراجعت کی تھی وہ ذوالشمالین نہ تھے۔ زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ذوالشمالین ہیں جو

بدر میں شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہو گئے تھے۔ ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور مطیر اس وقت موجود تھے ان کی بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تم نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین نے تم کو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تم سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپ نے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز میں قصر ہو گیا مگر حضرت ابوبکر و حضرت عمر آپ کے ہمراہ رہے اور ذوالیدین آپ کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہ نماز میں قصر ہوا ہے اور نہ میں بھولا ہوں بعد اسکے آپ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ! سچ کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوئے پھر آپ نے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اس کے سجدہ[1] سہو کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین وہ ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر میں مقتول ہو گئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد میں اسلام لائے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۶۱۔ حضرت ذویزنؓ رہاوی

حضرت ذویزنؓ رہاوی۔ نام ان کا مالک بن مرارہ رہاوی۔ ان کو زرعہ نے نبیؐ کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال نعیم بن عبد کلال، نعمان اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذی رعیس، ہمدان اور معافر کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگوں نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہے پس نبیؐ نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھ کے بھیجی تھی:

اما بعد! فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فقد وقع بنارسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم و خبر ما قبلکم و انبأنا باسلامکم و قتلکم المشرکین و ان اللہ عزوجل قد ھداکم بھدایۃ ان صلحتم واطعتم اللہ و رسولہ و اقمتم الصلوۃ و آتیتم الزکوۃ و اعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی و سھم نبیہ و صفیہ و ذکر القصۃ بطولھا فی الزکوۃ وغیرھا۔

"امابعد! میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں بعد اس کے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جب ہم سرزمین روم سے (غزوۂ تبوک) سے لوٹے وہ ہمیں مدینہ میں ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا وہ اور تمہارے یہاں کی خبریں اس نے ہمیں پہنچائیں اور تمہارے اسلام کی اور مشرکوں کو قتل کرنے کی خبر ہمیں دی اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت

---

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی حالت میں جبکہ بعد سلام کے باتیں کر چکا ہو سجدۂ سہو کافی نہیں نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہے آخر میں منسوخ ہو گئی تھی۔

سے تمہیں راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکوکاری کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپ نے مفصل حال زکوٰۃ کا تحریر فرمایا۔''
ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور اس کو عبدان سے نقل کیا ہے۔

۱۵۶۲۔ حضرت ذوابؓ

ان کا تذکرہ ابوالفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں حسن بصری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گزر ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ و برکاتہ! رسول اللہؐ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ حضرت انس فرماتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہیں کرتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہیں ہے سلام تو بیس سے بھی اوپر درجہ کا ثواب لے کر لوٹتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۶۳۔ حضرت ذوالہؓ بن عوقلہ

حضرت ذوالہؓ بن عوقلہ یمانی۔ حافظ ابوزکریا بن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یمن سے کچھ لوگ آئے جن میں ایک شخص ذوالہ بن عوقلہ یمانی تھے۔ وہ رسول اللہؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ! سب لوگوں سے زیادہ خلق اور خلقت میں کون ہے؟ نبیؐ نے فرمایا کہ اے ذوالہ! میں اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں۔ ذوالہ نے عرض کیا کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ نبیؐ نے فرمایا کہ اے ذوالہ! آسمان نے سایہ نہیں ڈالا اور زمین نے نہیں گھیرا اور نہ عورتوں نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوائے ابوبکر صدیق کے' ذوالہ نے عرض کیا کہ پھر کون؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب' ذوالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا عثمان بن عفان' ذوالہ نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انہوں نے ایک حدیث طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت میں بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت میں ان کے لیے کیسے مدارج ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۶۴۔ حضرت ذؤیبؓ بن حارثہ

حضرت ذؤیبؓ بن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہیں اسماء کے۔ ان کا ذکر خراش کے تذکرہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۵۶۵۔ حضرت ذؤیبؓ بن حلحلہ

حضرت ذؤیبؓ بن حلحلہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ذؤیب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذؤیب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہیں ذؤیب بن حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ (عمرو بن ربیعہ) لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ ذؤیب بن حلحلہ ہیں اور

انہوں نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہے کہ ان کے پاس رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور رہتے تھے۔ آنحضرتؐ انہیں کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انہیں حکم دیتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام میں پہنچے کے ہلاک ہونے لگے تو اس کو قربانی کر دیں اور لوگوں کو اس کا گوشت دے دیں۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوغسان مسمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے سنان بن سلمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے ذؤیب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ ان کے ہمراہ قربانی کے جانور مکہ بھیجا کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہنچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اس کو قربانی کر دو اور اس کے نعل کو اس کے خون میں سرخ کر دو اور اس کے منہ پر بھی اس کا نشان کر دو اور خود اس میں سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمہارے ساتھ والوں میں سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے مقام قدید میں رہتے تھے۔ مدینہ میں بھی ان کا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے کہا ہے کہ ذؤیب قبیصہ کے والد صحابی ہیں اور انہوں نے روایت بھی کی ہے۔ اور ابوحاتم رازی نے ذؤیب بن حبیب کو ذؤیب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ذؤیب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے۔ اسلم ابن افصیٰ کے بھائی تھے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانور ان کے پاس رہتے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ذؤیب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی بنی قمیرؓ میں سے ایک شخص ہیں۔ فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذؤیب کے والد ہیں ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔ جس شخص نے ان ذؤیب کو دو آدمی بنا دیئے ہیں۔ وہ غلطی پر ہے حق وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رسول اللہؐ کے قربانی کے جانوروں کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ نبیؐ نے ان کو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا ان کا بھی تذکرہ ان کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۵۶۶۔ حضرت ذؤیبؓ بن شعثن

حضرت ذؤیبؓ بن شعثن عنبری۔ کنیت ان کی ابوردیح ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے اور انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے نام میں نون ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان کا نام ذؤیب بن شعثم میم کے ساتھ ہے ان کا مشہور نام کلاح ہے۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا کہ کلاح آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام ذؤیب ہے۔ ان کے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہیں شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری کے۔ ان کی اولاد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ردیح نے روایت کی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہؐ! میں ایک غلام اولاد اسمٰعیل میں سے چاہتی ہوں۔ ان سے نبیؐ نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فئی آئے گی چنانچہ جب قبیلہ عنبر کی فئی آئی تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار غلام صبیح اور ملیح لے لو اور ان میں سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس میں نے ردیح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رحب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زبیب کو لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جناب: نون کے ساتھ۔ زبیب: زاءٔ باء پر زبر یاء پر جزم اور آخر میں باء ہے۔

۱۵۶۷۔ حضرت ذؤیبؓ بن کلیب

حضرت ذؤیبؓ بن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو اہل یمن میں سے اسلام لائے۔ نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اسود عنسی نے ان کو نبیؐ کی تصدیق کرنے کے جرم میں آگ میں ڈال دیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی مضرت ان کو نہ پہنچائی۔ نبیؐ نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہیں ابراہیم خلیل اللہؑ کے۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ہاں ایک مرسل حدیث میں ان کے اسلام کا ذکر کیا گیا ہے اور اس آزمائش کا جس میں اللہ نے ان کو مبتلا فرمایا تھا۔ اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے۔

حرف الراء۔ باب الراء مع الف

۱۵۶۸۔ حضرت راشدؓ بن حبیش

حضرت راشدؓ بن حبیش۔ ان کو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے انہوں نے راشد بن حبیش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول اللہؐ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت میں شہید کون لوگ ہیں؟ سب لوگوں نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگوں نے ان کو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس صورت میں تو میری امت میں شہداء بہت کم ہو جائیں گے سنو! قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہے، طاعون بھی شہادت ہے، غرق بھی شہادت ہے، پیٹ کا مرض بھی شہادت ہے اور نفاس بھی شہادت ہے اس کا بچہ اسے نال سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا اور اس حدیث میں ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جل جانا (بھی شہادت ہے) اور (مرض) سل (بھی شہادت ہے)۔ اس حدیث کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے قتادہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ تابعی ہیں شامی ہیں۔

۱۵۶۹۔ حضرت راشدؓ بن حفص

حضرت راشدؓ بن حفص اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدربہ سلمی۔ کنیت ان کی ابواثیلہ ہے۔ مسلم بن حجاج نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا نام پہلے ظالم تھا۔ نبیؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا غاوی بن ظالم۔ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تم راشد بن عبداللہ ہو۔ یہ بنی سلیم کے اس بت کے خادم تھے جس کا

نام سواع تھا۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے وہ بت جس کا نام سواع تھا معلاۃ میں تھا اور انہوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنے کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبیؐ نے میرا نام راشد رکھا جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا اور بتوں کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے منہ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے اشعار کہے ؎

قالت: هلم الى الحديث فقلت لا يـأبـى عـلـيـك الـلـه والاسلام

لـومـا شهدت محمدا و قبيلـه بـالـفـتـح حين تكسّرا لاصنام

لـرايـت نـور الـلـه اضحى ساطعا والشرك يغشى وجهه الاظلام

''میری معشوقہ نے کہا کہ اور باتیں کریں میں نے کہا نہیں۔ اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر تو محمد کو اور ان کے اصحاب کو دیکھتی۔ فتح مکہ میں جب انہوں نے بتوں کو توڑا۔ تو یقیناً تو اللہ کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی۔ اور شرک کو دیکھتی کہ اس کے چہرہ کو تاریکیاں چھپائے ہوئے ہیں۔''

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۷۰۔ حضرت راشدؓ بن شہاب

حضرت راشدؓ بن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دعمی بن ایاد سے ہیں ایادی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے ان کا نام قرضاب تھا۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۱۵۷۱۔ حضرت رافعؓ بن بدیل

حضرت رافعؓ بن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ ان کے بھائی عبداللہ، عبدالرحمٰن اور سلمہ سب صحابی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن یسار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور دیگر اہل علم سے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منذر بن عمرو معتق کو معتق یموت کی طرف اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جن میں حارث بن صمہ، حرام بن ملحان، عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انہوں نے ان کے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کے نام میں تصحیف کر دی ہے صحیح نام ان کا نافع ہے نون کے ساتھ۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے ابن رواحہ نے انہیں کے متعلق ایک شعر کہا ہے ؎

رحـم الـلـه نـافـع بـن بـديـل رحـمـة الـمـتـبـغـى ثـواب الـجـهـاد

''اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے۔ ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلب گار پر ہوتی ہے۔''

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس میں ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اس میں وہم ہو گیا ہے۔

۱۵۷۲۔ حضرت رافعؓ مولی بدیل

حضرت رافعؓ مولی بدیل بن ورقاء خزاعی کے۔ صحابی ہیں۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ میں داخل

ہوئے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور ان کے ایک غلام کے گھر میں جن کا نام رافع تھا پناہ گزین ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

۱۵۷۳۔ حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی

حضرت رافعؓ بن بشیر سلمی۔ ان سے ان کے بیٹے بشیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

اس میں اضطراب ہے۔

۱۵۷۴۔ حضرت رافعؓ (ابوبہی)

حضرت رافعؓ۔ کنیت ان کی ابوبہی ہے۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ ان کا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ہے کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور ان کے شرکاء کے غلام تھے ہر شخص نے ان کو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوائے ایک آدمی کے پس یہ نبیؐ کے حضور میں اس سے سفارش کرانے کیلئے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور آپ نے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ ان رافع کی کنیت ابوبہی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۷۵۔ حضرت رافعؓ بن ثابت

حضرت رافعؓ بن ثابت۔ انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کھجوریں کھائی تھیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہے جن کا سماع رافع بن ثابت سے ثابت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین سے اس میں وہم ہو گیا ہے صحیح نام ان کا رویفع بن ثابت ہے۔

۱۵۷۶۔ حضرت رافعؓ بن جعدبہ

حضرت رافعؓ بن جعدبہ انصاری ہیں بدری ہیں۔ عروہ بن زبیر نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۷۷۔ حضرت رافعؓ (ابوالجعد)

حضرت رافعؓ کنیت ان کی ابوالجعد ہے۔ سالم بن ابی الجعد اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور لوگوں نے ان کو کنیت کے باب میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۷۸۔ حضرت رافعؓ

نبیؐ کے حادی[1] تھے۔ ان کا تذکرہ اسلم کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] حادی حداء پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ حالت سفر میں اونٹوں کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اسی کو حداء کہتے ہیں۔

۱۵۷۹۔ حضرت رافعؓ بن حارث

حضرت رافعؓ بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے ان کے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے دو بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر' احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی ان کو زہری اور عروہ نے شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر' ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۰۔ حضرت رافعؓ بن خدیج

حضرت رافعؓ بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انہوں نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو خدیج۔ ان کی والدہ حلیمہ بنت مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں انہوں نے بدر میں جانے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا تھا مگر رسول اللہؐ نے کم سن ہونے کے سبب سے ان کو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دے دی تھی پس یہ احد' خندق اور اکثر مشاہد میں شریک ہوئے احد کے دن ایک تیر ان کے پستان میں لگ گیا تھا انہوں نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اس کی رہ گئی وہ تمام عمر نہیں نکلی ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ ان کا زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے میں کھل گیا پس ۷۴ھ میں بعمر ۸۶ سال ان کی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے ان سے منجملہ صحابہ کے ابن عمر' محمود بن لبید' سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد' عطاء' شعبی اور ان کے پوتے عبایہ بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسین بن عیسیٰ بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر اور یعلی بن عبید نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اس میں زیادہ ثواب ہے اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے ابو حصین سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اس کی کچھ پیداوار کے عوض میں یا روپیہ کے عوض میں کسی دوسرے کو دے دیتا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دے دے یا خود اس کی زراعت کرے۔ یہ حدیث اس طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے

چچاؤں سے اس کی روایت کرتے ہیں اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یہ مختلف روایات سے مروی ہیں پس اس میں اضطراب ہے (جنگ) صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمر ان کے جنازے میں گئے لوگوں نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اس کے کہ آفتاب غروب ہو۔ ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور مونچھوں کو منڈاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

اسید: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ ظہیر: ظاء پر پیش اور ہاء پر زبر ہے۔

۱۵۸۱۔ حضرت رافعؓ بن رفاعہ

حضرت رافعؓ بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے میں ان سے مروی ہے اس کی اسناد میں غلطی ہے واللہ اعلم۔ ان کی بات ختم ہوئی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عکرمہ یعنی ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے طارق بن عبدالرحمٰن قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار میں گئے اور کہا کہ ہمیں رسول اللہؐ نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرما دی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیوں کو کھلا دیں۔ ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سوائے اس کے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا۔ واللہ اعلم

۱۵۸۲۔ حضرت رافعؓ بن زید

حضرت رافعؓ بن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری۔ اوسی اشہلی ابن اسحٰق، واقدی اور ابو معشر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ بنی زعوراء میں سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہاں سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۳ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدر میں سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب میں محمد بن اسحٰق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہے۔ ان کا ذکر رافع بن یزید کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۳۔ حضرت رافعؓ بن سعد

حضرت رافعؓ بن سعد۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص میں خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد

انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن زہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی کنیت ان کی ابوالحسن ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۵۸۴۔ حضرت رافعؓ مولیٰ سعد

حضرت رافعؓ۔ غلام ہیں سعد کے۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمیں ابوحمزہ نے عبدالکریم بن ابی المخارق سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پڑوسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان میں تم کو چار ہزار میں دے دوں گا حالانکہ اس کے چھ ہزار مجھ کو ملتے ہیں کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں رافع غلام سعد کو نہیں جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو ہمیں بہت سندوں سے سفیان بن عیینہ سے پہنچی ہے کہ انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ میں ان کے ہمراہ چلا پس ابورافع آئے اور انہوں نے ان سے کہا کہ تم ان کو یعنی سعد کو کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے میرا گھر جوان کے احاطہ کے اندر ہے مول لے لیں؟ سعد نے کہا کہ نہیں اور میں چار سو دینار سے زیادہ ان سے نہ لوں گا یا انہوں نے کہا کہ یک مشت لوں گا یا کہا کہ بالاقساط لوں گا ابورافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم! میں اس مکان کو پانچ سو دینار نقد میں بھی نہ بیچتا اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پڑوسی اپنے پڑوس والے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۵۔ حضرت رافعؓ بن سنان

حضرت رافعؓ بن سنان۔ کنیت ان کی ابوالحکم۔ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ عبدالحمید بن جعفر بن عبدالحکم بن رافع بن سنان کے جدامجد ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے اسلام سے انکار کیا اور اس نے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہٰذا وہ رسول اللہؐ کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ میری بیٹی ہے اس کا دودھ چھوٹ چکا ہے اور رافع نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ میری بیٹی ہے (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول اللہؐ نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپ نے دونوں کے درمیان میں بٹھلایا پھر آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اس کو بلاؤ چنانچہ دونوں نے اس کو بلایا لڑکی ماں کی طرف جھکی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے اللہ اس کو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی۔ رافع نے اس کو لے لیا اس حدیث کو ثوری، حماد بن زید، یزید بن زریع اور ابوعاصم نے اسی

طرح روایت کیا ہے اور علی بن غراب اور عیسیٰ بن یونس نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا رافع سے روایت کیا ہے اور ہشیم نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے تھے ---اور بکر بن بکار نے کہا ہے کہ عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد اور نیز اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بتی نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے انکے والد سے انہوں نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہے خوط کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ وہم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۶۔ حضرت رافع ؓ بن سہل

حضرت رافع ؓ بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔قواقلہ کہتے ہیں غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم ہی کو قوقل کہتے ہیں۔بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں ان کا شریک ہونا متفق علیہ ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۵۸۷۔ حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید

حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔احد میں شریک تھے۔یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے۔یہ دونوں زخمی ہو گئے اور ان کے پاس سواری بھی نہ تھی۔غزوۂ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن یزید کہتے ہیں۔اور انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہے جن کو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہیں اور انہوں نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۸۸۔ حضرت رافع ؓ بن ظہیر

حضرت رافع ؓ بن ظہیر یا حضیر۔اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن حضیر نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ہاں صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے ان کا تذکرہ ان کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جس کی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اس کو عبدالرحمٰن بن حمران نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا بن حضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ؐ کے پاس سے گئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو تم خود بو لو یا اسے چھوڑ دو ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن

ہونے کے باعث نہیں لیا تو رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہے۔ پس رسول اللہؐ نے انہیں اجازت دے دی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۸۹۔ حضرت رافعؓ (مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا)

حضرت رافعؓ حضرت عائشہؓ کے غلام تھے۔ ان سے ابوادریس مرہبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں غلام تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے پاس ہوتے تھے تو میں انکی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور یہ کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو علی کا دشمن ہو وہ اللہ کا دشمن ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۵۹۰۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج

حضرت رافعؓ بن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ ان کو ابن مجدع کہتے ہیں بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی ضمری۔ یہ بھائی ہیں حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہیں۔ جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا تھا پس نبیؐ سے شکایت کی گئی کہ یہاں ایک لڑکا ہے وہ کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا ہے پس لوگ مجھے نبیؐ کے حضور میں لے گئے آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے! تو درختوں پر ڈھیلے کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا ڈھیلے نہ پھینکا کرو درخت کے نیچے جو گری ہوں ان کو کھالیا کرو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔ ان سے عبداللہ بن صامت نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلقوم کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۱۔ حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال

حضرت رافعؓ بن عمرو بن ہلال مزنی۔ یہ اور ان کے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونوں صحابی ہیں دونوں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی ان سے عمرو بن سلیم اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور علی ان کے بارے کہتے تھے جبکہ دن چڑھ

گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے میں نے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور میں لوگوں کو چیرتا ہوا نبیؐ کے پاس پہنچا اور میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے پنڈلی پر ہاتھ رکھ کر مسح کر لیا یہاں تک کہ آپ کی جوتی اور پیر کے درمیان میں رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ کیا رافع تم ہو اب تک مجھے اپنے ہاتھ میں آپ کے پیروں کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے (یعنی وہ کیفیت اب تک میرے پیش نظر ہے) ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ قطان نے مشمعل یعنی ابن عمرو اسیدی سے انہوں نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا اور میں اس وقت میں بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں اس حدیث کو ابن مہدی اور عبدالصمد نے مشمعل سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر عبدالصمد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختوں میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۲۔ حضرت رافعؓ بن عمیر

حضرت رافعؓ بن عمیر۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ابراہیم بن ابی عبلہ نے ابو الزاہریہ یعنی حدیر بن کریب سے انہوں نے رافع بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین میں ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جس کا حکم انہیں دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم نے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہاں اے میرے پروردگار! تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اس قصہ میں جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اس کے انہوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قنات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تہائی اس کی گر گئیں۔ انہوں نے اللہ عزوجل سے اس کی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! یہ کیوں اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمہارے ہاتھ سے خون بہت ہوئے ہیں۔ حضرت داؤد نے کہا کہ اے میرے پروردگار! کیا وہ خون تیری محبت میں اور تیری مرضی کے موافق نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہیں اور مجھے ان پر بھی رحم آتا ہے پس یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گزری۔ پس اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہ ہو۔ میں اس گھر کی عمارت تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کروں گا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اس کی عمارت تمام ہو گئی تو انہوں نے قربانیاں کیں اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہوں پس اب تم مجھ سے (جو چاہو) مانگو میں تمہیں دوں گا۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھ سے تین باتیں مانگتا ہوں ایسا حکم (مجھے سکھا دے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور جو شخص اس گھر میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جیسے اس دن تھا جبکہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو باتیں تو ان کو دے دی گئیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تیسری بات بھی

ان کی منظور ہوئی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۹۳۔حضرت رافعؓ بن عمیرہ

حضرت رافعؓ بن عمیرہ۔اور بعض لوگ ان کو رافع بن عمرو بھی کہتے ہیں۔یہ رافع بیٹے ہیں ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو۔عمرو کا نام حدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی سنبسی۔کنیت ان کی ابوالحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو ان کے راہبر یہی تھے خشکی میں ان کو پانچ دن میں یہ مسافت قطع کرادی تھی انہیں کے حق میں یہ اشعار کہے تھے

لـلـه در رافـع انـی اهتدی فـوزمـن قـرا قـرالـی السری

خـمسا اذا ما صارها الجيش بكی مـاسـارهـا من قبلـه انـس یری

''اللہ رافع کو ثواب دے کہ انہوں نے کس طرح رہبری کی۔قراقر سے سریٰ تک لے گئے۔پانچ دن میں کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے لگے۔ان سے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہیں گیا۔''

قبیلہ طے کے لوگوں نے کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی۔یہ زمانہ جاہلیت میں ٹھگ تھے بھیڑیے نے ان کو رسول اللہ سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلہ طے کے لوگوں کا قول ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریاں چرا رہے تھے بھیڑیے نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی طرف ہدایت کی رافع نے اس کے متعلق یہ اشعار کہے تھے

رعيت الـضـأن احميها بكلبی من اللـصـت الخفی و كل ذيب

ولـمـا ان سـمـت الـذئب نادٰی یبشـرنـی بـاحـمد من قـريـب

سـعيت اليـه قد شمّرت ثوبی علی الساقين قاصدة الر كيب

فـالـفيـت الـنبـی يقول قولا صد و قـاليـس بـالقول الكذوب

فبشـرنـی بـقـول الـحق حتی تبينـت الشـريـعة لـلـمنيب

وابصـرت الـضـيـاء يضی ء حولی امـامـی ان سعيت ومن جنوبی

''میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کتے کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے۔جب میں نے بھیڑیے کو سنا کہ اس نے آواز دی۔اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں۔پس میں آپ کے پاس بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا۔میں نے نبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں جو جھوٹی نہیں ہوتی مجھے انہوں نے سچی بشارت دی۔یہاں تک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی۔اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا۔اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پہلو میں ہوتی ہے۔''

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل میں شریک تھے اور اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ رہے اور ان کا قصہ مشہور ہے ۲۳ھ

میں حضرت عمر بن خطابؓ سے پہلے ان کی وفات ہوئی ان سے طارق بن شہاب اور شعبی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۴۔ حضرت رافعؓ بن عنترہ

حضرت رافعؓ بن عنترہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ تاریخ میں لکھا ہے اور معرفۃ الصحابہ میں نہیں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید ابن مندہ نے ان کا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کیونکہ انہوں نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام رافع بن عنترہ ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۹۵۔ حضرت رافعؓ بن عنجرہ

حضرت رافعؓ بن عنجرہ بعض لوگ ان کو عنجدہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بدر، احد اور خندق میں شریک تھے۔ عنجدہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ یہ ابن ہشام اور ابن اسحٰق کا قول ہے اور ان کے والد کا نام عبدالحارث ہے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ ان کا نام عامر بن عنجدہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رافع بن عنترہ ابن اسحٰق نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۶۔ حضرت رافعؓ مولیٰ غزیہ

حضرت رافعؓ۔ غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۵۹۷۔ حضرت رافعؓ قرظی

حضرت رافعؓ قرظی۔ عبدالملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی کہ ان کو کوئی شخص ضرر نہ پہنچائے سوائے اس کے کہ یہ خود اپنے آپ کو ضرر پہنچالیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۸۔ حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان

حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی زرقی کنیت ان کی ابومالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ کنیت ان کی ابورفاعہ ہے۔ سردار تھے عقبی ہیں یعنی بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں شریک تھے بدری ہیں بنی زریق کے سردار تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا ہاں ان کے دونوں بیٹوں رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہے لیکن وہ دونوں سردار نہ تھے اور سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے کہا ہے کہ رافع بن مالک چھ[1] سرداروں میں بھی تھے اور بارہ میں بھی تھے اور ستر میں بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ چھ سردار تو سب کے سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفراء قبیلہ خزرج میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رافع سب سے پہلے شخص ہیں جو

---

[1] مطلب یہ ہے کہ تین مرتبہ جس قدر انصار بیعت کو آئے یہ ان سب میں تھے۔

سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔

ان سے ان کے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جبریل نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ لوگوں میں اہل بدر کا کیا مرتبہ ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگوں میں ہیں۔ جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کا مرتبہ ہم میں ہے) ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ سے قبیلہ خزرج کے چھ انصار سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپ کے ہمراہ بیٹھے تو آپ نے انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور ان پر اسلام کو پیش کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا اور انہیں نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگوں میں زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ میں لوٹ کر آئے تو انہوں نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی پس اسلام ان میں شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھروں میں سے ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ ہوتا ہو یہاں تک کہ آئندہ سال موسم حج میں انصار میں سے بارہ شخص رسول اللہؐ سے مقام عقبہ میں (اسی کا نام عقبہ اولیٰ ہے) ملے اور انہوں نے آپ سے عورتوں کی ایسی[1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہے۔ اس کے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اس میں ستر انصار تھے ان سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبش اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی آنحضرتؐ نے ان سب لوگوں سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدوں کو پورا کریں گے تو انہیں جنت ملے گی ان لوگوں کے سردار رافع بن مالک تھے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپ کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے جب سورۂ طٰہٰ نازل ہوئی تو اس کو انہوں نے لکھا اور اس کو لے کر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھ کر سنایا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ابوعمر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں نہ تھے اس میں شک نہیں کہ ابوعمر نے بواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں نہیں کیا اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوۂ بدر میں شریک تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۹۹۔ حضرت رافعؓ بن مالک (ابورفاعہ)

حضرت رافعؓ بن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہیں۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابوحفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں میں بھی تھے اور بارہ سرداروں میں بھی تھے اور ستر سرداروں میں سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراء بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں میں سے تھے اور ان ستر آدمیوں

[1] یعنی بیعت میں عورتوں سے جو اقرار لیے جاتے ہیں کہ شرک نہ کرنا زنا نہ کرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار ان سے بھی لئے گئے۔

میں سے بھی تھے جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے ہاں ان کے دونوں بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے۔ ابوجعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رافع بن مالک زرقی جن کی کنیت ابو مالک ہے عقبی تھے سردار تھے احد کے دن شہید ہوئے ان سے کوئی روایت محفوظ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے یہ رافع بن مالک وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی شاید انہوں نے اس تذکرہ میں دیکھا کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے حالانکہ ابن مندہ نے ان کی شرکت کا قول وہاں کیا ہے لہٰذا انہوں نے ان کو دو سمجھ لیا ہے۔ علماء نے اس قسم کی باتوں میں بہت اختلاف کیا ہے بلکہ ایک ہی شخص کے بارے میں ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہیں منجملہ ان کے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہے بعض راوی ابن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں کہ بدر میں شریک تھے اور بعض نے نہیں نقل کیا اور جس قدر باتیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ میں لکھی ہیں کہ یہ چھ سرداروں میں ہیں اور بارہ سرداروں میں ہیں اور ستر سرداروں میں ہیں اور یہ کہ یہ زرقی ہیں اور نقیب ہیں۔ یہ سب باتیں پہلے تذکرہ میں گزر چکیں اور یہ دونوں ایک ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں۔ واللہ اعلم

۱۶۰۰۔ حضرت رافعؓ بن معبد

حضرت رافعؓ بن معبد انصاری۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ حمص میں رہتے تھے۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی اور عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی۔ غسانی کہتے تھے کہ یہ احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے۔

۱۶۰۱۔ حضرت رافعؓ بن معلیٰ بن لوذان

حضرت رافعؓ بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناۃ بن حبیب۔ پھر دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ بدر میں شریک تھے اور اسی دن شہید ہوئے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ رافع بن معلیٰ اور ان کے بھائی ہلال بن معلیٰ بدر میں شریک تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق اور عروہ نے شہدائے بدر کے ناموں میں رافع بن معلیٰ بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہے اور ابن شہاب (زہری) نے شہدائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلیٰ کا نام لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ابوسعید بن معلیٰ ہے جنہوں نے نبیؐ سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابوسعید نہیں ہیں۔ ابوسعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابوسعید بن معلیٰ کا نام حارث بن نفیع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابوعمر کا کلام ختم ہوگیا۔ اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلیٰ بدر میں شہید ہوئے تھے اس میں اعتراض ہے کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

مگر ابوموسیٰ نے ان کی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ زریق بیٹے ہیں عبد حارثہ کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب میں گزر چکا۔ واللہ اعلم

۱۶۰۲۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن معلیٰ

حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن معلیٰ۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث ہے، ہم نے ان کا تذکرہ حائے مہملہ کی ردیف میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ (الآیۃ)

''بے شک تم میں جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے ان کو شیطان نے ہٹا دیا تھا۔''

(اس آیت میں واقعہ احد کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں بعض صحابہ سے لغزش ہوگئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انہیں قرآن میں معافی کا پروانہ بھی دے دیا ہے۔)

انہوں نے اپنی سند سے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمان، ابوحذیفہ بن عتبہ، رافع بن معلیٰ انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کا گزر میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا آنحضرتؐ نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔

''اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تم کو ایسی بات کے لیے بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے۔''

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور حارث کے نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام ان کا حارث ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۰۳۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن مکیث

حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ یہ بھائی ہیں جندب بن مکیث کے۔ حجاز میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے عثمان بن زفر سے انہوں نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انہوں نے رافع بن مکیث سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی سبب نحوست ہے اس حدیث کو عبدالرزاق، ابن مبارک، ہشام بن یوسف اور عبدالمجید بن ابی روّاد نے معمر سے انہوں نے عثمان بن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس کو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے

چچا ہلال بن رافع سے بھی اسی طرح روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلہ جہینہ سے تھے حدیبیہ میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۴۔ حضرت رافعؓ بن نعمان

حضرت رافعؓ بن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ احد میں شریک تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۱۶۰۵۔ حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی

حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ابوبکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن رافع سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۶۔ حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن

حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔رافع بن زید کے بیان میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

باب الراء والباء

۱۶۰۷۔ حضرت رباحؓ اسود

حضرت رباحؓ اسود۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ رنگ ان کا سیاہ تھا۔ کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کی دربانی کیا کرتے تھے یہی تھے جنہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے لیے آپ کے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپ نے اپنی ازواج مطہراتؓ سے علیحدہ ہو کر بالاخانہ میں اقامت فرمائی تھی۔ بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہے کہ نبیؐ کے ایک غلام تھے ان کا نام رباح تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۰۸۔ حضرت رباحؓ مولائے بنی جحجبی

بنی جحجبی کے غلام تھے۔احد میں شریک تھے۔ عروہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہوں۔جن کا ذکر آئے گا۔

۱۶۰۹۔ حضرت رباحؓ مولیٰ حارث

حضرت رباحؓ۔ حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر

لکھا ہے۔

۱۶۱۰۔ حضرت رباحؓ بن ربیع

حضرت رباحؓ بن ربیع بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ بھی کہتے ہیں مگر ربیع زیادہ مشہور ہے ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ میں سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے پوتے مرقع بن صیفی بن رباح نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہود و نصاریٰ کے یہاں ایک دن ہے (جس میں وہ خوشی کرتے ہیں) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہوجاتا پس سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمیں ابوغانم بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں اپنے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبداللہ بن اسمٰعیل بن احمد بن ابی عیسیٰ الحلبی الحلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف بابن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن حسین بن عبدالرحمٰن صابونی نے شہر حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد ابوالزناد سے انہوں نے مرقع سے انہوں نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر میں خالد بن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول اللہؐ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کو مقدمہ لشکر میں سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کے حسن سے تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہؐ اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیوں قتل کی گئی؟) بعد اس کے آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جا کر کہہ دے کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز قتل نہ کریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رباح: باء کے ساتھ اور بعض لوگ یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن پہلے والا مشہور ہے۔

اسید: ہمزہ پر پیش اور یاء پر تشدید ہے۔ شریف: شین پر پیش کے ساتھ۔ جروہ: جیم کے ساتھ

جلی: جیم پر زیر لام مشدد کے بعد یاء ہے۔

۱۶۱۱۔ حضرت رباحؓ (مولیٰ ام سلمہؓ)

حضرت رباحؓ۔ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے۔ ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اس نے ایک مرتبہ سجدہ میں پھونکا تو اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ اے رباح! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے پھونکا اس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کے غلام سے جن کا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ اے رباح سجدے میں اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نہ کرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۱۲۔ حضرت رباحؓ (ابوعبدہ)

حضرت رباحؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اہل شام میں سے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی اور میں نے بعض نسخوں میں اس سے زیادہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادریس بن یونس بن راشد نے عبدالکریم بن مالک جزری سے انہوں نے عبدہ بن رباح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص لوگوں سے ملنے کے لیے دربان مقرر کرے گا اس کے اور آگ کے درمیان حجاب نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۱۳۔ حضرت رباحؓ بن قصیر

حضرت رباحؓ بن قصیر لخمی۔ بنی قشیب کے خاندان سے ہیں۔ مصری ہیں۔ موسیٰ بن علی بن رباح کے دادا ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابوبکر کے زمانے میں ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابوبکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بن کے گئے تھے وہ انہیں کے یہاں مقام برکوت میں جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوئے تھے۔ موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے یہاں کیا پیدا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ عنقریب ہونا چاہتا ہے یا لڑکا یا لڑکی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا بتاؤ وہ کس کے مشابہ ہوگا؟ انہوں نے کہا یا اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے۔ نبیؐ نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہے تو اللہ تمام ان لوگوں کی صورتیں جو اس کے اور آدم کے درمیان ہیں حاضر کر دی جاتی ہیں کیا تم نے اس آیت کو نہیں پڑھا:

فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔ ''جس صورت میں چاہا اللہ نے اس نطفہ کو مخلوق کیا''۔

اور موسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہو جائے گا پس تم وہاں کے منافع حاصل کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۱۴۔ حضرت رباحؓ بن معترف

حضرت رباحؓ بن معترف اور طبری نے کہا ہے کہ یہ رباح بیٹے ہیں عمرو بن معترف بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کے قرشی ہیں فہری ہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ تجارت میں شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہیں۔ غناء نصب[1] میں ان کو مہارت تھی کسی سفر میں عبدالرحمٰن کے ساتھ تھے انہوں نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ یہ کیا

---

[1] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہے۔

ہے؟ رباح نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہیں اور راستہ کٹ جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن [1] نے کہا اگر تم کو یہی منظور ہے تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انہوں نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ضرار بن خطاب بنی محارب بن فہر میں سے ایک شخص تھے۔

۱۶۱۵۔ حضرت ربتس ؓ بن عامر

حضرت ربتس ؓ بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طے طائی ثعلی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہے کہ قبیلہ طے سے جو لوگ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان میں سے ربتس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے ان کو آنحضرتؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

ربتس: راء پر زبر، باء ساکن، تاء پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

۱۶۱۶۔ حضرت ربعی ؓ بن خراش

حضرت ربعی ؓ بن خراش۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ یہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۔ حضرت ربعی ؓ بن رافع

حضرت ربعی ؓ بن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمر بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے۔ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربعی بیٹے ہیں ابورافع کے یہ ابوعمر اور ابن کلبی کا قول ہے۔ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ربعی بیٹے ہیں رافع انصاری کے بدری ہیں اور ان دونوں نے کہا ہے کہ محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے شریک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدری ہیں مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے ان کی حلف ہے ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرام: حاء اور راء پر زبر ہے۔ ودم: واؤ پر زبر اور دال کے ساتھ۔

۱۶۱۸۔ حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی

حضرت ربعی ؓ بن ابی ربعی۔ بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں رافع انصاری کے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہے۔ اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر میں شریک تھے ربعی بن رافع بن حارث بن

---

[1] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جلیل القدر صحابی ہیں گانے پر ان کا متعجب ہونا اس پر دلیل ہے کہ صحابہ اس کو ناجائز جانتے تھے۔

زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے اور ان کی تبعیت میں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو اور اس سے پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونوں نے پہلے نام کا نسب نہیں بیان کیا بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ وہ ربعی بیٹے ہیں رافع کے اور عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہیں اگر وہ دونوں ناموں کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہے۔جس کا ذکر پہلے نام میں ہوا انہوں نے پہلے نام میں تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام میں صرف کنیت لکھی ہے اگر دونوں تذکروں کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائے جو ہم نے پہلے تذکرہ میں ابوعمر اور ابن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لے گا کہ یہ دونوں ایک ہیں اور وہ بدری ہیں۔

۱۶۱۹۔ حضرت ربعیؓ بن عمرو انصاری

حضرت ربعیؓ بن عمرو۔انصاری۔بدر میں شریک تھے اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربعی بن عمرو بدری شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۲۰۔ حضرت ربیعؓ انصاری زرقی

حضرت ربیعؓ انصاری زرقی۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کے گھر والے ان کے لیے رو رہے تھے ان کے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دو۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں عورتوں کو رونے دو ہاں جب انتقال ہو جائے تو اس وقت چپ ہو جائیں۔اور موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہے اور ان کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبدالملک سے انہوں نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۲۱۔ حضرت ربیعؓ انصاری

حضرت ربیعؓ انصاری۔ان سے ان کی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کج خلقی موجب نحوست ہے اور عورتوں کی اطاعت موجب ندامت ہے اور خوش خلقی موجب برکت ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۲۔ حضرت ربیعؓ بن ایاس

حضرت ربیعؓ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج۔جنگ بدر میں شریک تھے۔یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۲۳۔ حضرت ربیعؓ جرمی

حضرت ربیعؓ جرمی۔کنیت ان کی ابوسوادہ ہے۔سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبدالرحمٰن جرمی سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے

روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے والد نبیؐ کے پاس گئے آنحضرتؐ نے ہمیں کچھ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا اور میرے والد سے فرمایا کہ تم اپنے بیٹوں سے کہو کہ اپنے ناخن ترشواڈالا کریں تا کہ جب مویشیوں کا دودھ دوہیں تو ان کے تھن زخمی نہ ہوں۔ اس حدیث کو کئی آدمیوں نے سلم بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور سوائے سلمہ بن رجاء کے یہ کسی نے نہیں کہا کہ میں اور میرے والد دونوں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ بعض لوگوں نے ان ربیع کا تذکرہ ابوسوادہ کے نام میں لکھا ہے وہ یہی ہیں۔

۱۶۲۴۔ حضرت ربیعؓ بن ربیعہ

حضرت ربیع بن ربیعہ بن عوف بن قتان بن انف الناقہ۔ ان کا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم ہے۔ شاعر تھے اور بڑے نامور شاعروں میں سے تھے۔ کنیت ان کی ابویزید ہے۔ یہی ہیں جن کو لوگ مخبل سعدی کہتے ہیں۔ ابوعلی یعنی زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر میں بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے ہجرت بھی کی ہے ان کا خیال ہے کہ یہ بنی شماس بن لأی بن انف الناقہ سے ہیں۔ اور ابن درید نے کہا ہے کہ مخبل کا نام ربیعہ ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ان میں سے کسی نے نہیں لکھا۔

۱۶۲۵۔ حضرت ربیعؓ بن زیاد

حضرت ربیعؓ بن زیاد بن ربیع حارثی۔ بنی حارث بن کعب سے ہیں۔ ان کا نسب ابوعمر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں زیاد بن انس بن دیان کے۔ ان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابوفراس نے بیان کیا ہے۔ اس نسب کی بنا پر یہ عبدالحجر بن عبدالمدان کے چچا کے بیٹے ہوں گے اور ان کا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہوں گے کعب بن مذحج کے۔ ربیع صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہیں ہے اور جب وہ قوم پر حاکم نہ ہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہیں جانتے۔

حضرت عمر نے کہا ہاں تم سچ کہتے ہو۔ بہت نیک اور متواضع تھے ان کو حضرت ابوموسیٰ نے جنگ منادر واقع ۱۷ھ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اس جنگ کو انہوں نے لڑ کے فتح کیا اور (کافروں کو) قتل کیا اور قید کیا ان کے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت معاویہ نے ان کو بجستان کا حاکم بنایا اللہ نے ان کو ترک پر غالب کیا اور یہ وہاں حاکم رہے یہاں تک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہاں سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انہوں نے بلخ میں جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد میں ہوتے تھے تو ان کی سواری ان کے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ ان کا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا۔ مطرف بن شخیر اور حفصہ بنت سیرین نے ان سے اور انہوں نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہے ان کی کوئی مسند حدیث معلوم نہیں۔ حسن بصری ان کے منشی تھے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا

تھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہے وہ تم کو حکم دیتے ہیں کہ سونے چاندی کو مال غنیمت میں سے علیحدہ کرلو اور اس کے سوا اور چیزوں کو تقسیم کر دیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حاکم سے پہلے مل چکا ہے (لہٰذا میں امیر المومنین کا حکم نہیں مانتا) اور انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اپنی غنیمتیں لے لو پھر انہوں نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانوں پر تقسیم کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو موت نصیب کرے پس ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا کہ ان کی وفات ہوگئی۔ یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہے اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہے کہ جب ان کو حجر بن عدی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر ربیع کے لیے تیرے یہاں کچھ بھلائی ہو تو اسے اٹھالے۔ پس یہ اپنے مقام سے اٹھنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۶۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن زیاد

حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن زیاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیعہ بن زید ہے اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہیں سلمی ہیں۔ ان سے ابو کرز وبرہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ چلے جا رہے تھے کہ آپ نے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ فلاں شخص نہیں ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ان کو بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے گئے) تو ان سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم راہ سے علیحدہ ہو؟ انہوں نے کہا میں غبار سے بچتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ غبار جنت [1] کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۶۲۷۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن سہل

حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی۔ ثم الظفری۔ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۶۲۸۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن قارب عبسی

حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن قارب عبسی۔ عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمٰن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قارب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا کے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد ربیع نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے نبی ﷺ نے ان کا نام ربیع رکھا اور ان کو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی۔ ان کا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

۱۶۲۹۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن کعب انصاری

حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن کعب انصاری۔ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یعنی یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہے لہٰذا پسندیدۂ خدا ہے اور موجب حصول جنت ہے۔

۱۶۳۰۔ حضرت ربیعؓ بن نعمان

حضرت ربیعؓ بن نعمان بن یساف۔ بھائی ہیں حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۳۱۔ حضرت ربیعہؓ اجذم

حضرت ربیعہؓ اجذم۔ بزیادت ہاء۔ یہ ربیعہ اجذم ثقفی ہیں۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد میں بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جن کا نام ربیعہ اجذم تھا ان کو جذام تھا لوگ نبی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنے کی نوبت آئی تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ ہم نے تم سے بیعت کر لی[1] پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں ان کی انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۲۔ حضرت ربیعہؓ بن اکثم

حضرت ربیعہؓ بن اکثم بن سخبرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہے مگر انہوں نے کہا کہ (ان کے دادا کے والد کا نام) عمرو بن لغیر بن عامر ہے کئی صحیح نسخوں میں میں نے ایسا ہی دیکھا ہے۔ کنیت ان کی ابویزید ہے۔ بہت پستہ قامت اور کم رو تھے۔ تیس برس کی عمر میں بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے احد، خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔ خیبر میں شہید ہوئے ان کو حارث یہودی نے نطاۃ میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کا نام ہے، میں شہید کیا تھا ابن اسحٰق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد ابوطالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابویحییٰ زعفرانی یعنی جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوشگوار اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن میتب کے نیچے جس قدر راوی ہیں وہ سب ضعیف ہونے کی وجہ سے غیر معتبر ہیں اور سعید بن میتب نے ربیعہ کو نہ تو دیکھا اور نہ ان کا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن میتب حضرت عمرؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ربیعہ نبی ﷺ کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ پرہیز آپ کا محض امت کی تعلیم کے لیے تھا کہ اگر کسی کو لوگوں کے ساتھ اختلاط کرنے کے وہ مرض پیدا ہو جائے گا تو وہ خیال کرے گا کہ یہ مرض کے اختلاط کے باعث سے پیدا ہو گیا ہے حالانکہ شریعت نے اس کی نفی فرمائی ہے۔

۱۶۳۳۔ حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف

حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ ان کی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی وہی شخص ہیں جو عرفہ (نویں ذی حجہ) کے دن رسول اللہؐ کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہو کر بلند آواز سے چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اے لوگو! یہ کون سا مہینا ہے؟ چنانچہ انہوں نے چلا کے کہا لوگوں نے جواب دیا ہاں (ہم جانتے ہیں) یہ ماہ حرام ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا (اب یہ چلا کے کہو کہ) پس اللہ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے مال قیامت تک اسی طرح حرام کی ہیں جس طرح اس مہینے میں اور اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۳۴۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث (ابواروی)

حضرت ربیعہؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابواروی ہے۔ دوسی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن حارث کہتے ہیں۔ طبرانی نے تو ان کو اسی باب میں ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ربیعہ دوسی جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں اکابر صحابہ میں سے ہیں ان سے ابوواقد لیثی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ہوگا۔

۱۶۳۵۔ حضرت ربیعہؓ بن حارث

حضرت ربیعہؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ کنیت ان کی ابواروی ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی تھے ان کی والدہ عزہ بنت قیس بن طریف ہیں۔ طریف حارث بن فہر کی اولاد میں سے تھے۔ یہ ربیعہ ابوسفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانہ جاہلیت میں جس قدر خون ہوئے یا جو فخر وغرور کی باتیں تھیں وہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں (یعنی میں ان کو معاف کرتا ہوں) اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا خون ہے اس کا سبب یہ تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کر دیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام تمام تھا پس رسول اللہؐ نے اس خون کا قصاص اسلام میں ناجائز کر دیا اور ربیعہ کا اس میں کوئی حق نہیں قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ربیعہ کے اس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اس کا نام آدم بتایا ہے اس نے غلطی کی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ حماد بن سلمہ نے اس میں غلطی کی۔ یہی ہیں جن کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہے کاش وہ اپنے بال کتروا دیتا اور اپنا لباس اونچا کر دیتا۔ اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ میں روایت کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ تجارت میں حضرت عثمانؓ کے شریک تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے سو وسق دیئے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہے ربیعہ کی وفات ۲۳ھ میں بعہد

خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا؟

۱۶۳۶۔حضرت ربیعہؓ بن حبیش

حضرت ربیعہؓ بن حبیش۔قبیلہ احمس سے ہیں۔یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذی الخلصہ کے گرادینے کی خبر لے کے آئے تھے۔ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں، بعض لوگ ارطاۃ کہتے ہیں اور بعض لوگ ابوارطاۃ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۷۔حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ

حضرت ربیعہؓ بن ابی حرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی قریشی عامری۔فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۶۳۸۔حضرت ربیعہؓ بن خویلد

حضرت ربیعہؓ بن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔بزرگ آدمی تھے۔ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۳۹۔حضرت ربیعہؓ بن رفیع

حضرت ربیعہؓ بن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی۔ان کو لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ ان کی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام لدغہ تھا۔ حنین میں شریک ہوئے اور بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے۔یہ ابوعمر کا قول ہے درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں۔ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اس وقت ربیعہ بن رفیع بن اہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پایا پس اس کے اونٹ کی نکیل پکڑلی وہ ان کو عورت سمجھتا تھا اس وجہ سے کہ یہ اس وقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر انہوں نے اس کے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ اس کو نوعمر لوگ پہچان نہیں سکے۔درید نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ ربیعہ نے کہا میں تجھے قتل کردوں گا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں۔بعد اس کے انہوں نے اپنی تلوار سے اس کو مارا مگر وہ کارگر نہ ہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیئے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیوں سے اوپر اور دماغ سے نیچے مار میں لوگوں کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جانا تو اس سے بیان کردینا کہ میں نے درید بن صمہ کو قتل کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہیں کہ تیرے خاندان کی عورتیں اس کے بارے میں ممانعت کرتی تھیں پھر انہوں نے اس کو قتل کردیا۔بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب میں نے اس

کوقتل کیا تو اس کا بدن کھل گیا دیکھا تو اس کے سرین اور دونوں رانیں کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھیں ان پر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور ان سے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انہوں نے کہا درید نے تمہاری ماؤں کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا شاید انہوں نے ان کو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جن کا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہیں یا ان کو اس تذکرہ پر واقفیت نہیں ہوئی۔ ابوعمر نے ان کا نسب ثعلبہ تک پہنچایا ہے اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے منقول ہے مگر ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ ربیع بیٹے ہیں ربیعہ بن رفیع بن اہبان کے یہ وہی ہیں جنہوں نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابوعمر نے ان کی والدہ کا نام دغنہ کہا ہے اور بعض لوگ لدغہ کہتے ہیں ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۴۰۔ حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری

حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بنی عنبر کے قیدی میرے پاس آئیں گے میں تم کو ان میں سے ایک شخص دے دوں گا تم اسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول اللہؐ کے حضور میں آئے جن میں ربیعہ بن رفیع اور سمرہ بن عمرو بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ربیعہ بن رفیع ہے ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے۔ اگر ابوموسیٰ یہ نہ کہتے کہ ان کا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث میں ہے تو یہ گمان ہوتا کہ انہوں نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور نہ ابونعیم نے لکھا ہے ان دونوں نے انہیں ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہے پس ابوموسیٰ نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جس کو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جس کو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ ان کا نسب ان میں سے کسی نے نہیں بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان میں فرق معلوم ہو جاتا اور ہم ان کا نسب ذکر کرتے ہیں۔ یہ ربیعہ بیٹے ہیں رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ ان کو ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجروں[1] کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہے انہیں کی طرف منسوب کر کے رقیعی کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

عبدہ: عین پر پیش اور باء ساکن ہے۔

---

[1] کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار نہ کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی باہر تشریف لائیں گے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

''بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کے حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔''

۱۶۴۱۔ حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی

حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی۔ عبدالعزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن رواء عنسی نبیؐ کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انہوں نے بھی کھایا پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا نبیؐ نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو اللہ کی قسم آپ کے اختیار میں نہیں ہے رہ گیا خوف تو (اس کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں آپ کا لشکر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مجھے خوف آخرت دلایا گیا لہٰذا میں خائف ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ ایمان لا میں ایمان لے آیا پس نبیؐ نے فرمایا کہ قبیلہ عنس میں بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انہوں نے وہاں قیام کیا اور برابر نبیؐ کے حضور میں آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ اگر تم کو اثنائے راہ میں اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گاؤں والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ ان کو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گاؤں والوں کے پاس چلے گئے وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۴۲۔ حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی

حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی مدنی۔ ان سے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ وہ نہیں ہیں جن کا ذکر گزر چکا کیونکہ ان سے محمد مدنی نے روایت کی ہے اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبی کی حیات میں چلے گئے تھے اور راستے میں ان کی وفات ہو گئی تھی۔ واللہ اعلم

۱۶۴۳۔ حضرت ربیعہؓ بن زیاد

حضرت ربیعہؓ بن زیاد۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام ربیع ہے انہوں نے روایت کی ہے کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند میں گفتگو ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۴۴۔ حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی

حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی۔ کنیت ان کی ابوفراس ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی سمجھتا ہوں حجازی ہیں۔

۱۶۴۵۔ حضرت ربیعہؓ بن سکن

حضرت ربیعہؓ بن سکن کنیت ان کی ابورویحہ فرعی۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالجبار نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۴۶۔ حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل

حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل بن حسنہ۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ مجھے ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہے کہ ان کا ذکر تخبل نے ابوسعید بن یونس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے پس انہوں نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کر لیا ہے اور نہ اس میں کوئی غلطی نکالی ہے حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیوں آیا؟ اس وجہ سے کہ ان کی نقل پر ابونعیم کو اعتماد نہیں یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ حدیث ہیں۔ ابونعیم نے بھی کتابوں میں کئی جگہ ان کا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ربیعہ نے مصر میں کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کی طرف سے مکیوں پر حاکم تھے۔

۱۶۴۷۔ حضرت ربیعہؓ بن عامر

حضرت ربیعہؓ بن عامر بن بجاد۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جن کو لوگ اسدی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو دیلی کہتے ہیں یعنی ربیعہ بن عباد کے خاندان سے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے یحیٰی بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انہوں نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یاذاالجلال والاکرام کا ورد رکھا کرو۔

بجاد: باء اور جیم کے ساتھ۔ یہ محمد بن نقطہ کا قول ہے۔

۱۶۴۸۔ حضرت ربیعہؓ بن عباد

حضرت ربیعہؓ بن عباد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں عباد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہے یہ بنی دیل بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہیں مدنی ہیں۔ ان سے ابن منکدر' ابوالزناد اور زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالعزیز یعنی ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن خالد قارظی سے انہوں نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ابولہب کو عکاظ (بازار مدینہ) میں دیکھا کہ وہ رسول اللہؐ کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ اے لوگو! یہ شخص گمراہ ہو گیا ہے کہیں تم کو تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے گمراہ نہ کر دے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس سے بھاگتے تھے وہ آپ کے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اس وقت لڑکے تھے گویا میں اب بھی اس واقعہ کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص تھے جو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے ان کے گیسو دراز تھے سب لوگوں سے زیادہ گورے اور سب سے زیادہ جمیل تھے میں نے کہا یہ

کون ہیں؟ لوگوں نے کہا محمد بن عبداللہ میں نے کہا وہ کون شخص ہے جوان کو پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ان کا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اورابونعیم نے عباد کے تلفظ میں تین قسم کے اقوال لکھے ہیں اور ابوعمر نے صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید باء لکھا ہے اور ابن ماکولا نے تو کسرہ کے سوا کچھ نہیں لکھا اور کہا ہے کہ مدینہ میں بعہد ولید بن عبدالملک ان کی وفات ہوئی۔

۱۶۴۹۔ حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن نوفل

حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سبد بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہیں جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے میں بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرزمین غطفان میں لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۱۶۵۰۔ حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن ہدیر

حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۱۔ حضرت ربیعہؓ بن عثمان

حضرت ربیعہؓ بن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں مسجد خیف میں نماز پڑھائی بعد اس کے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اس مرد کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سن کر یاد رکھے اور اس کو ان لوگوں تک پہنچا دے جنہوں نے نہیں سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۲۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو

حضرت ربیعہؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہیں ان کے حبیب، مسعود اور عبدیالیل کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۳۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو جہنی

حضرت ربیعہؓ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی۔ بنی نجار کے حلیف تھے۔ غسانی نے ان کا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہاں تک یاد ہے ودیعہ ہے شاید یہ ان کے بھائی ہوں۔ واللہ اعلم

۱۶۵۴۔ حضرت ربیعہؓ بن عیدان

حضرت ربیعہؓ بن عیدان کندی۔ بعض لوگ ان کو حضرمی کہتے ہیں۔ انہیں نے امرء القیس سے ان کی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امرء القیس اور ربیعہ بن عیدان باہم ایک زمین کی بابت نبیؐ کے سامنے جھگڑا لے گئے تھے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عیدان بفتح عین وسکون یائے تحتانیہ اور آخر میں نون ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین وبائے موحدہ۔ ان لوگوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہیں عبدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے۔ فتح مصر میں شریک تھے صحابی ہیں یہ ابو یونس کا قول ہے۔

۱۶۵۵۔ حضرت ربیعہؓ بن الغاز

حضرت ربیعہؓ بن الغاز۔ بعض لوگ ان کو ربیعہ بن عمرو کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہیں شمار ان کا اہل شام میں ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے دادا ہیں ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے فقیہ تھے ان سے عطیہ بن قیس، حارث بن یزید، علی بن رباح، بشیر بن کعب اور ان کے بیٹے الغاز بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انہوں نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا شریعت پر مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو! اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے۔ مرج راہط کے واقعہ میں مقتول ہوئے۔ ۶۴ھ میں مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہیں مگر وہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

علی بن رباح: عین پر پیش ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس پر زبر ہے۔

بشیر: باء پر پیش اور شین پر زبر ہے۔

۱۶۵۶۔ حضرت ربیعہؓ بن فراس

حضرت ربیعہؓ بن فراس۔ ان سے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے آئندہ زمانے میں ایک قبیلہ چلے گا اور اس مکان میں پہنچے گا جس کی اہل عجم تعظیم کرتے ہیں پھر وہ اس کا مال لے لیں گے اس کے بعد اہل افریقہ تم پر حملہ کریں گے یہاں تک کہ ان کی تلواریں نیل میں اتریں گی یعنی مصر پر وہ حملہ کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۵۷۔ حضرت ربیعہؓ بن فضل انصاری

حضرت ربیعہؓ بن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے

کہ یہ بنی معاویہ بن عوف سے ہیں۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۵۸۔ حضرت ربیعہؓ قرشی

حضرت ربیعہؓ قرشی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپ کو عرفات میں اسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ رتبہ دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۹۔ حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی

حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی۔محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے۔یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۶۰۔ حضرت ربیعہؓ بن کعب

حضرت ربیعہؓ بن کعب بن مالک بن یعمر۔کنیت ابوفراس ہے۔اسلمی ہیں۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حنظلہ بن عمرو اسلمی اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد، اسمٰعیل بن عبید اللہ اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نضر بن شمیل، وہب بن جریر، ابوعامر عقدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں شب کو نبی ﷺ کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیا کرتا تھا میں آپ کو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔انہیں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ جنت میں آپ مجھے اپنے ساتھ رکھئے گا اور آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اس بات میں کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔اہل صفہ میں سے تھے سفر اور حضر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہیں۔آپ کے بعد بھی ان کی عمر بہت ہوئی یہاں تک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۱۔ حضرت ربیعہؓ کلابی

حضرت ربیعہؓ کلابی۔ان کی حدیث ابومسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انہوں نے سعید بن جشم ہلالی سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنن کشی میں ایسا ہی لکھا ہے۔اس حدیث کو یحییٰ حمانی نے سعید سے انہوں نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا۔اس حدیث کو کئی راویوں نے سعید سے اسی

طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۶۶۲۔ حضرت ربیعہؓ بن لقیط

حضرت ربیعہؓ بن لقیط۔ ابوالحسن نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو اس نے آنحضرتؐ سے ایک گھوڑا مانگا آپ نے اسے دے دیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپ کا دشمن (آپ نے اسے کیوں دیا) آنحضرتؐ نے فرمایا عنقریب اسے مرد مسلم لے لے گا چنانچہ میں نے جنگ واشن کے دن اسے غنیمت میں لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔

۱۶۶۳۔ حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ

حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ حضرمی۔ نبیؐ کے حضور میں حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے۔ تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سے ان کے بیٹے فہد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپ کو دی آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا عنوان یہ تھا: **بسم اللہ الرحمن الرحیم لربیعۃ بن لھیعۃ**۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۶۴۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک انصاری

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابواسید۔ انصاری ساعدی۔ ابن اسحٰق نے محمد بن خالد انصاری سے انہوں نے ابواسید سے جن کا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول اللہؐ بقیع غرقد (جنۃ البقیع) میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہے کچھ کھانے کو مانگتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جو آپ کی رائے ہو آپ نے فرمایا پورے گلہ سے دس۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہؐ! یہ بہت ہے پس اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو ان سے چھین لیا کر۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں ان کا نام ربیعہ بتایا گیا ہے مگر مشہور نام ان کا مالک بن ربیعہ ہے۔ لوگوں نے ان کا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا ہے۔

۱۶۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک

حضرت ربیعہؓ بن مالک۔ حبیب کے بھائی ہیں اسید بن ابی اناس کے نام میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۱۶۶۶۔ حضرت ربیعہؓ بن وقاص

حضرت ربیعہؓ بن وقاص۔ ان کی حدیث میں اعتراض ہے۔ ان کی حدیث حسن نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ربیعہ بن وقاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں دعا رد نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جہاں اس کو کوئی نہ دیکھتا[1] ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے

---

[1] اس سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

فرماتا ہے کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے پس دیکھو یہ [1] کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رضامندی اور تیری مغفرت مانگتا ہے اللہ فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جس کے ساتھ ایک گروہ ہو اور اس کے ساتھ والے (میدان جنگ میں اسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہے تیری رضامندی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا اور وہ شخص جو آخر شب میں اٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والجیم

۱۶۶۷۔ حضرت رجاءؓ بن جلاس

حضرت رجاءؓ بن جلاس۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ام بلیج سے انہوں نے ام جلاس سے انہوں نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ابو بکر۔ یہ سند ضعیف ہے ایسی سندوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے یہاں لکھا ہے اور انہوں نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہے ان دونوں میں سے ایک وہم ہے واللہ اعلم

جلاس: جیم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

۱۶۶۸۔ حضرت رجاءؓ غنوی

حضرت رجاءؓ غنوی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے جنگ جمل میں ان کا ہاتھ زخمی ہوگیا ان سے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہے اس نے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح نہیں۔ ان سے روایت کرنے والا اسلامہ کو بتایا جاتا ہے مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہے اور ان دونوں نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفاء طلب نہ کرے اللہ اس کو شفاء نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رجاء ایک عورت تھیں صحابیہ تھیں۔

۱۶۶۹۔ حضرت رجاءؓ (ابو یزید)

حضرت رجاءؓ۔ کنیت ابو یزید ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے تھوڑی سی فقہ [2] بہت سی عبادت سے افضل ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ معاذ اللہ وہ اس بات سے ناواقف ہے۔

[2] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہاد یہ ہے کہ کتاب و سنت کے معانی سمجھ سکے اور ان سے مسائل نکال سکے۔

باب الراء والحاء والخاء

۱۶۷۰۔ حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری

حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری۔ ایماء کے والد ہیں اور خفاف بن ایماء کے دادا ہیں۔ ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے۔ مقام غیقہ میں جو بنی غفار کی زمین میں ہے رہتے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں اور ان کے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رحضہ بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۱۶۷۱۔ حضرت رحیلؓ جعفی

حضرت رحیلؓ جعفی۔ زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کی حدیث ابوجعفر اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہیں مروی ہے وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی غفلہ کے بیٹے مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے یہ اس وقت پہنچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر کے مٹی ہاتھوں سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسعر سے بھی روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہاں آ کے رہے تھے۔ اور رحیل حضرت بلال کے یہاں۔

اسعر: ہمزہ پر زبر، سین اور آخر میں راء کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

رحیل: راء پر پیش اور حاء پر زبر ہے۔

۱۶۷۲۔ حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ

حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحٰق کا قول ہے ان کا تذکرہ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوعمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہے اور ابن اسحٰق نے رحیلہ حائے مہملہ کے ساتھ کہا ہے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ رخیلہ خائے منقوطہ کے ساتھ ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے جیم کی ردیف میں ان کا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہے وہ یہی ہیں ہم نے ان دونوں کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتا دیا۔

باب الراء والدال

۱۶۷۳۔ حضرت ردیحؓ بن ذؤیب

حضرت ردیحؓ بن ذؤیب بن شثعم بن قرط بن مناف بن حارث تمیمی عنبری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ان کے

بیٹے عبداللہ بن رُدیح نے اپنے والد ردیح سے انہوں نے اپنے والد ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! میں اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہوں پس جب قبیلہ عنبر کی فے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے چار غلاموں کو لے لو چنانچہ انہوں نے میرے دادا ردیح' میرے چچا سمرہ' میرے چچازاد بھائی زخی اور میرے ماموں ذؤیب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الراء والزائے والسین

۱۶۷۴۔ حضرت رزینؓ بن انس سلمی

حضرت رزینؓ بن انس سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابووائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہمارے آس پاس والے اس پر قبضہ نہ کر لیں پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! ہمارا ایک کنواں ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آس پاس کے لوگ کہیں اس پر بجبر قبضہ نہ کر لیں تو آپ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی جس کا مضمون یہ تھا:

> من محمد رسول الله امابعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا۔
>
> ''محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ خط ہے) امابعد یہ لوگ اپنے کنویں کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہیں بشرطیکہ یہ سچے ہوں۔''

یہ کہتے تھے کہ پھر ہم نے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اس نے یہی فیصلہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۷۵۔ حضرت رزینؓ بن مالک

حضرت رزینؓ بن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ ان کی حدیث دار قطنی نے بیان کی ہے۔

۱۶۷۶۔ حضرت رسیمؓ ہجری

حضرت رسیمؓ ہجری۔ اور بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔ یہ عبدی ہیں اہل ہجر میں سے۔ یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور

میں وفد کے ہمراہ کچھ صدقہ لے کے گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ان [1] ظروف میں نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک میں لوٹ کر گئے ان کا ملک تہامہ کی سرزمین میں تھا گرم ملک تھا وہاں کی آب وہوا ان کو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا لہٰذا ہم نے ان کو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمیں بہت شاق گزری آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پیو جس چیز میں چاہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ محمد بن نقطہ کا قول ہے کہ رسیم میں ''رے'' مضموم اور سین مفتوح ہے انہوں نے ابونعیم کے مخطوطہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ رسیم بفتح راء وکسر سین وسکون یاء ہے۔ یہ رسیم صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو یحییٰ بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ ان سے عطاء بن سائب نے روایت کی ہے مگر عطاء کی حدیث مجھے نہیں ملی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہم نہ ہو گا حالانکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اس میں وہم ہو گیا ہے۔

باب الراء والشین

۱۶۷۷۔ حضرت رشدانؓ جہنی

حضرت رشدانؓ جہنی۔ ان کا نام زمانہ جاہلیت میں غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا۔ ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہے کہ ان کے والد نے ان کے دادا سے نقل کر کے انہیں خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام رشدان رکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ رشدان ایک مجہول شخص ہیں بعض لوگوں نے ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہے اور ابونعیم اور ابوعمر کا قول اس پر دلالت کرتا ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے۔ قبیلہ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہے کہ ان کے وفد جب رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو ان میں سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا بنی غیان۔ آپ نے فرمایا نہیں تم بنی رشدان ہو پس یہی نام ان کے خاندان کا مشہور ہو گیا۔ واللہ اعلم

۱۶۷۸۔ حضرت رشیدؓ ہجری

حضرت رشیدؓ ہجری۔ بعض لوگ ان کو فارسی کہتے ہیں۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ کے غلام تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان میں لکھا ہے کہ رشید فارسی بنی معاویہ کے غلام تھے مشرکین میں سے بنی کنانہ

---

[1] یہ ظروف وہی ہیں نقیر اور دباء اور حنتم جن کا ذکر متعدد مقامات میں اوپر ہو چکا ہے چونکہ اس میں شراب پی جاتی تھی اس سبب سے آنحضرتؐ نے ان کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔

کے خاندان کے ایک شخص سے جولو ہے میں غرق تھا انہوں نے مقابلہ کیا وہ بطور رجز کے کہہ رہا تھا کہ میں عویف کا بیٹا ہوں پہلے اس مشرک کے مقابلہ میں سعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے ان کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ ان کے دو ٹکڑے کر دیئے پس رشید اس کے سامنے گئے اور انہوں نے اس کے شانے پر تلوار ماری ان کی تلوار نے زرہ کو کاٹ کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور میں غلام فارسی ہوں اور رسول اللہؐ اس کو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں غلام انصاری ہوں۔ اس کے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اس کے سر پر تلوار ماری اس کے سر پر خود تھا ان کی تلوار نے اس کا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اس کو لے اور میں غلام انصاری ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابو عبداللہ! تم نے بہت اچھا کہا پس اس وقت رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۷۹۔ حضرت رشیدؓ بن مالک

حضرت رشیدؓ بن مالک۔ کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں ابو عمیرہ یعنی رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق کھجوروں کا آپ کے پاس لایا آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ہدیہ یا صدقہ اس شخص نے کہا صدقہ آپ نے فرمایا تو اس کو ان لوگوں کے سامنے رکھ دے۔ رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی ﷺ) اس زمانے میں کم سن تھے انہوں نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہؐ نے اس کو دیکھ لیا پس آپ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کو نکال کر پھینک دیا اس کے بعد فرمایا کہ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر اور عبدالصمد بن نعمان، عبداللہ بن رجاء اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے ان کو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہے قبیلہ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہیں۔

عمیرہ: عین پر زبر کے ساتھ۔ اسید: ہمزہ پر زبر کے ساتھ

باب الراء مع العین

۱۶۸۰۔ حضرت رعیہؓ سحیمی

حضرت رعیہؓ سحیمی۔ طبرانی نے کہا ہے کہ یہ جہنی ہیں انہوں نے تصحیف کر دی صحیح لفظ سحیمی ہے۔ بعض لوگ ان کو عرنی کہتے ہیں۔ یہ سحیمہ کے قبیلہ سے ہیں جو عرنیہ کی ایک شاخ ہے۔ بعض لوگ ان کو ربعی بھی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھ کر بھیجا تھا انہوں نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا تھا ان کی بیٹی نے ان سے کہا میں سمجھتی

ہوں کہ تم پر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہے تم نے سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا ان کی بیٹی کا نکاح بنی ہلال کے قبیلہ میں ہوا تھا وہ اسلام لے آئیں تھیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو قبیلہ تمیمہ کی طرف بھیجا ان سواروں نے ان کی اولاد کو اور ان کے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچ کر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اب میں مسلمان ہو گیا ہوں لہٰذا میرے گھر والے میرا مال اور میری اولاد جو لوٹ کرلائی گئی ہیں مجھے واپس دی جائیں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہنچ جاتے تو تم ہی اس کے حقدار تھے ہاں تمہاری اولاد تو اے بلال ان کو ساتھ لے جاؤ اور ان کی اولاد ان کے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال ان کو ساتھ لے گئے اور ان کے بیٹے سے پوچھا کہ تم ان کو پہچانتے ہو اس نے کہا ہاں۔ پس حضرت بلال نے ان کا لڑکا ان کے حوالے کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رعیہ: راء پر زیر، عین پر جزم اور یاء کے ساتھ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں راء پر پیش ہے۔

باب الراء والفاء

۱۶۸۱۔ حضرت رفاعہؓ بن اوس

حضرت رفاعہؓ بن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعوراء بن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور اس کو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔

۱۶۸۲۔ حضرت رفاعہؓ بدری

حضرت رفاعہؓ بدری۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم ان کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھ لی۔ پھر وہ نبیؐ کے حضور میں آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اس لیے کہ تو نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہیں بدر میں شریک تھے لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۸۳۔ حضرت رفاعہؓ بن تابوت

حضرت رفاعہؓ بن تابوت انصاری۔ داؤد بن ابی ہند نے قیس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ (زمانہ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ) لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو نہ کسی باغ میں اس کے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول اللہؐ اور آپ کے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رفاعہ بن تابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے پھر جب رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی

دروازے سے نکل آئے تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہے گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوئے ہے تو رسول اللہ نے ان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اس بات پر آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ اس سے نکلے لہٰذا میں بھی اس سے نکلا۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تو قریشی ہوں رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپ کا ایک ہے۔ یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا (الآیہ) ''یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی چھتوں کے اوپر سے آؤ''۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا ان کا نام قیس بن حبتر ہے یا کوئی اور (قیس بن جبیر)

۱۶۸۴۔ حضرت رفاعہؓ بن حارث

حضرت رفاعہؓ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفرلہ میں سے ایک شخص ہیں موافق قول ابن اسحٰق کے بدر میں شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہے اور ان کے بنی عفراء میں سے ہونے کا بھی انکار کیا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان کے بنی عفراء سے ہونے اور نیز بدری ہونے سے انکار کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۸۵۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء۔ معاذ بن عفراء انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ سے مروی ہے اس کو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انہوں نے رفاعہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابوزید نے یعنی سعید بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انہوں نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی: **اللھم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ و الیک یرجع الامر کلہ علانیة و سرہ**۔ ''اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہوں یا پنہاں تیری ہی طرف لوٹتے ہیں''۔

اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کو عقدی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اصحاب نبیؐ سے جن کا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے ان کا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ ان کی حدیث ان کے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ

معاذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

۱۶۸۶۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع

حضرت رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کنیت ان کی ابو معاذ ہے ان کی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھیں جو بہن تھیں عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور عروہ، موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو بدر، احد، خندق، بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور ان کے بھائی خلاد اور مالک رافع کے بیٹے بھی بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو الفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اس نے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی۔ بعد نماز ختم کرنے کے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا ہی اس نے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دکھا دیجئے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجئے کیونکہ میں ایک بشر ہوں۔ بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے پھر شہادتیں پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لو پھر اگر تمہارے پاس قرآن ہو تو اس کو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی تکبیر تہلیل کرو۔ اور اس کے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اس کے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی اور اگر اس میں سے کوئی بات کم کر دو گے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائے گی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابو الفرج محمد بن عبدالرحمٰن واسطی، مسمار بن ابی بکر، محمد بن محمد بن سرایا اور ابو عبداللہ حسین بن فناخسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا ان کے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں؟

آنحضرتؐ نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام میں یا اور کوئی لفظ اسی قسم کا فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (ان کو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضیٰ کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین میں بھی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زوجہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو ان کی خبر لکھ کے بھیجی۔ حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے لوگوں نے عثمان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور انہوں نے مجھ سے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی

مرتضی سے مخاطب ہو کر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسولؐ کو دنیا سے اٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنی انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہم نے رسول اللہؐ کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تم نے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہیں اور رسول اللہؐ کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول اللہؐ کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نہ کرو پس معاملہ خلافت ہم نے تمہارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اس کی وجہ کچھ اور نہ تھی سوائے اس کے کہ ہم نے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہے' کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم قائم ہے تو ہم راضی ہو گئے اور ہم کو اس کے سوا اور کیا چاہیے تھا؟ اب ہم نے آپ سے بیعت کی اور ہم نے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگوں نے مخالفت کی ہے جن سے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت ان کے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ میری جان کو کبھی چین نہ نصیب ہو اگر میں موت کا خوف کروں اے گروہ انصار! امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی واللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہے ہاں مگر اول[1] بہت افضل تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ رفاعہ بیٹے ہیں رافع زرقی کے پھر دوبارہ ان کا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف فرق یہ ہے کہ اس تذکرہ میں راوی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اس سے یہ اور نہ ہو جائیں گے حدیث ایک سند ایک۔

۱۶۸۷۔ حضرت رفاعہؓ بن زنبر

حضرت رفاعہؓ بن زنبر۔ صحابی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ زنبر ''زے'' ''نون'' اور ''بائے موحدہ'' کے ساتھ ہے اور اس کے آخر میں ''رے'' ہے۔

۱۶۸۸۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ ان کا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ظفری ہیں۔ قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہیں۔ یہی ہیں جن کے ہتھیار اور کھانے کی چیزیں بنی ابیرق نے چرائی تھیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم سے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحٰق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں تھے جن کو بنی ابیرق کہتے تھے ان لوگوں کا نام بشر' بشیر اور مبشر تھا۔ بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ ﷺ ان شعروں کو سنتے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم! یہ اشعار سوائے اس خبیث کے اور کوئی نہیں کہتا۔ یہ لوگ (یعنی بشر، بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے (زمانہ) جاہلیت میں بھی اور (زمانہ) اسلام میں بھی۔

مدینہ میں لوگوں کی غذا کھجوریں اور جو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ گیہوں وغیرہ لے کر آجاتے تھے تو وہ ان سے غلہ مول لے لیتا تھا اس کو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والوں کے لیے وہی کھجوریں اور جو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہوں ان سے مول لیے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ لیا ان کے بالا خانہ میں کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگوں نے چھاپہ مارا اور بالا خانہ میں نقب دے کر ہتھیار اور گیہوں نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! آج شب کو ہم پر چھاپہ مارا گیا ہمارے بالا خانہ میں نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار لے گئے پس ہم لوگوں نے گھروں کو ڈھونڈا کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہم نے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انہوں نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تمہارے یہاں سے کچھ غلہ لا کر پکایا تھا قتادہ کہتے ہیں پھر میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے جو ظالم لوگ ہیں میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا ان کے بالا خانہ میں نقب لگائی اور ان کے ہتھیار اور ان کا غلہ لے لیا۔ پس اب خواہش یہ ہے کہ وہ ہمارے ہتھیار ہم کو واپس کر دیں رہ گیا غلہ اسکی ہم کو حاجت نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا میں اس کے لیے کہوں گا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنوں میں سے ایک شخص کے پاس جس کا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اس سے سب واقعہ بیان کیا اس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوئے اور ان سب نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہم میں سے کچھ لوگوں کو جو اہل اسلام ہیں چوری کی تہمت لگاتے ہیں قتادہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے لوگوں کو جن کے اسلام اور نیک بختی کے حالات مجھ سے بیان کیے گئے ہیں چوری کی تہمت لگائی ہے۔ قتادہ کہتے ہیں پس میں لوٹ آیا اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش میں اپنا کچھ مال اپنے چچا کو دے دیتا مگر رسول اللہؐ سے اس بات کو نہ کہتا پھر میں نے اپنے چچا سے اس کو بیان کیا تو انہوں نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہم نے سچائی کے ساتھ کتاب تم پر نازل کی ہے تاکہ لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور خیانت کرنے والوں (یعنی بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تم نے قتادہ بن نعمان کو کہا اس کی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

اسیر: ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔

۱۶۸۹۔ حضرت رفاعہؓ بن زید

حضرت رفاعہؓ بن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہیں۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہیں مگر علمائے نسب کہتے ہیں کہ ضبینی سے مراد ضبینہ بن جذام کی اولاد ہے۔ صلح حدیبیہ کے زمانے میں خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار کیا تھا انہوں نے رسول اللہؐ کو تحفہ میں ایک کالا غلام

مدعم (نامی) دیا تھا' خیبر میں شہید ہوئے۔ان کے لیے رسول اللہؐ نے ایک تحریر ان کی قوم کو لکھ دی تھی جس کا مضمون یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم- هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد انى بعثته الى قومه عامة ومن دخل فيهم يدعوهم الى الله و الى رسوله فمن اقبل ففى حزب الله ومن ادبر فله امان شهرين-

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہے میں نے ان کو ان کی تمام قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان کی قوم میں شامل ہو گئے ہیں بھیجا ہے تا کہ یہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو مہینے کی مہلت ہے۔''

جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس اس تحریر کو لے کر گئے تو ان سب نے مان لیا اور اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۰۔حضرت رفاعہؓ بن سموال

حضرت رفاعہؓ بن سموال۔اور بعض لوگ کہتے ہیں رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔خاندان بنی قریظہ سے ہیں۔صفیہ بنت حیی بن اخطب ام المومنین کے ماموں ہیں کیونکہ ان کی والدہ برہ بنت سموال تھیں۔یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہؐ کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے ان سے نکاح کیا اور قبل دخول کے ان کو طلاق دے دی پھر انہوں نے رفاعہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو نبیؐ نے ان کے متعلق ان سے پوچھا اور انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن نے ان کو مس نہیں کیا آنحضرتؐ نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص سے نکاح کر کے اس کا مزہ نہ چکھو۔عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگ ان کا نام کچھ اور کہتے ہیں۔ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ- ''ہم نے ان لوگوں کے لیے ملی ہوئی باتیں بیان کی ہیں تا کہ یہ نصیحت مانیں''۔ میرے اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہیں قریظہ کے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سموال: سین پر زیر اور میم پر جزم ہے۔

زبیر: زاء پر زبر اور باء پر زیر ہے۔

۱۶۹۱۔حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار۔انصاری' عقبی' بدری۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے ظفر کا نام کعب بن خزرج تھا۔رفاعہ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔یہ بدر میں شریک تھے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ابن شہاب سے بھی ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام بھی لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے ایک

مستقل تذکرہ میں ابولبابہ سے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے بھی ان کی پیروی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ ابولبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب بدر کی طرف جانے لگے تو آپ نے اثنائے راہ سے ان کو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر ان کو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں آپ نے ان کا حصہ قائم کیا تھا۔ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ میں ہوا۔ عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید جو لوگ ان کو شریک بدر کہتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ جب ان کو بدر کی غنیمت میں حصہ اور اس کی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابولبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابولبابہ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے یہی وہ نسب ہے جس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف یہ فرق ہے کہ انہوں نے زنبر کے لفظ کو جو اس نسب میں واقع ہے تصحیف کر کے دینار لکھ دیا ہے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعض لوگ دینار کو بغیر الف کے ''دینر'' لکھتے ہیں پس یہ نسب صحیح ہے اور یہ دونوں ایک ہیں۔ ان دونوں تذکروں میں کوئی اختلاف نسب نہیں ہے سوائے اس لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی ظفر کے خاندان سے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام لکھا ہے اور انہوں نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہے جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اس نسب میں ظفر نامی کوئی شخص نہیں ہے۔ ظفر کا ذکر کرنا اس میں وہم ہے۔ اور ابوموسیٰ نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہے۔ اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبدالمنذر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی قرار دیا ہے اور مبشر بن عبدالمنذر کا بھی بھائی لکھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ رفاعہ اور مبشر دونوں بدر میں شریک تھے اور دونوں نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بچ گئے اور مبشر بدر میں شہید ہو گئے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اثنائے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے ان لوگوں کے قول کی تائید ہوتی ہے جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہیں رفاعہ تو خود بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی ابولبابہ کو رسول اللہؐ نے بدر کی غنیمت اور اس کے ثواب میں شریک کر لیا تھا لہٰذا وہ بھی مثل ان لوگوں کے ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔

میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہے اس سے تمام اقوال مختلفہ میں توافق ہو جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر میں شریک تھے مجاز ہوگا نہ کہ حقیقت انہوں نے صرف اس وجہ سے کہا کہ آنحضرتؐ نے ان کو مال غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ابن اسحٰق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے ان انصار کے نام میں جو بدر میں شریک تھے لکھا ہے کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے مبشر بن عبدالمنذر اور رفاعہ بن عبدالمنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انہوں نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب کو رسول اللہؐ نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلبی کی طرح انہوں نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہے یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی

ابن اسحٰق سے مبشر' رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے اور لوگوں کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ مبشر' رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہے جو ابونعیم کہتے ہیں مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہیں ان کے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہ ہو گا مگر یہ لوگ بہت کم ہیں۔ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انشاء اللہ آئے گا الحاصل دینار کا نام ان کے نسب میں وہم ہے۔ واللہ اعلم

۱۶۹۲۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر

حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت ان کی ابولبابہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں رافع اور بعض لوگ کہتے ہیں بشیر ہم ان کا تذکرہ ''ب'' کی ردیف میں کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے والے تذکرہ میں اس کی بحث ہو چکی ہے ہم انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر کریں گے یہ نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپ نے ان کو مقام روحاء سے ان کو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور ان کو بدر کی غنیمت اور ثواب میں شریک کر لیا تھا ان سے ابن عمر' عبدالرحمٰن بن یزید' ابوبکر بن عمرو بن حزم' سعید بن مسیب' سلمان اغر اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جب کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اسحٰق بن یسار نے معبد بن کعب بن مالک سلمی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول اللہؐ سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بھیج دیجئے (یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے) تاکہ ہم ان سے اپنے معاملہ میں مشورہ کر لیں پس رسول اللہؐ نے ان کو بھیج دیا چنانچہ یہ جب وہاں پہنچے اور ان لوگوں نے ان کو دیکھا تو مرد بھی ان کی طرف اٹھ کے آئے اور عورتیں اور بچے بھی روتے ہوئے آئے ان کو ان لوگوں پر رحم آ گیا ان لوگوں نے کہا کہ اے ابولبابہ! کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم محمد (ﷺ) کے حکم پر قلعہ سے اتر آئیں انہوں نے زبان سے تو کہا کہ ہاں اور ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم! میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول اللہؐ کے پاس نہیں آئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں گا تاوقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرما دے اور انہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی اور ان کے جانے میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو میں ان کے لیے استغفار کرتا مگر اب انہوں نے ایسا کیا (یعنی مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا ہے) تو میں ان کو ہرگز نہ کھولوں گا تاوقتیکہ اللہ ان کی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحٰق کہتے تھے کہ مجھ سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول اللہؐ پر نازل ہوئی اس وقت آپ حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تھے۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ خدا آپ کو مسکراتا ہوا رکھے۔ آپ نے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی پھر جب رسول اللہؐ نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ان کو کھول دیا۔ مسجد میں ان کے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کنیت کے باب میں آئے گا کیونکہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ابولبابہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۳۔ حضرت رفاعہؓ بن عرابہ

حضرت رفاعہؓ بن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہیں۔ جہنی ہیں اور بعض لوگ عذری کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوخزامہ ہے۔ ان سے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تہائی شب گزر جاتی ہے تو اللہ عز و جل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تا کہ میں قبول کروں؟ وہ کون ہے۔ مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ وہ کون ہے جو مجھ سے استغفار کرے میں اس کو بخش دوں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہشام دستوائی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہنچے تو کچھ لوگوں نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہنچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۴۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو

حضرت رفاعہؓ بن عمرو جہنی۔ بدر اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابومعشر کا قول ہے کسی نے ان کی موافقت نہیں کی اور ابن اسحٰق، واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہے کہ ان کا نام ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہے جہنی ہیں۔ انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرو نے مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۵۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید

حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے کنیت ان کی ابوالولید ہے مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہیں اس لیے کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابوعمر کا قول ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبداللہ بن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ قول موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام میں جو بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا انہوں نے مختصر ذکر ان کا لکھا ہے اور کہا ہے

کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے۔

۱۶۹۶۔ حضرت رفاعہؓ بن قرظہ

حضرت رفاعہؓ بن قرظہ۔ قرظی۔ ہمیں حافظ ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شہزاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے کہ ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے اور ابن زیدہ نے طبرانی سے کچھ اضافے کے ساتھ روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت میں ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ ان میں سے ایک میں بھی ہوں: وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ - ''ہم نے ان لوگوں کے لیے متصل باتیں بیان کی ہیں تاکہ یہ نصیحت حاصل کریں۔''

ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور طبرانی وغیرہ نے دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے۔

۱۶۹۷۔ حضرت رفاعہؓ بن مبشر

حضرت رفاعہؓ بن مبشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد میں اپنے والد مبشر کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۸۔ حضرت رفاعہؓ بن مسروح

حضرت رفاعہؓ بن مسروح - اور بعض لوگ ان کو رفاعہ بن مشرح کہتے ہیں۔ اسدی ہیں قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبد شمس کے حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۹۹۔ حضرت رفاعہؓ بن وقش

حضرت رفاعہؓ بن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش بن رعبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل انصاری اشہلی۔ احد کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر استدراک کی کوئی وجہ نہیں اس لیے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس

بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے نام میں جو احد کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور ان کو ان کے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم

۱۷۰۰۔ حضرت رفاعہؓ بن وہب

حضرت رفاعہؓ بن وہب۔ بن عتیک۔ بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اللہ تعالیٰ کے قول **فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡ م بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ** ۔ ''پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری کے حق میں نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب۔ بن عتیک کے نکاح میں تھیں یہ ان کے چچا کے بیٹے بھی تھے۔ رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی مغلظہ) دی عائشہ نے ان کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمٰن نے ان کو طلاق دی تو یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اس کے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق دے دی ہے پس اب میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبیؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہ ہو۔ تھوڑے دنوں کے بعد پھر وہ نبیؐ کے پاس گئیں اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی نبیؐ نے فرمایا تم نے اپنے پہلے قول کی تکذیب کر دی لہٰذا میں تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نہ کروں گا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہاں تک کہ نبیؐ کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور ان سے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ ﷺ میں اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے تم سے کہا تھا اور اس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ ان کے پاس گئی ہو اور مجھے معلوم ہے جو کچھ انہوں نے تم سے فرمایا تھا لہٰذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہیں جا سکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئیں حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمہیں سنگسار کروں گا۔ انہیں عائشہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡ م بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ** ۔ ''پھر اگر اس کو طلاق دے تو وہ عورت بعد اس کے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے'' یعنی وہ اس سے ہمبستری کرے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس قصہ کو ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام میں لکھا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہیں تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سہیمہ بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ یا رمیصاء یا غمیصاء یا عائشہ تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۰۱۔ حضرت رفاعہؓ بن یثربی

حضرت رفاعہؓ بن یثربی۔ کنیت ابو رمثہ ہے۔ تیمی ہیں۔ قبیلہ تیم الرباب سے تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ تیمی ہیں یعنی قبیلہ تمیم سے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے اور بعض لوگ ابو رمثہ کا نام حبیب کہتے ہیں۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ ان کا نام یثربی بن عوف ہے اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہیں۔ عبید

اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں گیا جب ہم لوگ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے والد نے کہاں ہاں قسم رب کعبہ کی میں اس کی شہادت دیتا ہوں پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے (بدوجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانے کی وجہ سے بعد اس کے آپ نے فرمایا آگاہ رہو اس کا گناہ تمہارے ذمہ نہ رکھا جائے گا اور نہ تمہارا گناہ اس کے ذمہ رکھا جائے گا۔ اور رسول اللہؐ نے فرمایا: وَلَا تَزِرُوَا زِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ (بنی اسرائیل) ''کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائے گا'' پھر میرے والد نے ایک لہسن کا سا داغ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا میں اس کا علاج نہ کردوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ طبیب ہی نے اس کو قائم کیا ہے (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر شیبانی' ثوری' مسعودی اور علی بن صالح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۰۲۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہیں۔ عبدالکریم یعنی ابوامیہ نے ابوعبیدہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے: ھلال خیر و رشد آمنت بخالقک۔ ''نیکی اور بھلائی کا چاند ہے (اے چاند) میں تیرے خالق پر ایمان لایا''۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابونعیم نے رفاعہ بن رافع کے تذکرہ میں ان کا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابوعبیدہ نام ہم نہیں جانتے ہاں ان کا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ہیں۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امیر ابونصر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خضیر ہنائی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اللھم اھلہ علینا بالامن و الایمان۔ ''اے اللہ! اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کرا''۔

محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبدالرحمٰن بن خضیر کے) عبدالرحمٰن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیعی سے جو اس کو کدیمی سے روایت کیا ہے تو انہوں نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابونعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۰۳۔ حضرت رفاعہؓ

حضرت رفاعہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ابوسلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ حکم دیا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کردوں کہ کوئی شخص مقیر (نامی ظرف) میں نبیذ نہ بنائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۱۷۰۴۔ حضرت رفیعؓ (ابوالعالیہ)

حضرت رفیعؓ۔ کنیت ان کی ابوالعالیہ ہے ریاحی۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ ابوخلدہ خالد بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے ابوالعالیہ رباحی سے پوچھا کہ کیا تم نے نبیؐ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں میں آپ کی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا یہ کہنا کہ ابوالعالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں۔ کنیت ان کی بھی ابوالعالیہ ہے اور نام ان کا براء ہے وہ ابوالعالیہ ریاحی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

باب الراء مع القاف

۱۷۰۵۔ حضرت رقادؓ بن ربیعہ

حضرت رقادؓ بن ربیعہ عقیلی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کے چند اصحاب کو دیکھا جن میں سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ہم سے سو بکریوں[۱] میں ایک بکری زکوٰۃ کی لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتیں تو دو بکریاں اور انہوں نے اونٹ کا بھی ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۶۔ حضرت رقیہؓ بن عقیبہ

حضرت رقیہؓ بن عقیبہ۔ یا عقیبہ بن رقیہ۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رقیہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رجب کی آخری تاریخ میں رخصت ہونے کو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان کر کے تمہاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں یہ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا تو ابھی ٹھہرو یہاں تک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ[۲] کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی میں کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اس وقت اللہ کی طرف سے مسافروں پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۷۔ حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ

حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ۔ کنیت ان کی ابوثابت ہے انصاری ہیں اوسی ہیں ابونعیم اور ابن

---

۱ بکریوں کے لیے زکوٰۃ کا نصاب چالیس ہے یعنی چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا پڑتی ہے یہی زکوٰۃ سو تک رہتی ہے۔

۲ معلوم ہوا کہ شروع ماہ میں دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہیں۔

مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ رقیم بیٹے ہیں ثابت بن ثعلبہ ابن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں اوسی ہیں ثم المعاوی۔ یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہیں جن کو ابوسفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جارہے تھے پھر ابوسفیان نے ان کے عوض میں بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا۔ یہ رقیم غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والکاف

۱۷۰۸۔ حضرت رکانہؓ بن عبد یزید

حضرت رکانہؓ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی۔ ان کے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ ان کے نسب میں کچھ آمیزش نہ تھی ان کی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھیں اور ان کے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہیں جن سے نبیؐ نے کشتی کی تھی اور ان کو آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پٹک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والوں میں تھے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے تھے یہی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی سہیمہ بنت عویمر کو مدینہ میں طلاق دی تھی۔ ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انہوں نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی عورت کو البتہ طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک (کا ارادہ کیا تھا) انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہے اللہ ہی نے فرمایا ہے جو تم نے مراد لیا وہی ٹھیک ہے (یعنی طلاق واقع ہو گی) انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے ایک حدیث نبیؐ سے کشتی کرنے کی ہے انہوں نے نبیؐ سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھایئے تو میں اسلام لاؤں؟ وہاں سے قریب ایک درخت تھا جس کی شاخیں بہت بڑی بڑی تھیں نبیؐ نے اس درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے ادھر آ جا پس وہ درخت دو حصوں پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اس کا مع شاخوں کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا آپ نے مجھے بڑی بات دکھائی اب اس کو حکم دیجئے کہ پھر لوٹ جائے نبیؐ نے ان سے عہد لیا کہ اگر میں اس کو حکم دوں اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپ نے اسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوسرے حصہ سے جا کر مل گیا مگر یہ اس وقت اسلام نہ لائے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی ان کو نبیؐ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیئے تھے ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اس دین کا خلق حیا ہے۔ رکانہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۰۹۔ حضرت رکانہؓ (ابو محمد)

حضرت رکانہؓ۔ کنیت ان کی ابو محمد ہے۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابن ابی داؤد نے ان کے اور پہلے رکانہ کے درمیان فرق کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اور انہوں نے اپنی سند سے ابو جعفر محمد بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ سے کشتی کی تو آپ نے مجھے گرا دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان دونوں رکانہ کے درمیان میں فرق کیا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں اس میں ابن مندہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور خود کہہ دیا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں پس ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۱۰۔ حضرت رکبؓ مصری

حضرت رکبؓ مصری۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ کندی ہیں ان کی ایک حدیث نبیؐ سے مروی ہے مگر صحابہ میں یہ مشہور نہیں ہیں لیکن لوگوں نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان سے نصیح عنسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے خوشخبری ہو اس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے عاجزی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے آپ کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اس نے جمع کیا ہو مگر گناہ کے ذریعے سے نہ ہو اس کو خرچ کر دے اور کمزور اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور اہل فقہ و حکمت[1] سے ملے خوشخبری ہو اس شخص کو جس کی کمائی پاک ہو اور اس کی خصلت عمدہ ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے' خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جس قدر مال ہو اس کو خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔

ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے مطعم بن مقدام سے انہوں نے عنبسہ بن سعید کلاعی سے انہوں نے نصیح عنسی سے انہوں نے رکب مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا خوشخبری ہو اس شخص کو جو اپنی حاجت سے زیادہ مال خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الراء والواوٰ

۱۷۱۱۔ حضرت روحؓ بن زنباع

حضرت روحؓ بن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید

---

[1] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کر سکتے ہوں اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہے۔

مناہ بن افصیٰ بن سعد بن ربیل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت ان کی ابوزرعہ جذامی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں قبیلہ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہیں جن کا نام حبیب ہے۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد زنباع نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔

البتہ روح کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور مسلم بن حجاج نے الاسماء والکنٰی میں لکھا ہے کہ ابوزرعہ یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہیں۔ اور ابن ابی حاتم اور ان کے والد نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی اور عبادہ بن نسبی نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو صحابی نہیں سمجھتا اور ان کی روایت ہی صرف صحابہ سے ہے منجملہ ان کے تمیم داری اور عبادہ بن صامت ہیں انہوں نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑوں کی تیار کرنے میں روایت کی ہے ہم نے اس حدیث کو تمیم کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ یہ روح عبدالملک بن مروان (بادشاہ شام) کے یہاں بہت مقرب تھے عبدالملک کہتے تھے کہ روح میں اہل شام کی عبادت، اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہے۔ روایت ہے کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبدالملک کے کھیت کے پاس تھا ان کے مختاروں نے ولید کے مختاروں کی شکایت ان سے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبدالملک بن مروان سے اس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبدالملک نے کہا کہ اے ولید! یہ شکایت کیسی ہے؟ ولید نے کہا یا امیرالمومنین! یہ شخص جھوٹ بولتا ہے روح نے کہا واللہ! میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے ولید نے کہا تمہارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہیں۔ روح نے کہا ہاں سب سے پہلی تیزی تو صفین [1] میں ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط میں ظاہر ہوئی۔ یہ کہہ کر غصہ کی حالت میں روح وہاں سے اٹھ آئے پھر عبدالملک نے ولید سے کہا کہ میں تجھ کو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہوں جو تجھ پر ہے کہ تو روح کے پاس جا اور ان کو راضی کر لے اور اپنا کھیت ان کو دے دے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تم سے ملنے آیا ہے تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت ان کو دے دیا روح نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ ایمان یمن میں ہے قبیلہ جذام کے پہاڑوں تک۔ اور اللہ جذام کو برکت دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۲۔ حضرت روحؓ بن سیار

حضرت روحؓ بن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہے کہ میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چار شخصوں کو دیکھا ہے (۱) انس بن مالک (۲) فضالہ بن عبید کو (۳) روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور (۴) ابوالمعیب کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اس کا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] صفین اس لڑائی کا نام ہے جو مفسدوں نے حضرت علی مرتضٰی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان میں کرادی تھی۔

۱۷۱۳۔ حضرت رومانؓ رومی

حضرت رومانؓ رومی۔ انہیں کا لقب سفینہ ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی ﷺ کو ملا تھا بلخ کے قیدیوں میں ان کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگ رومان کہتے ہیں بعض اور کچھ کہتے ہیں سفینہ کے نام میں ان کا ذکر آئے گا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین لکھا ہے کہ یہ بلخ کے قیدیوں میں تھے اور روم کی طرف ان کو نسبت دی ہے مگر روم اور بلخ نبیؐ کے زمانے میں مفتوح نہ ہوئے تھے پھر وہاں سے قیدی کس طرح آتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۴۔ حضرت رومانؓ بن بجہ

حضرت رومانؓ بن بجہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حمید بن رومان بن بجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول اللہؐ کے حضور میں آیا تو آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کی عبارت یہ تھی:

بسم الله الرحمن الرحيم- هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رفاعة بن زيد انى بعثته الى قومه يدعوهم الى الله عزوجل و الى رسوله فمن اقبل فمن حزب الله و من ادبر فله امان شهرين-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام میں ان کو ان کی قوم پر مامور کرتا ہوں تا کہ وہ ان کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف بلائیں جو شخص ان کا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہے اور جو نہ مانے اس کو دو ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہے۔"

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوعبداللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ میں اس کے خلاف لکھا ہے۔

۱۷۱۵۔ حضرت رویبہؓ والد عمارہ

حضرت رویبہؓ۔ عمارہ بن رویبہ کے والد ہیں۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ہے وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو۔[1] اور خالد طحان نے عاصم احول سے انہوں نے عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوںؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں بذریعہ عمارہ کے نبیؐ سے مروی ہیں ان کے والد کا اس میں کچھ ذکر نہیں ہے۔

---

[1] چونکہ ان دونوں وقتوں یعنی فجر و عصر کی نماز زیادہ دشوار ہے اس وجہ سے کہ فجر کے وقت آدمی نیند میں مغلوب ہوتا ہے اور عصر کے وقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہیں اس لیے ان دونوں وقتوں کی تخصیص فرمائی۔

۱۷۱۶۔ حضرت رومہؓ غفاری

حضرت رومہؓ غفاری۔ رومہ (نامی) کنویں کے مالک یہی تھے۔ عبدالرحمٰن محاربی نے ابومسعود سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو وہاں کا پانی ان کو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جس کا نام رومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! سوائے اس کے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہیں ہے میں اس کو نہیں بیچ سکتا اس کی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انہوں نے پینتیس ہزار درہم میں اس کنویں کو مول لے لیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اور کہا کہ یارسول اللہؐ! میں اس کنویں کو مول لے لوں تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دیں گے جو آپ نے رومہ کو دینے کے لیے کہا تھا؟ یعنی ایک نہر جنت۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تو عثمان نے عرض کیا میں نے اسے مول لے لیا اور اس کو مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۷۱۷۔ حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن

حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں ان کا شمار اہل مصر میں ہے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ۴۶ھ میں حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہے حاکم بنایا تھا انہوں نے وہاں سے ۴۷ھ میں افریقہ میں جہاد کیا ان سے حنش صنعانی' وفاء بن شریح' شیم بن بیتان' شیبان قتبانی نے روایت کی ہے۔ ابومرزوق یعنی ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبدالرحمٰن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے رویفع بن ثابت سے اس جہاد میں جو مغرب کی طرف میں کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ ایک مثقال آدھے اور دو ثلث (مثقال) کے عوض میں خرید لیتے ہو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دونوں کا وزن برابر ہونا چاہیے۔ ہمیں یعیش بن علی بن صدقہ یعنی ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کر کے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے ان سے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ شیم بن بیتان نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رویفع بن ثابت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی میرے بعد تک رہے تو تم لوگوں سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے یا تانت لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد اس سے بری ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابومرزوق سے جو تجیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب میں جہاد کیا انہوں نے ایک گاؤں کو فتح کیا۔ جس کا نام جربہ تھا وہاں وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے وہی باتیں بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

سنا ہے آپ نے غزوۂ خیبر میں ہم سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی میں ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتوں سے ہمبستری نہ کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ اگر قیدیوں میں سے کوئی غیر باکرہ عورت اس کو ملے اور وہ صفائی رحم کے دریافت [1] کیے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی جانور پر سواری کرے یہاں تک کہ جب وہ دبلا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو واپس کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات شام میں ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں برقہ میں ہوئی ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۱۸۔ حضرت رویفع رضی اللہ عنہ (مولائے نبیؐ)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نہیں جانتا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ ابو رویفع کی مدینہ میں کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گزر گئے اور ان کی نسل باقی نہیں رہی۔

۱۷۱۹۔ حضرت رباب رضی اللہ عنہ مزنی

حضرت رباب رضی اللہ عنہ مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ جب وہ نبیؐ کے حضور میں گئے آپ کی چادر اتری ہوئی تھی پس انہوں نے اپنا ہاتھ آپ کے پہلو میں داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھ دیا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قرہ کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس کہتے ہیں اور بعض لوگ اغر کہتے ہیں بعض لوگ کچھ اور کہتے ہیں اور رباب (خود ان کا نام تھا بلکہ وہ) ان کے اجداد میں سے تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایاس بن رباب کے نام میں ابو نعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہے ابو نعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہیں ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن رباب کے نام میں انہوں نے ایاس کو صحابی نہیں کہا بلکہ ان کے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہاں ایاس کے دادا رباب کو صحابی کہہ دیا یہ نہایت تعجب کی بات ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں تذکروں میں یعنی ایاس بن رباب کے تذکرہ میں اور رباب کے تذکرہ میں صحابی کوئی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو موسیٰ نے بھی اس پر تنبیہ نہیں کی۔ ایاس کے نام میں ہم ان کا نسب لکھ چکے ہیں لہٰذا اب پھر اس کو ذکر کر کے طول نہ دیں گے۔ واللہ اعلم

۱۷۲۰۔ حضرت رباب رضی اللہ عنہ بن حنیف

حضرت رباب رضی اللہ عنہ بن حنیف۔ نام ان کا رباب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہوئے اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

[1] رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کر لے کہ یہ عورت حاملہ تو نہیں ہے حاملہ نہ ہونے کا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہے۔

۱۷۲۱۔ حضرت رئابؓ بن مہشم

حضرت رئابؓ بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان کا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخوں میں الحاق کر دیا گیا ہے۔

حرف الزائے -- باب الزائے والالف

۱۷۲۲۔ حضرت زارعؓ بن عامر

حضرت زارعؓ بن عامر عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالوازع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام زارع بن زارع ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام وازع تھا انہی وجہ سے ان کی کنیت ابوالوازع ہوئی۔ ابوداؤد طیالسی نے مطر بن اعنق سے انہوں نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا اشج عصری کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں گئے ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا یا ان کا بھانجا بھی تھا جو مجنوں تھا جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہے یا (یہ کہا کہ) میرا بھانجا ہے وہ مجنوں ہے میں اسے آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ اس کے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اس کو آپ کے پاس لے آئے آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہو گیا تمام وفد میں اس سے بہتر کوئی سمجھ دار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہے جس کا سیاق بہت عمدہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۳۔ حضرت زاہرؓ بن اسود

حضرت زاہرؓ بن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ اسلمی کنیت ان کی ابو مجزأۃ۔ یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ (الرضوان) کی تھی اور کوفہ میں رہتے تھے واقدی نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب میں سے تھے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس نیار اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے مجزأۃ بن زاہر اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ ان لوگوں میں تھے جو بیعۃ الرضوان میں شریک تھے وہ کہتے تھے کہ میں دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ میں گدھے کا گوشت تھا کہ یکایک رسول اللہؐ کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ ان کی ایک حدیث عاشوراء کے روزہ کے متعلق بھی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۴۔ حضرت زاہرؓ بن حرام

حضرت زاہرؓ بن حرام اشجعی۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہم سے علی بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلہ اشجع کے ایک شخص تھے جن کا نام زاہر بن حرام تھا ان سے روایت کرتے تھے (زاہر) صحابی تھے اور بدویوں میں سے تھے جنگل کے تحفے رسول اللہؐ کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبیؐ انہیں شہر کے تحفے دے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہیں اور ہم ان کے لیے شہری ہیں وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبیؐ ان سے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اپنا کچھ مال بازار میں بیچ رہے تھے آپ نے پیچھے سے آ کر ان کو لپٹا لیا اور انہوں نے آپ کو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہے؟ پھر جب انہوں نے مڑ کر دیکھا اور نبی ﷺ کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپ کے سینۂ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے۔ رسول اللہؐ نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپ مجھے بیچیں گے تو واللہ مجھ سے بہت کم قیمت پائیں گے نبیؐ نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک بہت گراں قیمت ہو۔ یہ عبارت عبدالرزاق کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۵۔ حضرت زائدہؓ بن حوالہ

حضرت زائدہؓ بن حوالہ اور بعض لوگ ان کو مزید (یا برید) بن حوالہ عنزی کہتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

باب الزائے والباء

۱۷۲۶۔ حضرت زبانؓ بن قیسور

حضرت زبانؓ بن قیسور بعض لوگ ان کو زبان کہتے ہیں۔ بیٹے ہیں قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہیں قسور کے بیٹے ہیں کلفی ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ وادی شوحط میں فروکش تھے انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ بہت غریب (یعنی اجنبی) ہیں اور سند بھی اس کی ضعیف ہے۔ ابراہیم کے نیچے اور کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو قابل حجت ہو۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے ان کا تذکرہ زبار کے نام میں کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ان کے نام کے آخر میں نون ہے۔

۱۷۲۷۔ حضرت زبرقانؓ بن اسلم

حضرت زبرقانؓ بن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہیں۔ ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا میں) جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ھل من مبارز۔ پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ میں گیا جن کا نام زبرقان بن اسلم تھا۔ زبرقان بڑے جنگجو تھے انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ مخاطب نے کہا میں حسین

بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے! تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ خدا کی قسم! میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آ رہے تھے اور تم ان کے آگے بیٹھے ہوئے تھے پس میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہؐ سے اس حال میں ملوں کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو پس زبرقان لوٹ آئے اور وہ اس وقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

۱۷۲۸۔ حضرت زبرقانؓ بن بدر

حضرت زبرقانؓ بن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت ان کی ابو عیاش ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شذرہ اور نام ان کا حصین ہے۔ حصین کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ان کو زبرقان ان کے حسن کی وجہ سے کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زبرقان ان کو اس سبب سے کہا گیا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک عمامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قمر تھا۔ واللہ اعلم۔ بصرہ میں رہتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور زمانہ اسلام میں بھی باعظمت تھے رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم منقری عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول اللہؐ نے جوائز (یعنی انعام) بھی دیئے اور اچھے جوائز دیئے یہ ۹ھ کا واقعہ ہے۔ نبیؐ نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا ان کی بات مانی جاتی ہے لڑائی میں یہ بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ! جو کچھ انہوں نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا اس سے میں افضل ہوں۔ عمرو نے کہا بے شک تم بیمروت ہو تنگ دل ہو باپ تمہارا احمق تھا ماموں تمہارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انہوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی ان میں جانتا تھا اور جب انہوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری ان میں جانتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ ان کے حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگ جانے کے اندیشہ سے) نقاب ڈال کر جاتے تھے۔ انہیں رسول اللہؐ نے ان کی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ ردّت[1] میں حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہٰذا حضرت ابوبکر نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا کیونکہ ان کو اسلام پر ان کی ثابت قدمی اور ادائے صدقات میں ان کی امانت (زمانہ) ردّت میں معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی ان کو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلہ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حطیہ کے ہیں:

تقول خليلتي لما التقينا — ستدر كنا بنو القوم الهجان

سيدر كنا بنو القمر بن بدر — سراج الليل للشمس الحصان

فقلت: ادعي و ادعوان اندى — لصوت ان ينادِي داعيان

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردّت کہتے ہیں۔

فمن یک سائلا عنی فانی | انا النمری جار الزبرقان

''میری ماں کہتی تھی جب ہم میدان جنگ میں گئے۔ کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالیں گے۔ قمر بن بدر کی اولاد ہم کو پا جائے گی۔ رات کا چراغ پاکیزہ آفتاب کو لے لے تو میں نے کہا کہ تو بھی دعا کر اور میں بھی دعا کروں۔ بے شک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہے جو دو آدمی کریں۔ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو میں بتاتا ہوں کہ میں نمری ہوں زبرقان کا پڑوسی''۔

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لئے ہوئے آرہے تھے راستہ میں حطیئہ ان کو ملے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی اور ان کی اولاد بھی تھی قحط کی وجہ سے وہ عراق بھاگے جا رہے تھے وہاں قحط نہ تھا پس زبرقان نے ان سے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان ان کو دیا کہ اس میں تم میرے مہمان ہو کے ٹھہرو یہاں تک کہ میں لوٹ کے آ جاؤں پھر حطیئہ نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا

دع المکارم لاترحل لبغیتھا | واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

''ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے ان کی تلاش میں سفر نہ کر۔ اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پینے والا ہے''۔

زبرقان نے حضرت عمر سے ان کی شکایت کی حضرت عمر نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہے یا نہیں حسان بن ثابت نے اس کے ہجو ہونے کا حکم کر دیا پس حضرت عمر نے حطیئہ کو ایک تہہ خانہ میں بند کر دیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر نے ان کی سفارش کی لہٰذا حضرت عمر نے ان کو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نہ کرنا تہہ خانہ سے باہر نکالا اور ان کی بہت تہدید کی کہ اب ایسا نہ کرنا یہ قصہ بہت طویل ہے۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے ان کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں

نحن الملوک فلاحی یقا ربنا | فینا العلاء وفینا تنصب البیع

ونحن نطعمھم فی القحط ماکلوا | من العبیط اذا لم یونس القزع

وننحر الکوم عبطافی اورمتنا | للنازلین اذا ماانزلوا شبعوا

تلک المکارم حزناھا مقارعۃ | اذا الکرام علی امثالھا اقترعوا

''ہم لوگ بادشاہ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کر سکتا۔ ہم ہی میں بلندی ہے اور ہم ہی میں عبادت خانہ ہیں۔ ہم زمانہ قحط میں لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جس قدر وہ کھا سکیں۔ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہیں جبکہ پتلی روٹی بھی نہیں ملتی۔ ہم صحیح وتندرست اونٹوں کو اپنے مطبخ میں ذبح کرتے ہیں۔ مہمانوں کے لیے تاکہ وہ جس وقت آئیں سیر ہو جائیں۔ یہ بزرگیاں ہم نے قرعہ ڈال کر حاصل کی ہیں۔ جب بزرگوں نے اس قسم کی باتوں پر قرعہ ڈالا تھا''۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۲۹۔ حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ

حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ بن عمرو بن سواء بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے آپ نے ان کے سر، منہ اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ان لڑکوں میں سے

تھے جن کو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل میں لوگوں کی گزرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زبیب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگوں نے بنی عنبر کو مقام رکبہ میں جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور ان کو نبیؐ کے حضور میں لے آئے زبیب کہتے تھے کہ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور ان قیدیوں سے پہلے پہنچ گیا اور میں نے جا کر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا لشکر ہمارے پاس گیا اور اس نے ہمارے لوگوں کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لا چکے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کان بھی کاٹ [1] دیئے تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کئے جانے کے اسلام لا چکے تھے میں نے عرض کیا ہاں ہے آپ نے پوچھا کون گواہ ہے؟ میں نے کہا سمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جس کا نام زبیب نے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دے دی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمہاری طرف سے گواہی دی لہٰذا گواہی کے ساتھ تم سے حلف بھی لیا جائے گا پس میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلاں فلاں دن اسلام لا چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان بھی کاٹ دیئے تھے پس نبیؐ نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور ان کے آدھے مال لے لو اور ان کی اولاد کو غلام نہ بنانا اور (ہم سے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ بُرے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمہارے مال میں سے ایک بندھن کم نہ کرتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۰۔ حضرت زبیرؓ بن عبداللہ

حضرت زبیرؓ بن عبداللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زاہر قاضی نیشاپور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید کلابی نے خبر دی کہ انہوں نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یعقوب بن سفیان نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور نام ان کا زبیر کلابی لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا۔

---

[1] شروع زمانے میں امتیاز کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائیں وہ اپنے جانوروں کے کان کاٹ دیں۔

۱۷۳۱۔ حضرت زبیرؓ بن عبیدہ

حضرت زبیرؓ بن عبیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا پھر مہاجرین مدینہ میں یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ بھی مدینہ ٹولیوں کی شکل میں مرد وعورت ہجرت کر کے آئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں سے چند آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (انہیں میں سے ہیں) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابوعمر نے کہا ہے کہ جو لوگ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی آپ کے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور ان کے دونوں بھائی تمام اور سنجرہ تھے مگر ''ت'' کی ردیف میں انہوں نے ان تمام کا نام نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۲۔ حضرت زبیرؓ بن عوام (حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت زبیرؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی۔ کنیت ابوعبد اللہ۔ ان کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ پس یہ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہوئے۔ اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے ان کی والدہ ان کو ابوالطاہر کہا کرتی تھیں یہ کنیت زبیر بن عبدالمطلب کی تھی مگر انہوں نے خود اپنی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی کیونکہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا یہی کنیت ان کی مشہور ہوئی۔ پندرہ برس کی عمر میں اسلام لائے یہ ہشام بن عروہ کا قول ہے اور عروہ نے بیان کیا ہے کہ زبیر بارہ برس کی عمر میں اسلام لائے اس کو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زبیر سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ان کا اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھوڑی ہی دنوں بعد ہوا ہے یہ اسلام میں چوتھے یا پانچویں شخص تھے انہوں نے حبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان مواخات کرائی تھی جبکہ آپ نے مکہ میں باہم مہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات کرائی تو ان کے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان مواخات کرادی۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے نقل کر کے خبر دی میرا خیال ہے کہ مروان ہم لوگوں پر جھوٹ نہ جوڑے گا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر پھوٹی یہاں تک کہ وہ حج میں شریک نہیں ہو سکے اور انہوں نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کر دی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اس نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا کس کو خلیفہ بناؤں؟ تو وہ شخص چپ ہو گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اس کو بھی یہی جواب دیا۔ مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤں؟ اس شخص نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہیں۔ جہاں تک میں جانتا ہوں اور سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو

محبوب تھے۔ ہمیں ابوالفدا ءیعنی اسمٰعیل بن عبیداللہ اور دوسرے کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن رسول اللہؐ اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کر دیا تھا یعنی آپ نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے عاصم سے انہوں نے زِرّ سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے جنگ احزاب کے دن ان کو حواری فرمایا تھا۔ جب آپ نے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ زبیر نے کہا میں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینوں مرتبہ زبیر نے کہا کہ میں۔

نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے زبیر نے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اس وقت انہوں نے یہ بھی کہا کہ میرے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول اللہؐ کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ شرمگاہ بھی۔ حضرت زبیر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی اس کا واقعہ یوں ہے کہ مسلمان جس زمانے میں نبیؐ کے ہمراہ مکہ میں رہتے تھے (اس زمانہ میں ایک مرتبہ) یہ خبر اڑی کہ نبی ﷺ کو کفار نے پکڑ لیا بس زبیر اپنی تلوار لے کے لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے نبیؐ مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کہ اے زبیر! یہ تمہارا کیا حال ہے؟ (ننگی تلوار لئے ہوئے کیوں آ رہے ہو؟) انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ گرفتار کر لئے گئے (لہٰذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبیؐ نے ان پر صلوٰۃ [1] پڑھی اور ان کے لیے اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں تو فرمایا کہ اگر تو زبیر کا بیٹا ہے تو سچا ہے ورنہ نہیں۔ حضرت زبیر بدر میں شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اسی کو اپنے منہ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے اس دن زبیر ہی کی ہیئت میں اترے تھے۔ حضرت زبیر تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ رہے احد، خندق، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، حنین، طائف اور فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے ان کو بھی ان چھ اصحاب میں بیان کیا جن کو انہوں نے اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے۔ حضرت زبیر ان دس آدمیوں میں ہیں جن کے لیے جنت کی بشارت وارد ہوئی ہے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوقلابہ یعنی عبدالملک بن

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللھم صل علی فلاں یعنی اے اللہ فلاں شخص پر رحمت نازل فرمایا۔

محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنی ابوعمر خزاز سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ (کوہ) حراء پر چڑھے جب (وہ بہت شوق میں بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ اے حراء! ٹھہر جا تجھ پر نبی' صدیق اور شہید کھڑے ہیں اور اس وقت اس پر نبیؐ 'ابوبکر' عمر' حضرت عثمان' علی' طلحہ' زبیر' عبدالرحمٰن' سعد اور سعید بن زید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ تو زبیر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم سے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم؟ تو کھجوریں اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا عنقریب دنیا تمہیں ملے گی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے ان کو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اس میں سے اپنے گھر میں نہ لے جاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے ان کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اور ان کو تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے وہ قصیدہ یہ ہے ع

اقام علی عهد النبی و هدیه — حواریه و القول بالفعل یعدل
اقام علی منهاجه و طریقه — یو الی و لی الحق و الحق اعدل
هو الفارس المشهور و البطل الذی — یصول اذا ماکان یوم محجل
و ان امرء کانت صفیة امه — ومن اسد فی بینة لمرفل
له من رسول الله قربی قریبة — ومن نصرة الاسلام مجد مؤثل
فکم کربة ذب الزبیر بسیفه — عن المصطفی والله یعطی و یجزل
اذا کشفت عن ساقها الحرب حشها — بابیض سباق الی الموت یرفل
فما مثله فیهم ولا کان قبله — ولیس یکون الدهر مادام یذبل

"نبی کے عہد اور ان کی روش پر قائم رہے۔ ان کے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہے۔ وہ نبی کی راہ اور ان کے طریقے پر قائم رہے۔ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے۔ وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہیں۔ کہ اس دن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے۔ اور بے شک وہ وہ تھے کہ ان کی ماں صفیہ تھیں۔ اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہتے تھے۔ رسول اللہ سے ان کو بہت قریب کی رشتہ داری تھی۔ اور اسلام کی مدد کر کے انہوں نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی۔ بہت ایسے مصائب تھے جن کو مصطفیٰ ﷺ سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کے دفع کئے اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہے۔ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی۔ تو وہ تلوار لے کے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ پس ان کا مثل نہ ان میں اس وقت تھا اور نہ ان سے پہلے ہوا۔ اور نہ اب قیامت تک ہوگا"۔

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ سات آدمیوں نے اصحاب نبی ﷺ میں سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جن میں حضرت عثمان' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف' حضرت مقداد اور حضرت ابن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ

کے مال کو ان کی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے ان کے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے ان کو آواز دی اور ان کو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تم کو یاد ہے کہ ہم اور تم رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور میں بھی مسکرایا تو تم نے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق نہ چھوڑیں گے حضرت نے فرمایا وہ مذاق نہیں کرتے بلکہ تم ان سے جنگ کرو گے اور تم اس وقت ان پر ظلم کر رہے ہوں گے حضرت زبیر کو یہ حدیث یاد آ گئی اور وہ جنگ [1] سے واپس ہو گئے (اثنائے راہ میں مقام) وادی سباع میں اترے اور نماز پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور ان کو قتل کر دیا اور ان کی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہے جس

---

[1] اصل واقعہ جنگ جمل کا جس کو علمائے اہل سنت نے بتصریح صحت نقل کیا اس طرح ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت سے مدینہ منورہ میں ایک سخت فتنہ و فساد برپا ہو گیا تھا بلوائیوں کا زور حد سے گزر چکا تھا حضرت علی مرتضیٰ خلیفہ بنائے گئے تھے لیکن ہنوز ان بلوائیوں پر ان کو پورا تسلط نہ ہونے پایا تھا طلحہ اور زبیر شہادت ذی النورین پر سخت متاسف تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ بڑا ظلم ہوا بلوائیوں نے خلیفہ رسول اللہ کو بے گناہ قتل کر دیا یہ امر بلوائیوں کو ناگوار اور سخت ناگوار گزرتا تھا انہوں نے طلحہ اور زبیر کو بھی قتل کی دھمکی دی یہ دونوں وہاں سے اپنی جان بچا کر مکہ مکرمہ چلے تھے اس سال حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ حج کے لیے تشریف لے گئی تھیں اور ابھی تک مکہ میں مقیم تھیں یہ سب واقعات ان کی غیبت میں ہوئے تھے طلحہ اور زبیر نے یہ سارا قصہ حضرت صدیقہ سے بیان کیا اور مدینہ کی بے امنی اور بلوائیوں کی فتنہ انگیزی من و عن ان کو کہہ سنائی اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ امن قائم کرنے اور اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کی جائے۔

حضرت عائشہ نے پہلے تو اس جھگڑے سے اپنے آپ کو بچانا چاہا مگر بالآخر وہ بھی راضی ہو گئیں اور اس وقت یہی مصلحت معلوم ہوا کہ عرب سے باہر کسی امن کی جگہ میں قیام کیا جائے اور امیر المومنین علی مرتضیٰ کو کسی طرح وہاں سے علیحدہ کر کے اپنے گروہ میں شامل کر لیا جائے بعد اس کے بلوائیوں کی سرکوبی قرار واقعی کر دی جائے اور اس آگے بڑھنے والے فساد کا بیج مار دیا جائے چنانچہ یہ سب لوگ بصرہ چلے گئے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت ام المومنین کے ساتھ ہو گئی یہ قصہ حضرت علی مرتضیٰ سے بہت کچھ بڑھا کر اور نہایت رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا گیا مفسدوں نے اپنی شرارت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور افسوس کہ وہ کامیاب بھی ہو گئے حضرت علی مرتضیٰ کو یہ یقین ہو گیا کہ طلحہ اور زبیر نے میرے خلاف سازش کر کے مجھ سے لڑنے کے لیے بصرہ میں لشکر جمع کیا ہے اس خیال پر انہیں بھی ضروری ہوا کہ اپنی حفاظت کریں اور دشمن کی مدافعت میں کوشش کریں چنانچہ انہیں مفسدوں کے بھڑکانے سے حضرت امیر المومنین نے بصرہ کی طرف لشکر کشی کی حسنین، عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اس لشکر کشی سے راضی نہ تھے بصرہ کے قریب پہنچ کر حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت قعقاع صحابی کو ام المومنین اور طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا کہ آپ لوگ کس ارادہ سے یہاں جمع ہوئے ہیں؟ ان لوگوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم کو حضرت علی مرتضیٰ سے کچھ مخالفت نہیں ہے نہ ہم ان کی خلافت میں دست اندازی کرنا چاہتے بلکہ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ فتنہ رفع ہو جائے اور اس کی صورت ہم نے یہی سوچی ہے کہ قاتلان عثمان سے قصاص لے لیا جائے قعقاع نے کہا کہ جب تک تم علی مرتضیٰ کے ساتھ متفق نہ ہو جاؤ یہ مقصود حاصل نہیں ہو سکتا انہوں نے کہا یہ ہمیں منظور ہے قعقاع صلح کا مژدہ لے کر جناب امیر المومنین کے پاس گئے مفسدوں کی جان نکل گئی کہ یہ کیا غضب ہوتا ہے ہمارا سب کیا دھرا اس وقت برباد ہوا جاتا ہے اور امن قائم ہو جانے پر ہماری جان بچتی نظر نہیں آتی بس انہوں نے یہ تدبیر کی کہ شب کے وقت بے اطلاع امیر المومنین کے لڑائی شروع کر دی جائے اس کا جواب ام المومنین کے لشکر سے بھی دیا جائے گا اس وقت ہم امیر المومنین کو اطلاع کریں گے کہ دیکھئے اس طرف سے جنگ شروع ہو گئی اب ہم بھی لڑتے ہیں ادھر ام المومنین سمجھیں گی کہ علی کی طرف سے بدعہدی ہوئی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا کام چند روز کے لیے بن پڑا اسی ہنگامہ کا نام جنگ جمل ہے جنگ جمل کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ام المومنین اس جنگ میں جمل یعنی اونٹ پر سوار ہو کر میدان جنگ میں رونق افروز ہوئی تھیں اس جنگ میں طرفین سے تیرہ ہزار مقتول ہوئے۔ جس میں امیر المومنین کی طرف کے صرف ایک ہزار تھے طلحہ اور زبیر بھی شہید ہوئے۔

نے رسول اللہؐ سے بہت مصائب کو دفع کیا ہے پھر فرمایا کہ ابن صفیہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولی ۳۶ھ میں ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرائی مگر انہوں نے اس کو اجازت نہیں دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اسے دوزخ کی بشارت دے دو ابن جرموز نے اس وقت یہ اشعار کہے

اتیت علیا برأس الزبیر ارجو لدیہ بہ الزلفۃ

فبشر بالنار اذجئتہ فبئس البشارۃ والتحفہ

وسیان عندی قتل الزبیر وضرطۃ عنز بذی الحجفۃ

''میں علی کے پاس زبیر کا سر لے گیا۔ مجھے اس کے ذریعہ ان کے یہاں تقرب کی امید تھی۔ مگر جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے آگ کی بشارت دی۔ کیسی بُری بشارت ہے! اور کیسا بُرا تحفہ ہے! میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجحفہ میں گوزشتر دونوں برابر ہیں۔''

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوئے اور مقام سفوان میں پہنچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان میں پہنچ گئے ہیں احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوا اگر زبیر نے مسلمانوں کو یکجا کر کے باہم لڑایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہیں ابن جرموز' فضالہ بن حابس اور نفیع بن غواۃ نے جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنا یہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور ان کو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جس کا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اس نے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہیں تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو بلایا ان سب نے مل کر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور ان کو قتل کیا۔ حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوئے ۶۷ برس تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فربہی اور لاغری میں معتدل تھے داڑھی گھنی نہ تھی۔ اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ ابن جرموز نے خودکشی کر لی تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا کہ ابن صفیہ یعنی زبیر کے قاتل کو آگ کی خوشخبری دو۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے ابن جرموز اس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوئے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اس کو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بے خوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو ابو عبداللہ یعنی اپنے والد کے عوض میں قتل کروں گا (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ دونوں برابر نہیں ہیں پس یہ معجزہ ظاہر ہو گیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ میں سے ہے کیونکہ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۳۳۔ حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ

حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ۔ عیسیٰ بن یونس نے وائل بن داؤد سے انہوں نے بہی سے انہوں نے زبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن کھڑا کر کے قتل کرایا بعد اس کے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی کھڑا کر کے قتل نہ کیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابو ہالہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الزائے والخاء والراء

۱۷۳۴۔ حضرت زخیؓ عنبری

حضرت زخیؓ عنبری۔ قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں۔ نبیؐ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ عبداللہ بن ردیح بن ذؤیب بن شعثم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انہوں نے ردیح سے انہوں نے اپنے والد ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ! میں اولاد اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہوں نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہاں تک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اس میں سے ----- لے لینا چنانچہ (جب وہ مال غنیمت آیا تو) حضرت عائشہ نے میرے دادا ردیح' میرے چچا سمرہ' میرے بھتیجے زخی اور میرے ماموں زبیب کو لیا پھر نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان کے چہروں پر پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اے عائشہ! یہ لوگ اولاد اسمٰعیل سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۳۵۔ حضرت زرؓ بن حبیش

حضرت زرؓ بن حبیش بن حباشہ بن اوس اسدی۔ قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کنیت ان کی ابو مریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومطرف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے نبی ﷺ کو دیکھا نہیں تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہے بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے ۸۳ھ میں ان کی وفات ہوئی جب کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۳۶۔ حضرت زرؓ بن عبداللہ

حضرت زرؓ بن عبداللہ بن کلیب فقیمی۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور مہاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ جندیسا پور کا محاصرہ کیا تھا اور اس کو صلحاً فتح کیا تھا۔

۱۷۳۷۔ حضرت زرارہؓ بن اوفی

حضرت زرارہؓ بن اوفی نخعی۔ صحابی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

تیسری جلد ختم ہوئی

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ چہارم

مصنف

عزالدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد چہارم

۱۷۳۸-حضرت زرارہؓ بن جزی

حضرت زرارہؓ بن جزی صحابی ہیں۔ بیٹے ہیں عمرو بن عوف بن کعب بن ابی بکر عبید بن کلاب ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ محمد بن عبداللہ شیعثی نے زفر بن وثیمہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ زرارہ بن جزی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کلابی کو لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت سے میراث دلوائیں۔ مکحول نے ان سے روایت کی ہے یہ زرارہ عبدالعزیز ابن زرارہ کے والد ہیں۔ جو حضرت معاویہؓ کے زمانے میں یزید کے ہمراہ جہاد پر گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے تو حضرت معاویہؓ نے زرارہ سے کہا کہ جوان عرب شہید ہو گیا زرارہ نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! میرا لڑکا شہید ہوا یا آپ کا۔ حضرت معاویہؓ نے جواب دیا کہ تمہارا۔ ہشام کلبی نے روایت کی ہے کہ جب مروان کی بیعت ہو چکی تو ایک دن اس کا گزر زرارہ کی طرف ہوا وہ اس زمانے میں بہت بوڑھے ہو گئے تھے اپنے ایک چشمہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے مروان نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اچھا حال ہے۔ خدا نے ہم کو خوبی کے ساتھ اگایا اور خوبی کے ساتھ کاٹا یہ لوگ جہاد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محدثین جزی کی جیم کو زیر اور (ز) کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ اور اہل لغت جزء جیم کے زبر اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے جزی کو زیر کے ساتھ اور جزء: کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور عبدالغنی نے جزی کی جیم کو زبر اور (ز) کو زیر پڑھا ہے۔

۱۷۳۹-حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی

حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی۔ عمرو بن زرارہ کے والد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف رجب ۹ ھ میں قبیلہ نخع کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے مجھے دہشت میں ڈال دیا آپ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک گدھی جسے میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ سرخ سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میں نے ایک آگ دیکھی جو زمین سے نکلی میرے اور میرے لڑکے عمرو کے درمیان میں حائل ہو گئی اس آگ سے لظی لظی بصیر و اعمی "یہ آگ شعلہ زن ہے آنکھ والے اور بے آنکھ والے سب کو طلب کرتی ہے" کی آواز آ رہی تھی نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے گھر میں ایک لونڈی چھوڑی ہے جو اپنا حمل چھپاتی ہے انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایک لڑکا جنا ہے جو تمہارا بیٹا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے سرخ و سیاہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا میرے قریب) آؤ (جب یہ آپ کے پاس گئے) تو آپ نے (آہستہ سے ان کے کان میں) کہا تمہارے سفید داغ ہیں جن کو تم چھپاتے

ہو انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ کہ اس کو آپ کے سوا کسی نے نہیں جانا آپ نے کہا کہ بس یہ وہی ہے باقی رہی آگ (تو اس سے مراد یہ ہے کہ) ایک فتنہ میرے بعد پیدا ہوگا انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا لوگ اپنے امام کو مار دیں گے اور آپس میں خوب سر پھٹول کریں گے مسلمان کا خون مسلمان کے نزدیک پانی سے زیادہ شیریں ہوگا' برائی کرنے والا اپنے کو بھلائی بند کرنے والا خیال کرے گا اور تم مر جاؤ گے تو تمہارے بیٹے کو وہ آگ پہنچے گی اور اگر تمہارا بیٹا مر جائے گا تو تم کو پہنچے گی انہوں نے کہا کہ دعا کیجئے کہ مجھ کو وہ آگ نہ پہنچے پس آپ نے دعا کی۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۰- حضرت زرارہؓ' ابو عمرو

حضرت زرارہؓ' ابو عمرو۔ کنیت ان کی ابو عمرو ہے ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کے بیٹے عمرو نے ان سے روایت کی ہے حفص بن سلیمان نے خالد بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ سعید بن عمرو سے وہ عمرو بن زرارہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے آیت **ان المجرمین فی ضلال و سعر** کو **انا کل شئی خلقناہ بقدر** (القمر ۴۷ تا ۴۹) تک پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت' تقدیر الٰہی کے جھٹلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا یا اور ہیں۔

۱۷۴۱- حضرت زرارہؓ بن قیس نخعی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن عدا ابن حارث بن عوف بن جشم ابن کعب بن قیس بن سعد بن مالک بن نخع نخعی۔ طبری اور کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نخع کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے یہ لوگ دو سو تھے سب مسلمان ہو گئے ابو عمر نے ان کا حال مختصر ذکر کیا ہے' اور ابو موسیٰ نے طول دے کر بیان کیا ہے' ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی کہ ہمیں ابی بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص ابن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر ابن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد اور حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قبیلہ جرم کے ایک شخص ابو جویل نامی نے جو علقمہ کی اولاد سے ہے' خبر دی انہوں نے بنی علقمہ کے ایک مرد سے روایت کی' انہوں نے کہا کہ قبیلہ نخع کے ایک شخص جن کو زرارہ بن قیس بن حارث بن عدی کہتے تھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے یہ نصرانی تھے انہوں نے کہا' میں نے راستہ میں ایک خواب دیکھا' پس میں نبیؐ کے پاس آ کر مسلمان ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے سفر میں آپ کی طرف آتے ہوئے ایک خواب دیکھا ہے میں نے یہ دیکھا کہ وہ گدھی جس کو میں قبیلہ میں چھوڑ آیا ہوں اس نے ایک بچہ جنا ہے پھر ابو موسیٰ نے اپنی سند سے مدائنی کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ قبیلہ نخع کا وفد' زرارہ بن عمرو کی ماتحتی میں آیا اس میں دو سو آدمی تھے سب مسلمان ہو گئے۔ پھر زرارہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے رستہ میں ایک ہولناک خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ایک گدھی جس کو میں اپنے گھر میں چھوڑ آیا تھا اس نے ایک ابلق بچہ جنا اور جیسا کہ ہم زرارہ بن عمرو کے گزشتہ ذکر میں لکھ چکے ہیں

ویسا ہی بیان کیا اور نبیؐ کے دعا کرنے کے بعد اتنا اور بڑھایا ہے کہ زرارہ وفات پا گئے اور وہ آگ ان کے بیٹے عمرو بن زرارہ کو جا لگی چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت' مقام کوفہ میں توڑی' انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی ہمیں عبدالرحمٰن بن عابس نخعی نے اپنے والد سے انہوں نے زرارہ بن قیس ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا' آپ نے ان کے لیے تحریر لکھ دی اور ان کے حق میں دعائے خیر کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بہت طول کے ساتھ بیان کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ وہی زرارہ ہیں جن کا بیان زرارہ ابن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے جن کا ابوعمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خواب کا حال ذکر کیا ہے میں نے ان کو الگ الگ دو بیان صرف ابوعمر کی اقتدا سے قرار دیئے تا کہ ایک پہلو' ان لوگوں کا ذکر کیا ہے. مجھ سے نہ رہ جائے اور اس وجہ سے کہ بعض لوگ زرارہ بن قیس دیکھ کر یہ نہ گمان کر لیں کہ ہم نے ان کو ذکر ہی نہیں کیا' اسی لیے ہم نے بیان کر کے کہہ دیا کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور میرا گمان غالب ہے کہ یہ زرارہ' عمرو کے والد کے غیر ہیں جن کا بیان اس سے پہلے گزر چکا اور جن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کیونکہ وہ مجہول النسب ہیں اور اس وفد کے سردار ایک مشہور شخص' قبیلہ نخع سے ہیں ابوعمر نے اس حدیث کو زرارہ ابن عمرو کے بیان میں اور ابوموسیٰ نے زرارہ بن قیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور کلبی نے عمرو بن زرارہ کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن زرارہ' خدا کی مخلوق میں سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ سے خلع کی اور (بعد میں) حضرت علی سے بیعت کی اور ان کے والد' زرارہ' رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عابس کی حدیث روایت کی ہے اور زرارہ کا نسب بیان کیا ہے کہ زرارہ بیٹے ہیں قیس بن عمرو کے اور جس نے ان کو زرارہ بن عمرو بیان کیا ہے اس نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا اور ایسا اکثر کر دیا کرتے ہیں یا یہ کہ ان کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہو جیسا کہ دوسروں کے نسب میں واقع ہوا ہے۔

۱۷۴۲- حضرت زرارہؓ بن قیس خزرجی

حضرت زرارہؓ بن قیس بن حارث بن فہر بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۳- حضرت زرارہؓ بن کریم

حضرت زرارہؓ بن کریم بن حارث بن عمرو سہمی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ زرارہ بن کرب۔ انہوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا ہے۔ ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ان کا بیان (حارث ابن سہمی کے ذکر میں گزر چکا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی کتاب کے نسخے جہاں تک میری نگاہ سے گزرے ان میں انہوں نے کوئی جداگانہ تذکرہ زرارہ بن کریم کا نہیں لکھا انہوں نے ان کو حارث بن عمرو سہمی کے بیان میں ذکر کیا ہے وہ صرف راوی ہیں کیونکہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا یعنی حارث بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور یہ (یعنی زرارہ بن کریم) صحابی نہیں بلکہ ان کے دادا حارث صحابی تھے اور یہ قبیلہ سہم باہلہ سے ہیں اور یہ سہم عمرو بن ثعلبہ ابن غنم بن قتیبہ بن معن کے بیٹے ہیں

اورقتیبہ کی اولاد قبیلہ باہلہ میں شمار ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۴- حضرت زرعہؓ بن خلیفہ

حضرت زرعہؓ بن خلیفہ۔ محمد بن زیاد راسی نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے ان پر اسلام پیش کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور انہوں نے نبیؐ کو بحالت سفر مغرب کی نماز میں والتین اور انا انزلنا پڑھتے سنا اور محبوب بن مسعود نے ابومعذل جرجانی سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے قل ہواللہ احد اور قل یاایھا الکفرون (سورہ اخلاص، سورہ الکفرون) پڑھی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۴۵- حضرت زرعہؓ

حضرت زرعہؓ بن سیف بن ذی یزن۔ شاہ یمن تھے۔ نبیؐ نے ان کے پاس خط بھیجا تھا۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد ابن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ملوک حمیر کا خط اور قاصد رسول اللہؐ کے پاس آپ کے غزوۂ تبوک سے آنے کے وقت پہنچا۔ ان کے مسلمان ہونے کی خبر لایا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ زرعہ بن ذی یزن نے آپ کو اپنے مسلمان ہونے اور ان لوگوں کے شرک چھوڑنے کی خبر بھیجی تھی اس کے بعد انہیں نبیؐ نے یہ خط لکھ کر بھیجا:

بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد رسول الله ﷺ الى الحارث بن عبد كلال و الى نعيم بن عبد كلال والى النعمان قيل ذى رعين و معافر و الى زرعة بن ذى يزن امابعد فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو. امابعد فقد وقع بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا بالمدينة فبلغ ما ارسلتم به و انبانا باسلامكم و قتلكم المشركين و ان الله قد هداكم بهدايته ان اصلحتم و اطعتم الله و رسوله و اقتم الصلوة و آتيتم الزكوة و اعطيتم من المغانم خمس الله و سهم النبى و صفيه و ذكر الزكوة وهو كتاب طويل' وقال ان رسول الله ارسل الى زرعه بن ذى يزن: اذا اتاكم رسلى فأوصيكم بهم خيرًا: اخرجه الثلاثة

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے حارث بن کلال اور نعیم بن عبدکلال اور نعمان شاہ ذی عین اور معافر اور زرعہ بن ذی یزن کی طرف، امابعد میں تم سے اس رب کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ سرزمین روم سے ہماری واپسی کے وقت تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور مدینہ میں ہم سے ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا قاصد نے اس کو پہنچا دیا اور تمہارے اسلام قبول کرنے اور مشرکوں کو قتل کرنے سے ہم کو آگاہ کیا بیشک اللہ نے تم کو ہدایت عنایت کی ہے اگر تم اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ اور غنیمت سے پانچواں حصہ رسول کے واسطے دو اور زکوٰۃ کو بیان کیا۔ یہ بہت بڑا خط ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن ذی یزن کی طرف کہلا بھیجا کہ جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو تمہیں انکے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۶-حضرت زرعہؓ شقری

حضرت زرعہؓ شقری۔ان کا نام اصرم تھا نبیؐ نے زرعہ رکھا۔اسامہ بن اخدری نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ قبیلہ شقرہ سے ایک گروہ نبیؐ کے پاس آیا ان میں ایک مرد فربہ احرم نامی تھا اس نے ایک جبشی غلام خریدا اور کہا یا رسول اللہؐ! اس کا نام رکھ دیجئے اور میرے واسطے اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا احرم آپ نے فرمایا احرم نہیں بلکہ زرعہ۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۴۷-حضرت زرعہؓ بن ضمرہ

حضرت زرعہؓ بن ضمرہ عامری خاندان بنی عامر بن صعصعہ سے تھے ان کا ذکر لوگوں میں ہے مگر نہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور نہ ان کی رویت ثابت ہے۔ابوالاسود بن دیلی نے ان سے روایت کی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۴۸-حضرت زرعہؓ بن عامر

حضرت زرعہؓ بن عامر بن مازن بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم۔اسلمی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شروع زمانے میں رہے ہیں غزوۂ احد میں آپ کے ہمراہ شریک ہوئے اور مسلمانوں میں احد کے دن سب سے پہلے یہی شہید ہوئے یہ ابن کلبی کا کلام ہے۔

۱۷۴۹-حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی

حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی۔روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالحوشب سے انہوں نے زرعہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ موت اس کے لیے فتنوں سے بہتر ہے اور مال کی زیادتی کو دوست رکھتا ہے حالانکہ مال کی کمی بروز قیامت حساب کی کمی کا سبب ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے یعنی ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ انہوں نے اسماء بنت عمیس اور تابعین سے روایت کی ہے۔

۱۷۵۰-حضرت زرینؓ بن عبداللہ

حضرت زرینؓ بن عبداللہ فقیمی ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے یعنی ''زا'' را سے پہلے' میری کتاب میں دو جگہ ہے: ابن شاہین نے سیف بن عمر سے انہوں نے ورقا بن عبدالرحمٰن حنظلی سے' انہوں نے زرین بن عبداللہ فقیمی سے روایت کی کہ وہ بنی تمیم کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوئے' اور نبیؐ نے ان کے اور ان کی اولاد کے واسطے دعا دی۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ زرین بن عبداللہ فقیمی خاندان بنی تمیم سے' رسول اللہؐ کے پاس آئے کلثوم بن اوفی ابن زرین بن عبداللہ نے کہا ہے

جدی الذی مسح النبی جبینہ بیمینہ و انا الجواد السابق

''میرا دادا وہ ہے جس کی پیشانی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور میں بخشش میں سب سے سابق

القدم ہوں۔''

ابو موسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح رزین ہے۔

باب الزاء والعین والفاء

۱۷۵۱-حضرت زعبلؓ

حضرت زعبل۔ خطیب ابوبکر نے ان کو کتاب مؤتنف میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حارث بن عبید یعنی ابوقدامہ سے انہوں نے زعبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے رہو کیونکہ ملنے سے دوستی پیدا ہوتی ہے اور ہدیہ کینے کو دور کرتا ہے۔

ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

زعبل: زا کی زبر اور عین خالی اور با ایک نقطہ والی کے زبر اور آخری حرف لام کے ساتھ ہے۔

۱۷۵۲-حضرت زفرؓ بن اوس

حضرت زفرؓ بن اوس بن حدثان نصری۔ خاندان بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے (مگر) ان کا صحابی ہونا یا آنحضرتؐ کو دیکھنا معلوم نہیں ہوتا' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۵۳-حضرت زفرؓ بن حرثان

حضرت زفرؓ بن حرثان بن حارث بن ذکوان۔ یہ خاندان بنی کلفہ ابن عوف بن نصر بن معاویہ سے ہیں۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے اس کو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہے۔

۱۷۵۴-حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ

حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ۔ اپنے زمانے میں قبیلہ بنی اسد کے سردار تھے اور طلیحہ اسدی جب ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ اسلام میں ثابت قدم رہے۔

۱۷۵۵-حضرت زفرؓ بن یزید

حضرت زفرؓ بن یزید بن ہاشم بن حرملہ۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۱۷۵۶-حضرت زکرہؓ بن عبداللہ

حضرت زکرہؓ بن عبداللہ۔ ابوحاتم رازی اور ابوالحسن عسکری نے ان کا تذکرہ افراد میں لکھا ہے۔ اور ابوالفتح ازدی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ بقیہ بن ولید نے عمرو بن عتبہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے زیاد بن سمیہ سے روایت کی ہے کہ

انہوں نے کہا میں نے زکرہ سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے' کہ اگر میں یحییٰ بن زکریا کی قبر پہچانتا ہوتا تو میں ان کی زیارت کرتا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۷۵۷۔ حضرت زکریا ؓ بن علقمہ

حضرت زکریا ؓ بن علقمہ خزاعی۔ ابن شاہین نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے زہری سے انہوں نے عروہ سے روایت کی ہے کہ زکریا بن علقمہ خزاعی نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اعراب نجد کا ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ ؐ! کیا اسلام کا کوئی منتہی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ عرب و عجم کے جن گھر والوں کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہے گا ان میں اسلام کو داخل کرے گا۔ اس اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا پھر تم لوگ ایسے ظالم ہو جاؤ گے جیسے مقام صبا کے سانپ (صبا میں ایک قسم کے سانپ ہوتے ہیں جب کسی کو کاٹنا چاہتے ہیں تو اوپر کو اٹھتے ہیں پھر اس شخص پر گر پڑتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سانپ منہ سے زہر اگلا کرتے ہیں) کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو گے ابن شاہین نے ان کا نام تذکرہ میں اور نیز حدیث میں بہ ذیل ردیف زاء اسی طرح ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان کا نام کرز بن علقمہ ہے۔ اور یہ حدیث زہری کی روایت سے مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الزاء والمیم والنون

۱۷۵۸۔ حضرت زمل ؓ بن عمرو

حضرت زمل ؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو زمل بن ربیعہ کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ زمل بن عمرو بن عنز بن خشاف ابن خدیج بن واثلہ بن حارثہ بن ہند بن حرام بن ضنہ بن عبد بن کبیر بن عذرہ بن سعد ہدیم عذری ہیں۔ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ہشام ابن کلبی نے شرقی بن قطامی سے انہوں نے مدلج بن مقداد عذری سے' انہوں نے اپنے چچا' عمارہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' زمل نے بیان کیا کہ میں نے بت سے ایک آواز سنی' اور حدیث کو آخر تک بیان کیا جب یہ نبیؐ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی قوم کا جھنڈا عنایت کیا اور ایک خط دیا' یہ جھنڈا ان کے پاس برابر رہا یہاں تک کہ اسی جھنڈے کو لے کر معرکہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے اور مرج راہط کی جنگ میں شہید ہوئے۔ کلبی اور طبری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرام: ''حا'' اور ''را'' کے ساتھ ہے۔ وضنہ: ''ضاد'' کی زیر اور ''نون'' کے ساتھ ہے۔ خشاف: ''خاء'' اور ''شین'' دونوں کی زبر کے ساتھ ہے۔ کبیر: میں کاف کے بعد ایک نقطہ والی ''با'' ہے۔

۱۷۵۹۔ حضرت زنباع ؓ بن سلامہ

حضرت زنباع ؓ بن سلامہ جذامی روح بن زنباع کے والد ہیں۔ یہ کلام ابن مندہ اور ابو نعیم کا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ زنباع بیٹے ہیں روح بن زنباع جذامی کے۔ ان کی کنیت ابو روح ہے' ان کے بیٹے روح تھے' فلسطین میں اکثر مقیم رہتے تھے۔ ابن جریج

نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کی ہے کہ زنباع نے ایک غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ خلوت کرتے ہوئے پایا تو انہوں نے اس کا عضو تناسل کاٹ ڈالا اور ناک کاٹ لی وہ غلام رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اپنا واقعہ عرض کیا۔ نبیؐ نے زنباع سے پوچھا تم نے کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا کہ اس نے ایسی ایسی حرکت کی تھی۔ نبیؐ نے غلام سے فرمایا جا تو آزاد ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور دونوں نے ان کے نسب کو بعض نام حذف کر کے بیان کیا ہے کیونکہ زنباع بیٹے ہیں روح بن سلامہ کے اور ان کا نسب روح کے بیان میں گزر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الزاء والہاء والواؤ

۱۷۶۰۔حضرت زہرہؓ بن حویہ

حضرت زہرہؓ بن حویہ بن عبداللہ بن قتادہ بن مرثد بن معاویہ بن قطن بن مالک بن ازنم بن جشم بن حارث بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے ہجر کے بادشاہ نے ان کو بھیجا تھا انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اہل فارس کی جنگ میں حضرت سعد کے آگے والے لشکر کے یہ سردار تھے اور انہوں نے جالینوس فارسی کو جنگ قادسیہ میں مار کر اس کا اسباب لے لیا تھا۔ جس کی قیمت دس ہزار درہم تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کثیر بن شہاب نے اس کو قتل کیا تھا۔ زہرہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے ابوعمر نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قادسیہ میں نہیں شہید ہوئے بلکہ یہ بہت دنوں زندہ رہے۔ شبیب ابن یزید خارجی نے ان کو بازار حکمہ میں حجاج کے عہد میں شہید کیا یہ سیف اور طبری اور کلبی اور ابن حبیب اور دار قطنی وغیرہم کا قول ہے حویہ: حاء کی زبر اور واؤ کی زیر کے ساتھ ہے۔ ابن اسحٰق نے (ان کے والد کا نام جویہ بضم جیم وفتح واؤ بیان کیا ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے سیف کا قول صحیح ہے۔

۱۷۶۱۔حضرت زہیرؓ بن اقمر

حضرت زہیرؓ بن اقمر۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم کے سبب سے بہت سی تاریکیاں ہوں گی ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ زہیر تابعی ہیں۔ اور یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے۔

۱۷۶۲۔حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ مولفۃ القلوب میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابوعمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے اور میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ زہیر بن ابی امیہ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے: زہیر بن عبداللہ بن ابی امیہ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اسرائیل سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں

نے مجاہد سے انہوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عثمان اور زہیر بن ابی امیہ مجھے لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کے پاس گیا۔ عثمان اور زہیر میری تعریف کرنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ میں ان کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں (سائب سے مخاطب ہو کر) کیا تم جاہلیت میں میرے شریک نہ تھے سائب نے کہا ہاں۔ میرے والدین آپ پر قربان ہوں۔ آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی اختلاف کرتے تھے' نہ جھگڑا کرتے تھے' لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ام سلمہ کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں۔ پس اگر یہ وہی ہیں تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہوئے اور ان کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہیں اور انہوں نے عہد نامہ کے نقض میں جس کو قریش اور بنی مطلب نے لکھا تھا بہت بڑی کوشش کی تھی جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(قریش نے شروع شروع میں ایک عہد نامہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین اور حمایت کرنے والوں کے ہاتھ خرید و فروخت موقوف کر دی جائے اور ان کے پاس بیٹھنا' اٹھنا بالکل ترک کر دیا جائے۔ اس عہد نامہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر شعب ابی طالب میں چلے گئے تھے پھر جب یہ عہد نامہ ٹوٹا تو آپ مکہ میں واپس تشریف لائے)۔

۱۷۶۳۔ حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ

حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ۔ سائب بن یزید نے' ان سے روایت کی ہے کہ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے' انہوں نے مجاہد سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عثمان بن عفان اور زہیر بن ابی امیہ آئے۔ رسول اللہؐ سے اجازت طلب کی اور دونوں نے سائب کی تعریف کی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں' پھر آخر حدیث تک بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں انہوں نے دونوں تذکروں میں ایک ہی نسب اور ایک ہی سند اور ایک ہی حدیث بیان کی پس میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے انہوں نے دو تذکرے قائم کیے اگر کسی بات میں کچھ بھی اختلاف ہوتا تو البتہ ابن مندہ کے لیے عذر ہو سکتا تھا۔ واللہ اعلم

۱۷۶۴۔ حضرت زہیرؓ انماری

حضرت زہیرؓ انماری۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ زہیر شامی کے والد ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے دعا کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ خالد بن معدان نے ان سے روایت کی ہے' ابو عمر نے اس کو مختصر بیان کیا ہے۔

۱۷۶۵۔ حضرت زہیرؓ ثقفی

حضرت زہیرؓ ثقفی۔ عبدالملک بن ابراہیم بن زہیر ثقفی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا کہ جب تم نام رکھو تو عبد کے ساتھ رکھو' ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۶۶-حضرت زہیرؓ بن ابی جبل

حضرت زہیرؓ بن ابی جبل۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے محمد بن زہیر بن ابی جبل شنوی خاندان از دشنوہ سے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابوعلی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمید نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن اسحٰق بن بہلول نے خبر دی' وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابن مبارک نے خبر دی' انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے زہیر بن ابوجبل سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دریا میں طوفان کے وقت سفر کرے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے اور جو شخص چھت پر سوئے جس پر کوئی آڑ نہیں اور مر جائے اس کے لیے افسوس نہ کیا جائے ہشام دستوائی نے اس کو ابوعمران سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ تھے انہوں نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا' جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی تو انہوں نے ایسا ہی فرمایا اور غندر نے اس کو شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا محمد بن زہیر بن ابوجبل' ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ زہیر بن عبداللہ بن ابوجبل۔

۱۷۶۷-حضرت زہیرؓ بن خطامہ

حضرت زہیرؓ بن خطامہ کنانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے' مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ ان کے لیے ان کی چراگاہ کو مخصوص کر دیں۔ ان کے بھائی' اسود کے بیان میں ان کا ذکر گزر چکا' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۶۸-حضرت زہیرؓ بن خیثمہ

حضرت زہیرؓ بن خیثمہ بن ابوحمران۔ یہ زہیر بن معاویہ کوفی کے دادا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس شب کو آئے جس میں آپ کی وفات ہوئی پس یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فروکش ہوئے ابواحمد عسکری نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۷۶۹-حضرت زہیرؓ بن صرد

حضرت زہیرؓ بن صرد۔ کنیت ان کی ابوصرد ہے یا ابوجرول جشمی ہیں۔ سعدی ہیں۔ خاندان بنی سعد بن بکر سے۔ ملک شام میں رہتے تھے۔ اپنی قوم ہوازن کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے بعد اس کے کہ آپ جنگ حنین سے فراغت کر چکے تھے اور آپ مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کے قیدیوں میں سے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر رہے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے' مجھ سے عمرو بن شعیب نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں تھے جب آپ کو قبیلہ ہوازن کے مال اور قیدی غنیمت میں ملے تو مقام جعرانہ میں ان کا وفد آپ کے پاس پہنچا۔ یہ

لوگ مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے کہا ہم آپ کے قرابت دار اور آپ کے کنبہ کے ہیں آپ ہم پر احسان کیجئے اللہ آپ پر احسان کرے اور اس کے ساتھ ہی ان کے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمارے خاندان سے جن عورتوں کو قید کیا ہے وہ آپ کی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں اور آپ کی انائیں ہیں جنہوں نے آپ کی کفالت کی تھی اور اگر ہم یعنی ہمارے قبیلے کی عورتیں حارث بن ابی شمر اور نعمان بن منذر کو دودھ پلاتے پھر ان میں سے کسی کو ہم پر ایسا قابو ملتا جیسا آپ کو ملا ہے تو ضرور ہم اس کی مہربانی اور احسان کی امید رکھتے اور آپ تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں جن کی کفالت کی جائے اور ان سے امید نفع کی رکھی جائے پھر انہوں نے اپنے کہے ہوئے چند شعر آپ کو پڑھ کر سنائے جو درج ذیل ہیں ۔

امنن علینا رسول الله فی کرم	فانک المرء نرجوه و ندخر
آمن علی بیضة اعتافها قدر	ممزق شملها فی دهرها غیر
وبقت لنا الحرب تهتهانا علی حزن	علی قلوبهم الغماء و الغمر
ان لم تدار کها نعماء تنشرها	یا ارجح الناس حلما حین یختبر
امنن علی نسوة قد کنت ترضعها	اذفوک یملوه من محضهاؤرر
اذکنت طفلا صغیر اکنت ترضعها	وازیزینک ما تأتی وماتذر
لاتجعلنا کمن شالت نعامته	واستبق منافانا معشر زهر
انا لنشکر الاء و ان کفرت	وعندنا بعد هذا الیوم مدخر

”اے اللہ کے رسول ہم پر منجملہ اپنے کرم کے احسان کیجئے کیونکہ آپ ایسے آدمی ہیں کہ ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں اور آپ کو اپنے لیے ذخیرہ آخرت سمجھتے ہیں۔ ایسی بے کس جماعت پر احسان کیجئے جس کو قضا وقدر نے بیدست و پا کر دیا ہے ان کی جماعت متفرق ہو گئی ہے اور ان کی مصیبت کے زمانے میں ہر وقت ترقی ہو رہی ہے۔ ہمارے لیے لڑائی نے دردناک آوازیں رونے کی بنیاد ڈال دی ہے۔ اور ہمارے قبیلے والوں کے دل، غم ورنج میں دب گئے ہیں۔ اگر آپ کے احسانات ان کی دستگیری نہ کریں گے۔ اے بوقت امتحان سب لوگوں سے زیادہ بردبار (ہم ہلاک ہو جائیں گے ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا آپ نے دودھ پیا ہے۔ جب آپ کا منہ ان کے پستان سے دودھ بھر کر لیتا تھا۔ جب آپ کم سن بچے تھے ان کا دودھ پیتے تھے۔ اور جب آپ کو ہر بات زیب دیتی تھی جو آپ کرتے تھے وہ بھی جو آپ نہ کرتے تھے وہ بھی۔ ہم کو ان لوگوں کے مثل نہ کیجئے جن کے کنویں کا سر بند اٹھایا گیا تھا (یعنی انہوں نے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کو اپنے کنویں کا دہانہ کھول دیا تھا مگر خود ہی اس میں گر گئے)۔ اور ہم پر رحم کیجئے کیونکہ ہم خاندانی لوگ ہیں۔ ہم نعمت کی شکر گزاری کریں گے چاہے اور کوئی نہ کرے۔ اور ہم بعد آج کے دن کے برابر احسان مانتے رہیں گے۔“

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم کو اپنے اہل وعیال زیادہ محبوب ہیں یا مال و دولت۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ! آپ نے ہم کو ہمارے اہل وعیال اور مال میں اختیار دیا ہے پس ہمارے اہل وعیال ہم کو زیادہ پیارے ہیں۔ رسول اللہ نے

فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد سے حصہ میں آئے ہوں وہ تمہارے ہیں اور جب میں لوگوں کو نماز پڑھاؤں تم کھڑے ہو کر کہو ہم اپنے بال بچوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کا شفیع اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع کرتے ہیں۔ میں اس وقت تم کو خود بھی دوں گا دوسروں سے بھی تمہارے اہل وعیال مانگ دوں گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ یہ لوگ کھڑے ہوئے اور جو کچھ رسول اللہؐ نے ان سے کہا تھا ان لوگوں نے کہا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو کچھ میرے اور عبدالمطلب کی اولاد کے حصہ میں آئے ہیں وہ تمہارے لیے ہیں۔ مہاجرین نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہؐ کے لیے ہیں۔ انصار نے کہا جو کچھ ہمارے حصہ میں آئے ہوں وہ رسول اللہ کیلئے ہیں۔ اقرع بن حابس نے کہا لیکن جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے حصہ میں آئے ہیں وہ نہیں اور عباس بن مرداس سلمی نے کہا کہ میں اور بنو سلیم نہیں دیتے ہیں۔ بنو سلیم نے کہا کہ ہاں جو کچھ ہمارے حصہ میں ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور عیینہ بن حصن میں جس نے کہا کہ لیکن میں اور بنو فزارہ نہیں دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص اپنا حق چھوڑنا نہ چاہتا ہو اس کو آئندہ پہلی غنیمت میں سے ہر ہر آدمی کے عوض چھ چھ حصہ میں ملیں گے پس سبھوں نے لڑکوں اور عورتوں کو واپس کر دیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۰- حضرت زہیرؓ بن عاصم

حضرت زہیرؓ بن عاصم بن حصین۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے' ان کا ذکر حصین بن مشمت کی حدیث میں ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۷۱- حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن ابو جبل' ان کا ذکر زہیر بن ابی جبل کے بیان میں گزر چکا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۲- حضرت زہیرؓ بن عبداللہ

حضرت زہیرؓ بن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ تیمی۔ کنیت ان کی ابوملیکہ ہے۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک مرد کے ہاتھ میں کاٹ کھایا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) کاٹنے والے کا دانت گر گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس (کے قصاص) کو باطل کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۳- حضرت زہیرؓ بن عثمان

حضرت زہیرؓ بن عثمان ثقفی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مثنی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں

عفان نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک اعور آدمی سے (قتادہ نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام زہیر بن عثمان نہ ہو تو میں نہیں جانتا کہ اس کا کیا نام ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن سنت ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے۔ اور تیسرے دن دکھاوا اور نمود ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں۔ ابن مندہ نے اس بیان میں ہشام دستوائی کی حدیث ابوعمران جونی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم فارس میں تھے اور ہمارے سردار زہیر بن عبداللہ نے ایک آدمی کو چھت پر لیٹے دیکھا جس کے گرد کوئی چیز نہ تھی۔ پس مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مکان کی چھت پر لیٹے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پیر کو روک لے تو اس سے ذمہ خدا بری ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس کو زہیر بن جبل کے نام میں ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے زہیر ثقفی کو بغیر نسب کے بیان کیا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ آیا وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں یا دو الگ الگ۔ واللہ اعلم

۱۷۷۴۔ حضرت زہیرؓ بن عجوہ

حضرت زہیرؓ بن عجوہ۔ اور بعض لوگوں نے زہیر معروف بعجوہ بیان کیا ہے۔ جنگ حنین میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کو ان کے بھائی خراس سلمی کے تذکرے میں ضمناً بیان کیا ہے۔ میں نے اس کو اشیری کے خط سے نقل کیا ہے۔

۱۷۷۵۔ حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی

حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی۔ اور بعض لوگوں نے ان کو نخعی اور بعض نے زہیر بن ابی علقمہ کہا ہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا تھا، ایاد بن لقیط نے ان سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو لے کر آئی جو مر گیا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو لڑکے مر چکے ہیں آپ نے فرمایا تو نے آگ سے (بچاؤ کے لیے) بہت مضبوط سپر ڈھال بنالی۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زہیر بن علقمہ صحابی نہیں ہیں۔ امام بخاری کے سوا اوروں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے، تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو زہیر بن علقمہ کہا ہے اور بعض نے ان کو زہیر بن طہفہ کندی بیان کیا ہے اور دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۷۶۔ حضرت زہیرؓ بن علقمہ

حضرت زہیرؓ بن علقمہ اور بعض لوگوں نے کہا ہے ابن ابی علقمہ۔ طبری نے ان کو ثقفی اور ابونعیم نے بجلی بتایا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کو نقل کیا ہے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب ابن حسن نے خبر دی، نیز ابوموسیٰ نے کہا، اور ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی، ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے، ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی انہوں نے کہا، ہمیں عمرو بن حفص سودسی نے خبر دی وہ کہتے تھے، ہمیں عاصم ابن علی نے خبر دی، نیز ابوالقاسم نے کہا اور ہم سے محمد بن علی صائغ نے بیان کیا، وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن

منصور نے خبر دی' نیز ابوالقاسم نے کہا کہ حسین حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن حمید نے خبر دی ان سب لوگوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن لقیط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ایاد نے خبر دی انہوں نے زہیر بن علقمہ سے روایت کی انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت اپنے لڑکے کی بابت جو مر گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ لوگوں نے اس کے آنے کو ناپسند کیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اس کے سوا میرے دو لڑکے مر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے آگ سے بچنے کے لیے مضبوط سپر ڈھال بنالی۔ حسین کی روایت میں زہیر بن ابی علقمہ ہے ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابن مندہ نے ان کو اور اس حدیث کو بھی جس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ذکر کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ ابوموسیٰ نے اس کے سوا کچھ نہیں بڑھایا کہ طبرانی سے مروی ہے کہ وہ ثقفی ہیں۔ حدیث اور اسناد بتا رہے ہیں کہ دونوں ایک ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۷۷۷- حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ

حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ ضبعی۔ کوفہ میں اقامت کی۔ خلاد بن یحییٰ نے سفیان سے' انہوں نے اسلم منقری سے' انہوں نے زہیر بن ابی علقمہ سے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک بدہیئت آدمی کو دیکھا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے اس نے کہا ہاں ہر قسم کا مال ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا اثر تجھ پر نمایاں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اچھے اثر کو پسند کرتا ہے اور بدہیئت رہنے اور بدہیئت بننے کو ناپسند کرتا ہے۔ علی بن قادم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ان کا نام زہیر ضبابی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۸- حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی

حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی۔ ان کا شمار اہل رملہ میں ہے۔ ابوشعیب یعنی ابان ابن سری نے سلیمان بن جعد سے' جو قبیلہ فرع کے غلام تھے' روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا' مجھ سے تمہارے والد' سری بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اور وہ فارعہ کے وصی تھے کہ فارعہ بنت عبدالرحمٰن بن منذر بن زہیر اپنے والد سے' وہ ان کے دادا' زہیر سے روایت کیا کرتی تھیں اور یہ (زہیر) نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور زہیر کی بہن کبشہ' حضرت معاویہ کے عقد میں تھیں۔ مگر میرے نزدیک فارعہ نے اتنا ہی بیان کیا ہے کہ ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (دادا کا نام زہیر نہیں بتایا) واللہ اعلم۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۷۹- حضرت زہیرؓ بن عمرو

حضرت زہیرؓ بن عمرو ہلالی۔ خاندان ہلال بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ باہلی ہیں اور بعض ان کو نصری کہتے ہیں' خاندان بنی نصر بن معاویہ سے' بصرہ میں رہتے تھے۔ ابوعثمان نہدی نے ان سے روایت کی ہے۔ سلیمان بن تیمی نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے' انہوں نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء:۲۱۴) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ ایک پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر چڑھے اور آپ نے آواز دی' اے بنو عبد مناف! میں ڈرانے والا ہوں میری تمہاری مثل اس شخص کی سی ہے جو اپنے

اہل کی نگرانی کر رہا ہو اور دشمن کو دیکھ کر ہوشیار کرنے چلا ہو لیکن اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے' پکار اٹھے کہ اے قوم! دشمن ڈاکہ مارنے آ گیا اسی طرح حماد بن مسعدہ نے سلیمان تیمی سے' انہوں نے ابوعثمان سے' انہوں نے عامر بن مالک سے روایت کیا ہے اور ان کے سوا معتمر بن سلیمان وغیرہ نے ان کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے عامر بن مالک کو سند میں نہیں ذکر کیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۰۔ حضرت زہیرؓ بن عیاض

حضرت زہیرؓ بن عیاض۔ فہری خاندان بنی حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ سے ہیں۔ قریشی ہیں' فہری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں بکر بن سہل نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں عبدالغنی بن سعید نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی' انہوں نے عطاء سے' انہوں نے ابن عباس سے روایت کی' کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مقیس ابن ضبابہ کے ہمراہ' زہیر بن عیاض فہری مہاجر بدری احدی کو بنی نجار کی طرف بھیجا' بنی نجار نے مقیس کے بھائی کی دیت مقیس کے پاس جمع کر دی۔ جب مقیس کو دیت مل گئی تو اس نے زہیر بن عیاض پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر کے مرتد ہو گیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۱۔ حضرت زہیرؓ بن غزیہ

حضرت زہیرؓ بن غزیہ بن عمرو بن عتر بن معاذ بن عمرو بن حارث بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ صحابی ہیں۔ دار قطنی نے ان کو عتر کے نام میں اور طبری نے زہیر بن غزیہ کے نام میں لکھا ہے' ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

عتر: خالی عین کی زیر اور اوپر دو نقطے والی تاء کے سکون سے ہے۔ وغزیہ: نقطہ والی غین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۷۸۲۔ حضرت زہیرؓ بن قرضم

حضرت زہیرؓ بن قرضم بن جعیل۔ مہری خاندان' مہرہ بن حیدان سے تھے جو قضاعہ کا ایک بطن ہے۔ نبی ﷺ کے پاس آئے تھے چونکہ بہت مسافت طے کر کے آئے تھے' اس سبب سے آپ ان کی بزرگی کیا کرتے تھے۔ طبری نے ان کو زہیر بن قرضم بیان کیا ہے اور محمد بن حبیب نے کہا ہے' کہ ان کا نام ذہبن بن قرضم بن جعیل ہے اور دار قطنی نے کہا ہے "ذہبن ذال معجمہ اور ایک نقطہ والی باء اور نون کے ساتھ ہے۔ ذہبن میں ان کا بیان گزر چکا واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۳۔ حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی

حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی۔ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ یہ زاہر بن قیس بن زہیر بن قیس کے دادا ہیں۔ زاہر' ہشام بن عبدالملک کی طرف سے مقام برقہ کے حاکم تھے اور برقہ ہی میں ان کی قبر ہے۔

۱۷۸۴-حضرت زہیرؓ بن مخشی

حضرت زہیرؓ بن مخشی اسماعیل بن ابی خالد اودی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر ابن مخشی رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے اور وہ صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۵-حضرت زہیرؓ بن معاویہ

حضرت زہیرؓ بن معاویہ جشمی۔ ان کی کنیت ابواسامہ ہے۔ غزوۂ خندق میں شریک تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

۱۷۸۶-حضرت زہیرؓ نمیری

حضرت زہیرؓ نمیری۔ ابن ابوعلی نے اس کو بیان کیا ہے حالانکہ ان کی کنیت ابوزہیر ہے صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے ان کا حال کنیت کے باب میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۸۷-حضرت زوبعہؓ جنی

حضرت زوبعہؓ جنی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے محض دارقطنی کا اتباع کر کے ان کو بیان کیا ہے کہ انہوں نے خماسیات میں سجح جنی کی روایت کو ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے زربن حبیش کی حدیث ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت جن آئے جب انہوں نے قرآن سنا۔ کہا چپ ہو جاؤ۔ یہ لوگ سات تھے انہی میں ایک زوبعہ بھی ہیں۔ اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ اہل کے کسی تذکرے کو نہ چھوڑیں گے تو اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

باب الزاء والیاء

۱۷۸۸-حضرت زیاد اخرشؓ

حضرت زیاد اخرشؓ۔ بعض لوگوں نے زیاد بن اخرش بن عمرو جہنی بیان کیا ہے اور بعض نے زیاد و بن عمرو جہنی لکھا ہے۔ یہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ان کے حلیف زیاد بن عمرو جہنی بھی تھے۔ فاروق خطابی نے اپنی سند سے بروایت ابن شہاب بیان کیا ہے کہ ان کا نام زیاد بن اخرس بن عمرو ہے۔ ابونعیم و ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۸۹-حضرت زیادؓ ابوالاغر

حضرت زیادؓ ابوالاغر۔ ابوانمر نہشلی بصرہ میں رہتے تھے ان کے پوتے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا اونٹ غلہ سے لدا ہوا پہنچا تو نبی ﷺ نے ان سے ملاقات کی------

الی آخرہ ہم اس کو زیاد نہشلی کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۰-حضرت زیادؓ بن جاریہ

حضرت زیادؓ بن جاریہ تیمی۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی انہوں نے کہا احمد بن عبود یعنی ابوجعفر ثقہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مدرک بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حلبس نے خبر دی انہوں نے کہا ہم حضرت ام درداء کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں زیاد بن جاریہ ہمارے پاس آئے تو حضرت ام درداءؓ نے ان سے کہا کہ تمہاری روایت نبیؐ سے سوال کے متعلق کس طرح ہے۔ابن ابی عاصم نے اسی قدر بیان کیا ہے اس کا تتمہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ سوال کرے تو وہ دوزخ کے انگارے جمع کر رہا ہے۔اصحاب نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ بقدر ضرورت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو صبح و شام کو کافی ہو۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۱-حضرت زیادؓ بن جلاس

حضرت زیادؓ بن جلاس۔ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے یہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے ہم کو پکڑا اور رسیوں میں باندھا---- آخر حدیث تک۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۷۹۲-حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ناتل بن زیاد بن جہور نے کہا کہ مجھ سے میرے والد زیاد بن جہور نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا خط میرے پاس آیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

ناتل: میں الف کے بعد اوپر دو نقطے والی تاء ہے۔

۱۷۹۳-حضرت زیادؓ بن حارث

حضرت زیادؓ بن حارث۔صدائی۔صداء، یمن کا ایک قبیلہ ہے یہ زیاد مصر میں، فروکش تھے۔بنی حارث بن کعب بن مذحج کے حلیف تھے انہوں نے نبیؐ سے بیعت کی اور آپ کے سامنے اذان دی۔نبیؐ نے ان کی قوم صداء کی طرف ایک لشکر روانہ کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس لشکر کو آپ واپس کر لیجئے میں اپنی قوم کے اسلام کا ذمہ لیتا ہوں۔لشکر واپس ہوا اور ان کو دعوت اسلام کا خط لکھا گیا پس ان کا وفد مسلمان ہونے کی خبر لے کر آیا۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے برادر صداء! تمہاری قوم تمہاری بہت ہی مطیع ہے انہوں نے جواب دیا (یہ بات نہیں ہے) بلکہ اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے۔انہوں نے کہا مجھ کو آپ ان کا سردار کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن ایمان دار کے لیے سرداری میں کوئی خوبی نہیں۔پس انہوں نے اس کا خیال چھوڑ دیا۔ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور بہت لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ اور یعلی نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے

زیاد بن حارث صدائی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے نماز فجر کی اذان کا حکم دیا۔ میں نے اذان دی' حضرت بلال نے اقامت کہنی چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' صداء نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۴۔ حضرت زیادؓ بن حذرہ

حضرت زیادؓ بن حذرہ بن عمرو بن عدی۔ یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی ان کے بیٹے تمیم بن زیاد نے ان سے روایت کی ہے۔ جمیع بن ثمل بن زیاد بن حذرہ بن عمرو بن عدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے اصحاب ہم کو دعوت اسلام دیتے تھے اور ہم ان سے بھاگتے تھے مگر انہوں نے ہم کو پالیا اور ہم کو پکڑ کر بلعنبر کے قیدیوں کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس لے آئے پس ہم مسلمان ہو گئے' آپ نے ہم سب کو دعا دی اور پھر خاص کر میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مرے لیے دعا کی' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوعمر نے حذرہ کو حاء دال مہملہ اور ذال معجمہ کے ساتھ لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے خدرہ خاء معجمہ سے یا خدرہ حاء مہملہ اور دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۷۹۵۔ حضرت زیادؓ بن حنظلہ

حضرت زیادؓ بن حنظلہ تمیمی۔ انہیں کو رسول اللہؐ نے قیس بن عاصم اور زبرقان بن بدر کی طرف روانہ کیا تھا تا کہ مسیلمہ اور طلیحہ اور اسود کے مقابلہ میں' وہ دونوں اعانت کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور ان کے تمام مشاہد میں ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی روایت سے کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۱۷۹۶۔ حضرت زیادؓ بن سبرہ

حضرت زیادؓ بن سبرہ یعمری۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابوعاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد یعنی ابوجعفر مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن عرو نے خبر دی' انہوں نے عیسیٰ بن یزید کنانی سے' انہوں نے عبدالملک سے' انہوں نے حذیفہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد ابن سبرہ یعمری نے بیان کیا کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ آیا' یہاں تک کہ آپ قبیلہ جہنیہ اور اشجع کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان سے کچھ مزاح کی باتیں کیں اور ان کے ساتھ ہنسنے لگے' میں غمگین ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! اشجع اور جہینہ سے آپ ہنستے ہیں اس پر آپ غصہ ہوئے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر میرے کندھوں (مونڈھوں) پر مارے' پھر کہا کہ آگاہ رہو یقیناً یہ لوگ بنی فزارہ اور بنی شرید سے بہتر ہیں اور تیری قوم سے جنہوں نے اللہ عزوجل سے استغفار کیا' پس جب ارتدات کا زمانہ آیا تو اس وقت وہ سب قبیلہ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور اشجع کو فضیلت دی تھی' مرتد ہو گئے اور مجھے بھی ڈر لگا تھا کہ میری قوم نہ مرتد ہو جائے' پس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی' آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ سے استغفار کیا ہے۔ یہ ابی نعیم کی روایت کے الفاظ ہیں'۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۷- حضرت زیادؓ (مولیٰ سعد)

حضرت زیادؓ۔ غلام سعد۔ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے واقدی نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حلیس بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے انہوں نے زیاد بن غلام سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی محسر میں تیز دوڑتے دیکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۷۹۸- حضرت زیادؓ بن سعد سلمی

حضرت زیادؓ بن سعد سلمی۔ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن قانع نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے زیاد بن سعد سلمی سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں موجود تھا۔ اس طرح ابن قانع نے ان کو صحابہ میں قرار دیا ہے مگر ان کے باپ و دادا کا صحابی ہونا مشہور ہے۔ اشیری اندلسی نے اس کو بیان کیا ہے۔

۱۷۹۹- حضرت زیادؓ بن سکن

حضرت زیادؓ بن سکن بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ یہ امرء القیس میں سعد بن معاذ بن معاذ کے ساتھ مل جاتے ہیں یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوالقاسم اسعد ابن یحییٰ بن اسعد بوش ازجی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابوالحسین بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابویوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار مصیصی نے خبر دی' وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعثمان' سعید بن رحمہ' بن نعیم اصحی' نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے' ابن مبارک کو سنا' وہ محمد بن اسحٰق سے' وہ حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے' وہ محمود بن عمرو بن یزید بن سکن' سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ پر احد کے دن جب لڑائی سخت ہوگئی اور دشمنوں نے آپ کی طرف راستہ پالیا اور آپ سے قریب ہوگئے تب مصعب بن عمیر نے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے اور ابودجانہ' سماک بن خرشنہ بہت زخمی ہوگئے اور رسول اللہؐ کے چہرۂ مبارک کو صدمہ پہنچا اور آپ کے آگے کے چار دانت شہید ہوگئے اور آپ کا لب مبارک زخمی ہوا اور رخساروں پر گزند پہنچا اور خود رسول اللہ ﷺ دوزرہیں پہنے ہوئے مدد کر رہے تھے آپ نے فرمایا کون شخص اپنی جان ہمارے واسطے فروخت کرے گا؟

پانچ انصاریوں کی ایک جماعت کود پڑی۔ ان میں زیاد بن سکن بھی تھے' انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ آخر میں زیاد بن سکن رہ گئے' یہ بھی زخموں سے چور ہو کر گر گئے پھر مسلمانوں نے کود کر ان کی طرف سے مقابلہ کیا اور دشمنوں کو ان سے ہٹا دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھ سے نزدیک ہو جاؤ۔ یہ زخموں سے گر گئے تھے آپ نے ان کے لیے اپنے قدموں کا تکیہ لگا دیا یہاں تک کہ آپ ہی کے قدموں پر ان کی روح پرواز کر گئی۔ طبری نے اس کو محمد بن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید ابن سکنؓ سے روایت کی انہوں نے کہا زیاد بن سکن پانچ

انصاریوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن زیاد بن سکن جیسا کہ ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حصین سے انہوں نے محمود سے روایت کی کہ زیاد بن سکن۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۰۔ حضرت زیادؓ بن سمیہ

حضرت زیادؓ بن سمیہ۔ سمیہ ان کی ماں ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ زیاد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ یہی زیاد بن ابیہ اور زیاد بن سمیہ کر کے مشہور ہیں۔ انہی کو معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے خاندان میں ملالیا تھا۔ حضرت معاویہ کے ملانے سے پہلے لوگ ان کو زیاد بن عبید ثقفی کہا کرتے تھے ان کی ماں سمیہ حارث بن کلدہ کی لونڈی تھیں یہ ابوبکرہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے ان کی پیدائش ایک روایت میں ہجرت کے سال اور ایک روایت میں ہجرت سے پہلے اور ایک روایت میں غزوۂ بدر کے دن ہوئی۔ نہ یہ صحابی ہیں' اور نہ ان سے کوئی حدیث مروی ہے' یہ بڑے زیرک و فصیح و بلیغ تھے۔ انہوں نے اپنے والد عبید کو ایک ہزار درہم سے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمر نے ان کو بصرہ کے بعض علاقوں کا عامل مقرر کیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوموسیٰ نے ان کو اپنی جگہ پر مقرر کر دیا تھا یہ ان کے منشی تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی ابوبکرہ اور نافع اور شبل بن معبد کے ساتھ مغیرہ ابن شعبہ کے خلاف گواہی دی تھی ان لوگوں کی گواہی سے قطع نہیں کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور گواہوں پر حد جاری کی اور ان کو معزول کر دیا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان کو آگاہ کر دیجئے کہ آپ نے مجھے کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے تم کو کسی رسوائی کی وجہ سے نہیں معزول کیا بلکہ میں نے اس امر کو ناپسند کیا کہ تمہاری زیادہ عقل کا بار لوگوں پر ڈالوں (کیونکہ جب آدمی زیادہ عقلمند ہوتا ہے تو آئندہ ہر ایک پیش آنے والی بات کا پہلے سے توڑ جوڑ لگاتا ہے جس سے رعایا کو اطمینان نہیں حاصل رہتا) پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئے انہوں نے انکو بلاد فارس کا سردار بنا دیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی مصالحت تک انہی کی طرف رہے پھر معاویہ نے ان کو اپنے میں ملالیا اور ابوسفیان کی طرف سے ان کو اپنا بھائی کر لیا اس ملانے کی یہ وجہ ہوئی کہ زیاد حضرت عمرؓ کے زمانے میں فتح کی خوشخبری لے کر آئے حضرت عمر نے زیاد کو حکم دیا انہوں نے لوگوں کے سامنے خوبی سے بیان کیا اس پر عمرو بن عاص نے کہا اگر یہ جوان قریشی ہوتا تو تمام عرب پر اچھی طرح حکومت کرتا ابوسفیان نے کہا میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جس نے اس کا تخم اس کی ماں کے پیٹ میں ڈالا ہے۔ علی بن ابی طالب نے پوچھا اے سفیان وہ کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا وہ میں ہی ہوں۔

حضرت علی نے کہا خاموش ہورہو کیونکہ اگر عمر اس کو سنیں گے تو تمہارے ساتھ تیزی کریں گے۔ اور جب زیاد حضرت علی کی طرف سے بلاد فارس کے وارث ہوئے تب حضرت معاویہ نے زیاد کو ایک خط لکھا جس میں اسی کی طرف اشارہ تھا اور اطاعت نہ کرنے پر دھمکی دی گئی تھی زیاد نے اس خط کو حضرت علی کے پاس روانہ کر دیا اور لوگوں سے بیان کیا کہ مجھے جگر کھانے والے لڑکے سے تعجب ہوتا ہے کہ وہ مجھے دھمکا رہا ہے۔ حالانکہ میرے اور اس کے درمیان میں رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کے ساتھ موجود ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زیاد کے خط پر مطلع ہوئے زیاد کو لکھا کہ میں نے تم کو

جس امر کا والی بنایا ہے میرے نزدیک تم اس کے اہل ہو اور جو کچھ تم چاہتے ہو بغیر صبر و یقین کے نہیں پا سکتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابوسفیان سے ایک بے سوچے بات نکل گئی تھی جس سے تم میراث ونسب کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ معاویہ آدمی کے آگے پیچھے (یعنی موافقانہ و مخالفانہ دونوں طرح سے پیش) آتے ہیں پس ان سے ہوشیار رہو والسلام۔

جب زیاد نے خط پڑھا کہا بخدا ابوالحسن نے میرے موافق شہادت دی۔ جب حضرت شہید ہو گئے اور زیاد فارس میں رہ گئے تو حضرت معاویہ کو زیاد کا خوف ہوا انہوں نے فوراً ان کو ملا لیا اس کا بیان بہت لمبا ہے ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ ۴۴ھ میں ہوا ہم نے اس کو تاریخ کامل میں پورا بیان کیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا' مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ بھی انہی کی ماتحتی میں کر دیا۔ یہ مرنے تک برابر اس کی حکومت پر رہے۔ ۵۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بڑے منتظم اور آئین حکومت سے بخوبی واقف تھے۔ بعض لوگوں سے سوال کیا گیا کہ زیاد و حجاج میں کون زیادہ منتظم تھا انہوں نے جواب دیا کہ زیاد فتنوں اور اختلاف کے بعد عراق کا سردار ہوا' اس نے عراق ہی کے آدمیوں سے عراق کا انتظام کیا اور عراق سے خراج لے کر شام کو روانہ کیا اور لوگوں پر ایسی حکومت کی کہ دو آدمیوں نے بھی نہ اختلاف کیا اور حجاج عراق کا افسر ہوا تو وہ شامیوں کی فوج اور مال بغیر حفاظت نہ کر سکا اور اس کے مخالف اور باغی بہت اٹھ کھڑے ہوئے اور اس نے زیاد ہی کے حق میں فیصلہ کیا۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۱۔ حضرت زیادؓ بن طارق

حضرت زیادؓ بن طارق۔ اور بعض لوگوں نے طارق بن زیاد بیان کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۲۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے شعبی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا اور انہوں نے اہل خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کیا وہ ایسا اچھا ہوا تھا کہ ایک کھجور کی بھی چوک نہ ہوئی۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۳۔ حضرت زیادؓ بن عبداللہ غطفانی

حضرت زیادؓ بن عبداللہ۔ غطفانی انہوں نے عیینہ ابن حسن کو ارتداد کے زمانے میں چھوڑ کر خالد بن ولید سے پناہ لی تھی۔ محمد بن اسحٰق نے اس کو بیان کیا ہے اشیری اندلسی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۴۔ حضرت زیادؓ بن عمرو

حضرت زیادؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابن بشر۔ یہ انصار کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی ضمرہ بدر میں شریک ہوئے تھے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ زیاد بن عمرو اخرس اپنے بھائی ضمرہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ یہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے مولیٰ ہیں۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۵۔ حضرت زیادؓ بن عیاض

حضرت زیادؓ بن عیاض۔ اور بعض لوگوں نے عیاض بن زیاد اشعری کہا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ محمد بن عبدالملک ابن مروان اور علی بن مدینی نے زید بن ہارون سے' انہوں نے شریک سے' انہوں نے مغیرہ سے' انہوں نے شعبی سے' انہوں نے زیاد بن عیاض اشعری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس چیز کو کرتے دیکھا ہے تم کو بھی وہی کرتے دیکھا ہے سوائے (ایک بات کے) کہ تم عیدین کو نہیں نہاتے ہو۔ عثمان بن ابی شیبہ اور یوسف بن عدی نے شریک سے انہوں نے مغیرہ سے' انہوں نے شعبی سے' اس کو روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ عیاض اشعری' عید کے دن مقام انبار میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۰۶۔ حضرت زیادؓ غفاری

حضرت زیادؓ غفاری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ صحابی ہیں یزید بن نعیم نے ان سے روایت کی ہے ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۰۷۔ حضرت زیادؓ بن قرد

حضرت زیادؓ بن قرد۔ اور بعض لوگ ان کو ابو الغرد کے بیٹے کہتے ہیں۔ زہری نے ابو السروٗ سے انہوں نے زیاد قرد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ عمار سے فرما رہے تھے کہ تم کو ایک باغی گروہ مارے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں نے استیعاب کے صحیح نسخوں میں قرد قاف سے دیکھا ہے۔ جس کے نیچے لکھا ہے کہ قرد قاف سے ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی کتابوں میں غین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۰۸۔ حضرت زیادؓ بن کعب

حضرت زیادؓ بن کعب بن عمرو بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن کلیب بن مودوعہ ابن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ۔ یہ غزوۂ بدر و غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ابو عمر و ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۰۹۔ حضرت زیادؓ بن لبید

حضرت زیادؓ بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ۔ یہ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے اور ہجرت تک وہیں رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت کی اس لیے ان کو مہاجری انصاری کہتے ہیں یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے رسول اللہؐ نے ان کو حضر موت پر عامل مقرر کیا تھا ہمیں ابو الفرج' یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن احمد بن اخشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں' ابو طاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابو حفص عمر بن ابراہیم بن احمد کنانی نے خبر

دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ ابن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے اعمش سے انہوں نے سالم ابن ابی جعد سے انہوں نے زیاد بن لبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے کچھ بیان کیا پھر کہا یہ بات علم چلے جانے کے وقت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! علم کس طرح چلا جائے گا اس حال میں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کو قرآن پڑھواتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھواتی رہے گی۔ آپ نے فرمایا اے ام لبید کے بیٹے! (تیری ماں تجھ کو نہ جنتی) کیا یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے حالانکہ اس سے' کچھ بھی نہیں فائدہ اٹھاتے۔ زیاد کی وفات حضرت معاویہ کے شروع عہد میں ہوئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۰۔ حضرت زیادؓ بن مطرف

حضرت زیادؓ بن مطرف۔ مطین نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸۱۱۔ حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی

حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی۔ ہمیں ابی یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد کی روایت سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں قتیبہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں ابن لہیعہ نے' یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مغیرہ بن ابی بردہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں اسلام میں اللہ نے فرض کی ہیں' جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے' تو اس کو وہ تین چیزیں کچھ فائدہ نہ دیں گی' یہاں تک کہ سب کو پورا کرے' یعنی نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں اس کو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔

۱۸۱۲۔ حضرت زیادؓ بن نعیم فہری

حضرت زیادؓ بن نعیم فہری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر ہے میں ان کی روایت سے کوئی حدیث نہیں جانتا ہوں اور یہ یوم الدار میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۳۔ حضرت زیادؓ نہشلی

حضرت زیادؓ نہشلی۔ ان کی کنیت ابوالاغر ہے۔ ان سے ان کے بیٹے اغر نے روایت کی ہے زیاد ابوالاغر کے بیان میں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ بصرہ میں رہتے تھے اسحٰق بن ابراہیم صواف نے ابوالہیثم قصاب سے انہوں نے غسان بن اغر بن زیاد نہشلی سے انہوں نے اپنے والد اغر سے انہوں نے ان کے دادا زیاد سے روایت کی ہے کہ ان کا ایک اونٹ کھانے سے لدا ہوا مدینہ کی طرف آیا نبی ﷺ ان سے ملے اور پوچھا اے اعرابی! کیا لادلائے ہو؟ (انہوں نے کہا) میں نے جواب دیا گیہوں لایا ہوں۔ آپ نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا اس کو بیچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اعرابی سے اچھی طرح معاملہ

کرو۔ اسی طرح اس کو صواف نے بیان کیا ہے اور اس میں وہم کیا ہے اور ٹھیک وہ ہے جو موسیٰ بن اسمٰعیل اور صلت بن محمد اور ابوسلمہ نے غسان بن اغر سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے اپنے والد حصین سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۴۔ حضرت زیادؓ ابوہرماس

حضرت زیادؓ ابوہرماس۔ باہلی۔ ان سے ان کے بیٹے ہرماس نے بیان کیا ہے۔ نضر بن محمد نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ہرماس ابن زیاد باہلی سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (میں اپنے والد کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور میں بہت کم سن تھا) کہ اپنے ناقہ غضباء (نامی) پر سوار بقرعید کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے اس کو نضر کے سوا اوروں نے عکرمہ سے انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی ہے۔ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے واسطے آیا (اور میں اس وقت لڑکا تھا) اور اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے آپ کی طرف بڑھا دیا' آپ نے ہاتھوں کو واپس کر دیا' اور مجھ سے بیعت نہ لی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۱۵۔ حضرت زیادؓ بن ابی ہند

حضرت زیادؓ بن ابی ہند۔ ابوبکر بن علی نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور حدیث اپنے والد ابوہند سے روایت کرتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا مختصر حال لکھا ہے۔

۱۸۱۶۔ حضرت زیادؓ بن جہور

حضرت زیادؓ بن جہور۔ ہاء کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ جہور کے بیٹے لخمی عمی ہیں۔ اور عم نمارہ ابن لخم کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ اس کو عم ایک میم سے بیان کرتے ہیں لیکن یہ کوئی چیز نہیں۔ یہ فتح مصر میں شریک ہو کر فلسطین لوٹ آئے اور یہیں ان کے لڑکے رہتے تھے۔ حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے والد حمید سے' انہوں نے اپنے ماموں خالد بن موسیٰ سے' انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا زیادہ بن جہورؓ سے روایت کی' انہوں نے کہا' میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ امابعد میں تم کو اللہ اور آخرت کی یاد دلاتا ہوں اس کے بعد کہتا ہوں کہ اسلام کے سوا لوگوں نے جتنے دین اختیار کئے ہیں چاہیے کہ چھوڑ دیں اس کو تم خوب جان لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۷۔ حضرت زیدؓ بن اخنس

حضرت زیدؓ بن اخنس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

۱۸۱۸۔ حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ

حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سنان بن لابی بن معیص بن عامر بن لوی۔ جبیر بن نفیر نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم ہرگز اللہ کی طرف کسی چیز سے اتنا تقرب نہیں حاصل کر سکتے

جتنا اس سے نکلے ہوئے یعنی قرآن سے حاصل کر سکتے ہو۔ ابن قانع نے اس کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ اشیری نے استیعاب پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے۔

۱۸۱۹۔ حضرت زیدؓ بن ارقم

حضرت زیدؓ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک اغر بن ثعلبہ ابن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن ثعلبہ انصاری خزرجی' خاندان بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر ہے اور ابو عامر اور ابو سعد اور ابو سعید اور ابو انیسہ (بھی) لوگوں نے بیان کیا ہے۔ یہ واقدی اور ہیثم بن عدی کا کلام تھا۔ ان سے ابن عباس اور انس بن مالک اور ابو اسحٰق سبیعی اور ابن ابی لیلی اور یزید بن حیان نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے' یحییٰ بن سعید سے' انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے' حسن بن مسلم سے' انہوں نے طاؤس سے روایت کر کے بیان کیا' انہوں نے کہا زید بن ارقم آئے ان سے ابن عباس نے یاد کرنے کی غرض سے پوچھا کہ تم نے اس گوشت کی بابت کس طرح خبر دی تھی جو آپ کو احرام کی حالت میں ہدیۃً پیش کیا گیا تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک آدمی نے آپ کو شکار کے گوشت کا ایک ہدیہ پیش کیا آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا ہم اس کو نہ کھائیں گے ہم احرام باندھے ہیں۔ اور اسی کو ابوالزبیر نے طاؤس سے روایت کی ہے اور انہی زید بن ارقم سے چند وجوں سے مروی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سترہ غزوؤں میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں کم سن سمجھے گئے تھے اس لیے نہیں شریک کئے گئے اور یہ عبداللہ بن رواحہ کی پرورش میں تھے اور غزوۂ موتہ میں ان کے ساتھ گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحٰق سے' انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا کہ ان لوگوں پر جو رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر نہ خرچ کرو یہاں تک کہ شکستہ ہو جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور بالضرور ان میں سے عزت دار' ذلیل کو نکال دے گا۔ پس میں نے اس کو اپنے چچا سے بیان کیا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کر دیا آپ نے مجھے بلایا میں نے آپ سے بھی بیان کر دیا آپ نے عبداللہ اور اس کے ہمراہیوں کی طرف آدمی بھیجا وہ لوگ قسم کھا گئے کہ انہوں نے نہیں کہا۔ پس رسول اللہؐ نے مجھے جھوٹا قرار دیا اور ان لوگوں کی تصدیق کی اس سے مجھ کو اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پس میں گھر میں بیٹھ رہا۔ مجھ سے میرے چچا نے کہا کہ تم نے کیا ارادہ کیا تھا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ نے جھٹلایا اور تم سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے اذا جاءک المنافقون (المنافقون: ۱) نازل فرمایا آپ نے میری طرف آدمی بلانے کو بھیجا اور مجھ کو پڑھ کر سنایا پھر فرمایا کہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سب سے پہلے مقام مریسیع کے موقع پر شریک ہوئے کوفہ میں رہتے تھے اور مقام کندہ میں ان کا گھر تھا اور یہیں ۶۸ھ میں انتقال ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تھوڑے ہی دنوں بعد وفات پائی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اور انکے خاص اصحاب میں ان کا شمار ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۲۰۔ حضرت زیدؓ بن اسحٰق

حضرت زیدؓ بن اسحٰق۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مصر میں اترا کرتے تھے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابن ربذہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن رشد بن مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن خالد حرانی' نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے زید بن اسحٰق انصاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے نبی ﷺ مجھے مسجد کے دروازے پر ملے آپ نے فرمایا کیا میں تم کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں میں نے کہا ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا (وہ) لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ابوموسیٰ نے کہا اسی طرح میں نے اس کو طبرانی کی کتابوں میں پایا ہے لیکن ابن لہیعہ کا صحابہ سے ملنا محال ہے۔ پس یا تو ابن لہیعہ کی روایت زید سے مرسل ہے اور یا زید نے کسی صحابی سے روایت کیا ہو اور اس صحابی نے نبیؐ سے۔

۱۸۲۱۔ حضرت زیدؓ بن اسلم

حضرت زیدؓ بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ بلوی عجلانی انصار اور بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ یہ ثابت بن اقرم کے چچا کے بیٹے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور زہری اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ان سبھوں کا قول ہے کہ انصار میں سے خاندان بنی عجلان سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عجلان شریک بدر ہوئے۔ مگر ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید بن مالک سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر ہوئے ان لوگوں نے زید کو انصار سے قرار دیا ہے اور حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور اوپر جو بیان ہوا ہے اس کو ابو عمر اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے۔ اور عبید بن زید (جن کو ابن اسحٰق نے اپنے قول میں بیان کیا ہے) وہ زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں لہٰذا زید بن اسلم کا نسب بنی عمرو بن عوف کی جانب رجوع کر گیا۔ اور ابو عمر اور ان کے ساتھیوں نے زید بن اسلم کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے اور ایسا ہی ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے ان کو انصار کا حلیف قرار دیا ہے کیونکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ خاندان بنی عبید بن زید ابن مالک ایک جماعت شریک بدر ہوئی پھر انہوں نے کہا کہ اور بنی عبید کے حلفاء یعنی خاندان بنی بلی سے زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان شریک بدر ہوئے اور ایسا ہی سلمہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے ان کو حلیف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا حلیف ہونا نہیں بیان کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ زید بن اسلم حلیف ہیں اور عبید اللہ بن ابی رافع نے ان کو ان لوگوں کے ناموں میں بیان کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے اور ہشام کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ طلیحہ بن خویلد اسدی نے ان کو جنگ بزاخہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شہید کر دیا تھا اور ان کے ساتھ عکاشہ بن محصن بھی شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۲۲۔ حضرت زیدؓ بن ابی اوفی

حضرت زیدؓ بن ابی اوفی۔ ابو اوفی کا نام علقمہ ہے جو خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم اسلمی

کے بیٹے ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔ عبداللہ بن ابی اوفی ان کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مدینہ میں رہتے تھے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخات مدینہ والی حدیث روایت کی۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوالدرداء و حضرت سلمان فارسی اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے درمیان میں بھائی چارا کیا۔ ہمیں ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور ابن محمد بن سعید نے مقام اصبہان میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہم سمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحیم بن واقد خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن یونس اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن صہیب نے یحیٰی بن زکریا سے انہوں نے عبداللہ بن شرحبیل سے انہوں نے ایک قریشی سے انہوں نے زید بن ابی اوفی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! اگر میں کسی کو دوست بناتا تو تمہی کو بناتا۔ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ بن مندہ کے بعض نسخوں میں ان کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں ہے ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ مجھ کو زید بن ابی اوفی کی اولاد سے ایک آدمی نے خبر دی کہ وہ قبیلہ کندہ سے تھے۔

۱۸۲۳۔ حضرت زیدؓ بن بولی

حضرت زیدؓ بن بولی۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی اور اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن عمر الشنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عمر بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بلال بن یسار بن زید سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سے نقل کر کے بیان کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ کہے اس کے (سب) گناہ معاف ہو جائیں اگرچہ وہ جہاد سے (بھی) بھاگا ہو۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کے لیے ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا ذکر ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے ابن مندہ نے صرف ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور ابو عمر نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف ابو نعیم نے ان کا نسب ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کی تبعیت میں ابو موسیٰ نے بھی ذکر کر دیا ہے اور انہوں نے بعینہٖ اس حدیث کو بلال بن یسار سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی ہے پس یہ زید وہی زید بن بولی ہیں۔ اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بلال کی جگہ ہلال بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے زید کے بیٹے یسار سے انہوں نے زید یعنی رسول اللہ ﷺ کے غلام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے باب الاستقاء میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۲۴۔ حضرت زیدؓ بن ثابت

حضرت زیدؓ بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری، خزرجی نجاری ہیں۔ ان کی والدہ نوار بنت مالک بن معاویہ بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھیں ان کی کنیت ابوسعید ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوخارجہ کہتے ہیں۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تب زید بن ثابت کی عمر گیارہ برس کی تھی۔ یوم بعاث کے دن، ان کی عمر چھ برس کی تھی اور اسی دن، ان کے والد شہید ہوئے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے نہیں شریک ہو سکے اور غزوۂ احد میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زید، غزوۂ احد میں بھی نہیں شریک ہوئے بلکہ ان کا پہلے پہل شرکت کا موقع غزوۂ خندق ہے۔ زید مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک میں خاندان بنی مالک بنی نجار کا علم، عمارہ ابن حزم کے پاس تھا رسول اللہؐ نے اس کو لے کر زید بن ثابت کو دے دیا۔ عمارہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے پاس میری کوئی شکایت پہنچی۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن قرآن کو ہر چیز پر تقدم ہے اور زید، قرآن تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ زید، رسول اللہؐ کے کاتب تھے، وحی وغیرہ لکھا کرتے تھے۔

رسول اللہؐ کے پاس سریانی زبان میں خطوط آیا کرتے تھے، آپ نے زید کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ زید نے اس کو سیکھا، نبیؐ کے بعد یہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بھی کاتب رہے ہیں اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دوسرے کاتب معیقیب دوسی بھی لکھا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے تین مرتبہ زید کو مدینہ میں اپنا جانشین کیا ہے دو مرتبہ دو حجوں میں اور ایک مرتبہ جب آپ شام کی جانب تشریف لے گئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جب حج کو جاتے تب زید کو اپنا جانشین کر جاتے تھے۔ یمامہ کے دن ان کے تیر لگا مگر ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ یہ تمام صحابہ میں علم و فرائض سب سے زیادہ جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ زید تم میں سب سے زیادہ فرائض کے جاننے والے ہیں۔ اسی حدیث کے موافق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرائض میں انہی کا قول لیا ہے۔ زید، راسخین فی العلم اور صحابہ میں بہت بڑے عالم تھے۔ جب گھر میں جاتے تو بہت ہی خوش منش رہتے اور جب لوگوں میں ہوتے تو بہت ہی باوقار رہتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے، بیت المال پر مقرر تھے ایک دن حضرت عثمان آئے، زید کے غلام کو گاتے سنا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے زید نے جواب دیا میرا غلام وہیب۔ حضرت عثمان نے اس کے واسطے بھی ہزار درہم مقرر کیے۔ زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرفداروں میں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی لڑائی میں نہ شریک ہوئے لیکن باوجود اس کے بھی حضرت علی کی بڑائی اور بزرگی ظاہر کیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے ابن عمر اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور حضرت انس اور حضرت سہل بن سعد اور سہل بن حنیف اور عبداللہ بن یزید خطمی رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار اور ابان ابن عثمان اور بشر بن سعید اور (خود) زید بن ثابت کے دو صاحبزادے خارجہ و سلیمان وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوالفضل، عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر، خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے، ہمیں ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حسن بن محمد فارسی نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہمیں قاضی یوسف بن یعقوب نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام دستوائی نے خبر دی، وہ کہتے

تھے ہمیں قتادہ نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کو کھڑے ہو گئے حضرت انس کہتے ہیں میں نے پوچھا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا۔ زید نے جواب دیا بقدر پچاس آیتوں کے پڑھنے کے۔ ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے ۴۲ھ یا ۴۳ھ یا ۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا کہا گیا ہے کہ ۵۱ھ یا ۵۲ھ یا ۵۵ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے اور مروان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ جب ان کی وفات ہوگئی حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا آج اس امت کا بڑا عالم انتقال کر گیا اور امید کہ اللہ تعالیٰ ان کا بدل حضرت ابن عباس میں کرے۔ انہوں نے حضرت ابو بکر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں قرآن شریف لکھا تھا۔

۱۸۲۵۔ حضرت زیدؓ بن ثعلبہ

حضرت زیدؓ بن ثعلبہ بن عبدربہ۔ انصاری خزرجی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے ابونعیم نے اسی طرح ان کا نسب یہاں اور ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کا نسب ان کے بیٹے کے بیان میں ذکر کیا ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن جشم بن حارث بن خزرج اور ہم اس کو پوری طرح ان کے بیٹے عبداللہ کے بیان میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

عبدالعزیز ابن محمد نے عبیداللہ سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے جنہوں نے اذان کا واقعہ خواب میں دیکھا تھا روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا مال جس پر ان کا اور ان کے بیٹے کا گزارہ تھا اور ان کے پاس اس کے سوا اور مال نہ تھا اس کو صدقہ کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ان کے والد نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ نے اپنا وہ مال جس پر ان کا گزارہ تھا صدقہ کر دیا۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ بن زید کو بلا کر کہا کہ تمہارا صدقہ مقبول ہو گیا اور اللہ نے تمہارے والد پر میراث میں واپس کر دیا۔ بشیر نے بیان کیا ہے کہ پھر ہم اس کے وارث ہوئے۔ یحیٰ قطان نے عبیداللہ سے انہوں نے جو بشیر سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ عبداللہ کے والد یا دادا زید آئے۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۲۶۔ حضرت زیدؓ بن جاریہ

حضرت زیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی عمری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو غزوۂ احد میں کم سن سمجھا تھا اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے۔ عثمان بن عبداللہ بن زید بن جاریہ نے عمر بن زید بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد زید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو براء بن عازب اور زید بن ارقم اور سعد بن خیثمہ اور ابوسعید خدری کو جنگ احد میں خورد سال قرار دیا تھا۔ زید کے باپ جاریہ منافقوں میں سے تھے اور حمار الدار کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ جاریہ مسجد ضرار والوں سے تھے۔ ان کے بیٹے زید غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ لگایا تھا۔ جب زید کی وفات کی خبر ابن عمر کو ہوئی انہوں نے ان پر بہت ہی رحم فرمایا اور زید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ معرکہ صفین میں شریک ہوئے۔ ابوطفیل نے زید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا۔ پس اس کے جنازہ کی نماز پڑھو زید کہتے ہیں ہم نے دو صفیں باندھ لیں ابو عمر نے اس حدیث کو اس مقام پر اور ابونعیم

نے زید بن خارجہ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

امیر' ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ زید بن جاریہ انصاری' اوسی صحابی ہیں۔زید نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احد میں چند لوگوں کو کم سن قرار دیا تھا انہی میں میں بھی تھا اس کو ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی ہے پھر امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابن جاریہ انصاری (بغیر تعیین نام کے) نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ابوطفیل عامر بن واثلہ نے ان سے روایت کی ہے۔دار قطنی نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا نام زید بیان کیا ہے شاید یہ وہی زید ہیں جن سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔

۱۸۲۷۔ حضرت زیدؓ بن جلاس

حضرت زیدؓ بن جلاس۔ان کی (روایت سے یہ) حدیث ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے خلیفہ کی بابت سوال کیا کہ آپ کے بعد کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر۔اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔رجاء بن جلاس کے بیان میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۱۸۲۸۔ حضرت زیدؓ بن حارث

حضرت زیدؓ بن حارث انصاری بدری ہیں۔ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے' ان انصار کے بیان میں جو خاندان بنی جشم بن حارث بن خزرج سے شریک بدر ہوئے۔زید بن حارث کو بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن حارث ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن کلبی نے بھی ان کا نام یزید بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن مالک اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج اور انہیں کو ابن فسحم کہتے ہیں۔یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

۱۸۲۹۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ

حضرت زیدؓ بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن امرءالقیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدودؓ بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ۔اسی طرح ابن کلبی وغیرہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔اور کہیں کہیں ناموں اور تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی میں اختلاف کیا ہے۔کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن عبد عامر بن افلت خاندان بنی معن' طئے سے تھیں۔ابن اسحٰق نے حارثہ کے والد کا نام شرحبیل بیان کیا ہے لیکن ان کا نام شراحیل ہے۔زید کی کنیت ابواسامہ تھی۔یہ رسول اللہ ﷺ کے مشہور غلام اور دوست تھے۔جاہلیت میں یہ قید ہو گئے تھے ان کی والدہ ان کو لے کر اپنے خاندان بنی معن سے لے گئیں بنی قین بن جسر کے سواروں نے ان پر ڈاکہ مارا اور زید کو پکڑ کر بازار عکاظ میں لائے۔حکیم بن حزام نے زید کو اپنی پھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے واسطے مول لے لیا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ حکیم نے زید کو بازار حباشہ میں خریدا تھا۔حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو مکہ میں نبوت سے پہلے دے دیا۔زید کی عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو بطحاء مکہ میں دیکھا کہ

ان کے فروخت کرنے کے لیے آواز دی جاتی ہے آپ نے آ کر حضرت خدیجہ سے بیان کیا اور آپ نے زید کو حضرت خدیجہ کے مال سے خرید لیا حضرت خدیجہ نے نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا آپ نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا متبنیٰ بنا لیا۔ ابن عمر نے کہا ہے کہ زید بن حارثہ کو ہم برابر زید بن محمد پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ ادعوھم لابائھم یعنی لوگوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارا کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات کرا دی تھی۔

زید کے والد شراحیل ان کے نہ ملنے پر بہت غمگین ہوئے اور انہی کے فراق میں یہ اشعار کہے

بکیت علی زید ولم ادر مافعل — احی یرجی ام اتی دونہ الاجل

فواللہ ما ادری و ان کنت سائلا — اغالک سھل الارض ام غالک الجبل

فیالیت شعری ھل لک الدھر رجعۃ — فحسبی من الدنیا رجوعک لی مجل

تذکرنیہ الشمس عند طلوعھا — وتعرض ذکراہ اذا قارب الطفل

و ان ھبت الارواح ھیجن ذکرہ — فیاطول ماحزنی علیہ و یاوجل

ساعمل نص العیس فی الارض جاھدا — والا اسام التطواف اوتسام الابل

حیاتی اوتاتی علی منیتی — وکل امری فان و ان غرہ الاجل

ساوصی بہ قیسا و عمر اکلیھما — و اوصی یزید اثم من بعدہ جبل

"زید کے لیے رو رہا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ زید کو کیا ہوا۔ آیا وہ زندہ ہے کہ (پھر ملنے کی) امید ہو یا اسے موت آ گئی۔ قسم اللہ کی! (اے میرے پیارے بیٹے) مجھے کچھ معلوم نہ ہوا اگرچہ میں نے بہت پوچھا یہ کہ تجھے زمین ہموار غائب کر گئی یا کسی پہاڑ نے تجھے چھپا لیا۔ اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو کبھی نہ کبھی لوٹے گا۔ دنیا میں دل بہلنے کے لیے تیرے لوٹنے کی امید میرے لیے بس ہے (اے دوستو!) آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید کی یاد آتی ہے۔ اور جب غروب ہوتا ہے تب بھی زید کی یاد آتی ہے۔ (غرض صبح سے شام تک مجھے اس کی یاد میں گزرتا ہے) جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ میرا رنج و غم اس کے لیے بہت بڑھ گیا ہے میں اب اسی رنج میں اپنی زندگی کاٹ دوں گا۔ دور طواف کعبہ کرنے سے نہ تھکوں گا مگر یہ کہ اونٹ تھک جائے۔ یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ اور ہر آدمی مرنے والا ہے گو موت اس کو دھوکہ دے۔ میں وصیت کر جاؤں گا قیس اور عمر دونوں کو اور یزید کو بھی اور اسکے بعد جبل کو (وصیت کر جاؤں گا)

جبل: یعنی جبل بن حارثہ جو زید کے بھائی ہیں اور زید سے عمر میں بڑے ہیں۔

یزید: یزید زید کے مادرزاد بھائی ہیں جن کا نسب یہ ہے یزید بن کعب بن شراحیل

پھر کچھ آدمی قبیلہ کلب کے حج بیت اللہ کے لیے آئے اور زید کو دیکھ کر پہچان لیا اور زید نے ان لوگوں کو پہچانا اور کہا کہ میرے گھر والوں کو میری طرف سے یہ اشعار پہنچا دینا کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ میرے لیے بہت غمگین ہیں

احن الی قومی و ان کنت نائیا — فانی قعید البیت عند المشاعر

فکفوا من الوجد الذی قد شجاکم ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر

فانی بحمد اللہ فی خیرا سرۃ کرام معد کابرًا بعد کابر

میں اپنی قوم کا مشتاق ہوں اگر چہ میں دور ہوں۔ یقیناً میں بیت اللہ میں بیٹھا ہوں مشاعر کے پاس۔ اس کوشش سے رک جاؤ جس نے تمہیں غمگین کر رکھا ہے۔ اور اونٹوں کو زمین میں نہ دوڑاتے پھرو الحمد للہ میں ایک اچھے خاندان میں ہوں۔ معد کا باعزت خاندان جن میں پشت در پشت سرداری ہے۔

خاندان کلب کے لوگ گئے اور زید کے والد کو خبر دی اور ان کا مقام اور مالک کا حال بیان کیا شراحیل کے دو بیٹے یعنی حارثہ اور کعب زید کا فدیہ دینے کے واسطے چلے مکہ میں پہنچ کر نبیؐ کے پاس گئے اور کہا اے عبدالمطلب کے صاحبزادے اے ہاشم کے بیٹے اے اپنی قوم کے سردار کے لڑکے! ہم آپ کے پاس اپنے لڑکے کے واسطے آئے ہیں جو آپ کے پاس ہے پس اب ہم پر اس کے فدیہ میں احسان اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ نے پوچھا وہ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا زید بن حارثہ۔ آپ نے پوچھا آگاہ رہو اور تو نہیں انہوں نے جواب دیا۔ نہیں آپ نے فرمایا زید کو بلاؤ اور اس کو اختیار دو اگر وہ تم کو پسند کرے تم اسے لے جاؤ اور اگر مجھے پسند کرے تو بخدا میں وہ شخص نہیں ہوں کہ جو مجھ کو پسند کرے اس کے خلاف میں کسی کو اختیار دوں دونوں نے جواب دیا کہ آپ نے آدھے سے بھی زیادہ دے دیا اور احسان کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے زید کو بلایا اور کہا تم ان لوگوں کو پہچانتے ہو زید نے جواب دیا۔ ہاں یہ میرے والد اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپ نے فرمایا میں وہ شخص ہوں جس کو تم جان چکے ہو اور میرے حسن معاشرت کو اپنے ساتھ دیکھ چکے ہو۔ پس مجھ کو یا ان کو جس کو چاہو پسند کر لو زید نے جواب دیا کہ میں ان دونوں یعنی والد و چچا کو نہیں چاہتا اور نہ میں ایسا شخص ہوں کہ آپ پر کسی کو پسند کروں۔ آپ میرے والد اور چچا کی جگہ پر ہیں۔ دونوں نے کہا اے زید تیرا برا ہو کیا تو غلامی کو آزادی اور اپنے والد اور گھر والوں پر دوسروں کو پسند کرتا ہے۔ زید نے جواب دیا ہاں میں نے اس آدمی سے ایسی بات دیکھی ہے جس کی وجہ سے میں ان پر کبھی کسی دوسرے کو نہ پسند کروں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھی زید کو مقام حجر تک لے گئے اور فرمایا اے حاضرین تم لوگ گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہوگا اور میں ان کا وارث ہوں گا۔ جب زید کے والد و چچا نے یہ حال دیکھا ان کے دل خوش ہو گئے اور واپس چلے گئے۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ زید بن حارثہ سے پہلے کوئی مسلمان ہوا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ زہری کے سوا اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بہ چند وجوہ زہری سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علی پھر زید پھر ابوبکر رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ ابن اسحٰق کے سوا اوروں نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر پھر علی پھر زید رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے۔ زید بن حارثہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں ہی نے مدینہ میں جا کر فتح کی خوشخبری دی تھی۔ رسول اللہؐ نے زید کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا۔ اور انہی سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور زید کی دوسری بیوی زینب بنت جحش تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ انہی سے رسول اللہؐ نے زید کے بعد شادی کی تھی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی انہوں نے کہا ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حضرت

عائشہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتی تھیں اگر رسول اللہ ﷺ وحی کا کوئی حصہ چھپاتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے یعنی **و اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک** سے **و کان امر اللہ مفعولا** (سورہ احزاب: ۳۷) تک۔ جب رسول اللہؐ نے زینب سے شادی کر لی لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے لڑکے کی بیوی سے شادی کر لی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** (سورہ احزاب: ۴۰) نازل فرمائی اور لوگ زید کو ابن محمد کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے آیت **ادعوھم لابائھم ھو اقسط عند اللہ** (سورہ احزاب: ۵) الخ نازل فرمائی اور اس حدیث کو داؤد بن زبرقان نے داؤد بن ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بھی روایت کیا ہے۔

ہمیں ابوالفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے خبر دی، وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ابواسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے براء بن عازب سے نقل کر کے بیان کیا کہ زید بن حارثہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے میرے اور حمزہ کے درمیان بھائی چارہ کیا ہے اور ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو وضو اور نماز کی تعلیم فرمائی جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لے کر اپنے مقام شرمگاہ پر چھڑک لیا اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبکر بن ابوشیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے البہی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو کسی سریہ میں بلا سردار لشکر بنائے نہیں بھیجا اور اگر زید زندہ رہتے تو آپ انہی کو اپنے بعد خلیفہ کرتے اور جب آپ نے شام کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر زید بن حارثہ کو سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب (سردار لشکر ہوں) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سردار لشکر ہوں زید غزوۂ موتہ سنہ ۸ھ میں سرزمین شام میں شہید ہوئے اور ہم اس واقعہ کو عبداللہ بن رواحہ اور جعفر کے بیان میں پوری طرح ذکر کر چکے ہیں لہٰذا اس جگہ طول دینا نہیں چاہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو جعفر و زید کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی آپ روئے اور فرمایا یہ دونوں میرے بھائی اور مونس اور بات کرنے والے تھے اور آپ نے زید کی شہادت کی گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کا نام اور نہ کسی دوسرے نبی کے ساتھیوں کا نام اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے بجز زید بن حارثہ کے۔ زید بن حارثہ سرخ و سفید رنگ کے تھے اور ان کے بیٹے اسامہ پختہ گندمی رنگ کے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء تین نقطوں والی کے ساتھ ہے۔

عقیل: عین کے پیش اور قاف کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۸۳۰۔ حضرت زیدؓ بن حسن

حضرت زیدؓ بن حسن۔ ابوحسن انصاری۔ ان سے ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ انبیاء علیہما السلام کے کلام میں سے کوئی کلام نہیں باقی رہا بجز لوگوں کے اس قول کے کہ جب شرم اٹھا دو جو چاہو کرو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۱۔ حضرت زیدؓ بن خارجہ

حضرت زیدؓ بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی حارثی ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی بیان میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ زید بن خارجہ بن ابی زہیر اور زید کے والد کے بیان میں لکھا ہے کہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر پس خارجہ کے والد زید کو اسی مقام پر گرا دیا ہے اور ان کے والد (یعنی خارجہ) کے بیان میں باقی رکھا ہے اور باقی رکھنا ہی صحیح ہے جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ وہی زید ہیں جن کا وفات کے بعد بات کرنا اکثر روایات میں مذکور ہے اور یہی درست ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بات کرنے والے ان کے والد خارجہ ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مشہور ہے کہ احد میں یہ شہید ہو گئے تھے جس کو ہم بیان بھی کر چکے ہیں۔ زید کے کلام کا واقعہ یوں ہے کہ غزوۂ موتہ سے پہلے ان پر غشی طاری ہوئی لوگوں نے مردہ خیال کر کے ان کا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر ان کی جان لوٹ آئی اور انہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی بابت کچھ بیان کیا جو سننے والوں نے یاد کر لیا پھر انتقال کر گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ زید بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کہ بدر میں شریک ہوئے وہ زید کے والد خارجہ ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن حکیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد ابن سلمہ نے خبر دی کہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے موسیٰ بن طلحہ کو بلایا جس دن انہوں نے اپنے لڑکے کی شب عروس کی تھی اور پوچھا اے ابوعیسیٰ تم کو نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ کس طرح معلوم ہے؟

ابوعیسیٰ نے جواب دیا کہ زید بن حارثہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ درود بھیجو اور کوشش کرو پھر کہو اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور ابونعیم نے ابوطفیل سے انہوں نے زید بن خارجہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے نجاشی کی نماز جنازہ کی حدیث کو یہاں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے (اسی حدیث کو بروایت زید بن خارجہ بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب کی غلطی سے زید بن خارجہ لکھا گیا ہے اصل میں یہ زید بن جاریہ ہیں کیونکہ مصنف نے زید بن جاریہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان ابا عمر وحدہ اخرج ہذا الحدیث ھنا واخرجہ ابونعیم فی زید بن خارجہ یعنی تنہا ابوعمر نے اس حدیث کو اس مقام یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو زید بن خارجہ کے بیان میں نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم مترجم) اس جگہ (یعنی زید بن جاریہ کے بیان میں) نقل کیا ہے ابن مندہ نے اس حدیث کو دونوں مقاموں میں سے ایک جگہ بھی نہیں ذکر کیا۔

(الف)١٨٣٢۔ حضرت زید بن خالدؓ بن خالد

حضرت زید بن خالدؓ بن خالد جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اور بروایت بعض ابوذرعہ یا ابوطلحہ ہے۔ مدینہ میں رہتے تھے حدیبیہ میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن قبیلہ جہنیہ کا علم انہیں کے پاس تھا۔ صحابہ میں سے سائب بن یزید کندی اور سائب بن خلاد انصاری وغیرہما نے تابعین میں سے ان کے دونوں بیٹے خالد وابوحرب اور عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبہ اور ابن مسیب اور ابوسلمہ اور عروہ وغیرہم نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی ذئب اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی اور ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے روبرو اپنا مقدمہ پیش کیا ان میں سے ایک نے کہا اللہ آپ کو ہدایت دے جب آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کریں۔ دوسرا شخص کھڑا ہوا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اور اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمارے درمیان میں کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے۔ اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے آپ نے اس کو اجازت دی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا اس کے یہاں مزدوری کرتا تھا اور اس نے اس کی بیوی سے برا کام کیا مجھ سے لوگوں نے بیان کیا کہ تمہارے لڑکے پر رجم ہوگی میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیئے جب میں نے اہل علم سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ میرے لڑکے کو سو کوڑے اور سال بھر شہر بدر ہونا چاہیے۔ اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تمہارے درمیان میں کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تم پر واپس ہوں گے اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کے واسطے شہر بدر ہونے کا حکم ہوگا۔ اور اے انیس! اس شخص کی عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے اس کو سنگسار کردو۔ حضرت انیس اس عورت کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا اس نے اقرار کرلیا اور سنگسار کردی گئی اس کو ابن جریج اور مالک اور معمر اور ابن عیینہ اور قیس اور لیث اور یونس بن یزید وغیرہم نے زہری سے اسی کے مثل روایت کی ہے انہوں نے مدینہ میں وفات پائی اور بعض لوگ مصر و کوفہ میں فوت ہونا بیان کرتے ہیں۔ ان کی وفات ۷۸ھ میں ہوئی۔ اس وقت یہ پچاسی برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت ۷۸ سال کے تھے اور بعض لوگوں نے حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ان کا انتقال کرنا بیان کیا ہے اور بعض ۷۲ھ کو بتاتے ہیں اور اس وقت یہ ۸۰ برس کے تھے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(ب)١٨٣٢۔ حضرت زید بن خریمؓ بن خریم

ابن خریم۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سعید بن عبید بن زید بن خریم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعنی زید بن خریم سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسح علی الخفین کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا مسافر کے واسطے تین دن ورات اور مقیم کے واسطے ایک دن ورات۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

١٨٣٣۔ حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ

حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ۔ حارث بن سعد اور خزامہ کے بیان میں ان کا حال گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۴۔ حضرت زیدؓ بن خطاب

حضرت زیدؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریشی عدوی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اور ان کے والد ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی ان کی والدہ اسماء بنت وہب بن حبیب خاندان بنی اسد سے تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ قبیلہ مخزوم سے تھیں۔ حضرت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑے تھے۔ وہ اول ہجرت کرنے والوں میں سے تھے زید بدر اور احد خندق اور حدیبیہ اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آنے کے بعد مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی بندی قائم کی تھی۔ چنانچہ آپ نے زید اور معن بن عدی انصاری عجلانی کے درمیان بھائی چارا قائم کیا۔ دونوں (یعنی زید ومعن) واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے۔ واقعہ یمامہ ربیع الاول ۱۲ھ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ بہت دراز قد تھے جب شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ جب بادصبا چلتی ہے مجھے زید کی خوشبو آتی ہے احد کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید سے کہا کہ میری زرہ لے لو انہوں نے کہا اسی امر (یعنی شہادت) کا خواستگار ہوں جس کے تم طالب ہو اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا یمامہ کی جنگ میں مسلمانوں کا علم زید کے پاس تھا یہ اس کو لیے ہوئے دشمنوں میں برابر گھستے چلے جارہے تھے یہاں تک کہ شہید ہوگئے اور علم گر گیا ابوحذیفہ کے غلام سالم نے اس کو اٹھالیا اور جب مسلمان جنگ یمامہ میں پسپا ہوئے اور قبیلہ حنیفہ کے لوگ ظاہر ہوکر مردوں پر غالب آگئے یزید نے کہنا شروع کیا کہ مردمردہی زرٔ ہے اور پکار پکار کر کہنے لگے یاالٰہی میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگنے سے معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ حاکم یمامہ جس چیز کو لایا ہے اس سے میں تیرے سامنے اپنی براءت کرتا ہوں اور علم لے کر آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ شہید ہو گئے جب سالم نے علم لے لیا مسلمانوں نے کہا اے سالم ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر تمہاری طرف سے کوئی آفت نہ آجائے سالم نے کہا کہ میں اہل قرآن میں سے بہت بُرا آدمی ہوں گا اگر تم پر کوئی آفت میری طرف سے آئے۔ زید بن خطاب ہی نے رجال بن عنفوہ کو جس کا نام نہار تھا قتل کیا ہے۔ نہار نے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کی اور قرآن سیکھا پھر مرتد ہوکر مسیلمہ سے جاملا اور بنوحنیف سے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مسیلمہ میرے ساتھ رسالت میں شریک کر دیا گیا ہے اور یہ بنوحنیفہ کے واسطے بہت بڑا فتنہ ہوگیا۔

ابومریم نے زید کو معرکہ یمامہ میں شہید کیا تھا مسلمان ہونے کے بعد اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی (یعنی شہادت) دی اور مجھے ان کے ہاتھ سے رسوا نہ کیا (یعنی اللہ نے مجھے بھی اسلام کی توفیق دی اور آخرت کی رسوائی سے جو ایک مقرب بندے کے قتل سے ہوتی بچالیا) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلمہ بن صبیح نے زید کو قتل کیا ہے جو ابومریم کے چچازاد بھائی تھے ابومریم کہتے ہیں نفس کا میلان اسی طرف زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اگر ابومریم قاتل زید ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو قاضی نہ بناتے اور جب زید شہید ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ زید پر رحم کرے وہ دونیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گئے یعنی اسلام بھی مجھ سے پیشتر لائے اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہوئے۔ متمم بن نویرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بھائی مالک بن نویرہ کی بابت جو مرثیہ کہا تھا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بھی

شاعری کرتا ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی کے بارے میں ویسا ہی مرثیہ کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہے متمم نے کہا اگر میرا بھائی بھی تمہارے بھائی کی راہ میں مارا جاتا تو میں ہرگز نہ غمگین ہوتا حضرت عمر نے کہا اس سے بہتر کسی نے میری تعزیت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۳۵۔ حضرت زیدؓ بن دثنہ

حضرت زیدؓ بن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی بیاضی ہیں۔ بدر و احد میں شریک ہوئے تھے۔ نبیؐ نے ان کو عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی کے سریہ میں بھیجا تھا۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عضل و قارہ کے چند لوگ غزوہ احد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں اسلام ہے آپ ہمارے ساتھ اپنے چند اصحاب روانہ کر دیجئے تا کہ وہ ہم لوگوں کو دین سکھا دیں اور قرآن پڑھائیں۔ رسول اللہؐ نے ان کے ہمراہ خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور چند لوگوں کو روانہ کر دیا۔ یہ چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب مقام رجیع میں ایک ویران جگہ پر پہنچے قبیلہ ہذیل نے ان پر حملہ کیا۔ آخر حدیث تک راوی نے بیان کیا ہے کہ زید کو صفوان بن امیہ نے مول لے لیا تا کہ ان کو اپنے والد کے عوض میں شہید کر ڈالے اس لیے اس نے ان کو اپنے غلام نسطاس (نامی) کے سپرد کر دیا کہ ان کو (مقام تنعیم میں لے جا کر شہید کر دے) اور گردن مارے دے۔ جب کفار نے ان کے مارنے کا ارادہ کیا اور یہ آگے بڑھائے گئے تو ابوسفیان نے پوچھا کہ اے زید میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آیا تم پسند کرتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تمہاری جگہ پر ہوتے اور ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے گھر میں ہوتے زید نے جواب دیا کہ بخدا میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جس جگہ ہیں ان کو کوئی کانٹا بھی لگے۔ جو آپ کو تکلیف دے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جس طرح محمد ﷺ کے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے ہیں کسی کو دوست رکھتا ہو۔ ان کی شہادت ۳ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۳۶۔ حضرت زید دیلمیؓ

حضرت زید دیلمیؓ۔ سہم بن مازن کے غلام ہیں۔ سنان بن زید نے روایت کی ہے کہ میرے والد زید دیلمی رسول اللہؐ کی خدمت میں سہم بن مازن کی لونڈی کے ساتھ حاضر ہوئے اور دونوں مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو برس کے بعد اس لونڈی نے بچہ جنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ (لشکر) پر جریر بن سہم تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۳۷۔ حضرت زید بن ربیعہؓ

حضرت زید بن ربیعہؓ۔ اور بعض لوگوں نے صرف ربیعہ بیان کیا ہے۔ یہ قریشی اسدی خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ سے ہیں۔ حنین کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ بن زبیر کا کلام تھا اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ یزید بن ربیعہ بن اسود بن مطلب بن

اسد ہیں (ان کے قتل کا واقعہ یوں ہوا کہ) ان کا جناح نامی گھوڑا جس پر یہ سوار تھے ان کو لیے ہوئے بگڑ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۸۔ حضرت زیدؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت زیدؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم کہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ وہ جہاد سے بھی بھاگا ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۹۔ حضرت زید بن رقیشؓ

حضرت زید بن رقیشؓ۔ بنی امیہ کے حلیف ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس کو عروہ نے بیان کیا ہے ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ وہ زید بن قیس ہیں اور زہری نے ان کو زید بن رقیش بتایا ہے ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۰۔ حضرت زید بن سراقہؓ

حضرت زید بن سراقہؓ بن کعب بن عمرو بن عبد العزی ہیں۔ خزیمہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اہل فارس کے معرکہ میں شریک ہوئے اور جسر' مدائن کے واقعہ میں' سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ۱۵ھ میں شہید ہوئے ان کے سردار ابو عبید بن مسعود ثقفی تھے۔ یہ ابو نعیم و ابو موسیٰ کا کلام تھا جس کو دونوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یوم جسر کے معرکہ میں زید بن سراقہ بن کعب انصاری نجاری عدوی شہید ہوئے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زید' یوم جسر' ابی عبید کے معرکہ میں بمقام قادسیہ شہید ہوئے اور ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا بیان کہ زید جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے اور ان کے سردار ابو عبید تھے یہ کھلا ہوا اختلاف ہے کیونکہ یوم الجسر مسلمانوں اور فارسیوں کی مشہور رزم گاہوں سے ہے اور اس دن مسلمانوں کے سردار ابو عبید ثقفی تھے اور سعد اس دن وہاں موجود ہی نہ تھے اور ان لوگوں کا بیان ہے کہ جسر مدائن اور جسر قادسیہ کچھ بھی اصلیت نہیں رکھتا اور نہ ان دونوں مقاموں کی طرف جسر کو منسوب کرتے ہیں بلکہ جسر ابی عبید کہتے ہیں کیونکہ ابو عبید اسی میں شہید ہوئے تھے اور اس دن کو یوم قس ناطف بھی نہ کہنا چاہیے اور ابو عبید معرکہ قادسیہ اور مدائن تک باقی ہی نہ رہے اور نہ ان دونوں مقاموں میں کوئی ایسا معرکہ ہوا جس کو یوم الجسر کہتے کیونکہ مدائن غربی مسلمانوں نے لے لیا تھا اور اس درمیان میں کوئی ایسا معرکہ نہ ہوا جس میں پل پر سے عبور کر کے جنگ ہوئی اور مدائن شرقی جہاں (کسریٰ کے) ایوان تھے وہاں مسلمان اپنی سواریاں تیرا کر دجلہ طے کر گئے تھے اور وہاں کوئی پل موجود نہ تھا جس پر ہو کر گزرتے واللہ اعلم۔ اس نسب کو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور اس میں خزیمہ بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے اس نسب کو ذکر کیا ہے اور خزیمہ کی جگہ غزیۃ بیان کیا ہے۔

۱۸۴۱۔ حضرت زید بن سعنہؓ

حضرت زید بن سعنہؓ۔ یہود کے علماء اور مالداروں میں سے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ثابت قدم رہے اور نبی ﷺ

کے ساتھ اکثر مشاہد میں حاضر ہوئے اور غزوۂ تبوک سے مدینہ واپس آتے ہوئے انتقال کیا۔ عبداللہ بن سلام نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میری نگاہ جب محمد ﷺ کے چہرۂ انور پر پڑی تو میں نے نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لیں صرف دو علامتوں کی آزمائش باقی رہ گئی یعنی اس کا حلم غضب پر سبقت لے جائے گا اور جس قدر ان کے ساتھ جہالت کی جائے گی اسی قدر ان کا حلم بڑھتا جائے گا اور میں برابر آپ کے ساتھ تلطف ونرمی سے پیش آتا رہا تاکہ آپ سے مل جل کر آپ کے حلم وشدت کو آزماؤں۔

پس ایک دن رسول اللہؐ حجرات سے باہر آئے اور آپ کے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے پاس ایک آدمی بدوی صورت، اونٹنی پر سوار آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! فلاں بستی والے مسلمان ہو گئے ہیں اور ان پر قحط اور سختی پڑی ہے اگر آپ ان کی اعانت کے واسطے کچھ بھیجنا مناسب سمجھیں تو ایسا کیجئے۔ آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زید کہتے ہیں۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ سے کہا اے محمد (ﷺ) اگر آپ فلاں قبیلہ کی کھجوریں، ایک معین مقدار کو ایک خاص زمانے تک میرے ہاتھ بیچنا مناسب جانیے تو میں روپیہ دے دوں۔ آپ نے فرمایا اے یہودی! اس طرح نہیں بیچوں گا۔ بلکہ معین کھجوروں کو خاص زمانہ تک فروخت کروں گا اور فلاں قبیلہ کے باغ کا تعین نہ کروں گا۔ زید کہتے ہیں میں نے کہا اچھا آپ نے میرے ہاتھ فروخت کیا اور میں نے ۸۰ دینار آپ کو دے دیئے آپ نے وہ دینار اس آدمی کو عنایت کر دیئے۔ زید کہتے ہیں (ابھی) میعاد کے دو یا تین دن باقی تھے کہ رسول اللہؐ ایک انصاری کے جنازے کے ساتھ نکلے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان اور ایک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جب رسول اللہؐ نماز جنازہ پڑھا چکے میں آپ کے پاس آیا اور کرتے اور چادر کو جمع کر کے پکڑ لیا اور درشت روی سے آپ کی طرف نظر کی اور کہا اے محمد (ﷺ) کیا تم میرا حق نہ دو گے بخدا میں جانتا ہوں کہ اے بنو مطلب! تم بڑے نادہندہ ہو۔ زید کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی آنکھیں آپ کے چہرہ پر گردش کر رہی تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے خدا کے دشمن! کیا تو رسول اللہؐ سے ان کلمات کو کہہ رہا ہے جن کو میں سنتا ہوں قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اگر میں جس چیز کے فوت ہونے سے ڈرتا ہوں نہ ہوتا تو میں تمہارا سر تلوار سے اڑا دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سکون و مسکراہٹ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف دیکھ رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے عمر! تم کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تم کو زیبا تھا ان کو نرمی سے تقاضہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور مجھے اچھی طرح ادا کرنے کا مشورہ دیتے' اے عمر! جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو اور اپنے دھمکانے کے عوض میں' بیس صاع زیادہ دے دو۔ زید کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور میرا حق مع زیادتی کے دیا اور میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا: ''سعنہ'' نون کے ساتھ ہے اور یا کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے لیکن اکثر استعمال نون کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۲۔ حضرت زید بن سلمہؓ

حضرت زید بن سلمہؓ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ زید غلط ہے اور صحیح یزید ہے۔

۱۸۴۳۔ حضرت زید بن سہلؓ

حضرت زید بن سہلؓ بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناہ ابن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابوطلحہ تھی۔ انصاری خزرجی نجاری۔ عقبی بدری نقیب ہیں۔ ان کی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی تھیں۔ ان کے والد زید مناہ میں مل جاتے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ ام سلیم بنت ملحان کے شوہر ہیں جو انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نضر بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلمان نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ابوطلحہ نے ام سلیم کو شادی کا پیغام دیا ام سلیم نے جواب دیا کہ تمہارا ایسا آدمی واپس کرنے کے لائق نہیں ہے لیکن تم کافر ہو اور میں مسلمان مجھ کو تمہارے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہے اس کے سوا میں تم سے مہر میں کچھ نہ مانگوں گی اس پر وہ مسلمان ہو گئے اور یہی ان کا مہر ہوا۔ ثابت کہتے ہیں میں نے کسی عورت کو ام سلیم سے زیادہ بزرگ مہر نہیں سنا۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے بغلی قبر کھودی تھی۔ رسول اللہؐ کے بعد یہ صوم وصال رکھا کرتے تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے درمیان میں رسول اللہؐ نے بھائی چارا کرایا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ابوطلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت سے بہتر ہے۔ غزوۂ احد میں یہ رسول اللہؐ کے سامنے تیر اندازی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر تھے جب یہ تیر چلاتے رسول اللہؐ نگاہ اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں پڑتا ہے اس وقت ابوطلحہ اپنا سینہ بلند کر دیتے تا کہ آپ کے تیر نہ لگ جائے اور کہتے یارسول اللہؐ! آپ کو تیر نہ پہنچے گا کیونکہ میں سینہ سپر ہوں۔ زید کے مرض موت میں زید سے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہہ دینا کیونکہ وہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابویعلی تک خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بکر نے حمید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے دادا) ابی طلحہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کبودی رنگ کے مینڈھے قربانی کئے اور فرمایا پہلا محمد و آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ہے اور دوسرے کے ذبح کے وقت فرمایا کہ میری امت سے جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اس کی طرف سے ہے بعض لوگوں نے ان کی وفات سنہ ۳۴ھ یا ۳۳ھ یا ۳۲ھ لکھی ہے۔ اور مدائنی کا بیان ہے کہ ۵۱ھ میں وفات ہوئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جہاد کی وجہ سے یہ رسول اللہؐ کے زمانے میں بہت کم روزہ رکھتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک بجز ایام عید کے برابر روزہ رکھا ہے۔ اس کو ثابت نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے اس سے مدائنی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں ان کا حال بیان ہوا ہے۔

۱۸۴۴۔ حضرت زید بن شراحیلؓ

حضرت زید بن شراحیلؓ۔ اور بعض لوگوں نے یزید بن شراحیل بیان کیا ہے۔ انصاری تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد حمزہ بن عباس علوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن فضل ناظر قانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم

عبدالرحمٰن بن محمد بن ابراہیم بن شہدل مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن زیاد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن سعید بصری نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا یعلی بن مرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں جس شخص کا دوست ہوں پس علی اس کے دوست ہیں اے اللہ جو شخص ان کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو ان کو دشمن رکھے اس کو تو دشمن رکھ۔ راوی کہتا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پہنچے لوگوں سے پوچھا کس شخص نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ حضرت علی سے کچھ اوپر دس آدمیوں نے بیان کیا انہی میں یزید یا زید بن شراحیل انصاری بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۵۔ حضرت زید بن ابی شیبہؓ

حضرت زید بن ابی شیبہؓ۔ ان کی کنیت ابوشہم تھی۔ قیس بن ابی حازم نے ان سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام بیان کیا ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا اور عنقریب ان کا ذکر باب الکنی میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ شہم: شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۴۶۔ حضرت زید بن صامتؓ

حضرت زید بن صامتؓ انصاری تھے۔ اور بعض لوگوں نے زید بن نعمان بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن مخلد ابن عامر بن زریق زرقی بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوعیاش تھی۔ اور ان کے نسب میں اس سے زیادہ اختلافات ہیں جن کا ذکر باب الکنی میں پوری طرح ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ تمام اقوال میں زید بن صامت سب سے زیادہ درست ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابہ میں سے انس بن مالک اور تابعین میں سے ابوصالح سمان اور مجاہد نے ان سے روایت کیا ہے لیکن ان دونوں (یعنی ابوصالح سمان اور مجاہد) کی سماعت صحیح نہیں کیونکہ ان کی وفات پہلے ہوگئی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۴۷۔ حضرت زید بن صحارؓ

حضرت زید بن صحارؓ عبدی۔ اہل حجاز میں معدود تھے ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان ابن خشیم سے، انہوں نے جعفر بن زید بن صحار سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں نبیذ بناتا ہوں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مزفت اور قرع اور جر اور نقیر میں نہ پیو۔ (مزفت اس برتن کو کہتے ہیں جس پر قیر ملا گیا ہو۔ قرع کدو اور کاسہ کو کہتے ہیں اور جر، سبو کو اور نقیر کھٹلی کو جس میں نبیذ وغیرہ بنایا جائے، کہتے ہیں) ان برتنوں میں پینے کی اس وجہ سے ممانعت ہوئی کہ یہ شراب نوشی میں مستعمل ہوتے تھے ان کو دیکھ کر پھر شراب کا شوق چرائے گا اور صبر، دشوار ہو جائے گا اس لیے ان برتنوں کے استعمال ہی کی ممانعت کر دی گئی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۸۔ حضرت زید بن صوحانؓ

حضرت زیدؓ بن صوحان بن حجر بن حارث بن ہجرس بن صبرہ بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی ابن عبدالقیس ربعی عبدی تھے۔ ان کی کنیت ابوسلمان یا ابوسلیمان یا ابوعائشہ تھی۔ صعصعہ بن صوحان اور سیحان بن صوحان کے بھائی ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ کلبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیان جمل کے ناموں میں زید بن صوحان عبدی کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ نبیؐ کے زمانے میں تھے اور آپ کے صحابی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسی طرح بیان کرتے ہیں لیکن میں ان کے صحابی ہونے سے واقف نہیں۔ ہاں یہ نبیؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے تھے اور بڑے فاضل دیندار مخیر اور سردار قوم تھے یہی حال ان کے بھائیوں کا تھا' جنگ جمل میں قبیلہ عبدالقیس کا علم انہی کے پاس تھا۔ نبی ﷺ سے بچند وجوہ' مروی ہے کہ آپ سفر میں تھے کہ ایک مرتبہ غنودگی سے سر جھکالیا اور کہنے لگے زید و مازید' جندب وما جندب یعنی زید اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے۔ لوگوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ یہ میری امت کے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک کا ہاتھ جنت میں تمام بدن سے پہلے جائے گا پھر اس کا باقی بدن جائے گا اور دوسرا ایک ایسی تلوار مارے گا جس سے حق و باطل جدا ہو جائے گا سو زید کا ہاتھ تو جنگ جلولاء یا قادسیہ میں فارسیوں کے مقابلے پر شہید ہوا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے اور جندب نے ولید بن عقبہ کے سامنے جادوگر کو مار ڈالا جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ زید بن صوحان زخمی کو معرکہ جمل' سے اٹھا آئے ابھی ان میں کچھ دم تھا ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا اے ابوسلمان تم کو جنت مبارک ہو انہوں نے کہا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا۔ ہم لوگوں سے ان کے دیار میں لڑے اور ان کے امام کو شہید کر ڈالا پس کاش جب ہم نے ظلم کیا تھا صبر بھی کرتے عثمان سیدھے راستے پر گزر گئے۔ اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی انہوں نے کہا مجھے خبر ہوئی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں خالد کا کلام سنا اور ان کو پکارا خالد نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر پوچھا کہ اگر میں تم سے کچھ دریافت کروں صاف صاف مجھ سے بیان کر دو گے۔ خالد نے جواب دیا ہاں۔ اور مجھ کو کون چیز روک سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ طلحہ کیا ہوئے خالد نے جواب دیا وہ شہید ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر پوچھا زبیر کا کیا حال ہوا؟ خالد نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا خالد نے کہا کہ ہم (بھی) اللہ ہی کے واسطے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ہمارا خون زید و اصحاب زید پر ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ زید بن صوحان کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں حضرت عائشہؓ نے ان کے حق میں کلمات خیر کہے۔ میں نے کہا بخدا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں کبھی نہ جمع کرے گا انہوں نے کہا خاموش رہو کیونکہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ زید نے نبی ﷺ سے کوئی حدیث نہیں روایت کی۔ ان کی روایت صرف حضرت عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہے اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۴۹۔ حضرت زیدؓ بن عاصم

حضرت زیدؓ بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری تھے ابوموسیٰ اور ابن کلبی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ زید بن عاصم بن کعب بن منذر بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ بسا اوقات اس سے نسب نہ جاننے والوں کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ زید عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے پھر غزوۂ احد میں اپنی بیوی ام عمارہ اور اپنے دونوں لڑکوں حبیب اور عبداللہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ان کی کنیت ابوحسن ہے۔ پس اگر ان کی کنیت ابوحسن ہے تو ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور اس وقت ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۰۔ حضرت زیدؓ بن عامر

حضرت زیدؓ بن عامر۔ ثقفی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ عمرو بن اسمٰعیل بن عبدالعزیز بن عامر نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن عامر سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن عامر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیمی داری سے کہا (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو انہوں نے بیت عینون اور مسجد ابراہیم مانگی' آپؐ نے عنایت کر دی۔ پھر آپ نے فرمایا اے زید (جو کچھ مانگنا ہو) مجھ سے مانگو میں نے اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے امن وایمان کی درخواست کی آپ نے میرے واسطے دعا کر دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۱۔ حضرت زیدؓ بن عایش

حضرت زیدؓ بن عایش۔ مزنی صحابی ہیں۔ صاحب روایت ہیں حباب بن زید نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ قیس ابن عاصم آئے میں نے آپ کو کہتے سنا کہ یہ قبیلہ وبر کے سردار ہیں۔ ابن ماکولا نے اس کو بیان کیا ہے۔ حباب: حاء کے پیش کے ساتھ اور اس میں دو باء ہیں ایک نقطہ والی' اور عایش: نیچے دو نقطہ والی یاء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۸۵۲۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ انصاری ہیں۔ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ کا منتر پیش کیا آپ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ یہ مضبوطیاں ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۵۳۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ۔ انصاری تھے۔ ان کی حدیث کو فراس نے شعبی سے انہوں نے زید بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا

ہے ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے اور ابو نعیم نے اپنی سند کو پہلے زید کے تذکرے میں بیان کیا ہے جن سے حسن روایت کرتے ہیں اور کہا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۵۴۔ حضرت زید بن عبداللہؓ

حضرت زید بن عبداللہؓ۔ انصاری تھے۔ عبداللہ بن زید کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کی کہ ان کے دادا عبداللہ نے تمام مال خیرات کر دیا ان کے والد زیدؓ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ نے اپنا کل مال خیرات کر دیا ہے اور نہ میرے پاس اور نہ ان کے پاس کوئی اور مال ہے۔ رسول اللہؐ نے عبداللہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صدقے کو قبول کر لیا اور تمہارے والدین پر واپس کر دیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں زید بن ثعلبہ کے بیان میں یہ حدیث گزر چکی ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو اور زید بن ثعلبہ کے نسب کو وہیں بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس کو یہاں بیان کیا ہے اور یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے یا تو لکھنے والوں سے غلطی ہو گئی یا خود مصنف سے اور غالب گمان یہی ہے کہ مصنف سے ہوئی ہو کیونکہ میں نے چند مسموعہ نسخوں میں اسی طرح دیکھا ہے اور ابو موسیٰ پر واجب تھا کہ جن زید کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کو ابن مندہ پر استدراک کے واسطے ذکر کرتے کیونکہ یہ نسب اس نسب سے علیحدہ ہے اگرچہ درست نہیں ہے اور ابن مندہ نے زید بن عبداللہ کو تین عنوان قرار دیئے ہیں اور ان میں سے ایک میں لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور ابو نعیم نے ان دونوں عنوانوں کو جن کو ابن مندہ نے ایک بتایا ہے ایک ہی بیان میں ذکر کیا ہے اور اس عنوان کو ذکر ہی نہیں کیا اور ابو عمر نے زید بن عبداللہ کو صرف ایک ہی عنوان قرار دیا ہے جس میں تعویذ کا ذکر ہے اور مثل ابو نعیم کے اور کوئی عنوان نہیں ذکر کیا اور یہی درست ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۵۵۔ حضرت زید ابو عبداللہؓ

حضرت زید ابو عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ احمد بن عمرو بن سرح نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے صالح بن عبداللہ بن صالح بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا زید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ عرفہ کی شام کو کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اللہ نے تم پر آج کے دن احسان کیا اور تمہارے نیکوکاروں کی وجہ سے بدکاروں کو بخش دیا اور تم میں سے نیکوکاروں کو منہ مانگی مراد عنایت کی اور جو کچھ تمہارے درمیان برائیاں تھیں ان کو معاف کر دیا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے اس کو ابن ابی فدیک سے روایت کیا ہے اور سند میں عن جدہ نہیں ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۶۔ حضرت زید ابو عبداللہؓ

حضرت زید ابو عبداللہؓ۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ایک مجہول شخص ہیں ابو شہاب نے طلحہ بن زید سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے آسمانی برکتوں کو اس کے ساتھ اتارا ہے اور زمین کی برکتوں کو اسی کے واسطے نکالا ہے۔ اس کو احمد بن

یونس نے شہاب سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے اور غیاث بن ابراہیم نے ابن ابی عبلہ سے انہوں نے عبداللہ بن ام حرام انصاری سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۵۷۔ حضرت زید بن عبیدؓ

حضرت زید بن عبیدؓ بن معلیٰ بن لوذان۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ میرے خیال میں یہ برادر رافع بن معلیٰ انصاری کے بیٹے ہیں۔اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۸۔ حضرت زید ابوعجلانؓ

حضرت زید ابوعجلانؓ۔ان کی کنیت ابوعجلان ہے۔ابن عمر کے غلام نافع نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن زید کو عبداللہ بن عمر سے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے سنا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے قبلہ رخ پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی علی نے ابوالحسن علی بن سعید عسکری سے روایت کر کے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے۔

۱۸۵۹۔ حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ

حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ۔ بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو حارث بن عمرو انصاری کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۱۸۶۰۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ

حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک قریشی عدوی سعید بن زید کے والد ہیں۔ جو عشرۂ مبشرہ میں تھے اور عمر بن خطاب کے چچا زاد بھائی ہیں۔نفیل میں ان کا نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ نبی ﷺ سے لوگوں نے زید کے بارے میں دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ زید تنہا ایک جماعت کے برابر قیامت کے دن ہوں گے۔زید جاہلیت میں خدا کی عبادت کیا کرتے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا دین تلاش کرتے تھے اور اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرا رب ابراہیم کا رب ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے۔اور قریش کے ذبیحوں کی برائیاں ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے واسطے آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے گھاس اگائی پھر تم غیر اللہ کے نام پر اس کو ذبح کرتے ہو۔یہ ان کا کہنا صرف بغرض اس فعل کے انکار اور خدا کے بزرگ جاننے کی وجہ سے تھا یہ بتوں کی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے۔ مقام بلدح میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وحی نازل ہونے سے پیشتر ملے تھے اور زندہ درگور کرنے کی رسم کے مخالف تھے۔

ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن محمد بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد

بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن عبدالمجید نے املاءً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی۔

ابوزکریا نے کہا کہ اور ہم کو عبداللہ بن مغیرہ بن ہاشم کے غلام نے اسحٰق بن ابی اسرائیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے خبر دی' وہ کہتے تھے' ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کے ایک گرم دن میں آپ کے پیچھے سوار نکلا' ہم سے' زید بن عمرو بن نفیل ملے اور ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔ نبیؐ نے پوچھا اے زید! کیا وجہ کہ تمہاری قوم تم کو دشمن رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! یہ دشمن میرے کسی فائدے کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ اس دین یعنی دین حق کی تلاش کے واسطے نکلا ہوں یہاں تک کہ علماء خیبر کے پاس پہنچا میں نے ان کو اللہ کی عبادت شرک کے ساتھ کرتے پایا میں نے کہا یہ دین وہ نہیں ہے جس کو میں چاہتا ہوں میرے وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھے نے کہا کہ تم ایسا دین ڈھونڈ ھتے ہو جس کا پابند میں بجز حیرہ کے ایک بڈھے کے اور کسی کو نہیں جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ میں ان کے پاس جانے کی غرض سے چلا جب انہوں نے مجھ کو دیکھا پوچھا تم کن لوگوں سے ہو۔ میں نے کہا میں بیت اللہ کے لوگوں سے ہوں۔ جہاں کانٹے اور قرظ (برگ سلم جس سے کھالوں کو صاف کرتے ہیں) کے درخت ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جس چیز کو تم تلاش کرتے ہو وہ خود تمہارے شہر میں ظاہر ہوئی ہے یعنی ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس کے ستارے نکل آئے ہیں اور جن کو تم نے دیکھا ہے وہ سب گمراہی میں ہیں۔

زید نے کہا میں نے کچھ بھی نہیں محسوس کیا ہے زید (راوی نے) بیان کیا کہ زید بن عمرو کی وفات ہوگئی اور جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ زید تنہا قیامت کے دن ایک امت ہوں گے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی' وہ کہتے تھے' مجھ سے ہشام بن عروہ نے' اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے' روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو خانہ کعبہ سے پشت ٹیکے ہوئے دیکھا کہ کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم میرے سوا دین ابراہیم پر تم میں سے کوئی نہیں ہے۔ اور وہ کہا کرتے تھے اے اللہ! اگر میں تیرا پسند تر طریقہ عبادت جانتا تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا۔ لیکن افسوس میں اس سے واقف ہی نہیں ہوں پھر اپنی ہتھیلی پر سجدہ کرتے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زید کے گھر والوں نے بیان کیا کہ جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوتے کہتے لبیک حقا حقا تعبدًا و رقًا اور میں تجھ سے ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے اور کھڑے کھڑے کہتے کہ میری ناک تیرے سامنے ذلیل وخوار ہے۔ جب تو مجھ کو تکلیف دے گا میں برداشت کرلوں گا نیکی ہی کو میں چاہتا ہوں نہ خوش حالی کو اور بیہودہ بکنے والا خوش بیان کی طرح نہیں ہوسکتا۔

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ خطاب بن نفیل نے زید بن عمرو بن نفیل کو تکلیف دی یہاں تک کہ وہ مکہ کی بلندی پر چلے گئے اور غار حرا میں جا کر فروکش ہوئے جو مکہ کے مقابلہ میں ہے اور خطاب نے مکہ کے نوجوانوں اور جاہلوں کو لگا دیا تھا کہ ان کو مکہ میں نہ آنے دیں

زید مکہ میں علانیہ نہیں داخل ہو سکتے تھے اور جب پوشیدہ داخل ہو جاتے اور ان لوگوں کو خبر ہوتی تو خطاب سے جا کر کہہ دیتے تھے اور ان کو تکلیف دیتے اور نکلوا دیتے تھے اس خوف سے کہ کہیں لو۔گوں کا دین نہ بگاڑ دیں اور کوئی ان سے الگ ہو کر ان کا پیرو کار نہ بن جائے۔خطاب زید کے چچا اور ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے کیونکہ عمرو بن نفیل نے اپنے والد کے بعد خطاب کی والدہ سے نکاح کر لیا تھا انہیں سے زید بن عمر پیدا ہوئے زمانہ بعثت کے قبل زید کی وفات ہوگئی۔ورقہ بن نوفل نے ان کا مرثیہ کہا ہے ۔

رشدت و انعمت ابن عمرو وانما تجنبت تنورًا من النار حامیا

بدینک ربالیس رب کمثلہ وترکک اوثان الطواغی کماھیا

وقدیدرک الانسان رحمۃ ربہ ولو کان تحت الارض ستین وادیا

''اے ابن عمرو تم نے راہ ہدایت پائی۔اور تم آگ کے تنور سے بچ گئے۔اس لیے کہ تم نے ایسے پروردگار کی عبادت شروع کی جس کے مثل کوئی دوسرا نہیں ہے اور تم نے سرکش بتوں کی پرستش چھوڑ دی۔کبھی انسان کو پروردگار کی رحمت اس حال میں پہنچ جاتی ہے کہ وہ تحت الثریٰ میں پہنچنے کے قریب ہوتا ہے۔''

زید کہا کرتے تھے کہ اے قریش کے گروہ! تم اپنے کو (خود کو) ریا سے بچاؤ کیونکہ یہ محتاجی پیدا کرتا ہے۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۱۔حضرت زید بن عمیرؓ

حضرت زید بن عمیرؓ۔انہوں نے علاء بن حضرمی کے خط پر جو رسول مقبولؐ نے ان کو لکھ کر دیا تھا گواہی کی تھی۔غسانی نے حارث بن ابی اسامہ کی سند سے نقل کر کے ان کا ذکر لکھا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۲۔حضرت زید بن عمیر عبدیؓ

حضرت زید بن عمیر عبدیؓ۔عبدی صحابی ہیں۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۳۔حضرت زید بن عمیر کندیؓ

حضرت زید بن عمیر کندیؓ ہیں۔ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری قوم نے ایک چراگاہ رکھائی تھی اور انہوں نے (اس اس طرح) کیا پھر شن اور عمیرہ نے ان پر چھاپہ مارا پس اگر میں بھی اپنی قوم کے ہمراہ لوٹ مار کروں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اے زید! وہ باتیں گئیں اور اسلام ظاہر ہو گیا اور اللہ نے جاہلیت کے غرور کو دور کر دیا اور مسلمان مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔مضر اور ربیعہ اور یمن برابر ہیں اور عرب کے آزاد اور غلام سب اسلام میں بھائی ہیں۔اس کو تم خوب جان لو۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۶۴۔حضرت زید بن قیسؓ

حضرت زید بن قیسؓ۔بنی امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔یہ محمد بن اسحٰق کا کلام ہے۔عروہ بن زبیر نے شہداء یمامہ میں ذکر کیا ہے کہ زید بن رقیش بنی امیہ کے حلیف تھے اسی طرح عروہ نے اس کو اول میں ایک را کی زیادتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ان کا بیان

پیچھے ہو چکا ہے۔ اس کو ابو موسیٰ نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔

۱۸۶۵۔ حضرت زید بن کعابہؓ

حضرت زید بن کعابہؓ۔ کعابہ کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یزید ہے۔

۱۸۶۶۔ حضرت زید بن کعب سلمیؓ

حضرت زید بن کعب سلمیؓ۔ سلمی بہزی ہیں۔ صاحب الحمار العقیر کے لقب سے مشہور تھے۔ بغوی نے ان کا نام زید بن کعب بیان کیا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا تھا۔ یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سلمہ ضمری سے انہوں نے بہزی سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ کے قصد سے چلے یہاں تک کہ جب وادی روحاء میں پہنچے' لوگوں نے ایک جنگلی گدھا' ذبح شدہ پایا۔ اس کو رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس گدھے کو ٹھہرا رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے۔ جب اس کا مالک بہزی آیا اس نے کہا اس گدھے کی بابت آپ کو اختیار ہے آپ نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا کہ اس کو ساتھیوں پر تقسیم کر دو اس کو حماد بن زید اور ہشیم اور علی بن مسہر نے یحییٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور بہزی کو نہیں ذکر کیا اور ابن ہاد نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے اس کو روایت کیا ہے اور بہزی کا ذکر (سند میں) نہیں کیا۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۶۷۔ حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ۔ ان کا ذکر ارقم کے بیان میں ہے۔ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۸۶۸۔ حضرت زید بن کعبؓ

حضرت زید بن کعبؓ اور بعض لوگوں نے کعب بن زید اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ زید نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے خاندان بنی غفار کی ایک خاتون سے شادی کی تو اس میں سفید داغ دیکھے۔ ابو معاویہ ضریر نے جمیل بن زید بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید بن کعب کے والد زید کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انشاء اللہ کعب بن زید کے بیان میں اس کو پوری طرح سے بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۶۹۔ حضرت زید بن لبیدؓ

حضرت زید بن لبیدؓ بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ انصاری بیاضی خاندان بنی بیاضہ بن عامر بن زریق سے تھے۔ ابو نعیم نے اس کو بیان کیا ہے۔ عروہ بن زبیر نے بیعت عقبہ کے شرکاء انصار کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ خاندان بنی بیاضہ سے زید بن لبید شریک عقبہ تھے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے انؓ کا بیان لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ زیاد بن لبید بھی (شریک عقبہ) تھے مگر اہل سیر نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور ممکن ہے کہ دونوں بھائی ہوں واللہ اعلم۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ زیاد ہے کیونکہ

اہل سیر میں سے کسی نے شرکاء عقبہ میں زید بن لبید کو نہیں بیان کیا بجز عروہ کی روایت میں اور یہ روایت بہت ہی موہوم اور دیگر اہل سیر کی روایت کے مخالف ہے اور ابو نعیم نے زید بن لبید کو دو عنوان میں ذکر کیا ہے ان میں سے ایک میں بیان کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی طرف سے حضر موت پر عامل مقرر تھے لیکن یقیناً یہ کاتب کی غلطی ہے اس وجہ سے کہ یہ زید کے نام کے جتنے بیان تھے ان سب میں آخری بیان ہے اس کے بعد زیاد کا بیان شروع ہوتا ہے لہٰذا کوئی دوسرا زید کا بیان نہیں ہو سکتا پس یقیناً وہ کاتب کی غلطی ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۷۰۔ حضرت زید بن لُصیت

حضرت زید بن لُصیت۔ خاندان قینقاع کا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ چلے یہاں تک کہ جب تبوک کے راستہ میں آپ کی اونٹنی کھو گئی آپ کے صحابہ اس کو ڈھونڈھنے چلے اور آپ کے پاس عمارہ بن حزم انصاری بیٹھے ہوئے تھے اور عمارہ کے ساتھ میں زید بن لصیت منافق تھا اس نے کہا کیا محمد اپنے کو نبی نہیں کہتے اور آسمان کی باتیں نہیں بتاتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟ (یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو یہ ذرا سی بات ضرور جان لیتے کیونکہ جو شخص آسمانی باتیں جانتا ہو اس کے واسطے ایسی ایسی باتیں جان لینا کوئی مشکل ہے ادھر یہ منافق اس قسم کی باتیں کہہ رہا تھا ادھر فوراً آپ کو خبر ہو گئی اور آپ نے فرمایا (آپ کے پاس اس وقت عمارہ بن حزم بیٹھے تھے) کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ محمد تم کو اپنا نبی ہونا بتاتے ہیں اور آسمانی باتوں کی خبر دیتے ہیں حالانکہ ان کو اپنی اونٹنی کی بھی خبر نہیں کہ کہاں ہے۔ بخدا میں (کسی چیز کو) بغیر خدا کے بتائے نہیں جان سکتا اور اس نے مجھ کو بتا دیا ہے کہ وہ ایک وادی میں ہے اس کی مہار کو ایک درخت نے روک لیا ہے لوگ گئے اور وہاں سے اونٹنی آپ کے سامنے لا حاضر کی' عمارہ اپنی قیام گاہ کی طرف آئے اور لوگوں کو رسول اللہؐ کے ایک آدمی کی حالت بیان کرنے سے خبر دی۔ عمارہ کے ہمراہیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو زید نے تمہارے آنے سے پہلے کہا تھا عمارہ زید کے پاس آئے اور زید کی گردن دبا کر کہا کہ میرے خیمہ میں مصیبت ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں۔ اے خدا کے دشمن میرے پاس سے چلا جا بخدا تو ہرگز میرے ساتھ نہ ہو۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زید نے توبہ کر لی تھی اور بعض کہتے ہیں نہیں۔ منافق ہی مرا۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ بعض لوگ ''لصیت'' کو ''نصیب'' پڑھتے ہیں۔

۱۸۷۱۔ حضرت زید بن مالکؓ

حضرت زید بن مالکؓ۔ مالک کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اور بھائی ابو عیسیٰ احمد نے ۵۱۷ھ میں خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد الجبار ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبد الرحمٰن اور ابو الفرج بن شہریار نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو موسیٰ عیسیٰ بن ابراہیم فابزانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں آدم بن ابی ایاس عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن ابی عیاش نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں مسجد کے ارادے سے نکلا کہ

زید بن مالک مل گئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھ کر مجھ پر تکیہ لگا لیا اور میں اس وقت جوان تھا جوانوں کی طرح قدم بڑھا کر چلا۔ زید نے کہا پاس پاس قدم رکھو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اس کو ہر قدم کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ نام آدم کی کتاب ثواب الاعمال میں اس روایت سے واقع ہوا ہے اور بعض لوگوں نے اس کو ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے اور بجائے زید بن مالک کے زید بن ثابت بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۷۲۔ حضرت زید بن مربع رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مربع رضی اللہ عنہ بن قیظی۔ (خاندان) بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث یزید بن شیبان کے پاس ہے۔ صالح بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مربع کا نام زید ہے اور اسی کے مثل ابن معین نے بیان کیا ہے یزید بن شیبان ازدی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابن مربع انصاری ہمارے پاس آئے ہم (اس وقت) عرفہ میں امام سے دور جگہ میں تھے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا کا بھیجا ہوا ہوں آپ نے مجھ کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تم اپنے مشاعر پر رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث پر ہو۔ زید اور ان کے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور مرارہ صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۸۷۳۔ حضرت زید بن مرس رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مرس رضی اللہ عنہ۔ انصاری تھے۔ اس کو بعض راویوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس میں وہم کیا ہے' ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن زیدہ نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہمیں ابونعیم نے خبر دی' ابن زیدہ اور ابونعیم نے کہا کہ ہمیں سلیمان طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بدر کے انصاری ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ خاندان بنی خدرہ بن عوف بن حارث سے زید بن مرس (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا کہ (بجائے ابن مرس کے) ابن مزین ہے۔

۱۸۷۴۔ حضرت زید بن مزین رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن مزین رضی اللہ عنہ بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ خزرجی حارثی ہیں۔ ابن شہاب اور محمد بن اسحٰق نے شرکاء بدر میں زید بن مزین کو بیان کیا ہے اسی طرح بیان کیا ہے عبد بن محمد بن عمارہ انصاری نے جو ابن قداح کے نام سے مشہور ہیں اور واقدی نے یزید ابن مزین بیان کیا ہے اور ایسا ہی ابوسعید سکری نے بھی بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آ کر جب مہاجرین و انصار میں بھائی بندی قائم کی تھی تو زید بن مزین اور مسطح بن اثاثہ میں بھائی چارا کرایا تھا یہ عروہ بن زبیر سے مرس آخر میں سین کے ساتھ مروی ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اور یہ مزین زا اور اس کے بعدی دونوں کے ساتھ ہے یہ

ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ سے مروی ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابونعیم سے جدارہ جیم سے مروی ہے حالانکہ وہ خدرہ اور خدارہ انصار کے دو خاندان ہیں جو دونوں کے ساتھ ہیں۔ میں نے استیعاب کے حاشیہ پر فاضل اشیری کے (ہاتھ سے) لکھا ہوا دیکھا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ ابوعمر نے مزین میم کے ضمہ اور یا کو تشدید کے ساتھ قلمبند کیا ہے اور سیرت اصل ظاہر میں مزین میم کے کسرہ اور ی کے سکون کے ساتھ ہے اور دار قطنی نے مزین کے میم کو ضمہ اور زای کو فتحہ اور ی کو سکون لکھا ہے اور ایسا ہی ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۵۔ حضرت زید بن معاویہ

حضرت زید بن معاویہ نمیری قرہ بن دعموص کے چچا ہیں۔ ان کا اسلام قرہ بن دعموص کی حدیث میں مذکور ہے۔ جس کو عبدربہ بن خالد نے اپنے والد سے انہوں نے عائذ بن ربیعہ بن قیس سے انہوں نے عباد بن زید سے انہوں نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اسلام آیا تو بنی نمیر نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا پس زید بن معاویہ اور ان کے بھتیجے قرہ اور حجاج بن نبیرہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر پورا قصہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو یونہی بیان کیا ہے۔

۱۸۷۶۔ حضرت زید بن ملحانؓ

حضرت زید بن ملحانؓ بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے یہ ام سلیم کے بھائی ہیں۔ یہ عدوی کا کلام تھا۔ اشیری نے اسکو ذکر کیا ہے۔

۱۸۷۷۔ حضرت زید بن مہلہلؓ

حضرت زید بن مہلہلؓ بن زید بن منہب بن عبدرضا بن مختلس بن ثوب بن کنانہ بن مالک بن نابل بن نبہان۔ ان کا نام سودان ہے جو عمر بن غوث کے بیٹے ہیں۔ طائی نبہانی تھے اور زید خیل کے لقب سے مشہور تھے اور مولفۃ القلوب میں شمار ہوتے تھے پھر مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام خیر و خوبی سے رہا۔ ۹ھ میں نبیؐ کے پاس وفد طے میں آئے تھے اور نبیؐ نے ان کا نام زید خیر رکھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی آدمی کی صفت جاہلیت میں نہیں بیان کی گئی مگر یہ کہ وہ اسلام میں اس سے کم ثابت ہوا اور تمہاری اور اپنی ان کو کچھ زمینیں جاگیر میں دی تھی۔ ان کی کنیت ابومکنف تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث دونوں مسلمان اور صحابی کے مرتبے کو پہنچے اور قتال مرتدین میں خالد بن ولید کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنی سواری بٹھا کر اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نو دن کی مسافت سے آپ کے پاس آیا ہوں میں نے اپنی سواری کو تھکایا اور راتوں کو بیدار رہا اور نو دنوں تک پیاسا رہا صرف آپ سے دو باتیں پوچھنے کی غرض سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے جواب دیا زید خیل آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زید خیر اس کے بعد فرمایا کہ پوچھو انہوں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی کیا علامت ہے اور جس کو نہیں چاہتا اس کی کیا نشانی ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا یہ حال ہے کہ میں خیر اور اہل خیر کو اور جو عمل خیر

کرتا ہے اس کو دوست رکھتا ہوں اور اگر میں عمل خیر کرتا ہوں تو اس کے ثواب کا امیدوار رہتا ہوں اور اگر کوئی بھلائی کی بات مجھ سے رہ جاتی ہے تو اس پر غمگین ہوتا ہوں آپ نے فرمایا یہی علامت ہے اس شخص کی جس کو اللہ چاہتا ہے اور جس کو نہیں چاہتا ہے اور اگر اللہ تم کو نامرادوں میں کرتا تو تم کو اس کے واسطے مستعد کر دیتا پھر کچھ نہ پرواہ کرتا کہ کس وادی میں تم ہلاک ہو گئے۔ زید خیر عمدہ شاعر خوش بیان شجاع کریم تھے۔ ان کے اور کعب بن زہیر کے درمیان ہجو گوئی کا سلسلہ جاری تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے ان کو اپنا گھوڑا لے لینے کا اتہام لگایا تھا۔ جب یہ نبیؐ کے پاس سے لوٹے تو راستہ میں بخار آنے لگا اور گھر پہنچ کر وفات کر گئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں انتقال کیا۔ انہوں نے جاہلیت میں عامر بن طفیل کو قید کیا تھا اور ان کی پیشانی کے بال تراش لئے تھے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۸۔ حضرت زید بن ودیعہؓ

حضرت زید بن ودیعہؓ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۷۹۔ حضرت زید بن وہبؓ

حضرت زید بن وہبؓ جہنی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے اور نبی ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے آپ کے پاس آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ ابو سلیمان ان کی کنیت تھی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہیوں میں تھے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ بغدادی نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی۔ وہ کہتے تھے' ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن ابی سلیمان نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی' وہ کہتے تھے مجھ سے زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس لشکر میں تھے جو خوارج کی طرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت سے ایک ایسا گروہ نکلے گا کہ وہ قرآن کو اس طرح پڑھے گا کہ تمہارا قرآن ان کے قرآن کے سامنے کچھ بھی نہ معلوم ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کوئی چیز ہوگی آخر حدیث تک ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے خود ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابو موسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

۱۸۸۰۔ حضرت زید ابو یسارؓ

حضرت زید ابو یسارؓ۔ ان کی کنیت ابو یسار ہے' رسول اللہؐ کے غلام تھے' مدینہ میں رہتے تھے ان کی روایت کردہ حدیث کو بلال بن یسار بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا' زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو وا توب الیہ کہے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ یہ زید بن بولی کے بیان

میں گزر چکا ہے اس کو ابواحمد عسکری نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور زید بن بولی رسول اللہؐ کے غلام اور زید ابو یسار ایک ہی ہیں ہم نے اس کو اس وجہ سے بیان کر دیا ہے تا کہ یہ گمان نہ ہو کہ دونوں الگ الگ ہیں۔

۱۸۸۱۔ حضرت زید بن یساف ؓ

حضرت زید بن یساف ؓ بن غزیہ بن عطیہ بن خنساء بن مبذول احد میں شریک ہوئے تھے ان کی والدہ شموس بنت عمرو بن زید تھیں اس کو اشیری نے عدوی کی روایت سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۱۸۸۲۔ حضرت زیید ؓ بن صلت

حضرت زیید ؓ بن صلت کندی تھے۔ واقدی نے ان کو ان لوگوں کے بیان میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا شمار بنی جمح میں تھا پھر عباس بن عبدالمطلب سے مل گئے انہوں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان کو اشیری نے ابوعمر پر استدراک کے لیے بیان کیا ہے۔ زیید: زا کے بعد دویا ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

باب السین مع الف

۱۸۸۳۔ حضرت سابط بن ابی حمیضہ ؓ

حضرت سابط بن ابی حمیضہ ؓ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ یہ اور صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب وہب میں جا کر مل جاتے ہیں سابط سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سابط کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے تو چاہیے کہ وہ میری وفات کی مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط (یعنی عبدالرحمٰن ثابت کے پوتے) ہیں۔ لیکن یحییٰ کے بیان میں اعتراض ہے۔

۱۸۸۴۔ حضرت سابق ؓ (رسول اللہؐ کے غلام)

حضرت سابق ؓ۔ نبی ﷺ کے خادم تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے جس کے راوی کوفی ہیں جس میں شعبہ پر اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے خادم ہیں پس میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے نبیؐ سے سنی ہوئی کوئی بات بیان کرو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح و شام رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا (یعنی میں اللہ کی پروردگاری اور دین اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے راضی ہوا۔) کہہ لیا کرے اللہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے گا۔

اور اس حدیث کی اسناد میں مسعر پر بھی اختلاف واقع ہوا ہے اور اس کو عبدالعزیز بن ابان نے مسعر سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے نبیؐ کے خادم سابق سے روایت کر کے باب الدعاء میں نقل کیا ہے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ

وہم ہے اور مسعر کے ساتھیوں کی روایت ابوعقیل سالم بن بلال قاضی واسط سے اور ان کی روایت سابق بن ناجیہ سے اور ان کی روایت ابوسلام سے درست ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے بروایت عبداللہ بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے' ابوعقیل قاضی واسط سے' انہوں نے سابق بن ناجیہ سے' انہوں نے ابوسلام سے' روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ حمص کی مسجد میں ایک آدمی آیا لوگوں نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے خادم ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے رسول اللہؐ سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ مسلمان صبح وشام تین مرتبہ' رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا آخر حدیث تک جیسا کہ اوپر گزر چکا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ سابق کا صحابہ میں ہونا صحیح نہیں ہے۔

۱۸۸۵۔ حضرت ساریہ بن اوفیؓ

حضرت ساریہ بن اوفیؓ۔ نبیؐ کے پاس آئے تھے آپ نے ان کو علم دے کر بنی مرہ کی طرف بھیجا تھا انہوں نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا انہوں نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی ساریہ نے ان پر تلوار چھوڑ دی اور جب انہوں نے زیادہ قتل کیا تو سب مسلمان ہو گئے اور جو ان کے گردونواح میں قبیلہ قیس کے لوگ تھے وہ اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ولید بن ظفر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۸۶۔ حضرت ساریہ بن زنیمؓ

حضرت ساریہ بن زنیمؓ بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ بہت سخت دوڑنے والے تھے انہی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ میں چلے جاؤ کہہ کر آواز دی تھی۔ ہمیں احمد بن عثمان بن علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے اپنے گھر میں بمقام اصبہان' خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن مرسی بن مردویہ' حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے' ہم سے عبداللہ بن اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا' وہ کہتے تھے' ہمیں جعفر صائغ نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروزی نے بیان کیا' وہ کہتے تھے ہمیں فرات ابن سائب نے میمون بن مہران سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک بار اثنا خطبہ میں یا ساریۃ الجبل اوالجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی اے ساریہ پہاڑ میں پناہ لو جو شخص بھیڑیے کی رعایت کرتا ہے ظلم کرتا ہے) کہہ اٹھے اس پر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس کہنے کی وجہ سے الگ کر دیئے جائیں گے یعنی یہ کلام مجنوں کا سا ہے مجنوں خلافت کے لائق نہیں اس لیے ان کو خلافت سے دست بردار کر دینا چاہیے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کو خطبہ میں کیا ہو گیا تھا انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ وہ تمہارا قول یا ساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم ہے حضرت

مر نے پوچھا کہ کیا یہ میری زبان سے نکلا تھا حضرت علی نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کافروں نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا ہے اوران کے قریب پہنچے جاتے ہیں اور مسلمان ایک پہاڑ کے پاس سے گزر رہے ہیں اور گروہ اس پہاڑ میں چلے جائیں تو پھر جو ملے اس کو مار ڈالیں اور کامیاب ہوں اور اگر اس پہاڑ سے بڑھ جائیں تو ہلاک ہوں اسی لیے میری زبان سے وہ کلمات نکلے جن کا سننا تم بیان کرتے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ایک ماہ کے بعد فتح کی خوشخبری لے کر آدمی آیا اور س نے بیان کیا کہ اس نے اسی دن آواز اسی وقت پہاڑ سے گزرتے وقت یا ساریہ !الجبل الجبل کی آواز سنی جو حضرت عمر کی آواز کے مشابہ تھی اور ہم پہاڑ کی طرف چلے گئے اور اللہ نے ہم کو کامیاب کیا ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۱۸۸۷۔ حضرت ساعدہ بن حرامؓ

حضرت ساعدہ بن حرامؓ بن محیصہ۔ بشیر بن یسار نے ان سے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اوران کی حدیث کسب حجام کے بارے میں ہے۔ ابن اسحٰق نے بشیر ابن یسار سے روایت کی ہے کہ ساعدہ بن حرام بن محیصہ نے ان سے بیان کیا کہ محیصہ بن مسعود کا ایک حجام غلام تھا جس کو ابوطیبہ کہتے تھے نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اس کی کمائی اپنے پانی کے اونٹ پر خرچ کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ مرسل ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ساعدہ بن محیصن آخر میں نون کے ساتھ بیان کیا ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کی روایت سے کوئی حدیث نہیں بیان کی ہے۔

۱۸۸۸۔ حضرت ساعدہ ہذلیؓ

حضرت ساعدہ ہذلیؓ۔ عبداللہ کے والد ہیں۔ ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بت سواع کے پاس دوسو خارشتی بکریاں برکت طلب کرنے کے واسطے لائے تھے کہ بت کے پیٹ سے کسی پکارنے والے کی آواز سنائی دی جو کہہ رہا ہے کہ نبی احمد نامی کی وجہ سے جنوں کا مکر جاتا رہا اور ہم پر شہابوں کی مار پڑی ساعدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بکریوں کا رخ گھر کی طرف پھیر دیا' راستے میں ایک آدمی ملا جس نے رسول اللہؐ کے ظاہر ہونے کی مجھ کو خبر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۱۸۸۹۔ حضرت ساعدہ بن ہلواثؓ

حضرت ساعدہ بن ہلواثؓ۔ ساعدہ یا ساعد ابن ہلواث مازنی ہیں۔ اسمر کے والد ہیں۔ یہ اوران کے بیٹے اسمر دونوں صحابی تھے۔ اور ہم اسمر کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۰۔ حضرت ساعدہؓ

حضرت ساعدہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو میدان میں ایک کنواں عنایت کیا تھا۔ ایاس بن قتادہ کے بیان میں ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۱۔ حضرت سالف بن عثمانؓ

حضرت سالف بن عثمانؓ بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی تھے۔ مدائنی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ جب ثقیف کا وفد نبیؐ کے پاس آیا انہوں نے خواہش کی کہ ان کو انہی کے دین پر چھوڑ دیا جائے آپ نے فرمایا کہ اللہ اس سے انکار کرتا ہے پھر آپ نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہے۔ جب ثقیف کا وفد مسلمان ہو گیا رسول اللہؐ نے احلاف میں سے سالف بن عمرو بن معتب کو ثقیف کے صدقے وصول کرنے پر مقرر کیا۔ کلبی نے ان کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ یہ طائف کے والی ہوئے تھے اور انہی کی نجاشی نے مدح کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۲۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ ابوحذیفہ)

حضرت سالمؓ۔ ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب سالم بن عبید بن ربیعہ بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے سالم بن معقل بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ یہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی کے غلام ہیں سالم اصطخر' ملک فارس کے رہنے والے تھے اور صحابہ اور موالی میں بہت بڑے فاضل تھے۔ اور ان کا شمار مہاجرین میں ہے اس وجہ سے کہ ابوحذیفہ کی بیوی قبیتہ انصاریہ نے جب ان کو آزاد کر دیا تو ابوحذیفہ نے ان کو متبنیٰ کر لیا تھا اسی وجہ سے ان کا شمار مہاجرین میں ہوا اور ابوحذیفہ کی بیوی کے آزاد کرنے کی وجہ سے انصار بنی عبید میں بھی ان کا شمار ہوا اور قریش میں بھی یہ منسوب ہیں جس کی وجہ گزر چکی کہ ابوحذیفہ نے ان کو اپنا متبنیٰ کیا تھا اور عجمیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں کیونکہ انہی میں سے تھے اور قراء میں سے تھے اس وجہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن کو چار شخصوں سے حاصل کرو اور انہی چار میں ان کو بھی بیان کیا۔ انہوں نے نبیؐ سے پہلے مدینہ میں ہجرت کی تھی اور مہاجرین کو نماز پڑھاتے تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی تھے کیونکہ یہ قرآن سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن اسعد بن یحییٰ بن بوش نے اجازۃً خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بناء نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن آبنوسی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان سعید بن رحمت بن نعیم نے خبر دی' انہوں نے کہا کہ میں نے ابن مبارک کو حنظلہ بن ابی سفیان سے بروایت ابن سابط بیان کرتے سنا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہؐ کے پاس آنے میں دیر ہوئی آپ نے پوچھا کہ تمہارے رکنے کا کیا سبب ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک قاری قرآن پڑھ رہا ہے اور اس کی خوبی قراءت کو بیان کیا۔ آپ نے چادر لے لی اور باہر نکلے دیکھا کہ وہ سالم ابوحذیفہ کے غلام تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے تم جیسے کو میری امت میں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر ان کی تعریف کرتے رہتے یہاں تک کہ وفات کے قریب جب خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا تھا فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو میں اس کو مشورہ پر ہرگز نہ چھوڑتا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر ان کی رائے سے خلیفہ مقرر کر دیتے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور معاذ بن ماعض کے درمیان میں مواخات قائم کی تھی اور ابوحذیفہ نے بھی ان کو اپنا متبنیٰ کر لیا تھا جس طرح کہ رسول اللہؐ نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ کیا تھا اور ابوحذیفہ ان کو بالکل اپنا بیٹا ہی خیال کرتے تھے اور اپنی

بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ سے ان کی شادی کر دی تھی فاطمہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے ہجرت کی تھی اور قریش کی
لونڈیوں میں سب سے اول تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ادعوھم لاباٰئھم (الاحزاب: ۵) نازل فرمائی تو سبھوں نے جن
غلاموں کو متبنیٰ کیا تھا ان کو ان کے آباء کی طرف واپس کر دیا اور جن کے باپوں کا پتہ نہ چلا تو ان کے آقاؤں کو واپس کر دیا پس سہلہ
بنت سہیل بن عمرو عامریہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ بات بیان کی جس کی خبر ہم کو ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد
اور ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور محمد
بن ابی عمر نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے بیان کیا کہ سالم ابوحذیفہ کے غلام اور ابوحذیفہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ
ان کے گھر میں رہتے تھے پس سہلہ بنت سہل نبیؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم عاقل بالغ ہو گیا ہے اور ہمارے پاس آتا رہتا ہے
اور میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ کے دل میں اس کے بارے میں (یعنی شادی وغیرہ کا) کچھ خیال ہے۔ نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تم ان
کو دودھ پلا دو تم ان پر حرام ہو جاؤ گی اور ابوحذیفہ کے دل میں جو خیال ہے وہ جاتا رہے گا سہلہ نے ابوحذیفہ کے پاس آ کر کہا کہ
میں نے ان کو دودھ پلایا ہے۔ اس سے ابوحذیفہ کے دل میں جو بات تھی وہ جاتی رہی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو
مانا ہے اور دوسری ازواج مطہرات نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔

سالم رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ہمیں یحییٰ
بن اسعد بن بوش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن موسیٰ آبنوسی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن فتح جلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سفیان بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعثمان نے
ابن مبارک سے انہوں نے ابراہیم بن حنظلہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ یمامہ کی جنگ میں لوگوں نے ابوحذیفہ
کے غلام سالم سے کہا کہ علم کی تم حفاظت کرو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم کو تم سے کچھ اندیشہ ہے اس لیے ہم کسی دوسرے کو علم دیں
گے۔ سالم نے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی خطرے کی بات ظاہر ہو تو میں اس وقت قرآن کے حاملوں میں بہت بُرا ہوں گا۔ سالم کا داہنا
ہاتھ لڑتے لڑتے کٹ گیا تب انہوں نے علم بائیں ہاتھ میں لے لیا جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم کو گردن میں دبا لیا اور کہا وما محمد
الا رسول ----- وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر (آل عمران: ۱۴۴-۱۴۶) (یعنی محمد تو رسول ہی ہیں اور کتنے نبی ہیں جن کے
ساتھ ہو کر بہت اللہ والے لڑے) جب سالم گر گئے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ ابوحذیفہ کیا ہوئے لوگوں نے جواب دیا وہ شہید ہو
گئے پھر ایک آدمی کا نام لے کر پوچھا وہ کیا ہوئے؟ لوگوں نے جواب دیا وہ بھی شہید ہو گئے سالم نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے بیچ
میں لٹاؤ۔ جب یہ شہید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو ثبیتہ بنت یعار کے پاس جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا بھیجی
انہوں نے اس کو نہ لیا اور کہا کہ اس کو سائبہ نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی میراث کو بیت المال میں داخل کر دیا۔
ثابت بن قیس بن شماس اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور
ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے سالم کو عبید کا بیٹا بتایا ہے حالانکہ وہ بالکل غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ
نے شاید عتبہ کو عبید کر دیا یا یہ کہ ثبیتہ کے نسب میں جنہوں نے ان کو آزاد کیا تھا عبید کو دیکھا ہو اس کو سالم کا نسب خیال کر لیا کیونکہ ثبیتہ

یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک کی بیٹی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۹۳۔ حضرت سالمؓ بن حرملہ

حضرت سالمؓ بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی تھے نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ سلیمان بن عبدالعزیز بن عتبہ بن سالم بن حرملہ عدوی نے اپنے والد عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد سالم بن حرملہ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے یہ اس وقت کم سن قریب بہ بلوغ تھے اور ان کے گیسو تھے اور رسول اللہؐ کے طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت کی رسول اللہؐ نے آپ کو دعائے خیر دی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کی کتاب میں بجائے حشر کے حبیش دیکھا ہے اور امیر ابونصر نے ''حشر'' حاء مہملہ میم مفتوحہ اور شین معجمہ سے قلمبند کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن حشر عدوی صحابی ہیں۔ انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے اس کو عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا ہے اور ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ سالم عدی رباب سے تھے۔

۱۸۹۴۔ حضرت سالمؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت سالمؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے۔ عمر بن ہارون نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام سالم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی ازواج مطہراتؓ اپنے سر کے بالوں کو چار چوٹیاں کر کے باندھتی تھیں اور جب غسل کرتیں سب بالوں کو جمع کر لیتیں۔ اس کو خارجہ بن مصعب نے جعفر سے روایت کیا ہے اور سالم کو سلمی سے بدل دیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ

حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ۔ ان کی کنیت ابوشداد تھی۔ عبسی حمصی ہیں۔ رسول اللہؐ کی وفات میں حاضر ہوئے تھے۔ اور حمص میں سکونت پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ معن بن عیسیٰ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوشداد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی وفات میں حاضر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۶۔ حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند

حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند۔ ان کی کنیت ابوہند تھی۔ یہ حجام تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوہند کا نام سنان تھا سالم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کے پچھنے لگائے اور سنگی سے خون پی لیا اور کہا کہ یارسول اللہؐ! میں نے خون کو پی لیا آپ نے فرمایا اے سالم! تم پر افسوس ہے کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ خون حرام ہے اب پھر ایسا نہ کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۷۔ حضرت سالمؓ بن عبید

حضرت سالمؓ بن عبید اشجعی۔ اہل صفہ میں سے تھے کوفہ میں رہتے تھے۔ ہلال بن یساف اور نبیط بن شریط اور خالد بن عرفطہ

...تے ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے سلمہ بن عبیط سے انہوں نے اپنے ...لد عبیط بن شریط اشجعی سے انہوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ...ب رسول اللہؐ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار برہنہ لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا بخدا میں جس شخص کو یہ کہتے سنوں ...ا کہ رسول اللہؐ فوت ہو گئے تو میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا سالم نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے ...احب یعنی صدیق اکبر کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا اور ان کو پا کر رونے لگا انہوں نے پوچھا کہ شاید رسول اللہؐ فوت ہو گئے ...یں۔ میں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جو شخص آپ کی وفات کا نام لے گا میں اس کو اپنی تلوار سے مار ڈالوں گا ...ضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کی نعش پر گر پڑے پھر پڑھا انک میت ...انھم میتون۔ (الزمر: ۳۰) بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ لوگ (کفار) بھی مریں گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا ...سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ اس سے سب لوگوں کو یقین ہو گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ...ہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سالم بن عبید سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر ...کے خبر دی کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ الحمدللہ کہے اور جو شخص اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے ...اور اس کے جواب میں چھینکنے والا ویغفر اللہ لی ولکم کہے اور بعض روایتوں میں ہلال اور سالم کے درمیان میں ایک آدمی اور ...مذکور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۹۸۔ حضرت سالم عدویؓ

حضرت سالم عدویؓ۔ خاندان عدوی سے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے بیٹے ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ سالم رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے یہ اسوقت جوان تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دعائے خیر دی تھی سالم نے رسول اللہؐ کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے طہارت کی تھی ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو عدی قریش سے نہیں خیال کرتا ہوں میں کہتا ہوں کہ یہ سالم عدوی وہی سالم بن حرملہ ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جو عدی بن عبد مناۃ بن اُدّ بن اوس سے تھے اور یہی عدی رباب ہیں۔ اور ابوعلی بن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سالم بن حرملہ بن زہیر بن عبداللہ بن خنبش بن عدی بن مالک بن تمیم بن دوَل بن حسل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کے بیٹے ہیں۔ ابن ماکولا اور عبدالغنی اور دار قطنی نے خنبش کی جگہ پر حشر بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۹۹۔ حضرت سالمؓ بن عمرو

حضرت سالمؓ بن عمرو۔ عمری ہیں۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے سواری طلب کی تھی اس کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے سوار کرنے کے واسطے کچھ نہیں پاتا اور وہ لوگ گھروں کو واپس چلے گئے وہ سات آدمی یعنی علبہ بن زید حارثی اور عمرو بن غنم ساعدی اور عمرو ہرمی واقفی اور ابن لیلی مزنی اور سالم بن عمرو عمری اور سلمہ بن صخر زرقی اور

عبداللہ بن کعب تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابن مندہ نے کیا ہے مگر ابن مندہ نے سالم کے والد کا نام عمیر بیان کیا ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

۱۹۰۰۔ حضرت سالمؓ بن عمیر

حضرت سالمؓ بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ یہ خوات بن جبیر کے بھتیجے ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ سالم بن عمیر بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوفی عمری تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ بھی رونے والوں میں سے ہیں۔ عطاء اور ضحاک نے ابن عباس سے آیت ولا علی الذین اذا ما اتوک الخ (التوبہ:۹۲) کی تفسیر میں روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ سالم بن عمیر خاندان بنی عمرو بن عوف سے اور ثعلبہ بن زید خاندان بنی حارثہ سے انہیں لوگوں میں سے ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کو اس سے پہلے جو بیان گزر چکا ہے اس میں ذکر کیا ہے اور یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۹۰۱۔ حضرت سالمؓ بن وابصہ

حضرت سالمؓ بن وابصہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کو طبری نے قبیلہ بنی اسد کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ بقیہ نے مبشر بن عبید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے سالم بن وابصہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ان درندوں میں لومڑی سب سے زیادہ شریر ہوتی ہے اور اس حدیث کو محمد بن شعیب نے مبشر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے وابصہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۰۲۔ حضرت سائبؓ بن اقرع

حضرت سائبؓ بن اقرع بن عوف بن جابر بن سفیان بن عبد یالیل بن سالم بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہیں۔ ان کی والدہ ملیکہ تھیں۔ سائب اپنی والدہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی۔ سائب اصبہان کے والی مقرر ہوئے تھے اور یہیں وفات پائی اور ان کی اولاد یہیں رہیں۔ سائب فتح نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نعمان کے پاس خط دے کر بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ سائب عثمان بن ابی العاص کے چچا کے بیٹے ہیں اور دونوں نے عثمان کا نسب بیان کیا ہے کہ عثمان بن ابی العاص بن بشیر بن عبید بن دھمان و بروایتی عبدالرحمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ) سائب عثمان کے قریبی چچازاد بھائی نہیں ہیں) ہاں وہ ثقیف کے ایک گھرانے سے ہیں جو دونوں آٹھویں پشت یعنی مالک بن حطیط میں مل جاتے ہیں پس اگر ابن مندہ اور ابونعیم نے قریبی چچازاد بھائی ہونا نہیں ارادہ کیا تو پھر اس کو بالخصوص بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

۱۹۰۳۔ حضرت سائبؓ بن حارث

حضرت سائبؓ بن حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ھصیص بن کعب بن لوئی قریشی سہمی ہیں۔ حارث کی کنیت ابو وداعہ تھی۔ جنگ بدر میں یہ کفار کے ساتھ تھے اور ابو مرثد غنوی نے حارث کو گرفتار کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ان کو پکڑے رہو کیونکہ ان کا ایک زیرک لڑکا ہے پھر حارث کے بیٹے مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ میں دے کر چھوڑا لیا یہ بدر کے پہلے قیدی تھے جن کا فدیہ دیا گیا۔ ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے سائب بیان کیا ہے لیکن درست مطلب ہے اور ابو عمر نے سائب بن ابی وداعہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہی کو اخو مطلب بھی کہتے ہیں ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ سائب کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کر دیئے تھے۔ انہوں نے اس کو امام بخاری سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کی رو میں اگر (اپنے قول سے) یہ مراد لی ہے کہ مطلب قید ہوئے تھے (نہ سائب) تو دونوں صحیح نہیں ہیں کیونکہ ابو وداعہ قید ہوئے تھے اور مطلب نے فدیہ دیا تھا اس کو زبیر وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے خود ہی مطلب بن وداعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ مطلب اپنے باپ کا فدیہ دینے یوم بدر میں آئے تھے انہی دونوں کا قول اس مراد کو رد کرتا ہے اور اگر ابو نعیم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سائب صحابی نہ تھے صرف مطلب ہی صحابی تھے تو بھی ابن مندہ کے سائب کو صحابی بیان کرنے میں ایک جماعت نے موافقت کی ہے کیونکہ امام بخاری اور ابو عمر وغیرہما نے ان کو صحابی بیان کیا ہے اور انساب قریش کے امام زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی وداعہ کے بابت لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مکہ میں نبیؐ کے شریک تھے اور ان کی والدہ خناس قبیلہ خزاعہ کے خاندان بنی اسعد بن منشو بن عبد سے تھیں۔

سعید: سین کے پیش اور عین کی زبر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۴۔ حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس

حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی ہیں۔ طائف کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحٰق نے اس کو بیان کیا ہے۔ یہ سائب حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سائب طائف کے واقعہ میں گئے تھے اور اس کے بعد شام کے علاقہ میں بمقام اردن فحل کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ فحل کا واقعہ ذوالقعدہ ۱۳ھ اوائل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوا تھا۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ ۱۴ھ میں ہوا' حارث بن قیس بن عدی کی اولاد منقطع ہوگئی۔

فحل: فاء کی زیر کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۵۔ حضرت سائبؓ بن ابی حبیش

حضرت سائبؓ بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی ہیں۔ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے انہی کی بابت کہا تھا کہ یہ ایسے آدمی ہیں جن میں ہم کوئی عیب نہیں جانتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا عیب میں نہ بیان کر سکتا ہوں اور بعض لوگوں

نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سائب کے بیٹے عبداللہ کے واسطے فرمائی تھی اور یہ شریف وبلند مرتبہ تھے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب ہی کے حق میں یہ فرمایا تھا۔ سائب سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۰۶۔ حضرت سائبؓ بن حزن

حضرت سائبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن میتب کے چچا تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ میتب اور عبدالرحمٰن اور سائب اور ابومعبد حزن کے بیٹے ہیں اور ان کی والدہ ام حارث بنت سعید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل تھیں۔ مصعب زبیری نے کہا ہے کہ میتب بن حزن کے سوا کسی سے حدیث مروی نہیں ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

عایذ: نیچے دو نقطے والی یاء کے ساتھ ہے۔

۱۹۰۷۔ حضرت سائبؓ بن خباب

حضرت سائبؓ بن خباب۔ ان کی کنیت ابومسلم ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ صاحب المقصورہ کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ فاطمہ بنت عتبہ بنت بن ربیعہ بن عبدشمس کے غلام تھے ان کی روایت سے صرف ایک حدیث ہے کہ وضو بغیر خروج ریح کے نہیں ٹوٹتا خروج ریح خواہ آواز ہو یا بلا آواز۔ محمد بن عمرو بن عطاء اور اسحٰق بن سالم اور سائب کے بیٹے مسلم نے سائب سے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۷۷ھ میں ہوئی تھی اور ان کی عمر اس وقت ۹۲ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۰۸۔ حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی

حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی۔ ان کی کنیت ابوسہلہ تھی عطاء بن یسار اور صالح بن حیوان نے ان سے روایت کی ہے عطاء کی روایت کردہ حدیث کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو ڈرایا الخ مرفوع ہے اور صالح کی روایت کردہ حدیث امام کے قبلہ کی طرف تھوکنے کے بارے میں ہے یہ ابوعمر کا بیان تھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ سائب بن خلاد جہنی خلاد کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پائخانہ جائے تو چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے اور ایسا ہی ابن مندہ نے کہا ہے اور دونوں نے سائب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب دعا مانگتے اپنے کف دست کو اپنے چہرہ تک اٹھاتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو اس مقام پر بیان کیا ہے اور ابوعمر نے اس کو سائب بن ابی خلاد جہنی کے تذکرہ میں (جس کو انہوں نے تیسرا تذکرہ قرار دیا ہے) بیان کیا ہے۔ ہمیں ابواحمد بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرو نے بکر بن سوادہ جذامی سے انہوں نے صالح بن حیوان سے انہوں نے ابوسہلہ سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ احمد بن صحابی نے کہا کہ ایک آدمی نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب

نماز سے فارغ ہوئے تو نبیؐ نے فرمایا کہ چاہیے یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے اس کے بعد اس شخص نے پھر نماز پڑھانی چاہی لوگوں نے اس کو نبیؐ کے کہنے کی وجہ سے روکا رسول اللہؐ کے پاس اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا ہاں (میں نے کہا تھا) اور راوی کہتا ہے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم نے اللہ اور اللہ کے رسول کو تکلیف دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں اس پر گفتگو ہوگی۔

۱۹۰۹۔ حضرت سائبؓ بن خلاد انصاری

حضرت سائبؓ بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسہلہ تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو بیان کیا ہے اور دونوں نے (ابوسہلہ) ان کی کنیت بیان کی ہے اور ابوعمر نے اس کو سائب بن خلاد جہنی کی کنیت بھی بیان کی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ان سائب کی کنیت بھی بیان کی ہے اور اس بیان میں لکھا ہے کہ سائب بن خلاد بن سوید۔ انصاری خزرجی بنوکعب بن خزرج سے ہیں ان کی کنیت ابوسہلہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سائب باتفاق بنوکعب بن خزرج سے ہیں اور یہ کعب مشہور قبیلہ ساعدہ کے والد نہیں ہیں جن میں سے سعد بن عبادہ تھے بلکہ یہ کعب، خزرج بن حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس نسب میں ہے اور ساعدہ اور کعب کے والد خزرج دونوں چچازاد بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ان سے ان کے بیٹے خلاد نے روایت کی ہے، ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ، اور بہت سے لوگوں نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ سب کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو بلند آواز سے لبیک کہنے کا حکم دوں۔ تینوں نے یہاں اس کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ جس کی ہم کو ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے مسلم بن ابی مریم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے سائب بن خلاد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ اس کو ڈرائے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے نہ اس کے فرائض مقبول ہوں گے اور نہ نوافل۔ ابوعمر نے اس حدیث کو سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض راویوں نے اس کو سائب سے روایت کیا ہے اور بعض نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو مالک اور ابن عیینہ اور ابن جریج اور معمر نے روایت کیا ہے اور ان لوگوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے خلاد بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سائب بن خلاد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابوعبید قاسم بن سلام سے روایت کی ہے کہ سائب بن خلاد بدر میں شریک ہوئے اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ ۹۱ھ

میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۰۔حضرت سائبؓ

حضرت سائبؓ۔خلاد جہنی کے والد ہیں۔ان کے بیٹے خلاد نے ان کی روایت سے نبی ﷺ سے تین پتھروں سے استنجا کرنے کی حدیث روایت کی ہے اس کو زہری اور قتادہ نے خلاد سے انہوں نے اپنے والد سائب سے نقل کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان تھا۔میں کہتا ہوں ابو عمر نے سائب بن خلاد اور سائب ابو خلاد کو تین تذکرے قرار دیئے ہیں۔ایک سائب بن خلاد بن سوید انصاری دوسرا سائب ابو خلاد جہنی اور ابو عمر نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور سائب ابو خلاد کا ایک بیان بڑھا دیا ہے۔اور استنجا کی حدیث جس کو ابو عمر نے اس بیان کے شروع میں لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے سائب بن خلاد جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے پس اس کی تحقیق کرنی چاہیے۔میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ دو ہیں اور یہ سائب خلاد کے والد وہی سائب بن خلاد جہنی ہیں اور ان کا لڑکا خلاد ان سے روایت کرتا ہے۔ابو عمر کو اس وجہ سے شبہ ہوا کہ سائب ابن خلاد جہنی کے تذکرہ میں ان سے ان کے بیٹے کا روایت کرنا مذکور نہیں ہوا صرف عطا اور صالح کی روایت کا بیان ہے اسی لیے جب انہوں نے خلاد کی روایت اپنے والد سے دیکھی تو ان کو دوسرا شخص سمجھ لیا واللہ اعلم۔

دونوں کے ایک ہونے کے گمان کو اس سے اور بھی قوت ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے جو ان سے روایت کرتے ہیں اور قبیلہ کا نام متحد ہے۔اور ابو عمر نے سائب بن خلاد جہنی اور سائب انصاری دونوں کی کنیت ابو سہلہ بیان کی ہے اور ابو نعیم اور ابن مندہ دونوں نے سائب انصاری کی کنیت (ابو سہلہ) بتائی ہے۔اور بخاری نے بھی ابن مندہ اور ابو نعیم کی طرح دو ہی شخص یعنی ابو سہلہ اور جہنی بیان کئے ہیں اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ابو سہلہ سائب بن خلاد کی روایت کردہ حدیثوں کا عنوان قرار دے کر بلند آواز سے لبیک کہنے اور اہل مدینہ کے ڈرانے کی حدیث روایت کی ہے۔اور اسی ضمن میں لکھا ہے کہ یہ حدیثیں عطا سے مروی ہیں اور انہوں نے سائب بن خلاد برادر بنی حارث بن خزرج سے روایت کی ہے پس امام احمد نے دونوں کو ایک ہی کر دیا کیونکہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جن دو حدیثوں کو دو عنوانوں میں ذکر کیا ہے امام احمد نے ان دونوں کو ایک ہی میں بیان کر دیا۔واللہ اعلم

۱۹۱۱۔حضرت سائبؓ بن ابی سائب

حضرت سائبؓ بن ابی سائب۔ان کا نام صیفی ہے جو عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہیں' قریشی مخزومی تھے۔اور بعض لوگوں نے ان کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کو بیان کیا ہے یہ بعثت سے پہلے مکہ میں نبیؐ کے شریک تھے لیکن اس میں اختلاف ہے بعض تو انہی کو شریک بیان کرتے ہیں اور بعض ان کے والد کو اور بعض کہتے ہیں کہ قیس بن سائب شریک تھے اور بعض لوگ اوروں کو بیان کرتے ہیں۔سائب کے اسلام میں اختلاف واقع ہوا ہے ابن اسحٰق اور زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے کہ سائب بدر میں بحالت کفر مارے گئے اور زبیر نے اس کے خلاف ایک اور روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج اور بیت اللہ کا طواف کیا ان کے ہمراہ ان کا لشکر بھی تھا اس نے سائب بن صیفی کو پتھر مارے وہ گر پڑے معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا اے معاویہ تم ہم کو بیت اللہ کے گرد پچھاڑتے ہو آگاہ ہو خدا کی قسم میں نے تمہاری

ماں کے ساتھ شادی کرنے کا قصد کیا تھا۔ حضرت معاویہ نے کہا کاش تم کرتے تاکہ میں مثل ابوسائب یعنی عبداللہ بن سائب کے آتا۔ اس روایت سے سائب کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابوسائب رسول اللہؐ کے ساتھ ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے ایک حصہ دیا تھا۔ سائب بن ابی سائب' مولفۃ القلوب میں سے تھے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ مسلم بن حجاج نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب مخزومی اور ان کے بیٹے عبداللہ بن سائب صحابی تھے اور ایسا ہی مدینی نے بھی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب وہی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آتا ہے کہ بہت اچھے شریک تھے نہ غصہ کرتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا یہ مجاہد بن جبر کے آقا تھے اور مجاہد نے اس شخص سے جو سائب کو پکڑ کر چلتا تھا اور اس نے سائب سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا صحابہ نے میرا تذکرہ اور تعریف شروع کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں میں آپ کا شریک تھا۔ پس آپ بہت اچھے شریک تھے نہ دھوکا دیتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے تھے۔ اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے شریک تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ سائب بن نمیلہ ان کے سوا کوئی اور شخص ہیں جن سے ایک حدیث مروی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے نصف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں متقدمین سے کسی کو نہیں جانتا جس نے سائب کے والد کا نام نمیلہ بیان کیا ہو اور یہ بات بعید نہیں ہے کہ دونوں ایک ہوں کیونکہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوالجواب سے انہوں نے عمار بن زریق سے انہوں نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن نمیلہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۲۔ حضرت سائبؓ بن سوید

حضرت سائبؓ بن سوید۔ مدنی تھے۔ محمد بن کعب قرظی نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ تمہارے کھیت سے چڑیاں کچھ نہیں کھاتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کا ثواب لکھ لیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۳۔ حضرت سائبؓ بن عبداللہ

حضرت سائبؓ بن عبداللہ۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسود بن عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم یعنی ابن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ عثمان بن عفان مجھ کو فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس لائے اور لوگ میری تعریف کرنے لگے سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم مجھ سے ان کی تعریف نہ کرو یہ جاہلیت میں میرے ساتھی تھے سائب کہتے ہیں میں نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ بہت اچھے ساتھی تھے۔ سائب کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا اے سائب تم اپنے ان اخلاقوں پر نظر کرو جن کو زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے ان کو اسلام میں

بھی کرتے رہو یعنی مہمانوں کی ضیافت کرو اور یتیموں کی بزرگی کرو اور ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ فضل بن دکین نے سفیان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سائب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آپ کو دیکھا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (البقرہ:۲۰۱) فرما رہے تھے۔ اسی طرح اس کو بہت لوگوں نے ابن دکین سے نقل کیا ہے اور حسین بن حفص اور محمد بن کثیر نے سفیان سے روایت کیا ہے اور دونوں نے (بجائے سائب بن عبداللہ کے) عبد اللہ بن سائب بیان کیا ہے اور اسی کو ابو عاصم اور عبدالرزاق اور ہشام بن یوسف اور امیہ بن شبل اور محمد بن ثور صنعانیون نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبید سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے نقل کیا ہے اور یہی ٹھیک ہے اس کو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے میں کہتا ہوں ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے سائب بن سائب کے بیان میں اسی حدیث کو جس کو ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے روایت کیا ہے ذکر کیا ہے اور نیز مجاہد سے اس حدیث کو بھی روایت کیا ہے جس میں یہی مضمون ہے کہ سائب نے کہا میں نے نبیؐ کے حضور میں گیا لوگ میری تعریف کرنے لگے اور ان تمام اختلافات کو سائب بن ابی سائب کی بابت ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۱۴۔ حضرت سائبؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت سائبؓ بن عبدالرحمٰن۔ محمود بن آدم نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سائب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ان کی خالہ ان کو نبیؐ کی خدمت میں لے گئیں آپ نے ان کو دعا دی اس کی برکت سے ان کی عمر ۹۴ سال کی ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابو نعیمؒ نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے ابن مندہ کا کلام نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں بعض ناقلین نے وہم کیا ہے اور سائب بن عبدالرحمٰن بیان کر دیا ہے حالانکہ وہ سائب بن یزید ہیں ان کا ذکر آگے آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۹۱۵۔ حضرت سائبؓ بن عبید

حضرت سائبؓ بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ان کی کنیت ابو شافع تھی یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہیں اور ان کی والدہ شفاء بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف تھیں۔ سائب نبیؐ سے بہت مشابہ تھے۔ خطیب ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بغدادیؒ نے قاضی ابو الطیب طبری سے روایت کی ہے کہ امام شافعی کے دادا سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے۔ یہ بنو ہاشم کی طرف سے علم بردار تھے مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے اور فدیہ دے کر مسلمان ہو گئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ فدیہ دینے سے پہلے کیوں نہ مسلمان ہو گئے انہوں نے جواب دیا کہ میں مسلمانوں کو ان کے کھانے سے محروم کرنا نہیں چاہتا تھا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۱۶۔ حضرت سائبؓ بن عثمان

حضرت سائبؓ بن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ یہ ابتداء اسلام

میں مسلمان ہوئے اور اپنے والد قدامہ اور چچا عبداللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں گئے تھے اور ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو بدر اور تمام مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں کچھ اوپر تیس برس کے ہو کر شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۱۷۔ حضرت سائبؓ بن عمیر

حضرت سائبؓ بن عمیر۔ قبیلہ ازد سے ہیں۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ان کو سائب بن یزید بن اخت نمر نے علاء بن حضرمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین رات ٹھہرے۔ ابن اسماعیل نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے سائب بن عمیر قاری کو حکم دیا کہ اگر سعد بن خولہ مر جائیں تو مکہ میں نہ دفن کئے جائیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر کے بیٹوں نے مکہ سے ان کے نکالنے کا ارادہ کیا عبداللہ بن خالد نے ان کو روک دیا اور کہا کہ لوگ ان کے پاس موجود ہو گئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے حدیث مذکور کو سائب بن اخت نمر سے انہوں نے علاء سے نقل کیا ہے۔

۱۹۱۸۔ حضرت سائبؓ بن عوام

حضرت سائبؓ بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ قریشی اسدی ہیں زبیر بن عوام کے بھائی تھے ان کی والدہ صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قریشیہ زہریہ تھیں لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ صفیہ نے سائب کے بارے میں یہ شعر کہا ہے۔ سائب صفیہ کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

یسبنی السائب من خلف الجدر   لکن ابو الطاھر زبار امر

سائب مجھ کو دیوار کے پیچھے سے گالی دیتا ہے۔ لیکن ابو طاہر (یعنی زبیر) باز رکھنے والا ہے"۔

صفیہ نے زبیر کی کنیت ابوالطاہر رکھی تھی۔ سائب احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام بن خویلد شہید ہوئے۔ (اس عبارت میں کچھ الفاظ گر گئے ہیں اس وجہ سے عبارت مسلسل نہیں ہے جیسا کہ اس کی بحث آگے آتی ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے جو کلام نقل کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے بنو عبدالدار سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس میں انہوں نے غلطی کی ہے اور ابن اسحٰق سے جو مروی ہے کہ خاندان بنی اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ سے سائب شریک احد ہوئے اور یہی درست ہے اور جنگ یمامہ میں بنو عبدالدار سے جو شہید ہوئے وہ یزید بن اوس بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔ اس نسخہ میں عبدالدار کے بعد مقتول کا نام گر گیا ہے اور بنو اسد کا نام شروع کر دیا ہے کہ بنو اسد سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ابن مندہ نے خیال کر لیا کہ سائب بنو عبدالدار سے ہیں اور ہم نے جس کلام کو ابن اسحٰق کی

کتاب سے نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنوعبدالدار سے یزید بن اوس بنوعبدالدار کے حلیف تھے اور بنواسد بن عبدالعزیٰ سے سائب بن عوام شہید ہوئے اس سے ظاہر ہو گیا کہ ابن مندہ نے جس نسخہ سے نقل کیا ہے اس میں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے۔ سائب کی اولاد نہیں ہے۔

۱۹۱۹۔ حضرت سائبؓ غفاری

حضرت سائبؓ غفاری۔ ابن لہیعہ نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بنوغفار کے ایک آدمی کو کہتے سنا ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس لایا گیا میرے تعویذ بندھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا اور پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے جواب دیا کہ سائب آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۰۔ حضرت سائبؓ (مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی)

حضرت سائبؓ۔ غیلان بن سلمہ ثقفی کے غلام تھے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے نافع بن سائب سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان کے والد غیلان بن سلمہ کے غلام تھے جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا رسول اللہؐ نے ان کو آزاد کر دیا جب غیلان مسلمان ہوئے تو آپ نے اپنا حق آزاد کر کے غیلان کو دے دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۲۱۔ حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ

حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر۔ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے ہم ان کے والد اور ان کے نام میں جو کچھ اختلاف ہے اس کو ذکر کر چکے ہیں ابراہیم بن منذر نے کہا ہے کہ سائب بن ابی لبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہؐ کے وقت میں پیدا ہوئے تھے' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ سہل بن سعد نے بیان کیا ہے کہ جب سائب ابن ابی لبابہ پیدا ہوئے تو نبیؐ کی خدمت میں حاضر کیے گئے تھے۔ زہری نے حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب اللہ نے ابولبابہ کو توبہ کی توفیق دی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ دوں جہاں میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے تمام مال کو صدقہ کر دوں آپ نے جواب دیا ہے کہ اے ابولبابہ تم کو تہائی کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ پس میں نے تہائی مال خیرات کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۲۔ حضرت سائبؓ بن مظعون

حضرت سائبؓ بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہیں۔ عثمان بن مظعون کے حقیقی بھائی تھے اور حبشہ کے مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں نہیں ذکر کیا ہے اور ہشام بن کلبی وغیرہ نے ان کو اور ان کے بھائی عثمان کو مہاجرین اولین اور بدریوں میں ذکر کیا ہے۔ ان کے اور ان کے بھائی عثمان کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۲۳۔ حضرت سائب بن نمیلہ

حضرت سائب بن نمیلہ۔ صحابی ہیں۔ مجاہد نے ان سے روایت کی ہے عمار بن رزیق نے' محمد بن عبدالکریم سے' انہوں نے
سے' انہوں نے سائب بن نمیلہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے
نماز پڑھنے والے سے نصف مرتبہ میں ہے۔ ابوعمر نے اس کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس حدیث کے سوا اور کسی
طریقہ سے نہیں جانتا ہوں اور میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ یہ سائب ابن ابی سائب
وہی ہیں جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد کا نام صیفی ہے اور دونوں نے بیان کیا ہے
کہ ان کا نام نمیلہ بھی بیان کیا گیا ہے لیکن ابوعمر نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ذکر کیا ہے
اس وجہ سے انہوں نے ان کو دوسرا شخص خیال کیا ہے دونوں کے ایک ہونے کو اسے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ مجاہد ان دونوں
سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور اپنے اس قول و دعویٰ کے ثبوت میں
حجت پیش کرتے ہیں کہ متقدمین میں سے کسی نے سائب کے والد کا نام نمیلہ نہیں بیان کیا ہے بلکہ ان کا نام صرف صیفی ہے اور
دارقطنی اور ابن ماکولا سے مروی ہے کہ سائب نمیلہ کے بیٹے ہیں اور دونوں نے صلوٰۃ قاعد کی حدیث روایت کی ہے اور بعض نے
ابوعمر کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے کہ انہوں نے ان کو ایک علیحدہ عنوان میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۲۴۔ حضرت سائب بن ہشام

حضرت سائب بن ہشام بن عمرو بن ربیعہ۔ قریشی عامری یعنی بنو عامر بن لوی کے خاندان سے ہیں ان کا نسب ان کے والد
کے بیان میں گزر چکا ہے ان کے والد ان لوگوں میں سے تھے جو بنو ہاشم کی مکہ کی گھاٹیوں میں خبر گیری کرتے تھے۔ (یہ اس واقعہ کی
طرف اشارہ ہے کہ جب کفار نے ابوطالب سے کہا کہ یا تو تم محمد (ﷺ) کو ہدایت کرنے سے منع کر دو یا ان کو ہمارے سپرد کر دو یا
تم لوگ مکہ سے نکل جاؤ چنانچہ ان لوگوں نے پہلی دونوں شرطوں کو نامنظور کیا اور بنو ہاشم مکہ سے نکل کر ایک گھاٹی میں جارہے کفار
نے سب لوگوں کو بنو ہاشم کی اعانت اور ہمدردی سے منع کر دیا تھا۔ کوئی سودا وغیرہ بنو ہاشم کے ہاتھ نہیں فروخت کر سکتا تھا کچھ لوگ
خفیہ بنو ہاشم کی مدد کرتے تھے انہی لوگوں میں یہ بھی شامل تھے)
ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ہشام کے بیٹے سائب کی بابت لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا اور فتح
مصر میں شریک ہوئے تھے اور مسلمہ ابن مخلد کی طرف سے وہاں کے قاضی اور کوتوال بھی مقرر ہوئے یہ قریش کے بزدل لوگوں میں
سے تھے۔

مخلد: میم کے ضمہ اور لام مفتوحہ کی شد کے ساتھ ہے۔

۱۹۲۵۔ حضرت سائب بن ابی وداعہ

حضرت سائب بن ابی وداعہ۔ ابی وداعہ کا نام حارث تھا۔ قریشی سہمی تھے ان سے ان کے بھائی مطلب نے روایت کی ہے ان
کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ہے کیونکہ ۵۷ھ میں انہوں نے اپنے دونوں گھر خیرات کیے تھے۔ امام بخاری نے اس کو بیان کیا ہے

سائب بن حارث کے بیان میں ان کا پورا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۶۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید بن ابی سعید بن ثمامہ بن اسود۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نسب سائب بن یزید بن سعید بن عائذ بن اسود بن عبداللہ بن حارث بیان کیا ہے۔ یہ ابن اخت نمر کے لقب سے مشہور تھے ان کی کنیت ابو یزید ہے بعض لوگوں نے ان کو کنانی لیثی اور بعض نے ازدی اور بعض نے کندی بیان کیا ہے۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ ازد سے ہیں اور ان کا شمار بنی کنانہ میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہذلی تھے۔ یہ امیہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ ابن زبیر اور نعمان بن بشیر ہم عمر ہیں۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میرے والد مجھ کو لے کر رسول اللہؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اس وقت میں سات برس کا تھا۔ یہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بازار مدینہ کے عامل مقرر تھے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر اور ابوالمعالی محمد بن اسمٰعیل نے اجازۃً خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں حافظ احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر وادیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابواحمد بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے آئے آپ کو لینے کے واسطے ثنیۃ الوداع تک گئے میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا میں اس وقت لڑکا تھا اور آپ سے ملا۔

ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ جن کا ذکر ہو چکا ہے وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل بن جعیدی بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میری خالہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہؐ! میرے بھانجے کے درد ہے آپ نے میرے واسطے دعا کی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کے وضو کے پانی سے تھوڑا سا پی لیا اور آپ کے پس پشت کھڑا ہوا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت کو دیکھا اس کی مشابہت پردہ کے گھنڈے سے ملتی ہے۔ ابونعیم نے ابراہیم بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلیٰ انہوں نے معتمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہؐ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو آپ کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ اذان کہتے اور جب آپ منبر سے اترتے تب وہ اقامت کہتے ایسا ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوتا رہا۔ ان کا سنہ وفات ۸۰ اور ۸۲ اور ۸۶ اور ۹۱ مروی ہے۔ اور ان کی عمر ۹۴ یا ۹۶ سال کی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے تھے اور خود قبیلہ کندہ کے تھے۔ مگر قریش کے حلیف تھے۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۲۷۔ حضرت سائبؓ بن یزید

حضرت سائبؓ بن یزید عطا کے آقا تھے۔ ان کی اولاد ذمرو اور حوران' ملک شام کی سرزمین میں ہے۔ سائب کے غلام عطا نے
بیان کیا جو کہ سائب بن یزید کے بال پیشانی سے کھوپڑی یعنی چاند تک سیاہ تھے اور باقی بال اور داڑھی سفید تھی۔ میں نے پوچھا
اے آقا میں نے تمہارے بڑھاپے سے زیادہ تعجب خیز کسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ نبیؐ میرے پاس سے گزرے
میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ سائب بن یزید پس آپ نے میرے سر پر
ہاتھ پھیرا اب وہ کبھی سفید نہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر
کیا ہے میرے نزدیک وہ سائب بن اخت نمر ہیں۔ واللہ اعلم

باب السین والباء

۱۹۲۸۔ حضرت سباعؓ بن ثابت

حضرت سباعؓ بن ثابت۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے سباع بن
ثابت سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اہل جاہلیت کو صفا اور مروہ کے درمیان میں طواف کرتے پایا ہے۔

۱۹۲۹۔ حضرت سباعؓ بن زید

حضرت سباعؓ بن زید یا ابن یزید۔ ابوشعب عبسی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مہاجرین اولین کے نو آدمی
آئے جن میں سباع بن یزید بن قنزعہ بن عبد اللہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس۔ عبسی اور ابو حصین بن لقمان
خاندان بنی ربیعہ بنی معیط بن مخزوم سے تھے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے ان لوگوں کو دعائے خیر دی ان کو جھنڈا عطا کیا اور دس کو
ان کی نشانی ٹھہرایا اور فرمایا کہ مجھے دسواں بنالو اور عائذ بن حبیب عبسی نے بنی عبس کے مشائخ سے انہوں نے سباع بن یزید عبسی
سے روایت کی کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے اور آپ سے خالد بن سنان عبسی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ
ایسا نبی ہے جس نے اپنی قوم کو برباد کر دیا ابن کلبی نے سباع کا ذکر کیا ہے اور بجائے زید کے یزید بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۳۰۔ حضرت سباعؓ بن عرفطہ

حضرت سباعؓ بن عرفطہ غفاری۔ نبی ﷺ نے خیبر اور دومۃ الجندل کی طرف جاتے وقت ان کو مدینہ کا عامل مقرر کیا تھا یہ
مشاہیر صحابہ میں سے تھے۔ عراک بن مالک نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی
طرف چلے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ کا عامل مقرر کیا۔ پس ہم آئے اور اس کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی اور انہوں نے پہلی رکعت میں
کٓھٰیٰعٓصٓ پڑھی اور دوسری رکعت میں ویل للمطففین پڑھی۔ میں نے دل میں کہا ہلاکت ہو ابو فلاں کیلئے اس کے دو پیمانے ہیں
پورا ماپتا ہے ایک کے ساتھ اور کم کرتا ہے دوسرے کے ساتھ ہم سباع بن عرفہ کے پاس آئے اس نے ہمیں تیار کیا ہم آئے حضور

کے پاس فتح سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد۔ اس کے علاوہ کہ انہوں نے تقسیم کر دیا اس کو مسلمانوں کے ساتھ۔

۱۹۳۱۔ حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ

حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ جعفی۔ ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد عشیرہ۔ یہ ان کے والد ابوسبرہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ صحابی تھے۔ یہ سبرہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ کے چچا عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ سبرہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا کہ تمہارے لڑکوں کے کیا نام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سبرہ اور حارث اور عبدالعزی۔ آپ نے عبدالعزی کا نام بدل دیا اور ان کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا (ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں) اور ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۲۔ حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس

حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس۔ ان کی کنیت ابوسلیط ہے۔ ان کا نسب ان کی کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ عبداللہ بن ابوسلیط کے والد ہیں ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ سبرہ اور بعض لوگ اُسریۃ بیان کرتے ہیں۔ یہ بدر و خیبر میں شریک ہوئے۔ پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق انہوں نے حدیث روایت کی ہے جو اُسیر کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۳۔ حضرت سبرہؓ بن عمرو

حضرت سبرہؓ بن عمرو۔ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں بیان کیا ہے جو قعقاع میں معبد اور قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس وغیرہم کے ہمراہ بنوتمیم کے وفد میں آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۹۳۴۔ حضرت سبرہؓ بن فاتک

حضرت سبرہؓ بن فاتک اسدی۔ خریم بن فاتک کے بھائی تھے یہ خاندان بنواسد بن خزیمہ سے تھے ان کا نسب ان کے بھائی ایمن اور خریم کے بیان میں گزر چکا ہے۔ جبیر ابن نفیر اور بشر بن عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن یوسف نے کہا ہے کہ سبرہ بن فاتک وہی ہیں جنہوں نے دمشق کو مسلمانوں کے درمیان میں بانٹ دیا تھا ان کا شمار شامیوں میں ہے ایمن بن خریم نے بیان کیا ہے کہ میرے والد اور چچا بدری تھے اور انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ کسی مسلمان سے نہ لڑوں انہوں نے رسول اللہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ ترازو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک قوم کو بلند کرتا ہے اور دوسری کو پست کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۵۔ حضرت سبرہؓ بن فاکہ

حضرت سبرہؓ بن فاکہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن ابی الفاکہ۔ مخزومی ہیں۔ اور ابن ابوعاصم نے بیان کیا ہے کہ یہ اسدی

ندان اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ان سے سالم بن ابوالجعد اور عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ان کا شمار کوفیوں میں ہے۔ہمیں
والفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے نانا ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد
براہیم کرخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن نسائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونضر نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابوعقیل عبداللہ بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن مسیب نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سبرہ بن ابی
فاکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ شیطان آدمی کے
راستوں پر بہکانے کے واسطے بیٹھتا ہے جب بندہ مسلمان ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اسلام کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے کہ کیا تم
مسلمان ہوجاؤ گے اور اپنا اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دو گے بندہ اس کی نافرمانی کر کے مسلمان ہوجاتا ہے تو ہجرت کے راستہ پر آ کر
بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کر جاؤ گے اور اپنی زمین اور آسمان چھوڑ دو گے مہاجر مثل اس گھوڑے کے ہے جو اپنی رسی میں
بندھا ہوا ہو اگر اب بھی بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کرتا ہے تو پھر جہاد کے راستہ میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم جہاد
پر جاؤ گے حالانکہ اس میں نفس اور مال کی مشقت ہے اور تم لڑو گے اور شہید کئے جاؤ گے اور لوگ تمہاری بیوی سے شادی کر لیں گے
اور مال بانٹ لیں گے بندہ شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس
کو کیا اور مر گیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر ڈوب گیا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر اس کو جانور روند
ڈالے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص مقتول ہوا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔اس کو ابن عجلان نے ابوجعفر موسیٰ
بن مسیب سے انہوں نے سالم سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مجھ کو جابر بن ابی سبرہ نے خبر دی ہے اور اس کو ابن ابی شیبہ نے ابن
فضیل سے انہوں نے موسیٰ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۶۔حضرت سبرہؓ بن معبد

حضرت سبرہؓ بن معبد۔اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سبرہ عوسجہ ابن حرملہ بن سبرہ کے بیٹے ہیں قبیلہ جہنیہ سے۔ان کا
نسب عوسجہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ان کی کنیت ابوالربیع ہے اور بعض لوگوں نے ابوثریہ بیان کیا ہے ثا کے ضمہ سے اور
بعض نے ثا کے فتحہ سے لیکن پہلا قول درست ہے ان کے بیٹے ربیع نے متعہ کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے اور انہی
کی روایت سے سترۃ المصلی اور سات برس کے لڑکے کو نماز کے حکم دینے کی حدیث مروی ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء
اصبہانی نے خبر دی،وہ کہتے تھے،ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے پڑھ کر خبر دی اور میں موجود تھا اور سن رہا تھا،وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
جعفر بن عون نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ربیع بن سبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ان کو ان
کے ولد نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ جب عسفان پہنچے آخر قصہ تک اور اس کے آخر میں ہے کہ میں
نے تم لوگوں کو عورتوں سے متعہ کی اجازت دی تھی مگر اللہ نے اس کو قیامت تک کے واسطے حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس ممنوعہ
عورتوں میں سے ہوں تو ان کو چھوڑ دے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۳۷۔ حضرت سبیعؓ بن حاطب

حضرت سبیعؓ بن حاطب بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی بنی سالم انصاری کے حلیف تھے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ہیشہ کی جگہ بعض آدمیوں نے عیشہ لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے اس کو ابن مندہ پر استدراک کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لہٰذا ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی حاجت نہیں۔

۱۹۳۸۔ حضرت سبیعؓ بن قیس

حضرت سبیعؓ بن قیس بن عیشہ یا عائشہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے عامرہ کی جگہ پر غاضرہ کو ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے عامرہ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب السین والجیم

۱۹۳۹۔ حضرت سجار سلیطیؓ

حضرت سجار سلیطیؓ۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے اور انہوں نے ان کا بیان کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ابوزکریا کی مراد وہ ہے جس کو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ علاثہ بن شجار خاندان بنی سلیط سے تھے اور ان کا نام حارث بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے بیٹے ہیں یہ صحابی صاحب روایت ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کے ساتھ ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے جس طرح ذکر کیا ہے ویسا ہی ہے اور ابوزکریا نے اس میں تصحیف کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۴۰۔ حضرت سجلؓ (نبیؐ کے کاتب)

حضرت سجلؓ۔ نبیؐ کے کاتب تھے۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب (الانبیاء:۱۰۴) کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ سجلؓ نبیؐ کے کاتب تھے اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے ایک کاتب سجل نامی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب میں انہی کو ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت میں حمدان بن سعید منفرد ہیں' انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے اس کو روایت کیا ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والحاء والخاء

۱۹۴۱۔ حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالزبیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے جابر سے اس مقتول کی بابت دریافت کیا جس کے بارے میں سحیم نے منادی کی تھی۔ جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سحیم کو حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کر دیں کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ داخل ہوگا۔ جابر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۴۲۔ حضرت سحیمؓ

حضرت سحیمؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے شخص ہی ہوں احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے روایت کی ہے کہ جو لوگ حمص میں آ کر رہے تھے ان میں سحیم بن خفاف صحابی بھی تھے۔ سہیل بن جزء سلمی نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۴۳۔ حضرت سخبرہ ازدیؓ

حضرت سخبرہ ازدیؓ۔ اور بعض لوگ اسدی بتاتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن سخبرہ کے والد ہیں۔ صحابی ہیں' ان سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص مصیبت میں مبتلا کیا جائے صبر کرے اور نعمت ملنے پر شکر کرے اور دوسروں کی زیادتی کو معاف کر دے اور اپنی زیادتی کرنے پر استغفار کرے انہی لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں ہمیں ابوجعفر بن سمین اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہما نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد حمید رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن خیثمہ نے ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن سخبرہ سے انہوں نے سخبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے خبر دی کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا' یہ اس کے لیے گزشتہ برائیوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اس سند میں جو ابوداؤد ہیں ان کا نام نفیع ہے اور یہ نابینا تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۴۴۔ حضرت سخبرہ اسدیؓ

حضرت سخبرہ اسدیؓ۔ خاندان بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو ابوعمر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے ان کے بھائی عمرو کے تذکرہ میں بیان کیا ہے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے' انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ بنو غنم بن دودان مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اس ہجرت میں ان کے مرد و عورتیں' سب تھے۔ راوی نے ایک ایک کے نام گنوانا شروع کئے اور کہا عبداللہ بن جحش اور ایک جماعت کے نام بیان کرنے کے بعد سخبرہ بن عبیدہ کو بیان کیا ہے۔

۱۹۴۵۔ حضرت سحرورؓ بن مالک

حضرت سحرورؓ بن مالک۔ حضرمی صحابی تھے۔ مصر میں رہتے تھے اور مصر کی فتح میں شریک ہوئے اور وہاں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں ایک حدیث نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کی۔ اس کو ابن ماکولا نے ابن یونس سے روایت کر کے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ سحرور سین کے ضمہ کے ساتھ اور نقطہ والی خاء کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور دو را کے درمیان واو ہے عصفور کے وزن پر۔

باب السین والراء

۱۹۴۶۔ حضرت سراجؓ بن مجاعہ

حضرت سراجؓ بن مجاعہ۔ ہلال کے والد تھے۔ ان کی حدیث کو رجیل بن ایاس نے اپنے چچا سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن میں غورہ نامی ایک زمین دی اور ان کو ایک پروانہ لکھ کر دیا جس کا مضمون یہ تھا محمد رسول اللہ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ خاندان بن سلیم کو میں نے غورہ عطا کیا۔ پس اگر کوئی شخص اس بارہ میں ان سے نزاع کرے تو مجھے اطلاع کریں۔ اس پروانہ کو یزید نے لکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۴۷۔ حضرت سراجؓ ابومجاہد

حضرت سراجؓ ابومجاہد۔ ان کی کنیت ابومجاہد تھی۔ اہل یمن میں سے تھے ان سے ان کے پوتے علی نے روایت کی ہے۔ ان کا نام فتح تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم پانچ شخص، تمیم داری کے غلام تھے اور یہ لوگ شراب کی دکان کرتے تھے جب شراب کی حرمت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی انہوں نے مجھ کو حکم دیا میں نے اس کو توڑ ڈالا انہوں نے مسجد نبوی میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی اور لوگ اس میں کھجور کی شاخیں روشن کیا کرتے تھے آپ نے پوچھا کس شخص نے میری مسجد میں چراغ روشن کیا۔ تمیم نے کہا میرے اس غلام نے آپ نے ان کا نام پوچھا تمیم نے جواب دیا فتح ہے۔ نبیؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ان کا نام سراج ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے میرا نام سراج رکھا ہے۔

۱۹۴۸۔ حضرت سراقہؓ بن حارث

حضرت سراقہؓ بن حارث بن عدی۔ عجلانی ہیں جنگ حنین میں ۸ھ میں شہید ہوئے ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہی کے موافق روایت بیان کی ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہ روایت بیان کی ہے جس کی خبر ہم کو ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحٰق سے شہداء حنین کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ انصار میں سے سراقہ بن حباب بن عدی خاندان عجلان سے (حنین میں شہید ہوئے) اور ایسا ہی اس کو دوسروں نے بیان کیا ہے۔ اس کو ہم بعد کے بیان میں ذکر کرتے ہیں۔

۱۹۴۹۔ حضرت سراقہؓ بن حباب

حضرت سراقہؓ بن حباب۔ انصاری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین میں ساتھ تھے شہید ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے شہداء انصار کے بیان میں روایت کی ہے کہ سراقہ بن حباب بن عدی، خاندان عجلان سے، حنین میں شہید ہوئے اور ابونعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنی عجلان کے مسلمان انصار میں سے سراقہ بن حباب شہید ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب کے دو عنوان قائم کئے ہیں اور دونوں کو شہداء حنین میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے اور صحیح بھی یہی ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شہداء حنین کے بیان میں سراقہ بن حارث کو بیان کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے سراقہ بن حباب کو بیان کیا ہے۔ پس حق ابن مندہ اور ابونعیم کے ساتھ ہے وہ دونوں ایک ہیں پس اگر وہ یہ کہتے کہ بعض لوگوں نے سراقہ بن حارث بھی بیان کیا ہے تو اچھا ہوتا لیکن سراقہ بن حارث اور سراقہ بن حباب دو شخص ہوں یہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

۱۹۵۰۔ حضرت سراقہؓ بن سراقہ

حضرت سراقہؓ بن سراقہ۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ عبدالواحد بن عوف نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن سنان بن سلمہ اپنی ہی تلوار سے شہید ہوئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت مقرر نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مقتول جس کی تلوار لوٹ کر خود اسی کے لگی وہ عامر بن سنان سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔

۱۹۵۱۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری

حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی، بنی مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔ یہ عروہ اور ابن اسحٰق کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۲۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو

حضرت سراقہؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے اور ان کا نسب نہیں مذکور ہوا۔ سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سراقہ بن عمرو کو مقام باب کی طرف روانہ کیا اور سردار عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی کو مقرر کیا تھا سراقہ وہی ہیں جنہوں نے اہل ارمینیہ اور ارمن سے مقام باب پر صلح کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر لکھ کر روانہ کی تھی اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو اپنا قائم مقام کیا جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی قائم رکھا۔ سراقہ، ذوالنور کے لقب سے مشہور تھے اور عبدالرحمٰن بن ربیعہ بھی اسی لقب سے مشہور تھے یہ سیف کا بیان تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ یہ پہلے سراقہ

کے غیر ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معرکہ موتہ میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

۱۹۵۳۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن عمیر

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن عمیر۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے غزوۂ تبوک میں سواری طلب کی تھی اور آپ کے پاس سواری نہ تھی جس پر ان کو سوار کرتے پس یہ روتے ہوئے واپس گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ولا على الذين اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه تولوا واعينهم تفيض من الدمع- (التوبہ: ۹۲)

ابن عباس نے کہا ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی انہی میں سے سراقہ بن عمیر ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن کعب

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن کعب بن عمرو بن عبد العزی بن غزیہ۔ واقدی اور ابن عمارہ اور ابو معشر نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ عبد العزی عروہ کے بیٹے ہیں اور صحیح غزیہ ہے جو عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے بیٹے ہیں۔ سراقہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابو عمر نے یونہی لکھا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ یہ یمامہ میں شہید ہوئے اور کلبی نے ان کا نسب مثل واقدی کے بیان کیا ہے۔

۱۹۵۵۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن تیم بن مدلج بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ مدلجی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسفیان تھی (مقام) قدید میں اترا کرتے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکہ میں رہتے تھے ان سے صحابہ میں سے' ابن عباس اور جابر نے' اور تابعین میں سے' سعید بن میتب اور سراقہ کے بیٹے محمد بن سراقہ نے روایت کی ہے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد حسن بن علی فارسی جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن محمد ابو سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی' انہوں نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے' عازب سے' ایک زین تیرہ درہم میں مول لی۔ اور عازب سے کہا کہ براء سے کہو کہ میرے گھر پہنچا دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نہ کہوں گا یہاں تک کہ آپ مجھ سے اس وقت کے واقعات بیان نہ کریں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے چلے تھے اور آپ ان کے ہمراہ تھے۔ ابو بکر صدیق نے کہا کہ ہم نکلے اور رات کو چلے اور ہم رات اور دن برابر جاگتے رہے اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ کہا ہم چلے اور قوم ہم کو ڈھونڈ رہی تھی اور ہم کو

بجز سراقہ بن مالک بن جعشم کے کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا میں نے کہا یارسول اللہ یہ ڈھونڈنے والا ہمارے پاس آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم غمگین نہ ہو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یہاں تک کہ جب ہم سے نزدیک ہو گیا اور راوی کو اس مقام پر شک ہو گیا ہے وہ کہتا ہے یا تو آپ نے فرمایا کہ ایک یا دو نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا یا انہوں نے کہا کہ دو یا تین نیزوں کے فاصلہ پر رہ گیا میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ جاسوس آ پہنچا اور یہ کہہ کر میں رونے لگا آپ نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ میں نے جواب دیا بخدا میں اپنے خوف سے نہیں روتا ہوں بلکہ مجھ کو آپ کا خیال ہے آپ نے اس شخص پر بددعا کی اور فرمایا اے اللہ! تو مجھ کو جس چیز سے چاہے بچالے پس فوراً اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا اور وہ سوار اس پر سے کود پڑا اور اس نے کہا اے محمد (ﷺ) میں نے جان لیا کہ یہ تمہارا ہی کام ہے اب تم خدا سے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس حالت سے نجات دے۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے جستجو میں ہیں خبر کو گول مول کر دوں گا۔

رسول اللہؐ نے اس کو دعا دی وہ رہا ہو گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس گیا الی آخرہ اور ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے محمد بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم سے انہوں نے اپنے چچا سراقہ بن جعشم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے واسطے نکلے۔ قریش نے اس شخص کے واسطے جو ان کو پکڑ لائے سو اونٹ انعام مقرر کئے اور اپنے ڈھونڈھنے کی کیفیت اور گھوڑے کی مصیبت اور تین مرتبہ گرنے کا حال بیان کر کے کہا کہ جب میں نے ان سب باتوں کو دیکھ لیا تو مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ غالب رہیں گے اور میں نے آواز دی کہ میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں، میری طرف نظر کیجئے میں آپ سے بات کروں گا خدا کی قسم میں آپ کو شک میں نہ ڈالوں گا اور میری طرف سے آپ کو کوئی ناگوار امر نہ پہنچے گا۔ رسول اللہؐ نے ابوبکر سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ سراقہ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا کہ آپ مجھ کو ایک تحریر لکھ دیجئے تاکہ میرے اور آپ کے درمیان میں نشانی رہے پس آپ نے ایک تحریر ہڈی یا جھلی یا کھال پر لکھ کر ڈال دی میں نے اس کو اٹھا کر اپنے ترکش میں ڈال لیا پھر واپس چلا آیا اور اس کا ذکر کبھی نہیں کیا یہاں تک کہ جب اللہ نے مکہ کو اپنے رسول کے واسطے فتح کر دیا اور آپ حنین اور طائف سے فارغ ہو گئے وہ تحریر لے کر آپ سے ملنے کو چلا اور آپ مقام جعرانہ میں مقیم تھے میں انصار کے لشکر میں داخل ہوا وہ لوگ نیزوں سے مجھ کو کھڑ کھڑانے لگے اور کہنے لگے کہ دور ہو، دور ہو، کیا چاہتا ہے؟ یہاں تک کہ میں رسول اللہؐ سے نزدیک ہو گیا آپ اسوقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے بخدا میں گویا آپ کی پنڈلی کو رکاب میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ کھجور کا گابھا ہے۔ پھر میں نے وہ تحریر دکھائی اور پھر کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ کی تحریر جو آپ نے مجھ کو عنایت کی تھی اور میں سراقہ بن مالک بن جعشم ہوں، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ پورا کرنے اور احسان کرنے کا دن ہے پس آپؐ نے اس کو قریب کہا۔ پس میں آپ کے نزدیک ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے گم شدہ اونٹ کی بابت اپنا سوال کرنا بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن اور کمر بند اور تاج پہنو گے۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسروی کنگن اور کمر بند اور تاج آیا انہوں نے سراقہ بن مالک کو بلا کر ان چیزوں کو پہنا دیا۔ سراقہ کے بال بڑے بڑے تھے خصوصاً بازوؤں پر بہت

تھے اور کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہو اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف اسی اللہ کو ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے، جو خود کو لوگوں کا پروردگار کہتا تھا ان چیزوں کو لے کر بنی مدلج کے ایک بدو سراقہ کو پہنا دیا۔ حضرت عمر نے اس کو بآواز بلند کہا تھا' سراقہ شاعر بھی تھے انہوں نے ہی ابوجہل سے خطاب کر کے یہ اشعار کہے تھے

ابا حکم واللہ لو کنت شاھدا لامر جوادی اذ تسوخ قوائمہ

علمت ولم تشکک بان محمد رسول ببرھان فمن ذایقاومہٗ

علیک بکف القوم عنہ فاننی اری امرہ یوما ستبدو معالمہ

بامر یود الناس فیہ باسرھم بان جمیع الناس طرا یسالمہ

''اے ابوالحکم (کنیت ابوجہل) واللہ اگر تم اس وقت موجود ہوتے جب میرے گھوڑے کے پیر زمین میں دھنس گئے تھے تو تم کو معلوم ہو جاتا اور کچھ شک نہ رہتا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں معجزہ کے ساتھ آئے ہیں کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تم قوم کو مقابلے سے روکو کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب ان کے علوم شائع ہوں گے اور اس طرح شائع ہوں گے کہ تمام دنیا کے لوگ ان سے صلح کرنے کی خواہش کریں گے۔''

سراقہ بن مالک ۲۴ھ ابتدا خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد فوت ہوئے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۵۶۔ حضرت سراقہؓ بن معتمر

حضرت سراقہؓ بن معتمر بن انس بن ازاۃ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہیں۔ عمرو کے والد تھے سراقہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۱۹۵۷۔ حضرت سرباتکؓ ہندی

حضرت سرباتکؓ ہندی۔ مکی بن احمد بردعی نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے اسحٰق کی عمر اس وقت ستانوے برس کی تھی وہ کہتے تھے میں نے شاہ ہند سرباتک ہندی کو قنوج میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری کیا عمر ہوگی؟ اس نے جواب دیا ۹۲۵ برس کی وہ مسلمان تھا اور کہتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے' اپنے دس صحابہ' میرے پاس بھیجے تھے جن میں حذیفہ بن یمان اور عمرو بن عاص اور اسامہ بن زید اور ابوموسیٰ اشعری اور صہیب وسفینہ وغیرہم تھے۔ آپ نے اس کو دعوت اسلام دی تھی اس نے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور نبیؐ کے خط کو بوسہ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ابن مندہ وغیرہ نے اس کے ترک کرنے میں حق کی جانب داری کی ہے کیونکہ اس کا چھوڑ دینا لکھنے سے بہتر ہے اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کر لی ہوتی کہ کسی بیان کو جس کو ان لوگوں نے یا ان میں سے کسی نے بیان کیا ہے نہ چھوڑیں گے تو ہم ضرور اس کو اور اس جیسے تذکروں کو چھوڑ دیتے۔

۱۹۵۸۔ حضرت سرعؓ بن سوادہ

حضرت سرعؓ بن سوادہ۔ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ذکر کیا ہے کہ عبیداللہ بن اشکاب نے ان کو افراد میں لکھا

ہے اوران کا کچھ حال ذکر نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۵۹۔ حضرت سرقؓ بن اسد

حضرت سرقؓ بن اسد جہنی۔اور بعض لوگ ان کو انصاری اور بعض الائل بیان کرتے ہیں۔شہر اسکندریہ علاقہ مصر میں رہتے تھے یہ صحابی تھے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کا نام سرق رکھا تھا کیونکہ انہوں نے ایک بدو کی سواری کے دو اونٹ جن کو وہ لے کر مدینہ میں آیا تھا خریدے اور لے کر بھاگ گئے تھے اس سے روپوشی کر لی تھی اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی آپ نے فرمایا کہ ان کو تلاش کرو جب لوگ ان کو لے کر آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا کیا تم سرق (یعنی چور) ہو تم کو ایسے کام پر کس نے مجبور کیا' یہ کہتے تھے' میں نے جواب دیا کہ میں نے دونوں کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کی آپ نے فرمایا کہ ان کا قرض ادا کردو میں نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا اے اعرابی ان کو لے جا کر اپنا حق وصول کر لے سرق کہتے تھے کہ لوگ اس سے قیمت طے کرنے لگے تا کہ ان کا فدیہ اس کو دے دیں پھر اس نے ان کو آزاد کر دیا۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا' نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن جعفر بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن بکار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جویریہ بن اسماء نے عبداللہ بن یزید منبعث کے غلام سے' انہوں نے ایک مصری آدمی سے انہوں نے رسول اللہؐ کے ایک صحابی سے جو' ان لوگوں کے پاس رہتے تھے جن کو سرق کہتے تھے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے سرق تخفیف راء کے ساتھ بروزن عذر وفسق اور اہلحدیث سرق راء کو مشدد پڑھتے ہیں۔مگر تخفیف راء کے ساتھ پڑھنا صحیح ہے ابوعبدالرحمٰن قینی نے ان کو آزاد کیا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۰۔ حضرت سریؓ (والد ربیع)

حضرت سریؓ۔ربیع کے والد ہیں۔عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہم کو عورتوں سے تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی تھی پھر میں رسول اللہؐ کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ متعہ کرنے کو سختی کے ساتھ منع فرما رہے تھے ابوموسیٰ نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ حدیث ربیع بن سبرہ بن معبد کی روایت سے ہے۔جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور شاید کہ بعض راویوں نے سبرہ کو اسد سے بدل دیا یا بعض راویوں سے تصحیف ہو گئی۔واللہ اعلم

۱۹۶۱۔ حضرت سریعؓ بن حکم

حضرت سریعؓ بن حکم۔سعدی قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس تمیم کے وفد۔میں آئے تھے۔اور آپ نے ان کو ایک خط لکھ کر دیا تھا۔ان کے بیٹے وقاص نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بنوتمیم کے وفد میں رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں آیا اور اپنے اموال کا صدقہ ادا کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والعین

۱۹۶۲۔ حضرت سعدؓ بن اخرم

حضرت سعدؓ بن اخرم۔ ان کی کنیت ابوالمغیرہ تھی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے مغیرہ نے روایت کی ہے۔ عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ ابن عیسیٰ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ عرفات میں ہیں میں آپ کے پاس آیا اور اونٹنی کی نکیل پکڑ لی اس سے لوگ میرے اوپر چیخ اٹھے۔ آپ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ کوئی حاجت ان کو لائی ہوگی۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو آپ ایسا کام بتا دیجئے جو مجھ کو جنت کے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللہ کو (ایک جانکر) عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی پسند کرو اور جو تم اپنے نفس کے واسطے ناپسند کرتے ہو اوروں کے واسطے بھی اس کو نہ کرو اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔ اس کو عمرو بن علی نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے اعمش سے روایت کی اور انہوں نے کہا کہ مغیرہ نے اپنے چچا سے روایت کی اور شک نہیں بیان کیا۔ اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ ان تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۶۳۔ حضرت سعدؓ بن اسعد

حضرت سعدؓ بن اسعد ساعدی۔ سہل بن سعد کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے سہل روایت کرتے ہیں مقام روحاء میں بدر کی طرف جاتے ہوئے انتقال کر گئے۔ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا' سہل سے' روایت کی ہے ان کے والد سعد نبیؐ کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جس وقت مقام روحاء میں تھے فوت ہو گئے اور نبی ﷺ کو اپنے اسباب اور سواری اور تین وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع ایک پیمانہ ہے) جو' کی وصیت کی' آپ نے اس کو قبول کر لیا اور ان کے ورثہ کو واپس کر دیا اور غنیمت میں بھی ان کا حصہ لگایا۔ سہل بن سعد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میرے والد سعد کے پاس نبیؐ کے تین گھوڑے تھے جن کو وہ چارا کھلایا کرتے تھے سہل نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انہوں نے ان کے نام لزاز۔ لحاف۔ ظرب رکھے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مجھ کو سہل بن سعد دادا کا نام سعد صرف اسی بیان سے معلوم ہوا ہے۔ ان کا نسب ان کے نام سعد بن مالک میں بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۱۹۶۴۔ حضرت سعدؓ اسلمی

حضرت سعدؓ اسلمی۔ ان سے ان کے بیٹے سعد بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۹۶۵۔ حضرت سعدؓ اسود

حضرت سعدؓ اسود سلمی ذکوانی۔ حسن اور قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اس نے سلام کیا اور پوچھا کیا میرا کالا اور بدمنظر ہونا' جنت میں داخل ہونے سے باز رکھے گا آپ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! انہیں جب تک کہ اللہ سے ڈرتے اور رسول اللہؐ کے لائے ہوئے احکام کو مانتے رہو گے۔ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ﷺ ہیں۔ پس اب میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو سب مسلمانوں کے واسطے ہیں وہی تمہارے واسطے ہے اور جو ان پر ہے' وہی تم پر ہے اور تم ان کے بھائی ہو انہوں نے کہا کہ میں نے ان سب لوگوں کو جو آپ کے پاس موجود ہیں اور جو نہیں ہیں اپنی شادی کا پیغام دیا۔ سب نے میرے سیاہ اور بدمنظر ہونے کی وجہ سے مجھ کو رد کر دیا' حالانکہ میں اپنی قوم بنی سلم کا ایک شریف النسب آدمی ہوں۔ آپ نے عمر یا عمرو بن وہب کے پاس جانے کو فرمایا۔ یہ شخص جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ثقیف کے ایک نومسلم' سخت مزاج آدمی تھے اور فرمایا جا کر دروازہ کھٹکھٹاؤ اور سلام کرو اور جب اندر جاؤ تو کہو کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی شادی' میرے ساتھ کر دی ہے۔ جن کے پاس آپ نے ان کو بھیجا تھا ان کی لڑکی نوجوان صاحب عقل و جمال تھی' انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور جب ان لوگوں نے دروازہ کھولا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہاری لڑکی کی میرے ساتھ شادی کر دی ہے۔ ان لوگوں نے سعد کو بُری طرح جواب دیا اور یہ نکل آئے مگر وہ لڑکی بھی اپنے پردے سے نکل آئی اور کہنے لگی اے بندۂ خدا لوٹ آؤ اگر رسول اللہؐ نے میری شادی تمہارے ساتھ کر دی ہے تو میں بھی اپنے نفس کے واسطے اسی کو پسند کرتی ہوں۔ جس کو اللہ اور رسول اللہؐ نے پسند کیا اور اس لڑکی نے اپنے والد سے کہا کہ قبل اس کے کہ تمہاری فضیحت بذریعہ وحی کے' کی جائے اپنی نجات کی فکر کرو چنانچہ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم ہی نے میرے قاصد سے ایسی سخت کلامی کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ میں نے ہی ایسا کیا تھا اور اب میں استغفار کرتا ہوں میں نے اس کو جھوٹا خیال کیا تھا اور اب میں نے اس کی شادی کر دی آپ نے اس آدمی سے کہا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے ہم بستر ہو۔ وہ آدمی ابھی بازار میں اپنی بیوی کے واسطے سامان ہی خرید رہا تھا کہ ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ اے اللہ کے سوارو' سوار ہو' تم کو جنت کی خوشخبری ہو۔ انہوں نے تلوار' نیزہ اور گھوڑا خریدا' اور عمامہ باندھ کر سوار ہوئے اور مہاجرین سے جا ملے ان میں سے کسی نے ان کو نہ پہچانا اور رسول اللہؐ نے دیکھا آپ نے بھی نہ پہچانا یہ گھوڑے پر سوار' برابر لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا گھوڑا تھک کر کھڑا ہو گیا انہوں نے پیدل لڑنا شروع کر دیا اور اپنی آستینیں چڑھا لیں جب رسول اللہؐ نے ہاتھ کی سیاہی دیکھی ان کو پہچان لیا اور فرمایا' سعد ہیں یہ برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ سعد گر گئے فوراً رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور سعد کا سر' اپنی گود میں رکھ لیا اور ان کے ہتھیار اور گھوڑا ان کی بیوی کے پاس بھیج دیا اور فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ نے اس کی شادی تمہاری لڑکی سے بہتر کے ساتھ کرا دی اور یہ ان کی میراث ہے۔ یہ قصہ جلیبیب کے قصہ سے بہت مشابہ ہے جو اوپر گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۶۶۔ حضرت سعدؓ بن اطول

حضرت سعدؓ بن اطول۔ جہنی یہ سعد اطول بن عبداللہ بن خالد بن واہب بن غیاث بن عبداللہ بن سعیہ بن عدی بن عوف بن غطفان بن قیس بن جہنیہ کے بیٹے ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابومطر تھی بصرہ میں رہتے تھے ابونضرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر عبدالملک نے ابونضرہ سے انہوں نے سعد بن اطول سے روایت کر کے خبر دی کہ ان کے بھائی تین سو درہم اور عیال چھوڑ کر مرے میں نے چاہا کہ ان درہموں کو ان کے عیال پر خرچ کروں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی اپنے دین کے عوض میں قید ہے اس کی طرف سے ادا کر دو انہوں نے ادا کر دیا اور کہا کہ میں نے اس کی طرف سے ادا کر دیا ہے مگر ایک عورت نے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دے دو وہ سچی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۷۔ حضرت سعدؓ انصاری

حضرت سعدؓ انصاری۔ انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے آئے، سعد انصاری آپ کا استقبال کرنے گئے آنحضرتؐ نے ان سے مصافحہ کیا اور پوچھا کہ تمہارے ہاتھوں کو کس نے باندھ دیا یعنی جہاد میں کیوں نہ گئے۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! میں پھاوڑا چلاتا ہوں، محنت مزدوری کرتا ہوں تب اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے ان کا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا یہ ایسا ہاتھ ہے جس کو آگ نہ چھوئے گی ابوموسیٰ نے اس کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انصار میں سعد نامی بہت ہیں مگر دوسری روایت میں ان کا نسب سعد بن معاذ بیان کیا ہے اور اپنی سند سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے سعد بن معاذ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ ایسا ہے کہ جس کو کبھی آگ نہ چھوئے گی اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ سعد بن معاذ دوسرے شخص ہیں جو مشہور سعد خزرجی کے سوا ہیں کیونکہ وہ واقعہ تبوک سے چند سال پیشتر ۵ ہجری میں فوت ہو چکے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ شاید وہ خزرجی کے سوا ہیں یہ وہم ہے کیونکہ سعد بن معاذ جو ۵ھ میں فوت ہوئے تھے وہ اوسی خاندان بنی عبدالاشہل سے تھے اور غزوۂ خندق میں زخمی ہوئے تھے اور بنو قریظہ میں حکم دینے کے بعد انتقال کیا تھا ان کے اوسی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے ان کا قول ہے کہ ان کی وفات تبوک سے پہلے ہوئی تھی صحیح ہے لیکن یہ روایت جس میں سعد بن معاذ کا ذکر ہے اس میں تبوک کا ذکر نہیں ہے پس اگر روایت صحیح ہو تو شاید ان کی شہادت کے قبل کا واقعہ ہو۔ علاوہ اس کے مجھے نہیں معلوم کہ سعد بن معاذ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوۂ میں بدریا اور کوئی ہو پیچھے رہے ہوں بلکہ صرف سعد بن عبادہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ بدر میں شہید ہوئے تھے یا نہیں واللہ اعلم۔ علاوہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو لوگ انصار وغیرہم سے پیچھے رہ گئے تھے وہ لوگ مشہور ہیں ان میں سعد نہیں ہیں اور جو شخص پیچھے رہ گیا ہو وہ تو ڈانٹ اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر کیونکر آپ اس کا ہاتھ چومتے اور مصافحہ کرتے۔

۱۹۶۸۔ حضرت سعدؓ بن ایاس انصاری

حضرت سعدؓ بن ایاس۔ بدری انصاری تھے۔ اسحٰق بن ایاس بن سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میرے نانا نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن ایاس انصاری بدری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر تھا آپ نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا جب کل صبح ہو تو تم اور تمہارے بیٹے دور نہ جاؤ۔ جب صبح ہوئی آپ سویرے ان لوگوں کے پاس گئے اور پوچھا تم لوگوں نے کس حال میں صبح کی' ان لوگوں نے جواب دیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' خیر خوبی سے ہم نے صبح کی آپ نے فرمایا ایک دوسرے سے قریب ہو جاؤ' جب قریب ہو گئے آپ نے اپنی چادر ان لوگوں پر پھیلا دی پھر فرمایا اے خدا یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں تو ان کو آگ سے اسی طرح چھپا لے جس طرح میں نے ان کو چھپا لیا ہے اور در و دیوار نے (اس پر) آمین آمین کہی۔ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے چند وجوہات سے مروی ہے اس کو کریمی نے عبداللہ بن عثمان بن اسحٰق بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہتے تھے مجھ سے میرے نانا مالک بن حمزہ بن ابی اسید انصاری خزرجی بدری نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۶۹۔ حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی

حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے۔ خاندان بنوشیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تھے اس لیے یہ بکری شیبانی ہیں۔ نبی ﷺ کو پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ابن مسعود کے ساتھ رہتے تھے اور انہی کے شاگرد مشہور تھے اور ان سے سماع حدیث بہت کیا ہے سعد سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی میں (اس وقت) کاظمہ میں اپنے گھر کے اونٹ چرا رہا تھا لوگوں نے بیان نے کیا کہ تہامہ میں ایک نبی نکلے ہیں۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں چالیس برس کی عمر میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوا تھا ۹۵ھ میں ۱۲۰ کے ہو کر انتقال کیا کوفہ میں رہتے تھے' ان کے گھر والوں میں سے ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۰۔ سعد بن بجیرؓ بن بجیر

سعد بن بجیرؓ بن بجیر۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بجیر بن معاویہ بن قحافہ بن نفیل بن سدوس بن عبد مناف بن ابی اسامہ بن سحمہ بن سعد بن عبداللہ بن قذاذ بن معاویہ بن زید بن غوث بن انمار بن اراش کے بیٹے تھے' بجلی تحمی' انصار کے حلیف ہیں' ابن حبتہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حبتہ ان کی والدہ کا نام تھا جو مالک بن عمرو بن عوف کی بیٹی تھیں۔ حرام بن عثمان نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے سعد بن حبتہ کی طرف غزوۂ خندق کے دن دیکھا اور انہوں نے خوب سختی سے جہاد کیا اس وقت یہ کم سن تھے ان کو آپ نے بلایا اور پوچھا اے جوانمرد تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ سعد بن حبتہ۔ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تم کو نیک بخت کرے' تم مجھ سے قریب ہو جاؤ۔ سعد آپ سے زیادہ قریب ہو گئے آپ نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ابوقتادہ بن ثابت بن ابی قتادہ انصاری نے اپنے والد سے' انہوں نے ان کے دادا سے' روایت کی ہے کہ ابوقتادہ نے کہا کہ جب میں نبیؐ کے جانور تلاش کرنے نکلا' مسعدہ سے میری ملاقات ہوئی' میں نے اس کو ایسی مار ماری کہ وہ پست ہو گیا اور

سعد بن حبتہ نے اس کو پایا انہوں نے اس کو مارا کہ وہ بری طرح گر گیا لوگوں نے سعد بن حبتہ کے بیٹے کی وجہ سے انہیں بچالیا' یہ سعد بن حبتہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہیں کیونکہ ابو یوسف کا نام یعقوب ہے وہ ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن حبتہ کے بیٹے ہیں اور خنیس ابو یوسف کے دادا وہی ہیں جو کوفہ میں صاحب چہار سوج خنیس کے لقب سے مشہور تھے (چہار سوج چہار سو کا معرب ہے یہ کوفہ میں ایک مقام کا نام تھا جو چوکور تھا اور چاروں طرف راستے نکلے تھے خنیس اسی کے مالک ہیں اس وجہ سے ان کا یہ نام پڑ گیا) اس کو ابن کلبی نے بیان کیا ہے ان کی والدہ حبتہ صحابیہ تھیں جوان کو لے کر نبیؐ کے پاس آئی تھیں آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر مسح کیا۔ احد کے دن یہ خوردسال سمجھے گئے تھے (اس وجہ سے شریک احد نہیں ہوئے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ بجیر: ب کے فتحہ اور حاء کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ ب کا ضمہ اور جیم پر فتحہ ہے یہ لفظ حا کے ساتھ نہیں۔ حرام: ح اور را کے فتحہ کے ساتھ۔ خنیس: نقطہ والی خ کے ضمہ کے ساتھ اور نون مفتوحہ اور آخر میں سین نقطوں سے خالی ہے۔

۱۹۷۱۔ حضرت سعدؓ (مولیٰ حضرت ابوبکر صدیقؓ)

حضرت سعدؓ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام اور نبیؐ کے خادم تھے' بصرہ میں رہتے تھے' ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی' وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر' صالح بن رستم خزاز' نے حسن سے' انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام سعد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے ابوبکر سے فرمایا کہ سعد جو ابوبکر کے غلام تھے ان کی خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوتی تھی ان کو آزاد کر دو۔ ابوبکر نے کہا کہ ہمارے پاس اس جگہ اس کے سوا اور کوئی غلام نہیں ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سعد کو آزاد کر دو۔ آدمی تم سے انکار کریں گے (یعنی اگر تم آزاد نہ کرو گے تو لوگ تم کو برا کہیں گے اور تم سے انکار کریں گے) حسن نے سعد سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ ایک آدمی نے صفوان بن معطل کی شکایت' رسول اللہ ﷺ سے کی اور کہا کہ صفوان نے میری ہجو کی ہے (صفوان شاعر تھے) آپ نے فرمایا کہ صفوان کو چھوڑ دو کیونکہ وہ پاکیزہ دل اور خراب زبان ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۲۔ حضرت سعدؓ بن تمیم

حضرت سعدؓ بن تمیم سکونی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اشعری ہیں۔ ان کی کنیت ابو بلال تھی۔ دمشق کی مسجد کے امام اور واعظ تھے ان کے بیٹے بلال نے ان سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن خالد نے عمرو بن شراحیل سے انہوں نے بلال بن سعد بن تمیم سکونی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا کہ آپ کی امت میں کون بہتر ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اور میرے زمانے کے لوگ میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ دوسرا قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر تیسرا قرن میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! پھر کون آپ نے جواب دیا کہ پھر ایسے لوگ ہوں گے جو بے گواہی طلب کئے گواہی دیں گے اور بغیر قسم کے قسم کھائیں گے اور امانت میں

خیانت کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۷۳۔ حضرت سعدؓ بن جماز

حضرت سعدؓ بن جماز بن مالک انصاری بنو ساعدہ کے حلیف تھے اور کعب بن جماز کے بھائی تھے احد اور اس کے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے جماز جیم اور آخر میں زا کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن کلبی نے حمان حاء مکسورہ اور نون کے ساتھ بیان کیا ہے۔سعد حمان بن ثعلبہ بن خزیمہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن راشدان بن قیس بن جہینہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ حمار ''ح'' اور ''ر'' کے ساتھ ہے۔اور میم خفیفہ ہے۔واللہ اعلم۔

۱۹۷۴۔ حضرت سعدؓ بن جنادہ

حضرت سعدؓ بن جنادہ۔عطیہ کے والد ہیں۔عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان کے خاندان سے تھے۔محمد بن حسن بن عطیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا' عطیہ سے انہوں نے اپنے والد' سعد بن جنادہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز اللہ کے نزدیک بندۂ مومن سے بزرگ نہیں ہے اگر اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کردے اور یونس بن نفیع نے سعد بن جنادہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں پہلا شخص ہوں جو طائف سے آ کر مسلمان ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۷۵۔ حضرت سعد جہنیؓ

حضرت سعدؓ جہنی۔سنان بن سعد کے والد ہیں۔ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام دعا کرتے وقت اپنے کو خاص نہ کرے بلکہ قوم کو بھی اس دعا میں شامل کرلے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا کہ ان کی سند حدیث مجروح ہے۔

۱۹۷۶۔ حضرت سعدؓ بن حارث

حضرت سعدؓ بن حارث بن صمۃ۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گزر چکا ہے۔انصاری خزرجی ہیں' قبیلہ بنی نجار سے ہیں یہ اور ان کے والد دونوں صحابی تھے' یہ سعد جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔جہیم بن حارث بن صمۃ کے بھائی تھے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۷۷۔ حضرت سعدؓ بن حارثہ

حضرت سعدؓ بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ۔ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد اور نیز اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے' جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے' ان مسلمانوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد

بن جاریہ بن لوذان بن عبدود کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان انصار کے ناموں میں جو بنی سالم بن عوف سے یمامہ میں شہید ہوئے سعد بن جاریہ بن لوذان بن عبدود بن کا نام بھی روایت کیا ہے الغرض علمائے نسب نے ان کے نسب بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بجائے حارثہ کے جاریہ کہا ہے اور ابوعمر نے حارثہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے حارثہ کا تذکرہ دو جگہ بیان کیا ہے اور دونوں جگہ ایک ہی عبارت ہے غالباً وہ بھول گئے ہوں ورنہ یہ بات کوئی ایسی نہیں ہے کہ پوشیدہ رہ جاتی۔

۱۹۷۸۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حبان بلوی۔ انصار کے حلیف ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کے ذکر میں کہا ہے کہ سعد بن جماز بن مالک بن ثعلبۃ کعب بن جماز کے بھائی تھے اور غزوۂ احد میں شریک تھے یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور ان کے بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے ابوموسیٰ نے اپنی سند کو عروہ تک پہنچا کر عروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو انصار جنگ یمامہ میں خاندان بنی ساعدہ سے شہید ہوئے ان میں سعد بن حبان بھی تھے اور وہ انصار کے حلیف تھے قبیلہ بلی سے ہیں اور ابوموسیٰ نے اسی طرح طبرانی سے روایت کیا ہے کہ سعد بن جماز انصاری ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ ابن مندہ نے سعد بن بن جبان لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد کے نسب کو جس طرح ابن شاہین نے ذکر کیا ہے میں اس کو صحیح سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور اس امر میں شک نہیں ہے کہ ابوموسیٰ کے قول جبان میں ناقلوں کی غلطی ہے اور صحیح وہ ہے جو سعد بن جماز کے بیان میں ذکر کیا گیا اور ہم نے اختلاف علماء کو اسی جگہ بیان کر دیا ہے اور یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ کسی نے ان کو جبان نہیں کہا۔ اور ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی جگہ (سعد بن جماز کے تذکرہ میں) لکھا ہے اور اگر ابوموسیٰ وہاں پر ان کا ذکر نہ کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ہم اگر ان کے ذکر کو چھوڑ دیتے تو لوگوں کو گمان ہوتا کہ ہم نے ایک تذکرہ بلاوجہ چھوڑ دیا یا اس تذکرہ سے ہم کو آگاہی نہ تھی لیکن عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے نام کے متعلق جو غزوؤں میں شریک ہوئے یا شہید ہو گئے تمام اہل سیر کی روایت کے سخت مخالف ہے میں نہیں جانتا یہ کیا بات ہے مگر جب یہ کیفیت ہے اس روایت کا اعتبار نہیں ہو سکتا اور ان روایتوں میں سے ایک روایت میں (سعد کے والد کا نام) حبان مروی ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۷۹۔ حضرت سعدؓ بن حبان

حضرت سعدؓ بن حبان بن منقذ' بیعۃ الرضوان میں' اپنے بھائی واسع کے ہمراہ شریک ہوئے اور وہ حرہ کے دن شہید ہوئے اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور اس میں اعتراض ہے۔

۱۹۸۰۔ حضرت سعدؓ بن حرہ

حضرت سعدؓ بن حرہ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن سعید نے ان کو افراد میں بیان کیا ہے۔ محمد بن عجلان نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے سعد بن حرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں

ہے یہ حدیث ابن عجلان سے مشہور ہے جس کو وہ سعید سے وہ کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں (اس قول میں سعید اور کعب کے درمیان میں ایک اور واسطہ نکلتا ہے) اور بعض راویوں نے اس میں تصحیف کی اور اس کو حرہ سے مروی ہونا بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور چونکہ اس کی تصحیف معلوم ہوگئی اس لیے اس کا چھوڑنا مناسب ہے۔

۱۹۸۱۔ حضرت سعدؓ بن خارجہ

حضرت سعدؓ بن خارجہ۔ انصاری زید بن خارجہ کے بھائی ہیں یہ اور ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے یہ زید وہی ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان دونوں نے نعمان بن بشیر کی روایت کردہ حدیث زید بن خارجہ کی وفات کے بعد کلام کرنے کی بابت روایت کی ہے نعمان نے کہا ہے کہ ان کے باپ اور بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن شہید ہوئے اور زید کے بات کرنے کی حدیث ان کے ترجمہ میں بیان ہو چکی ہے۔

۱۹۸۲۔ حضرت سعدؓ بن خلیفہ

حضرت سعدؓ بن خلیفہ۔ انصاری۔ یہ سعد خلیفہ بن اشرف بن ابی حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری ساعدی تھے۔ احد میں شریک تھے۔ ان کی ایک لڑکی غزیہ نامی تھیں ابن قداح نے بیان کیا کہ قادسیہ میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ حزیمہ: حامہملہ کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۳۔ حضرت سعدؓ بن خولہ

حضرت سعدؓ بن خولہ بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابن ابی رہم بن عبدالعزی عامری کے غلام تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اہل یمن کے حلیف اور فارس کے رہنے والے عجمی تھے۔ سابقین اسلام اور دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور سلیمان تیمی نے ان کو اہل بدر میں بیان کیا ہے۔ یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ حجۃ الوداع میں بیوی کو چھوڑ کر مر گئے جن سے سعد کی وفات کے بعد بلیال پیدا ہوئے۔ نبیؐ نے ان کی بیوی سے فرمایا کہ تم عدت سے گزر چکیں جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو سعد بن خولہ کے مکہ میں حجۃ الوداع کے سال فوت ہونے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا بجز طبری کے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ سعد ۷ھ میں فوت ہوئے پہلا قول صحیح ہے۔ ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر کے بیٹے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں فتح مکہ کے دن ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا پس رسول اللہؐ میری عیادت کو آئے میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے تو کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں اور حدیث کو بیان کیا یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں آپ نے فرمایا کہ تم میرے بعد پیچھے رہ کر جو عمل اللہ

کی خوشنودی کے واسطے کرو گے اس سے بلندی اور مرتبے میں بڑھتے رہو گے۔ یاالٰہی میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر دے اور ان کو الٹے پیروں نہ پھیر۔ لیکن مفلس سعد بن خولہ پر شفقت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ وہ مکہ میں زندگی کے دن پورے کریں۔ سعد نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۴۔ حضرت سعدؓ بن خولی عامری

حضرت سعدؓ بن خولی۔ عامر بن لوی کے خاندان سے تھے۔ یہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ کی دوسری ہجرت میں گئے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی** (الانعام:۵۲) آخر تک یعنی ان لوگوں کو نہ نکالو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعد بن خولی مہاجرین میں سے ہیں اور سعد بن ابراہیم نے ابن اسحٰق سے بنو عامر بن لوی کے شرکاء کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سعد بن خولی یمنی بنو عامر کے حلیف (شریک بدر ہوئے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ سعد بن خولی وہی سعد بن خولہ ہیں جن کا بیان اوپر گزرا اور بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو الگ عنوان میں بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ سعد خولی کے غلام تھے اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے اور انہوں نے عروہ سے بدریوں کے بیان میں روایت کی ہے کہ سعد خولی عامری کے غلام تھے اور ابن مندہ نے سعد بن خولہ اور سعد بن خولی کو دو عنوانوں میں بیان کیا اور دونوں کا نسب عامر بن لوی تک بیان کیا ہے اور یہ بیانات مختلف اور ایک دوسرے سے خلط ملط ہو گئے ہیں۔ اللہ اس اختلاف کی صحت کو خوب جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہے اور وہ دونوں ایک شخص ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے اس کو دو جگہ کیوں بیان کیا حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے واقعات یعنی نسب وغیرہ میں یہ ہے کہ اختلافات کو قیل کذا یعنی اس طرح بیان کیا گیا ہے سے ظاہر کر دیتے تھے پس اگر ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کر لیا تو ایک نادر بات ہے کیونکہ دونوں کا ایک ہونا ظاہر تھا لیکن ابوموسیٰ کا کہنا کہ یہ بیانات مختلف اور خلط ملط ہیں کچھ نہیں ہے اس وجہ سے کہ کوئی اختلاف اور اختلاط نہیں ہے بلکہ وہ سعد بن خولہ ہیں اور عروہ سے جو سعد بن خولی منقول ہے وہ اور سعد بن خولہ ایک ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ جو روایت عروہ سے منقول ہے وہ تمام اقوال کے مخالف ہے اور دوسروں کی روایت پر اعتماد کرنا مناسب ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۸۵۔ حضرت سعدؓ بن خولی (حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام)

حضرت سعدؓ بن خولی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام تھے۔ یہ سعد خاندان مذحج سے تھے اور غلامی کے دام میں گرفتار ہو گئے تھے اس کو ابومعشر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ فارسی تھے بدر میں شریک ہوئے ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ وہ قبیلہ کلب سے تھے اور دوسروں نے ان کی موافقت کی ہے اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ اور ان کے آقا حاطب بدر میں شریک ہوئے تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے بنو اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے شرکاء بدر کے بیان میں روایت کر کے خبر دی کہ بنو اسد کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ اور ان کے غلام سعدؓ شریک بدر ہوئے۔

سعد غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کے بیٹے عبداللہ کے واسطے انصار میں حصہ مقرر کیا تھا۔ اسمٰعیل بن خالد نے سعد سے روایت کی ہے پس اگر سعد احد میں شہید ہو گئے تو اسمٰعیل کی روایت مرسل ہو گی اور جابر بن عبداللہ نے بھی ان سے روایت کی ہے یہ ابوعمر کا کلام تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد کے نسب اور ولاء اور شرکت بدر کے متعلق اسی طرح بیان کیا ہے۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ سعد بدر میں شریک ہوئے تھے اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے بروایت سعد حاطب کے غلام سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! حاطب دوزخ میں ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص بدر اور بیعت الرضوان میں شریک ہوا وہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا۔ ابونعیم نے کہا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسمٰعیل نے سعد کو پایا ہے یا نہیں واللہ اعلم اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے بیان کیا اور حاطب کے غلام کا نام نہیں بیان کیا۔

۱۹۸۶۔ حضرت سعدؓ بن خیثمہ

حضرت سعدؓ بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء والقیس بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابوخیثمہ تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ ابن کلبی اور ابن ہشام اور ابوعمر اور ابن مندہ اور ابونعیم وغیرہم نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور ابن اسحٰق نے سعد کو عمرو بن عوف کی اولاد میں لکھا ہے اور ابن اسحٰق کے قول کی اور لوگوں نے موافقت کی ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے کہا ہے کہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد میں سے سعد بن خیثمہ بھی تھے سعد کے نسب کو جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اب پھر ابن اسحٰق کا یہ کہنا کہ بیعت عقبہ میں سعد بن خیثمہ جو بنی عمرو بن عوف میں سے تھے موجود تھے میرے نزدیک بے وجہ ہے اس لیے کہ ابن اسحٰق نے ان کا نسب بنی عمرو تک نہیں بیان کیا شاید اس وجہ سے ان کو بنی عمرو سے کہہ دیا ہو کہ یہ ان کے سردار تھے واللہ اعلم۔ یہ سعد بن خیثمہ عقبی بدری ہیں۔ بنی عمرو بن عوف کے سردار تھے۔ ابن اسحٰق نے اس کو ذکر کیا ہے جو لوگ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے انہی میں سے یہ بھی تھے۔ طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں طعیمہ نے نہیں بلکہ عمر بن عبدود انے قتل کیا تھا پھر حضرت حمزہ نے طعیمہ کو اسی روز مار ڈالا اور عمرو کو حضرت علی نے غزوۂ احزاب میں مار ڈالا انہوں نے جس وقت غزوۂ بدر میں جانے کا ارادہ کیا تو ان کے والد خیثمہ نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں میں سے ایک آدمی کو یہاں (مکان پر) ضرور رہنا چاہیے پس مجھے جہاد میں جانے دو اور تم یہیں گھر میں رہو سعد نے رہنے سے انکار کیا اور کہا اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو اجازت دے دیتا میں اسی جہاد میں اپنی شہادت کی امید رکھتا ہوں (اس امر میں طول ہوا' قرعہ پھینکنے کی نوبت پہنچی) دونوں نے قرعہ پھینکا تو سعد کے نام پر قرعہ آیا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں گئے اور وہیں شہید ہو گئے ان کے کوئی اولاد نہ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد تھی اور ان کے والد خیثمہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ سعد بدر میں نہیں شہید ہوئے بلکہ غزوۂ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب جہادوں میں شریک ہوئے۔ غزوۂ تبوک میں یہ نبیؐ سے پیچھے رہ گئے تھے مگر پھر جا کر مل گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جو رسول اللہؐ سے غزوۂ تبوک میں ابوخیثمہ جا کر مل گئے وہ دوسرے تھے اور یہی قول صحیح ہے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سعد بن خیثمہ کے گھر میں آپ نے قیام فرمایا اور بعض کہتے ہیں کہ کلثوم بن

ہدم کے مکان میں قیام فرمایا۔ سعد کے مکان کو آدمیوں کے واسطے اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دی اور سعد کا مکان بیت العزاب کے نام سے موسوم تھا اسی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا پھر وہاں سے بنی نجار کے پاس آپ تشریف لائے اور ابو ایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے اور سعد بن خیثمہ کا بدر میں شہید ہو جانا صحیح ہے اس کو عروہ' ابن شہاب وسلیمان بن ابان نے بیان کیا ہے جنہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ غزوۂ تبوک میں جو سعد پیچھے رہ گئے تھے وہ خزرجی ہیں اور یہ اوسی تھے۔ مالک بن قیس کے نام میں اور باب الکنیت میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۹۸۷۔ حضرت سعدؓ دوسی

حضرت سعدؓ۔ دوسی ہیں۔ انس بن مالک نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے ایک اعرابی نے قیامت کا وقت پوچھا (تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟ پھر مسجد میں تشریف لا کر بہت تخفیف کے ساتھ آپ نے نماز ادا کی اور فرمایا کہ جو شخص قیامت کو پوچھتا تھا کہاں ہے؟) اس اثنا میں سعد دوسی کا گزر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر کو پہنچا یہاں تک کہ اپنی پوری عمر وہ اچھی طرح بسر کر سکے تو (قیامت کے قریب) کسی کو زندہ نہ پائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۸۸۔ حضرت سعدؓ دولی

حضرت سعدؓ دولی۔ دولی ہیں ابن ابی علی نے ان کا ذکر کرتے وقت کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ان کے نام میں ابن علی نے تصحیف کی ہے کیونکہ وہ سعر ہے اور سعر کے ذکر میں اسی بیان کو دوبارہ لکھا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

سعر: سین کے کسرہ اور آخر میں را کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی ذباب

حضرت سعدؓ بن ابی ذباب دوسی حجازی ہیں ہم کو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کو صفوان بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حارث بن عبد الرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو منیر بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن ابی ذباب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر اسلام لایا اور کہا یا رسول اللہؐ! میری قوم پر مجھ کو سردار کر دیجئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو سردار کر دیا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے وقت میں عامل بنایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو عامل کر دیا پھر سعد اپنی قوم اہل سرات کے پاس آئے اور کہا کہ اے میری قوم! تم لوگ شہد کی زکوٰۃ ادا کیا کرو کیونکہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ مال اچھا نہیں ہے قوم نے پوچھا کس قدر زکوٰۃ دی جائے تو سعد نے کہا دسواں حصہ۔ پھر دسواں حصہ قوم سے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا انہوں نے مسلمانوں کے صدقہ میں داخل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۰۔ حضرت سعدؓ بن ذؤیب

حضرت سعدؓ بن ذؤیب شدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ

جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہؐ نے سب اہل مکہ کو امان دی مگر عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو امان نہیں دی اور ابن خطل کو حجاب کعبہ میں لٹکتا ہوا دیکھ کر سعد بن ذویب اور عمار بن یاسر اس کی طرف دوڑے تو سعد نے عمار سے پہلے پہنچ کر کیونکہ عمار سے زیادہ جوان تھے اس کو قتل کر ڈالا اور مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں دیکھا اور وہیں مار ڈالا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۹۱۔ حضرت سعدؓ بن ابی رافع

حضرت سعدؓ بن ابی رافع۔ حسن بن سفیان اور طبرانی اور ان دونوں کے بعد والوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یونس بن بکیر اور حجاج ثقفی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ میری عیادت کے واسطے تشریف لائے اور اپنے دست مبارک کو میرے سینہ پر رکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارا دل خراب ہو گیا ہے حارث بن کلدہ طبیب کے پاس جاؤ اور وہ عجوہ مدنی کو مع گٹھلیوں کے پیس کر تمہارے سینہ پر ملے۔ یونس نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے اور اس حدیث کو قتیبہ نے سفیان سے انہوں نے سعد سے روایت کیا ہے مگر سعد کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سعد بن ابی رافع بیمار ہو گئے۔ اور حدیث گزشتہ کے مانند پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص مکہ معظمہ میں بیمار ہو گئے آنحضرتؐ ان کی عیادت کے واسطے تشریف لائے اور حارث بن کلدہ ثقفی سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کر دو حارث نے علاج کیا سعد کو شفا حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم

۱۹۹۲۔ حضرت سعدؓ بن ربیع

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عدی بن مالک خاندان بن نجحی (جحجبی) سے تھے یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ صحیح سعد بن ربیع ہے اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بھی سعید بن ربیع بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ انشاءاللہ آئندہ آئے گا۔

۱۹۹۳۔ حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس بن مالک اعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری خزرجی۔ عقبی بدری ہیں۔ انصار کے نقیبوں میں سے تھے اس کو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور تمام اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ اور عبداللہ بن رواحہ بنو حارث بن خزرج انصاری کے نقیب تھے۔ یہ سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں رسول اللہؐ نے فرمایا کون شخص ہے جو مجھے سعد بن ربیع کی خبر لا دے ایک آدمی نے کہا کہ میں خبر لاتا ہوں اور جا کر مقتولین کی لاشوں میں

گھومنے لگے۔ سعد نے اس شخص سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس شخص نے جواب دیا کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے تمہاری خبر لینے کے واسطے بھیجا ہے۔ سعد نے کہا کہ آپ کے پاس جا کر میرا اسلام کہو اور آپ کو خبر دو کہ میرے بارہ زخم نیزے کے لگے ہیں اور میں نے اپنے مقابلہ کرنے والوں کو دوزخ میں پہنچا دیا اور اپنی قوم کو خبر دو کہ تم کو اللہ کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے اور تم میں سے کوئی شخص زندہ رہا۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو سعد کے پاس خبر لینے گئے تھے ابی بن کعب تھے۔ اس کو ابو سعید خدری نے بیان کیا ہے اور سعد نے ابی سے کہا کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ سعد بن ربیع تم سے کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرو اور اس عہد کو جو تم نے لیلۃ العقبی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اس کو یاد کرو۔ اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک تمہارا کوئی عذر مقبول نہ ہوگا (کفار) تمہارے نبی تک پہنچ گئے اور تم میں کوئی آنکھ (یعنی کوئی شخص) دیکھتی باقی رہ گئی۔ ابی کہتے ہیں کہ میں الگ نہ ہوا تھا کہ سعد (انتقال) شہید ہو گئے اور میں لوٹ کر نبیؐ کے پاس آیا۔ اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اللہ سعد پر رحم کرے انہوں نے زندگی اور موت میں اللہ اور رسول کی خیر خواہی کی۔ سعد اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔ سعد نے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں آپ نے ان دونوں کو دو ثلث دیئے اور یہ آیت فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ماترک (النساء:١١) (یعنی اگر میت کا ورثہ) عورتیں ہوں دو سے زیادہ تو ان کے لیے دو ثلث ترکہ کے ہیں) اور اسی واقعہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اسی سے اللہ کی مراد معلوم ہوگئی کہ اللہ نے فوق اثنتین سے دو اور دو سے زیادہ کا ارادہ کیا ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا سعد نے عبدالرحمٰن کے سامنے اپنے اہل اور مال پیش کیا کہ آدھا آدھا بانٹ لیں۔ کیونکہ سعد کے دو بیویاں تھیں عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے تم مجھ کو بازار بتا دو تاکہ میں اس میں تجارت کروں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۴۔ حضرت سعدؓ بن ربیع۔ ابن حنظلیہ

حضرت سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور ابن حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن تھے۔ (اس وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے) یہ سعد سہل بن حنظلیہ بھائی بھائی تھے اور یہ دونوں انصار بنو حارثہ میں سے ہیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد بن حنظلیہ کے والد عقیب تھے اور دونوں کے ایک (اور) بھائی عقبہ نامی تھے۔ حنظلیہ کو بعض لوگوں نے سعد کی پردادی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد اور سعد کے بھائیوں کی والدہ تھیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۱۹۹۵۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن غیاث سے انہوں نے ابو عثمان نہدی کے حلقہ درس کے ایک آدمی سے' انہوں نے رسول اللہؐ کے غلام' سعد سے روایت کی کہ مسلمانوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ایک آدمی اسی روزے کے دن ایک وقت آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ! فلاں فلاں عورتیں روزہ کی وجہ سے سخت حالت کو پہنچ گئیں آپ نے دو یا تین مرتبہ اس شخص سے منہ پھیر لیا پھر کہا اچھا ان دونوں عورتوں کو بلاؤ اور آپ ایک طشت یا ایک بڑا پیالہ لے

آئے اور ایک عورت سے کہا کہ قے کر اس نے ہموار گوشت اور پیپ اور خون کی قے کی اور دوسری سے بھی اسی طرح آپ فرمایا۔ اس نے بھی قے کی۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور حرام سے افطار کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۶۔ حضرت سعدؓ بن زرارہ

حضرت سعدؓ بن زرارہ۔ انصاری تھے۔ ان کا نسب ان کے بھائی اسعد ابن زرارہ کے بیان میں گزر چکا۔ یہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد کے دادا ہیں' یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سعد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کسی نعمت کے یاد کرنے کو اتنا دوست نہیں رکھتا ہے جتنا کہ ہدایت الٰہی یعنی اللہ پر اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے اور خیر وشر کی تقدیر پر ایمان لانے کو یاد کر کے اپنے ذکر کرنے کو پسند کرتا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور انہوں نے اس بیان میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک الگ عنوان قرار دیا ہے اور ابونعیم نے اس کو عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے یزید ابن محمد ایلی سے انہوں نے حکم بن عبداللہ سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے ابوالرجال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ اسی طرح بیان کر کے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے اور اس کو ایک علیحدہ عنوان قرار دیا ہے حالانکہ وہ اسعد بن زرارہ ہیں اور سعد نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ وہ سعد بن زرارہ کے بھائی ہیں۔ پس اگر یہ ایسا ہے یعنی جیسا کہ ابوعمر نے ذکر کیا ہے تو وہ سعد ہیں ابوعمر نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے اسلام نہ پایا ہوگا کیونکہ اکثر اہل سیر نے ان کو نہیں ذکر کیا ہے ابوعمر کے سعد کو ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے وہم نہیں کیا۔

۱۹۹۷۔ حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید بن سعد۔ انصاری اشہلی تھے۔ نبیؐ نے ان کو نجد کی طرف بھیجا تھا ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبیؐ نے سعد بن زید اشہلی کو نجد کی طرف روانہ کیا تھا۔ سلیمان بن محمود بن مسلمہ نے سعد بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کی کہ انہوں نے نجرانی تلوار نبیؐ کو ہدیہ کی آپ نے وہ محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا کہ اس سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو اور جب لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگیں اس کو پتھر پر دے مارو اور اپنے گھر میں گھس رہو۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ سعد بن زید بن سعد اشہلی کو نبیؐ نے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ اور ابونعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا بیان علیحدہ کیا ہے (اور وہ سعد جن کا بیان علیحدہ ترجمہ میں لکھا ہے) میرے نزدیک ابن مالک اشہلی ہیں۔ ان کا ذکر اب آئے گا۔ واللہ اعلم

۱۹۹۸۔ حضرت سعدؓ بن زید طائی

حضرت سعدؓ بن زید۔ طائی ہیں اور بعض نے ان کا نام کعب بیان کیا ہے ان سے جمیل بن زید طائی نے روایت کی ہے ہم کو

عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابی یحییٰ یعنی محمد بن عمر عطار سے انہوں نے جمیل بن زید طائی سے انہوں نے سعد بن زید طائی سے روایت کی ہے اور بعض ان کو انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک عورت سے جو بنو غفار کے قبیلہ سے تھی، نکاح کیا اور اس کے پاس تشریف لا کر کپڑے اتارنے کا حکم دیا جب اس عورت نے کپڑے اتارے تو آنحضرتؐ نے اس کے بدن پر کچھ سفیدی پائی اس سے آپ علیحدہ رہے جب صبح ہو گئی تو آپ نے تمام مہر ادا کر دیا اور فرمایا کہ اپنے عزیزوں میں چلی جا۔ اور اس حدیث کو عباد بن عوام اور نوح بن ابی مریم نے جمیل سے انہوں نے کعب بن زید سے روایت کی ہے اور یحییٰ بن یوسف ذمی نے ابی معاویہ سے انہوں نے جمیل سے انہوں نے زید بن کعب سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جمیل نے عبد اللہ بن عمرو بن زید کعب سے روایت کی ہے اور کعب عجرہ کے بیٹے ہیں چونکہ جمیل کا حافظہ خراب تھا اس وجہ سے ان کی سند میں اضطراب ہے اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۹۹۹۔ حضرت سعدؓ بن زید زرقی

حضرت سعدؓ بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر۔ ان کو ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے۔ جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ سعد بن زید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن یزید بن فاکہ ہیں اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کر کے کہا ہے کہ سعد بن فاکہ بن زید ہیں اور بعض نے ان کا نام اسعد بیان کیا ہے اور اسعد کا ذکر اول پورا بیان ہو چکا ہے۔

۲۰۰۰۔ حضرت سعدؓ بن زید بن مالک

حضرت سعدؓ بن زید بن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔ اور عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحٰق نے ان انصار کا نام جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ذکر کیا پھر بنو عبد اشہل میں سے سعد بن زید بن مالک بن کعب کو بھی ذکر کیا ہے ابن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بیشک جس وقت نبی ﷺ کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو! اس قبیلہ انصار میں میرا خیال رکھو بیشک یہ انصار ایسا گروہ ہیں کہ جن میں میں داخل ہوا اور یہ میرے راز دار ہیں۔ ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ صرف ابو نعیم نے اس کو روایت کیا ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ یہ سعد بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ اور اس بیان میں واقدی تنہا ہیں اور واقدی کے علاوہ لوگوں نے کہا ہے کہ یہ سعد بدر اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے ابو عمر نے سعد بن زید بن مالک اشہلی کے ذکر کے بعد کہا ہے کہ ان دونوں کو میں دو طرح شمار کرتا ہوں۔ سعد بن زید وہ شخص ہیں جن کو رسول اللہؐ نے قبیلہ قریظہ کے قیدیوں کے ساتھ نجد کی طرف اس واسطے بھیجا تھا کہ ان قیدیوں کے عوض میں گھوڑے اور ہتھیار وہاں سے خرید کر لائیں اور یہ وہی سعد ہیں کہ جنہوں نے مشلل میں انصار کے منارے کو گرا دیا تھا۔ سعد بن زید سے ایک حدیث فتنہ کے وقت بیٹھ رہنے میں مروی ہے۔ بیٹھ رہنے کی بابت روایت کی ہے رسول اللہؐ نے سعد اور عمرو بن سراقہ کے درمیان بھائی چارا کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اور سعد بن زید طائی جنہوں نے قبیلہ غفار کی عورت کا قصہ بیان کیا تھا وہ ان دونوں سے

ندہ ہیں علاوہ اس کے ان کی بابت بھی بیان کیا ہے کہ وہ انصاری ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہم نے ابونعیم کا قول سعد بن زید بن سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ وہ وہم ہے بلکہ وہ سعد بن زید بن مالک ہیں اور ابوعمر نے ابونعیم کی موافقت کی ہے اور ان کو وہی شخص بیان کیا ہے کہ جونجد کی طرف گئے تھے مگر ابوعمر نے ان کو دو شخص قرار دیئے ہیں اور ہم نے ان کا قول اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ان سعد کو اور ان کو جنہوں نے فتنہ کی حدیث بیان کی ہے ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انہوں نے ان سعد کو جن کو نبیؐ نے نجد کی طرف روانہ کیا تھا سعد بن زید بیان کیا ہے اور یہ کہ یہ سعد وہی ہیں جنہوں نے فتنوں کے وقت بیٹھ رہنے کی حدیث بیان کی ہے اور ابواحمد عسکری نے ابونعیم اور ابوعمر کی موافقت کی ہے اور ان سعد کو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار ہدیہ دی تھی اور جنہوں نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے اور قرار دیا ہے اور گویا یہی درست ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۰۱۔ حضرت سعدؓ بن زید

حضرت سعدؓ بن زید انصاری خاندان بنوعمر بن عوف سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عبدالملک بن مروان کے آخری زمانے میں فوت ہوئے اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۰۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ زید کے والد ہیں۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ نے زید بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی وفات کی خبر (اللہ کی طرف سے ملی) تو آپ پرانے کپڑے پہنے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! اس گروہ انصار میں میرا خیال رکھنا کیونکہ یہ لوگ میری گٹھڑی اور میرے صندوق (یعنی میرے محرم اسرار ہیں) ان کے اچھوں کو مقبول کرو اور بروں سے درگزر کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بھی اس حدیث کو اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور سعد بن زید بن مالک کے بیان میں نقل کیا ہے۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ پس میں نہیں جانتا کہ کیوں اس کے واسطے دوسرا بیان --------- کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو صرف اسی بیان میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۰۳۔ حضرت سعدؓ بن سعد

حضرت سعدؓ بن سعد۔ ساعدی۔ سہل بن سعد کے بھائی ہیں سہل بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ بدر میں سعد بن سعد کا حصہ بھی لگایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۰۴۔ حضرت سعدؓ بن ابی سعد

حضرت سعدؓ بن ابی سعد بن سعد بن مری قواقل کے حلیف تھے۔ قواقل انصار کا ایک خاندان ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔قواقل انصار کا ایک قبیلہ ہے۔جس کا ذکر کتاب میں متعدد جگہوں پر آیا ہے۔

۲۰۰۵۔حضرت سعدؓ بن سلامہ

حضرت سعدؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبداشہل انصاری اوسی اشہلی ہیں۔سلمہ بن سلامہ بن وقش کے بھائی تھے ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور سلکان کے لقب سے مشہور تھے احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابوعبید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل خلافت میں شہید ہوئے یہ جسر ملک عراق میں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام صحیح اسعد ہے اور اس کا بیان اوپر ہو چکا ابوعمر اور ہشام بن کلبی اور ابن حبیب نے ابن مندہ کی موافقت کی ہے کہ ان کا نام سعد ہے۔ان کا ذکر سلکان اور کنی کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۲۰۰۶۔حضرت سعدؓ بن سوید

حضرت سعدؓ بن سوید بن قیس۔انصار بنوخدرہ سے ہیں۔ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد سوید بن عبید بن ثعلبۃ بن عبید بن عبدالابجر یعنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے بیٹے انصاری خزرجی خدری ہیں احد کے دن شہید ہوئے ان کا ذکر ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے مگر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے صرف سوید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سوید انصاری ہیں اور دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ جو لوگ انصار بنوعوف میں سے احد میں شہید ہوئے ان میں سعد بن سوید بھی تھے ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ سلیمان طبرانی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن سوید بنوحارث ابن خزرج سے ہیں اور سب کا مفاد ایک ہے۔اور اس نسب کا سیاق جس کو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اسی پر دلالت کرتا ہے اور (جس نے عوف بن خزرج بیان کیا ہے اس نے) عوف کو ان کے دادا خزرج کی طرف منسوب کر دیا ہے اور عوف حارث بن خزرج کے بیٹے ہیں۔واللہ اعلم

۲۰۰۷۔حضرت سعدؓ بن سہیل

حضرت سعدؓ بن سہیل یا سہیل بن مالک بن کعب بن عبداشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔قبیلہ خزرج کا ایک خاندان ہے اور یہ عبداشہل وہ نہیں ہیں جن کی طرف سعد ابن معاذ اشہلی منسوب ہیں بلکہ یہ دوسرے ہیں کیونکہ یہ عبداشہل خزرج سے ہیں اور وہ اوس سے ہیں اور ان عبداشہل کی طرف ایک خاندان منسوب ہوتا ہے اور ان کی طرف نہیں منسوب ہوتا ہے اور اس خاندان کی نسبت نجاری یا دیناری یا بنودینار بن نجار ہوتی ہے۔جس نے ان دونوں کے نسبوں کو دیکھا ہے اس کے نزدیک فرق ظاہر ہے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔اس کو ابن شہاب اور ابن اسحٰق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۸۔حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری

حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری۔خاندان بنودینار بن نجار سے ہیں۔اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بنوخنساء سے ہیں اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے (سہیل کا نام) سہل بیان کیا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ سعد بن سہیل بنوخنساء سے ہیں اور انہی ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ جو لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان میں سے سعد بن سہیل بن عبداشہل بن حارثہ انصاری جو

خاندان بنوخنساء بن مبذول سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابونعیم نے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عبداشہل حارثہ بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ سعد بن سہیل بن عبداشہل بن دینار بن نجار کے بیٹے ہیں اور بدر میں شریک ہوئے تھے' میں کہتا ہوں کہ اس کو ان دونوں نے اس بیان میں اور اس سے اوپر کے بیان میں ذکر کیا ہے اور ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں عروہ کی اس روایت میں خبط ہے میں نہیں جانتا اس کا کیا حال ہے۔ کیونکہ یہ عامہ اہل سیر کے مخالف ہے اور نیز عروہ سے جو دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے وہ بھی اس کے مخالف ہے اور انہی مختلف مقاموں میں سے یہ بیان ہے کہ انہوں نے سعد بن سہیل کو بنوخنساء بن مبذول سے قرار دیا ہے اور یہ ایک عجیب وغریب بات ہے کیونکہ بنوخنساء بن مازن بن نجار سے ہیں جن میں سے منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول ہیں جو حبان بن منقذ کے والد تھے اور انہوں نے خنساء بن مبذول کو اس جگہ بنودینار سے کر دیا پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو اور اس کے پہلے والے بیان کو دو الگ الگ عنوانوں میں کر دیا جو حالانکہ نسب اور بیان یعنی شرکت بدر دونوں میں ایک ہیں پس میں نہیں جانتا کہ کیوں دونوں بیانوں کو جدا کر دیا علاوہ اس کے ابن مندہ کی طرف سے کچھ عذر ہوسکتا ہے کیونکہ انہوں نے ایک میں سہل اور دوسرے میں سہیل کو ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے سہیل کی بابت ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو سہل کہا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں ایک ہیں اور بعض نے انہی کو سہل اور بعض نے سہیل بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۰۹۔ حضرت سعدؓ بن ضمیرہ

حضرت سعدؓ بن ضمیرہ۔ ضمری ہیں۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمی ہیں ان کی کنیت ابوسعد ہے اور بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوضمیرۃ بیان کی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ہمیں جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے زیاد بن ضمیرہ بن سعد سلمی سے سنا وہ عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ ان کے والد اور دادا حنین میں شریک ہوئے اور دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سائے کی طرف تشریف لے گئے اور اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آپ کے پاس کھڑے ہو کر عامر بن ابن اضبط کے خون کی بابت جھگڑا کرنے لگے جن کو محلم بن جثامہ کنانی نے قتل کیا تھا' عیینہ تو عامر اشجعی کے خون کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ وہ دونوں قیس سے تھے اور' اقرع بن حابس' محلم کی طرف سے دفع کرتے تھے کیونکہ یہ دونوں قبیلہ خندف سے تھے اور یہ اقرع' خندف کے سردار تھے حدیث آخر تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ سعد اور ان کے والد دونوں صحابی تھے۔

۲۰۱۰۔ حضرت سعدؓ ظفری

حضرت سعدؓ ظفری' خاندان بنوظفر سے ہیں جو اوس کا ایک بطن ہے' ان سے عبدالرحمٰن بن حرملہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے داغنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں حمیم (گرم پانی) کو ناپسند کرتا ہوں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے کیا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ ابن مندہ نے سعد بن نعمان ظفری کا تذکرہ لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

میں نہیں جانتا کہ آیا یہ سعد وہی ہیں یا اور ہیں۔

۲۰۱۱۔ حضرت سعدؓ بن عائذ

حضرت سعدؓ بن عائذ موذن۔ عمار بن یاسر کے غلام تھے اور سعد قرظ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ قرظ (یعنی برگ سلم کے جس سے دباغت کرتے ہیں) کی تجارت کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو برکت کی دعا دی تھی اور مسجد قبا کا موذن قرار دیا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی جگہ پر اذان دیتے تھے پھر حضرت بلال نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ان کو اپنا قائم مقام کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں شام کی طرف چلنے لگے تھے اور سعد کی ذریت میں موذنی برابر چلی آئی۔ ان کی اولاد ان سے حدیث روایت کرتی ہے عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ رسول اللہؐ کے موذن نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کر لیا کریں اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بلال اذان کے کلمات دو دو بار پکارتے تھے اور اقامت میں ایک ایک بار۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ سعد قرظ حجاج کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۱۲۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ

حضرت سعدؓ بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی حزیمہ ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حارثہ بن حزام بن حزیمہ بن ثعلبہ ہیں۔ طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابوثابت یا ابوقیس تھی اور پہلا قول صحیح ہے یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے اس پر سب کا اتفاق ہے اور بعض کے نزدیک یہ شریک بدر تھے' ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں ذکر کیا ہے اور واقدی اور مدائنی اور ابن کلبی نے ان کو بدریوں میں ذکر کیا ہے یہ سردار اور سخی تھے اور تمام مشاہد میں انصار کا علم انہی کے پاس رہتا تھا اور یہ انصار میں صاحب وجاہت و ریاست تھے ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔ نبیؐ کے پاس ہر روز ایک بڑا پیالہ' ثرید اور گوشت سے' بھرا ہوا لاتے تھے جو ترتیب کے ساتھ برابر گھومتا رہتا تھا کہا جاتا ہے کہ اس روز خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے قیس بن زید بن عبادہ بن دلیم کے یہ اور ان کا گھرانا سخاوت میں مشہور تھا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی اور ہشام بن مروان معنی نے بیان کیا ابن مثنی نے کہا کہ ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ہماری ملاقات کے واسطے ہمارے گھر میں آئے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ' قیس نے کہا کہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اندر آنے کی کیوں نہیں اجازت دیتے۔ سعد نے جواب دیا کہ اس کو رہنے دو' آپ ہم پر زیادہ سلام کریں گے' رسول اللہؐ سلام کر کے واپس ہوئے۔ سعد آپ کے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ! میں آپ کے سلام کو سنتا تھا اور آپ کو آہستہ سے جواب دیتا تھا تا کہ آپ ہم پر زیادہ سلام

کریں۔ رسول اللہ ‘ سعد کے ہمراہ لوٹ آئے‘ سعد نے آپ سے نہانے کو کہا آپ نے غسل کیا پھر سعد‘ نے آپ کو ایک لحاف زعفران یا ورس سے رنگا ہوا دیا آپ نے اس کو اوڑھ لیا‘ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! اپنا درود اور رحمت سعد بن عبادہ کی آل پر نازل کر۔ قیس بن سعد لوگوں میں بہت بڑے سخی اور بزرگ تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جس کو قیس بن سعد بن عبادہ نے نقل کیا ہے کہ قیس بن سعد‘ بخشش کے گھرانے سے ہیں۔ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ کی بابت خبر مشہور ہے کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابو قیس پر کسی پکارنے والے کو پکارتے سنا

فان یسلم السعدان یصبح محمد بمکة لایخشی خلاف مخالف

پس اگر دو سعد مسلمان ہو گئے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں ہو جائیں گے کہ کسی مخالف کی مخالفت سے نہ ڈریں گے۔

راوی کہتا ہے کہ قریش کو گمان ہوا کہ دو سعد سے سعد بن زید مناہ بن تمیم اور سعد ہذیم قبیلہ قضاعہ کے مراد ہیں پھر دوسری رات کسی کہنے والے کو کہتے سنا

ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا ویا سعد سعد الخزر جین الغطارف

اجیبا الی داعی الھدی و تمینا علی اللہ فی الفردوس منیة عارف

و ان ثواب اللہ للطالب الھدی جنان من الفردوس ذات زخارف

اے قبیلہ اوس کے سعد! تو مددگار رہو اور اے قبیلہ خزرج کے۔ ہدایت کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور اللہ پر فردوس میں عارف کے مثل آرزو کرو۔

تب کہا کہ یہ دونوں سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ ہیں جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی کھجور دینے کو کہا تھا کہ اپنی قوم غطفان کو لے کر واپس ہو جائے اور آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس بارے میں خاص کر مشورہ لیا اور ان دونوں نے بیان کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر آپ کو ایسا کرنے کا حکم ہوا ہے تو آپ کیجئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو بخدا ہم ان کو سوائے تلوار کے اور کچھ نہ دیں گے آپ نے فرمایا مجھ کو کچھ حکم نہیں ہوا ہے یہ تو میری رائے ہے جس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ دونوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہؐ ان لوگوں نے جاہلیت میں کبھی ہم سے ایسی طمع نہیں کی پھر کیونکر آج ایسا ہو سکتا ہے باوجودیکہ اللہ نے ہم کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت کی ہے۔ نبیؐ ان دونوں کے جواب سے بہت خوش ہوئے۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ کا نشان سعد بن عبادہ کے پاس تھا سعد اس کو لیے ہوئے ابوسفیان کے پاس سے گزرے (ابوسفیان اس وقت مسلمان ہو چکے تھے) اور ان سے کہا کہ آج لڑائی کا دن ہے آج حرمت حلال ہو جائے گی آج کے دن اللہ نے قریش کو ذلیل کیا ہے۔ جب رسول اللہؐ انصار کے لشکر میں ہو کر گزرے ابوسفیان نے آپ کو آواز دی یارسول اللہؐ آپ نے اپنی قوم کے مارنے کا حکم دیا ہے سعد گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قاتل ہیں۔ عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا یارسول اللہؐ ہم کو اندیشہ ہے کہ سعد قریش پر حملہ نہ کریں رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو جواب دیا کہ اے ابوسفیان! آج رحم کرنے کا دن ہے آج اللہ نے قریش کو عزت دی اور سعد سے نشان لے کر ان کے بیٹے قیس کو دے دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ نے علم زبیر بن عوام کو عنایت کیا اور بعض لوگ کہتے

ہیں کہ آپ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور اس کو لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ سعد بہت غیرت مند آدمی تھے اور رسول اللہؐ نے انہی کو اپنے اس قول میں ارادہ کیا ہے کہ سعدؓ غیرت مند آدمی ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت اس کے محرمات کے کرنے میں ہے اس حدیث میں قصہ ہے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو ان کو خلافت کی خواہش ہوئی اور ثقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی بیعت لینے کے واسطے بیٹھے اتنے میں ان کے پاس ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آئے اور لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی اور سعد کو چھوڑ دیا' سعد نے نہ ابوبکر کی بیعت کی اور نہ عمر کی اور شام کی طرف چلے گئے اور مقام حوران میں اقامت کی یہاں تک کہ ۱۵ھ یا ۱۴ھ اور ایک روایت کے مطابق ۱۱ھ میں انتقال کر گئے اس پر سب مورخوں کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے نہانے کی جگہ پر مرے ہوئے پائے گئے ان کا بدن سبز ہوگیا مدینہ والوں کو ان کے موت کی خبر نہیں ہوئی یہاں تک کہ کسی کہنے والے کو کنویں کے اندر سے کہتے سنتے تھے مگر دیکھتے کسی کو نہ تھے۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ

فرمینا سہمین فلم نخط فوادہ

''ہم نے خزرج کے سردار' سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے ہم نے اس کو دو تیر مارے اور ہم اس کے دل پر' مارنے میں نہ چوکے''۔

جب غلاموں نے یہ آواز سنی' ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا تو اس کو بعینہٖ وہی دن پایا کہ جس میں سعدؓ شام میں انتقال کر گئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جس کنویں سے آواز آتی تھی وہ بیر منبہ تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ' بیر سکن تھا۔ ابن سیرین نے کہا ہے کہ سعد کھڑے ہوئے پیشاب کر رہے تھے کہ یکا یک تکیہ لگا لیا اور مر گئے' ان کو جنوں نے قتل کر ڈالا تھا اور دونوں شعر کہے تھے (جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں) کہا گیا ہے کہ سعد کی قبر منیحہ میں ہے جو دمشق کا ایک گاؤں ہے' ان کا مزار مشہور ہے جس کی زیارت آج تک ہوتی ہے ابن عباس وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن سیکھ کر پھر اس کو بھلا دے وہ اللہ سے کوڑھی (برص کا مریض) ہو کر ملے گا اور جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم ہو وہ قیامت کے دن بندھا ہوا آئے گا حتی کہ اس کو عدل آکر چھڑوا' دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حذیمہ: حا کے فتحہ اور زا کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے بعد یا' پھر میم اور پھر ھا ہے۔

۲۰۱۳۔ حضرت سعدؓ بن عبداللہ

حضرت سعدؓ بن عبداللہ۔ مجہول شخص ہیں۔ ان سے یعلی بن اشدق نے روایت کی ہے کہ آپ سے لوگوں نے آیت ان الذین ینادونک من وراء الحجرات' سورہ حجرات کی بابت سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بنو تمیم میں سے ایک گروہ ہے اگر وہ لوگ کانے دجال سے' سب سے زیادہ سخت مقابلہ کرنے والے نہ ہوتے' تو میں ان کو بددعا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۱۴۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں ...رف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ پہلے تذکرہ لکھنے کے بعد لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۱۵۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ

حضرت سعدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اطول کے بیٹے ہیں' جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں' ابونعیم نے کہا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ ابن اطول ہیں۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ علیحدہ کیا ہے اور وہی جس کو ابن اطول نے نقل کیا ہے بعینہ ان کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ واصل بن عبداللہ بن بدر' ابوالحسین قشیری نے روایت کی' وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن بدر بن واصل بن عبداللہ بن سعد نے' خالد قحطانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے جب تستر پہنچتے تو وہاں تین دن ٹھہرتے' لوگ ان سے کہتے کاش اور ٹھہرتے عبداللہ جواب دیتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے غفلت سے منع کیا ہے اور جو شخص خراج کے شہروں میں تین دن ٹھہرتا ہے۔ اس نے غفلت کی اس کو اسی طرح ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے واصل بن عبداللہ بن بدر سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد عبداللہ بن واصل بن عبداللہ بن سعد اطول نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سعد اپنے اصحاب کی طرف جاتے تھے اور پہلے کے مثل بیان کیا۔ پس ابونعیم نے واصل بن عبداللہ ابن اطول کا نسب جس طرح بیان کیا ہے اس سے انہی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰۱۶۔ حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس

حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مہاجرین حبشہ سے تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید ہے اور اس کا ذکر اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۱۷۔ حضرت سعدؓ بن عبید

حضرت سعدؓ بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے۔ عمیر بن سعد کے والد ہیں' بدر میں شریک ہوئے اور ان کی نسل منقطع ہوگئی' اس کو عروہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ذکر سعید کے بیان میں آئے گا اور قاری کے لقب سے مشہور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے قاری بنو قارہ انصاری کی طرف منسوب ہے۔ جنگ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جنگ قادسیہ کے بعد چند مہینوں تک زندہ رہ کر وفات پائی۔ ابن نمیر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوزید تھی اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے انصار میں سے قرآن کو رسول اللہؐ کے زمانے میں حفظ کیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور طارق بن شہاب نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے' سفیان نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی' انہوں نے کہا کہ نبیؐ کے ایک صحابی نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور

ہم شہید ہوں گے' پس تم ہم سے خون کو نہ دور کرنا اور ہم کو سوائے اس کپڑے کے جو ہمارے اوپر ہو اور کسی میں نہ کفن دینا' اس کو شعبہ اور مسعر نے' قیس بن مسلم سے' انہوں نے طارق بن شہاب سے' نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ سعد بن عبید نے قادسیہ کے دن اسی طرح بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعد اہل کوفہ سے ہیں اور ابوعمر اور ان کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعد قادسیہ کے دن شہید ہو گئے تھے حالانکہ کوفہ کی بنیاد قادسیہ اور ملک مدائن کے بعد ہے لہٰذا ان کے کوفہ کی طرف منسوب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن مندہ کا کہنا کہ سعد خاندان قارہ انصار سے ہیں' ان کا وہم ہے' سعد قارہ میں سے کیونکر ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ دیش محلم بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ سے ہیں' اور ہون اسد بن خزیمہ کے بھائی ہیں اور یہ سعد قبیلہ انصار سے ہیں' پھر کیونکر دونوں جمع ہو سکتے ہیں بلکہ یہ سعد' قاری قرأت سے ہیں اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ یہ انصار میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو حفظ کیا' اور قبیلہ اوس میں ان کے سوا اور کسی نے قرآن کو نہیں حفظ کیا اس کو ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے لیکن میں اس کو بعید از قیاس سمجھتا ہوں کہ یہ قرآن جمع کرنے والے انصار میں سے ہوں کیونکہ اس حدیث کو انس بن مالک روایت کرتے ہیں اور انہی انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ ابوزید میرے چچاؤں میں سے ہیں اور انس بنوعدی بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں پس کیونکر یہ سعد انس کے چچا ہو سکتے ہیں اوسی ہونے کی حالت میں یہ بالکل ہی بعید از قیاس بات ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۱۸۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اپنے آقا' عتبہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عطا اور ضحاک نے ابن عباس سے آیہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ (الانعام:۵۲) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت عتبہ اور ان کے غلام سعد اور حاطب اور ان کے غلام سعد کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۱۹۔ حضرت سعدؓ بن عثمان

حضرت سعدؓ بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبادہ تھی' احد میں شریک ہوئے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے یہ ان لوگوں میں تھے' جو احد کے دن بھاگ گئے تھے تینوں نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر وہیں آئے گا۔

۲۰۲۰۔ حضرت سعدؓ عرجی

حضرت سعدؓ عرجی۔ جب نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو انہوں نے مقام عرج سے مدینہ تک راستہ بتایا تھا ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعد قبیلہ بلعرج بن حارث بن کعب بن ہوازن اسی طرح بعض لوگوں نے بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قبیلہ اسلم کے غلام بتاتے ہیں اور ان کو عرجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ نبیؐ سے مقام عرج میں ملے تھے۔ سعد کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے۔ کہ میں' رسول اللہ ﷺ کا راہبر تھا' مقام عرج سے مدینہ تک' میں نے آپ

ئے ہوئے کھاتے دیکھا' عباد کے غلام' فائد' نے ابن سعد سے' انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ اور آپ
ابوبکر تھے اور دونوں کے ساتھ اپنے مدینہ تک آنے کا واقعہ بیان کیا اور آپ سے بنوعمرو بن عوف ملے اور انہوں نے پوچھا
مہ کہاں ہیں؟ سعد بن خیثمہ نے جواب دیا کہ وہ مجھ سے پہلے۔ یارسول اللہ کیا میں ان کو خبر نہ کروں؟ ان کا تذکرہ تینوں
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے' سعد اسلمی کا ذکر کیا ہے اور ہم بھی اوپر ان کا ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ انہوں نے سعد عرجی
یا اور کہا کہ وہ اسلمیوں کے غلام تھے اور یہ کہ وہ مدینہ تک نبیؐ کے راہبر تھے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ یہ وہی ہیں جو نبیؐ
اہ مدینہ تک آئے تھے اور ان سے بنوعمرو بن عوف اور سعد بن خیثمہ ملے تھے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا پس میں نہیں جانتا
ں ان دونوں کو الگ الگ کر دیا۔ واللہ اعلم

۔ حضرت سعدؓ بن عقیب

حضرت سعدؓ بن عقیب۔ ان کی کنیت ابوالحارث ہے۔ غزوۂ احد میں یہ کم سن تھے اس وجہ سے شریک نہیں ہو سکے۔ اس کو
اہین نے محمد بن سعد سے نقل کر کے بیان کیا ہے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۔ حضرت سعدؓ بن عمار

حضرت سعدؓ بن عمار بن مالک بن خنساء ابن مبذول۔ غزوۂ احد اور خندق میں شریک ہوئے' یہ حمزہ بن عمار کے بھائی تھے۔
کے عقب نہیں ہے۔

۲۰۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی

حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمارہ' سعد کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے' قبیلہ رزرق
سے ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے' ان کے نام میں اختلاف ہے' اکثر لوگ ان کو سعد بن عمارہ کہتے ہیں ان سے عبداللہ بن مرہ
بداللہ بن ابی بکر اور سلیمان بن حبیب محاربی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی
اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابوالفیض سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے
سعید زرقی سے روایت کر کے خبر دی کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عزل کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ رحم
ں جو مقدر ہے' وہ ہو کر رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور اس کو ہم کنی کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ
ر کریں گے۔

۲۰۲۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری

حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری۔ بنوسعد بن بکر سے ہیں۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری نے عمرو بن محمد
سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے' انہوں نے ابن اسحٰق سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر اور یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت
ں وہ کہتے تھے ہم سے بنوسعد بن ابی بکر کے ایک آدمی نے' جو صحابی تھے' سعد سے' انہوں نے عمارہ سے' روایت کر کے بیان کیا کہ
یک آدمی نے ان سے کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم نماز کے واسطے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو

کیونکہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اس کا ایمان نہیں اور حاجت سے زیادہ طلب کرنے کو چھوڑ دو کیونکہ یہی فقر اور احتیاج ہے اور جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید ہو جاؤ کیونکہ یہی غنیٰ ہے اور جس بات یا فعل سے معذرت کرنا پڑے اس سے پرہیز کرو سلیمان بن حبیب سے مروی ہے کہ جب سعد بن عمارہ کی وفات قریب ہوئی اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور ان کو وصیت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۰۲۵۔ حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی حارث بن عمرو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ صفین میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو صفین میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۲۶۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف

حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار تھا احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے یہ اور ان کے بیٹے طفیل دونوں احد میں شریک ہوئے تھے اور بیر معونہ کے واقعہ میں دونوں شہید ہوئے محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ سعد بن عمرو بن ثقف کے ہمراہ بیر معونہ کے واقعہ میں ان کے بھتیجے سہل بن عامر بن عمرو بن ثقف شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۲۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ عمرو بن عاص کے غلام تھے یوسف قطان وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عمرو بن عاص کے غلام سعد سے روایت کی کہ دو آدمیوں نے ایک آیت کے متعلق جھگڑا کیا اور دونوں نبی ﷺ کے پاس اس کو لے کر گئے آپ نے فرمایا کہ اس میں مت جھگڑو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے تذکرہ کو لکھا ہے۔

۲۰۲۸۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید

حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری تھے۔ احد اور اس کے بعد کے واقعات میں شریک ہوئے تھے۔ اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ کعب بن عمرو کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے روایت کر کے کیا ہے۔

۲۰۲۹۔ حضرت سعدؓ بن عمیر

حضرت سعدؓ بن عمیر یا عمیر بن سعد عمرو بن قیس ملائی نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کی حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۳۰۔ حضرت سعدؓ بن عیاض

حضرت سعدؓ بن عیاض ثمالی۔ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے' اور ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے بلکہ یہ تابعی ہیں یہ ابن مسعود سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبیؐ لڑائی میں سب سے زیادہ سخت تھے ان سے ابو اسحٰق ہمدانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۱۔ حضرت سعدؓ بن فاکہ

حضرت سعدؓ بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق: محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ خاندان بنو خلدہ بن عامر بن زریق انصاری خزرجی میں سے سعد بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر شریک بدر ہوئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کو اس مقام پر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو سعد بن زید بن فاکہ بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کو سعد بن یزید بن فاکہ بیان کیا ہے اور سب ایک ہی ہیں۔ ہم نے سب کا ذکر کیا ہے اور ہم نے ہر ایک بیان میں اس کے ناقل کا نام ذکر کر دیا ہے اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سعد' عثمان بن خلدہ کے بیٹے ہیں اور یہ بھی وہی ہیں اور ابو موسیٰ نے ابن شہاب سے نقل کر کے خاندان بنو زریق کے شرکاء بدر میں سعد بن عثمان بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ سعد' ان' سعد کے علاوہ ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو بدر میں شریک ہوئے تھے سعد بن عثمان بن خلدہ اور سعد بن یزید بن فاکہ بن خلدہ کو بیان کیا ہے۔ پس اگر دونوں ایک ہوتے تو دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ بیان کرتے اور ابن کلبی نے بھی دونوں کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبداللہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق اور اس کے بعد لکھا ہے کہ اسعد بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور یہ اسعد' وہی سعد ہی ہیں' انہی کو سعد اور اسعد کہا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ سعد بن عثمان اور یہ سعد' دو شخص ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کے نسب میں خلدہ کو دیکھ کر گمان کیا کہ سعد بن عثمان' انہی میں سے ایک ہیں حالانکہ وہ چچا کے بیٹے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن زید اور سعید بن فاکہ بن زید اور سعد بن یزید اور اسعد بن یزید ایک ہیں اور سعد بن عثمان الگ ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۳۲۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ قدامہ بن مظعون کے غلام تھے خارجیوں نے ان کو ۴۱ھ میں عبادہ بن قرص کے ہمراہ شہید کر ڈالا۔ ان کے صحابی ہونے میں شبہ ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۳۔ حضرت سعدؓ بن قرجا

حضرت سعدؓ بن قرجا۔ صحابی ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے' انہوں نے سعد بن قرجا سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی نے ایک شخص کی بیوی اور اسی شخص کی لڑکی کو جو دوسری عورت سے تھی' نکاح میں جمع کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۴۔ حضرت سعدؓ بن قیس

حضرت سعدؓ بن قیس عنزی۔ اور ایک روایت کے مطابق قریشی تھے۔ نبیؐ نے ان کا نام سعد خیر رکھا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ حسن نے سعد بن قیس سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن آدم! چار رکعت نماز' اول دن میں پڑھا کر' میں تجھ کو اس دن کے اخیر تک محفوظ رکھوں گا۔ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ مجھ کو خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے (تعویذ) جن کو ہم کرتے ہیں کیا تقدیر الٰہی سے کچھ بچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد سے ہیں نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور انہی کی روایت سے ایک حدیث سود کے بارے میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے عنزی کی جگہ عنسی بیان کیا ہے۔

۲۰۳۵۔ حضرت سعدؓ بن مالک ساعدی

حضرت سعدؓ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ سہل بن سعد کے والد تھے واقدی نے ابی عباس بن سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کے لیے تیاری کی تھی مگر انتقال ہوگیا۔ ان کی قبر بنو قارظ کے مکان کے پاس ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں ان کا حصہ لگایا تھا اور ثواب میں بھی ان کی شرکت بیان فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۳۶۔ حضرت سعدؓ بن مالک خدری

حضرت سعدؓ بن مالک بن شیبان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجر جن کا نام خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج ہے ان کی کنیت ابوسعید انصاری خدری تھی یہ اپنی کنیت سے مشہور تھے یہ مشہور اور فاضل صحابہ میں تھے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں سب سے پہلے یہ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہؐ کے ہمراہ بارہ غزووں میں شریک رہے تھے ان سے منجملہ صحابہ کے جابر اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور انس اور ابن عمر اور ابن زبیر نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ' عطاء بن یسار اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ان سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اعمش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عطیہ بن سعد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری سے سنا ہے وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ بلند درجوں والوں کو نیچے والے اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم ان ستاروں کو دیکھتے ہو جو آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارے میں طلوع ہوتے ہیں اور ابوبکر اور عمر انہی میں سے ہیں بلکہ اور بڑھ گئے حضرت ابوسعید کہتے تھے کہ میرے والد احد کے دن شہید ہوئے اور ہم کو بغیر مال کے چھوڑ گئے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال مانگنے کی غرض سے آیا آپ نے جب مجھ کو دیکھا فرمایا جو بے پرواہ رہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے جو طالب

عفت ہوتا ہے اللہ اس کو عفت' عنایت کرتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ یہ باتیں مجھی کو کہہ رہے ہیں (پس میں بغیر مانگے واپس آ گیا) ۵۴ھ میں جمعہ کے دن انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی اولاد باقی ہے۔ یہ اپنی مونچھوں کو مونڈواتے تھے اور داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۳۷۔ حضرت سعدؓ بن مالک عذری

حضرت سعدؓ بن مالک عذری۔ عذرہ بن سعد ہذیم کے وفد میں جو قبیلہ قضاعہ کا ایک بطن ہے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۳۸۔ حضرت سعدؓ بن مالک قرشی

حضرت سعدؓ بن مالک اور یہی سعد بن ابی وقاص ہیں اور ابو وقاص کا نام مالک بن وہیب اور ایک روایت کے مطابق اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ تھا۔ قریشی زہری تھے ان کی کنیت ابو اسحٰق تھی۔ سعد کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حمنہ ابو سفیان بن امیہ کی بیٹی تھیں۔ سعد چھ اور ایک قول کے مطابق' چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ مسلمان ہونے کے وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی سعد سے مروی ہے کہ میں نماز فرض ہونے سے پہلے مسلمان ہوا تھا' یہ ان لوگوں میں سے ہیں' جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہؐ نے گواہی دی ہے اور صحابہ کے دس سرداروں میں سے ایک شخص ہیں اور اصحاب شوریٰ کے چھ صحابہ میں یہ بھی ہیں جن کی بابت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے خوش گئے: بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں' رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد کے دن یہ بہت بڑی بلا میں مبتلا ہوئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں (کافروں کا) خون بہایا اور تیر چلایا۔

ہمیں ابو الفرج بن ابی رجاء بن معد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے اس طرح خبر دی کہ ان پر پڑھا جاتا تھا اور میں حاضر سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میں عرب میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ بخدا ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے ہمارا کھانا بجز انگور کی پتی اور صحرائی خار دار درختوں کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ مثل بکریوں کی مینگنیوں کے خشک پاخانہ کرتے جس میں رطوبت کا نام تک نہ ہوتا تھا پھر (اب) بنو اسد ہم کو دین کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں بخدا (اگر میں ابھی ان لوگوں سے کم رہا تو) میں ناکام ہوا اور میرا کیا' برباد ہو گیا (یہ سعد نے اس وجہ سے کہا کہ) اہل کوفہ عمر بن خطاب سے ان کی شکایت کرتے تھے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ سے معزول کر دیا تھا اور اہل کوفہ میں سب سے زیادہ' بنو اسد کا ایک شخص' ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔

ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابو امامہ نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ سعدؓ سامنے سے آ رہے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص (ایسا) ماموں اپنا مجھے دکھائے تو میں مانوں' آپ نے سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں۔ اور یہ آپ کی والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ آمنہ' وہب بن عبد مناف بن زہری کی بیٹی تھیں دونوں کا نسب عبد مناف میں مل جاتا ہے اور عرب میں ماں کی طرف والوں کو ماموں کہتے ہیں اور ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے اصحاب جب نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں چلے جاتے تھے اور اپنی نمازوں کو اپنی قوم سے' پوشیدہ رکھتے تھے ایک دن سعد بن ابی وقاص' صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی ایک گھاٹی میں تھے کہ مشرکوں کی ایک جماعت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کو سخت سست کہا اور ان کے دین کی برائی کی یہاں تک کہ لڑائی ہونے لگی اور سعد نے اونٹ کا کلا' اٹھا کر ایک مشرک کو مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا پس یہ پہلا خون تھا جو اسلام میں بہایا گیا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا جس کو فارسیوں کے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا تھا یہی اس لشکر کے سردار تھے جس نے فارسیوں کو قادسیہ اور جلولا میں شکست دی تھی سعد نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کی طرف روانہ کر دیا تھا جس نے جا کر وہاں شکست دی انہوں ہی نے کسریٰ کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا اور یہی کوفہ کے بانی ہیں' یہ عراق کے والی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تھا۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا ان کو اصحاب شوریٰ میں شامل کیا اور کہا کہ اگر یہ خلیفہ مقرر ہو' تو خیر' ورنہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کو عامل مقرر کرے کیونکہ میں نے ان کو نالائقی یا خیانت کی وجہ سے نہیں معزول کیا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا والی مقرر کیا پھر ان کو معزول کر کے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو ان کی جگہ پر مقرر کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رجاء بن محمد عدوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عوف نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کو قبول کر اور یہ جب دعا کرتے تھے' مقبول ہوتی تھی اور لوگ اس کو جانتے تھے اور ان کی بد دعا سے ڈرتے تھے۔ اسماعیل بن علی نے کہا ہے کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن صباح بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحییٰ بن سعید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب نے کہا کہ رسول اللہؐ نے (فداک ابی وامی) ماں اور باپ دونوں کو ملا کر نہیں کہا۔ بجز سعد بن ابی وقاص کے کہ احد نے دن ان سے فرمایا اے زور مند لڑکے! میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلا۔

مروی ہے کہ زبیر بن عوام کی بابت بھی آپ نے ماں اور باپ کو ملا کر کہا تھا۔ زہری کا بیان ہے کہ سعد نے احد کے دن ہزار تیر چلائے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ فتنوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہے اور لڑنے والوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہوئے بلکہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔ سعد کے بیٹے عمر اور ان کے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن وقاص نے چاہا کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد

اپنی خلافت کی دعوت دیں سعد نے اس کو نہ منظور کیا اور سلامتی کو اختیار کیا جب یہ گوشہ نشین ہو گئے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اور عبداللہ بن عمر اور محمد بن مسلمہ کی طرف رغبت کی اور ان لوگوں کو خط بھیج کر بلایا تا کہ حضرت عثمانؓ کے خون طلب کرنے میں ان کی مدد کریں اور کہا کہ تم لوگ حضرت عثمان کی مدد کرنے کا کفارہ سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں کر سکتے ان میں سے ہر ایک نے حضرت معاویہ کو جواب دیا اور ان کے قول کو رد کیا اور سعد نے جواب میں چند اشعار کہے

معاوی و داؤک الداء العیاء	ولیس لما تجئی به دواء
ایدعونی ابوحسن علی	فلم اردد علیه مایشاء
وقلت له اعطنی سیفًا بصیرًا	تمیز به العداوة والولاء
اتطمع فی الذی اعیا علیا	علی ماقد طمعت به العفاء
لیوم منه خیر منک حیا	ومیتا انت للمرء لفداء

اے معاویہ تمہاری بیماری سخت ہے اور تمہارے مرض کی کوئی دوا نہیں۔ کیا (تم اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ) ابوالحسن یعنی حضرت علی مجھے لڑنے کے لیے کہتے تھے۔ مگر ان کی بات نہ مانی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ ایک چاقو مجھے دے دیجئے۔ میں خود اپنا گلہ کاٹ ڈالوں اس سے آپ کو میری محبت و عداوت کا حال معلوم ہو جائے گا۔ پس جس نے علی کی بات نہ مانی۔ اس سے تو اپنی بات ماننے کی امید رکھتے ہو۔ حالانکہ علی کا ایک دن تمہاری تمام زندگی سے بہتر ہے۔ تم ان پر قربان کرنے کے لیے کہتے ہو۔''

سعد کی بیٹی عائشہ نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا کہ گویا میں تاریکی میں ہوں مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے کہ ناگاہ میرے سامنے چاند روشن ہو گیا اور میں اس کے پیچھے چلا جاتا ہوں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس چاند کی طرف مجھ پر کون سبقت لے گیا ہے اور زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابوبکر کو دیکھتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ اس جگہ کب پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ ابھی۔ پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ دعوت اسلام دیتے ہیں۔ پس میں اجیاد کی گھاٹی میں آپ سے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہو گیا اور سوا ان لوگوں کے جن کو خواب میں دیکھا تھا اسلام میں مجھ پر کوئی سبقت نہیں لے گیا تھا۔

داؤد بن ابی ہند نے ابوعثمان نہدی سے روایت کی کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آیت **و ان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعھما و صاحبھما فی الدنیا معروفا** - (لقمان:۱۵) ''اگر تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں تو میرے ساتھ شرک کر تو تو ان کا کہنا نہ مان۔'' میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی سعد نے کہا کہ میں اپنی والدہ کا بہت مطیع تھا۔ جب میں مسلمان ہو گیا والدہ نے کہا کہ اے سعد! یہ کیا دین ہے جس کو تو نے پیدا کیا ہے؟ قسم ہے کہ اپنے اس دین کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی۔ یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تم کو بہت مطعون کریں گے سعد نے کہا اے والدہ (ایسا) نہ کرنا کیونکہ میں اپنا دین نہ چھوڑوں گا۔ سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن اور رات کھانا نہیں کھایا اور سخت بے چینی میں رہیں میں نے کہا کہ اگر تمہاری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکل جاتی تو بھی میں اپنے اس دین کو کسی وجہ سے نہ

چھوڑتا۔ جب والدہ نے اس حالت کو دیکھا کھانے پینے لگیں اور اللہ نے اس آیت کو نازل کیا۔ ابومنہال کہتے ہیں عمر بن خطاب نے عمرو ابن معدی کرب سے سعد بن ابی وقاص کا حال دریافت کیا عمرو بن معدی کرب نے جواب دیا کہ وہ متواضع ہیں اپنے خیمہ میں عربی ہیں اپنے صوف کے لباس میں شیر ہیں اپنے بیشتر مقدمات میں عدل کرتے ہیں اور تقسیم برابر کرتے ہیں اور دور رہتے ہیں لشکر میں۔ اور ہم پر مثل مہربان ماں کے شفقت کرتے ہیں اور ہمارا حق ہم تک پہنچاتے ہیں مثل چھوٹی چیونٹی کے۔ سعد نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں اور ان سے ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور سائب بن یزید اور عائشہ اور ان کے بیٹوں (یعنی عامر اور مصعب اور محمد اور ابراہیم اور عائشہ یہ سعد کی اولاد ہیں) اور ابن مسیب اور ابوعثمان نہدی اور ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ نے عیاض بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے پوچھا اے میرے والد میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اس گروہ انصار کے ساتھ وہ کچھ کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کیا تمہارے دل میں ان کی طرف سے کچھ ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں لیکن مجھ کو آپ کے معاملہ سے تعجب ہوتا ہے۔ سعد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مومن ہی ان کو دوست رکھے گا اور منافق ہی ان سے بغض رکھے گا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ابونعیم فضل بن دکین نے لکھا ہے کہ سعد ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ اور زبیر اور عمرو بن علی اور حسن بن عثمان نے ۵۴ھ میں سعد کا انتقال ہونا بیان کیا ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد نے بیان کیا کہ سعد کا گندمی رنگ دراز قد چوڑی ناک والے تھے اور سعد کی بیٹی عائشہ نے بیان کیا ہے کہ سعد بہت پست قامت فربہ سبز ------ سخت انگلیوں والے تھے مدینہ سے سات میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں انتقال کیا اور مدینہ میں کندھوں پر لاد کر لائے گئے اور مسجد نبوی میں مروان اور ازواج مطہرات نے نماز جنازہ پڑھی۔ عامر نے بیان کیا کہ مہاجروں میں سعد کا انتقال سب سے آخر میں ہوا جب سعد کی وفات کا وقت آیا بالوں کا ایک پرانا جبہ منگا کر کہا کہ مجھ کو اسی میں کفنانا کیونکہ بدر کے دن میں اسی کو پہنے ہوئے مشرکوں سے لڑا تھا اور اس کو اسی دن کے واسطے پوشیدہ کر رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حازم: ''حا'' اور ''زا'' کے ساتھ ہے۔ الحبلۃ: ببول کا پھر کہا گیا ہے یہ عضا (کانٹے دار جھاڑی) کا پھر ہے جو لوبیا کے مشابہ ہوتا ہے۔ التامور: شیر کی پناہ گاہ جہاں وہ آ کر امن سے بیٹھتا ہے۔

۲۰۳۹۔ حضرت سعدؓ بن محمد

حضرت سعدؓ بن محمد بن مسلمہ صحابی تھے۔ فتح مکہ اور دیگر مشاہد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے اس کو عبداللہ بن سلیمان سے بیان کرتے سنا ہے۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا۔ ان

کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۴۰۔ حضرت سعدؓ ابومحمد

حضرت سعدؓ ابومحمد۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ انصاری تھے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے حماد بن ابی حماد نے اسماعیل بن محمد بن سعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو مختصر وصیت فرمایئے پہلے آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ اور اپنے آپ کو لالچ سے بچاؤ کیونکہ یہی فقر حاضر ہے اور اپنی نماز کو رخصتی کی حالت میں ادا کرو (یعنی نماز پڑھتے وقت یہ خیال کرو کہ آخری نماز ہے اس کے بعد اب کوچ ہو جائے گا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے گا) اور جس بات سے معذرت کرنا پڑے اس سے اپنے کو بچاتے رہو۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اس بیان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن عمارہ کے بیان میں ذکر کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا اور دونوں نے ان کو وہاں (خاندان بنی سعد بن بکر سے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے اس کو اس مقام پر انصاری بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابونعیم نے سعد کو اس جگہ قبیلہ سعد سے اور یہاں انصار سے دیکھا اور اس کی روایت بیان کرنے والے وہاں کے راویوں سے الگ تھے اس لیے انہوں نے سعد کو دو شخص قرار دے دیے اور شاید ابن مندہ نے دونوں کو ایک ہی شخص خیال کر کے ان کا ذکر نہیں کیا واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جو اسماعیل بن محمد اس سند میں مذکور ہیں وہ محمد بن سعد بن ابی وقاص کے بیٹے مہاجرین میں سے ہیں۔ انصار سے نہیں ہیں اور یہی درست ہے۔

۲۰۴۱۔ حضرت سعدؓ بن محیصہ

حضرت سعدؓ بن محیصہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سعید اور ساعدہ بیان کیا ہے اور ان کے والد' دونوں صحابی تھے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے حرام بن سعد بن محیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ براء کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور اس کو خراب کر ڈالا نبیؐ نے حکم دیا کہ مال والے' اپنے مال کی نگرانی' دن میں کیا کریں اور جانور والے اپنے جانوروں کی رات میں حفاظت کریں اس حدیث کو بعض تلامذہ نے زہری سے بروایت حرام نقل کیا ہے لیکن حرام کے والد کو سند میں ذکر نہیں کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ حرام: حا اور را کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۰۴۲۔ حضرت سعدؓ بن مدحاس

حضرت سعدؓ بن مدحاس۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے علقمہ نے اپنے بھائی' محفوظ سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سعد بن مدحاس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کچھ جانتا ہو اس کو چاہیے کہ نہ چھپائے اور جس شخص کی آنکھیں اللہ کے خوف سے آبدیدہ ہوئیں وہ کبھی آگ میں نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۴۳۔ حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری

حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ

کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی اور ابونعیم اور ابوبکر بن ریذہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی (اور الفاظ ابونعیم کے ہیں) وہ کہتے تھے ہمیں عبدان بن احمد اور زکریا ساجی نے خبر دی دونوں نے کہا کہ ہمیں عتبہ بن سنان دارع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان غطفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ حارث غطفانی احزاب کے واقعہ میں خندق کے دن نبیؐ کے پاس آئے اور کہا اے محمد (ﷺ)! مدینہ کے پھل ہمارے اور اپنے درمیان میں آدھے آدھے کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو۔ یہاں تک کہ میں سعود (سعد کی جمع ہے جن کا ذکر آگے آتا ہے) سے مشورہ کرلوں اور سعد بن معاذ اور سعد بن خیثمہ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن مسعود کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ عرب تم لوگوں کو یکساں رتبہ کا سمجھتے ہیں اور حارث تم سے مدینہ کے پھلوں میں نصف کے خواستگار ہیں (تاکہ تم سے صلح کرلیں) پس اگر تم چاہو تو ان کو دے دو تاکہ اس کے بعد اپنے معاملہ میں غور کرو سعود نے پوچھا۔ کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ آسمان سے وحی آئی ہے (اگر ایسا ہے) تو اللہ کا حکم واجب التسلیم ہے یا یہ آپ کی رائے اور خواہش ہے تو بھی ہم آپ کی رائے کے تابع ہیں اور اگر آپ ہم پر چھوڑنا چاہتے ہیں تو قسم ہے اللہ کی آپ جانتے ہیں ہم اور یہ برابر ہیں انہوں نے کبھی کوئی پھل سوا مول لینے یا مہمانی کے نہیں پایا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ ایسا ہے (اور ان لوگوں سے جو پھل مانگنے آئے تھے فرمایا کہ) سنتے ہو جو کچھ یہ کہتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد! تم نے غدر کیا اور آپ نے ان لوگوں کو واپس کر دیا۔

اسی سند سے ابونعیم اور ابوبکر بن ربذہ نے کہا ہے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن قاسم بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سعد بن مسعود کی عیادت کو گئے سعد بن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کیا کہیں گے کاش میرے اس تابوت میں چنگاریاں ہوتیں۔ جب سعد کا انتقال ہوگیا لوگوں نے دیکھا تو اس میں ایک یا دو ہزار درہم نکلے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ طبرانی نے اس خبر کو اس بیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں اور یہی صحیح ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے سعود سے مشورہ کیا اور سعود میں سعد بن خیثمہ کو بھی بیان کیا ہے اس میں اعتراض ہے کیونکہ سعد بن خیثمہ بدر میں شہید ہو چکے تھے اور خندق کا واقعہ اس کے بعد ہوا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ یہ سعد غزوۂ تبوک تک باقی رہے اور نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپ سے مل گئے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اس قائل نے اپنی بات خود ہی ردّ کی ہے کیونکہ پیچھے رہنے والے کا نام اس نے ابوخیثمہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ اس کے سوا ہیں اور اس کے متعلق سعد بن خیثمہ اور مالک ابن قیس کے بیان میں گفتگو ہو چکی ہے جس کو تلاش کرنا ہو وہاں تلاش کرے اور یہی حال سعد بن ربیع بن عمرو کا ہے کیونکہ یہ احد میں شہید ہو گئے تھے خندق کے واقعہ کو پایا ہی نہیں اور سعد بن ربیع بن عدی تو اس مقام پر موجود ہی نہ تھے تاکہ ان سے مشورہ لیا جاتا واللہ اعلم اور ابوموسیٰ نے جو کہا ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سعد بن مسعود کندی ہیں تو ان کو ابن مندہ نے کسی اور کتاب کے علاوہ اس کتاب معرفت صحابہ کے ان کو ذکر کیا ہے تو میں نہیں جانتا ہوں لیکن معرفت صحابہ کی کتاب میں تو انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہیں ذکر کیا ہے اور میں کندی کے بیان میں ابن مندہ کے تمام اقوال کو ذکر کروں گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ

انہوں نے اس کی بابت کچھ نہیں ذکر کیا ہے۔

۲۰۴۴۔ حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی

حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ صحابی تھے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلاد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابوموسیٰ نے کہا کہ ہمیں ابوغالب اور نوشیروان نے خبر دی دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا کہ اور ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان لوین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے خبر دی سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور ابوبکر بن عیاش تینوں نے ابوحصین سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے سعد بن مسعود ثقفی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ نوح علیہ السلام جب کپڑے پہنتے اللہ کی تعریف کرتے اور کھاتے یا پیتے' اللہ کا شکر ادا کرتے اسی وجہ سے ان کا نام بندہ شکر گزار ہو گیا یہ ابوعلی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابوعمر اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ وہ مختار بن ابی عبید کے چچا تھے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۴۵۔ حضرت سعدؓ بن مسعود

حضرت سعدؓ بن مسعود کندی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں صحابہ میں ان کا ذکر ہے ان سے قیس بن ابی حازم اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی کہ سعد بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رنج کو ظاہر کیا اس نے صبر نہیں کیا پھر پڑھا: انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ ۔ (یوسف:۸۶) یعنی میں اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔

ہمیں عمر بن محمد بن طبرزذ وغیرہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ یعنی ابومحمد بن اسماء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زَر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون مومن زیادہ عقل مند ہے آپ نے جواب دیا کہ ان میں سے جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کی اچھی تیار کرتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۴۶۔ حضرت سعدؓ بن معاذ

حضرت سعدؓ بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عبیت۔------ کا نام عمرو بن مالک بن اوس تھا۔ انصاری اوسی اشہلی تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور ان کی والدہ کبشہ بنت رافع صحابیہ تھیں۔ یہ سعدؓ مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے جب رسول اللہؐ نے مصعب کو مدینہ کی طرف مسلمانوں کو احکام دین سکھانے کے واسطے بھیجا تھا اور جب سعد مسلمان ہو گئے انہوں نے عبدالاشہل کی اولاد سے کہا کہ تمہارے مردوں اور عورتوں سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک کہ تم لوگ مسلمان نہ ہو جاؤ چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور سعدؓ اسلام میں تمام لوگوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئے یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے اور احد اور خندق میں شریک ہوئے تھے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن سہل نے عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ خندق کے دن بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں اور سعد بن معاذ کی والدہ ان کے ہمراہ قلعہ میں تھیں اور یہ واقعہ عورتوں پر پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جب خندق کی طرف جانے لگے تو لڑکوں اور عورتوں کو دشمنوں کے خوف سے قلعوں میں روانہ کر دیا تھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سعد بن معاذ کوتاہ زرہ پہنے ہوئے نکلے جس سے ان کا ہاتھ باہر نکلا ہوا تھا اور ان کے ہاتھ میں ہتھیار تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ

لبث قليلا يلحق الهيجا حمل   لاباس بالموت اذا حان الاجل

''(اے حریف) تھوڑی دیر ٹھہر جا میدان جنگ میں (میرا) اونٹ پہنچا چاہتا ہے۔ موت کا کچھ خوف نہیں جب وقت آ جائے۔''

سعد کی والدہ نے کہا کہ اے لڑکے! مل جاؤ بخدا تم پیچھے رہ گئے ہو۔ عائشہ نے فرمایا اے سعد کی ماں کاش سعد کی زرہ جتنی ہے اس سے لمبی ہوتی حضرت عائشہ کو سعد کا اندیشہ ہوا تھا۔ یونس ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ حبان ابن عرقہ (یہ حبان بن عرقہ خاندان بنو عامر بن لوی سے تھے) نے سعد کو تیر مارا اور ان کی رگ اکحل کو کاٹ دیا۔ حبان نے سعد کو جب تیر مارا تو کہا اس کو میری طرف سے لو میں عرقہ کا بیٹا ہوں۔ سعد نے جواب دیا کہ اللہ تیرے چہرے کو آگ میں جلاوئے۔ اے اللہ اگر تو نے قریش کی لڑائی میں سے کچھ باقی رکھا ہے تو مجھ کو اس کے واسطے باقی رکھ کیونکہ مجھ کو اس قوم سے زیادہ کسی قوم سے جہاد کرنا پسند نہیں جنہوں نے تیرے رسول کو تکلیف دی اور ان کی تکذیب کی اور ان کو نکال دیا اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان میں لڑائی کو بند کر دیا ہے تو اس کو تو میری شہادت کر دے اور تو مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ کہ میری آنکھ بنو قریظہ کے بارے میں ٹھنڈی ہو جائے۔ یہ حبان کسرۂ حاء اور باء موحدہ سے ہے اور بعض لوگوں نے اس کے سوا بیان کیا ہے اور صحیح یہی ہے یہ حبان عبد مناف بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوی کا بیٹا تھا اور اس کو ابن عرقہ اس وجہ سے کہتے تھے کہ عرقہ اس کی ماں تھی جو قبیلہ بنو سہم کی ایک مشہور عورت تھی انہوں نے کہا کہ ہمیں یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اس شخص نے جس کو میں متہم نہیں جانتا ہوں عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس دن (یعنی خندق

دن) سعد کو کسی نے تیر نہیں مارا بجز ابواسامہ جشمی کے جو بنومخزوم کا حلیف تھا انہوں نے کہا کہ جس وقت سعد کے تیر لگا رسول اللہؐ
حکم دیا کہ مسجد کے اندر رعبیدہ اسلم کے خیمہ میں ٹھہرائے جائیں تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرسکیں جب رسول اللہ ﷺ قبیلہ
یظہ کے پاس پہنچے اور ان لوگوں نے سعد بن معاذ کے حکم پر اترنا منظور کر لیا (اس کی خبر اگلی حدیث میں ہے) ہمیں عبداللہ بن احمد
عبدالقاہر خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کر کے خبر دی
کہتے تھے میں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے سنا وہ ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا کہ جب
سول اللہؐ نے سعد بن معاذ کو بنوقریظہ کے بارے میں حکم دینے کے واسطے بلا بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر چلے جب نبی صلی اللہ علیہ
م کے قریب آ گئے آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف یا اپنے میں سے بہتر کی طرف کھڑے ہو (اور سعد سے فرمایا کہ) ان
لوں کے بارے میں حکم دو سعد نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے والے لوگ قتل کئے
ئیں اور ان کی اولاد قید کی جائے۔
رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے موافق حکم دیا۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن
ق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ وہ لوگ سعد کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوعمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تم کو تمہارے دوستوں کا والی بنا دیا ہے تاکہ تم ان کے بارے میں حکم دو۔ سعد نے کہا کہ تم اللہ کو گواہ رکھ کر عہد کرتے ہو کہ
یرے حکم کو مانو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ سعد نے کہا اس عہد میں وہ لوگ شریک ہیں جو اس جگہ اس گوشہ میں ہیں
س میں رسول اللہؐ ہیں اور جو لوگ تھے ہمراہ ہیں (سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپ کی طرف
ے منہ پھیرے ہوئے تھے) رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں (جب دونوں طرف سے عہد ہو گیا) اب سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں
کہ مرد قتل کئے جائیں اور مال تقسیم کر دیا جائے اور لڑکے قید ہوں ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہم سے یزید بن محمد بن عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ نے
عیاض بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر
دی انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ سعد بن معاذ آئے آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے سردار ہیں۔ سعد جب
زخمی ہوئے اور انہوں نے وہ دعا کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ ان کا خون بند ہو گیا اور جب قبیلہ بنوقریظہ میں حکم دے چکے ان کی
رگوں سے خون بہنے لگا۔ رسول اللہؐ اور ابوبکر وعمر اور تمام مسلمان ان کی عیادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ اللہ کی قسم! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے رونے کی آواز سنتی تھی۔ عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا ہے کہ سعد بن معاذ کا
زخم جب بہنے لگا رسول اللہؐ نے ان کو اپنی گود میں لے لیا اور خون رسول اللہ ﷺ پر بہہ رہا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
آئے اور کہا کمر ٹوٹ گئی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خاموش رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مروی
ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبیؐ کے پاس استبرق کا عمامہ باندھے ہوئے اترے اور پوچھا اے اللہ کے نبی یہ کون شخص ہے جس کے

واسطے آسمان کے دروازے کھل گئے اور جس کی وجہ سے اللہ کا عرش اعظم ہل گیا رسول اللہؐ جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے تو سعد کو بے جان پایا جب رسول اللہؐ نے سعد کو دفن کیا اور ان کے جنازے سے لوٹے آپ کے آنسو آپ کی داڑھی پر بہہ رہے تھے اور ہاتھ آپ کا آپ کی داڑھی میں تھا۔ سعد کی والدہ سعد کو رو رہی تھیں اور کہتی تھیں

ویل ام سعد سعدا براعة و نجدا ویل ام سعد سعدًا صرامة و جدا

''سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب نسب و بزرگی ہے۔ سعد کی ماں سعد کو رو رہی ہے جو صاحب شرف ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا کہ رونے والے جھوٹے ہیں سوا سعد کی رونے والی کے۔ ہمیں ابو الفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن احمد نے عبداللہ بن مطر نے اجازۃً (اگرچہ سماعاً نہیں ہے) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد ابو قلابہ رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل گیا۔ اعمش نے بیان کیا کہ اور ہم سے ابو صالح نے جابر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے اسی حدیث کو بیان کیا ہے جابر سے لوگوں نے پوچھا کہ براء بیان کرتے ہیں کہ (سعد کی وفات سے) تخت ہل گیا۔ جابر نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان میں کینے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے اللہ کا عرش ہل گیا۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسےٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پارچہ حریر بھیجا گیا لوگ اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے پوچھا کیا تم اس کپڑے سے تعجب کرتے ہو۔ قسم ہے سعد کے رومال جنت میں اس سے عمدہ ہیں۔ اسمٰعیل نے کہا ہمیں ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ منافقوں نے کہا کہ ان کا جنازہ اس قدر ہلکا ہے اور یہ بنو قریظہ کے بارے میں حکم کرنے کی وجہ سے کہا تھا یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا فرشتے ان کو اٹھائے ہوئے تھے سعد بن ابی وقاص نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے اترے جنہوں نے زمین پر کبھی پر نہیں رکھا تھا اور اللہ نے ان کو حق سے یہ مرتبہ عنایت کیا۔ ان کے مقامات اسلام میں بڑے اور مشہور ہیں اور اگر ان کی اور کوئی خدمت بجز خدمات بدر کے (تو وہ بھی فخر کے واسطے کافی تھیں کیونکہ نبی ﷺ جب بدر کی طرف چلے اور آپ کو قریش کے جمع ہونے کی خبر ہوئی آپ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا مقداد نے مشورہ دیا اور خوب دیا اور اسی طرح ابو بکر اور عمر نے بھی مشورہ دیا مگر رسول اللہؐ کی مراد انصار سے تھی کیونکہ یہی لوگ زیادہ تھے۔ سعد بن معاذ نے کہا بخدا گویا کہ آپ ہم لوگوں سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم لوگوں نے گواہی دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم نے آپ کو اطاعت کرنے پر اپنے قول دیئے ہیں پس یا رسول اللہؐ آپ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو پورا کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اللہ کی قسم! اگر آپ ہم کو لے کر اس دریا میں گھسنا چاہئیں تو ہم آپ کے ساتھ اس میں گھس جائیں گے ہم میں سے ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا پھر بھلا ہم اس بات کو کیوں ناپسند کریں گے کہ آپ ہم کو ساتھ لے کر دشمنوں سے مقابلہ کریں ہم لڑائی کے وقت صابر رہیں گے۔ مقابل پہنچنے میں شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم لوگوں میں وہ بات دکھائے جس سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ہو پس آپ اللہ کا نام لے کر ہمیں اپنے ساتھ لے چلئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے بیان سے خوش ہوئے اور اس تقریر نے آپ کو دشمنوں کے مقابلہ کے واسطے کشادہ کر دیا۔ اور جو کچھ ہوا وہ مشہور ہے اور فخر کے لئے کافی ہے اس کے سوا جو کچھ واقعات ہوئے اس سے قطع نظر کرو تو بھی۔

۲۰۴۷۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر صحابی ہیں حبان بن واسع نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ابن لہیعہ کی روایت سے انہوں نے حبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا ہے ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابن منذر بن عمیر بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ کے بیٹے انصاری عقبی بدری احدی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تمام مشاہد میں شریک ہوئے انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان ابن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد بن منذر انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ قرآن کو تین دن میں پڑھا کروں آپ نے جواب دیا کہ اگر تم سے ہو سکے پھر یہ اسی طرح پڑھتے رہے اس کو ابو نعیم نے نقل کیا ہے اور اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے مشاہد ذکر کئے ہیں اور کہا ہے کہ ان کا نسب بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کی نسبت عقبہ اور بدر کی طرف کی ہے اور میں نے ان کا ذکر زہری اور ابن اسحٰق کی کتاب میں عقبہ اور بدر میں نہیں دیکھا اور انہی ابو نعیم نے قرأت قرآن کی مذکورۂ بالا حدیث بیان کی ہے ہشام بن کلبی نے سعد کے دادا عمیر کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ قاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت کی حالت میں مدد کی کہ ایک یہودیہ نے آپ کی ہجو کی تھی انہوں نے اس کو مار ڈالا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبان: حاء کے فتحہ سے ہے اور باموحدہ کے ساتھ۔

۲۰۴۸۔ حضرت سعدؓ بن منذر

حضرت سعدؓ بن منذر۔ ابوحمید ساعدی کے والد ہیں۔ ان کا نسب ان کے صاحبزادے ابوحمید کے تذکرے میں انشاء اللہ کیا جائے گا اسی طرح ابن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ابوموسیٰ نے نہیں لکھا۔

۲۰۴۹۔ حضرت سعدؓ بن نعمان

حضرت سعدؓ بن نعمان بن زید بن اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی خاندان بن عمرو بن عوف سے ہیں۔ انہی کو ابوسفیان بن حرب نے گرفتار کر کے اپنے بیٹے عمر کے فدیہ میں

دیا تھا۔ زبیر نے بیان کیا کہ سعد بن نعمان عمرہ کرتے (مکہ میں) آئے جب عمرہ ادا کر کے لوٹے (ان کے ہمراہ منذر بن عمرو بھی تھے) ابوسفیان نے دونوں کا تعاقب کیا مگر سعد کو گرفتار کر لیا اور منذر نکل گئے انہی کے بارے میں ضرار بن خطاب نے کہا ہے کہ۔

تدارکت سعدًا عنوۃ فاخذتہ ۔۔۔ وکان شفاء لوتدارکت منذرًا

''سعد کو میں نے کوشش کر کے گرفتار کر لیا مگر منذر بھی پکڑ لیتا تو مجھے شفامل جاتی۔''

ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمرو بن ابی سفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس بدر کے قیدیوں میں تھے لوگوں نے ابوسفیان سے کہا کہ اپنے لڑکے عمرو کا فدیہ دواس نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے حنظلہ کو قتل کر ڈالا اس حال میں میں اب عمرو کا فدیہ نہ دوں گا مجھ کو خون سے کیا واسطہ ہم کو انہی لوگوں کے پاس رہنے دو جو کچھ وہ چاہیں کریں اس حال میں کہ یہ لوگ (یعنی بدر کے قیدی) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ سعد بن نعمان بن اکال خاندان بنوعمرو بن عوف سے عمرہ کی نیت سے نکلے اور ان کے ہمراہ چند سوار تھے اور یہ مسلمان تھے ان کو یہ ڈر نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا (جب یہ وہاں پہنچے ابوسفیان نے ان پر زیادتی کی اور ان کو اپنے لڑکے عمرو کے عوض میں قید کیا اور کہا

ارھط ابن اکال اجیبو ادعاءہ ۔۔۔ تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

فان بنی عمرو لئام اذلۃ ۔۔۔ لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

''اے ابن اکال کے گروہ سعد کے پکارنے کا جواب دو۔ تم لوگ گم ہو جاؤ بوڑھے مرد کو نہ چھوڑو۔ یقیناً قبیلہ بنوعمرو ذلیل و خوار ہونگے مگر انہوں نے رہائی نہ دلائی اپنے قیدی کو قید سے۔''

قبیلہ بنوعمرو بن عوف والے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے اپنا حال بیان کیا اور عمرو بن ابی سفیان کی درخواست کی تا کہ اس کو دے کر اپنے قیدی کو چھڑا لیں۔ آپ نے منظور کر لیا اور ان لوگوں نے عمرو کو ابوسفیان کے پاس پہنچا دیا اس نے سعد کو رہا کر دیا حسان نے کہا ہے کہ

لوکان سعد یوم مکرز مطلقًا ۔۔۔ لاکثر فیکم قبل ان یوسر القتلا

بعضب حسام او بصفراء نبعۃ ۔۔۔ تحن اذا ما انبضت تحقر النبلا

''اگر مکرز کے دن سعد آزاد ہوتا تو قیدی ہونے سے پہلے بہت قتل کرتا نیز حسام (تلوار) سے یا صفرا کمان سے (اسوقت) باز رکھتے تھے جب نیزوں کی آواز پیدا ہوتی عقلمندوں کے دفاع کی طرح۔

لیکن ہشام بن کلبی نے اس واقعہ کو سعد کے والد نعمان کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۰۔ حضرت سعدؓ بن نعمان ظفری

حضرت سعدؓ بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ ظفری ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے تھے روایت کر کے ذکر کیا ہے کہ سعد بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بھی تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۵۱۔ حضرت سعدؓ بن ہذیل

حضرت سعدؓ بن ہذیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ہذیم۔ حارث کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد بن ہذیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور گنڈے تعویذ جن کو ہم کرتے ہیں تقدیر الٰہی سے کچھ فائدہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں اس کو لیث بن سعد اور سلیمان بن بلال اور ابن مبارک وغیرہم نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو حارث بن سعد کی اولاد سے ہیں) انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے (دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی سند سعد تک پہنچتی ہے اور دوسری سعد کے بیٹے حارث ہی تک پہنچتی ہے) اور یہ حدیث سعد بن قیس عنزی کے بیان میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۲۔ حضرت سعدؓ بن ہلال

حضرت سعدؓ بن ہلال۔ ہلال کے بیٹے ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ طبرانی نے اس عنوان کو لکھ کر کچھ حالات نہیں ذکر کئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۵۳۔ حضرت سعدؓ بن وائل

حضرت سعدؓ بن وائل بن عمرو عبدی جذامی اہل فلسطین سے ہیں۔ رملہ میں رہتے تھے۔ ابومعاویہ حکم بن سفیان عیذی نے سعد بن وائل سے روایت کی کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے اس کے واسطے جنت ہے حکم عیدی نے قبیلہ قریظہ کے ایک شیخ سے انہوں نے سعد ابن وائل سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۵۴۔ حضرت سعدؓ بن وہب جہنی

حضرت سعدؓ بن وہب جہنی۔ ابن ابی اویس نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن عمرو بن سعد بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ جاہلیت میں ان کا نام غیان تھا اور ان کے گھر والے (جس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے واسطے آئے تھے) جہنیہ کے ایک شہر غواء نامی میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا اور پوچھا کہ اپنے گھر والوں کو کہاں چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرا نام غیان (جس کے معنی گمراہ ہیں) ہے اور گھر والوں کو مقام غواء میں چھوڑا ہے آپ نے فرمایا بلکہ تم رشدان (یعنی ہدایت یافتہ) ہو اور تمہارے گھر والے رشاد میں ہیں راوی کہتا ہے وہ شہر آج تک رشاد کے نام سے موسوم ہے اور وہ آدمی رشدان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنو غیان جاہلیت میں رسول اللہؐ کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے جواب دیا کہ ہم بنو غیان ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم بنو رشدان ہو اور یہی نام ان پر غالب ہو گیا اور ان کی وادی جو غویا کے نام سے موسوم تھی رشد

کے نام سے موسوم ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۵۵۔ حضرت سعدؓ بن وہب

حضرت سعدؓ بن وہب خاندان بنونضیر سے ہیں ابن عباس نے ان کو سورۂ حشر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بنونضیر میں سے بجز دو آدمیوں کے اور کوئی اسلام نہیں لایا۔ ان میں سے ایک سفیان بن عمیر ہیں اور دوسرے سعد بن وہب اپنے اموال کی وجہ سے فرمانبردار ہوگئے تھے اور ان کو بچالیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۵۶۔ حضرت سعدؓ بن یزید

حضرت سعدؓ بن یزید بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے سعد بن زید اور سعد بن فاکہ کے بیان میں پورے حالات گزر چکے ہیں جن کے دوبارہ ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۲۰۵۷۔ حضرت سعدؓ

حضرت سعدؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے ان سے زیاد بن جبیر نے روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک آدمی کو جس کا نام سعد تھا زکوۃ لینے کے لیے بھیجا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ عبدالسلام بن حرب نے یونس بن عبید سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے سعد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہؐ نے عورتوں سے بیعت لی ایک عورت نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے خاوندوں اور ہمارے لڑکوں کے اموال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا کھجور کہ جس کو تم خرچ کرو یا ہدیہ دو ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن ابی وقاص ہیں انہوں نے کہا کہ یحیٰ حمانی نے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص کی سند میں ذکر کیا ہے اور اس کو ثوری نے یونس سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے سعد یعنی ابن ابی وقاص سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۸۔ حضرت سعدیؓ

حضرت سعدیؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے صدقہ کے اونٹ کے متعلق روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس کو ابن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعدی عورتوں کے ناموں میں سے ہے شاید مراد اس سے سعدی یا ابن سعدی ہوں۔ سعدی آخری میں ی کی زیادتی کے ساتھ ہے اگر یہ عورت کا نام ہے تو سعدی ضمہ کے ساتھ اگر مرد کا نام ہے تو پھر فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۵۹۔ حضرت سعر کنانیؓ

حضرت سعرؓ۔ سعر را کے ساتھ ہے یہ کنانی دولی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے۔ روح بن عبادہ نے

زکریا بن اسحٰق نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی کہ علقمہ نے ان کے والد کو ان کی قوم عرافہ پر عامل مقرر کیا مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو میری قوم کے ایک گروہ کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا چنانچہ میں ایک بوڑھے کے پاس آیا جس کو سعر کہتے تھے جو ایک گھاٹی میں تھا میں نے کہا میرے والد نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ تم اپنے مویشیوں کی زکوٰۃ مجھ کو دو اس نے پوچھا اے میرے بھائی کے لڑکے! کون سا حق لو گے میں نے جواب دیا کہ اچھا سا جانور دیکھ کے لیں گے۔ بوڑھے نے کہا خدا کی قسم میں گھاٹی میں اپنے مویشیوں کے ساتھ تھا کہ دو آدمی اونٹ پر آگے پیچھے سوار آئے اور کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں تا کہ تمہارے مویشیوں کی زکوٰۃ لیں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ایک بکری میں نے ایک بکری کو جو گوشت اور چربی سے پر تھی دینا چاہا۔ تو پھر آپؐ نے کہا کہ یہ شافع یعنی گابھن ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منافع کے لینے سے منع کیا ہے میں نے پوچھا کہ تم کیا چیز لو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نر بکری لیں گے یکسالہ ہو یا دو سالہ ہو۔ چنانچہ اسی قسم کی ایک دوسری بکری نکل آئی۔ وہ دونوں اس کو اپنے ساتھ لیے چلے گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ سعر شعبہ بن کنانہ کے بیٹے قبیلہ دُوَلی سے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث، نبی ﷺ سے یہ ہے کہ زکوٰۃ میں یکسالہ یا دو سالہ بکری دینی چاہیے ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی ہے اور بشر بن سری نے بیان کیا ہے وہ سعر بن شعبہ ہیں اور (یہ لوگ ان کے لڑکے ہیں اس جگہ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں چند غلطیاں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابو عمر نے سعر کے والد کا نام شعبہ بیان کیا ہے حالانکہ وہ ثغنہ کے بیٹے ہیں اسی طرح اس کو ابوداؤد بجستانی نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے زکریا بن اسحٰق مکی سے انہوں نے عمرو بن ابی سفیان سے انہوں نے مسلم بن ثغنہ یشکری سے روایت کر کے خبر دی حسن نے بیان کیا ہے کہ روح کہتے ہیں کہ مسلم شعبہ کے لڑکے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو ان کی قوم عرافہ کا عامل مقرر کیا اور ان کو حکم دیا کہ ان سے زکوٰۃ وصول کریں مسلم کہتے ہیں میرے والد نے مجھ کو ایک جماعت میں بھیجا میں ایک بوڑھے کے پاس جن کا نام سعر تھا آیا اور کہا کہ مجھ کو میرے والد نے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے کے واسطے بھیجا ہے انہوں نے پوچھا اے برادر زادے کس قسم کا مال لو گے؟ میں نے جواب دیا کہ پسند کر لیں گے یہاں تک کہ ہم جانوروں کے تھنوں کو آزمائیں گے۔ سعر نے کہا کہ اے برادر زادے میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں ان گھاٹیوں میں سے

ایک گھاٹی میں رسول اللہؐ کے زمانے میں مویشیوں میں تھا کہ دو آدمی اونٹ پر سوار آئے اور کہا کہ ہم کو رسول اللہؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تا کہ تم اپنے جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرو تو میں نے پوچھا کہ میرے اوپر ان جانوروں میں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بکری۔ میں نے ایک بکری کا قصد کیا جو گوشت اور چربی سے پُر تھی اور اس کو دونوں کے پاس نکال لایا انہوں نے کہا یہ شافع ہے اور ہم کو رسول اللہؐ نے شافع کے لینے سے منع کیا ہے۔ میں نے پوچھا پھر کون سی چیز تم لو گے انہوں نے جواب دیا کہ ایک سالہ یا دو سالہ بکری چنانچہ ایک معتاط بکری نکال دی گئی معتاط اس بکری کو کہتے ہیں جس نے ابھی تک بچہ نہ دیا ہو مگر جوان ہو گئی ہو پس انہوں

نے کہا کہ ہاں یہ بکری زکوۃ میں لینے کے قابل ہے اور اس کو اپنے ہمراہ اونٹ پر کرلیا پھر چلے گئے یہ ابوداؤد کی حدیث ہے اور انہوں نے مسلم کے والد کا نام ثفنہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن علقمہ نے عامل مقرر کیا تھا اور ابوعمر کا بیان کہ بشر بن سری نے کہا ہے کہ وہ سعر ابن شعبہ ہیں تو یہ بشر نے وکیع پر رد کرنے کے واسطے کہا ہے کیونکہ انہوں نے شعبہ کی جگہ ثغنہ بیان کیا اور یہ بشر کا قول کہ وہ تو شعبہ ہیں مسلم کے نسب میں ہے نہ کہ سعر کے نسب میں (جیسا کہ ابوعمر کو وہم ہوگیا) پھر ابوعمر نے شعبہ بن کنانہ بیان کیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ قبیلہ کنانہ سے ہیں۔ اور انہوں نے من کو ابن سے بدل دیا ہے (جس سے قبیلہ کنانہ سے ہونے کی جگہ پسر کنانہ ہوگیا) ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعر نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا حق جذعہ اور ثنیہ میں ہے حالانکہ اس کو سعر نے نبیؐ سے نہیں سنا تھا بلکہ انہوں نے اس کی روایت نبیؐ کے قاصدوں سے کی تھی اور کسی نے اس بات کو نہیں ذکر کیا کہ وہ آپ کی خدمت میں رہا ہے یا آپ کو دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مسلم بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ علقمہ نے ان کے والد کو عامل مقرر کیا تھا اور صحیح نافع بن علقمہ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۶۰۔ حضرت سعیدؓ بن ایاس

حضرت سعیدؓ بن ایاس۔ ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ شیبانی۔ مخضرم تھے۔ مخضرم اس کو کہتے ہیں جس نے حضرت کا زمانہ پایا ہو مگر آپ کو دیکھا نہ ہو۔ طبرانی نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اور ان کا سعد کے باب میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۱۔ حضرت سعیدؓ بن بجیر

حضرت سعیدؓ بن بجیر جشمی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے عطیہ بن سلیم بن سعید ابوحبیب جشمی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی اور عطیہ سے بھی بروایت سلیم مروی ہے (ان دونوں سندوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی روایت عطیہ کے دادا سعید تک پہنچتی ہے اور دوسری سند عطیہ کے والد سلیم تک) کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کا نام سلیم رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۲۔ حضرت سعیدؓ بن بختری

حضرت سعیدؓ بن بختری۔ ان کا تذکرہ ابن خزیمہ نے صحابہ میں کیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ اور سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انہوں نے بکیر طائی سے انہوں نے سعید بختری سے روایت کی کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے اور وہ اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور اس غلام نے کہا کہ میں اللہ کے رسولؐ کی پناہ مانگتا ہوں۔ انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہؐ نے دریافت کیا کہ اس غلام نے اللہ کی پناہ مانگی تم نے اس کو نہ چھوڑا اور اس نے میری پناہ مانگی تم نے اس کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ اپنی پناہ مانگنے والوں کی حمایت کرنے والا ہے۔ سعید نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے واسطے آزاد ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہارے چہرے کو آگ جھلسا دیتی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۳۔ حضرت سعیدؓ بن حارث انصاری

حضرت سعیدؓ بن حارث۔ انصاری۔ خزرجی ہیں۔ ابوبکر بن ابی شیبہ نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے

عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا جس وقت آپ سعد بن عبادہ اور سعید بن حارث بن خزرج کی عیادت کو جاتے تھے یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ اس میں وہم ہے اور حدیث صحیح روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں گئے اور ابوعمر نے ان لوگوں کی جنہوں نے اس میں وہم کیا ہے پیروی کی ہے اور وہم اس میں ابن وضاح کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور اس کو ایک جماعت نے جن میں سے یونس اور شعبہ اور معمر اور عقیل وغیرہم ہیں زہری سے صحیح طریقہ پر نقل کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۰۶۴۔ حضرت سعیدؓ بن حارث قرشی

حضرت سعیدؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی ہیں۔ ان کی والدہ خاندان بنو سواءہ سے تھیں۔ ابونعیم اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کی والدہ ضعیفہ بنت عبد عمرو بن عروۃ بن سعید بن حزیم بن سعد بن سہم تھیں۔ انہوں نے اور ان کے تمام بھائیوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور میں نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے باب میں ذکر کیا ہے انہیں میں سے تمیم بن حارث ہیں یرموک کے معرکہ میں رجب ۱۵ھ میں شہید ہوئے اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور ان کی اولاد منقطع ہوگئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں میں یرموک اور جو اجنادین اور صفر میں شہید ہوئے ان میں اکثر اختلاف واقع ہوتا ہے اور یہ مقامات ملک شام میں ہیں اور اسی طرح مورخوں میں اختلاف ہے کہ ان واقعات میں سے کون سا واقعہ ایک دوسرے سے پہلے ہوا۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ واقعات قریب قریب واقع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۶۵۔ حضرت سعیدؓ بن حاطب

حضرت سعیدؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی ہیں۔ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن ابی زائدہ نے صالح بن صالح سے انہوں نے سعید بن حاطب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نکلتے اور جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تھے پھر موذن اذان کہتا تھا جب فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے۔ حسن بن صالح نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن حاطب سے اس سے زیادہ روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۶۶۔ حضرت سعیدؓ بن حریث

حضرت سعیدؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ یہ اپنے بھائی عمرو بن حریث سے بڑے تھے فتح مکہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ پھر کوفہ میں اقامت گزین ہوئے اور خراسان میں جہاد کیا اور مقام حیرہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ایک غلام نے ان کو شہید کیا تھا ابن مندہ کا بیان ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس سے اس کے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے

اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ کوفہ میں فوت ہوئے اور انکی قبر کوفہ میں ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحیٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قیس ابن ربیع نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے عمرو بن حریث سے انہوں نے اپنے بھائی سعید بن حریث سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جائیداد یا مکان فروخت کیا اور اس کی قیمت کو اسی کی مثل میں نہ صرف کیا تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۷۔ حضرت سعیدؓ بن حصین

حضرت سعیدؓ بن حصین۔ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ فرماتی تھیں ہم حج یا عمرہ سے آئے تو ہم سے انصار کے لڑکے ملے اور انہوں نے سعید بن حصین کو ان کی بیوی کی وفات کی خبر دی وہ رونے لگے۔ عائشہ فرماتی ہیں میں نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہؐ کے صحابی اور سابقین میں سے ہو تم کو کیا ہوا کہ ایک عورت کے واسطے رو رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے سچ کہا میں سعد بن معاذ کے مرنے کے بعد اب کسی پر نہ رووں گا کیونکہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ سعد ابن معاذ کی وفات سے عرش ہل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۲۰۶۸۔ حضرت سعیدؓ بن حیدہ

حضرت سعیدؓ بن حیدہ۔ قشیری۔ کندیر کے والد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کندیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت میں حج کر رہا تھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور کہتا تھا

یا رب رد راکبی محمدا ردالی واتخذ عندی یدا

"اے رب میرے کندے پر سوار ہونے والے یعنی محمدؐ کو لوٹا دے میری طرف کو لوٹا دے اور میرے ساتھ احسان کر۔"

(یہ شعر عبدالمطلب پڑھ رہے تھے جب آنحضرتؐ گم ہو گئے تھے۔)

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سعید حیوہ کے بیٹے ہیں اور بجائے قشیری کے باہلی ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابو کندیر سے ایک حدیث عبدالمطلب کے قصہ میں مروی ہے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمسنی میں گم کر دیا تھا اور اسی کے مثل ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

۲۰۶۹۔ حضرت سعیدؓ بن خالد

حضرت سعیدؓ بن خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ سرزمین حبش میں جب ان کے والد اس طرف ہجرت کر کے گئے تھے پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ میں اقامت کی تھی یہاں تک کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ دو کشتیوں میں آئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ اور نیز ابواحمد عسکری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۰۔ حضرت سعیدؓ بن ابی راشد

حضرت سعیدؓ بن ابی راشد۔ جمحی۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت (حدیث) کی ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن سابط اور ابوالزبیر نے روایت کی ہے۔ یونس بن حبان نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف اور مسخ اور قذف ہوگا (خسف کے معنی زمین میں دھنسنا مسخ کے معنی صورت بدل جانا قذف کے معنی تہمت لگانا مراد اس سے مجاز ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۱۔ حضرت سعیدؓ بن ربیع

حضرت سعیدؓ بن ربیع۔ انصاری ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب احمد بن عباس اور جعفر بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کر کے خبر دی کہ ان لوگوں کے ناموں کے بیان میں جو جنگ یمامہ میں انصار میں سے خاندان بنوجحجبی (جحجبی) سے شہید ہوئے تھے۔ سعید بن یربوع بن عدی بن مالک (بھی انہی میں سے) ہیں۔ طبرانی نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ انصار سے پھر اوس سے پھر بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔

۲۰۷۲۔ حضرت سعیدؓ بن ربیعہ

حضرت سعیدؓ بن ربیعہ۔ ان سے عیسیٰ بن عبداللہ نے روایت کی کہ وہ ثقیف کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کے واسطے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان لوگوں کو باقی روزوں کے رکھنے کا حکم دیا اور گزشتہ کے قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ صحیح وہ ہے جس کو عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی نے وفد کے بعض آدمیوں سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم مسلمان ہو گئے تو بلال ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ باقی رمضان کے روزے رکھے۔ رسول اللہؐ کے پاس سے اپنے افطار اور سحری کا سامان منگاتے تھے۔

۲۰۷۳۔ حضرت سعیدؓ بن رقیش

حضرت سعیدؓ بن رقیش بن ثابت بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ یہ اور بنوجحش، یعمر میں مل جاتے ہیں۔ یہ یزید بن رقیش کے بھائی ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ یہ اگلے مہاجروں میں ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا کہ پھر مہاجر پے در پے مل مل کر آنے لگے بنوغنم بن دودان مسلمان تھے ان کے مرد اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن رقیش تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے ان کو سعید بن وقش انصاری خاندان بنوغنم بن دودان سے بتایا ہے اور ان سے وہم ہو گیا ہے کیونکہ بنوغنم قبیلہ بنواسد ابن خزیمہ

سے ہیں نہ انصار سے۔

۲۰۷۴۔ حضرت سعیدؓ بن زیاد

حضرت سعیدؓ بن زیاد طائی۔ ان کا ذکر خطیب ابوبکر احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے جمیل بن زید سے انہوں نے سعید بن زیاد طائی سے روایت کر کے کیا ہے۔ یہ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنو غفار کی ایک عورت سے شادی کی اور اس کے پاس گئے اور اس کو کپڑے اتارنے کا حکم دیا اس نے اتارا آپ نے اس کے سفید (داغ) دیکھے حدیث آخر تک بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس روایت میں اسی طرح ہے۔ اور ان صحابی کے نام میں جمیل پر اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگوں نے سعد بن زید اور بعض نے زید بن کعب اور بعض نے کعب بن زید بیان کیا ہے۔

۲۰۷۵۔ حضرت سعیدؓ بن زید انصاری

حضرت سعیدؓ بن زید بن سعد۔ انصاری۔ اشہلی ہیں اور بعض نے سعد بن زید بیان کیا ہے۔ عبد اللہ بن عبد الوہاب الحجبی نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ کی روایت سے حدیث نقل کی وہ کہتے تھے ہمیں ہم میں سے ایک آدمی نے جن کا نام محمد بن سلیمان بن محمد بن مسلمہ ہے سعید بن زید بن سعد اشہلی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک نجرانی تلوار ہدیہ کی جوان کو محمد بن مسلمہ نے دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس میں وہم کیا ہے صحیح سعد ہے۔

۲۰۷۶۔ حضرت سعیدؓ بن زید قرشی

حضرت سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں نفیل میں مل جاتے ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت بعجہ بن ملیح خزاعیہ تھیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے اور ان سے فاطمہ بنت خطاب بیاہی تھیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت زید عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ عاتکہ کے پہلے خاوند عبد اللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے قتل کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی تھی۔ سعید کی کنیت ابو الاعور اور ایک روایت کے مطابق ابو ثور تھی لیکن پہلی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ سعید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب شروع اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پیشتر مسلمان ہوئے تھے اور یہی فاطمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئی تھیں جیسا کہ ہم اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں رسول اللہؐ نے ان کے اور ابی بن کعب کے درمیان میں بھائی چارہ کیا تھا یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا تھا۔ لوگوں نے نہ حاضر ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ مدینہ میں نہ تھے شام میں تھے بدر کی لڑائی کے بعد آئے اور رسول اللہؐ نے ان کا حصہ اور اجر لگایا۔ اس کو موسیٰ بن عقبی اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر جانے سے پہلے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو شام کے راستے کی طرف خبریں دریافت کرنے کے واسطے بھیجا تھا پھر دونوں مدینہ کی طرف لوٹے اور واقعہ بدر کے دن وہاں پہنچے اور رسول اللہؐ نے دونوں کا حصہ و اجر لگایا۔ اور زبیر نے بھی اسی

کے مثل بیان کیا ہے۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے تھے لیکن پہلا قول صحیح اور بدر کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری دمشقی اور قاضی ابونصر عبدالرحیم بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ وغیرہمانے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ الدمشقی شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالحسن بن علی البیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوعلی محمد بن اسمٰعیل بن محمد عراقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن بن عباس مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن عبدالحمید حمانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دراوردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد حمید سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ اور سعید بن زید سے بھی اس کے مثل مروی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے انہوں نے سعید بن زید سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارڈالا گیا وہ شہید ہے۔ یہ مستجاب الدعوت تھے چنانچہ ایک مرتبہ ارویٰ بنت اویس نے مروان بن حکم سے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم مدینہ تھے ان کی شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین ظلم سے لے لی۔ مروان نے ان کے پاس آدمی بھیجا انہوں نے جواب دیا کیا تم مجھ کو خیال کرتے ہو کہ میں اس پر ظلم کروں گا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک بالشت زمین ظلم سے لی سات زمینوں کا طوق قیامت کے دن اس کی گردن میں ہوگا۔ اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو تو اس کو اندھا کر کے موت دے اور اس کی قبر اس کے کنویں میں بنا۔ پس وہ نہیں مری یہاں تک کہ اس کی آنکھ جاتی رہی اور ایک دن اپنے مکان میں چل رہی تھی کہ اپنے کنویں میں گر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ راوی کہتا ہے کہ اہل مدینہ میں یہ مثل پڑ گئی تھی کہ یعنی خدا تم کو اندھا کرے جیسا کہ (اس عورت) اروی کو اندھا کر دیا پھر جاہل لوگ کہنے لگے کہ اعماک اللہ کما اعمی الاروی یعنی خدا آپ کو اندھا کرے جیسا کہ اروی کو (جو پہاڑ میں ہوتی ہے اور عوام کے خیال کے موافق وہ اندھی ہے) اندھا کر دیا اور یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ یہ یرموک اور دمشق کے محاصرے میں شریک ہوئے تھے۔ ان سے ابن عمر اور عمرو بن حریث اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ظالم مازنی اور زر بن حبیش اور ابوعثمان نہدی اور عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عبداللہ ابن ظالم تمیمی سے انہوں نے سعید بن زید ابن عمرو بن نفیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ علی اہل جنت سے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ وہ نو شخصوں میں سے ہیں اور اگر میں دسویں کا نام لینا

چاہوں تو لے سکتا ہوں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حرا نامی پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔ سعید نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور میں تھا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید کا مقام قتال میں رسول اللہؐ کے آگے اور نماز میں آپ کے پیچھے رہتا تھا۔ سعید کی وفات ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ۵۸ھ میں مدینہ کی اطراف میں مقام عقیق میں انتقال ہوا۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا انتقال مدینہ میں ہوا لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمر سعید کے جنازہ پر گئے اور ان کو غسل دیا اور خوشبو ملی اور ان کی نماز پڑھائی۔ اس کو نافع نے بیان کیا ہے۔ اور عائشہ بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے سعید بن زید کو غسل دیا اور ان کے خوشبو ملی پھر گھر میں آ کر غسل کیا۔ جب باہر نکلے بیان کیا کہ میں نے سعید کو نہلانے کی وجہ سے غسل نہیں کیا بلکہ میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے۔ سعید کی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اترے تھے اور ابن عمر نے نماز پڑھائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۷۷۔ حضرت سعیدؓ بن سعد

حضرت سعیدؓ بن سعد بن عبادہ۔ انصاری ساعدی۔ ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی قیس صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے شرحبیل اور ابوامامہ ابن سہل نے روایت کی ہے۔ محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مردوں میں ایک حقیر کمزور بیمار آدمی تھا اس نے نہیں چونکایا قبیلہ کو مگر اس حال میں کہ وہ ان کی لونڈیوں میں سے ایک کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا پس نبیؐ نے اس کو فرمایا کہ اس کو حد لگاؤ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر ہم اس کو حد لگائیں گے تو وہ مر جائے گا کیونکہ وہ ضعیف ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کی گودہ جس میں سو شاخیں ہوں اس کو لے کر ایک مرتبہ اس کے مارو۔ اس کی روایت ابوزناد اور زہری نے ابوامامہ سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔ اور ابوعیینہ نے ابوزناد سے اس کو نقل کیا ہے اور یحییٰ بن سعید سے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے اس کی روایت کی ہے۔ لیکن مشہور ابوامامہ سے مرسل ہے۔ اور ابومعشر نے عبدالوہاب بن عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعید بن سعد سے اس کے مثل روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابومندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۰۷۸۔ حضرت سعیدؓ بن سعید

حضرت سعیدؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس۔ قریشی ہیں۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ خالد بن ولید اور ابوجہل ابن ہشام کی پھوپھی تھیں یہ طائف میں شہید ہوئے۔ یہ فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن ان کو بازار مکہ پر مقرر کیا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف گئے یہ آپ کے ہمراہ گئے اور اسی معرکہ میں شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۷۹۔ حضرت سعیدؓ بن سفیان

حضرت سعیدؓ بن سفیان ۔ رعینی ۔ ابومعشر نے یزید بن رومان سے انہوں نے مدائنی کے رجال سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سعید بن سفیان کو سوارقیہ کے باغ اور محل بلاشرکت غیرے عنایت کئے اور جو شخص ان کے حق میں مزاحمت کرے اس کا حق نہیں ہے اور حق انہی کا ہے اور خالد بن سعید نے (اس حکم کو) لکھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۰۔ حضرت سعیدؓ بن سوید

حضرت سعیدؓ بن سوید بن قیس بن عامر بن عباد (اور بعض لوگوں نے عبید بیان کیا ہے اور یہی درست ہے) ابن الابجر یعنی خدرہ انصاری خدری سمرہ بن جندب کے اخیافی بھائی ہیں۔ان سے ان کے دونوں بیٹوں عقبہ اور عبدالملک نے روایت کی ہے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اوزاعی نے ناب بن عمیر سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبیؐ سے لقطہ (یعنی گری ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ایک سال تک اس اس کا اعلان کرواور پھر اس کی گرہ اور بند کی حفاظت کرو اس کے بعد اس سے نفع اٹھاؤ۔لیکن صحیح وہ ہے جس کی روایت ربیعہ نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کی ہے۔ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید ابن خالد سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک آدمی نے نبیؐ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اس کو ایک سال تک نہ بیچو۔ آخر حدیث تک۔منبعث کے غلام یزید سے متعدد وجوہ سے یہ حدیث مروی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۱۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبداشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔اسی طرح موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے اور ابومعشر اور ابن اسحٰق نے سعد بن سہیل سے بیان کیا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ہم ان کو سعد کے باب میں ذکر کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابومعشر نے لکھا ہے۔

۲۰۸۲۔ حضرت سعیدؓ بن شراحیل

حضرت سعیدؓ بن شراحیل بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ۔اکرمین کندی۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ وفد میں ان کے بھتیجے معروف بن قیس ابن شراحیل تھے اور یہ معروف مرتد ہو گئے تھے۔اور ارتداد ہی کی حالت میں یوم نجیر میں قتل کئے گئے۔ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۸۳۔ حضرت سعیدؓ بن عاص

حضرت سعیدؓ بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔قریشی اموی۔ان کے دادا ابواحیحہ کی کنیت سے

مشہور تھے اور قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے۔ سعید کی والدہ ام کلثوم بنت عمرو بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عامر یہ تھیں۔ سعید ہجرت کے سال پیدا ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بلکہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے۔ ان کے والد عاص بدر کے دن بحالت کفر مارے گئے۔ علی بن ابی طالب نے ان کو قتل کیا تھا عمر بن خطاب کہتے ہیں میں نے عاص بن سعید کو بدر کے دن دیکھا وہ مٹی شیروں کی طرح کھرچ رہے تھے حضرت علی نے ان کو قید کیا اور ان کو قتل کر ڈالا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن سعید بن عاص سے کہا میں نے تمہارے والد کو نہیں قتل کیا بلکہ میں نے اپنے ماموں عاص بن ہاشم کو قتل کیا تھا اور میں مشرک کے قتل کرنے سے معذرت نہیں کرتا ہوں۔ سعید بن عاص نے کہا اگر تم ان کو قتل کرتے تو تم حق پر تھے اور وہ باطل پر تھے۔ عمر نے ان کے جواب سے تعجب کیا۔

سعید کے دادا ابواحیحہ جب عمامہ باندھتے تھے ان کی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا۔ اور یہ ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے۔ اور یہ سعید قریش کے اشراف اور اسخیا اور فصحاء میں سے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے لکھا تھا۔ ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا اور طبرستان پر جہاد کر کے اس کو فتح کیا اور جرجان پر حملہ کیا اس کو بھی فتح کر لیا۔ یہ واقعہ ۲۹ھ یا ۳۰ھ میں ہوا۔ آذربائیجان نے عہد توڑ دیا تھا ایک روایت میں ہے اس کو بھی لڑ کر فتح کیا۔ جب عثمان شہید ہوئے یہ خانہ نشین ہو گئے اور فتنوں سے کنارہ کشی کی نہ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور نہ صفین میں اور جب حضرت معاویہ کی حکومت مستحکم ہو گئی ان کے پاس آئے ان کی حضرت معاویہ کے ساتھ بہت طول طویل گفتگو ہوئی۔ حضرت معاویہ نے ان کو ان کے جنگوں میں نہ شریک ہونے پر عتاب کیا اور انہوں نے معذرت کی اور حضرت معاویہ نے ان کے عذر کو قبول کر لیا پھر ان کو مدینہ کا والی مقرر کیا۔ اور جب مروان کو مدینہ سے معزول کرتے تو ان کو والی کر دیتے اور جب ان کو معزول کرتے تو مروان کو والی کرتے۔ یہ بہت ہی سخی اور فیاض تھے جب ان سے کوئی سائل سوال کرتا اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آسانی کے وقت تک کے لیے قرضہ کی دستاویز لکھ دیتے۔ اور اپنے بھائیوں کو ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ جمع کر کے دعوت کرتے اور خلعت تقسیم کرتے اور ان کے پاس عطیہ روانہ کیا کرتے تھے اور ان کے بال بچوں کے ساتھ بہت احسان کرتے۔ اور ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد میں اپنے غلام کو اشرفیوں کے توڑے دے کر بھیجا کرتے تھے کہ اس کو نمازیوں کے آگے رکھ آئے کوفہ کی مسجد میں جمعہ کی رات کو نمازیوں کی بہت کثرت ہوتی تھی۔

الغرض یہ بہت بزرگ تھے ان سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر اور عثمان اور عائشہ سے روایت کی ہے۔ اور ان سے ان کے دونوں بیٹوں یحییٰ اور عمر اشدق اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور عروہ نے روایت کی ہے۔ ابن شہاب نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے انہوں نے اپنے والد سعید سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ حضرت عائشہ کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے آپ نے ان کو اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے اور وہ اپنی ضرورت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر نے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی اور اسی حالت میں لیٹے رہے اور وہ اپنی حاجت پوری کر کے پھر واپس چلے گئے۔ عثمان کہتے ہیں پھر میں نے آپ سے اجازت چاہی آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو درست کر لیا اور میں اپنی حاجت پوری کر کے واپس چلا آیا۔ عائشہ نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہے ابوبکر اور عمر کی

وجہ سے آپ نہیں سنبھلے جیسا کہ عثمان کے لیے سنبھل کر بیٹھے۔ نبیؐ نے جواب دیا کہ عثمان حیادار آدمی ہیں اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں اپنی اسی حالت پر رہوں تو وہ اپنی حاجت کو نہ پورا کریں۔ سعید بن عاص کا انتقال ۵۹ھ میں ہوا۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میری وصیت کو قبول کرے گا۔ ان کے بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے میرے والد میں (قبول کرتا ہوں) سعید نے کہا اس میں میرے قرضہ کا ادا کرنا ہے انہوں نے پوچھا آپ کا قرضہ کتنا ہے انہوں نے کہا کہ اسی ہزار اشرفیاں ان کے بیٹے نے پوچھا کہ کس کام میں اس کو لیا تھا سعید نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے کسی کریم کی حاجت پوری کرنے میں اور اس شخص کی حاجت روائی میں جو صاحب ضرورت تھا مگر سوال کرتے ہوئے مارے شرم کے اس کا خون خشک ہوتا تھا تو میں نے اس کی حاجت اس کے مانگنے سے پہلے پوری کر دی۔ ابواحیحہ کی ذریت ان سعید کے سوا سب سے منقطع ہوگئی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خالد بن سعید نے بھی اولاد چھوڑی ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۴۔ حضرت سعیدؓ بن عامر

حضرت سعیدؓ بن عامر بن خذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح۔ قریشی جمحی۔ یہ نسب بیان کرنے والوں کا قول ہے مگر ابن کلبی نے ربیعہ اور سعد بن جمح کے درمیان میں عریج کا نام بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد۔ زبیر نے کہا ہے کہ یہ کلبی کی اور نیز اس شخص کی جس نے اس کو بیان کیا ہے غلطی ہے کیونکہ عریج کے لڑکیوں کے سوا کوئی لڑکا تھا ہی نہیں۔ سعید کی والدہ اروی بنت ابی معیط عقبہ کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سعید واقعہ خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی اور خیبر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ یہ زاہد اور بزرگ صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک دن نصیحت کی انہوں نے ان سے پوچھا کہ کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے سعید نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین آپ طاقت رکھتے ہیں کیونکہ آپ بیان کریں گے اور لوگ آپ کی پیروی کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حمص کا والی مقرر کیا تھا ان کو خبر پہنچی کہ سعید کو جنون ہو جاتا ہے عمر نے ان کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا جب وہ آئے تو ان کے ساتھ سوائے عصا اور پیالہ کے کچھ نہ دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔

سعید نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ لاٹھی پر اپنا توشہ اٹھاتا ہوں اور پیالہ میں کھاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا آپ کو جنون ہے سعید نے جواب دیا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہے وہ بیہوشی جس کی خبر مجھ کو پہنچی کہ تم کو ہو جاتی ہے۔ سعید نے جواب دیا کہ خبیب بن عدی جب دار پر کھینچے گئے قریش کو بددعا دی اور میں بھی انہی میں تھا تو کبھی میں اس کو یاد کرتا ہوں تو میرے حواس جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سعید سے کہا کہ تم اپنے عہدہ پر واپس جاؤ انہوں نے انکار کیا اور ان کو قسم دی کہ مجھ کو معاف کر دو۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو معاف کر دیا اور بعض کا بیان ہے کہ جب ابوعبیدہ اور معاذ اور یزید کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر نے سعید کو حمص کا والی کیا اور مرتے وقت تک وہاں کے والی رہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عیاض بن غنم فہری نے ان کو اپنا قائم مقام کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے ان کو برقرار رکھا۔ مروی ہے کہ جب یرموک میں رومیوں کا مجمع زیادہ ہوا ابوعبیدہ نے عمرؓ سے کمک طلب کی حضرت عمرؓ نے سعید بن عامر بن خذیم کو کمک کے

واسطے روانہ کیا۔ زہد میں ان کی عجیب وغریب خبریں ہیں۔ جن کو ہم طوالت دینا نہیں چاہتے۔ ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعقوب اسحٰق بن ابراہیم بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نوح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن دینار شہر بن حوشب سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جب عمر حمص میں پہنچے والی حمص کو حکم دیا کہ اپنے یہاں کے فقیروں کے نام لکھ کر پیش کریں کاتبوں نے لکھ کر پیش کیا اس میں سعید بن عامر کا بھی نام تھا۔ حضرت عمر نے پوچھا سعید بن عامر کون شخص ہیں ان لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ ہمارے سردار ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا تمہارے سردار فقیر ہیں ان لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت عمر نے تعجب کیا اور کہا تمہارا سردار محتاج کیونکر ہوگا کہاں گئی ان کی تنخواہ اور کہاں گیا ان کا وظیفہ لوگوں نے جواب دیا اے امیر المومنین وہ کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ عمر رو پڑے پھر ایک ہزار دینار تھیلی میں کر کے سعید کے پاس روانہ کئے اور فرمایا ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیر المومنین نے اس کو تمہارے پاس بھیجا ہے اس سے اپنی حاجت میں مدد لو۔ راوی کہتا ہے کہ قاصد ان تھیلیوں کو لے کر ان کے پاس آیا انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اشرفیاں تھیں یہ دیکھ کر وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگے ان سے ان کی بیوی نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیا امیر المومنین کو کوئی مصیبت پہنچی انہوں نے جواب دیا کہ اس سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے ان کی بیوی نے کہا کہ کیا کوئی نشانی ظاہر ہوئی انہوں نے کہا اس سے بھی زیادہ ان کی بیوی نے کہا کہ کیا قیامت کی کوئی بات ظاہر ہوئی۔ انہوں نے جواب دیا اس سے بھی بڑھ کر ان کی بیوی نے پوچھا پھر تمہارا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا دنیا میرے پاس آئی ہے فتنہ میرے پاس آیا ہے اور اس نے ہر طرف سے مجھے گھیر لیا ہے۔ سعید کی بیوی نے کہا تم جو چاہو کرو۔ سعید نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا تمہارے پاس مدد ہے ان کی بیوی نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے دیناروں کو تھیلی میں بھر کر ایک جھولے میں ڈال دیا پھر رات بھر نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر اس کو لے کر مسلمانوں کے لشکر کے سامنے گئے اور سب دیناروں کو بانٹ دیا۔ سعید سے ان کی بیوی نے کہا کہ کاش کچھ روک رکھتے جس سے (اپنی ضرورت میں) اعانت لیتے۔ سعید نے اپنی بیوی کو جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین کی طرف نکلے تو تمام زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے پس میں خدا کی قسم (ان پر کسی کو اختیار نہ کروں گا) ان کی وفات قیساریہ ملک شام میں ۱۹ھ میں ہوئی اس وقت یہ وہاں کے سردار تھے اس کو ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے مقام رقہ میں ان کی وفات ہوئی اور یہیں ان کی قبر ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات حمص میں عیاض بن غنم کے بعد والی ہونے کی حالت میں ہوئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی وفات ۲۰ھ میں اور بعض نے کہا کہ ۲۱ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر چالیس برس کی تھی۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ان سے عبدالرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین تمام لوگوں سے ستر برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۸۵۔ حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔ ان کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ان پانچ شخصوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سفر میں تھے اور ایک آدمی نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا پھر ان کو نماز پڑھائی آپ نے اس فعل کو ان پر نہیں بدلا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۶۔ حضرت سعیدؓ بن عبد

حضرت سعیدؓ بن عبد بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عبید بن قیس بن لقیط بن عامر بن ربیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عامر بن امیہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری قدیم الاسلام اور حبشہ کی دوسری بار ہجرت کرنے والوں میں ہیں اس میں سب کا اتفاق ہے اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں اسی طرح ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور جو کچھ ابن کلبی نے اس نسب میں بیان کیا ہے یعنی انہوں نے کہا کہ نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر اور کہا جاتا حارث بن فہر کے بیٹے ودیعہ اور ضبہ اور ظرب ہیں اور ظرب کے بیٹے عائش اور امیہ ہیں اور امیہ سے عامر پیدا ہوئے اور عامر بن امیہ سے عبداللہ اور لقیط پیدا ہوئے۔ پس یہ سیاق بیان منع کرتا ہے کہ لکھنے والوں نے اس میں غلطی کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے ان کا نسب بیان کیا ہے کہ حارث بن فہر سے ودیعہ اور ظرب پیدا ہوئے اور ظرب بن حارث سے امیہ پیدا ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ امیہ کی اولاد سے نافع بن عبد قیس ابن لقیط بن عامر بن امیہ ہیں ہبار بن اسود کے ساتھ ان کا نام بھی زینب بنت رسول اللہؐ کے ساتھ نکاح کرنے کے واسطے لیا گیا تھا کلبی نے ان کے نسب میں اس بات پر موافقت کی ہے کہ نسب بیان کرنے والے اس سے زیادہ اختلاف کرتے ہیں اور ہم نے چاہا کہ اس بات پر ہم تنبیہ کر دیں۔ عائش: یا اور شین کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۰۸۷۔ حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی

حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی طائفی۔ طائف کے دن ان کو تیر مارا گیا اور ان کی ناک پر لگا۔ ان سے ان کے بیٹے اسمٰعیل نے روایت کی کہ ابوسفیان نے ان کے والد سعید کو طائف کے دن تیر مارا اور ان کی آنکھ پر لگا اور وہ اسی تیر کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری اس آنکھ کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں اور اللہ تمہاری آنکھ کو واپس کر دے اور اگر چاہو تو (اس کے عوض میں تمہارے واسطے) آنکھ جنت میں ہو۔ سعید نے جواب دیا کہ جنت میں آنکھ ہونے میں اختیار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۸۸۔ حضرت سعیدؓ بن عبید قاری

حضرت سعیدؓ بن عبید قاری۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سعد ہے اور اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ عبدالرزاق نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سعید بن عبید سے روایت کی۔ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں قاری کے لقب سے مشہور تھے اور یہ دشمن سے مقابلہ کرنے میں بھاگ گئے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کیا تمہاری خواہش

شام کے جانے کی ہے۔ شاید اللہ تم کو شہادت عنایت کرے انہوں نے جواب دیا نہیں مگر اس دشمن (مقابلہ میں) جس سے میں بھاگ گیا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ انہوں نے قادسیہ میں مسلمانوں سے بیان کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہم شہید ہوں گے تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہم کو سوائے ان کپڑوں کے جو ہم پہنے ہوں کفن نہ دینا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے ان کا تذکرہ سعد کے بیان میں لکھا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد وسعید دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ان کا تذکرہ دونوں مقاموں میں لکھا ہے۔ اور بعض علماء یعنی عبدالغنی ابن سرور مقدی نے ابونعیم پر اس تذکرہ کے متعلق مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے بیان کیا کہ یہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیۃ کے بیٹے قاری انصاری ہیں۔ اور سعد بن عبید کے تذکرہ میں جو اوپر بیان ہو چکا ہے یعنی ان کا بدر میں شریک ہونا وغیرہ ذکر کیا ہے پھر عبدالغنی نے کہا کہ ابونعیم نے بہت سے تذکروں کے بعد بیان کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو کے بیٹے ظفری بدر میں شریک ہوئے۔ عبدالغنی نے کہا کہ ابونعیم نے اپنی سند سے غزوۂ بدر کے لوگوں کے بیان میں جو انصار سے بدر میں شریک ہوئے روایت کیا ہے کہ سعد نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ کے بیٹے ظفری شریک ہوئے تھے۔ ابونعیم نے سعد کے والد کا نام ساقط کر دیا اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ یہ سعد بن عبید بن نعمان ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ ابونعیم نے دوسرے تذکرہ میں سعید کے باب میں ذکر کیا کہ سعید بن عبید۔ قاری۔ انہوں نے دشمن سے مقابلہ کیا اور ان سے بھاگ گئے پھر حضرت عمر نے ان سے دریافت کیا کیا تمہاری رغبت شام میں (جہاد کرنے کی) ہے اور ہم اس کو اسی تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں۔ عبدالغنی نے بیان کیا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں اور وہ سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ قاری ہیں جن کا ذکر پہلے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور وہ تذکرہ جس میں انہوں نے ان کا نام سعید بیان کیا ہے اس کا کوئی قائل نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کا یہ کہنا وہم ہے کیونکہ ابونعیم نے سعید کو طبرانی سے نقل کیا ہے اور طبرانی امام ثقہ حافظ ہیں اور ابوموسیٰ نے بیان کیا جیسا کہ ہم ان سے شروع تذکرہ میں نقل کر چکے ہیں کہ ان کا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور ابوزکریا کے دادا نے ان کے تذکرہ کو سعد کے بیان میں ذکر کیا ہے مگر طبرانی وغیرہ نے ان کا تذکرہ سعد اور سعید دونوں بابوں میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا یہ کلام ابونعیم کی موافقت کرتا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابونعیم پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ وغیرہ (یعنی طبرانی کے سوا اور لوگوں نے بھی سعد وسعید دونوں کا تذکرہ لکھا ہے اور ابونعیم نے صرف طبرانی کا حوالہ دیا ہے لہٰذا عبدالغنی کا کہنا کہ اس کا کوئی قائل نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے پس اگر ابونعیم بھی اس تذکرہ کو چھوڑ دیتے جیسا کہ ابن مندہ نے چھوڑ دیا تو ابونعیم پر بھی اس کا استدراک کیا جاتا جیسا کہ ابن مندہ پر استدراک کیا گیا اور جس جگہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور یہ کسی نے نہیں کہا کہ وہ سعید ہیں پس (عبدالغنی کے واسطے) کیا حیلہ ہو سکتا ہے اور عبدالغنی کا کہنا کہ سعد بن نعمان بن قیس ظفری ہیں۔ ابونعیم نے سعد کے والد عبید کا نام ساقط کر دیا ہے اور ان کا نسب ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے اور انہوں نے اس کو اس روایت میں جس کو انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے

عروہ سے نقل کیا ہے ظفری قرار دیا ہے اور ان کے نسب کو زید بن امیہ تک بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔
عبدالغنی نے دوسروں کی موافقت کی ہے اور تصریح کی ہے کہ یہ اسناد عروہ تک غیر معتبر ہے اور نا قابل وثوق ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی مخالفت ہے اور سعد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں ایک ہیں اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کے ایک ہونے پر تنبیہ کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ سعد کہتے ہیں اور طبرانی وغیرہ نے سعید بیان کیا ہے۔ لیکن عبدالغنی نے جو سعد بن عبید کو سعد بن نعمان بتایا ہے اور کہا ہے کہ ابونعیم نے ایک جگہ سعد کو ان کے والد عبید کی طرف اور دوسری جگہ ان کے دادا نعمان کی طرف منسوب کر دیا ہے کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ حالانکہ سعد عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں اور سعد بن نعمان کا نسب ابونعیم نے ذکر ہی نہیں کیا ہے انہوں نے تو صرف سعد بن نعمان ظفری بیان کیا ہے اور ظفر کا نام کعب لکھا ہے جو خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ دونوں سعد چند پشتوں کے بعد مالک بن اوس میں ملتے ہیں میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ عبدالغنی نے سعد بن نعمان ظفری کے تذکرہ میں ابونعیم کی کتاب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کی کہ سعید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ شریک بدر تھے اور بے موقع طعن کر دی کہ یہ تمام اہل سیر کے خلاف ہے لہٰذا اس پر کیونکر اس وقت اعتماد ہو سکتا ہے حالانکہ ابونعیم نے اس تذکرہ کے شروع میں بیان کر دیا تھا کہ وہ ظفری ہیں۔ اور ابونعیم نے سعد بن عبید کے تذکرہ میں ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحٰق وغیرہم سے روایت کی ہے کہ وہ بنوامیہ بن زید یعنی خاندان بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۸۹۔ حضرت سعیدؓ بن عثمان

حضرت سعیدؓ بن عثمان۔ انصاری زرقی۔ عقبہ کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں معتب بن قشیر بنوعمرو بن عوف کے بھائی کی بات سن رہا تھا اس حال میں کہ غنودگی ہم پر چھائی تھی میں اس کی بات نہیں سنتا تھا مگر مثل پراگندہ خواب کے جس وقت اس نے کہا کہ لو کان لنا من الامر شیءٌ ما قتلنا ھھنا پھر کہا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلھما الشیطن ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنھم۔
جن لوگوں کو شیطان نے پھسلا دیا تھا پھر ان سے اللہ نے درگزر کر دیا عثمان بن عفان اور سعید بن عثمان اور علقمہ بن عثمان ہیں۔ طبرانی نے بیان کیا کہ عثمان بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ سعد بن عثمان کے بیان میں کیا ہے۔ معتب: میم کے ضمہ اور عین کے فتحہ اور تا مشدد کے کسرہ کے ساتھ ہے اور آخر میں با ہے۔

۲۰۹۰۔ حضرت سعیدؓ عکی

حضرت سعیدؓ عکی۔ آملی۔ ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن ابی عاصم نے ان کا تذکرہ آحاد اور

مثانی میں کیا ہے حالانکہ وہ سوید آبلی ہیں بعض لوگوں نے اس کو بدل دیا ہے اور ابن ابی علی نے سوید کے بیان میں ان کا ذکر صحیح قول کے موافق کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

۲۰۹۱۔حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی

حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی۔بعض لوگوں نے معبد بن عمرو بیان کیا ہے۔تمیمی۔بنو سہم کے حلیف ہیں۔بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ تمیم بن حارث بن قیس بن عدی کے اخیافی بھائی ہیں۔اس کو ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور زبیر نے بیان کیا ہے اور واقدی اور ابو معشر نے بیان کیا کہ یہ معبد بن عمرو ہیں اور دونوں (یعنی واقدی اور ابو حشر نے ان کو حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں بیان کیا ہے۔زبیر کا بیان ہے کہ یہ اجنادین میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۹۲۔حضرت سعیدؓ بن عمرو انصاری

حضرت سعیدؓ بن عمرو بن غزیہ۔انصاری ہیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی حارث بن عمرو کے ضمن میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۰۹۳۔حضرت سعیدؓ بن عمرو کندی

حضرت سعیدؓ بن عمرو۔کندی۔ان کی روایت کردہ حدیث کو محمد بن مطلب خزاعی نے علی بن قرین سے انہوں نے عبیدہ بن حریث کندی سے انہوں نے صلت ابن حبیب شنی سے انہوں نے سعید بن عمرو کندی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے۔الشنی :شین مفتوحہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۰۹۴۔حضرت سعیدؓ بن قشب

حضرت سعیدؓ بن قشب ازدی۔بنو امیہ کے حلیف تھے۔رسول اللہؐ نے ان کو جرش کا والی مقرر کیا تھا۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۵۔حضرت سعیدؓ بن قیس

حضرت سعیدؓ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔انصاری سلمی ہیں۔عروہ بن زبیر نے انصار کے شرکاء بدر کے ناموں میں بیان کیا کہ سعید ابن قیس بن صخر شریک بدر ہوئے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا جس طرح ہم نے اس کو ذکر کیا۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۰۹۶۔حضرت سعیدؓ

حضرت سعیدؓ۔کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے میری مالکہ کثیرہ بنت سفیان نے بیان کیا انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو پایا تھا اور یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے نبیؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے کہا میں نے پوچھا اے رسول اللہ ﷺ میں نے جاہلیت

ں اپنی چار لڑکیوں کو زندہ در گور کیا تھا۔ آپ نے جواب دیا چار غلاموں کو آزاد کردو۔ انہوں نے کہا میں نے تمہارے باپ سعید اوران کے بیٹے میسرہ اور جبیر اورام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۰۹۷۔ حضرت سعیدؓ بن مینا

حضرت سعیدؓ بن مینا۔ نبیؐ کے غلام تھے ان کا ذکر حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب نے اپنی کتاب متفق و مفترق میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سعید بن مینا دو ہیں۔ ان میں سے ایک کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابی اور صاحب روایت ہیں ان سے عطاء ابن ابی رباح نے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تم کوڑھی سے ویسا ہی بھاگو جیسا کہ تم شیر سے بھاگتے ہو۔ ان کا تذکرہ قشیری نے لکھا ہے۔

۲۰۹۸۔ حضرت سعیدؓ بن نمران

حضرت سعیدؓ بن نمران ہمدانی۔ ناعطی۔ حضرت علیؓ کے کاتب تھے اور نبی ﷺ کی زندگی کے چند سال انہوں نے پائے تھے یہ یرموک کے معرکہ میں شریک ہوئے تھے۔ اور عراق کی طرف اہل قادسیہ کی مدد کے واسطے گئے تھے۔ یہ حجر بن عدی کے ہمراہیوں میں سے تھے۔ زیاد نے ان کو مع حجر کے شام کی طرف روانہ کیا اور معاویہ نے ان کو حجر کے ساتھ قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حمزہ بن مالک ہمدانی نے ان کی سفارش کی اور معاویہ نے ان کو چھوڑ دیا اور جب مختار کوفہ پر غالب آ گیا تو عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو قاضی بنانا چاہا وہ بیمار بن گئے اور جب مصعب بن زبیر کوفہ کے والی ہوئے انہوں نے سعید بن نمران کو قاضی کیا پھر ان کو معزول کر کے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کو مقرر کیا۔ سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے اور ان سے عامر بن سعد نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۰۹۹۔ حضرت سعیدؓ بن نوفل

حضرت سعیدؓ بن نوفل۔ انہوں نے نبیؐ سے اجازت طلب کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے سعید سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

۲۱۰۰۔ حضرت سعیدؓ بن وقش

حضرت سعیدؓ بن وقش۔ اسدی۔ بنوغنم بن دودان سے ہیں اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو ہجرت کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ پھر مہاجر لوگ پے در پے آنے لگے اور بنوغنم بن دودان کے لوگ مسلمان تھے۔ ان لوگوں کے مرد اور عورتیں مدینہ کی طرف امنڈ پڑے انہی میں سے سعید بن وقش تھے۔ ان کا تذکرہ اس مقام پر ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر سعید بن رقیش کے بیان میں کیا ہے اور یہ اوپر گزر چکا اور اس پر گفتگو اس جگہ ہو چکی۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اس جگہ بیان کیا ہے کہ سعید بن وقش انصاری ہیں قبیلہ بنوغنم بن دودان سے۔ پھر ابن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں کہ بنوغنم بن دودان اہل اسلام تھے انہی میں سے سعید بن وقش ہیں یہ کیونکر

انصاری ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ بنوغنم بن دودان سے ہیں جو قبیلہ اسد بن خزیمہ کا ایک خاندان ہے اور شاید کہ انہوں نے رقیش کو دیکھ کر غلط خیال کرلیا اور وقش انصار بنوعبدالاشہل کے ناموں سے ان کو انصاری قرار دے دیا اور اس کا خیال نہ کیا کہ یہ متناقض ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۰۱۔ حضرت سعیدؓ بن وہب

حضرت سعیدؓ بن وہب خیوانی۔ ہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کو پایا تھا کوفی ہیں۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۰۲۔ حضرت سعیدؓ بن یربوع

حضرت سعیدؓ بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوہود۔ اور ایک قول کے مطابق ابوعبدالرحمٰن ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت سعید بن رئاب قبیلہ سہم سے تھیں۔ زبیر نے بیان کیا کہ ان کی والدہ ہند بنت ابی مطاع بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور فتح میں شریک ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ فتح کے دن مسلمان ہونے والوں میں ہیں۔ ان کا نام صرم تھا رسول اللہؐ نے سعید رکھ دیا۔ اور علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ان کا لقب صرم تھا اور دوسرے لوگ اصرم بیان کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ لیکن یہ کچھ نہیں ہے۔ عمر بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع بن عنکثہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ ان کا نام صرم تھا پھر رسول اللہؐ نے سعید رکھا۔ پھر رسول اللہؐ نے ان سے دریافت کیا ہم میں کون بڑا ہے میں یا تم؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھ سے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدائش میں آپ سے پرانا ہوں۔ اور ان کو مؤلفۃ القلوب میں بیان کیا اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو حنین کی غنیمت سے پچاس اونٹ دیئے تھے۔ انہوں نے ابن خطل اور حویرث بن نقید اور ابن ابی سرح اور مقیس ابن صبابہ کا قصہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے قتل کا حکم دیا اور حویرث کو علی نے اور مقیس کو زبیر نے قتل کیا۔ اور ابوسرح کے واسطے حضرت عثمان نے پناہ مانگ لی اور ابن خطل بھی مقتول ہوئے۔ سعید ۵۴ھ میں بعمر ۱۲۴ اور ایک قول کے مطابق ۱۲۰ سال مقام مکہ یا مدینہ میں انتقال کیا۔ ان کا گھر مدینہ میں تھا۔ یہ عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے حضرت عمرؓ ان کو آنکھوں کے جاتے رہنے پر تعزیت کرنے آئے اور کہا جمعہ اور جماعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہ چھوڑنا۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی ساتھ لے جانے والا نہیں ہے حضرت عمرؓ نے قیدیوں میں سے ایک شخص کو ساتھ لے جانے کے لیے بھیج دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۳۔ حضرت سعیدؓ بن یزید

حضرت سعیدؓ بن یزید۔ ازدی۔ قبیلہ ازد بن غوث سے ہیں ان کا شمار مصریوں میں ہے۔ ان سے ابوالخیر یزنی نے روایت کی ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے سعید بن یزید سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ تو اللہ سے شرم کر جس طرح

اپنی قوم کے ایک نیک مرد سے کرتا ہے۔ابوعمر نے بیان کیا کہ ہم نے ان کی جو روایت دیکھی وہ ابن عمر سے ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۴۔حضرت سعیدؓ بن سہیل

حضرت سعیدؓ بن سہیل۔انصاری اشہلی۔ان کا ذکر شرکائے بدر میں ہے۔ابن اسحٰق نے ان کو ذکر نہیں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے ان پر اس تذکرہ کا مواخذہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوعمر اس کو سعید بن سہیل میں ذکر کر چکے ہیں اور اس جگہ ان کا ذکر دہرا دیا۔لیکن ابوعمر پر اس میں کچھ طعن کا موقع نہیں کیونکہ وہ بنوعبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار قبیلہ خزرج سے ہیں اور ان کی طرف اشہلی کی نسبت نہیں ہوتی اور جب اشہلی مطلقاً بولا جاتا ہے تو اس سے عبدالاشہل بن جشم بن حارث اوسی مراد ہوتے ہیں۔اور انہی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے سعد بن سہیل بیان کیا ہے اور ابوعمر نے سعید (ی) کی زیادتی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابوعمر نے اس کو بیان کر کے کہا کہ ابن اسحٰق نے ان کو شرکاء بدر میں ذکر نہیں کیا۔ممکن ہے کہ ابوعمر نے ان کی تصغیر میں خطا کی ہو اور چونکہ انہوں نے اس کی تصغیر بنائی۔اسی لیے ابن اسحٰق کا ذکر کرنا ان کو نہ معلوم ہوا۔لیکن اس فاضل امام سے بعید ہے کہ ان پر یہ امر مشتبہ ہو جائے اور اس تذکرہ سے عدول کریں۔سعید: سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ سعید کی تصغیر ہے۔

۲۱۰۵۔حضرت سعیرؓ بن سوادہ

حضرت سعیرؓ بن سوادہ عامری۔یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے عتوارہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ وہ سفیان بن سوادہ ہیں حالانکہ ابن مندہ نے اس کو اس تذکرہ میں نہیں ذکر کیا ہے۔سعیر: سین کے ضمہ اور عین کے فتحہ کے ساتھ اور را کے بعد با ہے۔واللہ اعلم

۲۱۰۶۔حضرت سعیرؓ بن عداء

حضرت سعیرؓ بن عداء قریعی ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔عبداللہ بن یحییٰ بن سلیمان نے روایت کی وہ کہتے ہیں میرے پاس سعید کے بیٹے آئے انکے پاس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط تھا بنام سعید بن عداء کہ میں نے زجیج نامی زمین آپ کو دی (انی احضر تک الزجیج) الی اخرہ ان کا تذکرہ ابن وابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والفاء

۲۱۰۷۔حضرت سفیانؓ بن اسد

حضرت سفیانؓ بن اسد۔اور بعض لوگ ابن اسید کہتے ہیں۔اسید حضرمی شامی ہیں۔جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے ہمیں ابوالفرج بن ابی رجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے انہوں نے ابی بکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حوطی نے عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ضبارہ بن مالک حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں

نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سفیان بن اسد حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرو وہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور تم اس سے جھوٹ بیان کرتے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۸۔ حضرت سفیانؓ بن ثابت

حضرت سفیانؓ بن ثابت انصاری۔ یہ اور ان کے بھائی مالک بن ثابت بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۰۹۔ حضرت سفیانؓ بن حاطب

حضرت سفیانؓ بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر انصاری ظفری ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ احد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۱۰۔ حضرت سفیانؓ بن حکم

حضرت سفیانؓ بن حکم بن سفیان ثقفی ہیں۔ ہمیں ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمٰن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن یزید جرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔ شعبہ اور وہب نے منصور سے انہوں نے حکم ابن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۱۔ حضرت سفیانؓ بن خولی

حضرت سفیانؓ بن خولی بن عبد عمرو بن خولی بن ہمام بن فاتک بن جابر بن حدرجان بن عساس بن لیث بن حداد بن ظالم بن ذہل بن عجل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس عبدی قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۱۱۲۔ حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر

حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر ازدی شنوی۔ ازدشنوءہ سے تھے ابو زہیر کا نام قرد ہے اس کو ابن مدینی اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان نمیر بن مرارہ ابن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث کے بیٹے ہیں۔ بعض لوگ نمیری اور نمری کہتے ہیں لیکن اول زیادہ مستعمل ہے اور ان کے ازدشنوءہ سے ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے لہٰذا ان کے اجداد میں کوئی شخص نمیر یا نمیر نامی ہوں گے انہی کی طرف ان کی نسبت کی گئی ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ وہ نمر بن عثمان بن نصر بن زہران سے ہیں اس کے اوپر کے نسب کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور کوئی شک نہیں اس میں سے کچھ ساقط ہو گیا ہے۔ ان کا شمار اہل

مدینہ میں ہے ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ملک شام فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی اور مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم مدینہ سے اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے گی پھر وہ مدینہ کو بھول جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش وہ جانتے ہمیں ابوالحزم مکی بن زیان بن شبہ نحوی نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر ازدی شنوی صحابی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جس شخص نے ایسے کتے کو پالا جو اس کو کھیتی اور جانور (کی حفاظت سے) کچھ بے پروا نہ کرے اس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہو جاتا ہے راوی نے پوچھا تم نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں اس مسجد کے رب کی قسم! ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ جریر نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان ابوالعوجاء کے بیٹے ہیں اور دونوں ایک ہی شخص ہیں اور شاید ابوالعوجاء لقب ہے اور ابن ابی عاصم نے ان کو ثقفی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۳۔ حضرت سفیانؓ بن زید

حضرت سفیانؓ بن زید۔ ازدی قبیلہ از دشنوءہ سے ہیں ان کا ذکر محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفیان بن یزید کے بیٹے ہیں ان سے ابن سیرین نے عتیرہ کے بارہ میں روایت کی ہے۔

۲۱۱۴۔ حضرتؓ سفیانؓ بن سہل

حضرت سفیانؓ بن سہل۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی سہل شریک نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے قبیصہ بن جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کو دیکھا میں نے آپ سفیان بن سہل کے تہبند کو پکڑے ہوئے تھے۔ سفیان کہتے تھے حضرت یہ فرما رہے تھے ٹخنوں سے نیچی تہبند نہ باندھا کرو کیونکہ ٹخنوں سے نیچی تہبند باندھنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۵۔ حضرت سفیانؓ بن صہابہ

حضرت سفیانؓ بن صہابہ مہری۔ یہی خریق شاعر ہیں اس کو ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۱۶۔ حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد

حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد۔ ان کا ذکر مؤلفۃ القلوب میں ہے۔ اس میں اعتراض ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۱۷۔ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف۔ ثقفی طائفی ہیں اسی طرح ان کا نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی صاحب روایت ہیں یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے طائف کے عامل تھے عثمان بن ابی العاص کو وہاں سے معزول کر کے ان کو عامل مقرر کیا تھا اور عثمان کو بحرین کی طرف منتقل کر دیا تھا۔ سفیان سے ان کے بیٹے عبد اللہ بن سفیان اور ایک قول کے مطابق ابوالحکم اور عروہ بن زبیر اور محمد بن عبداللہ بن ماعز اور نافع بن جبیر نے روایت کی ہے ابن شہاب نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز عامری سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا یارسول اللہؐ! مجھ سے ایسی بات بیان کیجئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑے رہوں آپ نے جواب دیا کہ کہو میرا رب اللہ ہے پھر جمے رہو اور اس کی روایت شعبہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے اور اسی کو بشر بن مفضل نے سفیان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے محمد بن عبداللہ بن احمد بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ماعز بیان کیا ہے اور یہی زیادہ درست ہے ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن بطر نے اجازۃً (اگر چہ انہوں نے سماعۃً نہیں) خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن یحییٰ بیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ جنہوں نے پوچھا یارسول اللہؐ مجھے اسلام کی بابت ایسی بات بتا دیجئے کہ آپ کے بعد اس کے بارے میں کسی سے نہ دریافت کروں آپ نے جواب دیا کہ کہو میں اللہ عزوجل پر ایمان لایا پھر جمے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۸۔ حضرت سفیانؓ بن عطیہ

حضرت سفیانؓ بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی۔ ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا کہ وہ عطیہ بن سفیان طائفی ہیں۔ قبیلہ ثقیف کے وفد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان بن عطیہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ ثقیف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے آپ نے ان لوگوں کے واسطے خیمہ نصب کیا اور یہ لوگ نصف رمضان میں مسلمان ہوئے۔ آپ نے ان کو بقیہ رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا اور جو روزے فوت ہو گئے تھے ان کی قضا کا حکم نہیں دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۱۹۔ حضرت سفیانؓ بن عمیر

حضرت سفیانؓ بن عمیر بن وہب قبیلہ بنونضیر سے ہیں ہم ان کا ذکر سعید بن وہب کے تذکرہ میں کر چکے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۱۲۰۔ حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء

حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء۔ ان کی کنیت ابولیلی ہے انصاری ہیں طبرانی وغیرہ نے ان کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔ انشاء اللہ

ان کا ذکر کنیت کے باب میں وارد ہوگا کیونکہ یہ اس کے ساتھ مشہور ہیں ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے سفیان اور بعض نے اوس اور بعض نے بلال اور بعض نے داؤد بیان کیا ہے اور کنیت وغیرہ میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بعض عالموں نے بیان کیا ہے کہ سفیان بن ابی العوجاء تابعی ہیں صحابی نہیں ہیں ان کی کنیت ابولیلی بھی ہے لہٰذا ان دونوں کا ابولیلی کے نام میں سفیان کا ذکر کرنا وہم ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابو العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور بخاری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے روایت کی اور ابواحمد نے بیان کیا کہ ابولیلی سفیان بن ابی العوجاء سلمی نے ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی سے روایت کی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ سفیان بن ابی العوجاء نمری ہیں انہی کا بیان ہے دونوں ایک ہیں یعنی یہ اور سفیان بن ابی زہیر نمری جن کا ذکر اوپر گزر چکا اور شاید ابوالعوجاء ان کا لقب ہو۔ واللہ اعلم

۲۱۲۱۔ حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان

حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان۔ ثقفی طائفی ہیں یہ اور ان کے بھائی وہب بن قیس صحابی ہیں۔ امیمہ بنت رقیقہ نے ان دونوں سے انہوں نے رقیقہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے مدد طلب کرنے آئے اور میرے پاس داخل ہوئے میں نے آپ کو ستو پلائے آپ نے پیے اور فرمایا کہ ان کے بتوں کی پرستش نہ کرو اور نہ ان کے لیے نماز پڑھو میں نے کہا اس وقت یہ لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس آئیں تم کہو میرا رب اس بت کا رب ہے اور نماز پڑھتے وقت اس کی طرف پیٹھ کر لیا کرو بنت رقیہ کہتی کہتے ہیں مجھ سے میرے بھائی وہب اور سفیان قیس کے بیٹوں نے بیان کیا انہوں نے کہا جب قبیلہ ثقیف مسلمان ہو گیا آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ کا کیا حال ہے ہم نے جواب دیا کہ اسی حال پر جس پر آپ نے چھوڑا تھا مر گئیں۔ آپ نے فرمایا تمہاری والدہ اس وقت مسلمان مریں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۲۲۔ حضرت سفیانؓ بن قیس کندی

حضرت سفیانؓ بن قیس۔ کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو قبیلہ کندہ کا موذن مقرر کیا تھا۔ یہ مرتے وقت تک برابر موذن رہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں انہی سفیان کو بعض لوگوں نے سیف بھی بیان کیا ہے جو اشعث کے بھائی ہیں۔ اور ہم ان کو سیف کے بیان میں ذکر کر چکے ہیں۔

۲۱۲۳۔ حضرت سفیانؓ بن مجیب

حضرت سفیانؓ بن مجیب۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں ان سے حجاج بن عبید ثمالی نے جہنم کی صفت میں روایت کی ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے ابوعمر نے اس حدیث کو نفیر بن مجیب (نون کے ساتھ ہے) کے بیان میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری اور ابن ابی حاتم اور دارقطنی اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے اس کا ذکر اس جگہ انشاء اللہ آئے گا۔ مگر ابن قانع اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کو سفیان میں ذکر کیا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نفیر بن مجیب یا سفیان بن مجیب نے روایت کی کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ واللہ اعلم

۲۱۲۴۔ حضرت سفیانؓ بن معمر

حضرت سفیانؓ بن معمر بن حبیب۔ بن وہب۔ بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ جمیل بن معمر کے بھائی ہیں ان کی کنیت ابوجابر ہے یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے تھے اوران کے بیٹے حارث بن سفیان ان کو سرزمین حبشہ سے لائے تھے ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سفیان بن معمر جمحی نے مع دو بیٹوں یعنی جابر اور جنادہ اوران کی بیوی حسنہ یعنی جابر و جنادہ کی والدہ اور جابر و جنادہ کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ کے ہجرت کی اور ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ یہ انصار کے قبیلہ بنوزریق ابن عامر سے جو جشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں تھے مکہ میں آئے اور یہیں اقامت گزین رہے اور معمر بن حبیب جمحی کو لازم پکڑ لیا اورانہوں نے ان کو اپنا متبنیٰ کیا اور حسنہ کے ساتھ شادی کر دی اور انہی حسنہ کے بیٹے شرحبیل ایک دوسرے مرد سے پیدا ہوئے اور معمر سفیان اوران کے بیٹوں کے نسب پر غالب ہو گئے اور یہ لوگ انہی کی طرف منسوب ہونے لگے۔ انہی ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سفیان اوران کے بیٹے جابر و جنادہ عمر بن خطابؓ کی خلافت میں انتقال کر گئے۔ زبیر ابن بکار نے بیان کیا کہ وہ سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہیں۔ ان کی والدہ لونڈی تھیں یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں اوران کی زوجیت میں حسنہ تھیں جن کی طرف شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع منسوب ہیں اورانہوں نے ان کو اپنا متبنیٰ کر لیا تھا اور یہ شرحبیل حسنہ کے لڑکے نہ تھے۔ یہ حسنہ معمر بن حبیب کی لونڈی تھیں انہی زبیر نے بیان کیا کہ سفیان اوران کے بھائی جمیل بن معمر کی نسل منقطع ہو گئی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے بیان کیا کہ بنوجمح میں سے سفیان بن معمر بن حبیب تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۲۵۔ حضرت سفیانؓ بن نسر

حضرت سفیانؓ بن نسر بن زید بن حارث۔ انصاری خزرجی قبیلہ بنوجشم بن حارث بن خزرج سے ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ وہ سفیان بن نسر بن عمرو انصاری ہیں اوراس کے مثل ابن کلبی اور ابوموسیٰ اور عبدالملک بن ہشام اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ قداح نے بیان کیا ہے محمد بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے بجائے نسر کے بشر بیان کیا اس نے خطا کی کیونکہ وہ نسر نون اور سین مہملہ سے ہے۔ بکائی نے محمد بن اسحٰق سے بشر نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے بشیر نقل کیا ہے لیکن اول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ ابنؒ ماکولا نے بیان کیا ہے کہ صحیح نسر ہے اور انہی ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ انصاری نہیں ہیں بلکہ وہ انصار کے حلیف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۶۔ حضرت سفیان ابونضرؓ

حضرت سفیان ابونضرؓ۔ ان کی کنیت ابونضر ہے۔ ہذلی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نضر نے روایت کی انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قافلہ میں شام کی طرف گئے جس وقت ہم زرقان اور معانہ کے درمیان میں تھے اخیر شب کو سونے کے واسطے ٹھہر گئے کہ ایک سوار

آسمان اور زمین کے بیچ میں کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! بیدار ہو یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔ احمد ظاہر ہو گئے اور شیاطین مردود ہوئے۔ ہم گھبرا گئے اور اپنے اہل کی طرف واپس آئے کہ وہ مکہ میں قریش کے اختلاف کا ذکر کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ان میں عبدالمطلب کی اولاد سے نبی نکلا ہے ان کا نام احمد ہے (ﷺ) ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ نضر بن سفیان دؤلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ ان سے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۲۷۔ حضرت سفیانؓ بن ہانی

حضرت سفیانؓ بن ہانی بن جبر بن عمرو بن سعد فوی بن ذاخر بن شرحبیل بن عمرو بن شرحبیل بن عمرو بن یعفر بن عریب بن شراحیل اور بعض لوگ شرحبیل ثویب کہتے ہیں ان کی کنیت ابو سالم ہے یہ جیشانی تھے ان کا شمار مصریوں میں ہے علی بن ابی طالبؓ کے پاس وفد میں آئے تھے انہوں نے علی اور عقبہ ابن عامر اور زید بن خالد سے روایت کی یہ علوی المذہب تھے۔ (یعنی حضرت علی کے اجتہاد کی تقلید کرتے تھے جیسے حنفی اس کو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کی تقلید کرے۔) ان سے حارث بن یزید اور وہب بن عبداللہ وغیرہما نے روایت کی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ الفوی: فا کی فتحہ اور ''و'' کی شد کے ساتھ۔

۲۱۲۸۔ حضرت سفیانؓ بن ہمام

حضرت سفیانؓ بن ہمام۔ محاربی قبیلہ محارب بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محارب عبدالقیس سے ہیں۔ یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سفیان بن ہمام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کرو کہ وہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حرام ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان کو محارب بن خصفہ سے قرار دیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور ابو عمر نے ان کو قبیلہ عبدالقیس سے قرار دیا ہے اور یہی میرے نزدیک اظہر ہے کیونکہ نبیؐ نے عبد القیس کو مکرر نبیذ سبو سے منع کیا ہے اور عبدالقیس میں محارب تھے جن کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ابان المحاربی کے ذکر میں کر چکے ہیں۔ اور اس پر گفتگو بھی ہو چکی ہے۔

۲۱۲۹۔ حضرت سفیانؓ بن وہب

حضرت سفیانؓ بن وہب خولانی ان کی کنیت ابو ایمن تھی نبی ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے اور حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے اور مصر اور افریقہ کی فتح میں شریک ہوئے اور مغرب میں سکونت اختیار کی ان سے ابو الخیر مرثد بن عبداللہ اور ابو عشانہ اور مسلم بن یسار نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن وہب نے عبدالرحمٰن ابن شریح سے انہوں نے سعید بن ابی شمر سبائی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سفیان بن وہب خولانی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک صدی کے بعد کوئی شخص (میرے صحابہ میں سے) باقی نہ رہے گا اور ان سے غیاث ابن ابی شبیب نے جو بیت جبرین والوں میں سے تھے روایت کی انہوں نے کہا کہ سفیان بن وہب صحابی ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم قیروان میں تھے اور ہم لوگ لڑکے تھے

تو وہ ہم کو سلام کرتے تھے اور وہ عمامہ باندھتے تھے جس کا شملہ پیچھے لٹکاتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوعشانہ نے بیان کیا کہ سفیان بن وہب خولانی نے ان کو خبر دی کہ وہ حجۃ الوداع کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے زیر سایہ تھے یا کسی اور آدمی نے اس کو ان سے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک شب خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور ایک دن خدا کے راستے میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور مسلمان پر مسلمان کی آبرو اور مال اور جان حرام ہے جیسا آج کا دن (یعنی حج کا) حرام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۰۔ حضرت سفیانؓ بن یزید

حضرت سفیانؓ بن یزید از دی قبیلہ از دشنوءہ سے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن سیرین نے عتیرہ کے بارے میں روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں یہ سفیان بن یزید وہی سفیان بن زید ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ابن مندہ نے ان کو دو تذکروں میں بیان کیا ہے حالانکہ وہ ایک ہی تذکرہ ہے اور ابونعیم نے ان کا ایک ہی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ سفیان بن زید اور بعض لوگ یزید (یعنی سفیان ابن یزید) کہتے ہیں ابوعمر نے ان کا صرف یہی ایک تذکرہ لکھا ہے اور یہ سب ایک ہی ہیں۔

۲۱۳۱۔ حضرت سفینہؓ

حضرت سفینہؓ۔ رسول اللہؐ کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ کے غلام تھے اور انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ مہران اور بعض رومان اور بعض عبس کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور ایک قول کے مطابق ابوالبختری تھی۔ اور پہلی زیادہ مشہور ہے ان سے حشرج بن نباتہ اور سعید بن جمہان نے روایت کی ہے۔ محمد بن منکدر نے ان سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ میں کشتی پر سوار ہوا وہ ٹوٹ گئی میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو لیا اس نے مجھ کو ایک کنارے پر ڈال دیا ایک شیر مجھ سے ملا میں نے کہا اے ابوالحارث (ابوالحارث شیر کی کنیت ہے) میں رسول اللہ ﷺ کا غلام (سفینہ) ہوں وہ کہتے ہیں شیر نے اپنا سر جھکایا اور مجھ کو اپنے پہلو یا مونڈھے سے دھکیلنے لگا یہاں تک کہ مجھ کو راستے پر کھڑا کر دیا جب مجھ کو راستے پر کھڑا کر چکا تو کچھ گنگنانے لگا میں نے خیال کیا کہ وہ مجھ کو رخصت کرتا ہے۔ رسول اللہؐ نے ان کا نام سفینہ رکھا تھا اس وجہ سے کہ یہ کہتے تھے ایک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔ جب قوم میں کوئی تھک جاتا تھا تو اپنی تلوار اور ڈھال اور تیر مجھ پر لاد دیتا یہاں تک کہ میں نے بہت کچھ اٹھا لیا۔ نبیؐ نے فرمایا کہ تم سفینہ (یعنی کشتی) ہو اور یہی نام ان کا باقی رہا۔ یہ بطن نخلہ میں رہتے تھے۔ یہ عربی النسل ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ پارسی تھے اور ان کا نام سقیہ بن مارفنہ تھا اور جب ان سے کوئی پوچھتا تمہارا کیا نام ہے یہ جواب دیتے میں تم کو اپنا نام نہ بتاؤں گا رسول اللہؐ نے میرا نام سفینہ رکھا ہے اور میں اس کے سوا اور نام نہیں چاہتا۔ یہ کہتے تھے مجھ کو ام سلمہ نے آزاد کیا اور نبی ﷺ کی خدمت کو کرنا مجھ پر لازم کر دی۔ ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ لوگ اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک بیان کرتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان

کیا وہ کہتے تھے ہمیں سریج بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سفینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس برس ہے پھر اس کے بعد بادشاہت ہے (راوی کہتا ہے) کہ پھر مجھ سے سفینہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت کو لو پھر کہا علی کی خلافت کو لو تو ہم نے ان سب کو تیس برس پائے سعید کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ بنو امیہ کا گمان ہے کہ خلافت ان میں ہے سفینہ نے جواب دیا بنو الزرقاء جھوٹے ہیں بلکہ وہ بُرے بادشاہوں میں سے بادشاہ ہیں۔

باب السین والکاف

۲۱۳۲۔ حضرت سکبہ بن حارث ؓ

حضرت سکبہ بن حارث ؓ۔ اسلمی صحابی ہیں عبداللہ بن شقیق نے رجاء اسلمی سے روایت کی انہوں نے کہا مجن (محجن) نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلے) یہاں تک کہ بصرہ کی مسجد تک پہنچے اور بریدہ اسلمی کو مسجد کے دروازے پر بیٹھے پایا اور ایک آدمی سکبہ نامی مسجد کے اندر طویل نماز پڑھ رہا تھا بریدہ میں مذاق کی عادت تھی انہوں نے کہا اے مجن تم کیوں نہیں سکبہ کی طرح نماز پڑھتے ہو مجن نے ان کو جواب نہ دیا اس کی روایت ابوداؤد طیالسی نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے رجاء سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۳۔ حضرت سکران ؓ بن عمرو

حضرت سکران ؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ یہ حبشہ کے مہاجروں میں سے ہیں۔ انہوں نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ ان کے ہمراہ تھیں انہوں نے وہیں وفات پائی اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور زبیر نے بیان کیا ہے۔ اور ابن اسحٰق اور واقدی نے بیان کیا کہ سکران مکہ کی طرف لوٹ آئے تھے اور یہیں ہجرت مدینہ سے پہلے انتقال کر گئے اور رسول اللہ ؐ نے ان کے بعد ان کی بیوی سودہ بنت زمعہ سے شادی کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۴۔ حضرت سکن ؓ ضمری

حضرت سکن ؓ ضمری۔ بعض لوگ ان کا نام سکین بیان کرتے ہیں عطاء بن یسار نے روایت کی کہ نبی ؐ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۵۔ حضرت سکینہ ؓ

حضرت سکینہ ؓ۔ حسن بن عبید اللہ بن عبداللہ نے زیاد یا ابن زیاد بن سکینہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سکینہ سے روایت کی کہ نبی ؐ نے فرمایا اگر دین ثریا (ثریا نام چند ستاروں کا ہے مطلب ہے کہ اگر علم دین کا حاصل کرنا ایسا دشوار ہو جائے۔ اہل فارس اس کو حاصل کر لیں گے علما نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں امام ابو حنیفہ اور امام بخاری کی بشارت ہے۔) میں لٹکا

ہوتا تو اس کو فارس کے لوگ حاصل کر لیتے۔ سکینہ کہتے ہیں مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے وصیت کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح ابن عبید بن اسود بن سوید بن زیاد بن سفینہ (رسول اللہ کے غلام) نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفینہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے اور یہی درست ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب السین واللام

۲۱۳۶۔ حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام

حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھانجے تھے ان کے اور ان کے ہمراہیوں کے بارے میں آیہ یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ۔ (آل عمران:۱۳۶) نازل ہوئی تھی۔ ان کا ذکر عبداللہ ابن سلام کے بھتیجے سلمہ کے ساتھ ہوا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۷۔ حضرت سلامؓ بن عمرو

حضرت سلامؓ بن عمرو۔ صحابی ہیں۔ ابوغوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو صحابی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ کتے نجس ہیں۔

لیکن صحیح وہ ہے جس کو شعبہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ مسلمان تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ احسان کرو اور جو چیز تم پر غالب آ جائے اس پر ان سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آ جائے تم ان کی مدد کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۸۔ حضرت سلامہ ابوعمروؓ

حضرت سلامہ ابوعمروؓ۔ آپ کی کنیت ابوعمرو ہے ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے عمرو سے مروی ہے۔ ان کا صحابی ہونا درست نہیں۔ ثور بن یزید نے عمرو بن سلامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کے صحن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے پھر اس کو ایک خالص سونے کی اینٹ سے اور ایک مشک کی اینٹ سے بنایا اور اس میں عمدہ میوے اور خوشبودار پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنے عرش پر محیط ہو گیا اور جنت کی طرف دیکھ کر کہا میری عزت کی قسم تجھ میں کوئی دائم الخمر اور زنا پر اصرار کرنے والا نہ داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۳۹۔ حضرت سلامہؓ بن عمیر

حضرت سلامہؓ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن حارث ابن عبس بن ہوازن بن اسلم۔ ان کی کنیت ابوحدرد ہے اسلمی ہیں۔ اس کو واقدی کے کاتب محمد بن سعد نے بیان کیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ابوحدرد کا نام عبد ہے

اور ان کا ذکر عبد کے نام میں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا انہوں نے ۷۱ھ میں انتقال کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۰۔ حضرت سلامہؓ بن قیصر

حضرت سلامہؓ بن قیصر حضرمی۔ بعض لوگوں نے (ان کا نام) سلمہ بیان کیا ہے ان کا شمار مصریوں میں ہے۔ بیت المقدس کے والی تھے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی اور ابوالشعثا عمرو بن ربیعہ حضرمی نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے' انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے' انہوں نے عمرو بن ربیعہ سے' انہوں نے سلامہ بن قیصر سے' روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن اللہ کی رضا مندی طلب کرنے کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو جہنم سے دور کرتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر مر جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ نہ ان کا رسول اللہؐ سے حدیث کا سننا پایا جاتا ہے اور نہ ملنا ثابت ہے سوائے اس سند کے اور ابوزرعہ ان کی صحابیت کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی روایت ابوہریرہ سے ہے۔

۲۱۴۱۔ حضرت سلامہ ہلبؓ

حضرت سلامہ ہلبؓ۔ اور یہی ہلب ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قبیصہ نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف واقع ہوا ہے لیکن یہ ہلب کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور باب الہاء میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۲۔ حضرت سلکان بن سلامہؓ

حضرت سلکان بن سلامہؓ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل۔ سلکان ان کا لقب ہے۔ اور بعض کے نزدیک ان کا نام سعد ہے اور ان کی کنیت ابونائلہ ہے اور ہم ان کا ذکر سعد اور اسعد کے بیان میں کر چکے ہیں۔ کنیتوں کے باب میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور یہ ان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۳۔ حضرت سلکانؓ بن مالک

حضرت سلکانؓ بن مالک۔ واقدی نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا ہے۔

۲۱۴۴۔ حضرت سلمؓ بن نذیر

حضرت سلمؓ بن نذیر۔ بصری۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ ان کی روایت کردہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے=

۲۱۴۵۔ حضرت سلمانؓ بن ثمامہ

حضرت سلمانؓ بن ثمامہ بن شراحیل بن اصہب۔ جعفی۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش ہوئے۔ یہ نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے۔ اور ان کی ایک مسجد رقہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۴۶۔ حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی

حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سلمان بن خالد سے روایت کی۔ طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یہ سلمان قبیلہ خزاعہ سے ہیں۔ انہوں نے (ایک دن) کہا اس وقت میرا جی چاہتا ہے کہ نماز پڑھ لیتے اور آرام کرتے۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو برا سمجھا کہ بھلا نماز سے زیادہ آرام کس چیز میں ہوگا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے بلال! نماز قائم کرو اور مجھ کو آرام دو۔ اسی طرح اس کو طبرانی نے معجم میں لکھا ہے اور علی بن مسہر وغیرہ نے اس کی روایت مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی سے جس کا نام نہیں بیان کیا ہے۔ اور سفیان بن عیینہ نے اس کو مسعر سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے اور ابوحمزہ ثمالی نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد حنیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے سسر اسلمی صحابی سے اس کو نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۴۷۔ حضرت سلمانؓ بن ربیعہ

حضرت سلمانؓ بن ربیعہ باہلی۔ انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے کو پایا تھا لیکن یہ صحابی نہیں ہیں یہ پہلے شخص ہیں جو کوفہ میں قاضی مقرر ہوئے پھر مدائن کے قاضی ہوئے اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے یہ سلمان ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن نصلہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں ابوعمر نے بیان کیا کہ ان کو عقیلی اور ابوحاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہے ابوعمر نے کہا یہ میرے نزدیک ویسا ہی ہے جیسا کہ دونوں نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوامامہ باہلی کے ساتھ فتوحات شام میں شریک ہوئے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا ابووائل نے بیان کیا میں سلمان بن ربیعہ کے پاس چالیس دن تک آتا رہا لیکن میں نے ان کے پاس کسی مستغیث کو نہیں پایا اور یہ عمر بن خطابؓ کی طرف سے گھوڑوں کے کام پر مقرر تھے۔ اسی وجہ سے ان کو سلمان الخیل کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کے ہر ایک شہر میں بہت سے گھوڑے جہاد کے واسطے تیار کئے تھے انہی میں سے کوفہ میں چار ہزار گھوڑے تھے دشمن جب سرحد پر آتا مسلمان ان گھوڑوں پر سوار ہو کر ان سے لڑنے کے لئے پہنچ جاتے اور سلمان کوفہ میں ان گھوڑوں کے والی تھے۔ سلمان بن ربیعہ نے آذربائیجان میں جہاد کیا تھا پھر اران اور خضر کے کناروں پر مقام بلنجر میں جہاد کیا اور وہیں ۲۸ھ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے ۲۷ھ اور بعض نے ۳۰ھ اور بعض نے ۳۱ھ نقل کیا ہے ان سے عدی

بن عدی اور ضبی بن معبد اور ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۸۔ حضرت سلمانؓ بن صخر

حضرت سلمانؓ بن صخر بیاضی ہیں انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور بعض لوگ ان کو سلمہ بیان کرتے ہیں اور یہی زیادہ مشہور ہے انشاء اللہ سلمہ کے بیان میں ان کا ذکر پورے طور پر آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۹۔ حضرت سلمانؓ بن عامر

حضرت سلمانؓ بن عامر بن اوس بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ضبی ہیں۔ بصرہ میں فروکش ہوئے اور یہیں انتقال کیا۔ مسلم ابن حجاج نے بیان کیا کہ صحابہ میں ان کے سوا اور کوئی ضبی نہ تھا۔ سیرین کے دولڑکے محمد وحفصہ اور ام الرائح رباب بنت صلیع بن عامر سلمان کی بھتیجی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل ابن علی بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ نے عاصم احول سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ رباب سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے اور اگر نہ پائے تو پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے اس کو روح نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء اور عاصم احول سے انہوں نے حفصہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے نبیؐ سے اس کو نقل کیا ہے اور رباب کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۰۔ حضرت سلمان فارسیؓ

حضرت سلمانؓ۔ فارسی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور سلمان خیر کے لقب سے مشہور ہیں رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے لوگوں نے ان سے ان کا نسب دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں سلمان ابن اسلام ہوں۔ ان کی اصل فارس رام ہرمز سے ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جی سے ہیں جو اصفہان کا ایک شہر ہے۔ ان کا نام اسلام سے پہلے مابہ بن ابوذخشان بن مورسلان بن بہبوذان بن فیروز بن سہرک تھا شاہ آب کی اولاد سے ہیں یہ فارس میں مجوسی آگ کے پوجنے والے تھے اور ان کے مسلمان ہونے کا سبب وہ تھا جس کی خبر ہمیں ابوالمکارم منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن محمد بن صفوان معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن جابر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن بہلول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحٰق نے بیان کیا نیز ابوزکریا نے کہا اور ہمیں عمران بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن عبداللہ بکائی نے خبر دی وہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی نیز

ابوزکریا نے کہااور ہم سے عبداللہ بن غنام بن حفص ابن غیاث نے بیان کیا اور ہمیں نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود ابن لبید سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے سلمان نے بیان کیا کہ میں اہل فارس علاقہ اصبہان کے شہر جی کے ایک دہقان کا لڑکا تھا اور ابن ادریس کی روایت میں ہے اور میرا باپ زمیندار تھا اور میں ان کو تمام خلق میں سب سے زیادہ محبوب تھا اور بکائی کی حدیث میں ہے کہ تمام بندوں سے زیادہ محبوب تھا انہوں نے مجھ کو گھر میں مثل لڑکیوں کے بٹھایا اور فارسی زبان حاصل کرنے میں کوشش کرتا تھا اور علی بن جابر کی حدیث میں ہے کہ میں مجوسیہ میں کوشش کرتا تھا اور میں اس آگ میں تھا جو روشن کی جاتی ہے اور نہیں گل ہوتی تھی اور میرے والد صاحب جائداد اور مکان والے تھے جس کا انتظام کیا کرتے تھے۔

ابن ادریس نے اپنی حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اپنے گھر میں (یعنی اپنے یہاں مکان بنواتے تھے) انہوں نے مجھ سے ایک دن کہا اے میرے لڑکے تم دیکھتے ہو میں یہاں مشغول ہوں تم باہر کھیتوں پر چلے جاؤ لیکن رک نہ جانا کہ میں جائیداد کا خیال چھوڑ کر تمہاری فکر میں پڑ جاؤں میں جائیداد دیکھنے کے واسطے نکلا اور نصرانیوں کے گرجا کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ نماز پڑھتے تھے میں ان کی طرف جھکا اور مجھ کو ان کا یہ کام اچھا معلوم ہوا اور میں نے کہا کہ بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر ہے اور میں ان کے پاس کھڑا ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا نہ میں کھیت پر گیا اور نہ میں گھر باپ کی طرف لوٹ کر گیا والد نے میرے لوٹنے میں دیر ہونے سے قاصدوں کو میرے بلانے کو بھیجا اور میں نے نصاریٰ سے جب مجھ کو ان کا فعل پسند آیا پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان

لوگوں نے جواب دیا کہ شام میں۔ میں اپنے والد کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے پوچھا اے صاحبزادے میں نے تمہارے بلانے کو قاصد روانہ کئے تھے میں نے جواب دیا میں ایسی قوم کے پاس ہو کر گزرا جو گرجا میں نماز پڑھ رہے تھے مجھ کو ان کا دین پسند آیا اور میں نے جان لیا کہ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میرے والد نے کہا تمہارا اور تمہارے اجداد کا دین ان کے دین سے بہتر ہے میں نے کہا بخدا ہرگز نہیں ان کو میرا اندیشہ ہوا اور انہوں نے مجھ کو مقید کر دیا میں نے نصاریٰ کی طرف کہلا بھیجا اور ان سے میں نے ان کے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور ان سے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانے کا ارادہ رکھتا ہو مجھ کو آگاہ کرو انہوں نے ایسا ہی کیا میں نے بیڑیوں کو اپنے پیر سے اتارا اور ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ شام میں پہنچا اور ان سے ان کے عالم کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے اسقف کو بتایا میں اس کے پاس آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں تمہاری خدمت کیا کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا اس نے کہا رہو میں اس کے ساتھ رہا وہ اپنے دین میں بُرا تھا اور لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا تھا اور لوگ جب اس کو کچھ دیتے اس کو اپنے واسطے روک رکھتا یہاں تک کہ اس نے سات مٹکے سونے اور چاندی سے بھر کر جمع کئے اور مر گیا میں نے لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کر دیا وہ لوگ مجھ کو پھیر کر لے آئے میں نے ان کو اس کا مال بتا دیا ان لوگوں نے اس کو لٹکا دیا اور دفن نہیں کیا اور اس کو سنگسار کیا اور اس کی جگہ پر ایک بڑا دین دار زاہد آخرت میں رغبت کرنے والے نیک مرد کو بٹھایا خدا نے اس کی محبت میرے دل میں ڈال دی یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے اسے کہا مجھے وصیت کر اس نے موصل میں ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم اور وہ ایک ہی دین پر ہیں یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور میں

موصل میں چلا آیا اور میں اس شخص سے جس کا ذکر اس نے کیا تھا ملا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور یہ کہ فلاں شخص نے مجھ کو تمہارے پاس آنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا ٹھہرو میں نے اس کو اسی شخص کے طریقہ پر پایا یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے اس سے کہا مجھ کو وصیت کر اس نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا جو ہمارے طریقہ پر ہو سوائے ایک شخص کے جو عموریہ میں رہتا ہے میں اس کے پاس عموریہ میں آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اس نے مجھ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ جمع ہو گیا اور میں نے کچھ بکریاں اور گائیں لے لیں جب اس کے مرنے کا وقت آ گیا میں نے کہا مجھ کو کس کے پاس جانے کی وصیت کرتا ہے اس نے جواب دیا میں اس وقت کسی کو نہیں جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اس نبی کا زمانہ تم سے قریب ہے جو دین حنیفیہ ابراہیمؑ پر مبعوث ہو گا اس کی ہجرت کی جگہ کھجوروں والی زمین ہے اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور علامتیں ہیں اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے اور صدقہ نہیں کھاتا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس کے پاس پہنچ جاؤ وہ یہ کہہ کر مر گیا اور عرب کے قبیلہ کلب کا قافلہ میرے پاس ہو کر گزرا میں نے ان سے کہا میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور تم کو اپنی یہ بکریاں اور گائیں دے دوں گا تم مجھ کو اپنے شہر کی طرف لے چلو۔

وہ مجھ کو وادی القریٰ کی طرف لے گئے اور مجھ کو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا میں نے کھجور کے درختوں کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جس کی صفت مجھ سے بیان کی گئی تھی اور میں اپنے آقا کے پاس رہا اور اس کے پاس بنو قریظہ کا ایک شخص آیا اس نے مجھے اس سے خرید لیا اور مجھے مدینہ لے آیا میں نے مدینہ کو اس کے حال کی وجہ سے پہچان لیا میں وہاں ٹھہرا اور اس کے پاس اس کی کھجوروں کا کام کرتا رہا۔ خدا نے اپنے نبی کو مبعوث بھی کر دیا لیکن میں اس سے غافل رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ میں تشریف لائے اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں اترے۔ میں کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اس نے کہا اے فلاں خدا بنو قیلہ کو ہلاک کرے میں ابھی ان کے پاس ہو کر گزرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے اکٹھے ہوئے ہیں بخدا میں اس کو سن کر خوش ہو گیا اور مارے خوشی کے درخت پر کانپنے لگا یہاں تک کہ میں گرنے کے قریب ہو گیا اور جلدی سے اتر آیا اور پوچھا یہ کیا خبر ہے میرے مالک نے مجھ کو ایک گھونسا مارا اور کہا تم کو ان سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کرنے لگا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور ان کو لے کر آپ کے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ قبا میں تھے میں نے کہا میرے پاس کچھ جمع ہو گیا میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر دوں اور مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب محتاج ہیں میں آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق جانتا ہوں اور اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے میں نے اپنے دل میں کہا یہ ایک نشانی ہوئی اور لوٹ آیا اور میں مدینے میں واپس آ گیا میں نے کچھ اور جمع کیا اور اس کو آپ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے آپ کی بزرگی کو دوست رکھا اور آپ کے واسطے ہدیہ لایا ہوں اور یہ صدقہ نہیں ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ نے اور آپ کے اصحاب نے کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں اور واپس آیا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ ایک جنازے کے پیچھے بقیع غرقد میں تشریف لئے جاتے تھے آپ کے گرد و پیش آپ کے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کر آپ کی پشت میں مہر نبوت دیکھنے لگا آپ نے میرا ارادہ معلوم کر کے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت دیکھ لی اور اس کو بوسہ دے کر رونے لگا آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھایا میں نے آپ سے اپنا کل

حال بیان کیا جس طرح اے ابن عباس میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ نے اس کو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنائیں۔ اور بدر اور احد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے سے غلامی کی وجہ سے مجبور ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ میں ہمیشہ اپنے مالک سے کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے تین سو درخت لگانے اور چالیس اوقیہ سونے پر کتابت کر لی۔

نبیؐ نے فرمایا اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے مدد کرو ان لوگوں نے پانچ پانچ دس دس سے مدد کی یہاں تک کہ تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ان کے واسطے کھالے کھودو اور ان کو بٹھاؤ نہیں یہاں تک کہ میں اپنے ہاتھ سے ان کو بٹھالوں میں نے کھالوں کو کھودا اور صحابہ نے میری اعانت کی یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا اور آپ کے پاس آیا میں آپ کو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اس کو بٹھاتے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے۔ آپ لگا کر واپس گئے اور خدا کی قسم ان درختوں میں سے ایک بھی نہیں ضائع ہوا اور سونا باقی رہ گیا تھا کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو اس کو کسی کان میں ملا تھا آپ نے فرمایا مسکین سلمان فارسی مکاتب کو بلاؤ اور کہا اس کو ادا کر دے میں نے کہا یا رسول اللہؐ جو کچھ مجھ پر ادا کرنا ہے اس کو یہ کہاں پورا کر سکتا ہے۔ اور ابوالطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اس کو پہاڑ احد سے وزن کرتا تو وہ اس سے بھاری ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض حواریین سے ملاقات کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے لیکن یہ کچھ نہیں ہے اور سب سے پہلے یہ آپ کے ہمراہ خندق میں شریک ہوئے اور خندق کے بعد کسی مشہد میں پیچھے نہ رہے۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور ابوالدرداء کے درمیان میں بھائی چارا کیا تھا ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد ابن مسعدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابوذئب نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے عبداللہ بن ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے پاک ہو پھر اپنے تیل کو لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو ملے اور کسی دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالے اور جب امام نکلے خاموش رہے اللہ اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو آدم بن ابی ایاس نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عجلان نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ودیعہ سے انہوں نے ابوذر سے اس کی روایت کی ہے۔

اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسماعیل بن علی بن عبداللہ اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابوربیعہ ایادی سے انہوں نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں یعنی علی اور عمار اور سلمان کی مشتاق ہے۔ سلمان بہترین صحابہ اور زہاد اور فضلا میں سے تھے اور رسول اللہؐ کے مقربین سے تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ سلمان رسول اللہؐ کے پاس رات کو بیٹھتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ مجھ

سے رسول اللہؐ کے بارے میں سبقت لے جائیں۔ حضرت علیؓ سے سلمانؓ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے جواب دیا کہ ان کو اولین و آخرین کا علم تھا وہ ایسا دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا وہ ہم میں سے یعنی اہل بیت ہیں۔ رسول اللہؐ نے سلمان اور ابوالدرداء میں بھائی چارا کیا تھا۔

ابوالدرداء شام میں ٹھہرے اور سلمان عراق میں۔ ابوالدرداء نے سلمان کو خط لکھا کہ تم پر سلام ہو امابعد! خدا نے مجھ کو تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کئے اور میں پاک زمین پر فروکش ہوا۔ سلمان نے ان کو جواب لکھا تم پر سلام ہو۔ امابعد تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تم کو مال و فرزند عنایت کئے سو تم جانو کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہیں ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اور تمہارا علم تم کو نفع دے۔ اور تم نے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ میں وارد ہوئے ہو حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہیں کرتی تم عمل کرو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں سے شمار کرو۔ حذیفہ نے سلمان سے کہا ہم تم کو گھر نہ بنوا دیں۔ سلمان نے پوچھا کیوں کیا اس واسطے کہ مجھ کو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر بنا دو جیسا کہ تمہارا گھر مدائن میں ہے انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ پھوس سے اور اس کی چھت چٹائی کی کہ جب تم کھڑے ہو قریب ہو تمہارے سر پر گرنے کے اور جب تم سونے لگو تو تمہاری آنکھ پر گرنے کے قریب ہو سلمان نے جواب دیا گویا کہ تم میرے دل میں تھے (اور جو میری خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا) ان کا عطیہ پانچ ہزار تھا جب عطیہ ملتا اس کو تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے یہ ڈلیاں بناتے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احزاب میں خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا جب عرب کے گروہ لڑنے آئے تھے اور جب رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا مہاجرین و انصار میں سلمان کے بارے میں گفتگو ہوئی (سلمان قوی آدمی تھے) مہاجر کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں اور انصار کہتے تھے سلمان ہم میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا سلمان ہم میں سے ہیں یعنی اہل بیت ہیں۔

ان سے ابن عباس اور انس اور عقبہ بن عامر اور سعید اور کعب بن عجرہ اور ابوعثمان نہدی اور شرحبیل بن سمط وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابومنصور بن شیخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے قرثع ضبی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم جانتے ہو جمعہ کا دن کیا ہے میں نے کہا خدا اور رسول زیادہ جاننے والے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہی دن ہے جس میں خدائے عزوجل نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو جمع کیا جو بندہ جمعہ کے دن پاک صاف ہو پھر جمعہ میں آئے اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک بات نہ کرے اللہ اس کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ کر دے گا ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ۳۵ھ میں ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ۳۶ھ کے اوائل میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خلافت میں وفات ہوئی۔ لیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ عباس بن یزید نے بیان کیا کہ اہل علم بیان کرتے ہیں کہ سلمان ساڑھے تین سو برس زندہ رہے لیکن ڈھائی سو میں کسی کو شک نہیں ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ سلمان بڑی عمر والوں میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ بن مریم کو پایا تھا اور دونوں کتابیں پڑھیں تھیں اور ان کی تین لڑکیاں تھیں ایک لڑکی اصبہان میں اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصبہان انہیں کی اولاد

ہیں اور دو لڑکیاں مصر میں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۱۔ حضرت سلمہؓ بن ادرع

حضرت سلمہؓ بن ادرع۔ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں نبیؐ نے فرمایا تھا میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں (جب کہ آپ نے) اس جماعت سے جو تیر چلا رہے تھے فرمایا تھا کہ تم تیر چلاؤ میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں۔ ان کے والد کا نام ذکوان تھا ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن ادرع سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کی ایک رات پاسبانی کر رہا تھا کہ آپ اپنی کسی حاجت کے واسطے نکلے مجھ کو دیکھ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چلے اور ہمارا گزر ایک آدمی پر ہوا جو نماز میں قرآن بآواز بلند پڑھ رہا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ یہ ریاکار ہو وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ہم نماز پڑھتے ہیں اور قرآن بآواز بلند پڑھتے ہیں آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمایا تم اس کو مغالبہ سے نہیں پا سکتے سلمہ کہتے ہیں پھر ایک رات کو آپ کسی حاجت کے واسطے نکلے میں پہرا دے رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم ایک آدمی پر گزرے جو نماز میں قرآن بآواز بلند پڑھ رہا تھا میں نے کہا شاید یہ ریاکار ہو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں یقینی وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ سلمہ کہتے ہیں میں نے دیکھا تو وہ عبداللہ ذوالبجادین تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۵۲۔ حضرت سلمہؓ بن اسلم

حضرت سلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور معرکہ جسر ابی عبید ۱۴ھ میں ۳۸ سال کے ہو کر شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں شہادت کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو بدر کے دن قید کیا۔ یہ سب ابوحاتم رازی نے ذکر کیا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ بن سلامہ اشہلی بیان کیا ہے بدر میں شریک ہوئے تھے ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے بیان میں جو خاندان بنو عبدالاشہل اور قبیلہ اوس کے بدر میں شریک ہوئے سلمہ ابن اسلم بن حریش بن عدی بن مخدعہ بن حارثہ بن حارث کو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے اس کی پسندیدگی اپنے قول سے کہ وہ ان کے حلیف تھے کی لیکن ابن مندہ نے ان کا حلیف ہونا نہیں ذکر کیا حالانکہ نسب کا سیاق اوپر دال ہے کیونکہ ان کے نسب میں عبدالاشہل نہیں ہیں بلکہ وہ حارثہ بن حارث بن خزرج کے لڑکے ہیں اور عبدالاشہل جشم بن حارث بن خزرج کے بیٹے تھے اور جشم عبدالاشہل کے والد اور حارثہ بن حارث کے بھائی تھے واللہ اعلم اور ابن اسحٰق نے ان کو عبدالاشہل کی اولاد میں ذکر کیا ہے زیاد بن عبداللہ بکائی اور سلمہ بن فضل اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ وہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے اور بنو حارثہ بن حارث کے خاندان سے تھے لیکن یونس بن بکیر نے اپنی روایت میں حلیف ہونا نہیں ذکر کیا اور ابن مندہ نے یونس کی روایت نقل کی ہے اسی وجہ سے ان کا حلیف ہونا نہیں بیان کیا۔

۲۱۵۳۔ حضرت سلمہؓ بن اسود

حضرت سلمہؓ بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ۔ اکرمی کندی ہیں۔ ان کی مسجد کوفہ میں تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۵۴۔ حضرت سلمہؓ

حضرت سلمہؓ۔ اصید کے والد ہیں۔ ان کا ذکر ان کے بیٹے اصید کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۵۵۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن اکوع۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سلمہ بن عمرو بن اکوع' اکوع کا نام سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی ہے ان کی کنیت ابومسلم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوایاس اور بعض ابوعامر بیان کرتے ہیں اکثر لوگ' ابوایاس ان کے بیٹے ایاس کی وجہ سے کہتے ہیں سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے دومرتبہ بیعت کی تھی مدینہ میں رہتے تھے پھر وہاں سے ربذہ میں چلے آئے یہ شجاع تیرانداز' احسان کرنے والے بزرگ تھے ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے آدمیوں میں بہتر سلمہ بن اکوع ہیں۔ آپ نے اس کو غزوۂ ذی قرد میں فرمایا تھا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چھڑایا تھا ان سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے حدیبیہ کے دن موت پر بیعت کی اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی لیکن معنی ایک ہی ہیں کیونکہ نہ بھاگنے پر بیعت کرنا موت ہی پر بیعت کرنا ہے یا یہ کہ آپ نے ہر شخص سے بقدر اس کی شجاعت کے بیعت لی ہو۔ ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ جس شخص سے بھیڑیے نے گفتگو کی وہ یہی سلمہ بن اکوع ہیں لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے یہ رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزوؤں میں شریک ہوئے تھے اور ان کے بیٹے ایاس کہتے ہیں کہ میرے والد کبھی جھوٹ نہیں بولے اور جب عثمانؓ شہید ہو گئے یہ ربذہ چلے گئے اور وہیں شادی کی اور ان کی چند اولادیں ہوئیں اور یہ وہیں رہتے رہے اور مرنے سے چند شب پیشتر مدینہ واپس آ گئے ان سے ان کے بیٹے ایاس اور ان کے غلام یزید بن ابی عبید وغیر ہمانے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن سنیک قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عباس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص بن عمرو رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے یزید بن ابی عبید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی ایسی بات میری طرف منسوب کرے جس کو میں نے نہیں بیان کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بناتا ہے۔ سلمہ ۷۴ھ میں مدینہ میں بعمر ۸۰ سال وفات کر گئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں ۶۴ھ میں انتقال کیا یہ اپنی داڑھی اور سر میں زرد خضاب لگاتے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۶۔ حضرت سلمہؓ بن امیہ

حضرت سلمہؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن زید مناہ ابن تمیم تمیمی۔ یعلی بن امیہ (جو ابن امیہ کے نام سے مشہور تھے) کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ منیہ تھیں انہوں نے مع اپنے بھائی یعلیٰ کے ہجرت کی ان کا شمار مکیوں میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خالد بن کثیر ہمدانی سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے چچا سلمہ بن امیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں گئے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارے ساتھی تھے ان سے ایک آدمی نے مقابلہ کیا اور ان کے بازو پر کاٹا انہوں نے اپنے ہاتھ کو ان کے منہ سے کھینچ لیا ان کے آگے کے دو دانت گر گئے وہ رسول اللہؐ کے پاس دیت لینے کی غرض سے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بھائی کے پاس جاتے ہو اور اس کو مثل اونٹ کے کاٹتے ہو پھر میرے پاس دیت مانگنے آتے ہو اور آپ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس کی روایت عمرو بن دینار اور ابن جریج اور ہمام نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۵۷۔ حضرت سلمہ انصاریؓ

حضرت سلمہ انصاریؓ۔ انصاری یزید بن سلمہ کے والد اور عبدالحمید بن یزید بن سلمہ کے دادا ہیں۔ ان کی روایت کردہ مرفوع حدیث چھوٹے لڑکے کو اپنے والدین میں اختیار دیئے جانے کے بارے میں جب والدین میں جدائی واقع ہو اہل بصرہ کے نزدیک ہے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبدالحمید کے والد ہیں نہ دادا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ان کی روایت کردہ حدیث کو عثمان البتی نے عبدالحمید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۸۔ حضرت سلمہؓ بن بدیل

حضرت سلمہؓ بن بدیل بن ورقاء۔ خزاعی۔ ابن ابی حاتم ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ ہی سے پائی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۵۹۔ حضرت سلمہؓ بن ثابت

حضرت سلمہؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی۔ سلکان و سلامہ (جو سلامہ بن وقش کے لڑکے ہیں) کے چچا کے بیٹے ہیں بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ یہ بھی اور ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی ان کو ابن اسحٰق نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ ان دونوں کے والد ثابت اور چچا رفاعہ بن وقش اسی دن شہید ہوئے۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ سلامہ ابن ثابت احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کو ابو سفیان نے شہید کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۶۰۔ حضرت سلمہؓ بن جاریہ

حضرت سلمہؓ بن جاریہ۔ بعض لوگوں نے سہل بیان کیا ہے۔ دراوردی نے سعد ابن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے سلمہ بن جاریہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک گروہ آیا اور نبی ﷺ سے شکایت کی کہ ہم اس گھر میں رہے اور ہم بہت لوگ تھے فنا ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے حالانکہ وہ بُرا ہے اور اس کی روایت ابوضمرہ سعد بن سہل بن جاریہ سے کی ہے۔ اس کا ذکر سہل کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہل تابعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جاریہ: جیم کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۱۔ حضرت سلمہؓ بن حارثہ

حضرت سلمہؓ بن حارثہ۔ اسماء بن حارثہ کے بھائی تھے ہم ان کا مع ان کے بھائیوں کے ذکر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ حارثہ حا اور ثا کے ساتھ ہے۔

۲۱۶۲۔ حضرت سلمہؓ بن حاطب

حضرت سلمہؓ بن حاطب بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید انصاری ہیں بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۳۔ حضرت سلمہؓ بن حبیش

حضرت سلمہؓ بن حبیش۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر حضرمی میں کر چکے ہیں۔ ابن مدینی نے اپنی سند سے روایت کی انہوں نے کہا سلمہ بن حبیش جب ضرار بن ازدر کے ہمراہ آئے یہ اشعار پڑھے ؎

انی وناقتی لخوصاء مختلف منا ۔۔۔ الھوی اذ بلغنا منزل التین

حنّت لارجعھا خلفی فقلت لھا ۔۔۔ انک ان تبلغنی تنعشی دینی

تذکرت مرتعا منھا بناصفة ۔۔۔ الی أثال وقلبی مبتغی الدین

''میں اور میری گڑی ہوئی آنکھ والی اونٹنی مختلف خواہش والے ہیں جبکہ ہم زنجیر کی جگہ (شام) میں پہنچ جائیں وہ مشتاق ہے کہ میں اس کو پیچھے واپس کر دوں۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ تو اگر مجھ کو پہنچا دے گی میرے دین کو زندہ کر دے گی اس اونٹنی نے ایک چراگاہ کو وہاں کے آب رواں میں جو پہاڑ اثال تک ہے یاد کیا اور میرا دل دین کو چاہتا ہے۔''

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۶۴۔ حضرت سلمہ خزاعیؓ

حضرت سلمہ خزاعیؓ۔ خزاعی ہیں ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں ذکر کیا۔

۲۱۶۵۔ حضرت سلمہؓ بن خطل

حضرت سلمہؓ بن خطل کنانی۔ خاندان بنوعریج بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہیں۔ حجاز میں رہتے تھے حضرت معاویہ دمشق میں خطبہ پڑھ رہے تھے یہ حاضر ہوئے اور ان سے کہا اے معاویہ تم نے انصاف کیا حالانکہ تم منصف نہ تھے۔ انہوں نے کہا تم کو اس سے کیا گویا میں تمہارا خراب گھر مقام مہیعہ میں دیکھ رہا ہوں اس کے ایک خیمہ میں مینڈھے ہیں اور ایک خیمہ میں گلہ ہے اس کے صحن میں تھوڑی سی بکریاں ہیں سلمہ نے جواب دیا کہ تم نے یہ اس وقت میں دیکھا جب زمانہ ہمارے خلاف تھا ہماری موافقت نہ کرتا تھا بخدا آج اس کے اندر خوبی ہے بغیر کثافت کے تو کیا تم نے دیکھا کہ میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو یا حرام مال کمایا ہو۔ معاویہ نے کہا تم کہاں ہو تاکہ میں تم کو دیکھوں اور کون مسلمان ہے جس پر تم قابو پاؤ تاکہ اس کو مار ڈالو اور کونسا مال ہے جس پر تم کو قدرت ہو تاکہ تم اس کو حاصل کر و بیٹھو۔ تم کو بیٹھنے کی توفیق نہ ہو سلمہ نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن میں اس جگہ چلا جاؤں گا جہاں سے تمہاری آواز نہ سن سکوں اور چلے گئے معاویہ نے کہا ان کو واپس لاؤ لوگ ان کو واپس لے آئے معاویہ نے کہا میں اللہ سے تمہارے بارے میں بخشش چاہتا ہوں میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے دیکھا تم نے آنحضرت کو سلام کیا انہوں نے تم کو جواب سلام دیا اور تم نے آنحضرت کو ہدیہ دیا انہوں نے تمہارا ہدیہ قبول کر لیا اور تم مسلمان ہوئے اور تم اپنی قوم میں نیک تھے اور بیشک تم اپنی قوم میں شریف ہو اور تم میرے ماموں ہو اور تمہارے والد نے طرف البلقا کے دن میرے خوف کو دور کیا تھا۔ تم بیٹھو یہاں تک کہ میں فارغ ہو جاؤں جب وہ فارغ ہوئے ان سے ملے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ان کا تذکرہ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے۔

۲۱۶۶۔ حضرت سلمہؓ بن ربیعہ

حضرت سلمہؓ بن ربیعہ عنزی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔

۲۱۶۷۔ حضرت سلمہؓ بن زہیر

حضرت سلمہؓ بن زہیر۔ سمیر بن زہیر کے بھائی تھے۔ یہ ہجرت کے واسطے گھر سے نکلے تھے کہ بنوغفار کے چرواہوں نے ان کو قتل کر ڈالا ام البنین بنت شراحیل عبدیہ نے عائذ بن سعد خیبری سے روایت کی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے سمیر بن زہیر نے کہا رسول اللہ میرا بھائی سلمہ بن زہیر ہجرت کے واسطے نکلا تھا اس کو حرمت والے مہینے میں قتل کر ڈالا آپ نے پچاس اونٹ ان کو دیت میں دے دیئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے سوید بن زہیر کا بھائی ہونا بیان کیا ہے اور ان کا ذکر سوید میں نہیں کیا بلکہ سمیر میں گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ انہوں نے وہم کیا ہے واللہ اعلم۔

۲۱۶۸۔ حضرت سلمہؓ بن سحیم

حضرت سلمہؓ بن سحیم۔ محمد بن نضلہ بن سکن بن سلمہ بن سحیم اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سلمہ بن سحیم سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ہمارا ساتھی ایسی اونٹنی پر سوار تھا جو تندرست

نہ تھی اس پر سے گر کر مر گیا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اپنے آپ سے دھوکہ کھایا اس پر نماز پڑھو مگر آپ نے نہ پڑھی۔
ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۶۹۔حضرت سلمہؓ بن سعد

حضرت سلمہؓ بن سعد عنزی اور بعض لوگ سلمہ بن سعید بن صریم عنزی بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے۔ ان سے قیس بن سلمہ نے روایت کی کہ وہ اور ان کے گھر والوں کی ایک جماعت رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئی ان لوگوں نے آپ سے اجازت طلب کی اور اندر داخل ہوئے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ قبیلہ عنزہ کا وفد ہے آپ نے فرمایا بخ بخ عنزہ اچھا قبیلہ ہے۔ انکے ذریعہ منصورین دشمن سے خلاصی پاتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۰۔حضرت سلمہؓ بن سلام

حضرت سلمہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی انہوں نے کہا یہ آیت یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ۔ (النساء:۱۳۶) عبداللہ ابن سلام اور کعب کے دو بیٹے اسد اور اسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام عبداللہ بن سلام کے بھانجے اور سلمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے اور یاسین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یہی لوگ اہل کتاب کے مومن تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح یعنی سلمہ بن سلام عبداللہ بن سلام کے بھتیجے ہیں لکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کے باپ کا نام دونوں سے گر گیا ہے ورنہ وہ عبداللہ کے بھائی ہو جائیں گے اور صحیح یہی ہے کہ وہ بھائی ہیں نہ بھتیجے۔ واللہ اعلم

۲۱۷۱۔حضرت سلمہؓ بن سلامہ

حضرت سلمہؓ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ہیں۔ ان کی والدہ سلمی بنت سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ حارثیہ تھیں ان کی کنیت ابوعوف تھی عقبہ اولی اور ثانیہ میں بالاتفاق شریک ہوئے پھر بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کو اور ان کے بھائی سلکان بن سلامہ کو یمامہ کا عامل مقرر کیا تھا ان سے محمود بن لبید اور جبیرہ زید کے والد نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے محمود بن لبید بنو عبدالاشہل کے بھائی سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ ابن وقش سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ اصحاب بدر میں سے ہیں انہوں نے کہا ہمارے ہمسایہ میں خاندان بنو عبدالاشہل کا ایک یہودی رہا کرتا تھا وہ ہمارے پاس ایک دن اپنے گھر سے نکل کر آیا یہاں تک کہ بنو عبدالاشہل کی مجلس میں بیٹھ گیا سلمہ کہتے ہیں میں اس وقت سب سے کم سن تھا میرے اوپر ایک چادر پڑی تھی میرے گھر کے صحن میں میرا خواب گاہ تھا اور اس نے بعث اور قیامت اور حساب اور میزان اور جنت اور دوزخ کا ذکر کیا یہ اس نے ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا تھا جو

شرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا تیرا بُرا ہو اے شخص کیا تو خیال کرتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے یعنی لوگ مرنے کے بعد ایسے مکان کی طرف اٹھائے جائیں گے جس میں جنت اور دوزخ ہے جس میں اپنے اعمال کا بدلہ پائیں گے۔ اس نے جواب دیا ہاں قسم ہے خدا کی انہوں نے کہا اس کی کیا نشانی ہے اس نے جواب دیا کہ ایک نبی ان شہروں کی طرف سے مبعوث ہوں گے اور انہوں نے مکہ کی طرف اشارہ کیا اور حدیث کو آخر تک ذکر کیا اور لیث بن سعد نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے محمود بن جبیرہ سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ولیمہ میں داخل ہوئے اور سلمہ باوضو تھے اور انہوں نے کھانا کھایا پھر نکلے اور سلمہ نے وضو کیا ہم نے پوچھا کیا تم کو وضو نہ تھا انہوں نے جواب دیا ہاں لیکن امور حادث ہوا کرتے ہیں اور یہ محدثات میں سے ہے اور لیث نے ابن محمود جبیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سلمہ بن سلامہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے اور ان کی وفات ۳۴ھ میں بعمر ستر سال ہوئی اور ابو احمد عسکری نے بیان کیا کہ ان کا انتقال ۴۵ھ میں ہوا۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۲۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن عبداللہ بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (پرورده) تھے ان کی والدہ ام سلمہ تھیں ان کو لے کر ان کے والد ابو سلمہ اور ان کی والدہ ام سلمہ نے مدینہ میں ہجرت کی یہ کم سن تھے اور انہی کے نام سے دونوں کی کنیتیں ہیں۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والدہ ام سلمہ کا نکاح کیا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کیا آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ میں نے ان کی مکافات کردی اور یہ اپنے بھائی عمرو بن ابی سلمہ سے بڑے تھے اور عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہے۔ ان کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور نہ ان کے اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۳۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی۔ عمرو بن سلمہ کے والد تھے نبیؐ کی خدمت میں وفد میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ سلمہ بن نفیع جرمی ہیں۔ اور سلمہ بن نفیع کے ذکر میں اس سے زیادہ ان کا حال بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے سلمہ کے بیان میں لکھا ہے اور مشہور سلمہ ہے۔ لام کے فتحہ کے ساتھ اور معروف کسرہ کے ساتھ ہے۔

۲۱۷۴۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی

حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ قبیلہ کندہ سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن عمرو بن یحییٰ بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے قیس بن مالک کو ایک خط لکھا تھا جس کی ابتدا لفظ: امابعد--- سے تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۷۵۔ حضرت سلمہ ابوسنانؓ

حضرت سلمہ ابوسنانؓ۔ ان کی کنیت ابوسنان ہے ان سے ان کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ کھانے کو رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے جس جگہ چاند دیکھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ سلمہ بن محبق ہیں اس کی روایت ابوقلابہ نے عبدالصمدؒ بن عبدالوارث سے اور مسلم بن ابراہیم سے دونوں نے عبدالصمد بن حبیب سے انہوں نے سنان ابن سلمہ بن محبق سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے۔

۲۱۷۶۔ حضرت سلمہؓ بن صخر خزرجی

حضرت سلمہؓ بن صخر بن سلمان بن صمہ بن حارثہ بن حارث بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ یہ بنو بیاضہ کے حلیف ہیں۔ اسی وجہ سے انکو بیاضی کہتے ہیں اور یہ اور بیاضہ عبد حارثہ بن مالک بن عضب میں مل جاتے ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سلمان بیان کرتے ہیں اور یہ صحیح اور اکثر ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن مسیب اور ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن اسماعیل خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ سلمی بن صخر بیاضی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے اور جب نصف رمضان گزر گیا ایک رات ان سے ہم بستر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر اس کو بیان کیا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو انہوں نے کہا میں غلام کی وسعت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا پے در پے دو مہینے روزے رکھو انہوں نے جواب دیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انہوں نے جواب دیا۔ میرے پاس نہیں ہے رسول اللہؐ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا ان کو ایک عرق دے دو عرق ایک پیمانہ ہے جس میں ۱۵ اصاع (یا ۱۶ اصاع) بقدر ساٹھ مسکینوں کی خوراک کے آتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۷۔ حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ

حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ بن صخر بن حضیر بن حارث بن عبدالعزی بن واثلہ بن لحیان بن ہذیل۔ ہذلی ہیں۔ یہ سلمہ بن محبق ہیں۔ محبق ہی کا نام صخر ہے۔ اسی طرح ان کا نسب ابن کلبی اور امیر ابونسر نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے سلمہ بن ربیعہ بن محبق بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوسنان ان کے بیٹے سنان کے نام پر ہے نبی ﷺ کے ہمراہ حنین میں شریک ہوئے اور سعد بن ابی وقاص کے ساتھ مدائن کی فتح میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے قبیصہ بن حریث اور جون بن قتادہ اور سلمہ کے بیٹے سنان نے روایت کی ہے قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کی کہ نبی ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے اور پانی پینا چاہا لوگوں نے عرض کیا کہ مردہ کھال کی ہے آپ نے فرمایا اس کی طہارت اس کی دباغت سے ہو جاتی ہے اس کی روایت عفان اور ہمام اور ہشام اور عمران قطان نے قتادہ سے اسی طرح کی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ سے اس کی روایت کی ہے اور جون

بن قتادہ کو ذکر نہیں کیا۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب ابن علی امین نے جو ابن سکینہ کے نام سے مشہور ہیں اپنی سند سے ابوداؤ بجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عقبہ بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوقتیبہ نے بیان کیا نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ ہم سے حامد بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن حبیب بن عبداللہ ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبیب بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری ہو اور وہ آسودگی بھر کھانا رکھتا ہو تو چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھے جس جگہ کہ اس کو پائے ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ اصحاب حدیث محبق بفتح باء پڑھتے ہیں اور میں نے اس کو ابوبکر جوہری کے سامنے پڑھا انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا محبق بکسر باء ہے۔ میں نے کہا اصحاب حدیث تمام محبق پڑھتے ہیں انہوں نے کہا محبق معنی میں مضرط (یعنی گوز کردہ شدہ) کے ہیں کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے لڑکے کا یہ نام رکھے اور محبق بالکسر کے معنی اپنے دشمن کا بھگانے والا ہے۔ اور ابن کلبی نے اس کو محبق بالفتح نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۷۸۔ حضرت سلمہؓ بن عرادہ

حضرت سلمہؓ بن عرادہ ضبی۔ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبیؐ کے پاس بنوضبہ کی طرف سے رہن تھے دارقطنی نے بنوضبہ کے اخبار میں بیان کیا ہے کہ صاحب کتاب عتیق جس نے قبیلہ بنوضبہ اور ان کے شاعروں کے حالات میں کتاب لکھی ہے بیان کیا کہ انہی میں سے سلمہ بن عرادہ بن مالک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے احوذی یعنی ابوصفوان بن سلمہ بن عرادہ نے بیان کیا کہ سلمہ بن عرادہ نے عیینہ بن حصن فزاری سے نبیؐ کے وضو سے بچے ہوئے پانی پر جھگڑا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکے کو وضو کرنے دو انہوں نے وضو کیا اور جو بچ رہا اس کو پی گئے۔ رسول اللہؐ نے ان کے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۷۹۔ حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع

حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع اسلمی۔ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۸۰۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس۔ اشجعی قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں ان سے ہلال بن یساف اور ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤ دطیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وضو کرو ناک صاف کر لیا کرو اور جب ڈھیلے لیا کرو (یعنی استنجاء کے لیے) طاق لیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۸۱۔ حضرت سلمہؓ بن قیصر

حضرت سلمہؓ بن قیصر۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابوزکریا بن مندہ نے ابویعلی کی روایت سے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا وغیرہ نے ان کا ذکر سلامہ کے بیان میں کیا ہے اور ان کو دونوں یعنی سلامہ اور سلمہ کہتے

تھے ہمیں ابوالفضل منصور ابن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت کر کے بیان کیا کہ لہیعہ بن عقبہ نے ان سے عمرو بن ربیعہ نے انہوں نے سلمہ بن قیصر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک دن اللہ کی رضا جوئی کے واسطے روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے دور کر دیتا ہے مثل اس کوے کی دوری کے جو بچپن میں اڑا ہو یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مر گیا ہو۔

۲۱۸۲۔ حضرت سلمہؓ بن مالک

حضرت سلمہؓ بن مالک سلمی۔ ان کا ذکر عمار بن یاسر کی حدیث میں ہے۔ عمار نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مالک سلمی کو جاگیر دی اور ان کو ایک تحریر لکھ دی کہ **بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمه بن مالک: اقطعه مابين الحباطى الى ذات الاوساد، فمن حاقه فهو مبطل، وحقه حق۔** ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک کو عنایت کی انہوں نے ان کو زمین جو حباطی کے درمیان میں ذات الاوساد تک ہے عنایت کی اور جو شخص ان کا مقابلہ کرے وہ باطل ہے اور حق انہی کا حق ہے۔'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۳۔ حضرت سلمہؓ بن مجبر

حضرت سلمہؓ بن مجبر۔ ان کی مسجد کوفہ میں ہے ان کو مجبر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کے نیزہ لگا تھا اور بدن ہی میں ٹوٹ کر رہ گیا (اور اجبار ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے کو کہتے ہیں) ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۱۸۴۔ حضرت سلمہؓ بن مسعود

حضرت سلمہؓ بن مسعود بن سنان۔ انصاری قبیلہ بنو غنم بن کعب سے ہیں۔ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۸۵۔ حضرت سلمہؓ بن ملیاء

حضرت سلمہؓ بن ملیاء جہنی۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے میں نے اس کو دو صحیح نسخوں سے نقل کیا ہے جن کی سماعت ہو چکی ہے اور میرا گمان ہے کہ ابو موسیٰ نے جس کتاب سے نقل کیا ہے وہ غلط ہو گی یا مصنف نے غلطی کی کیونکہ میلاء بتقدیم الیاء ہے فتح مکہ کے دن شہید ہوئے خالد بن ولید کے سواروں میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۸۶۔ حضرت سلمہؓ بن میلاء

حضرت سلمہؓ بن میلاء۔ جہنی فتح مکہ کے دن شہید ہوئے۔ خالد بن ولید کے سواروں میں تھے راہ میں چوک گئے اور شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۱۸۷۔ حضرت سلمہؓ بن نعیم

حضرت سلمہؓ بن نعیم بن مسعود اشجعی ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں وارد ہو گا کوفہ میں فروکش ہوئے ان سے سالم بن ابی الجعد اور ابو مالک اشجعی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شیبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منصور نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے سلمہ بن نعیم سے روایت کر کے خبر دی یہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو نہ شریک کرتا ہو جنت میں داخل ہو گا اگر چہ زنا کرے اور چوری کرے اور اس کی روایت منصور نے سالم سے انہوں نے سلمہ بن قیس سے کی ہے اور یہ وہم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۸۸۔ حضرت سلمہؓ بن نفیع

حضرت سلمہؓ بن نفیع جرمی۔ صحابی ہیں ان سے جابر جرمی نے روایت کی ہے اس کو ابو عمر نے اسی طرح مختصر بیان کیا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بن ابی سلمہ جرمی عمرو بن سلمہ کے والد ہیں اور یہی ابن نفیع جرمی ہیں ان دونوں نے مسعر بن حبیب سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے سنا کہ ان کے والد اور ان کی قوم کے چند آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں اس وقت آئے جب لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور اسلام قبول کیا اور قرآنی تعلیم حاصل کی اور پوچھا یا رسول اللہ کون شخص ہم کو نماز پڑھائے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جس نے قرآن زیادہ حاصل کیا ہو تو جب یہ لوگ مکان پر آئے تو کسی کو مجھ سے زیادہ قرآن کا حاصل کرنے والا یا جمع کرنے والا نہیں پایا اور میں ان لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا اور میں جرم کے کسی مجمع میں نہیں حاضر ہوا مگر میں ان کا امام رہا ہوں اس وقت تک۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابو نعیم نے سلمہ بن نفیع کا تذکرہ اسی تفصیل سے لکھا ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور وہ حدیث جس کی روایت ان دونوں نے کی ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے کیونکہ عمرو بن سلمہ جرمی جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے وہ عمرو بن سلمہ بکسر اللام ہے اور سبھوں نے ان کو سلمہ بفتح اللام کے درمیان میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے سوا غیر کا ذکر نہیں کیا ہے لیکن ابو عمر نے دوسرا تذکرہ سلمہ بن قیس جرمی عمرو بن سلمہ کے والد کا لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ عمرو کے والد (سلمہ) بکسر اللام ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ سلمہ نفیع کے بیٹے ہیں۔ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا حال کچھ نہیں بیان کیا ہے۔

۲۱۸۹۔ حضرت سلمہؓ بن نفیل

حضرت سلمہؓ بن نفیل سکونی۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ تراغمی اہل حمص سے ہیں صحابی تھے ان سے جبیر بن نفیر اور ضمرہ بن حبیب اور یحییٰ بن جابر نے روایت کی ہے ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن طبری دینی نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبشر نے ارطاہ بن منذر حمصی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے روایت

کی ہے انہوں نے کہا میں نے سلمہ بن نفیل سکونی سے سناوہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس آسمان سے کبھی کھانا آتا ہے آپ نے جواب دیا میرے پاس گرم کھانا آتا ہے اس نے پوچھا کیا اس میں سے کچھ بچ رہتا تھا آپ نے جواب دیا ہاں اس شخص نے پوچھا پھر وہ کیا ہوا آپ نے جواب دیا کہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر آتی ہے دیکھو میں تم میں ہمیشہ ٹھہرنے والا نہیں ہوں بجز تھوڑے دن کے اور تم میرے بعد نہیں رہنے والے ہو مگر تھوڑے دن پھر تم الگ الگ ہو جاؤ گے اور تم ایک دوسرے کو موت کی خبر دو گے۔ قیامت سے پیشتر سخت موتیں ہوں گی پھر زلزلوں کے سال ہوں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے سکونی بیان کرنے سے اور بعض کے تراغمی کہنے سے دیکھنے والوں کو کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ متناقض ہے حالانکہ یہ ایک ہی نسبت ہے کیونکہ تراغمی تراغم کی طرف منسوب ہے اور تراغم کا نام مالک بن معاویہ بن ثعلبہ بن عقبہ بن سکون ہے جو قبیلہ سکون کا ایک بطن ہے اور سکون قبیلہ کندہ سے ہیں اور ابن ابی عاصم نے ان کو حضرمی بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۲۱۹۰۔ حضرت سلمہؓ بن ہشام

حضرت سلمہؓ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی قدیم الاسلام ہیں۔ ان کی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر تھیں یہ ابوجہل بن ہشام کے بھائی اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں بہترین اور بزرگ صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کرنے پائے اور خدائے عزوجل کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے اور رسول اللہ ﷺ قنوت نماز میں ان کے واسطے اور نیز دوسرے کمزور مسلمانوں کے واسطے دعا کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے بدر میں نہ شریک ہو سکے اور رسول اللہؐ جب صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں ان کو نجات دے یہ تینوں بنی مخزوم سے ہیں ولید بن ولید خالد کے بھائی ہیں اور عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ خالد کے چچا کے بیٹے ہیں۔ سلمہ نے مدینہ کو معرکہ خندق کے بعد ہجرت کی واقدی بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے جب مدینہ کو ہجرت کی تو ان کی والدہ نے کہا:

اللھم رب الکعبة المحرمه	اظھر علی کل عدو سلمه
له یدان فی الامور المبھمه	کف بھا یعطی و کف منعمه

''اے اللہ محترم کعبہ کے مالک سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر۔ اس کے دو ہاتھ ہیں ہر مشکل امر میں ایک ہاتھ سے دیتا ہے اور ایک سے منع کرتا ہے۔''

سلمہ موتہ میں شریک ہوئے تھے اور بھاگ کر مدینہ چلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے نماز میں نہیں شریک ہوتے تھے کیونکہ لوگ ان کو اور ان لوگوں کو جو موتہ سے بچ رہے تھے (اے بھاگنے والے) تم اللہ کی راہ میں بھاگے ہو کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ برابر رہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی تب یہ شام کی طرف جہاد کے واسطے نکلے جب حضرت ابوبکر صدیق نے لشکروں کو شام کی طرف بھیجا تھا اور بمقام مرج الصفر ۱۴ھ حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں شہید ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں بلکہ اجنادین کے واقعہ میں بماہ جمادی الاولی حضرت ابوبکر صدیق سے ۲۴ راتیں قبل شہید ہوئے ان کا

تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۹۱۔ حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ

حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی۔ جعفی ہیں۔ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان سے علقمہ بن قیس نے روایت کی ہے۔ داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید جعفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اور میرے بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہماری والدہ ملیکہ صلہ رحم کرتی تھی اور مہمانوں کو کھانا کھلاتی تھی اور نیکی کے کام کرتی تھی وہ جاہلیت میں مرگئی تو کیا اس کو یہ کچھ نفع دے گا آپ نے جواب دیا نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس نے ہماری بہن کو جاہلیت میں زندہ درگور کردیا تھا آپ نے جواب دیا زندہ درگور کرنے والی اور جس کو زندہ درگور (مطلب اس کا یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی زندہ درگور کیے جانے کے سبب سے دوزخ میں جائے گی کیونکہ اس فعل میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ اس لڑکی کا دوزخی ہونا صرف اس سبب سے ہے کہ وہ مشرک کی لڑکی ہے اولاد مشرکین کے دوزخی ہونے میں اختلاف ہے اور حنیفہ کا سکوت ہے) کیا ہے دونوں دوزخ میں ہیں۔ مگر یہ کہ زندہ درگور کرنے والی اسلام کو پائے اور اللہ اس سے درگزر کرے۔ اس کی روایت ابراہیم نے علقمہ سے اور اسود نے عبداللہ سے کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے جابر سے انہوں نے زید بن مرہ سے انہوں نے سلمہ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ اللہ تعالیٰ کے قول (انا انشانا ھن انشاء فجعلناھن ابکارًا عربًا اترابًا– الواقعہ: ۳۵، ۳۷) کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ وہ ثیب اور غیر ثیب ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا کہ شعبی اور سماک کے شاگردوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ سلمہ بن یزید ہیں اور بعض کہتے ہیں وہ یزید بن سلمہ ہیں۔ حریم۔ خا کے فتحہ اور ر کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۹۲۔ حضرت سلمہؓ بن یزید

حضرت سلمہؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابویزید ہے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے بعض لوگ کہتے ہیں وہ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ ضمری قبیلہ بنو کنانہ سے ہیں۔ عبدالحمید بن یزید بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا دونوں کے درمیان میں ایک چھوٹا لڑکا تھا دونوں اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس لڑکے کو دونوں کے درمیان میں اختیار دے دو جس کو چاہے پسند کرلے باپ ایک طرف بیٹھ گئے اور ماں دوسری طرف بیٹھی وہ لڑکا ماں کے پاس چلا پس نبی ﷺ نے دعا کی اے اللہ تو اس کو ہدایت دے وہ مسلمان باپ کی طرف لوٹ آیا۔ عثمان بتی سے مروی ہے کہ انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسلمان ہوا اور ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ان کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے شاید انہوں نے دونوں کو ایک شخص خیال کرلیا ہو۔

۲۱۹۳۔ حضرت سلمہؓ بن قیس

حضرت سلمہؓ بن قیس جرمی۔ عمرو بن سلمہ جرمی کے والد ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم کے مسلمان ہونے کی خبر لے کر آئے تھے۔ یہ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی۔ اور ان کے بیٹے عمرو بھی صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات یا آٹھ برس کے تھے اور ان کے جسم پر ایک چادر تھی جب وہ سجدہ کرتے تھے ان کی شرمگاہ ظاہر ہو جاتی تھی اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اپنے امام کی شرمگاہ کو مجھ سے چھپالو۔ اس کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ سلمہ بکسر اللام ہے۔

۲۱۹۴۔ حضرت سلمیٰؓ بن حنظلہ

حضرت سلمیٰؓ بن حنظلہ۔ سحیمی بنو سحیم بن مرہ بن دوئل بن حنیفہ سے ہیں۔ ہوذہ بن علی سحیمی شاہ یمامہ کے چچا کے بیٹے ہیں دونوں سحیم میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو سالم ہے عبداللہ بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا وہ اپنی والدہ ام سالم سے وہ ابو سالم سلمی بن حنظلہ سحیمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ہلاکت ہے بنوامیہ کو فلاں شخص سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی روایت سے ایک حدیث ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

۲۱۹۵۔ حضرت سلمیٰؓ (خادم رسول اللہؐ)

حضرت سلمیٰؓ (خادم رسول اللہؐ)۔ رسول اللہؐ کے خادم تھے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ کے خادم سلمی سے روایت کی ہے کہ ازواج مطہرات نبی ﷺ کی اپنے بالوں کی چار لٹیں کر کے گوندھتی تھیں اور جب نہاتی تھیں ان کو چندیا پر جمع کر لیتی تھیں اور اس پر پانی ڈالتی تھیں اور ان کو کھولتی نہ تھیں اور جعفر سے دوسری روایت میں سلمی کی جگہ پر سالم کا نام ہے۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۶۔ حضرت سلمیٰؓ بن قین

حضرت سلمیٰؓ بن قین۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ سلمی ابن قین صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور سلمی بن سلمی بن قین بن عمرو بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔ تمیمی۔ حنظلی صحابی ہیں مہاجری ہیں عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے۔ انہوں نے ان کو ایک لشکر میں اہواز کی طرف روانہ کیا انہوں نے فارسیوں کے مقابلہ میں خوب نیک نامی حاصل کی۔ ہم ان کا ذکر حرملہ بن مریطہ کے تذکرہ میں کر چکے ہیں۔

۲۱۹۷۔ حضرت سلیط تمیمیؓ

حضرت سلیط تمیمیؓ۔ صحابی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ابن سیرین کی روایت سے ہے کہ انہوں نے کہا یوم الدار میں (یعنی جب حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کو باغیوں نے گھیر لیا تھا) حضرت عثمانؓ نے

ہم لوگوں کو باغیوں کے مقابلے سے منع کیا اور اگر وہ اجازت دے دیتے تو ہم ان کو مار کر مدینہ سے نکال دیتے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۹۸۔ حضرت سلیطؓ بن ثابت

حضرت سلیطؓ بن ثابت بن وقش۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ بن ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اس کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۱۹۹۔ حضرت سلیطؓ بن حارث

حضرت سلیطؓ بن حارث۔ حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ابوالملیح ہذلی کے پاس ہے۔ قاسم بن مطیب نے روایت کی ہے کہ ابوالملیح ایک جنازے کے ساتھ نکلے جب تخت رکھ دیا گیا لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اپنی صفوں کو برابر کرو اور اچھی طرح شفاعت کرو پھر ابوالملیح نے کہا مجھ سے سلیط حضرت میمونہ کے رضاعی بھائی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص پر آدمیوں کی ایک امت نماز پڑھتی ہے ان کی شفاعت مقبول ہو جاتی ہے امت کا اطلاق چالیس سے سوتک ہوتا ہے اور عصبہ کا دس سے چالیس تک ہوتا ہے اور نفر کا تین سے دس تک ہوتا ہے اور دوسروں نے اس کی روایت یوں کی ہے کہ سلیط نے حضرت میمونہ سے روایت کر کے بیان کیا (اس میں سلیط اور آنحضرت کے درمیان ایک واسطہ اور بڑھ گیا جو پہلی سند میں نہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۰۰۔ حضرت سلیطؓ بن سفیان

حضرت سلیطؓ بن سفیان بن خالد بن عوف صحابی ہیں۔ یہ ان تینوں شخصوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مشرکوں کے پیچھے خبر لینے کو روانہ کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۰۱۔ حضرت سلیطؓ بن سلیط

حضرت سلیطؓ بن سلیط بن عمرو۔ عامری ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے ناموں میں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بنی عامر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبدشمس تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی ام یقظہ بنت علقمہ بھی ہجرت کر گئی تھیں ان سے وہاں سلیط ابن سلیط پیدا ہوئے یہ اپنے والد سلیط کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ وہ وہیں شہید ہوئے اور ابومعشر نے بیان کیا کہ یہ وہاں شہید نہیں ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ زبیر نے ان کی خبر میں بیان کیا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حلے پہنائے ایک حلہ ان کے پاس بچ رہا انہوں نے پوچھا کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ وہ اور اس کے والد دونوں نے ہجرت کی ہو لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو بیان کیا انہوں نے کہا نہیں بلکہ سلیط ابن سلیط ہیں اور ان کو وہ حلہ پہنایا۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جس کی روایت ابن سیرین نے کثیر بن افلح سے کی ہے آتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ

سلیط وہی ابن سلیط ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے اور ان کے والد سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں اور ان کے والد یمامہ میں شہید ہوئے اور شاید اسی وجہ سے ابن اسحٰق کو شبہ ہوگیا کہ انہوں نے دیکھا کہ سلیط یمامہ میں شہید ہوئے انہوں نے ان کو خیال کرلیا حالانکہ وہ ان کے والد ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۲۔ حضرت سلیطؓ ابوسلیمان

حضرت سلیطؓ ابوسلیمان۔ ان کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ انصاری بدری ہیں محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے نکلے آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عامر بن فہیرہ ابوبکر صدیق کے غلام اور ابن ارقیط تھے (جوان کو راستہ بتاتے تھے) آپ کا گزر ام معبد خزاعیہ کے پاس سے ہوا (وہ آپ کو پہچانتی نہ تھیں) آپ نے پوچھا یا ام معبد کیا تیرے پاس دودھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں۔ خدا کی قسم بکریوں کے تھن خشک ہوگئے اور ام معبد کے ساتھ جو کچھ بات چیت ہوئی اس کو آخر تک بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ابونعیم نے ان کے اور سلیط بن قیس کے درمیان میں فرق کیا ہے اور یحییٰ نے ان کی پیروی کی ہے اور طبرانی نے دونوں کو جمع کیا ہے اور دونوں کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۰۳۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو عامری

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب عامری۔ سہیل وسکران فرزندان عمرو کے بھائی ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور دونوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے بیان میں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی روایت کی ہے کہ بنوعمر بن لوی سے سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں اور ان سے وہاں سلیط بن سلیط پیدا ہوئے ابوعمر نے بیان کیا کہ سلیط بن عمرو ہیں اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح کہ ہم نے اول میں بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ سہیل بن عمرو کے بھائی اور مہاجرین اولین سے ہیں جنہوں نے دومرتبہ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کسی نے اصحاب بدر کے ناموں میں ان کا نام نہیں بیان کیا انہی کو نبی ﷺ نے ہوذہ بن علی حنفی اور ثمامہ بن اثال حنفی یمامہ کے سرداروں کی طرف بھیجا تھا۔ اور یہ بعثت ۶ھ یا ۷ھ میں ہوئی تھی اور ۱۴ھ میں شہید ہوئے۔ اور طبری نے بیان کیا کہ یہ جنگ یمامہ میں ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔

۲۲۰۴۔ حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک

حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک بن حسل۔ ان کو نبی ﷺ نے یمامہ کے سردار ہوذہ بن علی کی طرف بھیجا تھا اس کو ابن اسحٰق نے جعفی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہلت ابن عمرو کو ہوذہ بن علی کی طرف روانہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے جس طرح شروع تذکرہ میں اس کو ہم نے بیان کیا میں کہتا ہوں یہ سلیط بن عمرو بن مالک وہی سلیط بن عمرو بن عبد شمس تھے جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کیوں ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں میں تفرقہ کر دیا اور ان کو شبہ اس وجہ سے ہوا کہ ان دونوں

(یعنی ابن مندہ اور ابونعیم) نے پہلے شخص کے نسب میں عمرو بن عبد شمس اور دوسرے میں عمرو بن مالک دیکھا اور اسی وجہ سے انہوں نے پہلے تذکرہ میں ہوذہ کی طرف بھیجے جانے کو نہیں ذکر کیا اور دوسرے میں ذکر کیا ہے اور نیز انہوں نے پہلے تذکرہ میں پورا نسب دیکھا جس سے کوئی نام حذف نہیں ہوا اور دوسرے میں عمرو کو مالک ابن حسل کی طرف منسوب دیکھ کر اس کو بھی نام خیال کر لیا اس لیے ان کو دو شخص قرار دے دیئے حالانکہ یقیناً دوسرے نسب میں عمرو اور مالک کے درمیانی نام حذف ہو گئے ہیں اور ابوعمر نے اس کو خوب بیان کیا ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب اور ان کا ہجرت کرنا اور ان کا ہوذہ کی طرف بھیجا جانا ذکر کیا ہے۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے پھر انہوں نے کہا کہ سہیل کے بیٹے سکران بن عمرو ہیں اور ان دونوں کے بھائی سلیط بن عمرو ہیں۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی طرف بھیجا بیان کیا ہے کہ سلیط بن عمرو بن عبد شمس کو آپ نے ہوذہ بن علی اور ثمامہ بن اثال کے پاس بھیجا تھا اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ میرا گمان ہے کہ ابن مندہ سے اس میں غلطی ہوئی اور ابونعیم نے ان کی اتباع کی ہے واللہ اعلم

۲۲۰۵۔ حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت سلیط رضی اللہ عنہ بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جسر ابی عبید کے معرکہ میں بمقام عراق شہید ہوئے ابونعیم نے بیان کیا کہ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی اور ابوعمر نے بیان کیا کہ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے نسائی نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلیط بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کا ایک احاطہ تھا جس میں ایک دوسرے شخص کے کھجور کے درخت لگے تھے وہ اس میں صبح و شام آتا تھا۔ نبیؐ نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کے باغ کی دیوار سے جو درخت ملے ہوئے ہیں اس کے خرمے ان کو دیا کرے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی پھر وہی ان کے بیٹے عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کی نسل منقطع ہو گئی اور ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اولاد چھوڑی ہی نہیں۔

۲۲۰۶۔ حضرت سلیط رضی اللہ عنہ

حضرت سلیط رضی اللہ عنہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ حسن بن سفیان نے ان کو وحدان میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلیط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ اپنے ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے (گویا کہ میں آپ کی مہر نبوت کی سفیدی رات کی تاریکی میں دیکھ رہا ہوں) اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو مدد کے وقت چھوڑتا ہے۔ پرہیز اس جگہ ہے اور اپنے دست مبارک سے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۰۷۔ حضرت سلیکؓ بن عمرو

حضرت سلیکؓ بن عمرو۔ بعض لوگ ان کو ابن ہدبہ غطفانی بتاتے ہیں ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود بن سعد اور عبداللہ بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم اور ابن خشرم نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے (نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے) اور بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے سلیک کھڑے ہو اور ہلکی دو رکعتیں پڑھو پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی امام کے خطبہ پڑھنے میں آئے تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے اور دونوں میں جلدی کرے اس کو اسرائیل اور قیس نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید اور ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے اور حفص بن غیاث نے کہا ہے کہ یہ حدیث اعمش سے مروی ہے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے اور اس کی روایت ایک جماعت نے جابر سے کی ہے انہی میں سے عمرو بن دینار اور مجاہد اور ابوزبیر اور حسن اور ابوسفیان وغیرہم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۰۸۔ حضرت سلیکؓ

حضرت سلیکؓ۔ یہ دوسرے ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے ابن ابی لیلی سے انہوں نے سلیک سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان کے گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اس سند سے مروی ہے اور ابن ابی لیلی نے براء سے بھی روایت کی ہے اور اختلاف ذی الغرہ میں گزر چکا ہے کیونکہ ان لوگوں نے انہی میں اختلاف کیا ہے اور بعض نے ان میں سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے اور بعض اس کو ذی الغرہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۰۹۔ حضرت سلیل اشجعیؓ

حضرت سلیل اشجعیؓ۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن نہ پایا اور ہم نے ایک آواز مثل چکی کی آواز کے سنی پھر آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ کو شفاعت کرنے اور نصف امت کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان میں اختیار دیا میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ اس میں خالد نے وہم کیا ہے اور صحیح وہ ہے جس کو ابن علیہ وغیرہ نے جریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اشجعی یعنی عوف بن مالک سے نقل کیا ہے اور قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے عوف بن مالک سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر کر دیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ سلیل اشجعی ہیں۔ ان سے ابوالملیح نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ اور انہوں نے وہم کو نہیں بیان کیا۔

۲۲۱۰۔ حضرت سلیمؓ بن احمر

حضرت سلیمؓ بن احمر۔ اور بعض لوگ ان کو احمر بن سلیم بتاتے ہیں ان کا ذکر باب الہمزہ میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۲۱۱۔ حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔ لیثی مجہول شخص ہیں محمد بن اسحٰق ابن سلیم بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں اس کو اسی طرح نہیں ادا کر سکتا جس طرح آپ سے سنتا ہوں کوئی حرف زیادہ کر دیتا ہوں اور کوئی کم۔ آپ نے جواب دیا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی کو پہنچا دو تو کچھ حرج نہیں۔ اس کی روایت یعقوب ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۲۔ حضرت سلیم انصاریؓ

حضرت سلیم انصاریؓ سلمی ہیں۔ قبیلہ بنی سلمہ سے۔ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ اور دونوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سلیم بیٹے ہیں حارث بن ثعلبہ سلمی کے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ معاذ ہمارے پاس ہمارے سونے کے بعد اور دن میں ہمارے کاموں میں مشغولی کے وقت آتے ہیں اور نماز کے واسطے اذان دیتے ہیں ہم نکل کر ان کے پاس آتے ہیں نماز میں بہت طویل قرأت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! فتنہ نہ بنو۔ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم پر کم قرأت کیا کرو۔ پھر آپ نے پوچھا اے سلیم تمہارے پاس قرآن سے کیا ہے؟ سلیم نے جواب دیا میرے پاس قرآن سے (صرف) اتنا ہے کہ میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ اور معاذ کی طرح قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور معاذ بھی تو اللہ سے جنت ہی طلب کرتے ہیں اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں سلیم نے کہا جب ہم کل کافروں سے مقابلہ کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ لوگے۔ لوگ اس وقت احد کی تیاریاں کر رہے تھے سلیم بھی نکلے اور شہداء میں ہو گئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ابونعیم اور ابوعمر پر اتنا اور بڑھایا ہے کہ انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی تذکرہ میں روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں قبیلہ بنی دینار بن نجار کے خاندان بنی مسعود مسعود ابن عبدالاشہل سے شریک ہوئے سلیم بن حارث بن ثعلبہ سلمی تھے۔ اور نیز انہوں نے اسی تذکرہ میں ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں میں جو قبیلہ بنی نجار سے احد میں شہید ہوئے سلیم بن حارث تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت بتاتی ہے کہ وہ سلیم بن حارث جنہوں نے نبی ﷺ سے معاذ کی نماز کے بارے میں شکایت کی تھی وہی ہیں جن کو انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے شریک بدر اور شہید احد بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے انہوں نے سب کو ایک ہی تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کو دو شخص خیال کیا اسی وجہ سے انہوں نے دو تذکرے لکھے ہیں یہ ان دونوں میں سے ایک ہے اور دوسرا اس کے بعد بیان ہوگا۔ اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف سلیمان انصاری لکھا ہے اور

دوسرے کا نسب دینار بن نجار تک بیان کیا ہے جیسے کہ آئندہ دیکھیں گے اور ابو عمر نے اس تذکرہ میں معاذ کا قصہ بیان کیا ہے اور دوسرے میں بیان کیا ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ حق ابو عمر کے ساتھ ہے اس وجہ سے کہ ابن مندہ نے اپنے اوپر آپ غلطی کا حکم کیا ہے کیونکہ انہوں نے معاذ کی نماز کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی سلیم نامی آیا اور اس شخص کو کہ جو احد میں شہید اور بدر میں شریک ہوا تھا قبیلہ بنی دینار ابن نجار سے بیان کیا ہے۔ حالانکہ شامی عراقی کا ساتھی نہیں ہو سکتا ہے اور بنی سلمہ دینار بن نجار سے خزرج اکبر میں ملتے ہیں کیونکہ بنی سلمہ خشم بن خزرج کی اولاد سے ہیں اور نجار ثعلبہ بن مالک بن خزرج کے بیٹے ہیں اس بات کی تقویت کہ نماز پڑھانے والے بنی سلمہ سے تھے اس سے مراد ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر قبیلہ میں اسی قبیلہ کے ایک آدمی کو نماز پڑھانے پر مقرر کرتے تھے اور معاذ بن جبل بنی سلمہ کی طرف منسوب ہیں اور انہی کو نماز پڑھاتے تھے اور یہ سلیم انہی میں سے ایک شخص ہے اور اس کے متعلق پوری گفتگو سلیم بن حارث کے تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد ہوگی جن کو صرف ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۱۳۔ حضرت سلیمؓ بن ثابت

حضرت سلیمؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی سلمہ کے بیان میں گزر چکا ہے یہ احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر میں شریک ہوئے۔ اور خیبر کے معرکہ میں شہید ہوئے۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۱۴۔ حضرت سلیمؓ بن جابر

حضرت سلیمؓ بن جابر۔ ان کی کنیت ابو جری ہے۔ ہجیمی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو جابر بن سلیم بتاتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ہمیں ابو یاسر ابن ابی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی عبداللہ بن محمد قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے زیاد جصاص سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا سلیم بن جابر نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس مع اپنی قوم کے ایک گروہ کے آیا اور میں ایک قطری تہبند باندھے تھا جس کے کنارے میرے قدموں تک تھے اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اسی سند سے انہوں نے سلیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میں نے کہا آپ مجھے کو سکھایئے جس سے خدا مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم ذرا سی بھلائی کو حقیر نہ جانو اگرچہ تم اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ہی ڈال دو اور یہ کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔

۲۲۱۵۔ حضرت سلیمؓ بن حارث

حضرت سلیمؓ بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری۔ خزرجی۔ خاندان بنی دینار

سے ہیں بدر میں شریک ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ غلام ہیں بنی دینار کے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن حارث بن ثعلبہ کے بھائی ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ضحاک سلیم کے بھائی اور نعمان جو عبد عمرو ابن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل کے بیٹے ہیں سب بدر میں شریک ہوئے۔ یہ ابوعمر کا کلام ہے لیکن ابن کلبی نے نعمان اور قطبہ پسران عمرو ضحاک بن عمر کا پدری بھائی بیان کیا اور سلیم کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ کو نہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سلیم بن حارث سلمی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ وہ بدر میں شریک ہوئے اور خندق میں شہید ہوئے یہ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پس اگر ابن مندہ اس تذکرہ کو لکھ کر اس میں ابن اسحٰق کا قول ان کی شرکت بدر اور احد میں شہادت کے متعلق بیان کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ لیکن ابونعیم نے اس تذکرہ کو صحیح طور پر بیان کیا ہے اور ایسی چیز کو صحیح کے ساتھ نہیں شامل کیا جو اس کے مناقض ہو۔ اور ابوموسیٰ نے اس کا استدراک ابن مندہ پر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۲۲۱۶۔ حضرت سلیمؓ عذری

حضرت سلیمؓ عذری۔ ان کی کنیت ابوحریث ہے۔ عذری ہیں۔ ان کا شمار مدینین میں ہے ان سے ان کے بیٹے حریث نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے غلاموں میں باپ بیٹے میں علیحدگی کی۔ آپ نے جواب دیا کہ جس شخص نے ان میں جدائی کی خدا قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفرقہ کردے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ قبیلہ عذرہ کے وفد میں آئے تھے جو بارہ آدمی تھے۔

۲۲۱۷۔ حضرت سلیمؓ بن سعید

حضرت سلیمؓ بن سعید جشمی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث ان کے بیٹے ابوحبیب یعنی عطیہ بن سلیم بن سعید جشمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے میں نے جواب دیا کہ میں اپنا نام بھول گیا آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۱۸۔ حضرت سلیمؓ بن عامر

حضرت سلیمؓ بن عامر۔ ان کی کنیت ابوعامر ہے۔ یہ خبائری نہیں ہیں۔ ابوزرعہ رازی نے بیان کیا ہے کہ سلیم بن عامر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا مگر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور ابوبکر صدیق کے زمانے میں انہوں نے ہجرت کی اور یہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی اور عمار بن یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۱۹۔ حضرت سلیمؓ سلمی

حضرت سلیمؓ سلمی۔ بنی سلیم کے ایک آدمی ہیں ان سے ابوالعلاء بن شخیر نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۲۰۔ حضرت سلیمؓ بن عش

حضرت سلیمؓ بن عش۔ عذری۔ ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں نماز پڑھی جو ایک میدان میں تھی اور ہم لوگوں نے اس کا مصلی پتھروں سے پہچانا یہ وہی مسجد ہے جس میں وادی القریٰ کے لوگ جمع ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراک کر کے لکھا ہے۔

۲۲۲۱۔ حضرت سلیمؓ بن عقرب

حضرت سلیمؓ بن عقرب۔ بعض لوگوں نے ان کو بدریوں میں بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کو اس کے سوا اور کسی طریقہ سے نہیں جانتا ہوں۔

۲۲۲۲۔ حضرت سلیمؓ

حضرت سلیمؓ۔ عمرو بن جموح انصاری کے غلام ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین محمد بن احمد بن محمد بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن فتح جلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف محمد بن سفیان بن موسیٰ صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عثمان سعید بن رحمۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا عمرو بن جموح شیوخ انصار سے تھے ان کے پیر میں لنگ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بدر کو گئے بسبب ان کے لنگ کے ان کو ٹھہرنے کی اجازت دی پھر جب احد کا دن آیا انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا مجھ کو باہر نکالو۔ ان کے لڑکوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم کو اجازت دے دی انہوں نے کہا افسوس تم لوگوں نے بدر میں مجھ کو جنت سے روک لیا اور تم مجھ کو احد میں بھی منع کرتے ہو (یہ کہہ کر) باہر نکلے اور جب لوگ مقابل ہوئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیجئے کہ اگر آج میں شہید ہوں تو میں باوجود اپنے لنگڑے ہونے کے جنت میں داخل ہوں گا آپ نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے اس غلام سے جو ان کے ساتھ تھا جس کا نام سلیم تھا۔ اس سے کہا اپنے گھر لوٹ جاؤ اس غلام نے کہا تمہارا کیا نقصان اگر میں تمہارے ساتھ آج کوئی بھلائی حاصل کروں اور آگے آ کر لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر انہوں نے مقابلہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۳۔ حضرت سلیمؓ بن عمرو

حضرت سلیمؓ بن عمرو۔ یہ عمرو بن حدیدہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلیم بیٹے ہیں عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے۔ انصاری سلمی ہیں اور آپ نے عقبہ میں ستر آدمیوں کے ساتھ بیعت کی اور بدر میں شریک ہوئے اور احد کے غزوہ میں شہید ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کے غلام عنترہ بھی تھے۔ اور بعض لوگ ان کو سلیمان بن عمرو کہتے تھے اور سلیمان کے بیان میں ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ وارد ہو گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۲۴۔ حضرت سلیمؓ بن قیس انصاری

حضرت سلیمؓ بن قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری ہیں۔ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ یہ حمزہ بن عبد المطلبؓ کی بیوی خولہ بنت قیس کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۵۔ حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان

حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ۔ قیظی بن قیس کے بھائی ہیں۔ احد میں اپنے بھائی قیظی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کی نسل کوفہ میں ہے۔ اس کو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔

۲۲۲۶۔ حضرت سلیمؓ بن کبشہ

حضرت سلیمؓ بن کبشہ۔ ان کی کنیت ابو کبشہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے غلاموں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نام ابن شاہین اور واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے دن انتقال کیا۔ ان سے ازہر بن سعد حرازی اور ابوالبختری طائی (انہوں نے ان سے سماعت نہیں کی ہے) اور ابو عامر ہوزنی اور ابو نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کا تذکرہ ابو عمر و ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۷۔ حضرت سلیمؓ بن ملحان

حضرت سلیمؓ بن ملحان۔ ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ انس بن مالک کے ماموں اور ام سلیم اور ام حرام کے بھائی ہیں بدر اور احد میں اپنے بھائی حرام کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور بیر معونہ کے معرکہ میں دونوں بھائی شہید ہوئے۔ سلیم کی نسل نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۸۔ حضرت سلیمؓ بن اکیمہ

حضرت سلیمؓ بن اکیمہ۔ لیثی۔ یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں لیکن جس طرح ہم سنتے ہیں اس طرح ادا نہیں کر سکتے آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہ کرو اور ٹھیک معنی پہنچا دو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۲۹۔ حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ

حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ۔ انصاری۔ صحابہ میں ان کا ذکر ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ ابوعمر کا بیان ہے کہ سلیمان بیٹے ہیں ابی حثمہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ قریشی، عدوی ہیں۔ انہوں نے صغرسنی میں اپنی والدہ شفاء بنت عبداللہ کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی عورتوں میں تھیں ہجرت کی تھی۔ یہ برگزیدہ اور نیک مسلمانوں میں سے تھے ان کو حضرت عمرؓ نے مدینہ کے بازار کا عامل مقرر کیا تھا۔ اور رمضان میں ان کو اور ابی بن کعب کو لوگوں کی نماز (تراویح پڑھانے کے واسطے معین کیا تھا۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے ان کو عدوی بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم ان کو انصاری بتاتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ عدوی ہیں ان کا نسب ظاہر ہے۔ یہ معلوم نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو انصاری کیونکر بنا دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ سلیمان انصاری ہیں دونوں کے خیال کے موافق تو ان دونوں سے عدوی کا تذکرہ رہ گیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر وہ عدوی ہیں تو ان دونوں کے خیال کے موافق انصاری کا تذکرہ دونوں سے رہ گیا واللہ اعلم۔ زبیر بن بکار نے ان کا نسب عدوی تک بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اس کو بیان کیا۔

۲۲۳۰۔ حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان

حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان۔ شام میں سکونت پذیر ہوئے۔ عروہ بن رویم نے قبیلہ جرش کے ایک شیخ سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ لشکر لشکر ہو گے اور تمہارے لیے ذمہ، خراج اور زمین ہو گی جس میں بڑے بڑے شہر اور محل ہوں گے تو جو شخص تم میں سے اس کو پائے اور وہ اپنے آپ کو ان شہروں کے کسی محل میں موت تک روک سکے تو وہ ایسا کرے اس کو بوزرعہ نے شامیوں کی مسند میں اور ابوحاتم نے کتاب الوحدان میں بیان کیا ہے اور دونوں نے اس میں کہا ہے کہ سلیمان صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۱۔ حضرت سلیمانؓ بن صرد

حضرت سلیمانؓ بن صرد بن جون بن ابی الجون بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ اور یہ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے اور عمرو کی اولاد خزاعہ کہلاتی ہے۔ سلیمان کا نام جاہلیت میں یسار تھا آپ نے سلیمان رکھا۔ ان کی کنیت ابوالمطرف تھی۔ یہ بہتر اور برگزیدہ دین دار عابد تھے۔ کوفہ میں پہلی مرتبہ جب مسلمان وہاں مقیم ہوئے انہوں نے بھی وہاں سکونت اختیار کی تھی یہ اپنی قوم میں صاحب مرتبہ و شرافت تھے۔ یہ حضرت علیؓ کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہی نے حوشب ذوالظلیم الہانی کو معرکہ صفین میں قتل کیا تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے حسین بن علیؓ کو معاویہ کی وفات کے بعد کوفہ میں بلایا تھا اور جب وہ کوفہ میں آئے تو ان کے ساتھ ہو کر نہ لڑے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ اور مسیب بن نجبہ فزاری اور جن لوگوں نے ان کی مدد نہ کی تھی اور لڑائی میں نہ شریک ہوئے تھے نادم ہوئے اور کہا ہماری توبہ نہیں ہو سکتی

ہے مگر یہ کہ امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لیں اور ربیع الاخر کی چاندرات ۶۵ھ میں کوفہ سے نکلے اور سلیمان بن صرد کو اپنا سردار بنایا اور ان کا نام امیر التوابین رکھا۔ اور عبید اللہ بن زیاد کی طرف چلے وہ شام سے بہت بڑا لشکر لیے ہوئے عراق کو جارہا تھا دونوں لشکروں میں بمقام عین الوردہ (جو جزیرہ کی سرزمین میں ایک چشمہ کا سرا ہے) مقابلہ ہوگیا اور سلیمان ابن صرد اور مسیب بن نجبہ اور ان کے ہمراہی بہت سے مقتول ہوئے اور سلیمان اور مسیب کا سر مروان بن حکم کے پاس ملک شام میں گیا قتل کے وقت ان کی عمر ۹۳ برس کی تھی ان سے ابواسحٰق سبیعی اور عدی بن ثابت اور عبد اللہ بن یسار وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حفص بن غیاث نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کر کے خبر دی کہ دو آدمیوں نے آپس میں سخت کلامی کی اور ان میں سے ایک کا غصہ زیادہ بڑھ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہہ لے تو غصہ فرو ہو جائے وہ کلمہ یہ ہے: **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ نجبہ: نون اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۲۔ حضرت سلیمانؓ بن عمرو

حضرت سلیمانؓ بن عمرو بن حدیدہ۔ ان کا نسب سلیم بن عمرو کے بیان میں گزر چکا ہے۔ انصاری خزرجی ہیں یہ اور ان کے غلام عنترہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اکثر لوگ ان کا نام سلیم بیان کرتے ہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان کا نام سلیم ہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۳۳۔ حضرت سلیمانؓ بن مسہر

حضرت سلیمانؓ بن مسہر۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو معتمر نے فضیل یعنی ابومعاذ سے انہوں نے ابوحریز سے انہوں نے رفاعہ فتیانی سے انہوں نے سلیمان بن مسہر سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو امن دے کر قتل کرے الخ۔ اور یہ وہم ہے اور صحیح عمرو بن حمق ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن مسہر تابعی فزاری اہل کوفہ سے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں۔ حریز: ''حا'' کے فتحہ اور ''را'' کے کسرہ کے ساتھ ہے اسکے کے آخر میں ''زا'' ہے۔

الفتیانی: ''فا'' اور ''تا'' کے بعد ''یا'' کے ساتھ ہے اور ''الف'' کے بعد ''نون'' ہے یہ فتیان کی طرف نسبت ہے جو بجیلہ کا بطن ہے۔

۲۲۳۴۔ حضرت سلیمانؓ بن ہاشم

حضرت سلیمانؓ بن ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔ قریشی اموی ہیں۔ نبیؐ کے پاس لاکر آپ کی گود میں رکھے گئے تھے۔ محمد بن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ سلیمان بن ہاشم بن عتبہ لاکر آپ کی گود میں دیئے گئے انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا نبی ﷺ ایک پیالہ میں پانی لائے اور پیشاب کی جگہ پر جہاں انہوں نے پیشاب کیا تھا ڈال دیا اس سے

زیادہ اور کچھ نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والمیم

۲۲۳۵۔ حضرت سماکؓ بن ثابت

حضرت سماکؓ بن ثابت بن سفیان۔ ان کا ذکر ہم ان کے والد اور ان کے بھائی حارث کے تذکرہ میں کر چکے ہیں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ احد میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۶۔ حضرت سماکؓ بن خرشہ

حضرت سماکؓ بن خرشہ۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں کہ سماک بن اوس ابن خرشہ بن لوذان عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری ساعدی ہیں ان کی کنیت ابودجانہ ہے یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہؐ نے احد کے دن ان کو اپنی تلوار دی تھی آپ نے فرمایا تھا کون اس تلوار کو اس کے حق سے لے گا تمام قوم ساکت رہی اور ابودجانہ نے عرض کیا میں اس کو اس کے حق سے لوں گا۔ رسول اللہؐ نے ان کو دے دیا اور انہوں نے اس سے مشرکوں کی کھوپڑیاں پھاڑیں اور اسی کے بارے میں انہوں نے کہا

انا الذی عاھدنی خلیلی ونحن بالسفح لدی النخیل
ان لااقوم الدھر فی الکیول اضرب بسیف اللہ و الرسول

''میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے دوست نے عہد لیا ہے۔ اس حال میں کہ ہم مقام سفح میں کھجوروں کے پاس تھے۔ کہ کبھی پچھلی صفوں میں نہ کھڑا ہوں۔ اور اللہ اور رسول کی تلوار سے کفار کے گلوں کو کاٹوں''۔

ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ احد سے لوٹے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی تلوار عنایت کی اور کہا اے بیٹی! اس سے خون کو دھوڈالو اور حضرت علیؓ نے ان کو اپنی تلوار دی اور کہا اس سے خون کو دھوڈالو۔ خدا کی قسم اس نے آج میرا سچا ساتھ دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اگر تم لڑائی میں سچے نکلے تو یقیناً سہل بن حنیف اور ابودجانہ آج لڑائی میں سچے نکلے ہیں۔ یہ مشہور بہادروں میں تھے ان کے پاس ایک سرخ پٹی تھی جس سے وہ لڑائی میں پہچانے جاتے تھے جب احد کا دن ہوا انہوں نے اس کو نشان کے طور پر لگایا اور دونوں صفوں کے بیچ اکڑ کر چلے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس چال کو اللہ ناپسند کرتا ہے بجز اس مقام کے۔ ہمیں ابوالفرج یحیٰی بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے انس سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن تلوار لے کر فرمایا اس کو مجھ سے کون شخص لے گا؟ سبھوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہنے لگے ہم لیں گے ہم لیں گے۔ آپ نے فرمایا کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا؟ اس پر تمام لوگ پیچھے ہٹ گئے سماک یعنی ابودجانہ نے عرض

کیا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ اور اس کو لے لیا اور اس سے مشرکوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑ ڈالا۔ یہ بزرگ اور اکابر صحابہ میں سے ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں سخت معرکہ کے بعد شہید ہوئے۔ بنی حنیفہ کا یمامہ میں ایک باغ تھا جس کی آڑ سے لڑتے تھے اور مسلمان ان لوگوں تک پہنچنے پر قابو نہ پاتے تھے۔ ابو دجانہ نے مسلمانوں سے کہا کہ مجھ کو اس باغ کے اندر پھینک دو مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور ان کا پیر ٹوٹ گیا انہوں نے اس کے دروازے پر مقابلہ کر کے مشرکوں کو دروازے سے ہٹا دیا اور مسلمان اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اور یہ اسی دن شہید ہو گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ زندہ رہے اور حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ لیکن پہلا قول صحیح ہے اور زیادہ مشہور ہے لیکن وہ خط جو ان کی طرف منسوب ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے کنیتوں کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا۔

۲۲۳۷۔ حضرت سماکؓ بن سعد

حضرت سماکؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب ابن خزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں۔ بشیر بن سعد کے بھائی اور نعمان بن بشیر کے والد تھے۔ بدر میں اپنے بھائی بشیر کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ خلاس: خا کے فتحہ اور لام کی شد سے ہے۔

۲۲۳۸۔ حضرت سماکؓ بن مخرمہ

حضرت سماکؓ بن مخرمہ بن جمین بن ثلاث بن ہالک۔ صحابی ہیں۔ انہی کی طرف کوفہ کی مسجد سماک منسوب ہے۔ یہ سماک سماک بن حرب کے ماموں تھے۔ اور ان کے نام پر عمرو بن اسد ابن خزیمہ کے بیٹے ہالکی اسدی کا نام رکھا گیا۔ اور سیف بن عمر نے بیان کیا ہے کہ سماک بن مخرمہ اسدی۔ اور سماک بن عبید عبدی اور سماک بن خرشہ انصاری (یہ تینوں ابو دجانہ نہیں ہیں) یہ لوگ سب سے پہلے سرزمین ہمدان کے مقام مسالح دستی اور ارض دیلم کے والی ہوئے۔ اور یہ تینوں شخص حضرت عمرؓ کے پاس اہل کوفہ کے وفد میں خمس لے کر آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کا نسب پوچھا ان لوگوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہم لوگ سماک اور سماک اور سماک ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا خدا تم میں برکت دے۔ اے خدا ان لوگوں سے اسلام کو بلند کر اور ان کے ذریعہ سے اس کی مدد کر۔ حمزہ سہمی نے ان کو جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ساتھ جرجان میں آئے تھے اور ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا ہے۔ سماک کوفہ میں رہتے تھے جب حضرت علی کوفہ میں آئے یہ وہاں سے جزیرہ کی طرف چلے گئے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ مقام رقہ میں فوت ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۳۹۔ حضرت سمالیؓ بن ہزال

حضرت سمالیؓ بن ہزال۔ زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ سمالی بن ہزال نے نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پھر رجم کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ قصہ ماعز ابن مالک اسلمی کی بابت مشہور ہے اور یہ ہزال کے قرابت مند تھے۔ اور شاید قریب سے یہ مقصود ہے کہ ہزال کی طرف منسوب تھے یا اسی کے مثل لیکن اس کو بدل

دیا ہے۔

۲۲۴۰۔حضرت سمیح رضی اللہ عنہ

حضرت سمیح رضی اللہ عنہ جنی۔بعض لوگ ان کا نام سمج بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کا تذکرہ امام الصنعت ابوالحسن دارقطنی کی اتباع میں لکھا ہے اور اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جن اور انس دونوں کی طرف مبعوث تھے۔ان سے ان کی بیوی منوس نے سورہ یس کی فضیلت میں حدیث روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۱۔حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنادۃ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنادۃ بن جندب بن حجیر بن زباب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ سوائی ہیں۔اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ابوعمر نے لکھا ہے کہ سمرہ بن عمرو بن جندب ہیں (یعنی بجائے جنادہ کے عمرو کا نام ذکر کیا ہے) اور باقی نسب اوپر کی مثل ہے اور ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا کہ سمرہ بن جنادہ بن حجیر بن زیاد سوائی ہیں اور اس میں یقیناً کاتبوں کی غلطی ہے کیونکہ وہ ابوجابر بن سمرہ سوائی ہیں ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کرکے خبر دی انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ میں بیان فرماتے تھے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہیں جابر بیان کرتے ہیں میں نے اس بات کا مطلب نہ سمجھا اور اپنے والد سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ان جھوٹوں سے ڈرتے رہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۲۔حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بن ہلال بن حریج بن مرہ بن حزن بن عمرو بن جابر بن خشین یعنی ذوالرأسین بن لای بن عصیم ابن سخ بن فزارہ بن ذبیان بن بغیص بن ریث ابن غطفان۔فزاری ہیں۔ان کی کنیت ابوسعید تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اور ابوسلیمان بیان کرتے ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان کو ان کی والدہ ان کے والد کے انتقال کے بعد مدینہ میں لے کر آئیں اور ان سے مری بن شیبان بن ثعلبہ انصاری نے شادی کرلی اور یہ انہیں کے پاس رہے یہاں تک کہ بڑے ہوئے۔نبی ﷺ ہر سال انصار کے نوجوانوں کو (جنگ کے واسطے) اپنے سامنے پیش کیا کرتے تھے آپ کے سامنے سے ایک نوجوان لڑکا نکلا آپ نے اس کو جنگ پر جانے کی اجازت دے دی اس کے بعد سمرہ پیش ہوئے آپ نے ان کو واپس کردیا سمرہ نے عرض کیا کہ آپ نے اس کو تو اجازت دے دی اور مجھ کو واپس کردیا اور اگر میں اس سے کشتی لڑوں تو اس کو پچھاڑ دوں آپ نے فرمایا کہ تم سے لڑو سمرہ نے اس کو کشتی میں میں پچھاڑ لیا آپ نے ان کو لڑائی پر جانے کی اجازت دے دی۔بعض لوگ کہتے ہیں آپ نے ان کو احد کے دن اجازت دے دی تھی واللہ اعلم۔

واقدی لکھتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے عبداللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں

رسول اللہؐ کے زمانہ میں لڑکا تھا اور میں آپ سے حدیثیں یاد کرتا تھا اور مجھ کو بیان کرنے سے کوئی چیز منع نہیں کرتی ہے مگر اس جگہ مجھ سے زیادہ عمر والے آدمی موجود ہیں اور میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ اس عورت پر نماز پڑھی ہے جو نفاس میں مرگئی تھی آپ نماز میں اس کے وسط پر کھڑے ہوئے تھے یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت غزوات میں شریک ہوئے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی زیاد جب کوفہ جاتے تھے تو ان کو بصرہ میں اپنا قائم مقام کر جاتے تھے اور جب کوفہ سے بصرہ میں آتے تھے تو ان کو کوفہ میں قائم مقام کر دیتے تھے اور دونوں مقاموں میں سے ہر ایک میں چھ مہینے رہتے تھے یہ خارجیوں پر بہت ہی سخت تھے اور جب ان میں سے کوئی لایا جاتا تھا اس کو قتل کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آسمان کے نیچے جتنے لوگ قتل ہوئے ہیں یہ سب میں بدتر ہیں کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور خون ریزی کرتے ہیں۔ فرقہ حروریہ اور جو ان کے ہم مذہب ہیں ان پر طعن کرتے ہیں اور ان کی برائی بیان کرتے ہیں اور ابن سیرین اور حسن اور بصرہ کے اہل فضل ان کی تعریف کرتے ہیں ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ سمرہ نے جو خطوط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجے ہیں ان میں بہت کچھ علم ہے ان سے شعبی اور ابن ابی لیلیٰ اور علی بن ربیعہ اور عبداللہ بن بریدہ اور حسن بصری اور ابن سیرین اور ابن شخیر اور ابوالعلاء اور ابوالرجاء وغیرہم نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ محمد ابن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دو سکتے نبیؐ سے یاد کیے عمران بن حصین نے ان کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ایک سکتہ یاد کیا ہے ہم نے مدینہ میں ابی بن کعب کو یہ اختلاف لکھا۔ ابی نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد کیا ہے۔ سعید بیان کرتے ہیں ہم نے قتادہ سے پوچھا یہ سکتے کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جب نماز میں داخل ہوں اور جب قرأت سے فارغ ہوں پھر اس کے بعد بیان کیا اور جب ولا الضالین پڑھیں یہ سمرہ ۵۹ھ یا ۵۸ھ میں بمقام بصرہ انتقال کیا چونکہ ان کو سخت سردی لگ گئی تھی جس کے علاج کے لئے گرم پانی سے بھری ہوئی دیگ پر بیٹھے اسی میں گر کر مر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۴۳۔ حضرت سمرہؓ بن حبیب

حضرت سمرہؓ بن حبیب بن عبدشمس۔ قریشی۔ اموی ہیں۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے والد تھے۔ ابوبکر بن داسہ نے بیان کیا کہ یہ مسلمان ہوگئے تھے اور ان کو عثمان بن عفان نے والی مقرر کیا تھا۔ ان کو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بیٹے مسلمان ہوئے تھے اور وہی حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بجستان کے والی مقرر ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۲۴۴۔ حضرت سمرہؓ بن ربیعہ

حضرت سمرہؓ بن ربیعہ۔ عدوانی ہیں بعض لوگ ان کو سمرہ۔ عدوی کہتے ہیں۔ حرام بن عثمان نے محمد اور عبداللہ پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سمرہ بن ربیعہ عدوانی ابوالیسر کے پاس اپنا حق طلب کرنے آئے ابوالیسر نے اپنے گھر والوں سے کہا کہہ دو وہ یہاں نہیں ہیں سمرہ بیٹھ کر آرام کرنے لگے ابوالیسر نے یہ خیال کر کے کہ وہ چلے گئے ہوں گے اپنا سر نکالا اور سمرہ نے ان کو دیکھ لیا سمرہ نے پوچھا کیا تمہارے گھر والوں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں نہیں ہیں۔ ابوالیسر نے جواب دیا میرے ہی حکم سے ایسا ہوا تھا سمرہ نے پوچھا کیوں انہوں نے جواب دیا کہ تمہارا حق میرے پاس نہ تھا کہ میں تم کو ادا کر دیتا پھر ابوالیسر نے

کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کی تنگی کو دور کردے اللہ اس کو قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ عمرو نے جواب دیا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ عدوی قریش ہیں یا اور کوئی اس کے سوا اور انہوں نے ان کا واقعہ ابوالیسر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کو عدوی بتایا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو عدوانی بیان کیا ہے۔

۲۲۴۵۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو سوائی

حضرت سمرہؓ بن عمرو بن جندب بن حجیر جابر بن سمرہ سوائی کے والد ہیں یہ سمرہ بن جنادہ میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۴۶۔ حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری

حضرت سمرہؓ بن عمرو عنبری ہیں قرط بن عبداللہ بن جناب عنبری کی اولاد سے نبی ﷺ نے ان کی شہادت زبیب عنبری کے اسلام کے بارے میں جائز رکھی تھی اس کا قصہ اوپر گزر چکا ہے خالد بن ولید نے یمامہ سے واپسی کے وقت ان کو وہاں اپنا قائم مقام کیا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۷۔ حضرت سمرہؓ بن فاتک

حضرت سمرہؓ بن فاتک۔ اسدی ہیں قبیلہ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے۔ بعض لوگ ان کو سبرہ کہتے ہیں اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعمر بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے داؤد بن عمرو سے انہوں نے بشر بن عبداللہ سے انہوں نے سمرہ بن فاتک سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سمرہ بہت اچھے آدمی ہیں اگر وہ اپنے بال کم کرا دیتے اور اپنا تہبند اوپر چڑھا لیتے سمرہ نے ایسا ہی کیا اپنے بال کم کرا دیئے اور اپنا تہبند چڑھا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۴۸۔ حضرت سمرہؓ بن معاویہ

حضرت سمرہؓ بن معاویہ بن عمرو بن سلمہ یعنی مجر بن ابی کرب بن ربیعہ کندی ہیں نبی ﷺ کے پاس وفد میں آئے تھے اور اسلام قبول کیا ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۴۹۔ حضرت سمرہؓ بن معیر

حضرت سمرہؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح۔ قریشی ہیں جمحی ہیں ان کی کنیت ابومحذورہ تھی موذن تھے ان کی کنیت نام پر غالب تھی اور یہ کنیت ہی سے مشہور تھے اور انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہوگا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو سمرہ اور بعض اوس اور بعض اس کے سوا اور کچھ بیان کرتے ہیں ان سے ابن عبدالملک اور

ابن محیریز اور ابن ابی ملیکہ اور عطا اور عبدالعزیز بن رفیع وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور دادا دونوں نے ابی محذورہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ان کو بٹھایا اور ان کو اذان حرفاً حرفاً بتائی ابراہیم کہتے ہیں مثل ہمارے اذان کے بشر بیان کرتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ مجھ پر اذان کو دہراؤ انہوں نے اذان کو ترجیع سے بیان کیا ابومحذورہ نے مکہ میں ۷۹ھ کو انتقال کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۰۔ حضرت سمعانؓ بن خالد

حضرت سمعانؓ بن خالد۔ کلابی ہیں بنی قریط سے جب یہ نبیؐ کے پاس آئے آپ نے ان کو دعا دی اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان سے کہا اے سمعان تم کو کون چیز سی زیادہ پسند ہے کہ تمہاری روزی وبر (یعنی اونٹوں کی روؤں) میں ہو یا مدر (یعنی دیہاتوں) میں انہوں نے جواب دیا کہ بلکہ وبر میں۔ اور آپ نے ان کی گردن کی بائیں طرف مٹی سے نشانی کر دی اور آپ نے ان کی بہن سے شادی کی تھی ان کی مرویات ان کی اولاد کے پاس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۱۔ حضرت سمعانؓ بن عمرو

حضرت سمعانؓ بن عمرو بن حجر۔ صحابی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور اپنا مال آپ کے پاس صدقہ میں پیش کیا آپ نے ان کو رسلین اور درکا کے درمیان کا حصہ عنایت کیا ان کی روایت کردہ حدیث کی روایت ان کے بیٹے خیار نے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ خیار: خ کے کسرہ کیساتھ۔ اس کے بعد یاء ہے آخر میں راہے۔

۲۲۵۲۔ حضرت سمیحہؓ

حضرت سمیحہؓ یا سحیمہ۔ ان کے قصہ کو خالد بن نجیح نے بکر ابن شریح سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ابولبابہ انصاری کے ہمسایہ میں سمیحہ نامی ایک شخص رہتے تھے سمیحہ کی کھجور ابولبابہ کے مکان پر جھکی ہوئی تھی الی آخرہ۔ اور اسی قصہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیحہ سے کہا خوش دلی سے تم اپنی کھجور ابولبابہ کو دے دو میں اس کے عوض میں جنت میں ایک کھجور کی ضمانت کرتا ہوں۔ سمیحہ نے انکار کیا آپ نے دس درختوں کی ضمانت کی۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپ نے سو کی ضمانت کی انہوں نے انکار کیا۔ پھر ابوالدحداحہ نے ہزار درخت اس دین کے جوان کا سمیحہ پر تھا دے دیا اور انہوں نے کھجور کو ابولبابہ کے سپرد کر دیا ان کا تذکرہ اشیری نے لکھا ہے۔

۲۲۵۳۔ حضرت سمیرؓ بن حصین

حضرت سمیرؓ بن حصین بن حارث بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف۔ خزرجی ہیں۔ ساعدی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ کے عامل تھے اور ان کو حضرت عمر سے قرابت بھی تھی انہی کی خلافت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کو عدوی اور ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔

۲۲۵۴۔ حضرت سمیرؓ بن زہیر

حضرت سمیرؓ بن زہیر۔ ان کا ذکر ان کے بھائی سلمہ بن زہیر میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۵۔ حضرت سمیر' ابو سلیمانؓ

حضرت سمیر' ابو سلیمانؓ۔ ان کی کنیت ابو سلیمان تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سماعت حدیث کرتے تھے اس کی روایت حریز بن عثمان نے سلیمان بن سمیر سے انہوں نے اپنے والد سے کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۶۔ حضرت سمیطؓ

حضرت سمیطؓ بجلی۔ ایک مجہول شخص ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے محمد بن ابی منصور سے انہوں نے سمیط بجلی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ایک دن خدا کی راہ میں مرابطہ کرتا ہے وہ ایک مہینہ کے روزہ اور نماز کے برابر ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۵۷۔ حضرت سمیفعؓ بن ناکور

حضرت سمیفعؓ بن ناکور بن عمرو بن یعفر بن یزید۔ یہ ذوالکلاع حمیری ہیں۔ ان کا ذکر ذوالکلاع میں ہو چکا ہے۔

باب السین والنون

۲۲۵۸۔ حضرت سنانؓ بن تیم

حضرت سنانؓ بن تیم۔ جہنی ہیں۔ بنو عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سنان بن وبرہ بیان کرتے ہیں یہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق میں شریک ہوئے ہیں ان لوگوں کی علامت اس دن یا منصور امت امت تھی بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر ہم مدینہ کو لوٹ کر جائیں گے تو وہاں کا عزت دار ذلیل کو نکال دے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو زید بن ارقم نے سنا تھا اور یہی صحیح ہے سنان وہی ہیں جنہوں نے اس دن جہجاہ غفاری سے جھگڑا کیا تھا جہجاہ حضرت عمر بن خطابؓ کے گھوڑے کو لے کر چلتے تھے اور ان کے نوکر تھے دونوں میں لڑائی ہو گئی جہنی نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اور جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی عبداللہ بن ابی اس پر غصہ ہوا اور اس بات کو کہا۔ ان کا تذکرہ اس جگہ نہ تھا۔ ابو عمر نے کیا ہے۔

۲۲۵۹۔ حضرت سنانؓ بن ثعلبہ

حضرت سنانؓ بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر

نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۰۔ حضرت سنانؓ بن روح

حضرت سنانؓ بن روح۔ انکا ذکران صحابہ میں ہے جو حمص میں مقیم ہوئے ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ انکو یعنی سنان کو دارقطنی نے ذکر کیا ہے ابن ماکولا کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ سیار بن روح ہیں اور ہم نے ان کو سیار کے نام میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۶۱۔ حضرت سنانؓ بن سلمہ

حضرت سنانؓ بن سلمہ بن محبق۔ ہذلی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور بعض لوگ ابوجبتر اور ابویسر بھی بیان کرتے ہیں ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے جہاد کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا اس لیے آپ نے میرا نام سنان رکھا اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والد سلمہ نے کہا کہ سنان (یعنی نیزہ) جس سے میں خدا کے راستہ میں جہاد کروں وہ مجھ کو اس لڑکے سے زیادہ پیارا ہے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھ دیا۔ اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا کہ یہ فتح مکہ کے دن پیدا ہوئے تھے اس لیے رسول اللہؐ نے ان کا نام سنان رکھا یہ جوانمرد اور بہادر تھے ابویقظان نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن سوار قتل ہوئے تو حضرت معاویہ نے زیاد کو لکھا کہ ایسے آدمی کو تلاش کرو جو سرحد ہند کے لائق ہو اور اس کو بھیجو۔ زیاد نے سنان بن سلمہ کو عامل مقرر کیا خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے کہ زیاد نے سنان بن سلمہ کو ہند پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔ یہ واقعہ ۵۰ھ میں ہوا تھا ان سے سلم ابن جنادہ اور معاذ بن سعوۃ اور حبیب یعنی ابوعبدالصمد نے روایت کی ہے اور انہی کی روایت سے ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہؐ میں نے اپنی ماں کو صدقہ دیا تھا اور وہ مرگئی ہے اب میں کیا کروں آپ نے جواب دیا کہ خدا نے تم کو تمہارا مال واپس کر دیا اور تمہارے صدقہ کو قبول کر لیا حجاج کے آخری زمانہ میں سنان بن سلمہ کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۲۔ حضرت سنانؓ بن ابی سنان

حضرت سنانؓ بن ابی سنان بن محصن۔ اسدی ہیں اسد بن خزیمہ سے یہ عکاشہ بن خزیمہ بن محصن کے بھتیجے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے بیان میں جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ یعنی بنی عبدشمس کے حلیف سے بدر میں شریک ہوئے تھے بیان کیا ہے کہ ابوسنان عکاشہ کے بھائی اور ان کے بیٹے سنان بن ابی سنان بھی تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بیعت الرضوان میں درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کی تھی یہ واقدی کا بیان ہے اور واقدی کے سوا اور لوگ کہتے ہیں کہ بلکہ ان کے والد سنان نے سب سے پہلے بیعت کی تھی اور یہی مشہور ہے سنان ۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۳۔ حضرت سنانؓ بن سنہ

حضرت سنانؓ بن سنہ اسلمی ہیں۔ حجازی ہیں ان سے حرملہ بن عمرو اور حکیم بن ابی حرہ اور یحیٰ بن ہند اور معاذ بن سعوہ نے

روایت کی ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ حرملہ بن عمرو اسلمی یعنی عبدالرحمٰن بن حرملہ کے والد کے چچا ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی عبداللہ کہتے تھے اور میں نے اس کو ہارون سے سنا ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبیداللہ بن ابی حرہ نے اپنے چچا حکیم بن ابی حرہ سے انہوں نے سنان بن سنہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھا کر شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سنۃ: سین اور نون کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۴۔ حضرت سنانؓ بن شفعلہ

حضرت سنانؓ بن شفعلہ اوسی ہیں۔ عباد بن راشد یمامی نے سنان بن شفعلہ اوسی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے جب فاطمہؓ کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کیا تو رضوان (داروغہ بہشت) کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو حکم دے دو کہ محبان اہل بیت کے عدد کے موافق پتوں کا حامل ہو جائے) درخت طوبیٰ نے اس حکم کی تعمیل کی اور جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ان پتوں کے ساتھ اتارے گا اور محبان اہل بیت میں سے ہر ایک کو ایک پتہ دے گا جس میں آگ سے بری ہونا لکھا ہو گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور انہوں نے ان کو ابن شفعلہ فا کے ساتھ بیان کیا ہے اور ابن ماکولا کی جو کتاب ہمارے پاس ہے اس میں شمعلہ میم کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۶۵۔ حضرت سنانؓ بن صیفی

حضرت سنانؓ بن صیفی بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور یہ بدر اور احد میں بھی شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۶۶۔ حضرت سنانؓ ضمری

حضرت سنانؓ ضمری۔ ضمری ہیں۔ ان کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے قتال کے لیے جاتے وقت مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۶۷۔ حضرت سنانؓ بن ظہیر

حضرت سنانؓ بن ظہیر اسدی ہیں۔ صحابی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی آپ نے فرمایا دودھ کی طرف بلانے والی کو رہنے دو اس کی روایت خربی نے عصبہ بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۸۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی

حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی ہیں۔ صحابی ہیں ابوالتیاح ضبعی نے موسیٰ بن سلمہ ہذلی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنان بن عبداللہ کی بیوی سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ ان کی والدہ بغیر حج کیے مرگئیں کیا اب ان کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کردیتیں تو کیا ان کی طرف سے کافی نہ ہوتا اس کی روایت محمد بن کریب نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے سنان بن عبداللہ جہنی سے کی ہے۔ اس کو ابوخالد احمر نے محمد بن کریب سے انہوں نے کریب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں وہم سے کہہ دیا ہے کہ سفیان ابن عبداللہ (یعنی کریب سے اوپر کے راوی کی جگہ پر سفیان ابن عبداللہ کو بیان کردیا ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۹۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر

حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ سلمہ بن اکوع اسلمی کے والد ہیں۔ طبری نے بیان کیا ہے کہ سنان ابن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان ابن اسلم بن افصی۔ اسلمی ہیں قدیم الاسلام ہیں یہ اور ان کے بیٹے سلمہ اور عامر صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ اشیری نے ابن عبدالبر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۷۰۔ حضرت سنانؓ بن عرفہ

حضرت سنانؓ بن عرفہ۔ عطیہ بن قیس نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے سنان (صحابی) سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آدمی کی بابت جو عورتوں کی ہمراہی میں مرجائے اور اس عورت کے بارے میں جو آدمیوں کی ہمراہی میں مرجائے اور کسی کا کوئی محرم نہ ہو فرمایا ہے کہ زمین میں دفن کردیں اور غسل نہ دیں۔ اسی طرح اس کی روایت کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ عرفہ عین معجمہ کے ساتھ ہے یا مہملہ کے ساتھ۔ واللہ اعلم

۲۲۷۱۔ حضرت سنانؓ بن عمرو

حضرت سنانؓ بن عمرو بن طلق قبیلہ قناعہ کے خاندان بنی سلامان بن سعد بن ہذیم سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمقنع ہے۔ یہ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد وغیرہ مشاہد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۲۔ حضرت سنانؓ بن مقرن

حضرت سنانؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن کے بھائی ہیں۔ ان کا ذکر مغازی میں آتا ہے یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۷۳۔حضرت سنانؓ بن وبر

حضرت سنانؓ بن وبر۔جہنی ہیں۔ان کا نام بعض لوگ وبرہ بھی بتاتے ہیں۔ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم حسین ابن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن محمد سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد اور احمد پسران محمد بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسلیمان ربعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد صاغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی یحییٰ بن محمد بن سکن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جہضم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن نے خارجہ بن حارث ابن رافع صحابی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سنان بن وبرہ جہنی سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ مریسیع یعنی بنی مصطلق میں تھے۔ان لوگوں کی علامت یا منصور امت امت تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ میں لکھا ہے اور ابوعمر نے سنان ابن تیم میں لکھا ہے۔اور ہم ان کو ذکر کر چکے ہیں۔

۲۲۷۴۔حضرت سنانؓ ابو ہند الحجام

حضرت سنانؓ ابو ہند الحجام۔ان کی کنیت ابو ہند ہے۔حجام ہیں اور بعض لوگوں نے ان کا نام سالم بتایا ہے۔انہوں نے نبیؐ کے پچھنے لگائے تھے۔ہم ان کو سالم کے نام میں ذکر کر چکے ہیں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۵۔حضرت سنانؓ اراشی

حضرت سنانؓ اراشی۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔یونس بن ابی اسحٰق نے اپنے والد سے انہوں نے سنان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ پاک ہو اور بچتے رہو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۷۶۔حضرت سنبرؓ اراشی

حضرت سنبرؓ اراشی۔اراشی ہیں۔مالک بن عمرو بلوی نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا عمرو بن حسان آپ کے پاس وادی القریٰ سے آئے۔اور ان کے ساتھ قبیلہ اراش کے ایک شخص سنبر نامی تھے جو ان کے حلیف تھے۔انہوں نے آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ سے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کے پاس جا کر ان سے بیعت لیتا ہوں پھر یہ آپ کے پاس لوٹ کر آئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑا جس سے بیعت لے لی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا ہو سوا قبیلہ کے خاندان بنی جون کی ایک ضعیفہ یعنی میری والدہ کے۔آپ نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ نرمی کرو۔عمرو بن حسان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خلیفہ کو جاگیر عنایت کر دیجئے کیونکہ یہ غریب آدمی ہیں۔آپ نے دریافت کیا کہ کیا دوں؟ عمرو بن حسان نے جواب دیا کہ دونوں جنگل کبرا اور ذات افداک کے عنایت کر دیجئے آپ نے ایسا ہی کیا اور کھجور کی شاخ پر فرمان لکھ دیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سنبر: سین کا فتحہ، نون کا سکون اور باء کے فتحہ کے ساتھ ہے آخر میں راء ہے۔

۲۲۷۷۔ حضرت سندرؓ ابوالاسود

حضرت سندرؓ ابوالاسود۔ ان کی کنیت ابوالاسود ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم خدا اس کو سلامت رکھے اور قبیلہ غفار خدا اس کو بخش دے اور قبیلہ تجیب انہوں نے خدا کو قبول کیا۔ میں نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تم نے آپ سے تجیب کو ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ ابوالاسود نے جواب دیا ہاں میں نے پوچھا کیا لوگوں نے اس کو نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۷۸۔ حضرت سندرؓ ابوعبداللہ

حضرت سندرؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ زنباع جذامی کے غلام ہیں صحابی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث کو ربیعہ بن لقیط نے عبداللہ بن سندر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زنباع جذامی کا ایک غلام سندر نامی تھا زنباع نے ان کو اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے پایا انہوں نے ان کو خصی کر ڈالا اور ان کی ناک کاٹ لی سندر نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے خبر بیان کی۔ آپ نے زنباع کو کہلا بھیجا کہ جس کے ساتھ مثلہ کیا جائے یا جو آگ سے عذاب دیا جائے وہ آزاد ہے اور وہ خدا اور رسول کا غلام ہے اور تم سندر کو آزاد کر دو۔ سندر نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے بارے میں وصیت فرما دیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے بارے میں ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو سندر ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا خیال رکھو۔ انہوں نے سندر کی کفالت کر لی یہاں تک کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر تم میرے پاس رہو گے تو میں تم کو خرچ دوں گا ورنہ تم کو جو جگہ پسند ہو میں تمہارے واسطے وہاں لکھ دوں۔ انہوں نے مصر میں رہنا اختیار کیا حضرت عمرؓ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کا خیال رکھنا۔ جب یہ عمروؓ کے پاس پہنچے انہوں نے ان کو بہت وسیع ٹکڑا زمین کا اور گھر دیا جب سندر کا انتقال ہوا تو ان کا گھر اور زمین خدا کے مال میں لے لیا گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے سندر یعنی ابوالاسود کو اس تذکرہ سے پیشتر ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان کو دو شخص قرار دیئے ہیں لیکن میرا غالب گمان یہ ہے کہ دونوں تذکرے ایک ہی شخص کے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ دونوں شخص اہل مصر سے ہیں اور میں نے بعض علماء کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو جس میں قبیلہ اسلم کا سلامتی کا ذکر ہے اور سندر جذامی کے قصہ کو اسی تذکرہ میں ذکر کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان بعض نے ان کو ایک ہی شخص خیال کیا ہے واللہ اعلم

۲۲۷۹۔ حضرت سنینؓ ابوجمیلہ

حضرت سنینؓ ابوجمیلہ۔ ان کی کنیت ابوجمیلہ ہے۔ ضمری ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو سلمی بتاتے ہیں۔ ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن اسماعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے ہشام سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو جمیلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور آپ کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوا تھا اور میں نے پھینکی ہوئی چیز اٹھائی تھی پھر حضرت عمرؓ نے پاس آ کر اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر نے اس کو اچھا بتایا اور بیت المال سے ان کو خرچ دیا اور ان کی ولاء اپنے واسطے کر لی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۰۔ حضرت سنینؓ بن واقد

حضرت سنینؓ بن واقد۔ انصاری ہیں۔ ظفری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے کوئی سند حدیث مروی نہیں ہے۔ یزید بن ابی خالد نے عثمان بن عبدالملک سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عباس کو دیکھا اور عبداللہ بن جعفر اور سنین بن واقد رسول اللہؐ کے صحابی کو (دیکھا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا اور بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کی سند مسند نہیں ہے۔

باب السین والھاء

۲۲۸۱۔ حضرت سہل انصاریؓ

حضرت سہل انصاریؓ۔ انصاری ہیں۔ سعد بن عبادہ ساعدی کے بھتیجے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے گھر ہیں۔ پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر ہیں پھر بنی ساعدہ کے گھر ہیں اور انصار کے ہر ایک گھر میں خیر ہے۔ یہ خبر سعد بن عبادہ کو ہوئی وہ غمگین ہوئے اور کہا ہم کو پیچھے کر دیا اور ہم چاروں سے سب سے اخیر میں ہوئے۔ ہمارے
گدھے کو تیار کرو میں رسول اللہؐ کے پاس جاتا ہوں۔ ان کے بھتیجے سہل نے کہا کیا تم جا کر رسول اللہؐ کی بات کو لوٹا لو گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کو تنہا ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔

۲۲۸۲۔ حضرت سہلؓ ابوایاس

حضرت سہلؓ ابوایاس۔ ان کی کنیت ابوایاس ہے۔ انصاری ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن ابی حمید نے ابوحازم سے روایت کی ہے کہ وہ ایاس بن سہل انصاری ساعدی کے پہلو میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا کیا میں تم سے اپنے والد کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہ بیان کروں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرنے کو میں نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرنے سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کی روایت ابن حمید نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۸۳۔ حضرت سہلؓ بن بیضاء

حضرت سہلؓ بن بیضاء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام وہب ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بیضاء یعنی دعد بنت حجدم بن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر تھا۔ یہ بیضاء کے بیٹوں یعنی سہیل اور صفوان کے بھائی تھے یہ لوگ اپنی والدہ کے نام سے مشہور تھے۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے اسی کے مثل ان کا نسب بیان کیا ہے۔ لیکن انہوں نے ان کی والدہ کے نسب میں ضبہ کو نہیں ذکر کیا ہے بلکہ امیہ بن حارث نے بیان کیا ہے۔ یہ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو ان لوگوں کے پاس گئے تھے جنہوں نے اس عہد نامہ کے توڑنے کا ارادہ کیا تھا جس کو مکہ کے مشرکوں نے بنی ہاشم کے خلاف لکھا تھا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس عہد کو توڑ ڈالا۔ یہ لوگ ہشام بن عمرو ابن ربیعہ اور معطم بن عدی بن نوفل اور ربیعہ بن اسود ابن مطلب بن اسد۔ اور ابو البختری بن ہشام بن حارث بن اسد اور زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہیں۔ سہل اور ان کے بھائی سہیل دونوں مدینہ میں نبیؐ کی زندگی میں وفات پا گئے اور آپ نے ان دونوں پر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سہل رسول اللہؐ کے بعد زندہ رہے اور دونوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔ اس کو ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مسجد کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے بیضاء کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ دعد بنت حجدم ابن امیہ بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ لیکن دوسروں نے ان کی موافقت نہیں کی ہے بلکہ وہ عائش بن ظرب بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ ان کا نسب ابو احمد عسکری نے یوں بیان کیا ہے کہ دعد بیٹی ہیں حجدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر کی۔ اور سہل کے والد ضبہ بن حارث کی اولاد سے ہیں۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہم نے بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ ابو عمر پر نسب مشتبہ ہو گیا ہے انہوں نے اس کو یہاں اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اور ان کے بھائی سہیل بن بیضاء کے تذکرہ میں اس کے برعکس بیان کیا ہے۔ اور بیضاء کو امیہ بن ضبہ کی اولاد سے بیان کیا ہے اور سہیل کو ظرب کی اولاد سے اور اگر وہ اس کے برعکس کرتے تو ٹھیک ہوتا۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ان پر مشتبہ ہو گیا اور انہوں نے اس کی تحقیق نہیں کی لیکن ابن مندہ نے مسجد نبوی کا ذکر اسی تذکرہ میں کیا ہے کہ اس کی زمین دو یتیم لڑکوں یعنی سہل اور سہیل کی تھی اور انہوں نے خیال کر لیا کہ یہی دونوں (یعنی جو مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے) بیضاء کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ دونوں انصار سے تھے اور ہم ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مقام پر کریں گے لیکن بیضاء کے بیٹے بنی فہر سے ہیں جیسا کہ ہم نے ان کو ذکر کیا ہے اور ابن مندہ کو یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی انہوں نے ان کو کسی قبیلہ یا خاندان ان کی طرف نہیں منسوب کیا اور اگر منسوب کرتے تو امر صواب کو معلوم کر لیتے۔

۲۲۸۴۔ حضرت سہلؓ بن حارثہ

حضرت سہلؓ بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد حارثہ ابن سہل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی روایت ہے

رسول اللہؐ سے کہ کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ ہم لوگوں نے ایک گھر میں رہنا اختیار کیا اس حال میں کہ ہم کثیر التعداد تھے پھر تھوڑے رہ گئے اور فنا ہو گئے آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو وہ برا مکان ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمہ ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعلی غسانی نے بیان کیا ہے کہ عدوی نے حارثہ بن سہل بن حارثہ بن قیس ابن عامر بن مالک بن لوذان کو ذکر کیا ہے کہ اہل مغازی ابن قداح کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک ہوئے تھے اور ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے سہل بھی احد میں شریک ہوئے تھے اور امیر ابونصر نے حارثہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حارثہ بن سہل بن عامر بن لوذان اور ان کے بیٹے سہل دونوں احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے اور سہل کی اولاد مدینہ اور بغداد میں ہے۔ اور ابن مندہ کا بیان کہ ابن ابی العاصم کا ان کو صحابہ میں ذکر کرنا صحیح نہیں ہے اور ان کا شمار تابعین میں ہے باوجود شرکت احد پر اتفاق کی نہایت ہی عجیب و غریب بات ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۸۵۔ حضرت سہلؓ بن حارث

حضرت سہلؓ بن حارث بن عمرو بن عبدرزاح۔ احد میں شریک ہوئے تھے ان کی اولاد نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے لکھا ہے۔

۲۲۸۶۔ حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ

حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کا نام عبداللہ اور بعض عبیداللہ بیان کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو یعنی نبیت ابن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ واقدی بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ کی وفات کے وقت یہ آٹھ برس کے تھے لیکن انہوں نے نبیؐ سے حدیثیں یاد رکھی ہیں ابن ابی حاتم رازی نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ان کی اولاد میں سے ایک شخص سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ نبی ﷺ کو احد کے سفر میں راستہ بتاتے تھے اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ لیکن واقدی کا بیان صحیح ہے ان کی والدہ ام الربیع بنت سالم بن عدی ابن مجدعہ تھیں۔ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں وفات پائی۔ ان سے نافع بن جبیر اور عبدالرحمٰن بن مسعود اور بشیر بن یسار اور صالح بن خوات بن جبیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اور صلاۃ خوف کے متعلق ان کی روایت صحیح اور مشہور ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے انہوں نے صالح ابن خوات بن جبیر سے انہوں نے سہل ابن ابی حثمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے صلوٰۃ خوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ امام قبلہ کے رخ پر کھڑا ہو اور کچھ آدمی اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور کچھ آدمی دشمن کی طرف کھڑے ہوں اور ان کے چہرے دشمنوں کی طرف ہوں اور امام ان کے ساتھ رکوع کرے الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۷۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ انصاری

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ انصاری ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی بن زید۔ انصاری ہیں اوسی ہیں قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو ابن مالک بن اوس سے حنظلیہ ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دادا کی والدہ تھیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی یہ بزرگ شخص تھے لوگوں سے علیحدہ رہتے تھے۔ کثرت سے نماز اور خدا کے یاد کرنے والے تھے۔ جب تک کہ مسجد میں رہتے تھے برابر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے برابر تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہتے یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جاتے۔ انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی اور یہیں حضرت معاویہ کی اوائل خلافت میں انتقال کیا ان کی اولاد نہیں رہی یہ کہتے تھے کہ اگر میرے ایک ناتمام لڑکا اسلام کی حالت میں ہوتا وہ مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے انکے بھائی کا نام عقبہ ہے صحابی ہیں ان سے قیس بن بشر تغلبی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا میرے والد ابوالدرداء کے پاس بیٹھتے تھے کہ ان کے پاس سے سہل بن حنظلیہ گزرے ہم لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ابودرداء کو سلام کیا اور ابوالدرداء نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بیان کرو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ پہنچائے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں گھوڑے پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو اپنے ہاتھوں کو صدقہ دینے کو پھیلائے اور اس کو نہ بند کرے۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے حضرت معاویہ کے ایک پاسبان سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا حضرت معاویہ کے سامنے گھوڑے پیش ہوئے انہوں نے ابن حنظلیہ انصاری سے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں کی بابت کیا فرماتے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی معلق ہے اور اس کا مالک اس پر مشقت ڈالتا ہے اور اس پر خرچ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جو صدقہ دینے کے لیے اپنے ہاتھ کو پھیلائے اور پھر اس کو نہ سمیٹے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۸۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ عبشمی

حضرت سہلؓ بن حنظلیہ۔ عبشمی ہیں ان سے ابوعالیہ نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص کے علاوہ ہیں اور بعض لوگ ان کا نام سہیل بیان کرتے ہیں۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں اکٹھا ہوتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو تم بخش دیئے گئے تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۲۸۹۔ حضرت سہلؓ بن حنیف

حضرت سہلؓ بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن خناس اور بعض لوگ ان کو ابن خنساء کہتے

ہیں اور بعض حنش کہتے ہیں بن عوف ابن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ اس کو ابوعمر اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے مگر انہوں نے حارث کے نام کو مجدعہ کے نام پر مقدم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ثعلبہ حارث بن مجدعہ کے بیٹے ہیں۔ یہ انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ان کی کنیت ابوسعد ہے اور بعض لوگ ابوسعید بیان کرتے ہیں۔ اور بعض ابوعبداللہ اور ابوالولید اور ابوثابت کہتے ہیں۔ بدر اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور احد میں جب لوگ بھاگ گئے تھے تو یہ رسول اللہؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اور انہوں نے اس دن رسول اللہؐ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تیر اندازی کرتے تھے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ محمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق ابراہیم بن عمر برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن تجیب دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن موسیٰ حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مسلمہ بن خالد نے ابودجانہ ساعدی سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ مجاہدوں میں تھے ان کا گزر ایک نہر پر ہوا انہوں نے اس میں غسل کیا ان کا بدن بہت خوبصورت تھا اچانک ان کے پاس سے انصار کا ایک شخص گزرا اور اس نے کہا میں نے جیسا آج دیکھا ویسا کبھی نہیں دیکھا اور نہ کسی چھپے ہوئے چمڑے کو ایسا دیکھا۔ اور ان کی خلقت کو دیکھ کر بہت تعجب کیا یہ چلے اور گر گئے۔ اور بخار کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لائے گئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا پس آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اس کی کوئی چیز دیکھ کر خوش ہو تو اس پر برکت کی دعا کرنا چاہیے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔

یہ حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ رہتے تھے بیعت کے وقت اور جب وہ مدینہ سے بصرہ کو جانے لگے تو ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا اور یہ حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے اور ان کو حضرت علی نے بلاد فارس کا والی مقرر کیا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے ان کو نکال دیا پھر حضرت علی نے زیاد بن ابیہ کو مقرر کیا فارسیوں نے ان سے صلح کر لی اور خراج ادا کر دیا سہل نے ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کیا اور ان کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور چھ تکبیریں کہیں۔ اور بیان کیا کہ وہ بدری ہیں ان سے ان کے دو بیٹوں یعنی ابوامامہ اور عبدالملک اور عبید بن سباق اور ابووائل اور عبدالرحمٰن ابن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۰-حضرت سہلؓ بن رافع خدیج

حضرت سہلؓ بن رافع بن خدیج بن مالک بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف۔ بلوی ہیں۔ انصار کے حلیف ہیں صاحب صاع اور ایک روایت کے مطابق صاحب صاعین ہیں۔ جن کو منافقوں نے دوصاعوں کے صدقہ پر ملامت کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات. (التوبة: ۷۹) الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ سہل بن رافع بن ابی عمرو ہیں یا نہیں۔

سری: سن کے ضمہ اور ر کے فتحہ اور ی کی شد کے ساتھ ہے۔

۲۲۹۱-حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو

حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم۔ بلوی ہیں۔ احد میں شریک ہوئے۔ اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں انتقال کیا انہی کو منافقوں نے ملامت کی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی عمیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی کھجور کی زکوٰۃ اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے اور ان کھجوروں کو رکھ کر کہا کہ یارسول اللہ مجھ کو آپ سے ایک حاجت ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ آپ میرے اور اس لڑکی کے واسطے دعا کریں کیونکہ میرے اس کے سوا اور کوئی اولاد نہیں ہے۔ عمیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا۔ میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ گویا آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے جگر پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔ لیکن ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے ان کے بھائی سہیل تھے یہ دونوں وہی یتیم ہیں جن کی ملکیت میں وہ زمین تھی جس پر رسول اللہؐ نے مسجد بنائی تھی۔ یہ دونوں ابوامامہ یعنی اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ یہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور ان کے بھائی سہیل شریک ہوئے تھے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں ذکر کیا کہ یہ اس زمین کے مالک تھے جس میں رسول اللہؐ نے مسجد نبوی بنائی۔ ابن مندہ نے تو اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء کو قرار دیا ہے۔ اور ابونعیم نے اس وجہ سے نہیں ذکر کیا کہ انہوں نے اس زمین کا مالک سہل اور سہیل پسران عمرو انصاری کو بتایا ہے جن کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آتا ہے اور ابن اسحٰق نے انہیں کی موافقت کی ہے۔ لیکن ابوعمر نے انہی سہل اور ان کے بھائی کو اس زمین کا مالک بیان کیا ہے اور دیگر علماء نے ان کی موافقت کی ہے انہی موافقت کرنے والوں میں سے ہشام بن کلبی اور ابن حبیب ہیں لیکن قابل حیرت یہ بات ہے کہ ابونعیم نے سہیل بن رافع بن ابی عمرو کو انصاری۔ نجاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہل صاحب مربد۔ (مربد اس زمین کو کہتے ہیں جہاں اونٹ لوٹ کر کھڑے ہوتے ہیں اسی زمین پر مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے) کے بھائی ہیں اور اس تذکرہ میں ان کا صاحب مربد ہونا بیان ہی نہیں کیا ہے اور انہوں نے ان سہل کو بلوی بتایا ہے اور ان کے بھائی کو انصاری قبیلہ بنی مالک بن نجار سے بیان کیا ہے اور یہ کھلا ہوا تناقض ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۹۲-حضرت سہلؓ بن ربیع

حضرت سہلؓ بن ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاری ہیں حارثی ہیں احد میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۳-حضرت سہلؓ بن رومی

حضرت سہلؓ بن رومی بن وقش بن زغبہ۔ انصاری ہیں اشہلی ہیں احد میں شہید ہوئے ان کو واقدی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۴-حضرت سہلؓ بن سعد

حضرت سہلؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج۔ انصاری ہیں۔

ساعدی ہیں۔عدوی نے ان کے نسب میں بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں سعد بن مالک بن خالد کے اور ابوعمر کے اس قول کی تائید کی ہے جوانہوں نے ثابت بن سعد کے بارے میں کہا ہے کہ وہ سہل بن سعد کے چچا ہیں سہل کی کنیت ابوالعباس تھی اور بعض لوگ ابویحییٰ بتاتے ہیں۔یہ رسول اللہؐ کے فیصلہ متلاعنین میں حاضر تھے۔آپ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تھا۔ان کا نام (پہلے) حزن تھا پھر آپ نے ان کا نام سہل رکھا۔زہری کہتے ہیں کہ سعد بن سہل نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ سے سماعت حدیث کی تھی اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ سہل رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن پندرہ برس کے تھے اور سہل طویل العمر ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے حجاج بن یوسف کے زمانہ کو پایا ہے اور اس کے امتحان میں مبتلا ہوئے حجاج نے ۷۴ھ میں سہل رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم کو امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی مدد کرنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے مدد کی تھی۔حجاج نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حکم دیا کہ آن کی گردن میں مہر لگا دی جائے اور انس بن مالک کی گردن میں بھی مہر لگائی گئی تھی یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کا حکم ان کے بارے میں حجاج کے پاس آ گیا اور جابر بن عبداللہ کے بھی ہاتھ میں مہر لگائی گئی تھی۔

مقصد اس مہر لگانے کا یہ تھا کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے تاکہ لوگ اور ان سے دور رہیں اور ان لوگوں سے سماعت حدیث نہ کریں۔سہل سے ابوہریرہؓ اور سعید بن مسیب اور زہری اور ابوحازم اور سہل کے بیٹے عباس وغیرہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک دن اللہ کے راستہ میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔سہل ۸۸ھ میں ۹۶ برس کے ہو کر فوت ہوئے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۹۱ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔یہ سب سے آخری صحابی ہیں جو مدینہ میں باقی رہ گئے تھے ابوحازم کہتے ہیں میں نے سہل بن سعد سے سنا وہ کہتے تھے کہ اگر میں مر جاؤں تو پھر تم کسی کو یہ کہتے نہ سنو گے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۵-حضرت سہلؓ بن ابی سہل

حضرت سہلؓ بن ابی سہل۔ان سے روایت کرنے والے مصر کے لوگ ہیں۔ان کی روایت کردہ حدیث کو سعید بن ابی ہلال نے رسول اللہؐ سے نقل کیا ہے کہ آپس میں ہدیہ دیتے رہو کیونکہ ہدیہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۲۹۶-حضرت سہلؓ بن صخر

حضرت سہلؓ بن صخر۔لیثی ہیں۔بعض لوگ ان کا نام سہیل بتاتے ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کا نسب اس طرح ہے کہ سہل بیٹے ہیں صخر ابن واقد بن عصمہ بن ابی عوف بن وہب بن عبد مناہ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ کے۔قبیلہ کنانہ سے۔یہ ابوواقد لیثی سے عبد مناہ بن شجع میں مل جاتے ہیں۔یوسف بن خالد سمتی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سہل بن صخر صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں

سے کوئی بقدر غلام کی قیمت کے مالک ہو تو چاہیے کہ اس سے غلام خرید لے کیونکہ نصیبہ آدمیوں کی پیشانی میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۹۷۔حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ

حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ۔قیس اور ابوکلاب اور جابر اور حارث کے بھائی ہیں۔احد میں شریک ہوئے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے عدوی سے روایت کر کے ابوعمر پر استدراک کے لیے لکھا ہے۔

۲۲۹۸۔حضرت سہلؓ بنوطفر کے غلام

حضرت سہلؓ (بنوطفر کے غلام)۔بنوظفر کے غلام ہیں۔نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے ہیں۔اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۲۹۹۔حضرت سہلؓ بن عامر

حضرت سہلؓ بن عامر بن سعد۔اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عامر بن عمرو بن ثقیف کے۔انصاری ہیں، نجاری ہیں۔اپنے چچا سہل بن عمرو کے ساتھ بیر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۰۔حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار ہے۔انصاری ہیں۔خزرجی ہیں۔ابن مندہ نے ان کا نام بدل کر عبید بیان کیا ہے۔اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ابن اسحٰق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے تھے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ جمہور اہل سیر نے ان کا نام سہل بن عتیک بیان کیا ہے اور ابومعشر ان کا نام عبید بتاتے ہیں۔لیکن طبری نے لکھا ہے کہ اہل سیر کے نزدیک یہ یعنی عبید ہونا خطا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۱۔حضرت سہلؓ بن عتیک

حضرت سہلؓ بن عتیک۔انصاری ہیں۔عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے اور آپ ہی کے زمانہ میں انتقال کر گئے تھے۔عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ جب سہل بن عتیک کے جنازہ کے پاس آئے چار تکبیر کہی اور سورہ فاتحہ سے قرأت شروع کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ اس کی روایت بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسی طرح کی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے۔

۲۳۰۲۔حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک

حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک۔انصاری ہیں۔بدر میں شریک ہوئے تھے۔اس کو ابونعیم نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے

اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے کہ سہل بیٹے ہیں عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن عوف بن خزرج کے۔ثابت اور عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔احد میں شریک ہوئے تھے۔ان کا ذکر ان کے بھائی ثابت کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔

۲۳۰۳-حضرت سہلؓ بن عدی بن زید

حضرت سہلؓ بن عدی بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم۔اور عمرو بن جشم عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۰۴-حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی

حضرت سہلؓ بن عدی تمیمی۔تمیمی ہیں۔عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو یمامہ میں شہید ہوئے ہیں بیان کیا ہے کہ قبیلہ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل میں سے سہل بن عدی تمیم کے حلیف بھی شہید ہوئے تھے۔اس کو طبرانی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ انصار کے حلیف ہیں۔اور ممکن ہے کہ یہ شخص قبیلہ تمیم سے ہوں اور انصار کے حلیف ہوں۔بدر میں شریک ہوئے اور یمامہ میں شہید ہوئے۔واللہ اعلم

۲۳۰۵-حضرت سہلؓ بن عمرو انصاری

حضرت سہلؓ بن عمرو۔انصاری ہیں۔نجاری ہیں سہیل کے بھائی ہیں۔یہی دونوں بھائی اس زمین کے مالک تھے۔جس میں نبیؐ نے مسجد بنائی تھی اور یہ دونوں اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے۔ان کی وفات رسول اللہؐ کے زمانہ میں ہوئی۔ابونعیم نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ جگہ اس وقت بنی مالک بن نجار کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل پسران عمرو کے اونٹ کھڑے ہونے کی جگہ تھی۔ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ زمین سہل اور سہیل پسران رافع کی تھی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ نے اس وجہ سے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس زمین کے مالک بیضاء کے لڑکے تھے۔اور ابوعمر نے سہل بن رافع کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی تذکرہ میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۰۶-حضرت سہلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عبد شمس۔قریشی ہیں۔عامری ہیں۔قبیلہ بنی عامر بن لوی سے۔یہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں۔ان کا نسب ان کے بھائی سکران کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ان کی اولاد اور گھر مدینہ میں ہے۔ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک زمانہ تک زندہ رہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یا حضرت عمر فاروقؓ کی شروع خلافت میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۰۷-حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی

حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ حارثی ہیں۔ احداور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۰۸۔حضرت سہلؓ بن قرظہ

حضرت سہلؓ بن قرظہ بن قیس بن عنترہ بن امیہ بن زید بن زید بن مالک بن اوس۔ نبیؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہوں۔ کیونکہ امیہ بن زید مالک بن اوس کے والد نہیں ہیں۔ بلکہ امیہ بیٹے ہیں زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس کے واللہ اعلم۔ اور امیر ابونصر کی کتاب میں عنترہ کی جگہ پر عبدہ ہے۔

عبدہ: عین کے فتحہ اور ب کے ساتھ ہے۔

۲۳۰۹-حضرت سہلؓ بن قیس انصاری

حضرت سہلؓ بن قیس۔ انصاری ہیں۔ ابواحمد عسکری نے اپنی سند سے موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن حبیب بن سہل بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ ایام حرہ میں نکلا۔ اور ان کے پتھر لگا انہوں نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رسول اللہؐ کو پریشان کیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو پریشان کیا اس نے میرے دل کو پریشان کیا۔

۲۳۱۰-حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب

حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب۔ یعنی عمرو بن قین بن کعب بن سواد بن کعب بن سلمہ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ سلمی ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو ابن مندہ نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک ہوئے تھے اور بیان کیا ہے کہ قبیلہ سوائد ابن غنم سے سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین شریک بدر ہوئے تھے۔ اور اسی طرح سے ان کو شروع تذکرہ میں سواءۃ کے قبیلوں سے ذکر کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح سواد ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۱۱-حضرت سہلؓ بن قیس مزنی

حضرت سہلؓ بن قیس مزنی۔ مزنی ہیں۔ قبیلہ مزینہ سے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے عامر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے سہل بن قیس مزنی سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے مال بیع سلم میں دیا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۲-حضرت سہلؓ بن مالک

حضرت سہلؓ بن مالک بن عبید بن قیس۔ بعض لوگ ان کو سہل بن عبید بن قیس کہتے ہیں۔ لیکن نہ سہل بن عبید صحیح ہے اور نہ سہل بن مالک صحیح ہے اور دونوں میں سے کسی کا صحابی ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا دیکھنا ثابت نہیں ہے اور نہ کسی سے روایت ہے بعض لوگ ان کو حجازی بتاتے ہیں۔ مدینہ میں رہتے تھے۔ اور بعض لوگ ان کو کعب ابن مالک کا بھائی کہتے ہیں ان سے سوائے ان کے بیٹے مالک بن سہل یا یوسف بن سہل کے اور کوئی نہیں روایت کرتا ہے۔ ان کی حدیث خالد بن عمرو قریشی پر دائر ہے اور وہ منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیثیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق وغیرہما کی فضیلت میں ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام سہل بن مالک ہے بعض لوگ ان کو کعب بن مالک کا بھائی بتاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگو! میں ابوبکر صدیق سے راضی ہوں اور ابوبکر نے مجھ کو کبھی غمگین نہیں کیا سو تم ان کی اس بزرگی کو پہچانو (پھر آپ نے فرمایا) اے لوگو! میں عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم ان کی بزرگی کو جان لو پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر اور حدیبیہ کو بخش دیا ہے اے لوگو! میرے اصحاب اور میرے رشتہ داروں کے بارے میں میرا خیال رکھنا۔ اور جب مسلمانوں میں سے کوئی مر جائے تو اس کے حق میں کلمات خیر کہا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۳۔حضرت سہلؓ بن منجاب

حضرت سہلؓ بن منجاب۔ تمیمی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے بنی تمیم کے خاندانوں پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا تھا کیونکہ قبیلہ تمیم کے لوگ جب مسلمان ہو گئے نبیؐ نے ان لوگوں میں اپنے عاملوں کو بھیج دیا انہی عاملوں میں سے قیس بن عاصم اور سہل اور مالک بن نویرہ اور زبرقان اور صفوان ابن صفوان وغیرہم ہیں۔ ان لوگوں کو طبری نے ذکر کیا ہے۔

۲۳۱۴-حضرت سہلؓ

حضرت سہلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے مہیمن بن عباس ابن سہل بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حزن نامی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام سہل رکھا۔ یہ ابن مندہ کے الفاظ ہیں اور ابونعیم نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کا نام حزن تھا نبیؐ نے سہل رکھا۔ اور یہ سہل بن سعد ساعدی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۵-حضرت سہمؓ بن مازن

حضرت سہمؓ بن مازن۔ بعض لوگ ان کو ابن مدرک کہتے ہیں۔ زید دیلمی کے غلام تھے یہ یزید بن سنان کے دادا ہیں۔ ان کا ذکر حرف الزاء میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ سہم کے آخر میم ہے۔

۲۳۱۶-حضرت سہیلؓ بن بیضاء

حضرت سہیلؓ بن بیضاء۔ان کا نسب ان کے بھائی سہل بن بیضاء کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔یہ قریشی ہیں فہری ہیں۔قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی تھی پھر مکہ واپس آ کر مدینہ کو ہجرت کی اور یہ دونوں ہجرتوں کے جامع ہو گئے پھر بدر وغیرہا میں شریک ہوئے اور نبی ﷺ کی حیات میں ۹ھ میں انتقال کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی۔انہوں نے اولاد نہیں چھوڑی۔اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی وہ فرماتی تھیں رسول اللہؐ نے سہیل بن بیضاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھائی تھی۔انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں زیادہ عمر والے ابوبکر صدیق اور سہیل بن بیضاء تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سہیل سہل کی تصغیر ہے۔

۲۳۱۷-حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ

حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ۔بعض لوگ ان کو ابن حنظلیہ عبشمی کہتے ہیں ان کی حدیث مسلم بن ابراہیم نے ابان بن یزید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے سہیل ابن حنظلیہ عبشمی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی گروہ ذکر الٰہی کے واسطے نہیں جمع ہوتا مگر ان کو خطاب ہوتا ہے کہ اٹھو اس حال میں کہ تم بخش دیئے گئے ہو۔ اس کی روایت سلیمان تیمی اور شیبان نے قتادہ سے کی ہے اور ان دونوں نے سہل کا نام بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۱۸-حضرت سہیلؓ بن خلیفہ

حضرت سہیلؓ بن خلیفہ۔ان کی کنیت ابوسویہ ہے۔منقری ہیں۔قیس ابن عاصم کے رشتہ دار ہیں۔ان کا شمار مہاجرین میں ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۲۳۱۹-حضرت سہیلؓ بن رافع

حضرت سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ۔ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ عائذ بیٹے ہیں ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری ہیں۔نجاری ہیں۔بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ ان کے اور ان کے بھائی سہل کے قبضہ میں وہ زمین تھی جہاں مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ان کی وفات عمر بن خطاب کے زمانہ میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس مسجد کی زمین کا مالک ہونا نہیں بیان کیا ہے۔کیونکہ ان کے خیال میں مسجد کی زمین کے مالک سہل اور سہیل پسران بیضاء ہیں۔واللہ اعلم

۲۳۲۰۔ حضرت سہیلؓ بن سعد

حضرت سہیلؓ بن سعد۔ سہل بن سعد ساعدی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے بیان میں گزر چکا ہے۔ عمر بن قیس
نے سعد بن سعید یحییٰ بن سعید کے بھائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سہیل بن سعد سہل کے بھائی سے سناوہ کہتے
تھے میں مسجد نبوی میں داخل ہوا نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بھی نماز پڑھی جب نبیؐ نے رخ پھیرا مجھ کو دیکھا کہ میں د
رکعتیں پڑھ رہا ہوں آپ نے پوچھا یہ کیسی دو رکعتیں ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ میں اس حال میں آیا کہ اقامت ہو
چکی تھی میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ لوں پھر (سنتیں) پڑھوں۔ آپ چپ ہو رہے اور آپ کا دستور تھا کہ جب
آپ کسی بات سے خوش ہوتے تھے تو خاموش رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے
کہ اس کو بعض متاخرین نے بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جس کی روایت ابن عیینہ اور ابن نمیر وغیرہما نے سعد بن
سعید سے انہوں نے محمد ابن ابراہیم سے انہوں نے قیس بن عمرو سعد بن سعید کے دادا سے کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوٹے
اس حال میں کہ میں نماز صبح کے بعد نماز پڑھ رہا تھا اور اسی کے مثل بیان کیا۔

۲۳۲۱۔ حضرت سہیلؓ بن عامر

حضرت سہیلؓ بن عامر بن سعد۔ انصاری ہیں۔ بیرٔ معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا
ہے۔

۲۳۲۲۔ حضرت سہیلؓ بن عبید

حضرت سہیلؓ بن عبید بن نعمان۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ناموں میں جو بدر میں
شریک ہوئے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کے انصار سے سہیل بن عبید بن نعمان شریک بدر ہوئے۔ ان کے اولاد نہیں ہے۔ ان کا
تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۲۳۔ حضرت سہیلؓ بن عتیک

حضرت سہیلؓ بن عتیک بن نعمان۔ بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بتایا ہے۔ قبیلہ بنی نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے۔
اور ہم ان کا ذکر سہل کے نام میں کر چکے ہیں اور یہی نام ان کا زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۲۴۔ حضرت سہیل بن عدی

حضرت سہیل بن عدی ازدی۔ ازدشناءہ خاندان سے ہیں۔ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابوعمر
نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۲۳۲۵۔ حضرت سہیلؓ بن عمرو

حضرت سہیلؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگوں نے ان کا نام سہل بیان کیا ہے مسجد نبوی کی زمین کے مالک تھے۔ ان کا ذکر ان کے

بھائی سہل کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سہیل بیٹے ہیں رافع ابی عمرو کے اور ان کا بدر میں شریک ہونا بھی بیان کیا گیا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ان کے متعلق دونوں تذکروں میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۲۳۲۶۔ حضرت سہیلؓ بن عمرو قرشی

حضرت سہیلؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر۔ قریشی ہیں۔ عامری ہیں۔ ان کی والدہ حبی بنت قیس بن ضبیس بن ثعلبہ بن حیان بن غنم بن ملیح بن عمرو۔ خزاعیہ تھیں۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یہ قریش کے شریفوں اور عاقلوں اور خطیبوں اور سرداروں میں سے تھے۔ بدر کے معرکہ میں بحالت کفر گرفتار ہوئے تھے انہوں نے اپنے لبوں پر نشان بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان کے سامنے کے دانت اکھڑوا دیجیے تا کہ آپ کی مخالفت میں کبھی تقریر کرنے نہ کھڑے ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عمر! ان کو رہنے دو قریب ہے کہ یہ ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ اور یہ مقام اس وقت ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اہل مکہ عرب کے ارتداد کو دیکھ کر دہل گئے اور عتاب بن اسید اموی جو رسول اللہ کی طرف سے مکہ کے حاکم مقرر تھے چھپ رہے۔ اس وقت سہیل بن عمرو کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ اے گروہ قریش! سب سے پیچھے مسلمان ہونے والے اور سب سے پہلے مرتد ہونے والے نہ بنو۔ خدا کی قسم یہ دین اسی طرح پھیلے گا جس طرح کہ چاند اور سورج طلوع سے غروب تک پھیلتے ہیں۔ اور جس طرح ابو بکر صدیقؓ نے نبی کی وفات کے ذکر میں تقریر کی اسی طرح انہوں نے بھی بہت بڑی تقریر میں اس کو بیان کیا۔ اور عتاب بن اسید بلائے گئے اور قریش اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ بدر کے دن ان کو مالک بن دخشم نے قید کیا تھا سہیل فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔

جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا لوگ حضرت عمر بن خطابؓ کے دروازے پر حاضر ہوئے ان لوگوں میں سہیل بن عمرو اور ابو سفیان بن حرب اور حارث بن ہشام بھی تھے اور یہ لوگ فتح مکہ کے دن شیوخ مسلمین سے تھے۔ حضرت عمر کی طرف سے بلانے والا نکلا اور اہل بدر مثل صہیب اور بلال عمار وغیرہم کو اندر جانے کی اجازت دی اور حضرت عمرؓ ان لوگوں کو دوست رکھتے تھے۔

ابو سفیان نے کہا میں نے آج کا ایسا سخت دن کبھی نہیں دیکھا ہے کہ ان غلاموں کو اندر جانے کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم لوگ بیٹھے ہیں ہماری طرف کچھ التفات بھی نہیں ہوتا۔ سہیل بن عمرو حسن کہتے ہیں وہ کیا اچھے آدمی تھے اور کس قدر عقلمند تھے نے بیان کیا کہ اے لوگو! جو کچھ غصہ کے آثار تمہارے چہروں پر ہیں ان کو میں دیکھتا ہوں پس اگر تم غصہ ہوتے ہو تو اپنے آپ پر غصہ ہو۔ لوگوں کو اور تم کو دعوت اسلام ایک ساتھ دی گئی لوگوں نے قبول کرنے میں جلدی کی اور تم نے دیر کی۔ آگاہ رہو خدا کی قسم وہ بزرگی جس میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا چھوٹنا تم پر زیادہ سخت ہے۔ بسبب اس دروازے کے جس پر تم رغبت کر رہے ہو۔ پھر انہوں نے کہا اے لوگو! یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم! جس بات میں وہ تم پر سبقت لے گئے ہیں اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب اس جہاد کو نگاہ رکھو اور اس کو لازم پکڑو شاید تم کو خدا شہادت کا مرتبہ نصیب کرے پھر انہوں نے اپنا کپڑا جھاڑا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور شام کے لشکر سے جا ملے۔ حسن کہتے ہیں انہوں نے سچ کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو اس کی فرمانبرداری میں جلدی کرتا ہے مثل اس بندے کے نہ کرے گا جو دیر کرتا ہے۔ سہیل اپنی بیٹی ہند کے سوا تمام گھر والوں کو

لے کر جہاد کے واسطے ملک شام گئے تھے۔ بہت لوگ وہیں مر گئے۔ اور سوائے ان کی بیٹی ہند اور فاختہ بنت عتبہ بن سہیل کے اور کوئی باقی نہ رہا لوگ ان دونوں کو لے کر حضرت عمر کے پاس آئے۔ اور حارث بن ہشام بھی شام کو گئے تھے اور ان کے گھر والوں میں سے بجز عبدالرحمٰن بن حارث کے اور کوئی واپس نہ آیا۔ اور جب فاختہ اور عبدالرحمٰن واپس ہو کر آئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جدا کئے ہوئے کا بھاگی ہوئی سے نکاح کر دو اور ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے بہت نسل پھیلائی بعض لوگ کہتے ہیں کہ سہیل طاعون عمواس میں حضرت عمرؓ کی خلافت میں ۱۸ھ میں فوت ہوئے۔

یہ سہیل وہی ہیں جن کے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ہوا تھا۔ محمد بن سعد نے واقدی سے انہوں نے سعید بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قریش کے بڑے لوگوں میں جنہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا کوئی ان سے زیادہ نمازی اور روزہ دار اور زکوٰۃ دینے والا نہ تھا۔ اور نہ کوئی آخرت پر ان سے زیادہ توجہ کرنے والا تھا۔ یہاں تک کہ یہ دبلے ہو گئے تھے اور ان کا رنگ بدل گیا تھا۔ یہ بہت رونے والے اور قرآن پڑھتے وقت بہت رقیق القلب تھے۔ یہ معاذ بن جبل کے پاس بہت آتے جاتے دیکھے جاتے تھے۔ اور وہ ان کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور یہ رویا کرتے تھے یہاں تک کہ معاذ مکہ سے چلے گئے۔ ضرار بن ازور نے ان سے کہا اے ابو یزید تم اس خزرجی کے پاس قرآن پڑھنے جاتے ہو اپنی قوم کے کسی آدمی کے پاس کیوں نہیں جاتے۔ انہوں نے جواب دیا اے ضرار اس شخص نے میرے ساتھ ایسا کچھ کیا کہ ہم پوری سبقت لے گئے۔ خدا کی قسم میں برابر جاتا رہوں گا۔ بے شک اسلام نے جاہلیت کی باتوں کو دور کر دیا۔ اور خدا نے اسلام کی وجہ سے ایسی قوموں کو بلند کر دیا جن کا ذکر بھی زمانہ جاہلیت میں نہیں ہوتا تھا۔ اور کاش میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا اور آگے بڑھ جاتا۔ اور میں خدا کی قسمت کو اپنے حق میں یاد کرتا ہوں کہ میرے گھر کے مرد اور عورتیں اور میرا غلام عمیر بن عوف اسلام میں آگے بڑھ گیا اور اس سے میں خوش ہوتا ہوں اور اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ خدا نے مجھ کو ان لوگوں کی دعا کی برکت سے فائدہ پہنچایا کہ میں اس حالت میں کہ جس حالت کے ساتھ میرے برابر کے لوگ مرے اور قتل ہوئے نہیں ہلاک ہوا باوجود اس کے کہ میں تمام مشاہد یعنی بدر اور احد اور خندق میں شریک ہوا حالانکہ میں ان سب میں حق کے خلاف جھگڑا کرتا تھا اور میں ہی حدیبیہ کے صلح نامہ کے لکھنے پر مقرر ہوا تھا اے ضرار میں اس دن رسول اللہؐ سے گفتگو کرنے اور باطل پر اصرار کرنے کو یاد کر کے رسول اللہؐ سے شرماتا ہوں حالانکہ میں مکہ میں ہوں اور آپ اس وقت مدینہ میں ہیں پھر میرا لڑکا عبداللہ جنگ یمامہ میں شہید ہوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تعزیت کی اور بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ شہید اپنے گھر کے ستر آدمیوں کی شفاعت کرے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جس کی شفاعت کریں گے وہ میں ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ یرموک میں شہید ہوئے یہ گھوڑوں پر مقرر ہوئے تھے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ صفر کے واقعہ میں شہید ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ طاعون عمواس میں فوت ہوئے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۲۷۔ حضرت سہیلؓ بن قیس

حضرت سہیلؓ بن قیس بن ابی کعب۔ ابی کعب کا نام عمرو بن قین ہے۔ یہ سہیل انصاری ہیں۔ خزرجی ہیں۔ مشہور صحابی کعب بن مالک کے چچا کے لڑکے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

باب السین والواو

۲۳۲۸۔ حضرت سواءؓ بن حارث

حضرت سواءؓ بن حارث نجاری ہیں۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنی سواء بن حارث سے پوچھا کہ تمہارے ہی باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیع سے انکار کیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ تم ان کے حق میں خیر کے سوا اور کچھ نہ کہو کیونکہ آپ نے ان کو اونٹنی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ تم کو اس میں برکت دے اور اب ہمارے پاس جس قدر اونٹ ہیں غنیمت کے، چرنے والے، باہر رہنے والے گھر رہنے والے سب اسی اونٹنی کی نسل سے ہیں۔

اور یہ سواء وہی ہیں جنہوں نے گھوڑے کو آپ کے ہاتھ فروخت کیا تھا اور خزیمہ بن ثابت نے اس کی گواہی دی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سواء بن قیس ہیں اور ہم ان کو اس کے بعد انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اسی طرح ان کو نجاری بیان کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس میں تصحیف ہوگئی ہے کیونکہ بنی نجار خدا اور رسول کو زیادہ پہچاننے والے تھے وہ لوگ اس سے برتر ہیں کہ وہ آپ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کر کے اس کا انکار کردیں اور یہ محاربی ہیں جیسا کہ ہم ان کو سواء بن قیس کے تذکرہ میں بیان کریں گے اور محاربی بگڑ کر نجاری ہو جایا کرتا ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت سواءؓ بن خالد

حضرت سواءؓ بن خالد۔ قبیلہ بنی عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہیں حبہ بن خالد کے بھائی ہیں۔ اور ان دونوں کے نسب میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض لوگ ویسا ہی کہتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ ان کو خزاعی کہتے ہیں اور ان کا ذکر ان کے بھائی حبہ کے تذکرہ میں ہو چکا ہے اور اسی طرح ان دونوں کی روایت کردہ حدیثیں بھی گزر چکی ہیں۔ ہمیں یحیٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے سلام بن شرحبیل سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سواء اور حبہ پسران خالد سے سنا وہ دونوں کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے آپ کسی کام کو کر رہے تھے ہم نے آپ کی اعانت کی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم روزی سے ناامید نہ ہو جب تک کہ تمہارے سر ہلتے رہیں (یعنی زندہ رہو) کیونکہ انسان کو اس کی ماں جنتی ہے اس کے اوپر کوئی غلاف نہیں ہوتا پھر اللہ عزوجل اس کو روزی دیتا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۰۔ حضرت سواءؓ بن قیس

حضرت سواءؓ بن قیس۔ محاربی ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً ابو بکر بن حارث کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن قاسم فرائضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین عکلی یعنی زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد

بن زرارہ بن خزیمہ بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے سواء بن قیس محاربی سے گھوڑا خریدا پھر سواء نے بیع سے انکار کر دیا اور خزیمہ نے رسول اللہؐ کے موافق گواہی دی آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیوں گواہی دی حالانکہ تم ہمارے ساتھ موجود نہ تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی اور اس چیز کی جس کو آپ لے کر آئے ہیں تصدیق کی ہے اور میں نے جان لیا ہے کہ آپ حق ہی کہتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خزیمہ جس شخص کے موافق یا مخالف گواہی دیں بس وہ کافی ہے بعض لوگوں نے ان کو سواء بن حارث بیان کیا ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور ابن شاہین نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے اور دونوں کے دو تذکرے لکھے ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور سواء بن حارث کے تذکرہ میں گفتگو ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۳۱۔ حضرت سوادؓ بن زید

حضرت سوادؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبید انصاری خزرجی ہیں بدری ہیں۔ یہ ابن کلبی کا بیان ہے۔

۲۳۳۲۔ حضرت سوادؓ بن عمرو

حضرت سوادؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری ہیں۔ نجاری ہیں۔ مازنی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام زیادہ بیان کیا ہے۔ بصرہ میں رہنا اختیار کیا تھا۔ یہ غزیہ اور سراقہ پسران عمرو بن عطیہ کے بھائی ہیں اسحق بن عمرو بن سلیط نے اپنے والد سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سواد بن عمرو انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ خوشبو لگاتے تھے نبیؐ ان سے دو یا تین مرتبہ ملے اور ان کو منع کیا۔ اور آپ ایک دن ان سے ملے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس سے ان کے پیٹ میں مارا اس سے ان کی کھال چھل گئی۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بدلہ دیجئے یا اس کی دیت دیجئے آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو جب انہوں نے رسول اللہؐ کے شکم مبارک کو دیکھا تو چھڑی پھینک دی اور اس کو بوسہ دینے لگے اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے ہمیں ابو منصور بن مکارم مودب نے اپنی سند سے ابو زکریا یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن علی ابن شعیب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی نے ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے سواد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ نے مجھے حسن عنایت کیا ہے اور مجھے وہ کچھ عنایت کیا ہے جو آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے مثل کسی اور کو ملے تو یا رسول اللہ کیا میری یہ خواہش تکبر کی وجہ سے ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن متکبر وہ شخص ہے جو حق سے سرکشی کرے اور لوگوں کو حقیر جانے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۳۔ حضرت سوادؓ بن غزیہ

حضرت سوادؓ بن غزیہ۔ انصاری ہیں، قبیلہ بنی عدی بن نجار سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کے حلیف ہیں اور بنی بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے تھے انہیں نے خالد بن ہشام مخزومی کو بدر میں قید کیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیبر کے عامل تھے اور یہ آپ کے پاس ایک صاع عمدہ کھجوریں دو صاع رومی

کھجوریں سے خرید کرلائے تھے ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر
کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان بن واسع نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن
صفوں کو برابر کرتے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صف برابر کرتے تھے آپ کا گزر سواد بن غزیہ بنی عدی
بن نجار کے حلیف کے پاس سے ہوا یہ صف سے آگے بڑھے ہوئے تھے آپ نے ان کی پیٹھ پر چھڑی ماری اور فرمایا کہ اے سواد
برابر ہو جاؤ۔ سواد نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ نے مجھ کو درد پہنچایا اور چونکہ آپ کو خدا نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے لہٰذا آپ مجھے
بدلہ دیجئے۔ آپ نے اپنا شکم مبارک کھول دیا اور فرمایا کہ بدلہ لے لو وہ آپ کی گردن میں لپٹ گئے اور آپ کے شکم مبارک کو بوسہ
دیا آپ نے پوچھا اے سواد تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جو چیز (یعنی جنگ) درپیش ہے اس کو
آپ جانتے ہیں اور میں قتل سے بے خوف نہیں ہوں اس وجہ سے میں دوست رکھتا تھا کہ میری آخری ملاقات آپ ہی سے ہو اور
میرا بدن آپ کے بدن سے ہی چھوا ہو۔ رسول اللہؐ نے ان کو دعاء خیر دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر کہتے ہیں کہ میں نے
اس قصہ کو سواد بن عمرو کے تذکرہ میں نقل کیا ہے نہ سواد بن غزیہ کے تذکرہ میں۔

۲۳۳۰۔ حضرت سوادؓ بن قارب

حضرت سوادؓ بن قارب۔ ازدی دوسی ہیں۔ اس کو ابن کلبی اور سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے وہ
سدوسی ہیں قبیلہ بنی سدوس سے یہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھے۔ یہ صحابی ہیں۔ شاعر بھی تھے ابوجعفر یعنی محمد بن علی نے روایت کی
ہے کہ سواد بن قارب سدوسی حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آئے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اب بھی تم کو کچھ کہانت یاد ہے
انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ خدا کی قسم جیسا آپ نے میرا استقبال کیا ویسا میرے ہم نشینوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ حضرت عمر
نے جواب دیا سبحان اللہ اے سواد ہماری شرک کی حالت تمہاری کہانت سے بہت بڑی ہوئی تھی (باعتبارہ خطرہ کے) خدا کی قسم
اے سواد مجھ کو تمہارا ایک قصہ معلوم ہوا ہے جو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لہٰذا تم اس کو مجھ سے بیان کرو انہوں نے بیان کیا کہ میں زمانہ
جاہلیت میں کہانت کرتا تھا ایک رات میں سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے پاس میرا جن آیا اور میرے ٹھوکر ماری اور کہا اے سواد جو کچھ میں
تم سے کہتا ہوں اس کو سنو میں نے کہا بیان کر اس نے کہا

عجبت للجن و انجاسها — ورحلها العیس باحلاسها
تهوی الی مکة تبغی الهدی — ماموٴمنوها مثل ارجاسها
فارحل الی الصفوة من هاشم — واسم بعینیک الی راسها

"میں نے جن اور ان کے بدبخت لوگوں پر تعجب کیا۔ اور ان کے بھورے اونٹوں کے بمعہ پالانوں کے جانے پر۔ ہدایت
کی تلاش میں مکہ کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کے اہل ایمان ناپاک جنوں کی طرح نہیں ہیں۔
تم خاندان ہاشم میں سے برگزیدہ شخص کے پاس جاؤ۔
اور اپنی آنکھوں سے اس کے چہرۂ (مبارک) کو دیکھو۔
اس کے بعد انہوں نے قصہ کو آخر تک بیان کیا کہ میں نے جان لیا کہ خدا نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ اور خوش ہوا

یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو خبر کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۳۵۔ حضرت سوادؓ بن قطبہ

حضرت سوادؓ بن قطبہ۔ان کا تذکرہ حمزہ بن یوسف سہمی نے جرجان کی تاریخ میں ان لوگوں کے ضمن میں لکھا ہے کہ جو صحابہ سوید بن مقرن کے ہمراہ ۱۸ھ میں وہاں داخل ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۳۶۔ حضرت سوادؓ بن مالک

حضرت سوادؓ بن مالک بن سواد۔رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۳۷۔ حضرت سوادؓ بن یزید

حضرت سوادؓ بن یزید۔اور بعض لوگ ان کو رزن اور بعض ابن رزین کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ یہ زریق بن ثعبہ ابن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے بیٹے ہیں انصاری ہیں۔سلمی ہیں۔بدر اور احد میں شریک ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہی نے نسب بیان کیا ہے اور اسی کے مثل ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام زید بتایا ہے اور کچھ شک اور شبہ نہیں بیان کیا۔

۲۳۳۸۔ حضرت سوادہؓ بن ربیع

حضرت سوادہؓ بن ربیع۔جرمی ہیں ان سے سلم بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلم نے سوادہ کے غلام سریع سے روایت کی اور انہوں نے سوادہ سے روایت کی۔ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونضر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مرجی بن رجاء یشکری نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے سلم بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے سوادہ بن ربیع سے وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے مجھ کو چند اونٹ عنایت کئے پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر لوٹ کر آؤ تو ان کو حکم دو کہ اپنے گھر والوں کو اچھی غذا دیا کریں اور ان کو حکم دیا کہ اپنے ناخن کاٹ ڈالیں اور ان سے دودھ دوہتے وقت جانوروں کے تھنوں کو نہ زخمی کریں۔اس کی روایت ابومعشر نے سلم بن عبدالرحمٰن نے سوادہ کے غلام سریع سے انہوں نے سوادہ سے کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۳۹۔ حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری

حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری۔قاری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام سواد بتایا ہے یہ وہی شخص ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات اقدس سے بدلہ لینے کو کہا تھا ان سے حسن اور ابن سیرین نے روایت کی ہے اور ہم ان کو سواد میں بیان کر چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۴۰۔ حضرت سوادہؓ بن عمرو

حضرت سوادہؓ بن عمرو۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں جن کا تذکرہ ابھی گزر چکا اور ان دونوں تذکروں کو ابوعمر نے غلطی سے بیان کیا ہے حالانکہ سواد ابن عمرو بن عطیہ ایک ہی شخص ہیں بعض لوگوں نے اس پر ایک (ہا) زیادہ کر دی ہے اور بعض لوگوں نے زیادہ نہیں کی اور اسی وجہ سے ان دونوں تذکروں کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نہیں لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۴۱۔ حضرت سویبطؓ بن حرملہ

حضرت سویبطؓ بن حرملہ۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ سویبط ابن سعد بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی بن کلاب قریشی ہیں۔ عبدری ہیں ان کی والدہ ہنیدہ خزاعیہ تھیں یہ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کو موسیٰ بن عقبہ نے مہاجرین حبشہ میں نہیں ذکر کیا ہے اور دوسروں نے ذکر کیا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور یہ وہی شخص ہیں جو ابوبکر اور نعیمان کے ساتھ شام کی طرف گئے تھے اور نعیمان نے ان کو بیچ کر دیا تھا اور ہم اس قصہ کو نعیمان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے اس جگہ ذکر کیا ہے کہ سویبط نے نعیمان کو فروخت کیا تھا اور نعیمان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ نعیمان نے سویبط کو فروخت کیا تھا اور یہی صحیح ہے۔

۲۳۴۲۔ حضرت سویبقؓ بن حاطب

حضرت سویبقؓ بن حاطب بن حارث بن ہیشہ۔ انصاری ہیں۔ احد میں شہید ہوئے ان کو ضرار بن خطاب نے شہید کیا تھا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۴۳۔ حضرت سویدؓ بن جبلہ

حضرت سویدؓ بن جبلہ۔ فزاری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اسے لقمان بن عامر اور راشد بن سعد نے روایت کی ہے ابوزرعہ دمشقی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوحاتم نے ان کی صحابیت سے انکار کیا ہے اور ان کی روایت مرسل ہے جراح بن ملیح نے زبیدی سے انہوں نے لقمان سے انہوں نے سوید بن جبلہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ امت حوض پر اس طرح وارد ہوگی جس طرح پانچ دن کے پیاسے اونٹ وارد ہوتے ہیں اور انہیں کی روایت سے ہے کہ عاریت واپس کی جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۴۴۔ حضرت سویدؓ بن حارث

حضرت سویدؓ بن حارث ازدی ہیں ابونعیم نے ان کو کتاب المعرفہ کے علاوہ بھی بیان کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن عبداللہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی عمر بن حسن اشنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن

ابی الحواری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابوسلیمان دارانی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ایک شیخ نے جن کا نام علقمہ بن یزید ابن سوید ازدی تھا دمشق کے ساحل پر بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے میرے دادا سوید بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس سات آدمیوں کے ساتھ وفد میں آیا آپ کو ہماری علامت اور پوشاک بھلی معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا تم کیا ہو ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم مومن ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ہر بات کی ایک اصلیت ہوتی ہے سو تمہارے ایمان کی کیا اصلیت ہے سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا کہ پندرہ خصلتیں ہیں پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں سے وہ ہیں جن کا آپ کے قاصدوں نے ہم کو عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور پانچ ان میں وہ ہیں جن کے ہم جاہلیت سے عادی ہیں اور ہم اس پر قائم ہیں مگر یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم چھوڑ دیں) آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جن پر ایمان لانے کا میرے قاصدوں نے تم کو حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور رسولوں اور قیامت پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن پر میرے قاصدوں نے عمل کرنے کا حکم دیا ہے ہم نے جواب دیا کہ انہوں نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں۔ آپ نے پوچھا وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں جن سے تم جاہلیت میں متصف تھے۔ ہم نے جواب دیا کہ راحت میں شکر کرنا اور مصیبت میں صبر کرنا اور میدان جنگ میں ثابت قدم رہنا اور قضا و قدر پر راضی ہونا اور دشمنوں کے برا بھلا کہنے پر صبر کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ حلیم ہیں عالم ہیں اپنی سچائی کی وجہ سے انبیا سے قریب ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۵۔ حضرت سویدؓ بن حنظلہ

حضرت سویدؓ بن حنظلہ۔ انہوں نے نبیؐ سے سماعت حدیث کی ہے بادیہ نشین تھے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن ابی منصور ابن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو ناقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد زبیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے ابراہیم ابن عبدالاعلی سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے اپنے والد سوید بن حنظلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر حضرمی بھی تھے اور ان کو ان کے دشمنوں نے پکڑ لیا اور ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کیا اور میں نے قسم اٹھالی کہ وہ میرے بھائی ہیں اور وہ چھوڑ دیئے گئے پھر ہم نبیؐ کے پاس آئے اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! قوم نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور میں نے آگے بڑھ کر قسم اٹھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کی روایت احمد بن حنبل نے یزید سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابراہیم سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۴۶۔ حضرت سویدؓ بن زید

حضرت سویدؓ بن زید جذامی ہیں۔ رفاعہ کے بھائی ہیں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے تھے ان کو موسیٰ بن سہیل نے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو فلسطین میں مقیم ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۴۷۔ حضرت سویدؓ (مولیٰ سلمان فارسی)

حضرت سویدؓ۔ سلمان فارسی کے غلام تھے ان کو امام بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کو صحابی بتایا ہے۔ اس کو انہوں نے ابن قہزاز سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۴۸۔ حضرت سویدؓ بن صامت

حضرت سویدؓ بن صامت بن خالد بن عقبہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف انصاری ہیں اوسی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ ابن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم ابن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے مشائخ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ سوید بن صامت بنی عمرو بن عوف کے بھائی مکہ میں حج یا عمرہ کی نیت سے آئے۔ رسول اللہؐ نے ان کا قصد کیا اور ان کو خدا عزوجل اور دین اسلام کی دعوت دی سوید نے آپ سے کہا شاید تمہارے پاس ویسی ہی کوئی کتاب ہو جیسے میرے پاس ہے۔ رسول اللہؐ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ مجلّہ لقمان یعنی لقمان کی حکمت ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کو میرے سامنے پیش کرو انہوں نے آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا یہ کلام عمدہ ہے اور یہ جو میرے پاس ہے اور اس سے بھی افضل ہے یعنی وہ قرآن جس کو خدا نے مجھ پر نازل کیا ہے اور وہ ہدایت اور روشنی ہے اور آپ نے ان کے سامنے قرآن شریف پڑھا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے کہا یہ اچھا کلام ہے اور لوٹ کر مدینہ میں اپنی قوم کے پاس آئے اور کچھ ٹھہرنے نہیں پائے تھے کہ ان کو خزاعہ نے قتل کر ڈالا اور ان کی قوم والے کہتے تھے کہ وہ ہمارے خیال میں مسلمان مرے ہیں۔ ان کا قتل بعاث کے دن ہوا تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مجھ کو ان کے اسلام میں شک ہے جیسا کہ میرے سوا اور لوگوں کو جنہوں نے اسی بارے میں کتابیں لکھی ہیں یہ اچھے شاعر تھے اور اپنے اشعار میں بہت حکمت کی باتیں بیان کرتے تھے ان کی حکیمانہ شاعری اور ظرافت کی وجہ سے ان کی قوم کے لوگ ان کو کامل کے لقب سے پکارتے تھے اور انہیں کے یہ اشعار ہیں ؎

الارب من تدعو صدیقا ولوتری	مقالته بالغیب ساء ک مایفری
مقالته کالشهد ماکان شاهدًا	وبالغیب ماثور علی ثغرة النحر
یسرک بادیه و تحت ادیمه	نمیة غش تبتری عقب الظهر
تبین لک العینان ماهو کاتم	من الغل و البغضاء و النظر الشزر
فرشنی بخیر طالما قد بریتنی	وخیر الموالی من یریش ولا یبری

"آگاہ رہو! اکثر وہ لوگ جن کو تو دوست سمجھتا ہے۔ اگر تو ان کی غائبانہ گفتگو سنے تو اس کی افتراپردازی تجھ کو بری

معلوم ہو۔ سامنے تو اس کی باتیں مثل شہد کے ہوتی ہیں۔ مگر پیچھے زہر ہلاہل ہوتی ہیں۔ -------حلم کی حالت سے تو خوش ہوتا ہے مگر کینہ دنیا میں تجھے کمزور کر دے گا۔ اس کی آنکھوں سے تو پوشیدہ بغض اور بدنظری کا اندزاہ معلوم ہوتا ہے۔

وہ بھلائی کی باتیں کرتا ہے مگر میرے نزدیک اچھا دوست وہ ہے جو دل میں محبت رکھے ظاہر نہ کرے۔"

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۴۹۔ حضرت سویدؓ بن صخر

حضرت سویدؓ بن صخر۔ جہنی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے اور بیعۃ الرضوان میں بیعت کی۔ اور یہ ان چار شخصوں میں سے ہیں جنھوں نے قبیلہ جہنیہ کا جھنڈا اٹھایا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے۔

۲۳۵۰۔ حضرت سویدؓ بن طارق

حضرت سویدؓ بن طارق۔ اور بعض لوگ ان کو طارق بن سوید کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے۔ اور یہ حضرموت کے رہنے والے ہیں ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ وغیرہ نے اپنی سندوں سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے سماک ابن حرب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے علقمہ بن وائل سے سنا کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوید ابن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا آپ نے ان کو منع کیا انہوں نے عرض کیا کہ اس سے دوا کی جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بلکہ وہ بیماری ہے اور اس کی روایت حماد بن سلمہ نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے طارق بن سوید سے کی ہے اور انہوں نے شک نہیں ظاہر کیا ہے اور نہ انہوں نے سند میں عن ابیہ ذکر کیا ہے۔ اور ابوالنضر نے ابوعامر عقدی اور عبیداللہ بن عبدالمجید نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سوید ابن طارق سے اس کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۱۔ حضرت سویدؓ بن عامر

حضرت سویدؓ بن عامر بن زید بن حارثہ۔ انصاری ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے مجمع بن یحییٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے یزید بن ہارون نے مجمع بن یحییٰ سے انہوں نے سوید بن عامر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو اس کی روایت وکیع اور عبدالواحد بن زیاد اور ابن مبارک نے مجمع سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۲۔ حضرت سویدؓ ابوعبداللہ

حضرت سویدؓ ابوعبداللہ۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے باہلی ہیں اور بعض لوگ الہانی عکی کہتے ہیں جو اشعریین کا ایک خاندان ہے اس کو ابونعیم بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ الہانی عکی قبیلہ اشعریین کا ایک خاندان ہے عتبہ بن ابی حکیم نے

عبداللہ ابن سوید الہانی اشعری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آپ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو ملک شام میں اہل اسلام کی اعانت کا ذریعہ بنا دیا ہے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی اولاد کے واسطے معین کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۵۱۔ حضرت سویدؓ ابو عقبہ

حضرت سویدؓ ابو عقبہ۔ ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ ان کو جہنی اور بعض مزنی بتاتے ہیں ان سے ان کے بیٹے عقبہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عقبہ بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے جو صحابی ہیں روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ خیبر سے واپس آ رہے تھے کہ آپ نے احد کو دیکھ کر فرمایا اللہ اکبر یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور انہوں نے نبیؐ سے اس کے متعلق روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۲۔ حضرت سویدؓ بن علقمہ

حضرت سویدؓ بن علقمہ بن معاذ۔ انصاری ہیں یہ ایک مجہول شخص ہیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہے انہیں کی اولاد سے ابراہیم بن حیان ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۵۳۔ حضرت سویدؓ بن عمرو

حضرت سویدؓ بن عمرو معرکہ موتہ میں شہید ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح عامری کے درمیان بھائی چارا کرا دیا تھا ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۵۴۔ حضرت سویدؓ بن عیاش

حضرت سویدؓ بن عیاش انصاری ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو رسول اللہؐ نے مسجد ضرار کے گرانے کے لئے بھیجا تھا ابن اسحاق نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ عامر بن قیس اور عاصم بن عدی اور سوید بن عیاش کو اس مسجد کے گرانے کے لئے بھیجا تھا جو نفاق کی وجہ سے بنائی گئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۵۵۔ حضرت سویدؓ بن غفلہ

حضرت سویدؓ بن غفلہ بن عوسجہ بن عامر بن وداع بن معاویہ بن حارث ابن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی بن سعد عشیرہؓ جعفی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بہت عمر گزاری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لائے تھے اور آپ کو دیکھا نہیں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو شخص صدقہ وصول کرتا تھا اس کو انہوں نے

صدقہ دیا پھر مدینہ کا قصد کیا اور نبیؐ کے دفن کے دن مدینہ میں پہنچے ان کی پیدائش عام الفیل کی ہے کوفہ میں رہتے تھے ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد بجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے عثمان بن ابوزرعہ سے انہوں نے ابولیلیٰ کندی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا ہمارے پاس نبی ﷺ کی طرف سے صدقہ لینے والا آیا اور میں نے آپ ہی کے زمانہ میں سیکھا تھا کہ متفرق اشیاء یکجا نہ کی جائیں اور میسرہ اور صالح نے سوید سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی بڑی اونٹنی لے کر آیا انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا پھر اس سے کم درجہ کی لایا انہوں نے اس کے لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ کون سی زمین مجھ کو اٹھائے گی اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ ڈالے گا جب کہ میں رسول اللہؐ کے پاس مسلمانوں کا بہترین مال لے کر جاؤں گا اور یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ لوگوں نے ایک مرتبہ شیر شیر کا غل مچایا سوید بن غفلہ شیر کی طرف گئے اور اس کے سر پر ایک وار کیا کہ تلوار پشت کی ہڈی کو کاٹتی ہوئی دم سے نکل گئی۔ یہ سوید صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اور حجاج کے زمانہ میں ۸۰ھ اور ایک روایت کے مطابق ۸۲ھ یا ۸۱ھ میں بمقام کوفہ انتقال کیا ان کی عمر ایک سو اٹھائیس یا ستائیس سال کی تھی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۸۔ حضرت سوید ؓ بن قیس

حضرت سوید ؓ بن قیس۔ عبدی ہیں۔ ان کی کنیت ابومرحب یا ابوصفوان ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد ابن سعد مودب موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ ابن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز ابن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ ابن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے سفیان ثوری سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں اور مخرمہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لے کر مکہ میں آئے اور ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور آپ نے مجھ سے ایک ازار مول لی اور اس جگہ اینٹ سے تولنے کا رواج تھا آپ نے فرمایا کہ جھکا کر تولو ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے ابن مبارک اور ابوالاحوص اور حمانی اور ابوعبدالرحمٰن مقری نے ثوری سے انہوں نے سماک سے انہوں نے سوید سے اس کی روایت اسی طرح کی ہے جس طرح کہ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اور غندر نے اس کی روایت شعبہ سے انہوں نے سماک سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے مالک یعنی ابوصفوان ابن عمیرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ ایک شخص نے ہجرت سے پہلے ازار فروخت کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۵۹۔ حضرت سوید ؓ بن مخشی

حضرت سوید ؓ بن مخشی۔ ان کی کنیت ابو مخشی ہے۔ طائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو ارید بن مخشی بیان کیا ہے ابومعشر وغیرہ نے

ان کو شرکائے بدر میں ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۶۰۔ حضرت سوید بن مقرن

حضرت سوید بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد۔ مزنی ہیں۔ نعمان ابن مقرن کے بھائی ہیں عثمان بن عمرو اور ان کے بھائی اس کی اولاد اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مزنیہ کہلاتے ہیں ان کی کنیت ابو عدی ہے اور بعض لوگ ابو عمر بیان کرتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سندوں کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محاربی نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے سوید بن مقرن سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سات بھائی تھے اور ہماری خدمت کے لئے سوائے ایک لونڈی کے اور کوئی نہ تھا اور اس کو ہم میں سے ایک نے تھپڑ مارا۔ نبیؐ نے حکم دیا کہ ہم لوگ اس کو آزاد کر دیں اور انہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۱۔ حضرت سوید بن نعمان

حضرت سوید بن نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث ابن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ انصاری ہیں اوسی حارثی ہیں۔ احد اور اس کے بعد کے مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ہمیں مسمار بن عمرو بن عویس یعنی ابو بکر اور ابو عبداللہ یعنی محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہم نے اپنی سندوں سے ابو عبداللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ غزوۂ خیبر کے سال نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے نزدیک مقام صہباء میں پہنچے آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا منگوایا تو بجز ستو کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا اور وہ گھولے گئے اور آپ نے لوگوں کے ہمراہ کھایا پھر آپ مغرب کی نماز کے واسطے اٹھے اور کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۲۔ حضرت سوید بن ہبیرہ

حضرت سوید بن ہبیرہ بن عبد حارث۔ دیلی ہیں۔ بعض لوگ ان کو عبدی کہتے ہیں۔ اس کو ابو عمر نے بیان کیا ہے بصرہ میں رہتے تھے ان سے ایاس بن زہیر نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال وہ ہے جو کھیت سے پیدا ہو یا جو جانوروں سے حاصل ہو اس کو اسی طرح روح بن عبادہ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس بن زہیر سے انہوں نے سوید بن ہبیرہ سے نقل کیا ہے اور عبدالوارث اور معاذ بن معاذ نے ابو نعامہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے سوید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ تھا اور ابو عمر کا بیان کرنا کہ وہ دیلی ہیں اور ایک روایت کے مطابق عبدی ہیں وہ دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ دیل ایک خاندان ہے قبیلہ عبدالقیس کا اور دیل کا نسب اس طرح ہے کہ دیل بن عمرو

بن ودیعہ بن لکیز ابن افصی ابن عبدالقیس اور ابواحمد یعنی حاکم نے بیان کیا کہ وہ عدوی ہیں قبیلہ عدی بن عبدمناہ بن اد۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۳۔ حضرت سویدؓ

حضرت سویدؓ۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان کو سوید کا والد کہتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے یونس بن یحییٰ یعنی ابونباتہ نے ہشام بن سعد سے انہوں نے حاتم بن ابی نصر سے انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے سوید رسول اللہؐ کے صحابی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے سحری کھانے والوں کو دعا دی ہے اور اس کو ابن وہب نے ہشام سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے اور ابوسوید نے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب السین والیاء

۲۳۶۴۔ حضرت سیابہؓ بن عاصم

حضرت سیابہؓ بن عاصم۔ سلمی ہیں۔ ان کا نسب اس طرح ہے کہ سیابہ بن عاصم بن شیبان بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے غزوۂ حنین میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں اور ان سے عمرو ابن سعید بن عاص نے روایت کی ہے کہ یہ اور ان کے بھائی حجاف ابن حکیم کوفہ سے آئے تھے سروج اور ''رہا'' میں ان کی بہت اولاد ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۵۔ حضرت سیارؓ بن بلز

حضرت سیارؓ بن بلز۔ ابوالعشراء کے والد تھے۔ دارمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو مالک اور بعض عطارد وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کا ذکر طبرانی نے اسی تذکرہ میں کیا ہے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم ابن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن یعنی علی ابن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوالعشراء دارمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حلق اور لبہ کے سوا اور کہیں ذبح نہیں ہوتا؟ آپ نے جواب دیا کہ اگر تم اس کے ران میں نیزہ مارو تو بھی کافی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۶۔ حضرت سیارؓ بن روح

حضرت سیارؓ بن روح یا روح بن یسار۔ اسی طرح سے شامیوں کی حدیث اس بارے میں شک کے ساتھ وارد ہوئی ہے اس کی روایت بقیہ نے مسلم بن زیاد سے کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چار صحابی یعنی انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو

المنیب اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو میں نے دیکھا کہ یہ لوگ عمامہ کا شملہ اپنے پیچھے چھوڑتے تھے اور ان کے کپڑے ٹخنوں تک تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۶۷۔حضرت سیدانؓ

حضرت سیدانؓ۔عبداللہ کے والد ہیں۔عبداللہ بن غسیل نے عبداللہ بن سیدان سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اہل قلیب کے پاس آئے اور فرمایا اے اہل قلیب کیا جو کچھ تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے سچ پایا لوگوں نے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جس طرح تم سنتے ہو اسی طرح یہ لوگ بھی سن سکتے ہیں لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے اُن کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۶۸۔حضرت سیفؓ بن ذی یزن

حضرت سیفؓ بن ذی یزن۔انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے دادا عبدالمطلب کو آپ کی نبوت اور آپ کے حالات سے آگاہ کیا تھا ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ملک ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ ہدیۃً بھیجا جس کی قیمت ''۳۳'' اونٹوں کے برابر تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۶۹۔حضرت سیفؓ بن قیس

حضرت سیفؓ بن قیس بن معدی کرب۔کندی ہیں اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔ابن کلبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد میں آئے آپ نے ان کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے دم تک برابر موذن رہے ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس کندی اپنے بھائی اشعث کے ساتھ وفد میں آئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ان کا نسب ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں یحییٰ بن معین علی ابن ثابت سے انہوں نے حارث بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بنی جلیلہ کے بہت سے لوگوں نے سیف بن معدی کرب سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری قوم کی موذنی عنایت کر دیجئے آپ نے مجھے عنایت کر دی لیکن ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ سیف بن قیس اشعث بن قیس کے ساتھ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ان کو ان کی قوم کا موذن کر دیا اور یہ مرتے تک برابر موذن رہے۔اور انہیں ابوموسیٰ نے اس تذکرہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے اس خیال پر کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے حالانکہ وہ ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں کہ سیف معدی کرب کے بیٹے ہیں اور ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ سیف بن قیس بن معدی کرب اشعث بن قیس کے بھائی ہیں۔اور انہوں ہی نے اذان دینے کی خواہش کی تھی۔واللہ اعلم

۲۳۷۰۔حضرت سیفؓ بن مالک

حضرت سیفؓ بن مالک بن الحم بن عن بن حیال بن نمران بن حارث ابن حمران بن وائل بن رعین۔رعینی ہیں۔جیشانی ابوتمیم جیشانی کے بھائی ہیں۔یہ ابوتمیم سے بڑے تھے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اسلام لائے اور معاذ ابن جبل سے قرآن

شریف پڑھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہجرت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے عقبہ بن مسلم اور عبداللہ بن ہبیرہ وغیرہم نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے لکھا ہے۔

۲۳۷۱۔ حضرت سیمویہؓ

حضرت سیمویہؓ۔ بلقاوی ہیں۔ ان سے منصور بن صبیح یعنی ربیع بن صبیح کے بھائی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کی زبان مبارک سے سماعت کی ہے اور ہم بلقاء سے مدینہ کو گیہوں لاد کر لائے اور اسکو فروخت کر کے مدینہ کی کھجور خریدنا چاہا لوگوں نے ہم کو اس کی خریداری سے منع کیا ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے منع کرنے والوں سے فرمایا کہ کیا تم کو اس اناج کی ارزانی ان کھجوروں کی گرانی کے عوض میں بس نہیں کرتی جس کو وہ لاد کر لے جاتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دو دو' تا کہ لے جائیں سیمویہ بلقاء کے رہنے والے نصرانی تند مزاج شخص تھے پھر مسلمان ہوئے اور ان کا اسلام اچھا رہا اور یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والالف والباء

۲۳۷۲۔ حضرت شافعؓ بن سائب

حضرت شافعؓ بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی ہیں۔ مطلبی ہیں امام شافعی کے دادا تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں خطیب ابو بکر بغدادی نے روایت کی ہے۔ جس کی خبر ہمیں ابو موسیٰ مدینی نے دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن عبدالواحد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو الطیب یعنی طاہر بن عبداللہ طبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ شافع بن سائب جن کی طرف شافعی منسوب ہیں نبیؐ سے بچپن کی حالت میں ملے اور ان کے والد سائب بدر کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۳۔ حضرت شاہؓ یمانی

حضرت شاہؓ یمانی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ابو سلمہ کی حدیث میں ہے۔ جس کی روایت انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے کی ہے کہ جس وقت آپ حرمت مکہ کو بیان فرما رہے تھے کہا کہ اس کی تر گھاس نہ اکھاڑی جائے اور اس کا درخت کاٹا جائے شاہ یمانی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے واسطے اس کو لکھ دیجئے آپ نے حکم دیا کہ اس کو ابو شاہ کو لکھ دو اسی طرح اس کو اسمٰعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے نقل کیا ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ سے روایت کی ہے اس میں ابو شاہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۷۴۔ حضرت شباثؓ بن خدیج

حضرت شباثؓ بن خدیج بن سلمہ بن اوس بن عمرو بن کعب بن قراقر ابن ضحیان۔ بلوی ہیں۔ بنی حرام بن کعب انصاری کے حلیف ہیں ان کے والد عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور ستر آدمیوں میں سے ہیں اور ان کے بیٹے شباث لیلۃ العقبہ میں پیدا ہوئے۔

...ی والدہ منیع کی والدہ تھیں اور یہ عمرو بن عدی بن سنان بن نابی کی بیٹی انصاریہ سلمیہ تھیں' یہ مسلمان تھیں اور اپنے شوہر کے
...بر میں شریک ہوئیں اس کو محمد بن سعد نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
...یاث: شین کے ضمہ اور ''با'' کے فتحہ کے ساتھ ہے اور الف کے بعد ''ثا'' ہے۔
...دیج: ''خاء'' کے فتحہ اور ''دال'' کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کے آخر میں جیم ہے۔
...رام: ''حا'' کے فتحہ اور ''را'' کے ساتھ ہے۔

۲۱۔ حضرت شبثؓ بن سعد

...ضرت شبثؓ بن سعد۔ بلوی ہیں فتح مصر میں شریک ہوئے صحابی ہیں ان کا ذکر کتاب الفتوح میں ہے اس کو ابوسعید بن ...نے بیان کیا ہے ابن لہیعہ نے ولید بن ابی ولید سے انہوں نے ابان سے انہوں نے شبث بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ...مایا کہ بندہ کو قیامت کے دن کتاب نکال کر دی جائے گی جس میں اس کی نیکیاں لکھی ہوں گی الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابن ...ر ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۔ حضرت شبرؓ بن صعفوق

...ضرت شبرؓ بن صعفوق بن عمرو بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم۔ تمیمی ہیں' دارمی ہیں۔ حاکم یعنی ابواحمد ...ی نے بیان کیا کہ شبرؓ نبیؐ کے پاس وفد میں آئے اور آپ نے ان کو ان کی قوم پر صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا۔ ان کا ...ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا میں نے ابواحمد کے نسخہ میں شبر کو شین اور با کے فتحہ کے ساتھ پایا ہے۔ صعفوق کو بعض ...عفوق بھی پڑھتے ہیں اور ابن ماکولا نے شین کے فتحہ اور با کے سکون کے ساتھ شبر بتایا ہے اور صفوق ''فا'' کے ساتھ ہے اس ...ر میں ''قاف'' ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۔ حضرت شبرمہؓ

...ضرت شبرمہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے عطاء نے ابن عباس ...وایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا آپ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم نے حج کیا ہے اس شخص ...اب دیا نہیں آپ نے فرمایا یہ تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے دوسرا حج کرو۔ اور طاؤس نے ابن عباس سے ...نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ حج شبرمہ کی طرف سے ہے پھر تم دوسرا حج اپنی طرف سے کرو۔ اور یہ وہم ...پہلی روایت صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۔ حضرت شبلؓ

...ضرت شبلؓ۔ عبدالرحمٰن بن شبل کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ یہ اور ان کے بیٹے ...غیر معروف ہیں۔ اور ان کی روایت نبی ﷺ سے کہ آپ نے نماز میں کوے کی طرح چونچ مارنے سے منع کیا ہے صحیح نہیں ہے ...کی روایت سے ایک اور حدیث ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ گھوڑے کی نعل لی جائے گی اور کہا کہ یہ

گھوڑے کی نسل ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۹۔ حضرت شبلؓ بن معبد

حضرت شبلؓ بن معبد۔ مزنی ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن خلید اور بعض ابن خالد کہتے ہیں۔ طبری نے ان کا نسب اس ط
بیان کیا ہے کہ شبل بن معبد بن عبید بن حارث بن عمرو بن علی ابن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار۔ بجلی ہیں اور اسی کے مثل
نسب ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے۔ یہ ابوبکر کے مادری بھائی ہیں اور یہ ایک ماں کے چار بیٹے تھے ان کی ماں کا نام سمیہ ہے
انہوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی گواہی دی تھی ہمیں یحییٰ ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ
تھے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ
انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن اور شبل بن خلید سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کر کے بیان کیا کہ لوگوں نے دریافت کی
لونڈی شادی سے پہلے زنا کرتی ہے آپ نے جواب دیا اگر لونڈی زنا کرے تو اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے
پھر آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ اس کو فروخت کر ڈالو اگر چہ بالوں کی ایک رسی ہی بدلہ میں ملے۔ ابن عیینہ نے
حدیث میں شبل پر کوئی مخرج نہیں ذکر کیا ہے اور اس کی روایت زہری کے تلامذہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں
عبداللہ بن مالک اوسی سے کی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی نے روایت کی ہے کہ ابوبکرہ اور نافع بن علقہ
شبل بن معبد نے مغیرہ پر گواہی دی کہ انہوں نے ان کو اس طرح دیکھا جس طرح کہ سلائی کو سرمہ دانی میں دیکھتے ہیں اتنے میں
آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایسا آدمی آیا ہے جو سچی گواہی دے گا انہوں نے کہا میں نے بری مجلس دیکھی اور یہ اٹھ گئے اور حضرت
نے ان کے کوڑے لگوائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ وہ دو شخص ہیں اور انہوں نے مغیرہ پر گو
دینے کے واقعہ کو مثل ابونعیم کے بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعمر اور ابواحمد عسکری نے دونوں کو ایک شخ
بیان کرنے میں ابونعیم کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۸۰۔ حضرت شبیبؓ بن حرام

حضرت شبیبؓ بن حرام بن مہان بن وہب بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد من
کنانی ہیں لیثی ہیں۔ حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۲۳۸۱۔ حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع

حضرت شبیبؓ بن ذی کلاع۔ روح کے والد تھے۔ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی اور آپ نے ا
میں سورۂ روم پڑھی اور ایک آیت کو مکرر پڑھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مضطرب الاسناد ہے
سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

۲۳۸۲۔ حضرت شبیبؓ بن غالب

حضرت شبیبؓ بن غالب۔ کندی ہیں صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کی نسبت سوال کیا تھا۔ اس کی روای

شبیب بن حبیب ابن غالب نے اپنے چچا شبیب بن غالب بن اسید سے کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۸۳۔حضرت شبیبؓ بن قرہ

حضرت شبیبؓ بن قرہ یا ابن ابی مرثد غسانی ہیں ان کا ذکر اس تحریر میں ہے۔جو رسول اللہؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۲۳۸۴۔حضرت شبیبؓ بن نعیم

حضرت شبیبؓ بن نعیم۔بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے راشد بن سعد سے انہوں نے شبیب بن نعیم سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا بخار گوشت کو کھاتا ہے اور خون کو پیتا ہے اس کی گرمی اور سردی دوزخ سے ہے۔اس کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۸۵۔حضرت شبیلؓ بن عوف

حضرت شبیلؓ بن عوف بن ابی حبہ۔ان کی کنیت ابوالطفیل ہے۔بجلی ہیں،احمسی ہیں۔انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نہیں سنی تھی۔جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے۔ان کی روایت حضرت عمرؓ اور ان کے بعد کے لوگوں سے ہے یہ اپنی داڑھی زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین مع التاء و مع الجیم

۲۳۸۶۔حضرت شتیرؓ بن شکل

حضرت شتیرؓ بن شکل بن حمید۔عبسی ہیں کوفی ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انہوں نے اپنے والد اور دوسرے صحابیوں سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۲۳۸۷۔حضرت شجارؓ سُلفی

حضرت شجارؓ سُلفی۔سلفی ہیں۔انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میرا گمان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔اور ان کو ابواحمد عسکری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۸۔حضرت شجاعؓ بن ابی وہب

حضرت شجاعؓ بن ابی وہب۔اور بعض لوگ ان کو ابن وہب بن ربیعہ ابن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ۔اسدی کہتے ہیں،بنی عبدالشمس کے حلیف ہیں۔ان کی کنیت ابووہب ہے۔یہ قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی اور جب ان کو خبر پہنچی کہ مکہ والے مسلمان ہو گئے مکہ کو واپس آئے پھر مدینہ کو ہجرت کی تھی۔یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر میں شریک ہوئے اور یہ تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے آنحضرتؐ نے ان کے

اور ابن خولی کے درمیان میں بھائی چارا کرایا تھا۔ اور رسول اللہؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ ابن ایہم غسانی کی طرف روانہ کیا۔ اس کو ابو عمر نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں سے مسور اور ابن اسحٰق تک روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے ان کو حارث بن ابی شمر کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور دونوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو جبلہ بن ایہم کی طرف بھیجا تھا۔ شجاع یمامہ کی جنگ میں کچھ اوپر چالیس برس کی عمر میں شہید ہوئے۔ یہ لاغر اور جھکے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۸۹۔ حضرت شجرہؓ کندی

حضرت شجرہؓ کندی۔ کندی ہیں۔ ان کا تذکرہ احمد بن یونس ضبی نے صحابہ میں کیا ہے۔ ان سے خالد بن طہمان نے روایت کی ہے۔ اور یہ خالد بن ابی خالد وہ ہیں جنہوں نے انس وغیرہ سے روایت کی ہے۔ احواص بن خوات سے خالد بن طہمان سے انہوں نے شجرہ کندی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ پر حاضر ہوئے لوگوں نے اس کی خوب تعریف کی اور آپ بیٹھے تھے اور انہیں دفن کیا جارہا تھا کہ اتنے میں جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد (ﷺ) یہ شخص ویسا نہ تھا جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شہادت کو مقبول کر لیا اور اس شخص کی ان باتوں کو جن کو وہ نہیں جانتے تھے بخش دیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الشین والدال

۲۳۹۰۔ حضرت شدادؓ بن ازمع

حضرت شدادؓ بن ازمع۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا یہ تابعی ہیں۔ کوفی ہیں۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۱۔ حضرت شدادؓ بن اسید

حضرت شدادؓ بن اسید۔ سلمی ہیں۔ مدنی ہیں عمر بن قیظی بن عامر ابن شداد ابن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور بیمار ہو گیا۔ آپ نے پوچھا اے شداد تم کو کیا ہوا انہوں نے جواب دیا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور اگر مقام بطحان کا پانی پیتا تو اچھا ہو جاتا آپ نے پوچھا تم کو اس کے پینے سے کون چیز منع کرتی ہے میں نے جواب دیا کہ ہجرت۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم جس جگہ بھی ہو مہاجر ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے اسید ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ سے لکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اُسید ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے میں کہتا ہوں امیر ابو نصر نے صرف فتحہ کو لکھا ہے اور اسی طرح ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے۔

۲۳۹۲۔ حضرت شدادؓ بن امیہ

حضرت شدادؓ بن امیہ۔ جہنی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے

عقبہ نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس آئے یہ بہت بوڑھے تھے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیہ میں دیا آپ نے ان سے پوچھا کہ تم اس کو کہاں سے لائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مقام ذی الضلال سے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ذی الہدیٰ سے۔ (یہ یمامہ کے مقابلہ میں ایک وادی ہے جس کا نام الہدیٰ ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۳۔ حضرت شدادؓ بن اوس

حضرت شدادؓ بن اوس بن ثابت بن منذر حسان بن ثابت انصاری خزرجی کے بھتیجے ہیں۔ ان کا نسب ان کے والد اور چچا کے تذکروں میں ہو چکا ہے ان کی کنیت ابویعلی تھی اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن کہتے تھے۔ یہ بیت المقدس میں فروکش ہوئے عبادہ بن صامت بیان کرتے تھے کہ شداد اہل علم اور حلم میں سے ہیں ان سے شام والوں نے روایت کی ہے۔ مالک نے بیان کیا ہے کہ شداد بن اوس حسان بن ثابت کے چچازاد بھائی ہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ ان کے بھتیجے ہیں ان سے ان کے بیٹے یعلی اور محمود بن لبید ور ابواشعث صنعانی اور ابوادریس خولانی وغیرہم نے روایت کی ہے۔ شداد بہت عابد پرہیزگار اور خدا ترس تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی ہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر زید بن عبدالعزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید ابن بہرام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر ابن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن عثمان بن شداد بن اوس نے شداد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے شریر لوگ گلے اہل کتاب کے قدم بقدم چلیں گے اسد بن وداعہ بیان کرتے ہیں کہ شداد بن اوس جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کروٹیں ا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے خدا دوزخ میرے اور نیند کے درمیان میں حائل ہے پھر اٹھ کھڑے ہوتے اور صبح تک برابر نماز ھتے رہتے ابوالاشعث نے شداد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھائیس رمضان کو جا رہا تھا آپ نے ایک آدمی کو پچھنے لگواتے دیکھ کر فرمایا کہ پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ شداد کی وفات ۴۱ھ ہوئی اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ۵۸ھ میں بعمر ۷۵ سال فوت ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۶۴ھ میں ان کا انتقال ۔ ابن مندہ نے موسیٰ ابن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ کہتا ہوں کہ ابن مندہ کی روایت موسیٰ ابن عقبہ سے شداد بدر میں شریک ہوئے تھے اس میں وہم ہے کیونکہ موسیٰ نے بیان کیا ہے شداد کے والد اوس بن ثابت بدر میں شریک ہوئے تھے اور بعض راویوں سے اس میں وہم ہو گیا ہے لیکن ابن مندہ وغیرہ نے ہی کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۲۳۔ حضرت شدادؓ بن ثمامہ

حضرت شدادؓ بن ثمامہ۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا شداد بن ثمامہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سے عرض کیا کہ آپ بنی کعب بن اوس کو ایک تحریر لکھ دیں آپ نے ان کو تحریر لکھ دی اور شداد بن ثمامہ کو نماز پڑھانے کے

واسطے روانہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۳۹۵۔ حضرت شدادؓ بن شرحبیل

حضرت شدادؓ بن شرحبیل۔ انصاری ہیں۔ اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر ان کو جہنی بتاتے ہیں۔ اور شاید یہ جہنی النسب اور انصار کے حلیف ہوں۔ ان کی کنیت ابو عقبہ ہے۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے عیاش بن یونس نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں جو کچھ چاہے بھول جاؤں مگر میں اس کو نہ بھولوں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس حال کہ آپ اپنے بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۹۶۔ حضرت شدادؓ بن عارض

حضرت شدادؓ بن عارض۔ جشمی ہیں۔ انہیں نے رسول اللہ ﷺ کے طائف جانے کی بابت کہا ہے

لاتنصروا اللات ان الله مهلكها — وكيف ينصر من هو ليس ينتصر
ان التى حرقت بالنار فاشتعلت — ولم يقاتل لدى احجارها هدر
ان الرسول متى ينزل بداركم — يرحل وليس بها من اهلها بشر

"تم لات کی مدد نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرنے والا ہے۔ اور کیونکر مدد کرے گا وہ جو بدلہ نہیں لے سکتا ہے۔ بے شک جو آگ میں جلایا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اس کے قریب کوئی لڑائی بھی نہ ہوئی اس کا جلانا دہشت ہے۔ بے شک رسول جب تمہارے میں آئیں گے (تو برکت ہوگی) اور جب جائیں گے تو بے برکتی ہو جائے گی"۔

ان کا تذکرہ ابن اسحٰق نے لکھا ہے۔

۲۳۹۷۔ حضرت شدادؓ بن عبداللہ

حضرت شدادؓ بن عبداللہ۔ قتبانی ہیں۔ بنی حارث ابن کعب کے وفد میں ۱۰ھ میں خالد بن ولید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اسلام پر ثابت قدم رہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۳۹۸۔ حضرت شدادؓ بن عمرو

حضرت شدادؓ بن عمرو بن حسل بن احب بن حبیب بن عمرو ابن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی ہیں۔ فہری ہیں۔ یہ کرز بن جابر کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابو المستورد ان کے بیٹے کے نام سے ہے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مستورد بن شداد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ چھوا تو وہ حریر سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ سرد تھا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۳۹۹۔ حضرت شدادؓ بن عوف

حضرت شدادؓ بن عوف۔ عمارہ بن غزیہ نے یعلی بن شداد ابن عوف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے زمانہ

میں ریا کو شرک اصغر شمار کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۲۴۰۰۔حضرت شدادؓ بن الہاد

ابن الہاد۔یعنی اسامہ بن عمرو یعنی الہادی بن عبداللہ ابن جابر بن بشر بن عتوارہ بن عامر بن لیث ابن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔کنانی ہیں لیثی ہیں۔بنو ہاشم کے حلیف ہیں۔یہ عبداللہ بن شداد کے والد ہیں۔ان کو ہادی اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ مہمانوں کے واسطے رات کو آگ روشن کرتے تھے۔ابوعمر کہتے ہیں کہ شداد رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق اور جعفر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ہم زلف تھے کیونکہ یہ سلمی بنت عمیس کے شوہر تھے اور سلمی' اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں جعفر اور ابوبکر اور علی بن ابی طالب کی زوجیت میں (یکے بعد دیگرے) رہیں اور وہ میمونہ بنت حارث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی مادرزاد بہن تھیں۔ شداد مدینہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن حازم نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں ہمارے پاس آئے اور اپنے دونوں نواسوں یعنی حسن اور حسین میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔پھر آپ نے آگے بڑھ کر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھا کر نماز کی نیت باندھی اور اثناء نماز میں ایک سجدہ کو بہت طول دیا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں اور ایک لڑکا آپ کی پیٹھ پر ہے۔پھر میں سجدہ میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے ایک سجدہ اس قدر دراز کیا کہ ہم کو گمان ہوا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوگئی یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے جواب دیا یہ کچھ بھی نہ تھا بلکہ میرا لڑکا مجھ پر سوار ہو گیا اس وجہ سے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الشین والراء

۲۴۰۱۔حضرت شراحیلؓ جعفی

حضرت شراحیلؓ جعفی۔جعفی ہیں۔بعض لوگ ان کا نام شرحبیل بیان کرتے ہیں۔اور انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر شرحبیل کے نام میں آئے گا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۴۰۲۔حضرت شراحیلؓ بن زرعہ

حضرت شراحیلؓ بن زرعہ۔حرمی ہیں۔حضرموت کے وفد میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور سبھوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن لہیعہ کی حدیث میں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۳۔حضرت شراحیلؓ کندی

حضرت شراحیلؓ۔کندی ہیں۔صحابی ہیں۔ان سے عمرو بن قیس سکونی نے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی

اور لوگوں کو تین صفوں میں کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ شراحیل بن مرہ ہیں۔ اور ابونعیم کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے شراحیل بن مرہ کو کندی بتایا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۰۴۔ حضرت شراحیلؓ بن مرہ

حضرت شراحیلؓ بن مرہ۔ ہمدانی ہیں۔ اس کو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کندی ہیں۔ ان سے حجر بن عدی کندی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ حضرت علیؓ سے فرماتے تھے کہ خوش ہو کیونکہ تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کو ابوزکریا بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۲۴۰۵۔ حضرت شراحیلؓ منقری

حضرت شراحیلؓ۔ منقری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابویزید ہوزنی نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابویزید ہوزنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے شراحیل منقری نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص انتقال کر جائے اور اس کی اولاد اللہ کی راہ میں لگی ہو تو وہ ان کے اعمال کے فضل سے جنت میں داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۶۔ حضرت شراحبیلؓ بن اوس

حضرت شراحبیلؓ بن اوس۔ اور بعض لوگ ان کو اوس بن شرحبیل کہتے ہیں۔ ملک شام کے شہر حمص میں رہتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس اور عصام بن خالد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے نمران ابن محمد نے بیان کیا عصام کہتے ہیں کہ وہ شرحبیل ابن اوس صحابی سے روایت کر کے خبر دیتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے اس کے کوڑے لگاؤ پھر اگر دوبارہ پئے اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پئے اس کے کوڑے لگاؤ اور پھر پئے تو اس کو مار ڈالو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ علی بن احمد نے بیان کیا ہے کہ شراحیل اور شرحبیل دونوں بھائی ہیں۔ اور دونوں صحابی ہیں۔ اور مقام ''رہا'' میں دونوں کا حصہ ہے اور وہ کہتے تھے مجھ سے اس کی خبر میرے حران کے اساتذہ نے دی ہے۔

۲۴۰۷۔ حضرت شرحبیلؓ جعفی

حضرت شرحبیلؓ جعفی۔ جعفی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نام شراحیل بتایا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اعلام النبوت میں ہے جس میں سر پھٹنے کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے سر پھٹ جانے کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے اس پر دم کر دیا اور اپنا دست مبارک اس پر رکھ دیا پھر اس کا کچھ بھی اثر نہ معلوم ہوا ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ان کا

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۰۸۔ حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن

حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن۔ ان کا لقب ذوالجوشن ہے۔ ضبابی ہیں۔ ان کا ذکر باب الہمزہ والذال میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۰۹۔ حضرت شرحبیلؓ بن حبیب

حضرت شرحبیلؓ بن حبیب۔ شفاء بنت عبداللہ کے شوہر ہیں ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کی روایت اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شفاء بنت عبداللہ سے کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے پاس گئی۔ اس کو ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے نقل کیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے پاس گئی اور وہ شرحبیل بن حبیب کی زوجیت میں تھیں اور میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا الی آخرہ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ اس متاخر (یعنی ابن مندہ) نے اس میں دوجگہ تصحیف کی ہے حسنہ کی جگہ پر حبیب بیان کیا اور ابنتی کو النبی سے بدل دیا اور دونوں تصحیفیں کھلی ہوئی ہیں اور یہ ایک عجیب و غریب غفلت ہے۔

۲۴۱۰۔ حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ

حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ اور ان کے والد کا نام عبداللہ بن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبد العزی بن جثامہ بن مالک بن ملازم بن مالک ابن رہم بن سعد بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مرغوث تمیم بن مر کے بھائی ہیں' تھا۔ بعض لوگ ان کو کندی اور بعض تمیمی وغیرہ کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ان کی والدہ حسنہ معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمحی کی لونڈی تھیں۔ شرحبیل' بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ انہوں نے بنوزہرہ سے اپنے مادرزاد بھائی جنادہ اور جابر پسران سفیان ابن معمر بن حبیب کے انتقال کے بعد حلف کیا تھا۔ جب شرحبیل کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تو ان کی والدہ حسنہ نے انصار میں سے قبیلہ بن زریق کے ایک آدمی سفیان سے شادی کر لی جن کو سفیان بن معمر کہتے تھے کیونکہ معمر نے ان کو متبنی کیا تھا اور ان کی شادی حسنہ کے ساتھ کرا دی تھی شرحبیل حسنہ کے ہمراہ تھے پھر سفیان سے دولڑکے جابر اور جنادہ پیدا ہوئے۔ شرحبیل اور ان کے بھائی قدیم الاسلام ہیں اور انہوں نے مع اپنے بھائیوں کے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو یہ لوگ بنی زریق کے مکانوں میں فروکش ہوئے اور شرحبیل بھی اپنے مادری بھائیوں کے ساتھ رہے۔ پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت میں سفیان اور ان کے دونوں صاحبزادوں کا انتقال ہوگیا اور ان لوگوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو شرحبیل بن حسنہ بنی زہرہ کے پاس چلے آئے اور ان سے حلف کر کے انہیں میں رہ پڑے۔

ابوسعید معلیٰ زرقی نے حضرت عمرؓ کے پاس دعویٰ کیا کہ شرحبیل میرے حلیف ہیں (ب) ان کو دوسروں کی طرف جانے کا اختیار نہیں ہے۔ شرحبیل نے کہا میں ان کا حلیف نہ تھا بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا جب ان کا انتقال ہوگیا تو جن لوگوں سے میرا دل چاہا میں نے حلف کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوسعید یا تو گواہ پیش کرو ورنہ ان کو اپنا اختیار ہے اور وہ گواہ نہ پیش کر سکے

اس وجہ سے شرحبیل اپنے حلف پر قائم رہے۔ زبیر بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن معمر کی بیوی حسنہ نے شرحبیل کو متبنیٰ کیا تھا اور یہ ان کے بیٹے نہیں ہیں لیکن متبنیٰ کرنے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہیں اور یہ مقام عدول کے باشندے ہیں جو بحرین کا ایک گوشہ ہے اسی کی طرف عدولی کشتیاں منسوب ہوتی ہیں۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ شرحبیل مہاجرین حبشہ اور قریش کے نامور آدمیوں میں سے ہیں حضرت ابوبکر اور عمر نے ان کو شام کی طرف سردار لشکر بنا کر روانہ کیا تھا اور علاقہ شام میں یہ برابر حضرت عمر کے طرف سے حاکم رہے یہاں تک کہ طاعون عمواس میں ۱۸ھ میں بعمر ۶۷ سال انتقال کیا یہ اور ابو عبیدہ بن جراح دونوں ایک ہی دن طاعون میں فوت ہوئے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شہر نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا جب شام میں طاعون واقع ہوا تو عمرو بن العاص نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا کہ یہ طاعون ناپاک ہے تم اس سے بھاگ کر گھاٹیوں اور نالوں میں چلے جاؤ۔ اس کی خبر شرحبیل بن حسنہ کو ہوئی وہ بہت غصہ ہوئے اور اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے اور اپنے نعلین ہاتھ میں لٹکائے ہوئے آئے اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت رہا ہوں کہ جب عمرو اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ تھے۔ یہ طاعون تمہارے پروردگار کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۱۱۔ حضرت شرحبیلؓ بن سمط

حضرت شرحبیلؓ بن سمط بن اسود بن جبلہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں سمط بیٹے ہیں اعور بن جبلہ بن عدی کے۔ ان کا نسب اشعث بن قیس کندی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ حضرت معاویہ کی طرف سے حمص کے سردار تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مخالفت اور ان کی جنگ میں ان کا بہت کچھ اثر تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا انہوں نے مہینوں ان کو روک رکھا لوگوں نے حضرت معاویہ سے کہا کہ شرحبیل جریر کے دشمن ہیں ان کو بلاؤ تاکہ جریر سے مناظرہ کریں۔ حضرت معاویہ نے شرحبیل کو بلایا اور ان کے راستے میں ان لوگوں کو مقرر کر دیا جو لوگ حضرت علی کے حضرت عثمان کے قاتل ہونے کی گواہی دیتے تھے انہیں لوگوں میں سے بسر بن ابی ارطاۃ اور یزید بن اسد خالد قسری کے دادا اور ابو الاعور (سلمی) وغیرہم تھے۔ شرحبیل نے جریر سے مل کر حضرت علی کے قاتل عثمان ہونے پر بحث کی پھر ملک شام علاقہ مدائن کی طرف جا کر اس کی خبر دی اور حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے واسطے لوگوں کو بلایا اس کے متعلق بہت سے اشعار ہیں جن کو لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے لہٰذا ہم ان کو لکھ کر طول دینا نہیں چاہتے ہیں اور منجملہ ان اشعار کے نجاشی کا یہ شعر اس کے متعلق ہے۔

شرحبیل ماللدین فارقت امرنا ولکن لبغض المالکی جریر

اے شرحبیل! تم نے دین کی وجہ سے ہماری بات کی مخالفت نہیں کی بلکہ جریر مالکی کے بغض کی وجہ سے۔ (اس میں شاعر نے جریر کو مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار کی طرف منسوب کیا ہے جو قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔)

ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں اور بعض ان کے صحابی ہونے میں انکار کرتے ہیں۔

ان سے جبیر بن نضیر اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرہ حضرمی وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ رہے گا۔ جو حکم خدا پر قائم رہے گا اس کو مخالف کی مخالفت ضرر نہ دے گی انہوں نے حضرت عمر اور سلمان اور عبادہ بن صامت وغیرہم سے روایت کی ہے۔ ان کی وفات ۴۰ھ میں ہوئی اور حبیب بن مسلمۃ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی اور وہ ۴۲ھ میں انتقال کر گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ جریر کے متعلق نجاشی کا کہنا کہ وہ مالکی دس بن مالک بن سعل بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن بجیلہ کی طرف نسبت ہے۔

۲۴۱۲۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے بعض لوگ ابو عقبہ کہتے ہیں۔ جعفی ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کو مخلد بن عقبہ بن شرحبیل نے اپنے دادا شرحبیل سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جس شخص پر تجارت دشوار ہو جائے اسے عمان کو لازم پکڑنا چاہیے ان کی روایت سے بہت حدیثیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص کو بخار آیا اس نے نبیؐ سے شکایت کی کہ بوڑھے پر بخار کی سختی حد سے بڑھ گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابو احمد عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے کہ شرحبیل بن اوس جعفی ہیں اور تجارت والی حدیث کو نقل کیا ہے۔ میرا گمان ہے کہ یہ شرحبیل وہی ہیں جن کے تذکرہ میں ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ جعفی ہیں اور ان کی روایت سے (سر) پھٹنے کی حدیث ذکر کی ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۱۳۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال

حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض اور سنن تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم انصاری کے ساتھ روانہ کیا۔ **بسم اللہ الرحمن من محمد النبی الی شرحبیل بن عبد کلال و الحارث بن عبد کلال و نعیم عبد کلال قیل ذی رعین و معافر و ھمدان الی آخرہ**۔ یہ حدیث زرعہ بن ذی یزن کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۴۔ حضرت شرحبیلؓ ابو عمرو

حضرت شرحبیلؓ ابو عمرو۔ ان کی کنیت ابو عمرو۔ ان کو ابن قانع نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدالوہاب بن عمرو ابن شرحبیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی نے اپنی عورت کے پیٹ پر ایک شخص کو پایا اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ آپ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ میں تو یہ حکم ہے کہ گواہ پیش کرو۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۱۵۔ حضرت شرحبیلؓ بن غیلان

حضرت شرحبیلؓ بن غیلان بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی ہیں۔ طائف میں

فروکش ہوئے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ہر دو سجدوں کے درمیان میں استغفار کرنے کی روایت ایک حدیث میں ذکر کی ہے لیکن ان کی روایت کی سند قابل حجت نہیں ہے یہ ان پانچ شخصوں میں سے ہیں جن کو قبیلہ ثقیف نے عبد یا لیل کے ہمراہ اپنے مسلمان ہونے کی خبر بھیجی تھی۔ یہ اور ان کے والد صحابی تھے۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۶۔ حضرت شرحبیلؓ ابو مصعب

حضرت شرحبیلؓ ابو مصعب۔ ان کی کنیت ابو مصعب ہے۔ قاضی ابو احمد عسال نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے مصعب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے چوری یا خیانت کا مال جان بوجھ کر خریدا وہ اس عیب اور اس گناہ میں شریک ہوا اور ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۱۷۔ حضرت شرحبیلؓ بن معدی کرب

حضرت شرحبیلؓ بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی ہیں۔ عفیف کے لقب سے مشہور تھے ڈھائی ہزار عطیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی روایت کردہ حدیث کو اسمٰعیل بن ایاس بن عفیف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے دلائل النبوت میں نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور باب العین میں انشاء اللہ ان کا ذکر وارد ہوگا۔

۲۴۱۸۔ حضرت شرحبیلؓ

حضرت شرحبیلؓ۔ مجہول شخص ہیں۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے ان کی روایت کردہ حدیث ابن ابی ملیکہ نے شرحبیل سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبی ﷺ مدینہ میں نصف صفر میں آئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ کا درود اور رحمت اور برکت آپ پر ہو بے شک آپ نے اپنے اللہ کے پیغام کو پہنچا دیا اور جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔ یہ بہت طویل حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۱۹۔ حضرت شریحؓ بن ابرہہ

حضرت شریحؓ بن ابرہہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریح یافعی ہیں صحابی ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی اور فتح مصر میں شریک ہوئے اس کو ابن یونس نے بیان کیا ہے۔ عمرو بن قیس ملائی نے محلم بن وداعہ یمانی سے انہوں نے شریح حمیری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا جس وقت آپ کو لے کر اونٹ برابر کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا لبیک اللھم لبیک آخر حدیث تک۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ایام تشریق میں تکبیر کہنے کی حدیث بھی ان سے مروی ہے اور ان کی نسبت یافعی اور حمیری جو مذکور ہوا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ یافع حمیر کا ایک بطن ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شریح وہی ابن ابی وہب ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے لیکن ان کے والد کا نام نہیں بیان کیا ہے اور تلبیہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۲۴۲۰۔ حضرت شریحؓ بن حارث

حضرت شریحؓ بن حارث بن قیس بن جہم بن معاویہ بن عامر بن رائش بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ۔ ان کی کنیت ابوامیہ ہے اور بعض لوگ ان کو شریح بن حارث بن منتج بن معاویہ بن ثور بن عفیر بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد کندی کہتے ہیں اور بعض کا بیان اس کے خلاف ہے اور بعض لوگ ان کو کندہ کا حلیف بتاتے ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات میں اختلاف ہے۔ عمر بن خطابؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی کیا تھا اور یہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کے زمانہ میں قضائت کرتے رہے اور حجاج کے وقت تک برابر اپنے عہدے پر قائم رہے اور ان کی مدت قضائت ساٹھ سال رہی۔ یہ معاملات قضائت سے خوب واقف تھے اور بہت ذہین اور عقلمند تھے۔ ان کو شعر گوئی میں اچھا ملکہ تھا۔ ان کے اشعار اکثر لوگوں کی نوک زبان رہتے تھے۔ یہ کوسج تھے یعنی ان کے چہرے پر بال نہ تھے۔ علی بن عبداللہ بن معاویہ بن میسرہ بن قاضی شریح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا معاویہ سے انہوں نے شریح سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یمن میں میرا بڑا کنبہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم ان کو لے آؤ جب یہ لے کر آئے اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور جب یہ ۲۲ھ میں قاضی ہوئے تو آپ نے خواب میں بیان کیا کہ یہ قضائت کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ شریح سے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم تمام عرب سے اچھے قاضی ہو۔ اور جب زیاد کوفہ کا حاکم ہوا تو وہ شریح کو اپنے ہمراہ بصرہ لے گیا اور انہوں نے وہاں ایک سال قضائت کی۔

اور زیاد نے شریح کے واپس لوٹنے تک مسروق ابن اجدع کو کوفہ کا قاضی کر دیا تھا۔ بصرہ میں ان کا قیام سال بھر تک رہا۔ اور جب حجاج کوفہ کا حاکم ہوا انہوں نے استعفیٰ دے دیا اس نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور ان کی جگہ پر ابو بردہ بن ابی موسیٰ کو قاضی مقرر کیا۔ امام شافعیؒ بیان کرتے ہیں کہ شریح حضرت عمرؓ کی طرف سے قاضی نہ تھے لوگوں نے ان سے پوچھا آیا وہ کسی کی طرف سے حاکم تھے انہوں نے جواب دیا ہاں زیاد کی طرف سے قاضی تھے۔ لیکن امام شافعی کی اس روایت میں اعتراض ہے کیونکہ شریح کا حضرت عمر کی طرف سے قاضی ہونا ظاہر اور مشہور ہے۔ ان کے احکام اور علم و حلم اور دینداری کے متعلق خبریں ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے ہیں۔ یہ ۸۷ھ میں سو برس کے ہو کر فوت ہوئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۷۶ھ میں ہوئی اور علی بن مدینی کا بیان ہے کہ شریح نے ۹۷ھ میں انتقال کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اشعث بن سواد بیان کرتے ہیں کہ شریح نے ۱۲۰ برس کی عمر میں رحلت کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۲۱۔ حضرت شریحؓ حضرمی

حضرت شریحؓ حضرمی۔ حضرمی ہیں۔ افاضل صحابہ میں سے ہیں۔ سلیمان بن بلال اور ابن مبارک نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کر کے کہا کہ ان کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتے ہیں۔ اس کی روایت نعمان بن راشد نے زہری سے کی ہے کہ انہوں نے کہا آپ کے پاس مخرمہ بن شریح کا ذکر ہوا۔ اور یہ ان کا وہم ہے اور ہم اس کو انشاء اللہ مخرمہ کے تذکرہ میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں

نے لکھا ہے۔

۲۴۲۲۔ حضرت شریح ؓ بن ابی شریح

حضرت شریح ؓ بن ابی شریح حجازی ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے ابوالزبیر اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ملاقات کی ہے اور کہتے تھے کہ جو کچھ دریا میں ہے وہ مذبوح ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو عطاء سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پرند (دریائی) کو میرے نزدیک ذبح کرنا چاہیے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا استدراک اپنے دادا پر کیا ہے حالانکہ انہوں نے لکھا ہے کہ شریح ابوشریح کے بیٹے ہیں اور ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے شریح کو صحابی لکھا ہے اسی وجہ سے ابوزکریا پر ان کا حال پوشیدہ ہو گیا۔ واللہ اعلم

۲۴۲۳۔ حضرت شریح ؓ بن ضمرہ

حضرت شریح ؓ بن ضمرہ۔ مزنی ہیں یہ لحی بن جرش بن لاطم بن عثمان بن مزنیہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ان کا نسب والدہ کی طرف سے ہے۔ اور ان کے والد عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر ہیں۔ ان کی اولاد کی نسبت مزنیہ کی طرف ہوتی ہے اس وجہ سے کہ عثمان اور اوس پسران عمرو کی نسبت ان کی والدہ مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف ہوا کرتی ہے یہ پہلے شخص ہیں جو قبیلہ مزنیہ کا صدقہ نبی ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۴۔ حضرت شریح ؓ بن عامر

حضرت شریح ؓ بن عامر۔ سعدی ہیں قبیلہ سعد بن ابی بکر سے۔ صحابی ہیں ان کو خالد بن ولید نے بصرہ کے جزیہ پر شام جاتے وقت مقرر کیا تھا۔ پھر عمر بن خطاب ؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم کیا اور یہ اہواز کے اطراف میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۲۵۔ حضرت شریح ؓ کلابی

حضرت شریح ؓ کلابی۔ کلابی ہیں۔ ذوالللحیہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کو سعید بن یوسف اصبہانی قریشی نے ذکر کیا ہے۔ ان کا ذکر باب الذال میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۶۔ حضرت شریح ؓ بن عمرو

حضرت شریح ؓ بن عمرو۔ خزاعی ہیں۔ ان کا ذکر ابن شاہین نے حرف شین میں اسی طرح کیا ہے۔ اور ان کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی بزرگی کرنا چاہیے۔ اور تحریم مکہ کی بھی حدیث نقل کی ہے اور دونوں سندوں میں شریح کا نام ہے حالانکہ وہ ابوشریح ہے اور دونوں حدیثیں انہی کی روایت سے مشہور ہیں اور انہوں نے دونوں میں وہم کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۷۔ حضرت شریحؓ بن مکدد

حضرت شریحؓ بن مکدد۔ طبری کہتے ہیں کہ وہ شریح بن مرہ بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ ان کو مکدد ان کے اس شعر کی وجہ سے کہتے ہیں

سلونی فکدونی و انی لباذل لکم ماحوت کفای فی العسر و الیسر

''مجھ سے مانگو اور خوب مانگو میں تم کو دوں گا جب تک میرے ہاتھ میں کچھ بھی رہے گا خواہ عسر کی حالت میں ہو یا یسر کی۔''

اشعث بن قیس نے ان کو آذربائیجان پر اپنا قائم مقام کیا تھا یہ نخی تھے نبیؐ کی خدمت میں وفد میں آئے تھے اور اسی طرح کلبی نے بیان کیا ہے۔

۲۴۲۸۔ حضرت شریحؓ بن ہانی

حضرت شریحؓ بن ہانی بن یزید بن حارث بن کعب۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب یعنی سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کو پایا ہے اور آپ نے ان کو دعا دی ہے اور انہیں کے نام پر آپ نے ان کے والد کی کنیت ابوشریح رکھی ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ شریح کی کنیت ابوالمقداد تھی۔ انہوں نے علی اور سعد بن ابی وقاص اور عائشہ اور اپنے والد ہانی سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور مقداد اور شعبی اور یونس بن ابی اسحٰق نے روایت کی ہے یہ حضرت علی کے خاص ہمراہیوں میں سے تھے اور ان کی لڑائیوں میں ان کے ہمراہ رہے اور دومۃ الجندل میں حکمین کے واقعہ میں شریک تھے اور زمانہ دراز تک زندہ رہے اور بجستان میں جہاد کے واسطے گئے تھے وہیں ۷۸ھ میں شہید ہوئے کافروں نے مسلمانوں کا راستہ روک لیا تھا اور پہاڑ کے پہاڑ گھیر لیے تھے اور مسلمانوں کا تمام لشکر شہید ہو گیا۔ شریح نے یہ اشعار اسی دن کہے تھے

اصبحت ذابث اقاسی الکبرا قد عشت بین المشرکین اعصرا
ثمت ادرکت النبی المنذرا وبعده صدیقه و عمرا
ویوم مهران ویوم تسترا والجمع فی صفینهم و النهرا
وبا جمیرات مع المشقرا هیهات ما اطول هذا عمرا

''میں نے اپنی اتنی عمر مشرکوں ہی کے درمیان میں خرچ کی ہے۔ اور وہیں میں نے ڈرانے والے نبی کو پایا اور ان کے بعد ان کے صدیق اور عمر کو دیکھا پھر مہران اور سوستر کی لڑائی دیکھی۔ اور جنگ صفین و نہروان میں شریک ہوا۔ اور جمیرات مشقر کی لڑائی بھی دیکھی افسوس میری عمر کس قدر بڑھ گئی ہے۔''

لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۔ حضرت شریحؓ

حضرت شریحؓ۔ یہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ان سے ابووائل نے روایت کی ہے ابوعمر کہتے ہیں

کہ میں نہیں جانتا کہ وہ انہیں میں سے ہیں یا نہیں۔ واصل احدب نے ابووائل سے انہوں نے شریح صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میری طرف چل میں تیری طرف دوڑوں گا۔ آخر حدیث تک۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۰۔ حضرت شریدؓ بن سوید

حضرت شریدؓ بن سوید۔ ثقفی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرموت کے ہیں اور ان کا شمار ثقیف میں ہے کیونکہ ثقیف ان کا نہال ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ شرید کا نام مالک ہے بنی قشعم بن جذام بن صدف سے ہیں یہ اپنی قوم کے ایک آدمی کو مار کر مکہ چلے گئے تھے اور بنی حطیط بن جشم بن ثقیف سے حلف کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ نے بیعت الرضوان کی اور آپ نے ان کا نام شرید رکھا یہ ریحانہ بنت ابی العاص بن امیہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی طائفی سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار پڑھوائے میں نے آپ کو سو شعر سنائے میں جب شعر پڑھتا تھا آپ فرماتے تھے کہ اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو شعر پورے کئے جب میں سنا چکا آپ نے فرمایا کہ بے شک قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفعہ کی بابت حدیث روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۱۔ حضرت شریطؓ بن انس

حضرت شریطؓ بن انس بن مالک بن ہلال۔ اشجعی ہیں۔ سلمہ بن نبیط بن شریط کے دادا ہیں۔ حجۃ الوداع میں نبیؐ کے ساتھ تھے اور آپ کا خطبہ سنا تھا اور ان کے صاحبزادے نبیط ان کے پیچھے سوار تھے دونوں صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۲۔ حضرت شریقؓ

حضرت شریقؓ۔ حبیبہ کے والد ہیں۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سند انصار میں ان کا نام لکھا ہے لیکن کسی نے ان کی متابعت نہیں کی ہے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید بنی ہاشم کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے آل عمر کے غلام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن کیسان بن عیسیٰ بن مسعود نے حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ بنت شریق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ ناگاہ بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے ناقہ عضباء پر سوار پکارتے تھے کہ جو شخص

روزہ دار ہو افطار کرلے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں اس کی روایت عبداللہ بن رجاء نے سعید بن صالح سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ سے کی ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجماء کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے اس سند میں حکم اور غلام عمر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۳۔ حضرت شریکؓ بن حنبل

حضرت شریکؓ بن حنبل۔ عبسی ہیں۔ یونس بن ابی اسحٰق نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک بن حنبل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بدبودار پھل یعنی لہسن کو کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ اس کی روایت قیس اور ابو وکیع وغیرہما نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عمیر بن تمیم سے انہوں نے شریک سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۴۔ حضرت شریکؓ بن ابی حیسر

حضرت شریکؓ بن ابی حیسر۔ ان کا نام انس تھا۔ یہ بیٹے ہیں رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل کے انصاری ہیں، اوسی ہیں اشہلی ہیں۔ حارث بن یونس بدری کے بھائی ہیں۔ شریک مع اپنے صاحبزادے عبداللہ کے بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۴۳۵۔ حضرت شریکؓ بن سحماء

حضرت شریکؓ بن سحماء۔ سحماء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن معتب بن جد بن عجلان حارثہ بن ضبیعہ تھا۔ بلوی تھے ان کا بقیہ نسب مکرر گزر چکا ہے یہ معن اور عاصم پسران عدی بن جد کے چچازاد بھائی ہیں اور انصار کے حلیف تھے یہی صاحب رمان ہیں۔ انہوں نے اپنی داڑھی کی طرف اس کے متعلق قصہ منسوب کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اپنے والد کے ساتھ احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ براء بن مالک کے مادرزاد بھائی ہیں۔ انہیں کو ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کے ساتھ زنا کا جرم لگایا تھا۔ ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے انس سے نقل کیا ہے کہ یہ مسلمانوں میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے لعان کیا۔ ابونعیم بیان کرتے ہیں کہ نہ ان کی والدہ کا نام سحماء تھا اور نہ ان کا نام شریک تھا۔ ان کے اور ابن سحماء کے درمیان میں شرکت تھی لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے ہمیں ابراہیم بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن حسان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی رسول اللہؐ نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے کہا خدا کی قسم میں سچا ہوں اور خدا ضرور میرے بارے میں حکم نازل کرے گا جس سے میری پیٹھ حد سے بچ جائے گی اور خدا نے والذین یرملون ازوجھم۔ (النور: ٦) یعنی آیات لعان کو نازل فرمایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۶۔ حضرت شریکؓ بن طارق

حضرت شریکؓ بن طارق بن سفیان بن قرط تمیمی ہیں، حنظلی ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو محاربی اور بعض اشجعی کہتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح ہے بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی ثعلبہ بن عوف بن سفیان بن اسید بن عامر بن ربیعہ بن حنظلہ بن تمیم سے ہیں انہوں نے نبیؐ اور فردہ ابن نوفل سے روایت کی ہے زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہر آدمی کے واسطے شیطان ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے واسطے آپ نے جواب دیا میرے واسطے بھی۔ لیکن خدا نے اُس کے مقابلہ میں میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہو گیا ہے۔ ابو عمر بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کا بیان ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے اور یہ فردہ بن نوفل سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (نبی ﷺ کی حدیث نہیں ہے جس سے ان کا دیکھنا یا ملنا ثابت ہو ہاں خلیفہ بن خیاط نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں نازل ہوئے اور ان کو قبیلہ اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب کیا ہے اور محمد بن سعد نے بھی ان کو انہی صحابہ میں ذکر کیا ہے جو کوفہ میں فروکش ہوئے۔ لیکن انہوں نے ان کو قبیلہ تمیم کے خاندان حنظلہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۳۷۔ حضرت شریکؓ بن عبد عمرو

حضرت شریکؓ بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ یہ اور ان کے بھائی ابو ثابت رسول اللہؐ کے ساتھ احد میں شریک ہوئے اس کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے (بجائے عبد عمر کے) عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے اور باقی نسب کو مثل سابق کے ذکر کیا ہے۔

۲۴۳۸۔ حضرت شریکؓ بن وائلہ

حضرت شریکؓ بن وائلہ۔ ہذلی ہیں۔ ان کو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کر کے بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ دادی اور نانی کو وارث نہیں ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین! میں ان خصماء کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس دادی/ نانی کے بارے میں آئے تھے اور آپ نے ان کو وارث قرار دیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو دیت میں سے دادی/ نانی کو کوئی حصہ دلاتے نہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! حمل بن مالک ابن نابغہ ہذلی کے پاس دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک حاملہ تھی دوسری عورت نے حاملہ کو مار ڈالا اور ان دونوں کا مقدمہ نبیؐ کے سامنے پیش ہوا آپ نے قاتلہ کی عصبات پر دیت عاقلہ واجب کی اور اس دیت کا وارث مقتولہ کے وارثوں کو کیا آخر حدیث تک وہ کہتے ہیں کہ پھر قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی شریک بن وائلہ نامی عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور حمل بن مالک کی دونوں بیبیوں کا قصہ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۲۴۳۹۔ حضرت شریکؓ

حضرت شریکؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یعقوب قمی نے عنبسہ سے انہوں نے عیسیٰ بن حارثہ سے انہوں نے

شریک صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے زنا کیا وہ ایمان سے نکل گیا اور جس شخص نے شراب پی اس سے ایمان نکل گیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الشین والطاء والعین والفاء

۲۴۴۰۔ حضرت شطبؓ

حضرت شطبؓ۔لقب ممدود۔کنیت ابوطویل۔کندی ہیں شام میں رہتے تھے۔ان سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون یعنی ابوجعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ابوطویل یعنی شطب ممدود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے اس قدر گناہ کئے ہیں کہ کوئی گناہ اس سے باقی نہیں رہا تمام سیاہ سفید اس نے کر ڈالے ہیں پس کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے آپ نے پوچھا کیا تم مسلمان ہو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا آپ نے جواب دیا ہاں نیکیوں کو کرو اور برائیوں کو چھوڑ دو خدا تمہارے واسطے ان سب کو نیکیاں کر دے گا وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے چلے گئے۔یہاں تک کہ نظروں سے پوشیدہ ہو گئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۴۱۔ حضرت شعبلؓ بن احمر

حضرت شعبلؓ بن احمر۔ابن مندہ نے ان کو ان کے والد کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو تحریر لکھ دی تھی لیکن انہوں نے ان کو یہاں نہیں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۲۔ حضرت شعبہؓ بن توام

حضرت شعبہؓ بن توام۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان نے ان کو بنی ضبہ کے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں۔انہی کا بیان ہے کہ وہ عتاب بن شمیر بن توام کے چچا ہیں۔سعید قریشی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں ان کا ذکر مسندوں میں دیکھتا ہوں لیکن ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا جریر بن عبدالحمید نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعبہ بن توام ضبی سے روایت کی ہے کہ قیس بن عاصم نے نبیؐ سے حلف کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ اسلام میں حلف نہیں ہے لیکن جاہلیت کے حلف پر قائم رہو۔اس حدیث کے اکثر راویوں نے اس کو شعبہ سے انہوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا ذکر ابواحمد عسکری نے بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی روایت نبیؐ سے مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔انہیں ابواحمد عسکری کا بیان ہے کہ میں نے ان کو جریر بن عبدالحمید کی سند میں دیکھا ہے کہ انہوں نے ان کو افراد میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے بلکہ یہ قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۳۔ حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو

حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو۔ حضرمی ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی بتاتے ہیں۔ ان کی سند حدیث میں اعتراض ہے۔ سلمہ بن رجاء نے حائذ بن شریح حضرمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انس اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ حضرمی سے سنا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم نے آپ کو حنا کا خضاب لگاتے دیکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ان کی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۴۴۴۔ حضرت شفیؓ بن مانع

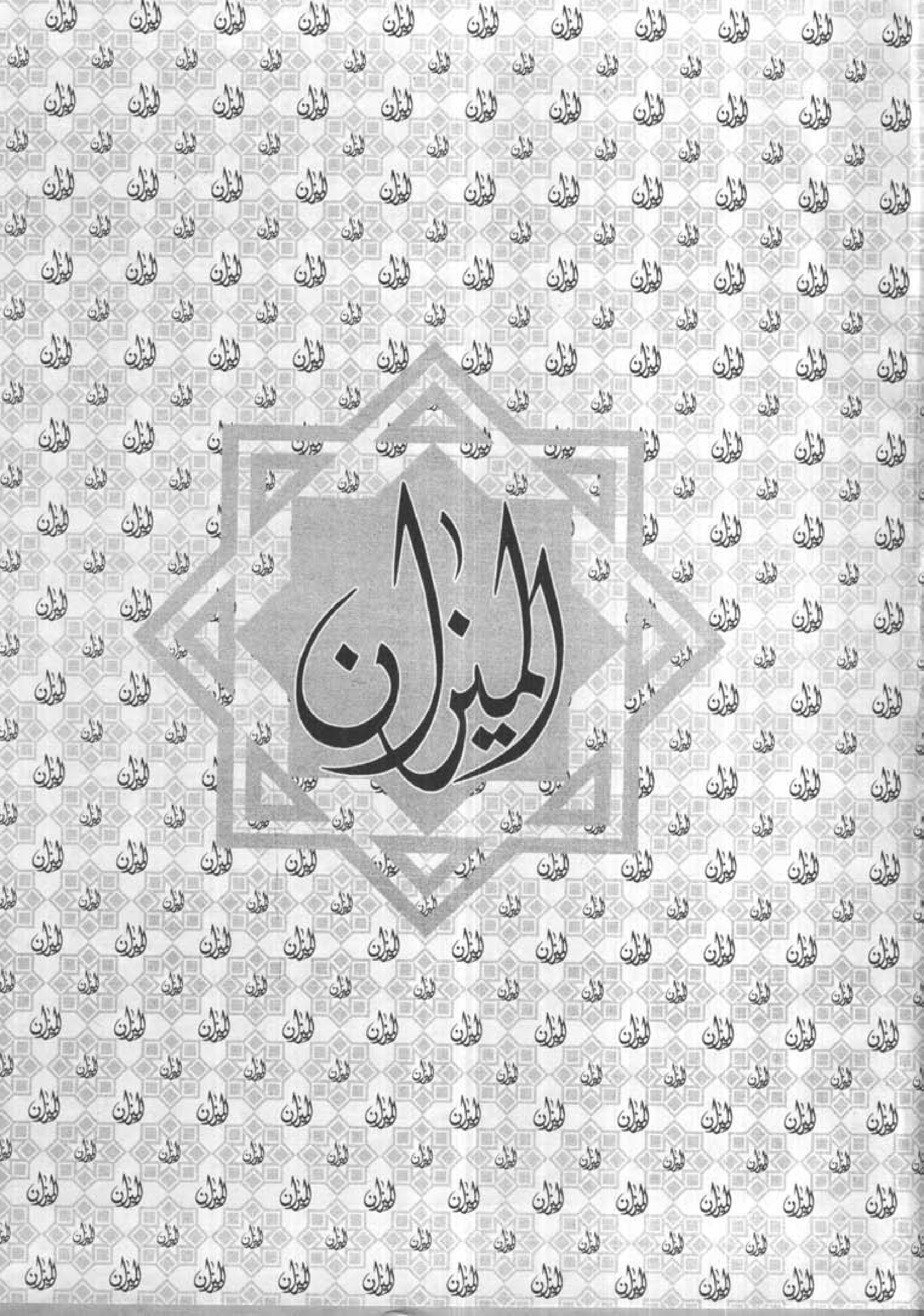
حضرت شفیؓ بن مانع اصحی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عثمان ہے۔ طبرانی اور ابن شاہین اور حضرمی وغیرہم نے ان کو صحابی میں ذکر کیا ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی احمد بن علی دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان بروعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثعلبہ بن سلم خثعمی نے ابوایوب بن بشیر عجلی سے انہوں نے شفی بن مانع سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چار شخص دوزخیوں کو تکلیف دیں گے باوجود اس کے دوزخی گرم پانی اور آگ میں دوڑتے ہوں گے اور ہلاکی اور موت کو پکار رہے ہوں گے۔ ایک وہ آدمی جس کے منہ سے پیپ اور لہو بہتا ہوگا لوگ اس سے کہیں گے کہ اس کمبخت کا کیا حال ہے کہ جو ہماری تکلیف کو بڑھا رہا ہے پھر وہ جواب دے گا کہ میں ہر بری خبیث بات کو دیکھ کر پسند کرتا تھا اور بیہودہ بکنے کو لذیذ جانتا تھا۔ ایوب بن بشیر عجلی نے شفی بن مانع اصحی سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آسمان میں چار فرشتے ہیں جو اس کے اوپر سے نیچے تک پکارتے رہتے ہیں کہ اے نیکی کرنے والے! خوش ہو اور اے برائی کرنے والے رک جا اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ روکنے والے کو ہلاکی دے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۴۵۔ حضرت شفیؓ ہذلی

حضرت شفیؓ ہذلی۔ ہذلی ہیں۔ نضر بن شفی کے والد ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

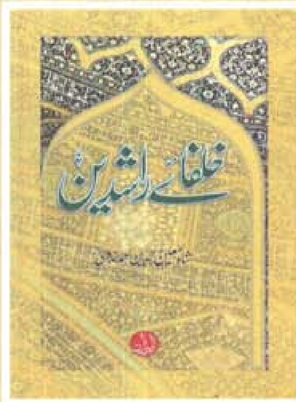
چوتھی جلد ختم

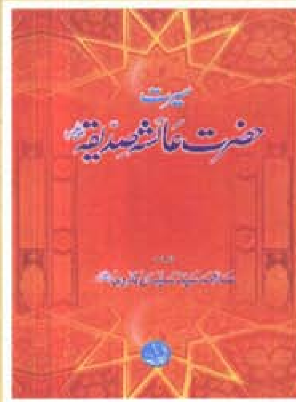
الميزان

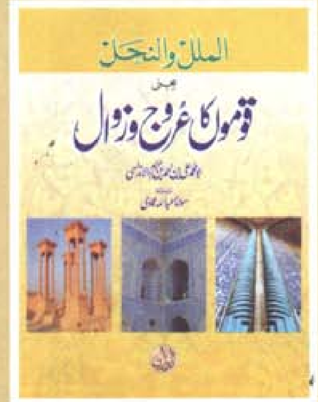


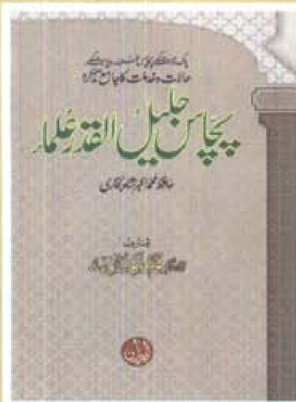
الميزان

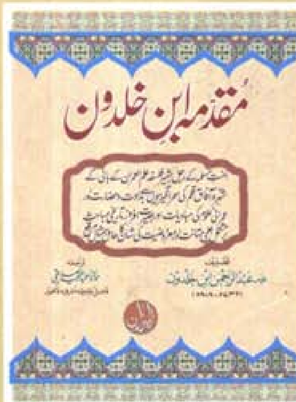
ہماری دیگر مطبوعات



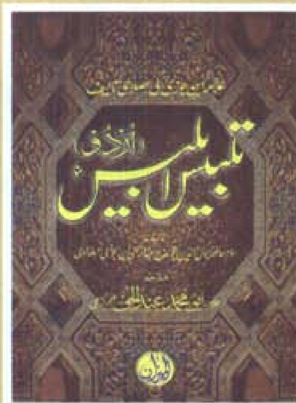




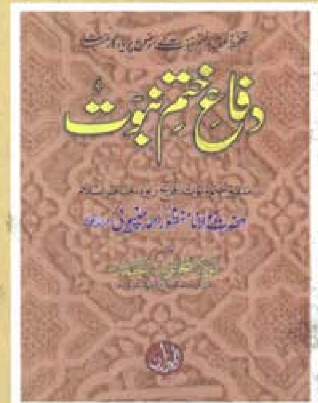












المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور پاکستان

Ph.:042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezaan@gmail.com